فہرست ترجمہ قصص الانبیا علیہم تواریخ خلاصۃ الاصفیا

تاریخ طبع کتاب تصنیف میاں محمد منظور

سر کو جوں خامہ پہلے خم کیجے
مومنوں پر نہ یہہ رہے مخفی
نام انکا ہی قاضی ابراہیم
کی انھوں نے ہی طبع ایک کتاب
وصف میں اسکے اب یہ قلم
گل جنت ہیں فقرۂ رنگین
گرچہ صفحہ ہیں صفحۂ خورشید
میں نے کی فکر سال طبع شتاب

حمد معبود و پھر رقم کیجے
ایک میرے محب ہیں ذی اخلاق
ہیں وہ بحر سخا کے دُرِّ یتیم
قصص الانبیا ہی نام اس کا
نغمۂ داؤدی سے کب ہی کم
ہی ہر ایک نقطہ خال عارض حور
مدِ بسم اللہ ہی ہلال عید
بلبل دل نے دی صدا یہہ اب

بعد حمد خدا و نعت نبی
خلق ہی انکا شہرۂ آفاق
طبع کا میل دیکھہ سوئے ثواب
ہی یہاں شہرہ صبح و شام اسکا
اسکی جدول ہی نہر خلد برین
روشنائی سواد سرمۂ طور
چھپ کے تیار جب ہوئی یہہ کتاب
کہ ہی یہہ باغ انبیاے رب
۱۲۷۹

شد طبع بار چارم این نسخہ مکمل
نقاش نقش آخر بہتر کشد ز اول

قال الله تعالیٰ تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض
الحمد لله که این کتاب روضة الاصفیا المسمی به
ترجمه قصص الانبیاء و تواریخ خلاصة الانبیاء
١٣٧٩ ھ
بحسن اهتمام و سعی سراپا اختتام بندهٔ درگاه کریم قاضی
ابراهیم بن قاضی نور محمد صاحب پلیندری حسب فرمایش تاجر کتب نور الدین بن جیوا خان در مطبع حیدری بمبئی طبع شد
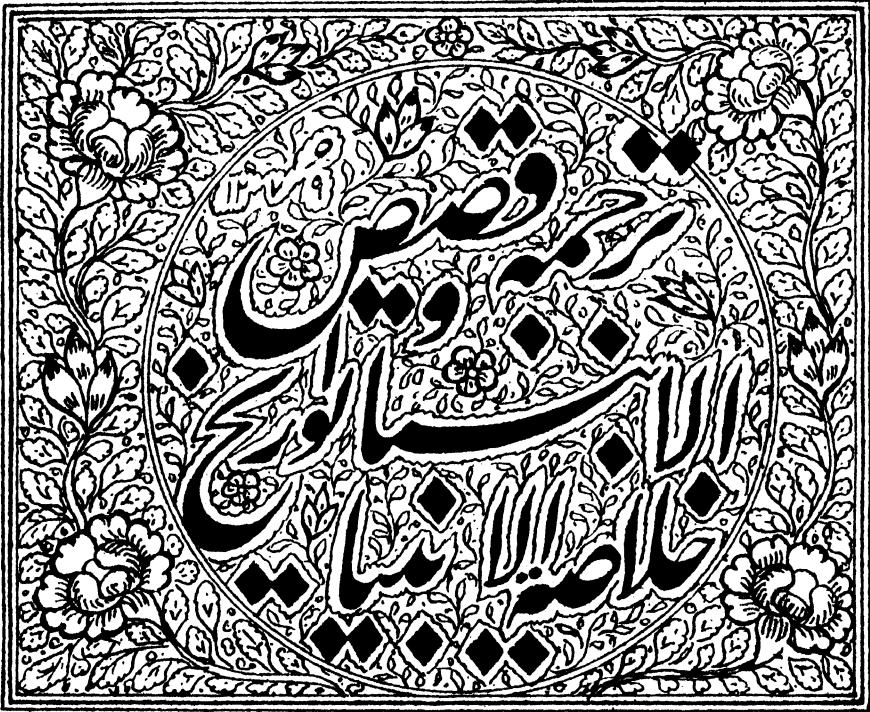
بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہی اس خالق برحق کی کہ جسنے عناصر اربعہ متضادہ سے وجود انسان کا نبایا اور حقیقت
انسانی کو چراغ عقل عطا فرمایا اور ہمکو راہ ضلالت سے طرف ہدایت کے لایا اور دین اسلام
کو سارے ادیان پر شرف دیا اور شکر ہی اس پاک منعم کا کہ جس نے
ہمین نعمتین انواع و اقسام کی عنایت کین اور ہر ایک عضو کے مناسب قوتین
مختلفہ جسم واحد مین بخشین جس کے سبب ہمنے اپنے بھلے بُرے کو پہچانا اور
بنیش و نوش کا تفاوت جانا اپنے تئین زیر و زبر سے بچایا اور لطف اٹھایا
اور تحفہ درود اور سلام کا اس پاک نبیؐ پر ہوجیو کہ جس نے ہمین احکام شرعی
بتائے اور طریقے روزے نماز کے سکھلائے اور سلام اور درود ان کی آل و
اصحاب پر بیشک وے دین کے ہین اصول اور خدا کی درگاہِ پاک مین ہین مقبول
اور درود اور سلام تمامی پرہیزگارون اور نیک کارون پر ہوجیو پیچھے حمد اور
نعت کے معلوم ہو کہ جو خاکسار گنہگار ذرہٗ بیمقدار ہیچمدان غلام نبی ابن عنایۃ
اللہ ابن محمد امیر کمربستہ پرگنہ کھنڈل موضع راجپور غفر ہم اللہ نے دیکھا کہ اس زمانے مین
طبیعت آدمیون کی قصہ اور کہانی پر راغب بہت ہی تو اد۔ کتاب فارسی قصص الانبیاکا
کہ بہتر اس سے کوئی قصہ نہین زبان ہندی سلیس مین ترجمہ کرنا اولے نظر آیا کیونکہ
جسے خدا تعالی توفیق بخشے وہ انبیاؤن کے حال سے خوب واقف ہو کر فایدہ

اٹھاوے اور راہ ہدایت کی پکڑے اس لئے فقیر نے بعضے احباب کے کہنے سے خدا کی
توفیق اور اعانت پر نظر کر کمر سعی کی باندہ کر تفسیر اور حدیث اور اکثر کتب تواریخ چنانچہ
روضۃ الاصفیا و معارج النبوت و تاریخ گزیدہ و تاریخ اعثم کوفی و تاریخ حبیب السیر وغیرہ
سے نکال کر کہین کہین اصل فارسی مین قصص الانبیا کے جو الفاظ غلط واقع ہوئے تھے بہت سی تحقیقات
اور تصحیح کے ساتھہ اسکو ترجمہ کیا اور نام اسکا تواریخ خلاصۃ الانبیا رکھا

نظم

جو چاہے تو کہ رہے دہر مین بھی تیرا نام
پر اسکلام مین ہو ذکر انبیا و رسول
تو اے غلام نبی چھوڑ جا کچھہ اپنا کلام
خدائے پاک کی درگہ مین ہو مگر مقبول

اور اس کتاب کے دیکھنے والون کی خدمت شریف مین التماس یہہ ہی کہ اگر کسی مقام مین
بمضمون الانسان مرکب مع الخطاء والنسیان کے غلط واقع ہوا ہووے تو صاحب انصاف کو چاہیے
عفو و اخلاق کی راہ سے اصلاح فرماوین اور عاصی کے حال پر دعاء خیر کرین اللہ تعالے
توفیق بخشے سب دینداروںکو آمین یارب العالمین

آغاز قصہ بیان پیدایش کائنات و نور محمدی کا

روایت کرتے ہین محمد ابن اسماعیل ابن ابراہیم ابن آذر بخاری حضرت امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے باپ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے باپ
حضرت امام زین العابدین رض سے اور انھون نے روایت کی اپنے باپ حضرت امام حسین
رضی اللہ عنہ سے اور انھون نے سنا اپنے والد حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے
آپنے فرمایا کہ ایک روز مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا
کہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے آکر رسول خدا صلعم سے عرض کی یا رسول اللہ صلعم
فداک امی وابی مجھے خبر دو کہ اول اللہ تعالے نے کس چیز کو پیدا کیا جناب رسالت مآب نے
فرمایا کہ سب کے آگے اللہ تعالی نے نور میرا پیدا کیا تھا ہزار برس تک کہ ایکذرا سا جہان کا

ہزار برس کے برابر ہے اس جہان کے بمصداق اس آیت کے وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ
سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ ترجمہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ایک دن تمھارے رب کے
نزدیک ہزار برس کے برابر ہے اس دنیا کے دن کہ جو تم گنتے ہو وہ نور میرا قدرت الٰہی
سے عظمت و بزرگی الٰہی کی مشاہدہ کرتا اور تسبیح و طواف اور سجدۂ الٰہی مین مصروف رہتا
اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نور محمد مصطفےٰ نے بارہ ہزار برس تک عالم
تجردی مین خدا کی عبادت کی پھر حق تعالےٰ نے اس نور کو چار قسم کر کے ایک قسم سے عرش کو
پیدا کیا دوسری قسم سے قلم تیسری قسم سے بہشت چوتھی قسم سے عالم ارواح اور سارے مخلوق
کو خلق کیا اور ان چار مین سے چار قسم نکال کے تین قسمون سے عقل اور شرم و عشق پیدا کیا
اور قسم اول سے عزیز و مکرم تر میرے تئین پیدا کیا کہ رسول ؐ اسکا ہون بمصداق لَوْلَاکَ لِمَا
خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کے ترجمہ اگر نہ پیدا کرتا تجھ کو ای محمد ؐ ہر آئینہ نہ پیدا کرتا مین آسمان و زمین
اور ساری مخلوق کو اور موافق اس حدیث کے اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ کُلُّهُمْ مِنْ نُوْرِیْ
ترجمہ حضرت نے فرمایا مین پیدا ہوا ہون اللہ کے نور سے اور میرے نور سے ساری مخلوق ہے بعد
اسکے رب العالمین کا حکم ہوا قلم پر کہ ساق عرش پر اول اس کلمہ کو لکھ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ ترجمہ نہین ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور محمد ؐ خدا کا بھیجا ہوا ہے قلم نے چار سو برس لا الٰہ الا
اللہ تک لکھا اور ایک روایت یون ہے قلم نے جو لا الٰہ الا اللہ تک لکھا تو عرض کی یا رب العالمین تو
بمثل بے مانند ہے تیرے نام کے ساتھ یہہ نام بزرگ کسکا ہے پس جناب باری سے آواز آئی یہہ نام
میرے حبیب برگزیدہ کا ہے تو لکھ محمد رسول اللہ جب یہہ حکم ہوا ہیبت خطاب جلشانہ سے قلم کا
منہہ شکاف ہوا تب قلم نے لکھا محمد رسول اللہ تبھی سے قلم کا شکاف مسنون جاری ہوا قیامت
تک اسکے بعد عرش کے اوپر اٹھارہ ہزار برج پیدا کئے اور ہر برج مین اٹھارہ ہزار
ستون کھڑے کئے اور ہر ستون کے اوپر ہزار کنگرے بنائے ایک کنگرے سے
دوسرے کنگرے تک سات سو برس کی راہ ہے اور ہر کنگرے پر اٹھارہ ہزار قندیل ہین کہ ایک

ایسا بڑا کہ سات طبق زمین و آسمان اور جو کچھ بیچ اسکے ہے اسمین اسطرح سماوے کہ جیسے ایک انگشتری بیچ میدان کے ڈال رکھی ہے اسکے بعد چار فرشتے پیدا کئے ایک بصورت آدمی اور دوسرا بصورت شیر اور تیسرا گدھ کی صورت اور چوتھا بصورت گائے کے ہے پاؤن اونکے تحت الثریٰ مین پہنچے اور مونڈھے اونکے نیچے عرش کے لگے ہوئے ہین اور چلنے کے وقت جب قدم اٹھاوین ہر ایک قدم سات ہزار برس کی راہ مین جا پڑے خدا کا حکم ہوا ان پر عرش اٹھانے کو تب ان چارون نے زور کیا ہرگز عرش اٹھا نہ سکے بعد اسکے جناب باری سے ارشاد ہوا کہ ای فرشتو مین نے تمکو ہفت آسمان و زمین اور جو کچھ بیچ اسکے ہے سبکا زور دیا عرش کو اٹھاؤ پھر انھون نے زور کیا تو بھی نہ اٹھا سکے عاجز ہو رہے پھر جناب باری سے ارشاد ہوا یہہ تسبیح پڑھکے اٹھاؤ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْهَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکَمَالِ وَالْجَلَالِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ترجمہ مین تسبیح پڑھتا ہون اس کی جو بادشاہ اور عالم ملکوت کا صاحب ہے مین تسبیح پڑھتا ہون اس کی جو صاحب عزت اور صاحب عظمت اور ذی شان اور قدرت والا اور کمال اور جلال اور بزرگی اور تکبری کے لایق ہے مین تسبیح پڑھتا ہون اس بادشاہ زندہ کی جو نہین سوتا اور نہین مرتا ہے وہ بہت طاہر اور بہت پاک ہے ہمارا پروردگار اور فرشتون اور ارواحون کا پروردگار ہے جب انھون نے یہہ تسبیح پڑھی خدا کی قدرت سے عرش کو اٹھا لیا اور ایک روایت ہے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جب اُن چار فرشتون نے یہہ تسبیح پڑھی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ترجمہ مین تسبیح پڑھتا ہون اور حمد کرتا ہون واسطے اللہ کے اور نہین ہے کوئی معبود سوا خدا کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہین ہے توانائی اور قدرت کسی کو سوا اللہ کے ایسا اللہ کہ بڑا بزرگ ہے جب یہہ پڑھا عرش کو اٹھا لیا اور روایت کی گئی ہے کہ اس تسبیح سے بہت [illegible] اور فرشتونکو پیدا کیا تا کہ چارون طرف عرش خدا کے تسبیح پڑھین اور

طواف کرین اور مومنون بندون کے لئے آمرزش و معاف چاہین وہ یہہ ہے قولہ تعالے
الَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ
ترجمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ جو کہ اٹھا رہے ہین عرش کو اور جو اسکے گرد ہین اپنے ربکی پاکی اور
خوبیون کو بیان کرتے ہین اور اسپر یقین رکھتے ہین اور گناہ بخشواتے ہین ایمان والون کے ای
رب ہمارے ہر چیز سمائی ہی تیری مہر اور خبر مین سو معاف کر ان کو جو توبہ کرین اور چلین تیری
راہ اور بچا ان کو آگ کے صدمون سے اور بعد اسکے عرش کے نیچے ایک اژدر مروارید پیدا ہوا اُسے
اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ بنایا بلندی اسکی سات سو برس کی راہ اور چوڑائی اسکی تین سو برسکی
راہ ہی اور چارون طرف اسکے یاقوت سرخ جڑا ہوا اور حکم ہوا قلم پر اُكْتُبْ عِلْمِیْ فِیْ خَلْقِیْ وَمَا هُوَ كَائِنٌ
اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ترجمہ لکھہ علم خدا کا موجودات مین خدا کے اور جتنی چیزین کہ ذرہ ذرہ بیچ موجود اسکے
ہین لکھی گئی ہین قیامت تک پہلے لوح محفوظ پر یہہ لکھا گیا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنَا مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِیْ وَیَصْبِرُ عَلٰی بَلَائِیْ وَیَشْكُرُ عَلٰی نَعْمَائِیْ كَتَبْتُهٗ وَبَعَثْتُهٗ مَعَ الصِّدِّیْقِیْنَ
یَقِیْنًا وَّمَنْ لَّمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَائِیْ وَلَمْ یَشْكُرْ عَلٰی نَعْمَائِیْ فَلْیَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِیْ وَیَخْرُجْ مِنْ تَحْتِ سَمَائِیْ
شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہی نہایت رحم والا مین ہون پروردگار
سب کا نہین ہی کوئی معبود مگر مین ہون اور جو راضی ہی میری قضا پر اور صابر ہی میری بلاؤن
پر اور شاکر ہی میری نعمتون پر جو ہمنے مقدر رکھین ہین پس شامل کرونگا مین انکو صدیقون مین اور
وہ جو راضی نہو میری قضا پر اور صابر نہو بلاؤن پر اور شاکر نہو نعمتون پر تو لازم ہی اسے کہ طلب
کرے دوسرے رب کو سوا میرے اور نکل جاوے تحت سما سے میرے بعد اس لکھنے کے لوح محفوظ خود بخود
جنبش مین آیا اور کہا کہ مثل میرے ہستی مین کوئی نہین اسواسطے کہ علم خدائی کا مجھپر لکھا گیا پس
جناب باری کے طرف سے یہہ آواز آئی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ
الْكِتٰبِ ترجمہ مٹاتا ہی اللہ اور رکھتا ہی جسبات کو چاہتا ہی اور اسی پاس ہی اصل کتاب

خلاصہ یہہ ہی کہ اگر چاہون مٹا دون یا رکھون اور اسی کے پاس ام کتاب ہے اور عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیزین مقدر کی ہین ہرگز اس مین تغیر و تبدیل نہین ہونگی مگر چار چیزین رزق موت سعادت شقاوت اور پھر اس مروارید پر حکم ہوا کہ وسیع ہو یعنی اے مروارید پھیل جا تب پھیل گیا قولہ تعالیٰ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ترجمہ جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کشادہ ہوئی کرسی اس کی برابر ساتون آسمانون اور زمینون کے اور نام اسکا کرسی ہوا پھر اسی وقت نیچے کرسی کے ایکدانہ یاقوت کا پیدا ہوا بعضون نے کہا وہ دانہ مروارید کا تھا بلندی اس کی پانسو برس کی راہ اور چوڑائی بھی اسی قدر رکھتی جب اس کی طرف دیکھا ایزد جلشانہ کی ہیبت سے وہ خودبخود پانی ہوگیا اور بعد اسکے صبا دبور جنوب شمال ان چار بادکو پیدا کرکے حکم کیا کہ تم ہر چار گوشے پر اس پانی کی موج مارکر کف نکالو اور ویسا ہی کیا بعدہ قدرت الٰہی سے آگ دھوان دھار پیدا ہوکر اس پانی پر گئی اور اس سے دھنوان نکلکر درمیان کرسی اور پانی کے ہوا پر معلق ہو رہا اور اسی دھوئین کو حق تعالیٰ نے سات پارہ کرکے ایک پارہ پانی اور ایک پارہ سے تانبا اور ایک پارہ سے لوہا اور ایک پارہ سے چاندی اور ایک پارہ سے سونا اور ایک پارہ مروارید اور ایک پارہ سے یاقوت سرخ پیدا کیا اور پھر اس پانی سے آسمان اوّل اور پارہ سے تانبیکے دوسرا آسمان اور پارہ سے لوہیکے تیسرا آسمان اور پارہ سے چاندی کے چوتھا آسمان اور پارہ سے سونیکے پانچوان آسمان اور پارۂ مروارید سے چھٹا آسمان اور پارۂ یاقوت سرخ سے ساتوان آسمان بنایا اور فاصلہ ہر آسمان کا ایک دوسرے سے پانسو برس کی راہ ہے پھر اللہ تعالیٰ نے قدرت کاملہ سے اپنے اس کف آب سے پشتۂ خاک سرخ پیدا کیا اسی جگہہ پر کہ جہان اب خانۂ کعبہ ہی اور جبرئیلؑ میکائیلؑ اسرافیلؑ عزرائیلؑ کو حکم ہوا کہ چار گوشے اس پشتۂ خاک کے پھیلا دو اورانھون نے ویسا ہی کیا اور یہہ زمین اسی پشتۂ خاک سے پیدا ہوئی قولہ تعالیٰ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ ترجمہ بنایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو دو دن مین اور روایت ہی کہ عبد اللہ ابن سلم رضی اللہ عنہ نے ایک روز احوال زمین کے دریافت کرنے کے واسطے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس آئے اور پوچھا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو کس چیز سے بنایا حضرتؐ نے فرمایا
کف آب سے پھر پوچھا وہ کف کس سے پیدا ہوا فرمایا پانی کی موج سے پھر سوال کیا موج
کس سے نکلی فرمایا پانی سے پھر پوچھا وہ پانی کس سے نکلا ہے فرمایا ایک مروارید سے کہا کہ
مروارید کس سے ہے فرمایا تاریکی سے کہا صدقت یا رسول اللہؐ پھر سوال کیا یا رسول اللہؐ زمین کو
ٹھیرا کس سے ہے فرمایا کوہ قاف سے کہا کوہ قاف کس سے بنا ہے فرمایا زمرد سبز سے اور آسمان کی
یہہ سبزی اسی کے پرتو سے ہے کہا سچ ہے یا رسول اللہؐ اور بلندی کوہ قاف کی کسقدر ہے فرمایا پانسو
برس کی راہ اور گرداگرد اس کے کسقدر ہے فرمایا دو ہزار برس کی راہ ہے اور اس پار کوہ قاف
کے کیا چیز ہے فرمایا سات زمینیں ہیں مشک سے بنی ہوئی ہیں اور اسکے بعد کیا ہے فرمایا سات زمینیں
ہیں کافور سے بنی ہوئی ہیں اور بعد اس کے کیا ہے فرمایا سات زمینیں ہیں چاندی کی اور بعد اسکے
کیا ہے فرمایا ستر ہزار علم ہیں اور نیچے ہر علم کے ستر ہزار فرشتے ہیں اور آواز کرتے ہیں کہ آدم اس تسبیح
سے پیدا ہوئے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا صدقت یا رسول اللہؐ اور اس طرف کیا ہے حضرتؐ نے
فرمایا ایک اژدہا درازی اسکی دو ہزار برس کی راہ اور یہہ سارے عالم اسکے حلقے میں ہیں کہا صدقت
یا رسول اللہؐ ساتوین زمین پر کون ہے فرمایا فرشتے سب اور چھٹی زمین پر شیطان اور فرزندان
شیطان اور پانچوین زمین پر دیو سب اور چوتھی زمین پر سانپ اور تیسری زمین پر جانوران گزندہ
اور دوسری زمین پر پریان ہیں اور اول زمین پر یہ آدمی سب ہیں کہا صدقت یا رسول اللہؐ اور
نیچے ساتون زمین کے کیا چیز ہے فرمایا ایک گائے ہے ایسی کہ اسکے چار ہزار سینگ ہیں اور اسکے
ایک سینگ سے دوسرے سینگ تک فاصلہ پانسو برس کی راہ کا ہے اور یہہ سات طبق زمین اسکے دو سینگون
کے درمیان ہیں پھر پوچھا وہ گائے کس پر کھڑی ہے حضرتؐ نے فرمایا ایک مچھلی کے مہرہ پشت پر اور مچھلی پانی
پر ایستادہ ہے اور عمیق اور گہراؤ اس پانی کا چالیس برس کی راہ ہے اور وہ پانی ہوا پر معلق ہے اور ہوا
تاریکی دوزخ پر اور دوزخ ایک سنگ آسمان پر اور وہ سنگ آسمان سر پر ایک فرشتے کے اور وہ تاریکی پر
ہوا پر کھڑا ہے اور ہوا قدرت خدا سے معلق ہے اور قدرت اسکی بے پایان ہے اور ذات و صفات

اسکی منزہ ہی نقصان و زوال سے کہا ہے سبح ہی یا رسول اللہ م اور روایت کی عبد اللہ ابن عباس نے
کہ ہر آسمان پر حق سبحانہ تعالی نے ایک نور پیدا کیا ہی اس نور سے بیشمار فرشتے پیدا ہوئے ہین اور حکم
انکو پر تسبیح و تہلیل اور تقدیس و تعظیم کرنیکا ہی اگر اس سے ایک لحظہ غافل رہین تو فی الفور نور تجلی
سے خدا ئے جل شانہ کے جل بہنکر خاک ہو جاوین اور انہین بعضون کی شکل گاینکی ہی اور بعض کی
صورت سانپ کی اور بعض شکل گدہ کی اور بعض کا نصف بدن اوپر کا برف اور آدھا نیچے کا آگ
ہی اور یہہ سب کے سب جتنے ہین اپنے رب کی تسبیح پڑھتے ہین سُبحَانَ مَنْ اَلَّفَ بَیْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ
ترجمہ مین تسبیح پڑھتا ہون اس خدا کی کہ جسنے ہمین ترکیب دی ہی برف اور آگ سے نہ برف آگ کو
بجھا سکتی ہی نہ آگ برف کو پگلاتی ہی اور یہہ سب کے سب قیام مین ہین کوئی رکوع مین اور کوئی سجود
مین کوئی تعود مین قیامت تک اور قیامت کے دن سب کوئی عذر خواہی کرینگے اور پھر کہینگے
سُبحَانَکَ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ ترجمہ ای پاک پروردگار میرے مین نے نہین پرستش کی تیری جو
حق تیری پرستش کا ہی اور بعد اسکے خالق نے یہہ سات دن پیدا کرکے روز یکشنبہ کو حاملان عرش کو بنایا
اور دوشنبہ کو سات طبق آسمان اور سہ شنبہ کو سات طبق زمین اور چہارشنبہ کو تاریکی اور پنجشنبہ کو منفعت
زمین اور جو اس مین ہی اور جمعہ کے دن آفتاب و ماہتاب اور سب ستارونکو اور ساتون آسمانونکو حرکت
مین لایا اور ساتوین روز تمام جہان سے فراغت کی قولہ تعالی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَہُمَا
فِی سِتَّۃِ اَیَّامٍ ترجمہ جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا بنایا اللہ تعالی نے آسمانون اور زمینون کو اور جو بیچ انکے
ہی چھہ دن مین اور ایسا بڑا وہ دن بمصداق اس آیۃ کے قولہ تعالی وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ
ترجمہ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی ایکدن تمھارے رب کے یہان ہزار برس کے برابر ہی جو تم گنتے ہو
یعنے ہزار برس کا کام ایکدن مین کر سکتا ہی پس جان لو اللہ مین قدرت ہی کہ اس چندین ہزار عالم
مخلوقات کو ایک طرفۃ العین مین پیدا کر سکتا ہی مگر اللہ تعالی نے حکمت کاملہ سے اپنے بندونکو سکھایا
ہی وہ اپنے کامون مین تعجیل نہ کرین اور صبر کرین مضمون اسکے الصبر مفتاح الفرج یعنے صبر کنجی ہی
خوشی کی اور بعد اسکے تحت الثری پیدا کیا اور تحت الثری نام ہی زمین گل تر کا اور عبد اللہ ابن عباس نے

فرمایا ہے کہ ثری ایک سبز پتھر کا نام ہے اور نیچے ثری کے دوزخ بنایا اس مین ایک سردار کہ اسکو مالک کہتے ہین اور دوزخ اسکے تابع ہین اور اُنیس فرشتے اس مین پیدا کر کے انکو مالک کے زیر حکم کیا قولہ تعالیٰ
عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ترجمہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دوزخ کے اندر انیس فرشتے ہین داہنے طرف ہر فرشتے کے ستر ہزار ہاتھ ہین اور بائین طرف ستر ہزار اور ہر ہاتھ پر ستر ہزار ہتھیلی اور ہر ہتھیلی پر ستر ہزار انگلیان اور ہر انگلی پر ایک ایک اژدہا قایم ہے اور ہر ایک اژدہے کے سر پر ایک ایک سانپ ہے درازی اسکی ستر ہزار برس کی راہ ہے اور ہر سانپ کے سر پر ایک بچھو اگر دوزخیون کو ایک نیش مارے تو ستر ہزار برس تک درد سے لوٹین اور فریاد وزاری کرین اور بائین ہاتھ کی انگلیون پر ایک ایک ستون آتش کا ہے اگر ایک ستون اسکا حشر کے میدان مین ڈالا جائے اور تمامی مخلوقات جن و انس اسے ہلانے چاہین تو ہرگز جگہہ سے ہلا نہ سکین اور ان فرشتونپر حکم ہوا کہ تم دوزخکے اندر جاؤ انھون نے عرض کی خدایا ہم بخوف آتش دوزخ کے نہین جا سکتے تب رب العالمین کا حکم ہوا جبرئیلؑ نے ایک خاتم بہشت سے لا کر پیشانی پر انھون کے مہر کر دی اور اس خاتم پر یہہ کلمہ لکھا ہوا تھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تا کہ آتش دوزخکی آنچ انھونپر اثر نہ کرے تب وہ انیس فرشتے برکت سے اس کلمہ کے ایکبارگی اندر دوزخکے داخل ہوئے اس زمانہ سے قیامت تک دوزخ کے اندر رہینگے اور جو مومن داغ محمدیؐ پیشانی اور دل پر رکھے گا مصداق اسکے اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وہ لوگ کہ لکھا گیا دلون مین اُن کے ایمان تو ہرگز الم آتش دوزخ انکو نہ پہنچیگا اور دوزخکے سات دروازے ہین جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ترجمہ دوزخکے سات دروازے ہین ہر دروازے کیلیئے ان مین سے ایک فرقہ بٹ رہا ہے طبقہ اول جحیم اور دوسرا جہنم تیسرا سقر چوتھا سعیر پانچوان لظی چھٹا ہاویہ ساتوان حطمہ اور مروی ہے کہ ایکدن جبرئیل علیہ السلام یہہ آیت رسول خدا کے پاس لائے قولہ تعالیٰ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ترجمہ پھر ان کی جگہہ آئے ناخلف کہ انھون نے قضا کی نماز اور پیچھے پڑے مزون کے سو آگے ملیگی گمراہی اور اسیوقت ایک زلزلہ زمین اور پہاڑونپر آیا اور اس کے سات ایک آواز آئی کہ رنگ چہرہ

مبارک کا متغیر ہوا حضرتؐ نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہہ آواز کسکی ہی اور کہان سے آئی اس نے کہا
یارسول اللہؐ سات ہزار برس کے آگے سے آدمؑ کے ایک پتھر ستر ہزار من کا کنارہ پر دوزخکے پڑا
ہوا تھا وہ پتھر پندرہ ہزار برس نیچے کی طرف چلا جاتا تھا ابھی قعر حطمہ مین جا پہنچا اسی کی آواز تھی
حضرتؐ نے پوچھا وہ جگہہ کسکی ہی وہ بولا منافقون کی جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ
فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ترجمہ منافق ہین سب کے نیچے درجے مین آگ کے اور چھٹے درجے
مین دوزخکے مشرکین رہینگے اور پانچوین درجے مین دوزخکے بت پرست اور چوتھے مین میفروش
اور تیسرے درجے مین ترسا اور دوسرے درجے مین جہود اور اوّل درجے مین عاصیانِ امت تمھاری
رہینگے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالصَّابِئِیْنَ وَالنَّصَارٰی وَالْمَجُوْسَ
وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا ترجمہ جو لوگ کہ مسلمان ہین گنہگار اور جو یہود ہین اور صابئی جو کہ بت پرستون
سے ایک فرقہ ہی اور نصاری اور مجوس اور جو شرک کرتے ہین یہ چھ گروہ دوزخمین رہینگے
اور دوزخ کے ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک ستر برس کی راہ ہی اور حدیث مین آیا ہی
کہ قدرت الٰہی سے جب ہزار برس آتش دوزخ دکھائی گئی تو سرخ ہوئی پھر ہزار برس دہونکی گئی تو
سفید ہوئی پھر ہزار برس سلگائی گئی تو سیاہ ہوئی قیامت تک ویسی ہی سیاہ رہیگی جیسی اندہیری رات
ہی اور ایک پارچہ سنگ کہ جسکی چوڑائی پانسو برس کی راہ ہی دوزخکے اوپر رکھا گیا اور وہ قیامت تک
رہیگا اور دوزخکے نیچے ایک پتھر اسکے نیچے ایک فرشتہ مچھر کی پشت پر کھڑا ہی اور اسکے نیچے ایک مچھلی
ایسی بڑی ہی کہ دم اسکی ساق عرش سے لگی ہوئی ہی اور ایک گائے فردوس اعلیٰ کی کہ ستر ہزار سینگ اسکے ہین
زمین مین سخت گڑے ہوے اس مچھلی کی پیٹھ پر کھڑی ہی اور گائے نے ارادہ کیا کہ جنبش کرے خدا تعالیٰ نے
ایک مچھر کو پیدا کرکے اسکے سامنے رکھا اور مچھر نے اسکی ناک مین کاٹا اور اس گائے نے درد سے لغزش کی
بعد وہ مستقل ہوئی ابتک وہ مچھر اسکی ناک مین ہی قیامت تک وہ گائے اسکے خوف کے مارے نہین ہل سکتی
اگر وہ لغزش کرے تو سارا عالم زیر و زبر ہو جاوے اور شرح اسکی عبد اللہ کے قصے مین لکھی ہوئی ہی
اور بعد اسکے اللہ تعالیٰ نے ریگ کو پیدا کرکے ہوا کو حکم کیا تو ایک حصہ اسکا زمین پر اور ایک حصہ کو

زیر زمین لیگئی پیچھے اُسکے آتش بیدود پیدا کرکے اُسنے قوم بنی جان کو مخلوق کیا جیسا کہ جناب الٰہی نے فرمایا ہے وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ترجمہ اور جان کو بنایا ہمنے پہلے اُسسے آگ لُو کے سے اور جنوں سے جہان بھر گیا بعدہ اُنھوں پر اللہ تعالیٰ نے ایک پیغمبر بھیجا نام انکا یوسف تھا کہ اُنھوں کو شریعت بتلاوے اور اللہ کیطرف ہدایت کرے اُنھوں نے اُنکو نمانا اور مار ڈالا اور زمین پر ظلم و فساد کرنے لگے تب حق تعالیٰ نے عزرائیل کو فرشتوں کے ساتھ بھیجا اُنھوں نے سب کو مار کر جہان خالی کیا واللہ اعلم بالصواب

قصہ عزازیل علیہ اللعنت کا

حق سبحانہ تعالیٰ نے دو صورتیں دوزخکے اندر پیدا کین ایک صورت شیر کی دوسری گرگ کی یہہ دونوں صورتیں قدرت الٰہی سے دوزخ سجین میں جاکر باہم جفت ہوئیں اُس سے عزازیل پیدا ہوا اُسنے وہان ہزار برس تک خدا تعالیٰ کو سجدہ کیا پھر ہر طبقہ زمین پر ہزار ہزار سال عبادت کرکے زمین دنیا پر آیا حق سبحانہ تعالیٰ نے اُسکو دو بازو زبرجد سبز کے عنایت کیئے تب وہان سے اُڑکر آسمان اوّل پر گیا وہان ہزار برس خدا تعالیٰ عزوجل کو سجدہ کیا نام اسکا خاشع ہوا اور وہان سے دوسرے آسمان پر گیا پھر ہزار سال خدا تعالیٰ کو سجدہ کیا وہان کے رہنے والوں نے نام اسکا عابد رکھا پھر تیسرے آسمان پر جاکر ہزار سال رب العالمین کی عبادت کی وہان نام صالح ہوا اور چوتھے آسمان پر بھی ہزار سال عبادت کی اسکو پکارا گیا وہان ولی پھر پانچویں آسمان پر ہزار سال سجدہ کیا نام اسکا عزازیل رکھا گیا بعد اسکے چھٹے آسمان پر جا پہنچا وہان بھی ہزار سال عبادت کرکے پھر ساتویں آسمان پر پہنچا وہان ہزار سال رب العالمین کو سجدہ کیا حاصل کلام ایک کف دست کے برابر جگہہ زمین و آسمان میں باقی نہ رہی کہ اُسنے سر اپنا نہ جھکایا بعد عرش معلی پر جاکر چھہ ہزار برس تک حق سبحانہ تعالیٰ کی پرستش کرکے ایک مقام پر سر سجدے سے اُٹھاکر جناب باری میں عرض کی کہ خدایا مجھے لوح محفوظ پر فضل و کرم سے اپنے اُٹھالے کہ قدرت تیری دیکھوں اور عبادت تیری زیادہ کروں جناب احدیت کا حکم ہوا اسرافیل علیہ السلام پر کہ اُسے اُٹھالے جب وہ لوح محفوظ پر گیا

نظر اسکی نوشتہ پر جا پڑی اسمین لکھا تھا کہ ایک بندہ خدا چھہ لاکھہ برس تک اپنے خالق کی عبادت
کرے اور ایک سجدہ خدا کا نہ کرے تو خدا یتعالے چھہ لاکھہ برس کی عبادت اس کی تمام
سب مخلوقات مین نام اسکا ابلیس مردود و مرجوم رکھیگا عزازیل اسکو پڑھکر وہین چھہ لاکھہ
برس تک کھڑا ہوکر رو یا جناب باری سے آواز آئی کہ ای عزازیل جو بندہ میری اطاعت نکرے
اور حکم بجا نہ لاوے سزا اسکی کیا ہی عزازیل نے کہا خداوندا جو شخص حکم اپنے خاوند کا نمانے
سزا اسکی لعنت ہی فرمایا ای عزازیل اسکو تو لکھہ رکھہ اور عبداللہ ابن عباس رضہ نے
روایت کی ہی کہ عزازیل کے مردود ہونے سے بارہ ہزار برس کے پہلے یہہ امر واقع ہوا تھا
حاصل کہ عزازیل نے کہا لَعْنَةُ اللّٰہِ مَنْ مَا اَطَاعَ اللّٰہَ ترجمہ لعنت خدا کی اسپر ہی جو اطاعت
نہ کرے اللہ کی تب حکم ہوا کہ عزازیل بہشت مین کئی ہزار سال خزینہ دار بہشت کا رہے اور ایک دن
اس جہان کا اس جہان کے ہزار سال کے برابر ہی پس بہشت مین ایک منبر نور کا رکھوا کر ہزار
برس تک درس و تدریس اور وعظ و نصیحت کرتا رہا جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل اور جمیع ملایک
اس منبر کے نیچے بیٹھہ کر وعظ سنا کرتے تھے ایک روز فرشتے سب آپس مین باتین کرتے تھے
کہ اگر ہم لوگون سے کوئی گناہ صادر ہووے تو عزازیل کو شفیع کرینگے تا کہ خدا یتعالے گناہ ہمارا معاف
کرے ایک روز نظر فرشتون کی اس نوشتہ پر لوح محفوظ کے جا پڑی اُسے دیکھکر سب رونے لگے
اور سر پیٹنے تب وہ کہنے لگا کہ آج تم لوگون کو کیا ہوا ہی جو روتے ہو اور سر کو دے دے مارتے ہو
انھون نے کہا کہ لوح محفوظ پر لکھا ہی کہ ہم مین سے ایک فرشتہ معزول و مردود ہوگا اسبات کو
سنکر عزازیل کہنے لگا کہ مین اللہ سے مانگتا ہون کہ اُسے مجھے نصیب کرے سب کوئی اسبات کو
سنکر خاموش ہو رہے اور ایک دن عزازیل نے جناب احدیت مین عرض کی کہ یا آلہی جنون
نے پردۂ زمین مین آپس مین کشت و خون و فساد برپا کیا ہی مجھہ کو انھون پر سپہ سالار کرکے
بھیج تو جا کر ان سبھونکو مار ڈالون جناب احدیت نے قبول فرمایا تو عزازیل چار ہزار فرشتون کو
اپنے ساتھہ لے کر زمین پر آیا کسیکو قتل اور کسیکو کوہ قاف مین ڈال کر رد دے

زمین کو مفسدون سے پاک کیا بعدہ درگاہ الٰہی سے خطاب آیا کہ ای ملایک مین زمین پر
ایک خلیفہ بناؤنگا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ
جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ اور جب کہا تیرے رب نے فرشتون کو مجھکو
بنانا ہی زمین مین ایک نائب بولے کیا تو رکھیگا اس مین اس شخص کو جو فساد اور خونریزی
کرے اور ہم ذکر کرتے ہین تیری خوبیان اور یاد کرتے ہین تیری پاک ذات کو کہا مجھکو معلوم ہی
جو تم نہین جانتے تب جبرئیل علیہ السلام پر رب العالمین کا حکم ہوا کہ مشت خاک زمین پر سے لاؤ
بحکم الٰہی جبرئیل علیہ السلام بلندی سے آسمان کے فوراً اس زمین پر آئے کہ اب جہان خانہ کعبہ
ہی چاہا کہ ایک مشت خاک لین اس وقت زمین نے انکو قسم دی کہ ای جبرئیلؑ برائے خدا مجھسے
خاک مت لے کہ اس سے خلیفہ پیدا ہوگا اور اسکی اولاد بہت عاصی و گنہگار اور مستوجب عذاب
ہونگے مین مسکین کہ خاک پا ہون طاقت تحمل عذاب خدا کی نہین رکھتی ہون اس بات
کو سنکر جبرئیل علیہ السلام خاک سے باز آئے غرض اسیطرح سے جبرئیلؑ پھر گئے اور میکائیلؑ
اور اسرافیل علیہم السلام سے بھی یہہ کام انجام کو نہ پہنچا تب عزرائیلؑ کو بھیجا اس کو زمین
نے منع کیا اسنے نمانا اور کہا کہ تو جسکی قسم دیتی ہی مین اسی کے حکم سے آیا ہون مین اسکی
نافرمانی نہین کرونگا تجھکو لے ہی جاؤنگا پس عزرائیلؑ نے ہاتھ نکالکر ایک مٹھی خاک تمامی
روئے زمین سے لیکر عالم بالا پر چلے گئے اور عرض کی کہ خداوندا تو دانا و بینا ہی مین نے
یہہ حاضر کیا ہی تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ای عزرائیلؑ مین اس خاک سے زمین پر ایک خلیفہ
پیدا کرونگا اور اسکی جان قبض کرنے کے لئے تجھکو مقرر کرونگا تب عزرائیل نے معذرت کی
کہ یارب تیرے بندے مجھے دشمن جانینگے اور گالیان دینگے جناب باری نے فرمایا
ای عزرائیلؑ تو غم مت کر مین خالق مخلوقات کا ہون ہر ایک کی موت کا سبب گردانونگا اور
ہر شخص اپنے اپنے مرض مین گرفتار رہیگا تب تجھکو دشمن نہ جانیگا کسیکو درد مین مبتلا کرونگا

اور

اور کسیکو تپ مین اور کسیکو پانی مین غرق کرونگا بعدہ حکم الٰہی سے فرشتون نے وہ
مشت خاک مابین طایف اور مکہ معظمہ کے رکھدی پس باران رحمت کا برسا تب وہ برس
مین وہ خاک گل ہوئی اور چوتھے برس مین صلایہ ہوئی اور چھٹے برس مین فخار ہوئی اور
آٹھوین سال مین آدم کی صورت بنی تو ایک دن ابلیس ستر ہزار فرشتونکو ساتھ اپنے لیکر اور
آدم کے پاس آیا دیکھا تو قالب آدم کا خاک پر پڑا ہوا ہی اسنے بچشم حقارت اسکی طرف
نظر کی اور ایکدن فرشتون نے عزازیل کو کہا کہ اس خاک سے خلیفہ خدا کا ہوگا وہ بولا پیچ
ہی مگر اللہ تعالیٰ اس صورت کو میرا تابعدار کردے تو مین اسکو ہلاک کرونگا و اگر مجھے اُس کا
تابعدار کریگا تو مین اس کی تابعداری نہ کرونگا اور عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ ایکدن
ابلیس علیہ اللعنت قالب مین آدم علیہ السّلام کے داخل ہوکر ناف تک پہنچا تھا بہ سبب گرمی آتش
کے وہان سے نکل آیا اور اسکے سبب حسد و بغض و دشمنی اس سے زیادہ ہوئی اور تھوک منہہ
کا اپنے اسکے قالب پر ڈالکر چلا گیا اور حقتعالےٰ کے حکم سے جبریل علیہ السّلام آب دہن ابلیس
علیہ اللعنت کا کالبد سے آدم کے لیکر کتا اور گل باقی سے آدم کے درخت خرما پیدا کیا اور
عبداللہ ابن عباسؓ نے روایت کی ہی کہ جان پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی قندیل
مین عرش معلیٰ پر تسبیح پڑھتی تھی قطرۂ عرق مصطفےٰ کا وہان سے ٹپک کر اس جگہہ مین گر پڑا
جہان اب تربت منورہ خاتم الانبیا ہی اور حکم الٰہی سے جبرئیل علیہ السّلام نے اس خاک پاک کو
مشک اور عنبر سے ملا کر معطر کرکے پیشانی پر آدم علیہ السّلام کے مل دیا تب آدم علیہ السّلام کا نور
اسکے ملنے سے دوچند ظاہر ہوا بعد ایسے چالیسدن کے خلقت روح آدم علیہ السّلام کی ہوئی
اسوقت رب الجلیل کیطرف سے فرمان آیا کہ ای جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل جان آدم کی لاکر
اسکے قالب مین پہنچا دو ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار فرشتے جان آدم کی ایک طبقِ نور مین رکھکر اور ایک طبق پوش نور سے
ڈھانک کر آدم علیہ السلام کے سر پر لا رکھے پھر وہ طبق پوش جان سے انکے اٹھایا اور تمام ملایک ساتوین
آسمان کے دیکھنے کو آئے کہ جان آدم کی قالب مین کیونکر جاتی ہی اسکو دیکھین اور یہہ آدانس

آئی اَیُّھَا الرُّوحُ اُدْخُلْ فِی ھٰذَا الْجَسَدِ ترجمہ ای جان آدم اس قالب کے اندر جا تب سات
مرتبہ ان کی جان پاک نے اطراف مین انکے قالب ہے گشت کیا اندر جا نہ سکے اور عرض کی یا خالق مین جسم
نورانی رکھتی ہون اور یہہ قالب اندھیرا کسیف ہے مین کیونکر جاؤن پھر یہہ آواز آئی ایجان آدم ع
اُدْخُلْ کُرْھًا وَاُخْرُجْ کُرْھًا ترجمہ ایجان آدم داخل ہو تن مین نفرت سے اور نکل آ تن سے بہ نفرت اسوقت
جان پاک آدم کی ناک کی راہ سے داخل ہو کر چارون طرف دماغ کے پھرنے لگی جب آدم نے
آنکھین اپنی کھولین فوراً جان ان کی دماغ سے حلق مین آرہی اور حلق سے سینہ مین اور سینہ سے ناف تک
پہنچی جب وہ کل گوشت پوست ہڈی رگ اور آنت ہوگئی بعدہ آدم نے اللہ کی قدرت سے ہاتھ کو زمین
پر ٹیک کر اٹھنے کا قصد کیا اسمین فرشتے بول اٹھے کہ یہہ بندہ شتاب کار ہوگا کہ ابتک آدھا تن اسکا گل ہے
اور وہ چاہتا ہے کہ اٹھے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا خُلِقَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ترجمہ پیدا کیا گیا انسان اتاولا
یعنے شتاب کار اور آدم نے اپنے سارے بدن پر نظر کر کے دیکھا کہ اللہ تعالی نے مجھے کس چیز سے
بنایا اور جان آدم کی جوڑون اور بندون مین مانند ہوا کے رگون مین اور گوشت اور پوست مین
سارے بدن کے پھرتی تھی تب حق تعالی نے فرشتونکو بھیجا کہ دماغ آدم کا سہلاوین اور پیشانی انکی
ملین اور ایسا ہی ہوا تب جان اسکی گوشت اور پوست اور رگونمین قرار پذیر اور مستحکم ہوئی فی الفور
چھینک آئی آدم بالہام خدا تعالی کے کلمہ الحمد للہ زبان پر لائے جواب اسکا رب العالمین سے یرحمک اللہ ارشاد
ہوا اسلیئے جواب اسکا مسلمانون پر واجب ہوا جو کوئی چھینکے اور الحمد للہ پڑھے تو سامع پر واجب ہے
کہ یرحمک اللہ کہے اور بعد اسکے جناب باری سے جبریل کو ارشاد ہوا کہ وہ چھینک لے لے کہ آسے ایک بندہ عیسے علیہ السلام
ابن مریم پیدا کرونگا اور جب آدم خاک سے اٹھے حق تعالی کے حکم سے ایک تخت مکلل بہشت مین چالیس میل کا زر و
زیور جواہر سے مکلل اور حلہ و تاج زرین پہنکر جا بیٹھے اور نور انکی پیشانی کا عرش تک چمکتا رہا وہ نور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا تب جناب رب العالمین کا حکم ہوا کہ جمیع ملایک آدم کو سجدہ کرین اور وہ
سجدہ تعظیم کا تھا نہ عبادت کا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا
لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِیْسَ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ترجمہ جب ہمنے کہا فرشتونکو

سجدہ کرو تم آدم کو تو سجدہ کیا سب نے مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا اور تکبر کیا اور وہ تھا منکرون مین
فرشتون نے جب سجدہ سے سر اٹھایا وہان ابلیس کو کھڑا ہوا دیکھا اور معلوم کیا کہ وہ ابلیس ہے
جس نے سجدہ نہ کیا پھر دوسرے دفعہ فرشتے سب سجدے مین آگئے پس سجدہ اوّل حکم کا تھا اور ثانی شکر کا
تب حضرت رب العالمین نے ابلیس کو فرمایا قَالَ یَا اِبْلِیْسُ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ
اَسْتَکْبَرْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ترجمہ ای ابلیس تجھکو کیون انکار ہوا کہ سجدہ کرے تو اس چیز کو جو
مین نے بنائی دونون ہاتھون سے یہہ تو نے غرور کیا یا تو بڑا تھا درجے مین ابلیس نے کہا قولہ تعالیٰ
قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ وہ بولا مین بہتر ہون اس سے کہ مجھہ کو بنایا
تو نے آگ سے اور اسکو بنایا مٹی سے اور دوسری یہہ ہے کہ مین نے سجدہ کیا ہی تجھہ کو پھر دوسرے کو
کیون کر کرون تب اللہ تعالیٰ نے کہا اس سے قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ وَّاِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ اِلٰی
یَوْمِ الدِّیْنِ ترجمہ تو نکل یہان سے کہ تو مردود ہوا اور تجھہ کو میری پھٹکار ہے یعنے لعنت ہے قیامت
کے دن تک اور علما نے اس مین اختلاف کیا ہے بعضون نے کہا ہے کہ اسکی مراد یہہ ہے کہ نکل
جا ایمان سے اور بعضون کے نزدیک نکل جانیسے مراد یہہ ہے کہ فرشتہ سے نکل کر ابلیس کی صورت
ہو جا تب غضب الٰہی سے صورت اسکی بدل گئی اور آنکھین اسکی سینہ پر آگئین جو طرف اسکے
دیکھتے تو کہتے یہہ خدا کی درگاہ سے راندہ گیا اور ملعون و مردود و مخذول ہوا اسوقت شیطان
لعین نے زبان اپنی کھولی اور کہا ای پروردگار تو نے مجھے معزول و مردود کیا آدم کے لئے
یہہ شامت میری تھی تب حقتعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے ابلیس تو اپنے نوشتہ کی طرف
دیکھہ جب دیکھا تو یہہ لکھا تھا جو بندہ خدا حکم خداوند کا نمانے سزا اسکی لعنت ہے اس نوشتہ کو
اپنے پڑھکر خجل و مایوس ہوا اور کہا قولہ تعالیٰ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ شیطان
بولا ای رب مجھہ کو ڈھیل دے جسدن تک مردے زندے ہون اور دوسری عرض یہہ ہے کہ گوشت
اور پوست اور رگون مین آدمیون کے مجھے دخل دے اور انکے دیدون سے مجھے محجوب رکھہ
تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ترجمہ تجھہ کو ڈھیل دی

اسوقت کے دن تک جو معلوم ہی اور جب مراد اسکی حاصل ہوئی کمین گاہ مین آدمی کے بیٹھا
اور تاک مین رہا پھر کہا شیطان نے قولہ تعالیٰ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ
الْمُخْلَصِينَ ترجمہ ابلیس نے کہا قسم ہی تیرے عزت کی مین گمراہ کرونگا ان سب کو مگر جو بندے
ہین تیرے ان مین چنے ہوئے پس حقتعالی نے فرمایا قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ
مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ترجمہ ٹھیک بات یہہ ہی اور ٹھیک ہی کہتا ہون ہین
مجھکو بھرنا ہی دوزخ تجھسے اور ان سب سے جو تیری راہ پر جائینگے بعدہ جناب باری کے حکم
سے تخت آدم کا فرشتون نے جنت الفردوس مین لا رکھا اور سب نعمتین اُنکو حق تعالیٰ نے
عنایت کین لیکن ساتھہ بھی انکو قرار و تسلی نہ تھی کیونکہ آرام و تسلی ہر کسی کو اپنے ہم جنس
سے ہوتی ہی اور اس عالم تنہائی مین کوئی ہم جنس انکا نہ تھا اور خالق کی مرضی یہی تھی
کہ اسکا جفت و ہمسر پیدا کرے کیونکہ بے جفت و بمثل وہ بے مانند و بے حاجت سوا خدا کے کوئی نہین جب
وہ بیقرار ہوئے تب حق تعالیٰ نے اُسے خواب مین ڈالا وہ ایسے سوئے کہ نہ نیند آئی نہ
بیدار ہوئے اس صورت مین خالق نے جبرئیل سے ایک ہڈی بائین پہلو سے انکے نکلوائی
اور اس سے انکو درد و الم نہ پہنچا تھا اگر پہنچتا تو ہرگز محبت عورتون کی دل مین مردونکی
نہ ہوتی اس ہڈی سے حوا کو بنایا خوب صورتی و نیک روئی و ملاحت و حسن و جمال
اور جو کچھہ کہ خوبیان جہان کی عورتون مین تھین تمام تر حق سبحانہ و تعالیٰ نے انکو بخشین
اور زیرکی و شرم اور مہر و شفقت کمال انکو دی اور حلے زرین بہشت کے لاکر تنے پہنایا اور
تاج زرین اُنکے سر پر رکھہ تخت زرین پر بٹھلایا بعد اسکے آدم کو نیند سے بیدار کرکے
حوا کے ساتھہ جلوا دیا اس نے حوا علیہا السلام کو یہہ سب دیکھکر بے اختیار چاہا کہ انپر دست انداز
ہو تب حضرت الٰہی سے آواز آئی ای آدم خبردار اُسے مت چھوبے نکاح اسکی صحبت حرام
ہی تب آدم نے اُس سے نکاح کرنے کی خواستگاری کی بعدہ حق سبحانہ تعالیٰ نے آدم
کا نکاح حوا کے ساتھہ کردیا اور فرمایا سراپردے اور حلے جتنے ہین لگائے جاوین اور طبق زرو

مروارید اور جواہرات نثار کئے اور ساتون آسمان کے فرشتے سب درخت طوبی کے نیچے آ
حاضر ہوئے بعدہ حق سبحانہ تعالی نے وہ پردے سب اٹھوائے اور ثنا اپنی آپ ان کو
سنادی اَلْحَمْدُ ثَنَائِیْ وَالْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَۃُ اِزَارِیْ وَالْخَلْقُ کُلُّہُمْ عَبِیْدِیْ وَاِمَائِیْ
وَالْاَنْبِیَاءُ رُسُلِیْ وَاَوْلِیَائِیْ وَمُحَمَّدٌ حَبِیْبِیْ وَرَسُوْلِیْ وَخَلَقْتُ الْاَشْیَاءَ لِیَسْتَدِلُّوْا بِہَا عَلٰی
وَحْدَانِیَّتِیْ اَشْہَدُ مَلٰٓئِکَتِیْ وَسُکَّانَ سَمٰوَاتِیْ وَحَمَلَۃَ عَرْشِیْ قَدْ زَوَّجْتُ اَمَتِیْ حَوَّا وَاٰدَمَ
بَدِیْعَ فِطْرَاتِیْ وَمَنْبَعَ قُدْرَتِیْ وَاٰدَمُ بِصِدَاقِ تَسْبِیْحِیْ وَتَنْزِیْہِیْ وَتَہْلِیْلِیْ وَتَقْدِیْسِیْ
وَہِیَ شَہَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ یَا اٰدَمُ یَا حَوَّا اُدْخُلَا جَنَّتِیْ وَکُلَا
مِنْ ثَمَرَاتِیْ وَلَا تَقْرَبَا ہٰذِہِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ وَسَلَامٌ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتِیْ وَبَرَکَاتِیْ
حق سبحانہ تعالی نے نکاح مین آدم اور حوا علیہما السلام کے یہہ ثنا پڑھی اور کہا حمد میری ثنا
ہے اور بزرگی میری چادر ہے عظمت میری ازار ہے اور مخلوقات کل میری غلام اور لونڈیان
اور انبیا میرے رسول اور اولیا ہین اور محمدؐ میرا حبیب ہے اور رسولؐ ہے اور پیدا کیا ہم نے
کل شی کو تا اینکہ گواہی دیوے میری وحدانیت پر اور گواہ ہین میرے فرشتے سب اور آسمانون
کے رہنے والے سب اور عرش کے اٹھانیوالے بہ تحقیق ہمنے نکاح دلوایا آدم و حوا کو سات بدیع
فطرات کے اور منبع قدرت کے اور آدم کا صداق اور حوا کے مہر مین میری تسبیح اور تنزیہہ اور تہلیل
اور تقدیس ہے نہین کوئی معبود سوائے خدا کے ایسا خدا کہ واحد ہے نہین کوئی اسکا شریک
ای آدم تم اور عورت تمھاری جنت مین جا رہو اور کھاؤ وہان کے سب میوے محظوظ ہوکر اور نہ
جاؤ اس درخت کے پاس کہ پھر تم بے انصاف ہوگے اور سلام میرا تم پر ہو جیو اور رحمت اور
برکت بعدہ آدم نے خود یہہ ثنا کی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ترجمہ مین تسبیح پڑھتا ہون اور حمد کرتا ہون واسطے اللہ کے اور نہین ہے
کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہین ہے توانائی اور قدرت کسی کو سوائے
اللہ کے ایسا اللہ جو بڑا بزرگ ہے اللہ جلشانہ نے جب خطبہ خوانی سے نکاح

آدم علیہ السلام کے فراغت کی فرشتے سب خوشیاں کرنے لگے اور مبارک بادیاں دینے اور زر
وگوہر نثار کرنے پس جب آدم علیہ السلام نے قصد مباشرت کا کیا حوا کے ساتھ وہین آواز آئی ای
آدم خبردار جبتک کہ ادائے دین مہر حوا نہ کروگے تب تک وہ تمپر حلال نہ ہوگی اسنے کہا الٰہی مین
کہاں سے ادا کرون فرمایا کہ دس دفع درود حضرت مصطفےؐ پر پڑھ آدم یہہ نام برگزیدہ سنتے ہی مشتاق
دیدار کے ہوئے خدا کا حکم ہوا کہ تو دست ناخن پر اپنے دیکھ جب اس نے دیکھا صورت مصطفےؐ
کی معلوم ہوئی تو مہر فرزندی اور شفقت پدری دل مین زیادہ ہوئی تب اس نے شوق
سے دس دفع حضرتؐ پر درود پڑھا اور اُن کی رسالت پر ایمان لایا تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ای آدم یہہ دس دفعہ درود تو نے پڑھا اتنا مرتبہ رکھتا ہی کہ اس کی برکت سے سب نعمتین
اور حوا کو تجھپر حلال کیا مین نے بعدہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَاِذْ قُلْنَا یَا اٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ
الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ترجمہ ای
آدم تو جنت مین جا اور تیری جورو بھی اور کھاؤ اس مین محظوظ ہو کر جہان چاہو اور نزدیک مت
جاؤ اس درخت کے پھر تم بے انصاف ہوؤ گے مروی ہی کہ جڑ اس درخت کی چاندی کی اور ڈالیاں سونیکی
اور پتیاں زبرجد سبز کی تھین آدم نے جب اس درخت کی طرف نظر کی نہایت خوش وضع اور خوبصورت
دیکھا کہا کہ سبحان اللہ کیا خوب صورت درخت ہی حق تعالیٰ سے ارشاد ہوا اسکو مین نے تجھے بخشا
مگر اس سے میوہ مت کھا تب وہ بولا الٰہی جب تو نے میرے تئین بخشا کھانیسے
مجھے کیون منع فرمایا تب حکم الٰہی ہوا کہ اے آدمؑ تو مہمان ہی میرے گھر کا اور وہ
درخت ہی تیرا بعید ہی کہ مہمان میرا ہو کر کھاوے گھر کا بعدہ ایک طرف سے
آواز آئی ای آدمؑ گندم مت کھا اور ایک جانب سے آواز آئی ای گندم تو آدمؑ
کے پاس جا اور ایک جانب سے آواز آئی ای آدم صبر کر اور ایک طرف سے آواز آئی ای
صبر تو آدم کے پاس مت جا اور ایک سوئے سے صدا آئی ای ابلیس تو حوا کو للچا اور خواہش دلا
پس قضا نے کہا کہ الٰہی اس کا کیا سبب ہی حکم ہوا کہ اسمین مجھ کو کچھ بھید ہی اس باغ سے باغ دنیا مین

انھین بھیجونگا تو قدرت میری ظاہر ہوا اور مرتبہ زیادہ ہوا اور کہا گیا ای نمرود تو ابراہیمؑ کو آگ مین ڈال اور ای آتش تو مت جلا ای ابلیس تو تلقین کر پھر قضا نے عرض کی حکم ہوا کہ مجھے اس مین کچھ سر ہی مگر آتش کو ساتھہ ریحان کے بدل کرونگا تا خلق مین میرا دوست پیدا ہوا اور کہا گیا ای مومنو تم معصیت سے باز رہو اور ای شیطان تو انکو جلوا دے اور کہا ای دنیا دل مین بندونکے شیرین رہ اور ای بندو تم دنیا سے دور رہو تا کہ جفا کو ساتھہ وفا کے بدل کرونگا کہ رحمت و مغفرت میری زیادہ ہو انصاف کے دن اور کہتے ہین کہ بہشت مین چار چیزین نہین ہین بھوک پیاس بے ستری دھوپ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ترجمہ تجھکو یہہ ملا ہی کہ نہ بھوکھا ہو تو اسمین نہ ننگا اور یہہ کہ نہ پیاسا ہو اسمین اور نہ دھوپ کا صدمہ پاوے ای آدم ہوشیار ہو شیطان کے مکر و فریب سے کہ وہ تیرا دشمن صاف ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ پھر کہدیا ہم نے ای آدم یہہ دشمن ہی تیرا اور تیرے جوڑے کا سو نکلوا نہ دے تمکو بہشت سے آدمؑ نے جب دیکھا کہ بہشت کے دروازے سب سے ودھمین امین ہوئے اس سے کہ شیطان دنیا مین ہی مین ہون بہشت مین اور مجھسے کیا لاگ ہی جو مجھے بہشت کے اس درخت کا میوہ کھلا کر جسکے پاس جانیسے خدا نے مجھے منع کیا ہی گنہگار کریگا مکر و فریب سے اسکے مین بے پروا ہون یہہ کہا پس ایکروز ابلیس لعین نے قصد کیا آدم کے پاس بہشت مین جانیکا اور وہ تین اسم اعظم خدا کے جانتا تھا انھین پڑھکر سات طبق آسمان کے طی کر کے بہشت کے دروازے پر جا پہنچا بہشت کے دروازے مسدود دیکھہ کر تصور و خیال کرتا رہا کہ کس حیلہ سے بہشت کے اندر جاوے اتفاقا ایک طاؤس کنگرے پر بہشت کے بیٹھا ہوا تھا اسنے دیکھا کہ اسم اعظم پڑھتا ہی طاؤس نے پوچھا تو کون ہی اسنے جواب دیا مین ایک فرشتہ ہون فرشتون سے خدا تعالیٰ کے طاؤس بولا تم یہان کیون بیٹھے ہو شیطان نے کہا اَنْظُرُ الْجَنَّةَ یعنے مین بہشت کو دیکھتا ہون اور جایا چاہتا ہون طاؤس نے کہا مجھے خدا کا حکم نہین کہ کسی کو جنت مین لیجاؤن جبتک کہ آدم

بہشت مین ہین شیطان بولا تو نے مجھے بہشت مین لیجا تو ایسی ایک دعا تجھے سکھاؤن کہ جو شخص اس
دعا کو پڑھے اور عمل کرے تو تین چیزین اسکو حاصل ہونگین ایک تو وہ کبھی بوڑھا نہ ہوگا اور نہ مریگا
اور جنت مین ہمیشہ رہیگا ابلیس نے اس دعا کو پڑھا اور پڑھ کر کنگرے سے بہشت کے دروازے
پر دونون آئے اور طاؤس نے یہہ ماجرا سانپ کو سنا دیا وہ اسبات کو سنتے ہی خوف سے
دروازے بہشت کے بند کرکے اپنے سرکو باہر نکالکر ان سے پوچھنے لگا کہ تو کون ہے
کہان سے آیا جو یہان بیٹھا ہوا اسم اعظم پڑھتا ہے وہ بولا مین ایک فرشتہ ہون فرشتون سے
حقتعالی کے سانپ نے کہا وہ دعا مجھے سکھا شیطان نے کہا بشرطیکہ تو مجھے بہشت مین لیجاوے
سانپ بولا مجھے خدا کا حکم نہین ہے کہ کسیکو بہشت مین لیجاؤن جب تک کہ حضرت آدم بہشت مین
ہین ابلیس نے کہا مین قدم اپنا بہشت مین نہ رکھونگا تیرے منہہ کے اندر رہونگا اس سے باہر نہین
نکلونگا تب سانپ نے اپنے منہہ کو پھیلایا ابلیس لعین اسکے منہہ کے اندر جا گھسا تب اسکو بہشت
مین لیگیا اور دروازے بہشت کے بند کر دئے بعدہ شیطان نے کہا تو مجھہ کو
اس درخت کے پاس لیجا کہ جسکے کھانیسے اللہ تعالی نے حضرت آدمؑ کو منع فرمایا ہے جب ابلیس
کو اس درخت کے پاس پہنچایا تب وہ ملعون مکر و فریب سے اپنے سانپ کے منہہ کے اندر رونے
لگا جو شخص کہ پہلے نفاق سے رویا وہ شیطان لعین تھا اور اسکی آواز سنکر بہشت کی حورین
اور غلمان سب کے سب مجتمع ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم سب نے یہہ آواز سانپ کے منہہ سے کبھی
نہین سنی تھی اور سانپ سے حواء پوچھنے لگین کہ تو کسلئے روتا ہے شیطان نے کہا مین اسلئے
روتا ہون کہ اللہ تعالی تم کو بہشت سے نکالے گا کیونکہ تمکو اس درخت کے میوے کھانیسے
منع کیا ہے مگر جو اس درخت کے میوے کھائیگا وہ بہشت مین رہیگا نکالا نہین جائے گا اور کہا قولہ تعم
قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلَىٰ ترجمہ کہا شیطان نے اے مین
بتاؤن تجھہ کو درخت کہ جس سے زندگی جاوید ملے اور بادشاہی پرانی نہ ہو وہ بولا قسم
خدا کی مین سچ کہتا ہون تمھاری بدی نہین چاہتا ہون بلکہ نصیحت کرتا ہون چنانچہ اللہ تعالی نے

فرمایا ہے

فرمایا ہے وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ ترجمہ اور شیطان نے انکے
پاس قسم کھائی کہ مین تمھارا دوست ہون پھر کھینچ لیا انکو فریب سے پہلے جسنے جھوٹھہ قسم کھائی
سو ابلیس لعین تھا پس حوا نے اسکے قسم کھانیسے یقین کیا کہ یہہ سچ کہتا ہے تب اس سے فریب
کھاکر اس درخت پر ہاتھہ بڑھاکر تین دانے گندم کے لئے ایک تو آپنے کھایا اور دو دانے
آدم کے لیئے لائے معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ جب حوا نے گندم خوشہ سے
توڑ لئے خوشہ کی جگہہ سرخ ہوئی اور ایک قطرۂ خون اس سے ٹپکا تب اللہ تعالی نے اپنی
قسم کھاکر فرمایا کہ تمھاری بیٹیونکو قیامت تک ہر مہینے مین ایک مرتبہ خون سے آلودہ کرونگا
تو اپنے درخت کی داد تجھسے اور تیری بیٹیون سے لونگا پس آدم بہشت مین جب تخت پر جا بیٹھے
گندم خود بخود نزدیک انکے آموجود ہوا جب بوئے شیرین اسکی حضرت کو معلوم ہوئی تب حضرت
نے تخت سے کہا کہ تو یہان سے مجھے دور لیجاکے رکھہ کہ اسکے کھانیسے مجھے اللہ تعالی نے منع فرمایا
ہے تب تخت نے انکو بارہ ہزار سال کی راہ مین وہان سے لیجاکر رکھا جب وہ تخت سے نیچے اُترے
تو وہان بھی گندم جا موجود ہوا غرض جہان کہین آدم جا بیٹھتے وہان گندم بھی جا موجود ہوتا خبر ہے
کہ اسیطرح تخت نے انکو ہزارون برس کی راہ مین لیجاکر رکھا پھر وہان بھی گندم جا پہنچا
بعدہ گندم کہنے لگا اے آدم جو خدا تعالی نے مقدر کیا ہے سو تو پہنچے گا اگر تم لاکھون برس
کی راہ مین جا رہوگے پھر وہان سے کہان گذر ہے **نظم** چو آمد قضا و نہ گردش حذر قضا
بہ نگیرد بہ عقل و بصر ہر آفرینش خداوند راند قلم رسد بر سر بندہ از بیش و کم حاصل کلام
حوا آدم علیہ السلام کے لئیے وہ دو دانے گندم کے لے گئین وہ بولا یہہ کیا چیز ہے حوا نے کہا
یہہ پھل اس درخت کا ہے کہ جسکے کھانیسے ہمین خدا نے منع فرمایا تھا اُس سے مین نے ایک دانہ
کھایا اور دو دانے تمھارے لیئے لائی ہون آپنے کہا کہ ہمین کیا لذت ہے وہ بولی کہ حلاوت و
شیرینی ہے حضرت نے فرمایا مین نہین کھاونگا کہ اللہ تعالی سے مجھکو عہد ہے کہ اس درخت سے
میوے نہ کھانا اور حق تعالی نے فرمایا ہے وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ

عَزْمًا ترجمہ اور ہمنے تعبید کر دیا تھا آدم کو اُسسے پہلے پھر بھول گیا اور نہ پائی ہمنے اسمین کچھ ہمت
حوا جب مایوس ہوئی آدم کو دانے کھانیسے پہلے ایک پیالہ شراب بہشت سے لاکر پلادی بیہوش ہوکر
اسسے دو دانے گندم کے لیکر کھا گئے اور عہد شکنی کی ہنوز وہ دانے نیچے حلق کے نہین اُترے
تھے کہ تاج اُسکے سر سے اڑ گیا اور تخت سے گر پڑا دونون ننگے ہوگئے جیسا کہ باریتعالی نے فرمایا
فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ترجمہ
پھر جب چکھے درخت سے دونون نے میوے کھل گئے عیب اور لگے جوڑنے اپنے اوپر پتے
بہشت کے جس درخت کے پاس پتے کے لئے جاتے تھے تو وہ نہ دیتا جب درخت انجیر کے پاس
دونو گئے تو اُسنے سر جھکادیا اور کہا کہ خُذَا مِنِّیْ وَرَقًا یعنے تم لو پتے مجھسے اور سترا اپنے
ڈھانکو آخر اس سے لیکر ڈھانکا اور درخت عود سے بھی لیکر ستر اپنا چھپایا بعدہ جناب باری سے
آواز آئی اے انجیر کے درخت تو نے انکے ساتھ سلوک کیا مین نے تجھسے خرابی و خستگی دور کرکے
یہہ لذت دی کہ اگر ستر دفعہ کوئی تجھہ کو چابے وہ نئی نئی لذت تجھسے اٹھاوے اور درخت عود کو
خطاب ہوا اے عود سبکے پاس مین نے تجھے عزیز کیا کہ آگ پر دہر کر تجھسے خوشبو لیوین
بعدہ بہشت کے لوگ آواز دینے لگے کہ آدم و حوا دونون خدا کی درگاہ مین عاصی ہوئے
اور دیوانون کی طرح بہشت مین بھٹکتے پھرتے ہین اللہ کے درگاہ سے تین باران کی پکار
ہوئی جواب اسکا کچھہ نہ دیا تب جبریل انکے پاس آئے اور بولے اے آدم تجھے تیرا رب
بلاتا ہے تب اسنے کہا کہ لبیک یارب ہم آپسے شرمندہ ہین قولہ تعالی وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ
اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ترجمہ اور پکارا
ان کو انکے رب نے مین نے منع کیا تھا تم کو اُس درخت سے اور کہا تھا تم کو کہ شیطان
تمھارا دشمن صاف ہے تب آدم و حوا دونو روتے ہوئے کہنے لگے جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے
قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ترجمہ آدم و
حوا نے کہا اے رب ہمارے ہمنے خراب کیا اپنی جان کو اور اگر نہ بخشے تو ہم کو اور رحم

رحم نکرے تو ہم ہو جاوین نامراد اور اللہ تعالے نے فرمایا قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَ
لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ کہا تم اترو ایک دوسرے کے دشمن ہوے اور
تمکو زمین مین ٹھہرنا ہی اور کام چلانا ایک وقت تک اور کہا اسیمین جیو گے اور اسی مین
مروگے اور اسی سے نکالے جاوگے یہہ مضمون کلام اللہ کا ہی تب فرمان رب العالمین کا جبریل
کو ہوا کہ آدم اور حوا اور سانپ اور شیطان اور طاؤس ان سب کو بہشت سے نکالکر دنیا
مین ڈال دیو وے آدم کے پاس گئے اور ان سے بیان کیا وے اس بات کو سنتے ہی گھبرا
گئے اور بہشت کی جدائی سے زار زار رونے لگے آخر ایک ٹکڑا لکڑی کا مسواک کے واسطے
وہان سے لیا اور وہ لکڑی پشت بہ پشت ان کے خاندان مین چلی آئی یہانتک کہ موسی کے
ہاتھ کا عصا بنا پس آدم و حوا و مور اور سانپ اور شیطان مردود ان پانچون کو بہشت
سے نکالکر اول آدم کو سراندیپ مین کہ ہندوستان کا ایک جزیرہ ہی ڈالا اور حوا کو خراسان
مین اور طاؤس کو سیستان مین اور سانپ کو اصفہان مین اور شیطان علیہ اللعنت کو
کوہ دماوند مین ڈالا اسوقت سانپ کے چار ہاتھ پانون مثل شتر کے تھے باعث واقع
ہونے اس ماجرے کے اللہ تعالی نے اس سے لے لئے تا وہ پیٹ کے بل چلے اور خاک چبانے اور
کھاوے اور آدم کو جب سراندیپ مین ڈالا وہ اپنے گناہ سے چالیس برس تک روتے رہے اور
دوسری روایت ہی کہ تین سو برس روتے رہے ایسا کہ آب چشم سے ان کے نہرین جاری ہوئین
اور کنارے پر نہرون کے درخت خرما و لونگ اور جائے پھل پیدا ہوا اور حوا کے آنسو سے مہندی اور سمہ
اور سرمہ پیدا ہوا اور جو قطرات انکے آنسو کے دریا مین گرے اس سے مروارید پیدا ہوئے تاکہ
ان کی لڑکیون کے زیورات بنین ایک روز جبرئیل حضرت آدم کے پاس آئے اور کہے
کہ اے آدم قبل الموت اپنے حج کرلے وہ موت کی خبر سنتے ہی ڈرے اور اٹھ کھڑے ہوئے
اور قصد حج کا کیا جس جگہہ پر قدم انکا جا گرا وہان گانون اور بستی ہوئی اور جہان کہین
منزل کی انکے قدم کی برکت سے وہان شہر بسا اور بعضے علما نے روایت کی ہی کہ مکہ معظمہ

تک آدم کے تین قدم ہوئے تھے اور جب وہ مکے کے نزدیک پہنچے فرشتے وہان سے حضرت کے پاس آئے اور کہے یا آدم دو ہزار برس ہوئے کہ ہم اس گھر کی طواف کرتے ہین اور اسوقت اس کعبہ کا نام بیت المعمور تھا اور اندر باہر اسکے ظاہر تھا اور اسکے اوپر خیمہ زبرجد کا تھا اور طنابین اسکی سونیکی تھین اور جو میخین اسکی تھین آج وہ ستون ہین اور حرم شریف مین داخل ہین اور جو شکار اس مین پناہ لیوے مارنا اس کا حرام ہی اور آدم میدان عرفات مین جبل رحمت پر آرام کے واسطے جب بیٹھے حوا کو دیکھا کہ جدہ کی طرف سے آتین ہین انھون نے اٹھکر ان کو گود ہی مین اٹھا لیا اور دونون زار زار رونے لگے چنانچہ رونیسے انکے آسمان کے فرشتے بھی رو دئے پس دونون نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور خدا تعالی نے حجاب کو انکی آنکھ سے اٹھا لیا تب انھون نے عرش کی طرف نظر کی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ پھر سیکھ لین آدم نے اپنے رب سے کئی باتین پھر متوجہ ہوا اسپر اور برحق وہی ہی معاف کرنے والا مہربان اور ساق عرش پر یہہ کلمہ لکھا دیکھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تب اس نے کہا یا رب برکت سے اس نام کے جو تیرے نام کے ساتھ ہی گناہ ہمارے بخشدے اور توبہ ہماری قبول کر فی الحال جبرئیل علیہ السلام انکے پاس آئے اور کہے کہ حق تعالی نے تجھپر سلام بھیجا ہی اور فرمایا ہی کہ اگر تو بہشت مین اس عذر کو شفیع لاتا تو ہرگز مین تجھکو دنیا مین نہ بھیجتا اور خبر ہی کہ موسیٰ مناجات مین یہہ کہتے تھے یَا رَبِّ هَلْ لِلْجَنَّةِ حِيْطَانٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ حِيْطَانٌ قَالَ لِلْجَنَّةِ حَرَاسٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ حَرَاسٌ فَقَالَ كَيْفَ دَخَلَ اِبْلِيْسُ وَغَرَّ اٰدَمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا مُوْسٰى لَا تَسْئَلْ عَنْ قَضَائِيْ وَقَدَرِيْ ترجمہ ایک روز مناجات مین یہہ کہتے تھے یا رب بہشت مین دیوار ہی یا نہ حق تعالی نے فرمایا دیوار ہی پھر کہا جنت کا دربان ہی فرمایا ہی تب موسیٰ نے کہا ابلیس لعین کیونکر بہشت مین گیا اور آدم کو فریب دیا فرمایا اے موسیٰ قضا و قدر سے میرے تو مت پوچھ کہ مرضی میری یہی تھی اور باریتعالی نے فرمایا فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ پھر کھینچ لیا انکو فریب سے پس آدم نے جب حج سے فراغت کی حکم آیا اے جبرئیل آدم کو وادی

عمانمین جو ایک میدان کا نام ہی لیجاکر اپنے پر ونکو اسکی پشت پر ملڈے جب جبرئیل نے ملا تب
ذریات بیشمار اسکی پشت سے نکلی ایسا کہ تمام عالم ان کی اولاد سے بھر گیا پس آدم بولے یہہ سب
کون ہین جبرئیلؑ نے فرمایا کہ یہہ سب تمھارے فرزند ہین انھون نے کہے کہ اتنی مخلوقات کی گنجایش
زمین پر کیونکر ہوگی اگرچہ جسم ہر ایک کا مورچہ سے بیشتر نہین ہی اسپر زمین انھون سے بھر گئی تب
آواز آئی ای آدم اسکی تدبیر مین نے آگے سے کر رکھی ہی اسنے کہا کہ یارب العالمین کیا تدبیر ہی
حق تعالی نے فرمایا بعضونکو انکے آباؤن کے اصلاب مین اور بعضون کو امہات کے ارحام مین کسی کو
روئے زمین پر اور کسیکو زیر زمین رکھونگا پھر آدمؑ نے کہا خداوندا میرے فرزندون کے کئی
فرقے ہین فرمایا کوئی مومن ہی کوئی کافر اور کوئی تونگر ہی کوئی فقیر ہی کوئی خوشحال ہی کوئی غمناک
یہہ سب مساوی ہوتے تو کیا خوب ہوتا اللہ تعالی نے فرمایا ای آدم مین اس سے خوش ہون جو میرا
شکر کرے اس لئے خوشحال کو غمناک اور تونگر کو درویش اور مطیع کو عاصی نہ کیا تا شکر کرین پس
اللہ تعالی کا حکم ہوا کہ ذریات آدم کی کھڑی ہووین صف باندھکر مشرق سے مغرب تک تب
اسیوقت کھڑی ہوگئین سب کے سب جو لوگ کہ داہنی طرف آدم کے کھڑے تھے سو سب کے
سب مومن تھے انکے آگے صفِ اوّل مین انبیا سب پیچھے مصطفیؐ کے کھڑے تھے اور جو لوگ بائین طرف
انکے کھڑے تھے وہ سب کافر اور صف اول مین انکے جبار اور متکبر تھے بعدہ امر الٰہی ہوا اَلَستُ
بِرَبِّکُم یعنے آیا نہین ہون رب تمھارا قَالُوا بَلٰی بولے سب سچ ہی تو ہی پروردگار ہمارا بعدہ
اسکے حق تعالی نے کہا سجدہ کرو تم اپنے رب کو پس جو لوگ کہ داہنے طرف آدم کے کھڑے تھے وہ
سب کے سب سجدہ مین گئے اور جو لوگ کہ بائین طرف تھے ان سبھون نے سجدہ نہ کیا پھر دوسری دفعہ حق تعالی
نے ارشاد فرمایا اُسجُدُوا یعنے سجدہ کرو تم اپنے رب کو جو لوگ کہ بطرف راست تھے انھونمین سے
سجدہ کسی نے نہ کیا اور جو کہ بطرف چپ تھے ان مین سے بھی بعض نے کیا اور بعض نے
نہ کیا یہہ حقیقت دیکھکر حضرت آدمؑ نے جناب باری مین عرض کی ای رب اسمین کچھ عجیب غریب
مین نے دیکھا اس سے تو مجھے آگاہ کر کہ وہ لوگ داہنے طرف میرے کھڑے تھے پہلے حکم مین سب نے

سجدہ کیا اور ثانی حکم مین انمین سے بعض نے کیا اور بعض نے نہ کیا اور جو قوم کہ بائین طرف ہی اول
حکم مین سجدہ نہ کیا ثانی مین بعض نے نہ کیا اور بعض نے کیا اسمین کیا سر آلہی تھا ندا آئی ای آدم جس قوم نے
کہ اول و آخر مین سجدہ کیا وہ مومن پیدا ہونگے اور مومن مرینگے اور جنھون نے اول و آخر مین
سجدہ نہ کیا سو کافر پیدا ہونگے اور کافر مرینگے اور جنھون نے اول حکم مین سجدہ کیا اور ثانیمین نہ کیا
وہ مومن پیدا ہونگے اور کافر مرینگے نعوذ باللہ من ذالک اور جسنے ثانی حکم مین سجدہ کیا اور
اول مین نہ کیا سو کافر پیدا ہوئے گا اور مومن مریگا قَالَ هٰؤُلَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِي وَهٰؤُلَاءِ
فِي النَّارِ وَلَا أُبَالِي حق تعالی فرماتا ہی ای آدم جو لوگ تیرے اپنے طرف ہین وے سب بہشتی ہین
اسے مجھے کچھ پروا نہین اور جو کہ بائین طرف کھڑے ہین سو دوزخی ہین مجھے کچھ باک نہین ہے ای آدم
نہ انکی طاعت سے مجھے کچھ فایدہ ہی اور معصیت سے انکی کچھ ضرر پس ایک فرشتہ کو حکم کیا کہ عہد نامہ
یعنے ہر عہد کا جو حکم فرمایا اسکے سوائے اور دین قبول نہین انھون سے لکھکر اپنے منہہ مین رکھ
دے اسنے انھون سے لکھکر اپنے منہہ مین رکھا اللہ کے حکم سے وہ فرشتہ پتھر ہوگیا وہی
فرشتہ خانۂ کعبہ کے داہنے رکن مین رکھا گیا ہی اب اسکو حجر الاسود کہتے ہین اور حاجی سب اسکو
بوسہ دیتے ہین پھر روز قیامت مین وہی سنگ فرشتہ ہوگا جس صورت پر تھا اور ہر ہر کا عہد نامہ
کھولا جائیگا جو شخص اپنے عہد نامہ پر قایم ہوگا اسکو جنت ملیگی اور جو برخلاف ہی وہ دوزخی ہوگا
اور حقتعالے نے پیغمبرونکے ساتھہ روز میثاق مین کہا قولہ تعالی وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَ
حِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ
عَلٰى ذٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ترجمہ اور جب
اللہ تعالی نے قرار نبیون سے لیا کہ جو کچھ مین نے تکو دی ہی کتاب اور حکمت پھر آوے تم پاس
کوئی رسول کہ سچ بتاوے تمھارے پاس آنیوالے کو تو اسپر ایمان لاؤگے اور اسکی مدد کروگے
حق تعالی نے فرمایا تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر میرا ذمہ لیا سب بولے ہم نے اقرار کیا
فرمایا تم شاہد رہو اور مین بھی تمھارے ساتھہ شاہد ہون پھر جو کوئی پھر جاوے اسکے بعد تو وہی لوگ ہین بحکم

اور فرمایا تم سب گواہ رہو رسالت پر ایک دوسرے کے مین بھی گواہ ہون تمھارا پھر فرمایا ای آدمؑ تم شیثؑ پر گواہ رہو ای شیثؑ تم ادریسؑ پر ای ادریسؑ تم نوحؑ پر ای نوحؑ تم ابراہیمؑ پر ای ابراہیمؑ تم اسماعیلؑ پر ای اسماعیلؑ تم اسحاقؑ پر گواہ رہیو اسیطرح حضرت عیسیٰ تک اور فرمایا ای پیغمبرو تم سب رسالت پیغمبر آخر الزمانؐ کے گواہ رہیو اور اپنی قوم کو وصیت کیجیو کہ اُن کی رسالت پر ایمان لاوین اور نصرت دیوین اللہ تعالیٰ نے اقرار لیا نبیون کا یعنے نبیون کے مقدمے مین نبی اسرائیل سے اقرار لیا **فایدہ** یہود مسلمانون کو کہتے ہین کہ تمھارا نبی ہمکو کہتا ہی کہ بندگی کرو اپنے رب کی ہم تو آگے سے ہی بندگی کرتے ہین مگر وہ چاہتا ہی کہ میری بندگی کرو سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جسکو اللہ تعالیٰ نبی کرے اور وہ لوگون کو کفر سے نکال کر مسلمانی مین لاوے پھر کیون کر انکو یہہ بات سکھاوے مگر تمکو یہہ کہتا ہی کہ تم مین جو آگے دینداری تھی جیسا کتاب کا پڑھنا اور سکھانا وہ نہین ہے اب میری صحبت سے پھر وہی کمال حاصل کرو

قصہ قبول توبہ آدم علیہ السلام

توبہ آدم بہ شفاعت محمد مصطفےٰؐ کے قبول ہوئی الہام ہوا ای آدم تم اور حوّا رو تمھاری سراندیپ مین جا رہو تو فرزند تمھارے پیدا ہون آدم برضاء الٰہی ہندوستان مین آئے بود و باش اختیار کئے ایک روز جبرئیلؑ سات پارہ لوہے لیکر اُنکے پاس آئے تا اُنکو آہنگری سکھلاوین حاجت آگ کی ہوئی آواز آئی ای جبرئیلؑ آگ مالک دوزخ سے مانگ لے جب اُنھون نے آگ لاکر آدم کو دی گرمی اور تپش سے ہاتھ انکا جلا اُسنے زمین پر ڈالدی وہ آگ سات طبق زمین کو چھید کر پھر دوزخ مین جا رہی اور جبرئیلؑ اسیطرح سات دفعہ دوزخ سے لائے پھر دوزخ مین جا داخل ہوئی آواز آئی ای جبرئیلؑ سات دریا نے رحمت سے دھوکر اُسے لا تب ٹھہرے گی اور کعب الاحبار مین لکھا ہی کہ جبرئیلؑ آگ لانے مین عاجز رہے تب حق تعالیٰ کا ارشاد ہوا آدم کو اور اُسنے پتھر سے چقماق جھاڑکر آگ نکال لی اور جبرئیلؑ نے انکو آہنگری سکھلائی

اور آلات کھیتی کرنے کی درست کی جبرئیل نے ایک جوڑا بہشت سے بیل کالا دیا اور بعضوں نے
کہا ہی دو گائے جنت البقر سے لا دی اور ایک مشت گندم بہشت سے لا دیا اور کہا کہ تو اپنے ہاتھ
سے زراعت کر کے اُس سے اپنی غذا حاصل کر تب اس نے وہ دانہ زمین پر چھیٹ دیا اور ہل جوتا
جب بیل کمی چلنے لگا تب حضرت نے اس پر ایک لکڑی ماری بیل نے کہا ای آدم مجھکو تو کیون
مارتا ہی اگر تجھے عقل ہوتی تو اس دنیا مین تو نہ پھنستا آدم اس بات کو سنکر غصہ مین آ بیل کو
چھوڑ دیا اور رو وہ چلا پھر جبرئیل اُنکے پاس آئے اور کہا کہ تو کہان جاتا ہی اُسنے کہا کہ بیل نے
مجھے سرزنش کی جبرئیل نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریگا وہ رنج مین گرفتار رہیگا
اب تمکو رنج و عذاب برداشت کرنی ہی تبھی لعنت کھاؤگے پھر آدم نے دوسرے دفع ہل جوتنا شروع
کیا پھر بیل کمی کرنے لگا پالان گردان کہ ہندی مین اسکو جوا بھی کہتے ہین وہ نیچے کر لیا اور کھڑا رہا
پھر حضرت نے اسکو ایک لکڑی ماری تب بیل نے روبسوئے آسمان کیا اور رویا پس آدم نے اسکو دق ہوکر
چھوڑ دیے اور چلے گئے پھر جبرئیل تشریف لائے اور کہا کہ تو کہان جاتا ہی وے بولے کہ بیل نے آزردہ ہوکر
خدا کی درگاہ مین تضرع کیا جبرئیل نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے تمکو سلام کہا اور فرمایا کہ تو نے بھی بہشت مین
ایسا ہی کیا تھا اب اسوقت تمپر اذیت ہوئی اگر تم بیل پر سختی کروگے پھر درست نہوگا تو جلد جا
اپنے کام مین مصروف ہو مین بیلون کی زبان پر مہر کردونگا تاکہ وہ بات نہ کرسکین تب اچھی طرح
سے اس سے کام لو پھر آدم کھیتی کرنے مین مشغول ہوئے زمین پر گیہون چھیٹا وہ بار لایا اور پختہ
ہوا تب کاٹ لیا یہہ سب سات گھڑی مین تیار ہو گیا زمین نے کہا ای آدم مجھے معاف رکھہ
کہ مین ضعیف ہون وگرنہ اس سے جلد گیہون تم کو دیتی آدم نے جب گیہونکو ل کے صاف کرکے کھانے
چاہا تب جبرئیل نے فرمایا کہ اول گیہون کو پیس پاس کر پانی کے ساتھ خمیر کرکے آگ مین سینک تب
کہا جو انے اِسنے تعلیم پاکر اپنے ہاتھ سے پیس پاس پانی کے ساتھ خمیر کرکے روٹی پکاکے آدم کے
سامنے لا رکھی اس نے چاہا کہ کھاوے جبرئیل نے فرمایا ذرا تامل کر آفتاب غروب ہونے دے کہ تو
روزہ دار ہی جب شام ہوئی آدم و حوا دونون نے ساتھ ملکر روٹی کھائی پھر دوسرے روز جب تنہا کھانیکی

ہوئی اُسنے دیکھا کہ ایک خال سیاہ سینے پر اسکے نظر آیا اور جلدی بڑھ گیا یہانتک کہ ہفت اندام
انکے سیاہ رنگ ہو گئے اور وہ ڈرا اور معلوم کیا شاید کہ یہہ مجھہ پر دوسری ذلت آئی جبرئیلؑ نے فرمایا
ای آدم روزہ رکھہ آج کچھہ مت کھا کہ تیرے بدن کی سیاہی مٹجاوے اُسنے اسدن کھانا نہ کھایا روزہ
رکھا تو کچھہ بدن انکا سپیدی پر آیا پھر دوسرے دن جبرئیل تشریف لائے انکو بولے اور بھی دو روزہ
تم روزہ رکھو تو اللہ تعالی تمکو شفائے کامل بخشے اور ان روزونکا نام ایام بیض ہے کہ تیرھوین
چودھوین پندرہوین تاریخ ہر مہینے کی حضرت آدم پر اللہ تعالی نے فرض کیا تھا اور اس زمانے سے لیکے
حضرت موسی کے زمانے تک اسپر عمل تھا پس جب حضرت آدمؑ نے ہندوستان مین اکر مسکن کیا حواؑ
حاملہ ہوئین اور ایک بیٹا ایک بیٹی جنی بیٹے کا نام قابیل اور بیٹی کا نام اقلیما رکھا وہ نہایت خوبصورت
تھی بعدہ حوا پھر حاملہ ہوئین اور ایک بیٹا ایک بیٹی جنین بیٹے کا نام ہابیل بیٹی کا نام غازہ تھا مگر یہہ
خوبصورت نتھی مروی ہے کہ حواؑ ایک سو بیس بار جنین تھین ہر دفعہ ایک بیٹا ایک بیٹی جنین اور
دوسری روایت ہے کہ ایکسو اسّی بار جنی تھین اور روایت کی گئی ہے کہ قابیل ماکے بطن مین بہشت
مین تھے پیدایش انکی دنیا مین ہوئی اسواسطے کہ بہشت جائے پاک نہ جائے آلودگی خون کی جب
ہابیل قابیل دونون بڑے ہوئے تب جبرئیلؑ تشریف لائے اور آدمؑ سے کہا کہ خدایتعالے
نے تمپر سلام بھیجا اور کہا کہ دونون بھائی کو دونون بہن کے ساتھہ یعنے قابیل کی بہن کو ہابیل کے ساتھہ
اور ہابیل کی بہنکو قابیل کے ساتھہ شادی کردو تب انھونے حال شادی کا اپنے دونون بیٹون کو بلا کے کہدیا اس بات کو سنکر
قابیل نے انکار کیا اور کہا کہ میری بہن اقلیما صاحب جمال ہے مین انکو نہین دونگا آدمؑ نے کہا کہ
یہہ اللہ تعالی کا حکم ہے تو مان لے اسنے کہا کہ نہین مگر تم ہابیل کو دوست رکھتے ہو بہ سبب دوستی
کے تم کہتے ہو پہلے جسنے عدول حکمی اپنے مان باپ کی کی سو قابیل تھا آخر آدم نے بموجب حکم خدا
کے قابیل کی بہن کی شادی ہابیل کے ساتھہ اور ہابیل کی بہن کی شادی قابیل کے ساتھہ کردی
بعد اسکے قابیل نے حسد سے ہابیل کو کہا کہ تو میری بہن اقلیما کو طلاق دے تو مین اپنی خدمت مین
رکھون کہ یہہ میری جورو ہے میرے باپ نے اسکے ساتھہ شادی کردی ہے مین ہرگز اپنے والدکا

حکم رد نہ کرونگا اور حسد اکا حکم بجا رکھونگا آدم نے جب یہہ ماجرا سنا واسطے تشفی خاطر دونون
بیٹون کے بیے انصاف کیکے فرمایا کہ دونون بھائی کوہ منا پر دو قربانیان کرکے رکھہ دو
جسکی قربانی خدا کی درگاہ مین مقبول ہوگی اسکی جورو بی بی اقلیما ہوگی پس دونون بیٹون
نے حسب حکم باپ کے کئی بکریان لاغر لاکر ذبح کرکے کوہ منا پر رکھہ دین بہ مصداق اس آیت کے

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ

ترجمہ اور سنا انکو تحقیق احوال آدم کے بیٹون کا جب نیاز کی دونون نے کچھہ نیاز پھر قبول ہوئی
ایک سے اور نہ قبول ہوئی دوسرے سے غرض دونون بھائیون نے کوہ منا پر رکھہ کر دعا مانگی
کہ یا الٰہی قربانی ہماری قبول کر وہین آتش بیدود مثال سیمرغ کے آکر قربانی ہابیل کی جلا
گئی اور قربانی قابیل کی قبول نہ ہوئی تب قابیل نے ہابیل کو بولا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے قَالَ لَأَ
قْتُلَنَّكَ قابیل نے ہابیل کو کہا کہ مین تجھکو مارڈالونگا کہ قربانی تیری قبول ہوئی ہابیل نے کہا قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ
مِنَ الْمُتَّقِينَ ترجمہ ہابیل بولا کہ اللہ تعالی قربانی قبول کرتا ہے پرہیزگارونکی اگر تو ہاتھہ چلاویگا مجھپر مارنے کو
مین نہ ہاتھہ چلاونگا تجھپر مارنیکو مین ڈرتا ہون اللہ تعالی سے جو صاحب ہے سارے جہان کا اب
وہ کوہ منا حاجیونکا محل مناجات ہے قربانی اسی جگہہ مین اب تک ہوتی ہے آدمؑ کے زمانے مین منا
پہاڑ پر آتش حاکم تھی جو چیز کہ انصاف کیواسطے اسپر رکھہ دیتے غیب سے آگ آکے اسے جلادیتی
تو خدا کی درگاہ مین وہ مقبول ہوتی اور نوحؑ کے ایام مین حاکم کشتی تھی اس مین جھوٹھہ سچ
معلوم ہوتا تھا جو شخص ہاتھہ اسپر رکھدیتا متخاصمین مین سے اگر کشتی ساکن رہتی تو وہ شخص سچا
ہوتا اور اگر ہلتی تو وہ دروغگو ہوتا اور حضرت یوسف کے زمانے مین حاکم صاع تھا جو اسکے
اوپر ہاتھہ رکھتا اگر آواز نکلتی تو وہ جھوٹھا ٹھہرتا اگر آواز نہ نکلتی تو وہ شخص سچا ہوتا اور حضرت
داؤد کے وقت مین حاکم زنجیر تھی آسمان سے لٹکی ہوئی جو متخاصمین سے اسپر ہاتھہ ڈالتا وہ زنجیر
اسکے ہاتھہ مین آجاتی تو وہ راستگو ہوتا اور اگر نہ آتی تو جھوٹھا ٹھہرتا اور حضرت سلیمان کے
عہد مین حاکم سوراخ صومعہ کا تھا مخالفین پر حکم ہوتا کہ پانون اسمین ڈالو اگر پانون اسمین اٹکتا

تو وہ شخص سچا ہوتا اگر پھنس جاتا تو وہ دروغ گو ٹھہرتا اور حضرت ذکریا کے زمانہ مین حاکم
قلم آہنی تھا خصم کو حکم ہوتا کہ نام اپنا لکھکر پانی مین ڈالدو اگر وہ پانی پر ترتا تو وہ آدمی سچا
ہوتا اگر ڈوب جاتا تو وہ جھوٹھا ٹھہرتا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا وقت
جب پہنچا حق تعالی نے وہ سب احکام گذشتہ کو منسوخ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا
ای محمد جھوٹھے اور سچے کو مین خوب جانتا ہون جو سچا ہوگا اسکو جزا نیک ملیگی اگر کاذب
ہوگا تو جزا اسکی بد ملیگی بمصداق اس آیت کے جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ یہہ بدلا ہے پورا جو
عمل کرتے تھے دنیا مین پس حاصل کلام قابیل و ہابیل دونون بھائی کوہ منا پر قربانی دیکر باپ
کے پاس آئے آدم نے فرمایا ای قابیل تیری بہن اقلیما اب ہابیل پر حلال ہوئی تجھپر حرام قابیل
اسبات کو سنکر اسکو مار ڈالنے کی تدبیر مین رہا اور وقت فرصت کا نگاہ رکھتا تھا کہ کیونکر اسکو
دفع کرے اور اس زمانہ مین کسی نے کسی کی خونریزی نہین کی تھی مگر قابیل نے ہابیل کو ناحق مارا
تھا ایک روز قابیل نے ہابیل کو کہا کہ مین تجھکو مار ڈالونگا اسواسطے کہ تیرے فرزند سب
کہینگے کہ قربانی ہمارے باپ کی قبول ہوئی تمھارے باپ کی نہین ہابیل نے کہا ای بھائی اسمین
میری کیا تقصیر ہے خدا عادل ہے اچھا اگر تو مجھے ماریگا مین تجھکو نہین مارونگا حق برادری کا
بجالاؤنگا مگر تو روز حشر مین عند اللہ ماخوذ اور مستوجب دوزخ ہوگا اور مین خلاصی پاؤنگا وہ
اسبات کو سنتے ہی اور بھی اسکا دشمن جانی ہوا ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت آدمؑ
مکہ کو گئے قضائے الٰہی سے ایک روز قابیل نے ہابیل کے بکری خانہ کے پاس کہ منگل کا دن تھا جاکر
دیکھا کہ ہابیل اسمین سوتا ہے اسمین متردد ہوا کہ اسکو کسطرح سے مار ڈالون قضائے الٰہی سے گرینہ
نہ تھا اسمین شیطان ملعون نے بصورت ایک شخص کے ایک سانپ ہاتھہ مین لیکر سامنے قابیل کے
اگر ایک پتھر زمین سے اٹھاکر سانپ پر مارا سانپ مرگیا اور وہان سے غائب ہوا تب قابیل
نے ابلیس لعین سے تعلیم پاکر ایک پتھر زمین سے اٹھاکر ہابیل کے سر پر مارا ہابیل مرگیا اور وہ
مردود خدا کی درگاہ مین عاصی اور کافر ہوا بعدہ گدھ اسپر آگرے قابیل متردد ہوا کہ اسکو کیا

کیا چاہیئے آخر وہ لاش کو کاندھے پر لیکر گرد عالم کے پھرنے لگا جس زمین میں ہوا سکا گرا وہ
زمین شور ہوگئی پس خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ اپنے دوست کو فضیحت کرے تب کوے کو بھیجا
جیسا کہ اللہ جلشانہ نے فرمایا فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْاَةَ
اَخِيْهِ پھر بھیجا اللہ نے ایک کوّا کریدتا زمین کو کہ اسکو دکھادے کسطرح چھپاتا ہے عیب اپنے بھائیکا
خلاصہ یہہ ہے کہ دو کوے حق تعالیٰ نے بھیجے وہ دونوں آپس میں لڑے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا
بعدہ اپنے چنگل اور منقار سے زمین کو کھود کر قبر کے مثال بناکر اسمین اُس کو گاڑ کر چلا گیا پس
قابیل نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ يٰوَيْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْاَةَ اَخِيْ
فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ قابیل نے بولا ای خرابی مجھسے اتنا نہ ہوسکا کہ ہوؤں برابر اس کوے کہ
میں چھپاؤں عیب اپنے بھائی کا پھر لگا پچتانے سورۂ مائدہ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ اس سے پہلے
کوئی انسان مرا نہ تھا کہ جس سے معلوم ہوتا کہ مردے کے بدن کو کیا کرنا چاہیئے قابیل نے ہابیل کو
مار کر ڈرا کہ اس کا بدن پڑا رہیگا تو لوگ دیکھ کر مجھ کو پکڑینگے تب اسکو مانند پشتارے کے باندھکر
کئی روز لئے پھرا آخر اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا اسنے اسکو دکھا کر زمین کریدا اُس سے سمجھا کہ اُسکے
بدن کو دفن کرنا چاہیئے اور دوسری نقل یوں ہے کہ ایک کوے نے زمین کرید کر دوسرے کو مردے کو
دفن کیا اسنے دفن کرنیکا طور دیکھا اور بھائی کی خیرخواہی دوسرے کے حق مین بھی دیکھی تب
وہ اپنی حمالی سے پشیمان ہوا اس نے کوے کا حال دیکھ کر گور کھودی اور ہابیل کو دفن کیا بعدہ قصد
وطن کا کیا اسیوقت جناب باریتعالیٰ سے آواز آئی ای زمین قابیل کو داب لے تب حکم الٰہی سے
زمین نے اسکو زانو تک دبا لیا جب قابیل نے روبسوئے آسمان کیا اور کہا خدایا ابلیس بھی تیری درگاہ
مین مردود ہے اسکو بھی زمین داب لیتی آواز آئی ای ملعون ابلیس نے اپنے بھائی کی خونریزی
نکی تھی وہ پھر بولا خدایا میرا باپ بھی گندم کھا کے عاصی ہوا تھا اسکو بھی زمین مین گاڑ دیتے
پھر جناب باری سے اسپر عتاب ہوا ای مردود تیرے باپ نے قطع صلہ رحم کب کیا تھا جیسا تو نے
کیا پھر قابیل کے سینے تک زمین نے دبا لیا جب اسنے کہا یارب قسم ہے میری کہ مین اپنے باپ سے

ہابیل

نہین سنا جو عرش پر لکھا ہوا مین نے دیکھا لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہ محمد رسول اللہ اس کلمہ کی برکت سے
گناہ میرا بخشدے پھر ندا آئی ای زمین اسکو چھوڑ دے تب اسنے چھوڑ دی بعد اس کے اللہ تعالی
نے ایک فرشتہ کو سوار کی صورت پر قابیل کے پاس بھیجا اسنے اسکو نیزہ سے مارا پھر اللہ جل علا
نے اسکو زندہ کیا پھر مارا پھر زندہ کیا اسیطرح سے حال اس کا قیامت تک رہیگا جب مکے سے
آدم تشریف لائے ہابیل کی بہت تلاش کی نہ پایا بعدہ لوگون سے پوچھنے لگے کسی نے جواب دیا
چند روز سے معلوم نہین کہان گیا آخر آدمؑ نے انکے لئے کھانا پینا سونا سب ترک کیا اور شب و روز
اسکے فکر و غم مین رہتا ایک روز صبحکو خواب مین دیکھا کہ ہابیل الغیاث الغیاث ای پدر پکارتا ہے
آدمؑ نیند سے چونک اٹھے اور زار زار رونے لگے اسیوقت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہنے لگے
کہ ہابیل کو قابیل نے مار ڈالا اور فلانی زمین مین گاڑ دیا ہے یہہ سنتے ہی آدم و حوا بہت
سے روئے اور جبرئیلؑ سے کہنے لگے کہ ہم اسکی قبر دیکھا چاہتے ہین قابیل سے ہم بہت بیزار ہین
جبرئیلؑ نے کہا کہ تم مت گریہ کرو خدا تعالی بھی اس سے بیزار ہے تب جبرئیلؑ انکو اسکی قبر پر لیگئے
اسنے دیکھا او ربولا اگر قابیل ہابیل کو مارتا تو خون اسکا یہان گرتا جبرئیلؑ نے فرمایا کہ لہو اسکا
زمین نے کھینچ لیا ہے اسنے کہا کہ لعنت خدا کی ہے اس زمین پر کہ خون میرے فرزند کا پی گئی تب زمین
نے خون اسکا اگل دیا جب یہہ دیکھکر آدم اور حوا نے قبر اسکی کھودکر اسے نکالا دیکھا تو مغز اس کا نکل
پڑا ہے اور خون سے تر بتر آلودہ ہو رہا ہے یہہ حال دیکھکر اور بھی دونون بہت سے روئے اور
انھون کے رونے سے آسمان کے فرشتے بھی سب روئے آخر آدمؑ نے ہابیل کی لاش کو تابوت
مین رکہکے اپنے مکان پر لائے اور روایت کی ہے ابن عباس نے کہ آدم نے چالیس برس تک
اس تابوت کو گرد عالم کے پھرایا جس موضع مین وہ جاتے وہ موضع یہہ ظلم دیکھکر ماتم کرتا اور وحوش
طیور اور پرندے بھی اس حال پر گریہ کرتے اور کہتے کہ بھاگا چاہیئے آدمی ذات سے کہ وے بیوفا ظالم
اپنے بھائیکو مار ڈالتے ہین بعد اس کے آدم نے ہابیل کو اپنے مکان پر لاکر دفن کیا اور اسوقت
انکے فرزند کل ایکسو بیس تھے اور اسوقت تک بغیر ہابیل کے کوئی نہین موا تھا سب بیٹون نے اپنے باپ کے

پاس آکر عرض کی کہ ہم کچھ روپئے پیسے چاہتے ہین کہ اس سے کھاوین اور سوداگری کرکے کھاوین
تب جبرئیل نے ایک مٹھی سونا اور ایک مٹھی چاندی لادی آدمؑ نے فرمایا اسقدر چاندی سونے
سے ہمارے فرزندون کا کیا ہوگا کہ وے اس سے تجارت کرکے کھاوین پس غیب سے آواز
آئی کہ سونے چاندی کو پہاڑ زمین ڈالدے تاکہ وے وہان سے تھوڑا تھوڑا لیکر بقدر حال
اپنی تجارت کرکے کھاوین تو وہ قیامت تک کم نہ ہوگا پس بعد ہزار سال کے آدم بیمار ہوئے
اور کھانیکے لئے اقسام میوہ کی بیٹون پر فرمایش کی سب بیٹے میوہ کے لئے گئے مگر شیث علیہ السلام
بیمارداری مین باپ کے حاضر رہے جب انھون کے آنیمین تاخیر ہوئی شیثؑ کو آدمؑ نے فرمایا کہ تو
اس پہاڑ پر جاکر دعا مانگ تو حق تعالی تیری دعا کی برکت سے میرے لئے میوے بھیجیگا شیثؑ نے کہا
آپ میرے والد بزرگ ہین حضور کے دعا مانگنے سے حقتعالی اپنے رحم سے بیشک بھیجیگا اور آپ کی دعا اللہ
کی درگاہ مین مقبول ہے آدمؑ نے فرمایا کہ مین خدا کی درگاہ مین شرمندہ ہون باعث گندم کے
اور تم پاک بیباک ہو تب انھون نے حسب الحکم باپ کے وہان جاکر دعا مانگی دیکھا کہ جبرئیل معہ ایک
طبق زرین طرح طرح کے میوے جیساکہ بہی و انار و سیب و نارنج و ترنج و لیمون و رطب و
انگور و انجیر و خربزہ وغیرہ اسمین رکھکر اور دوسرا طبق زر سرخ کا اسپر ڈھانپ کر ایک حور کے
سر پر رکھکر لائے حور اپنے چہرہ سے نقاب کھولکر سامنے آحاضر ہوئی آدمؑ نے جبرئیلؑ سے پوچھا
کہ یہہ حور کسکے لئے ہے اسنے کہا کہ حق تعالی نے اس حور کو بہشت سے شیث کی زوجیت کو بھیجا ہے
کیونکہ سب فرزند تمہارے سوائے اسکے جفت پیدا ہوئے ہین بعضون نے روایت کی ہے کہ وہ حور بہشت مین
چلی گئی انکے لئے قیامت تلک بہشت مین رہیگی اور مصنف اس کتاب کا لکھتا ہے کہ آدم نے اس حور
کی شادی شیث سے کردی اور اس حور کی عربی زبان تھی جو فرزند اس سے پیدا ہوتا وہ عربی بولتا
اور محمد مصطفےؐ اسکی نسل سے ہین پس آدم نے اس میوے سے کچھ آپ کھایا اور کچھ بیٹون کو دیا
جسنے اس میوہ کو کھایا فاضلتر اور دانا و بینا ہوا تب آدم نے اپنے بیٹون کو وصیت کی کہ اب
قریب ہے کہ مین دنیا سے کوچ کرون شیثؑ قایم مقام میرا رہیگا تم اسکی تابعداری کیجیو اور

اس پر ایمان لائیو جب انھون نے حضور مین اقرار کیا بعد اس کے حضرت نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی بیٹے سب باپ کی مفارقت مین بہت روئے نماز جنازہ کی پڑھکر دفن کیا دو سال باپ کی قبر پر حاضر رہے بعدہ متفرق ہوکر اپنے اپنے گھر گئے

قصہ حضرت شیث علیہ السلام کا

شیث سب بھائیون سے بڑے اور فضیلت مین زیادہ تھے دس بھائیون کے ساتھ امور دنیا مین شریک رہتے لیکن کچھ کام نہین کرتے جب موسم کا وقت ہوتا بھائی سب حصہ ان کے گھر مین پہنچادیتے اور جب اناج اور غلہ بھائیونکا تمام ہوتا تب سب بھائی انسے قرض دام لے کر اپنے صرف مین لاتے ایکسال بھائیون نے لڑکے یہہ صلاح کی کہ اس سال کا غلہ ان کو ہم دینگے اور ہم انکا قرض انکو پھیر دینگے کیونکہ کسیکام مین ہمارے ساتھ شریک نہین ہوتے بیٹھے بیٹھے حصہ ہمسے مفت لیتے ہین اسی سال حق تعالیٰ نے ان کو پیغمبری اور کتاب عنایت کی تاکہ وہ اپنی قوم کو شریعت سکھلاوے اور دین وایمان کی راہ بتاوے بعدہ سب بھائی انسے راضی اور مطیع ہوئے اور اس پر ایمان لائے اور ہر سال انکو قسمت عشر دیتے اس سے عیال و اطفال کا اپنے نفقہ کرتے چند روز کے بعد ایک بیٹا پیدا ہوا نام انکا نوش تھا جب وہ بالغ ہوا شیث علیہ السلام نے اپنے دین پاک پر رکھکر اس دنیا سے دون سے انتقال فرمایا بعدہ نوش نے بھی باپ کے دین پاک پر ایک مدت رہ کر رحلت فرمائی اور خلیفہ ان کا ایک بیٹا نام اسکا قلبتان تھا وہ بھی باپ کے دین پاک پر چند بے ثابت رہکر ہزارون خلق اللہ کو اپنے دین مین بلایا اور راہ ہدایت کی بتائی بعدہ وفات پائی انکے پیچھے ایک بیٹا مہلائیل نام قایم مقام ان کا رہا وہ ایسے خوبصورت تھے کہ تمام جہان مین برابر ان کے کوئی نتھا مغرب اور مشرق سے خلایق انکو دیکھنے آتی اور ہدیہ لاتی یہان تک کہ انکے خاندان مین حشمت و عظمت اور وقار و عزت ایسی پیدا ہوئی کہ ان کے

برابر سارے عالم مین کوئی دوسرا نہ تھا اور انسے فرزند بہت پیدا ہوئے آخر وہ اپنے دین
پاک پر گذر گئے اور انکا ایک بیٹا یزد نام سب سے بزرگ تھا بعضون نے کہا ہے کہ نام ان کا
اوس تھا مہلائیل نے جب دنیا سے رحلت فرمائی خلایق اطراف سے ان کی زیارت کو
آتی اور تحفہ تحایف بہت سے لاتی جب ان کی ملاقات نہوتی تو مایوس ہو کر چلی جاتی ایک روز
ابلیس لعین بصورت ایک شخص کے نزدیک فرزندان مہلائیل کے آکر کہا کہ زایران مہلائیل
تم لوگ سے بیزار ہین کیونکہ خلایق تحفہ تحایف لیکر بہت دور سے تمھارے والد مرحوم کے
دیدار کو آتی ہے اُسے نپاکر محروم پھر جاتی ہے تب سبھون نے کہا کہ کیا کیا چاہئے شیطان
نے کہا ایک صورت اپنے والد کی شکل سے مشابہ بنایا چاہئے تو خلایق اسی صورت
کی زیارت کرے اور پوجے اور محروم نہ جاوے تو ان کے باعث تمھاری عزت و
حشمت بڑھ جائے اگر نہ کروگے تو سارے عالم مین تم لوگ حقیر اور ناچیز ہوگے ابلیس نے
جب یہہ باتین جتائین تب سبھون نے رضا دی ابلیس لعین نے حضرت مہلائیل کی صورت بناکر
ایک برقع اسکے چہرے پر ڈالا تمام خلق اللہ اطراف عالم سے آکر اس صورت بیجان کی زیارت
کر کے چلی جاتی ایک دو قرن یونہین گذرے علم و عالم ان لوگون مین سے مفقود ہوئے اور سب
گمراہ ہو گئے شیطان مردود نے ان لوگون کو بت پرستی مین ڈالا بعدہ دوسری
ایک قوم بزرگ کو جاکر مغالطہ اور فریب دے کر کہا کہ تمھارے باپ دادا نے صورت مہلائیل
کو پوجا تمھین بھی لازم ہے کہ اس صورت کی پرستش کرو تا روح مہلائیل کی تمسے خوش رہے
اور تم کو دولت زیادہ حاصل ہووے پس وہ لوگ بھی اس صورت کو پوجنے لگے رفتہ
رفتہ تمام عالم مین بت پرستی پھیل گئی بعدہ اس قوم مین ایک لڑکا پیدا ہوا نام ان کا اخنوخ
تھا جسے ادریس پیغمبر کہتے ہین

قصہ ادریس علیہ السلام کا

وجہہ نام ادریس کی یہہ ہی کہ پڑہنے کی کثرت کے سبب سے اسکا لقب ادریس ہوا علم نجوم اسکی معجزات سے ہی وہ زمین پر عبادت کرتے انکو فرشتے سب آسمان پر لیجاتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ترجمہ اور مذکور کر کتاب مین ادریس کا وہ تھا سچا نبی ہر روز پیرہن سیتے تھے ہر دم سینے مین تسبیح پڑہتے تھے اور وہ اجرت سلائی کی کسی سے نہ لیتے ایک روز کا ذکر ہی کہ وہ اپنے کام سے فراغت کرکے بیٹھے تھے اسمین ملک الموت بہ آرزوے تمام امر الٰہی سے آدمی کی صورت بنکر مہمان کے طور پر رات کو ادریس کے دروازے پر آپہنچا آنحضرت صائم الدہر تھے جب شام ہوتی افطار کیوقت پر کھانا آپکا بہشت سے آتا جس قدر چاہتے کھا لیتے باقی کھانا بہشت مین پھر جاتا اور اسدنکا کھانا جب بہشت سے آیا حضرت نے اس مسافر کو دیا مسافر نے کچھ نہ کھایا قدم پر قدم رکھکر عبادت کرتا رہا حضرت اسکا حال دیکھکر متعجب ہورہے کہ یہہ کون شخص ہی جب روز روشن ہوا حضرت نے انکو کہا کہ ای مسافر تو میرے ساتھ چل کہ خدا کی قدرت صحرا مین جا دیکھون اور تمھارے سبب سے مین شادی حاصل کرون تب دونون بزرگ گھر سے میدان کی طرف نکلے جاتے جاتے ایک گیہون کے کھیت مین جا پہنچے حضرت ملک الموت نے کہا کہ چلو اس کھیت سے چند خوشے گیہون کے لیکر تو ہم ملکر کھالین ادریس نے فرمایا کہ عجب ہی کہ تو نے شب گذشتہ کو کھانا حلال نہ کھایا اب حرام کا کھانا چاہتا ہی پھر وہان سے دونون بزرگ دوسرے ایک باغ مین جا پہنچے اور وہان بھی انگور دیکھکر حضرت عزرائیل نے کھانیکا قصد کیا ادریس نے فرمایا کہ تصرف ملک غیر مین حرام ہی پھر جاتے جاتے ایک بکری دیکھکر اسنے کھانیکا ارادہ کیا پھر ادریس نے اسے کہا کہ بیگانی بکری کو ذبح کرکے کھانا ممنوع ہی پس اسیطرح تین روز تک دونون باہم تھے جب کہ ادریس نے معلوم کیا کہ یہہ شخص بنی آدم سے نہین ہی تب حضرت ؑ نے فرمایا واسطے خدا کے تو ظاہر کر کہ تو کون شخص ہی اسنے کہا کہ مین عزرائیل ہون تب ادریس نے فرمایا کہ ای بھائی سب مخلوقات کی جان تمھین قبض کرتے ہو اسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا شاید کہ میری جان قبض کرنیکے لیے آئے ہو

اسنے کہاکہ نہین مین تمھارے ساتھ خوش طبعی کرنے آیا ہون اُسنے کہاکہ آج تین دن سے تو میرے
ساتھ ہی اس عرصہ مین بھی تونے کسی کی جان قبض کی ہی وہ بولا قَالَ کُلُّهَا بَیْنَ یَدَیَّ
کَانَّمَا بَیْدَ یْکَ خُبْزٌ ترجمہ ملک الموت نے کہاکہ کل جان قبض کرنا ہاتھ مین ہمارے ایسا ہی
جیساکہ وہ ہاتھ کے نیچے تمھارے روٹی دھری ہی جسکی اجل آتی ہی اللہ تعالے کے حکم سے
مین جان ہاتھ بڑھاکر اسکی قبض کرلیتا ہون اور بولا ای ادریس مین چاہتا ہون کہ تیرے
ساتھ رشتہ برادری کا پیدا کرون ادریس نے کہاکہ مین تیرے ساتھ رشتہ برادری کا تب
کرون کہ تلخی جان کندنی کی ایکبارگی تو مجھ کو چکھادے تاکہ خوف و عبرت مجھے زیادہ ہو اور عبادت
خالق کی زیادہ کرون ملک الموت نے کہاکہ بے رضاء الٰہی جان قبض نہین کرسکتا ہون تب
اسنے خدا کی درگاہ مین عرض کی حکم الٰہی ہوا کہ جان ادریس کی قبض کر اُسنے جان ان کی قبض کی
پھر ملک الموت نے خدا کی درگاہ مین دعا مانگی پھر ان کو اللہ نے زندہ کیا اور اسنے اٹھ کر
ملک الموت کو گودی مین لیا دونون نے آپس مین رشتہ برادری کا لگایا ملک الموت نے
اُسسے پوچھا ای بھائی تلخی جان کندنی کی کیسی تھی وہ بولا جیسے کسی زندہ جانور کی کھال سر سے
پانون تک کھینچی جاتی ہی ملک الموت نے کہا ای بھائی قسم ہی رب العالمین کی جیسا کہ تیرے
ساتھ مین نے احسان کیا ہی ایسا کسی سے نہین کیا ادریس نے فرمایا ای بھائی
مجھ کو دوزخ دیکھنے کا شوق ہی تو مجھ کو اس کے دروازے تک لے چل تو اسکے دیکھنے سے
خوف الٰہی زیادہ ہو تاکہ عبادت اور بندگی زیادہ کرون تب ملک الموت نے خدا تعالیٰ کے حکم
سے انکو سات طبقے دوزخ کے دکھلائے پھر وہ بولا ای بھائی مجھ کو بہشت دیکھنے کی آرزو ہی
کہ اُسے دیکھ کر شادی حاصل کرون اور عبادت زیادہ کرون پھر اُن کو بہشت کے در پر لے گئے
پھر بولے ای بھائی جان تلخی جان کندنی کی چکھ چکا اور دوزخ کو بھی دیکھا جگر میرا مارے
پیاس کے جل گیا ہی اجازت ہو تو بہشت مین جاکر ایک پیالہ پانی پیون اس نے کہاکہ تو وہان
سے پھر آنے کا عہد کر اس نے عہد کیا کہ آؤنگا تب بحکم الٰہی اپنی نعلین کو درخت

طوبیٰ

طوبی کے تلے چھوڑ کر بہشت کے اندر چلا گیا کیونکہ عہد باہر آنے کا کیا تھا اور نعلین کو بھی
طوبی کے تلے چھوڑ آیا تھا بہشت سے باہر نکلکر اپنے نعلین کو لے کر بہشت مین جا کر تخت پر
بیٹھا ملک الموت نے اُسے آواز دی کہ ای بھائی تاخیر مت کر ادریس نے کہا کہ ای مشفق جبار
عالم فرماتا ہی کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ہر جی کو موت کا مزہ چکھنا ہی اب مین تو مزہ جان کندنی
کا چکھہ چکا ہون اور حق تعالی فرماتا ہی وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ترجمہ اور کوئی نہین تم مین سے
جو نہ پہنچیگا اسمین اور بھی جلیل جبار فرماتا ہی لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ
نہ پہنچیگی وہان انکو کچھہ تکلیف اور نہ انکو وہان سے کوئی نکالے یعنے جو بہشت مین گیا پھر نہ آویگا
ای بھائی اب مین ہرگز باہر نہین آنیکا درگاہ جناب باری سے آواز آئی کہ ای عزرائیل تو
ادریس کو چھوڑ کر چلا جا اسکی تقدیر مین یہی لکھا تھا ادریس مزہ موت کا چکھکر اور دوزخکو بھی دیکھہ بھال کر
بہشت مین جا رہے تب عزرائیل بولا اِنَّ الْجَنَّةَ حَرَامٌ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى يَدْخُلَ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ
ترجمہ تحقیق بہشت حرام ہی انبیاؤن پر جبتک کہ خاتم الانبیا داخل نہون بہشت مین سے
آواز آئی ای عزرائیل مین بہشت کو دریغ نہین رکھتا ہون اپنے دوستون سے لیکن اول
بہشت مین محمد مصطفےٰ داخل ہون کے بعد سب امت ان کی اور قول دوسرا یہہ ہی کہ طواف کرنیوالے
سب طواف کرتے ہین بہشت مین اور حق تعالی نے فرمایا ہی وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ترجمہ
اور اٹھا لیا ہم نے اسکو اونچے مکان پر پس بہشت مین ادریس تو جا رہے اور انکے فرزند سب فراق
سے شب و روز گریہ و زاری مین تھے ایک روز ابلیس لعین انھون کے پاس آیا اور کہا کہ تم مت
رویا کرو مین تمھارے باپ کی سی ایک صورت بنا دیتا ہون تم اسکو شب و روز دیکھا کرو اور یوجو
تب سب درد تمھارے دلکا جاتا رہیگا اور تم سب خوش رہوگے ابلیس علیہ اللعنۃ نے ایسی ایک
صورت بنائی کہ انکی شکل مین اور اسمین کچھہ فرق نہ تھا صرف اتنا ہی فرق تھا کہ یہہ صورت بات
نہ کرتی تھی اور وہ لوگ اس صورت کو پوجا کرتے تھے یہانتک کہ رفتہ رفتہ بت پرستی تمام عالم مین
پھیل گئی مشرق سے مغرب تک چارسو برس تک یہہ حال جاری رہا اور کوئی آدم اللہ کو نہ جانتا تھا علم و عالم

ان مین سے مفقود تھا بعدہ خدا تعالی نے نوح علیہ السلام کو ان پر پیغمبر کرکے بھیجا تا کہ ان کو راہ
ہدایت کی بتاوے واللہ اعلم بالصواب ۱۱

ذکر حضرت نوح علیہ السلام کا

نوح علیہ السلام کا نام شکر تھا بعدہ نام نوح ہوا اسواسطے کہ اپنی قوم پر بہت نوحہ کرتے تھے اللہ
فرماتا ہی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ترجمہ اور بھیجا
ہمنے نوحکو اسکی قوم پاس پھر رہا ان مین ہزار برس پچاس برس کم اس مدت کے اندر چالیس مرد
اور چالیس عورت کے سوا کوئی ایمان نہ لایا امر الٰہی سے نوح علیہ السلام ہرروز پہاڑ کی چوٹی
پر چڑھکر اللہ کی طرف خلق اللہ کو دعوت کرتے اور پکار کر کہتے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
اور اسکی آواز خدا کے حکم سے مغرب سے مشرق تک پہنچ جاتی مرد و د سب اس کلمہ کی آواز
سنکر انگلیاں اپنے کانون مین دیتے اور بعضے ملعون کپڑے سے اپنے منھ کو چھپا لیتے اور بعضے
کافر یہہ آواز سنکر بھاگ جاتے اور چھپے ہو رہتے جب ان مردودون کو اللہ کی طرف دعوت کرتے تو وہ
کافر سب کے آگے بے ادبی سے حضرت پر ہاتھ چلاتے اور مارتے مارتے بیہوش کر دیتے جب وہ ہوش
مین آتے پھر پکار کر بولتے ای لوگو تم کہو خدا واحد لاشریک ہی اور نوح رسول اسکا برحق ہی اور ایک
روز کا ذکر ہی کہ حضرت کے گلے مین کافرون نے رسّی ڈالکر کھینچی اسکے صدمے سے تین روز تک حضرت
بیقرار رہے پھر بھی اللہ کے واسطے تکلیفین اٹھاکر خلق اللہ کو دعوت کیا کرتے یہانتک کہ طوفانکی نوبت پہنچی
اور حضرت نے کہا قولہ تعالی قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَيْلًا وَّنَهَارًا فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاۤءِیْۤ اِلَّا
فِرَارًا ترجمہ کہا ای رب بلاتا رہا مین اپنی قوم کو رات دن مگر میرے بلانیسے اور زیادہ بھاگتے
ہی رہے اور ہر روز مجھپر سوائے ظلم اور ستم کے کچھ نہین کرتے اور مجھے ناسزا کہتے ہین اور
ایک دن کا ذکر ہی کہ نوح نے اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت کی کافرون نے آنکر حضرت کو
ایسا مارا کہ تمام کپڑا حضرت کا لہو لہان ہوگیا تب ان کی بی بی نے کہ وہ کافرہ تھین کہنے

لگین کہ ای قوم نوح دیوانہ ہوا ہی تم اتنا مت مارو جو وہ کہتا ہی اپنے دیوانہ پن سے کہتا ہی وہ کچھ نہین جانتا ہی نوح نے اپنی بی بی سے جب یہہ باتین بے ادبی کی سنین تب حضرت نے آسمان کی طرف منہہ کیا اور رو رو کے کہا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قولہ تعالیٰ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ ترجمہ پھر اسنے پکارا اپنے رب کو کہ مین دب گیا ہون تو اسکا بدلا لے فی الفور جبرئیل نے آکر کہا ای نوح تو دعا کر تیری دعا خدا کی جناب مین مستجاب ہی یہہ قوم کفار تم پر ہرگز ایمان نہ لاوے گی اور تم اس درخت کو لگاؤ اور دوسرا قول یہہ ہی کہ جبرئیل نے ایک شاخ درخت بہشت سے لاکر دی حضرت نے اس شاخ کو زمین پر لگایا جب چالیس برس گذرے وہ درخت اسقدر بڑا ہوا کہ چھہ سو گز لنبا اور چار سو گز موٹا چوڑا ہو گیا اور اس چالیس برس کے اندر تمام جورو ین ان کافرون کی بانجھ تھین اور نسلین ان کی منقطع اور باقی عذاب الٰہی معذوب ہوئین سبب اسکا یہہ تھا کہ وہ اپنے بیٹون کو نوح کے پاس لیجاکر بولین کہ ای لڑکو تم ان کو دشمن جانیو اور انکی بات نمانیو اسکو ہمیشہ ذلیل اور خوار رکھیو کہ وہ دیوانہ ہی نوح نے جب یہہ وصیتین انکی سنین تب ان لوگون سے ناامید ہوکر درگاہ الٰہی مین زاری کی اور کہا وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ترجمہ اور کہا نوح نے ای رب چھوڑ زمین پر منکرون کا ایک گھر بھی بسنے والا کہ نسل کافرون کی باقی نہ رہے زمین پر تب جبرئیل تشریف لائے اور فرمایا ای نوح اس درخت سے تو ایک کشتی بنا اس نے کہا کہ کس طرح سے بناؤن جبرئیل نے کہا کہ تو اس درخت کو کاٹ اور چیر کر تختہ بنانے تب تجھے بتلاؤنگا نوح نے اس درخت کو کاٹا اور چیر کر تختے بنائے تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بنا کشتی روبرو ہمارے اور ہمارے حکم سے اور نہ بول مجھسے ظالمون کیواسطے البتہ غرق ہونگے تو اس تختون سے کشتی بنا اور شاخون سے اسکی میخین لگا نوح بموجب تعلیم جبرئیل کے درود گری سیکھکر اس درخت سے تختے بنائے پہلے تختے پر نام آدم کا اور دوسرے تختے پر نام شیث کا اور تیسرے تختے پر نام ادریس کا اور چوتھے پر نام نوح علیہ السلام کا

اور پانچوین تختے پر نام موسیٰ کا اور چھٹے تختے پر نام صالح کا اور ساتوین تختے پر نام ابراہیمؑ کا
اور اسیطرح ایک لاکھ چوبیس ہزار تختے نام سے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کے نکلے یعنے ہرایک
تختے پر ایک ایک پیغمبر کا نام لکھا تھا اور آخری تختے پر نام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم تھا کہ وہ خاتم الانبیا ہین نوحؑ نے جبرئیلؑ کی تعلیم سے کشتی بنائی طول اس کا ہزار گز اور عرض اسکا
چار سو گز کا تھا جب کشتی تیار ہوئی کافر سب دیکھکر ہنسے اور افسوس کرنے لگے جیسا کہ حق تعالیٰ نے
فرمایا ہے وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا
فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ
مُّقِيمٌ ترجمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اور نوح کشتی بناتا جب گذرتے اسپر سردار اسکی قوم کے ہنسی
کرتے اسپر بولا اگر تم ہنستے ہو ہم پر تو ہم ہنستے ہین تم پر جیسے تم ہنستے ہو اب آگے جان لوگے
کہ کسپر آتا ہی عذاب کہ رسوا کرے اسکو اور اترتا ہی اسپر عذاب ہمیشہ کا یہہ فایدہ تفسیر سے
لکھا ہی کہ وہ کافر ہنستے تھے کہ خشک زمین مین غرق کا بچاؤ کرتا ہی یے ہنستے اسپر کہ موت سر پر
کھڑی ہی اور ہنستے ہین غرض کشتی تیار ہوئی اور چار تختے کم ہوئے نوحؑ نے جبرئیل سے کہا اسنے
کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم خاتم الانبیا ہین چار تختے انکے چار یار کے نام سے یعنے حضرت ابابکر صدیق
اور حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نام سے لگایا
چاہیئے تو کشتی تمہاری اللہ کے فضل وکرم سے محفوظ رہیگی اور نجات پائیگی اور جس مومن کے دل مین
محبت محمد مصطفیٰؐ کی اور چار یارؓ کی انکے ہوگی وہ آتش دوزخ سے نجات پائیگا اور فرمایا اے
نوح دریائے نیل مین ایک درخت ہی کسیکو بھیجکر وہان سے منگوا کر اسسے چار تختے بنام چار یار کے
نکال کر اسمین لگا دو تب نوح نے اپنے بیٹون کو کہا انھون نے نمانا اور بولے کہ عوج بن
عنق کو بھیجدو کہ وہ ہمسے قوت زیادہ رکھتا ہی اور اس کی راہ بھی خوب جانتا ہی اسوقت
حضرت نے عوج بن عنق کو بلوایا اور کہا کہ تو اگر فلانے درخت کو دریائے نیل سے لادیگا
مین تجھکو کھلا کر آسودہ کرونگا عوج نے کہا کہ تو میرے ساتھ عہد کر اسنے عہد کیا پس عوج نے جا کر اسکا

درخت کو جڑ سے اکھاڑ کر لا دیا تب نوحؑ نے تین روٹیان جو کی لگا کر اسے کھانیکو دین عوج نے
اُسے دیکھکر کہا او ہنا ای نوح مین بارہ ہزار روٹیان ایک وقت مین کھا لیتا ہون اور کھانیکا
کیا حساب دو دن تب بھی سیری حاصل نہین ہوتی ہے اے تین قرص نان جو سے مجھے کیا ہوگا اور خبر ہے
کہ عوج عمر بھر کے اکل و شرب سے سیر نہ ہوا تھا نوحؑ نے اُسے کہا کہ تو اگر سیری چاہتا ہے تو بسم اللہ
پڑھکر کھا تب اُسنے بسم اللہ پڑھکر ایک اور آدھی روٹی کھائی تھی اور دوسرے لقمہ کی حاجت
نرہی تھی اسی مین اسکو سیری حاصل ہوگئی بعدہ نوحؑ نے اس درخت سے چار تختے نکال کر اول بنام حضرت
ابوبکر صدیق رضہ کے اور دوسرا تختہ حضرت عمر بن خطابؓ کے اور تیسرا تختہ حضرت عثمان غنی رضہ کے
اور چوتھا تختہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام سے لگایا ان چارون تختون کے لگانیسے کشتی تیار ہوگئی
بعدہ جبرئیلؑ نے فرمایا ای نوحؑ تو بیت المعمور کی زیارت کرلے کہ اللہ تعالی اسکو اٹھالے گا
جب وہ زیارت کرکے آئے تب فرشتون نے اسکو آسمان چہارم پر اٹھا لیا بعدہ ترتیب اور انتظام
کشتی کی کرنے لگے اسمین سات طبقے تھے اوّل طبقے مین تابوت آدم کا اور دوسرے طبقے مین
نوحؑ مومنون کے ساتھ تھے اور تیسرے طبقے مین پرند اور چوتھے طبقے مین درندے اور پانچوین طبقے مین
مین چرندے اور چھٹے طبقے مین ہر جنس کی چیزین اور ساتوین طبقے مین تخفے اور گھانس اور میوے
سب رکھے تھے پس جبرئیلؑ نے فرمایا ای نوحؑ علامت طوفان کی یہہ ہے کہ تمھارے گھر کے تنور سے
گرم پانی ابلیگا تب ایک روز ان کی بی بی روٹی پکاتی تھین تنور سے گرم پانی ابل پڑا جلدی انکی
بی بی نے انکو خبر دی مصداق اس آیۃ کے قولہ تعالی حَتّٰی اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ قُلْنَا احْمِلْ
فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗ
اِلَّا قَلِيْلٌ ترجمہ یہانتک کہ جب پہنچا حکم ہمارا اور جوش مارا تنور نے کہا ہمنے لادھلے اسمین
ہر قسم کا ایک جوڑا اور اپنے گھر کے لوگ مگر جس پہ پہلے پڑ چکی بات اور جو ایمان لایا ہو
اور نہین ایمان لائے تھے اسکے ساتھ مگر تھوڑے جبرئیلؑ نے فرمایا ای نوح ایک ایک جوڑا ہر جانور
کا کشتی پر اٹھالے حضرت نے کہا کوئی مشرق مین اور کوئی مغرب مین ہین مین کیون کر انکو اکھٹے

جمع کرون پس خدا کے حکم سے جسکی نسل رہنی مقدر تھی اُس جانور کا جوڑا کشتی مین رکھہ لیا
اور گھر والون مین سے جسپر بات پڑچکی تھی اور بیٹا کنعان اور اس کی مان ڈوبے اور تین بیٹے
بچے جنکی اولاد ساری خلقت ہین اور تنور تھا حضرت نوح کے گھر مین جو طوفان کا نشان بتا رکھا
تھا کہ جب اُس تنور سے پانی اُبلے تب کشتی مین سوار ہو جائیو یہہ فایدہ مترجم نے تفسیر سے لکھا ہے
اور دوسری روایت ہے کہ کشتی مین تین طبقے تھے اول طبقے مین پرندے اور دوسرے طبقے مین
نوح ساتھہ مومنون کے تھے اور تیسرے مین چارپائے اور فرزند انکے سام حام یافث سب کے سب
کشتی مین تھے اور ایک بیٹا انکا کنعان مارے غرور کے جدا ہوکر پہاڑ پر چڑھ گیا اور کہا کہ مین
ہرگز تیری کشتی پر نہ آؤنگا ہرچند کہ نوح نے اُسے پکارا ای کنعان تو بے کشتی ہلاک ہوویگا
ہمارے ساتھہ ہوے بمصداق اس آیت کے قولہ وَنَادٰى نُوحٌ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ
يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِيْنَ ترجمہ اور پکارا نوح نے اپنے بیٹے کو اور وہ ہو رہا
تھا کنارے ای بیٹے سوار ہو ساتھہ ہمارے اور مت رہ ساتھہ منکرون کے اُسنے جواب دیا
قولہ تعالے قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ترجمہ اور کنعان نے کہا مین لگ رہونگا کسی
پہاڑ کو بچا لیگا مجھہ کو پانی سے نوح نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ
رَّحِمَ ترجمہ بولا کوئی بچانیوالا نہین آجکے دن اللہ کے حکم سے مگر جسپر وہ مہر کرے اور فرمایا ای
بیٹے آج کوئی باقی نہ رہیگا عذاب سے خدا کے سب غرق ہو جاوینگے مگر وہ شخص کہ خدا اسپر رحم
کرے اور وہ مومن ہو دوسری تاریخ ماہ رجب کی تھی پانی شروع ہوا تھا قولہ تعم
فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ
ترجمہ پھر ہم نے کھول دئے دہانے آسمان کے پانی کے ریلے سے اور بہا دئے زمین
سے چشمے پھر مل گیا پانی ایک کام پر جو ٹھہرا تھا آسمان سے گرم پانی برسا اور زمین سے
سرد اُبلا یہانتک کہ پہاڑون کے اوپر چالیس گز پانی بلند ہوا تھا اور جس پہاڑ کے اوپر
کنعان بیٹا نوح علیہ السلام کا تھا پانی پہلے اُسی پر جا پہنچا اُسے دیکھہ کر نوح علیہ السلام کو

شفقت پدری دل مین آئی کہ وہ مارا جائیگا تب آپنے منھہ طرف آسمان کے کیا اور کہا یارب تونے وعدہ کیا تھا میرے ساتھہ کہ اہلبیت کو تیرے ہلاک نہ کرونگا اب بیٹا میرا کنعان مارا جاتا ہے قولہ تعالیٰ وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ترجمہ اور پکارا نوح نے اپنے رب کو بولا اے رب میرا بیٹا ہے میرے گھر والون مین اور تیرا وعدہ سچ ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے فایدہ یعنے ایک عورت تو ہلاکت مین آ چکی اب تو چاہیے بیٹے کو ہلاکت مین گن چاہیے نجات مین اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے نوحؑ وہ نہین تیرے گھر والون مین سے اسکے کام ہین ناکارے کہ ایمان اسکا موافق تیرے ایمان کے نہین پس موج آئی کنعان کو ہلاک کیا جبرئیل نے فرمایا اے نوح سوار ہو اور اسکو پڑھو قولہ تعالیٰ وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ اور بولا سوار ہو اسمین اللہ کے نام سے ہے اسکا چلنا اور ٹھہرنا تحقیق میرا رب ہے بخشنے والا مہربان اور وہ لئے بہتی ہے انکو لہرون مین مثل پہاڑ کے یہہ آیت جب پڑھی کشتی پانی پر روان ہوئی اور بول و براز سے آدمی کے کشتی بہت غلیظ ہوئی تھی نوحؑ نے الہام الٰہی سے ہاتھی کی پیشانی پر ہاتھہ پھیرا قدرت الٰہی سے دو خوک اسکی ناک سے پیدا ہوئے اور وسے غلاظت کشتی کی صاف کی اور ابلیس علیہ اللعنۃ نے خنزیر کی پیشانی پر ہاتھہ پھیرا اسکی ناک سے دو چوہے پیدا ہوئے نوحؑ نے کہا اے شیطان ملعون تجھے اس کشتی پر کون لایا شیطان بولا اسوقت کہ تو نے خنز کو ملعون کہا مین جانتا تھا کہ تو مجھے بھی ملعون کہیگا کہ مین آیا ہون چوہے جب کشتی کو سوراخ کرنے لگے تب نوحؑ نے خدا کی درگاہ مین فریاد کی جبرئیل نے اگر اس سے کہا کہ تو شیر کی پیشانی پر ہاتھہ پھیرا دو بلیّین اسکی ناک سے پیدا ہوئین اور اسنے سب چوہے کشتی کے کھا لئے اسیدن سے بلی دشمن ہے چوہے کی اور نوحؑ ماہ رجب کی دوسری تاریخ سے عشرہ محرم الحرام تک چھے مہینے آٹھہ دن کشتی پر تھے بعدہ جناب باری سے ندا آئی قولہ تعالیٰ وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَ

وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ترجمہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آیا اے زمین نگل جا اپنا پانی اور اے آسمان تھمجا اور اسکھا دیا پانی اور ہو چکا کام اور کشتی ٹھہری جودی پہاڑ پر اور حکم ہوا کہ دور ہو قوم بے انصاف **فایدہ** چالیس دن پانی آسمان سے برسا اور زمین سے اُبلا پر چھے مہینے کے بعد پہاڑون کے سر کھلے کہ کشتی لگی تھی جودی پہاڑ سے وہ پہاڑ ملک شام مین ہے تب بارش موقوف ہوئی اور زمین خشک ہو گئی ایسا کہ ایک قطرہ پانی زمین پر رہا مگر کشتی اُسدن زمین حجاز مین بھی ستر مرتبہ بیت اللہ کا طواف کر کے ملک شام کی طرف نکل گئی اور کوہ جودی پر جا ساکن ہوئی اور جہان کہین پہاڑ تھے سب دکھائی دیتے نوح نے کشتی پر سے دیکو زمین پر بھیجا تا خبر لاوے کہ زمین پر کسقدر پانی ہے وہ وہان جا کر دانہ چگنے مین مشغول ہوا پھر نہ آیا اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے اُڑ نیسے اسکو معذور کیا پھر حضرت نے کبوتر کو بھیجا وہ کسی زمین پر جا بیٹھا اور کچھ سرخی ترا اپنے پانوٗن مین لگا کے کشتی پر آیا تب حضرت نے کبوتر کے حال پر کچھ دعا فرمائی کہ خلق اللہ اسکو پیار کرین اور اسوقت جبرئیل ؑ نازل ہوئے اور سات راہ پانی کی تبلا دئے اور سات دریا روئے زمین پر جاری ہوئے تب سب پانی زمین پر سے دریا مین جا گرا اور جو باقی رہا زمین پر خشک ہو گیا اور نوح نے کشتی سے باہر نکلکر کبک جانور کو بھیجا وہ زمین پر گیا بسبب پانی نہ ہونے کے نہ ٹھہر سکا پھر آیا حضرت نے اُس جانور کو دعا فرمائی اور تمام قوم کو کشتی پر سے اُتار لیا اسوقت حکم جل وعلا کا ہوا اے نوح جتنے تخم اور جڑین ہین یہ سب زمین پر بودو تمام اقسام ملے مگر انگور نہ پایا تب جناب احدیت مین عرض کی آواز آئی کہ ابلیس لعین نے اُسے چرایا حضرت نے اُسنے کہا اے ملعون جڑ انگور کی لا دے اُسنے انکار کیا حضرت نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ تو نے چرایا ہے تب شیطان بولا مانا مین لا دونگا اس شرط پر کہ جب بووگے اسکی جڑ مین ایکبار تم پانی دوگے اور مین بار ہم دینگے نوح نے قبول کیا اُسنے لا دیا تب تخم انگور زمین مین بو دیا اور بموجب قول کے اپنے عمل مین لائے نوح نے اسکی جڑ مین ایک دفعہ پانی دیا اور ما

شیطان علیہ اللعنت نے تین دفعہ یعنے لومڑی اور شیر اور خوک یے تینون جانور کو مار کر خون
اس کا اسکی جڑ مین دیا اور جو شیرینی کہ انگور مین ہی سو نوح کے پانی دینے کے سبب سے ہی اور
اس سے جو شراب بنتی ہی سو ابلیس لعین کے سبب سے ہی اسواسطے مزاج شرابیون کا پہلے لومڑی کے
مزاج سا ہوتا ہی اس پیچھے شیر کا اور بعد اسکے سور کا کیونکہ حالت نشہ مین کسکو دیکھتا سمجھتا
سنتا نہین اور یہہ قاعدہ کلیہ ہی کہ ہر شی مین تاثیر اصل کی ہوتی ہی مصداق کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ
اِلٰی اَصْلِہٖ اور سب شیطان کے فعل سے ہی اور ابلیس نے کہا ای شیخ الانبیا احسان تیرا
مجھپر بہت ہی اب مجھسے کچھ تو مانگ لے حضرت نے فرمایا ای ملعون تو ہمارے کس گناہ سے خوش ہوا ہے
وہ بولا تو نے گناہ نہین کیا تو نے ہزارون کافرون کو خدا کی درگاہ مین دعا کرکے ہلاک کیا وے سب
دوزخ مین ہمیشہ میرے ساتھ رہینگے نوح اسبات کو سنکر ترس کھاکر سو برس تک روتے رہے
ایک روز حضرت نوح نے پوچھا کہ ای ملعون کونسا فعل ہی کہ جسکے کرنیسے اولاد آدم دوزخ مین
جائینگے وہ بولا چار چیز حسد و حرص و تکبر و بخل حضرت نے شرح ان چارون چیز کی اُسسے پوچھا
اسنے بیان کیا کہ مین نے ستر ہزار سال خداے عز و جل کو سجدہ کیا اور عبادت اسکی بجا لائی جب
آدم کو حق تعالی نے بنایا اور ان کو سجدہ کرنے کے لئے سب فرشتونکو حکم کیا سبھون نے انکو
سجدہ کیا مین نے حسد کرکے نہ کیا اسلئے سزاوار لعنت کا ہوا اور دوسرے یہہ ہی کہ پھر حق تعالی نے
مجھکو ارشاد فرمایا کہ تو نے آدمؑ کو سجدہ کیون نہ کیا اسوقت پھر مین نے تکبر کیا اور کہا کہ مین بہتر
ہون آدم سے کہ انکو بنایا تو نے خاک تیرہ سے اور مجھکو بنایا تو نے نار سے اسلئے حق تعالی نے
اپنی درگاہ سے مردود کیا اور تیسرا یہہ ہی کہ حرص ہوئی آدم کو گیہون کھانے کی کہ جس سے اللہ
تعالی نے منع کیا تھا تاکہ وہ مدام بہشت مین رہے اور مین نے انکو گیہون کھلایا اسلئے ہم بہشت
سے نکالے گئے اور یہان گرفتار ہوئے اور چوتھا بخل ہی کہ خدا تعالے نے بخیلون پر جنت حرام
کیا ہر گز وے جنت مین نجائینگے ابلیس نے حضرت نوحکو یہہ ماجرا سنا کر چلا گیا بعد آنحضرت پر
جناب باری کا حکم ہوا ای نوح کشتی کی لکڑی سے تو ایک مسجد بنا تب انھون نے جودی پہاڑ

پر ایک مسجد بنائی اور وہان بستی ہوئی نام اسکا ثمانین رہا ثمانین کے یہ معنے ہین کہ اسی آدمی
مومن اور مومنہ نوحؑ کے ساتھ وہان تھے اور چند روز کے بعد حضرت نوحؑ نے وہان وفات پائی
پھر اولاد انکی سام اور حام اور یافث باقی رہی چنانچہ یہہ تمامی مخلوقات ان تینون کی نسل سے
ہین اہل عرب و عجم سام کی اولاد سے ہین اور اہل ہند و حبش حام کی اولاد ہین اور اہل ترکستان
یافث کی اولاد سے ہین اور مروی ہی کہ نوحؑ ایک روز سو گئے تھے ہوا سے کپڑا ستر عورت کا
انکے الگ ہو گیا تھا نظر حام کی اسپر گری وہ ہنسکر چپکا ہو رہا اور نظر سام کی جب گری اسنے کپڑا
اڑھا دیا تب نوحؑ نے انکو دعائین نیک کین اسواسطے اولاد انکی پیغمبر ہوئی اور حام کو دعا بد دی
تب منہہ اسکا سیاہ ہوا اور اولاد بھی اسکی سیاہ رہی اور بعضون نے کہا ہی حام نے سام کو دعا کی تھی جب
انکی اولاد پیغمبر ہوئی اور مروی ہی کہ عمر نوح علیہ السلام کی چودہ سو برس کی تھی اور دوسری روایت ہی
ایکہزار بیس برس کی تھی اور تیسری روایت ہی ہزار برس کی عمر تھی پچاس برس کم یہ صحیح ہی
سورۂ عنکبوت مین مذکور ہی جب نوحؑ نے دار فانی سے رحلت فرمائی فرشتون نے اُنسے پوچھا
ای شیخ الانبیا دنیا کو کیسا دیکھا حضرت نے فرمایا کہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ ایک دروازے سے گھس کر
دوسرے دروازے سے نکل آیا بعد اولاد حام کی بعض کوفہ مین بعض یمن مین بعض حجاز اور شام
اور مغرب مین جاکر شہر بسائے اور اولاد حام کی ہندوستان مین آکر شہر انکو آباد کئے اور
اولاد یافث ترکستان مین جاکر سکونت اختیار کئے اور شہر بسائے سارا جہان ان لوگون سے
آباد ہوا پہلے شیطان علیہ اللعنت نے ہندوستان مین آکر بت پرستی کی راہ لوگون کو بتلائی پھر
ترکستان مین جاکر وہان بھی بت پرستی سکھلائی بعدہ ملک عرب مین جاکر وہان کے لوگونکو بھی گمراہ
کیا اور ایک بادشاہ نام اسکا عرب مین جزیم تھا اور قد و قامت مین چار سو گز بلند تھا تمام ملک عرب
اس کا مطیع فرمان تھا بعضون نے کہا ہی کہ حضرموت اسی کا نام تھا اسنے وہان مکانات و باغات
اور نہرین بنائی تھین قوت اور شجاعت مین اسکے برابر ملک عرب مین ثانی نہ تھا سات سو برس
گذرے کہ اس عرصے مین ان مین سے کوئی موا نہ تھا وے سب موت کو بھول گئے تھے زمین انھونسے

آباد و معمور رہتی اور سب جاہل تھے ایکدن شیطان اس قوم کے پاس آیا اور کہا کہ تم کسکی پرستش کرتے ہو انھون نے کہا کہ ہم نہین جانتے کہ کسکی پرستش کرین شیطان نے کہا مین تمکو تبلاد ونگا کہ جسکو تمھارے باپ دادے پرستش کرتے تھے تب شیطان انکو ہمراہ لیکر ہندوستان مین آیا اور اور بت پرستی سکھلائی وے مردود سبان پانچ بتون کو وہان سے اٹھا کر اپنے گھر و نمین لیگئے اور کہا قولہ تعالیٰ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ترجمہ اور بولے نہ چھوڑیو اپنے ٹھاکرون کو یعنے ود کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور نہ یعوق کو اور نسر کو سبھون نے ان کو پوجنے لگے تمام عالم بت پرست ہو گیا عیاذاً باللہ من ذالک

قصہ حضرت ہود علیہ السلام کا

بعدہ خدا تعالیٰ نے ہود علیہ السلام کو انپر بھیجا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ترجمہ اور عاد کی طرف بھیجا ہم نے ہود کو وہ بولا ای قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی تمھارا حاکم نہین سوا اُسکے تم سب جھوٹھ کہتے ہو ہود ان لوگون کو نصیحت کرتے اور اللہ کی طرف بلاتے اور کہتے قولہ تعالیٰ وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِن بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَسْطَةً فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ترجمہ اور وہ یاد کرو کہ تمکو سردار کر دیا پیچھے قوم نوح کے اور زیادہ دیا تم کو بدن مین پھیلاؤ سو یاد کرو احسان اللہ کے شاید تمھارا بھلا ہو اور اس قوم مین جو دراز قد تھے قد انکا چار سو گز کا لنبا تھا اور اوسط والونکا دو سو گز اور جو سب سے چھوٹے تھے ان کا قد ستر گز کا تھا اور وے سب بولے ای ہود تو ہمارے پاس کچھ سند سے نہین آیا اور ہم نہین چھوڑ نیوالے اپنے معبودون کو تیرے کہنے سے اور ہم نہین تجھ کو ماننے والے پس خدا تعالیٰ نے انپر قحط نازل کیا گرسنگی سے وے سب عاجز ہوئے تھے اسمین ستر آدمی ستر قبیلے مین سے اسپر ایمان لائے تھے باقی سب کافر تھے اور کہنے لگے قولہ تعالیٰ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ وَنَذَرَ مَا كَانَ

يَعْبُدُ اٰبَاءُنَا ترجمہ بولے کیا تو اسواسطے آیا ہم پاس کہ بندگی کرین ہم تیرے اللہ کی اور چھوڑ دین انکو جنکو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے وے بولے ای ہود ہم تیرے خدا کی پرستش نہین کرینگے اب باپ دادؤنکے خداؤن کو پوجینگے اگر تو ڈراتا ہی عذاب سے اپنے اللہ کے تو دکھلا ورنہ ہم تجھے مار ڈالینگے یہہ سنکر ہود نے خدا کی درگاہ مین تضرع کیا اور کہا خدایا مجھے انکے ظلم سے بچا کر انکے ساتھ مجھے لڑنے کی طاقت نہین شاید مجھے مار ڈالین اس قوم کے سردار کا نام عاد تھا اسکے زمانے سے زمانہ طوفان تک سات سو برس گذرے تھے قوت ان کی اس قدر تھی کہ اگر پتھر پر پاؤن مارتے تو زانو تک اس مین گھس جاتے سب نافرمان تھے اور کہتے تھے مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً یعنے کون ×× ایسا ہی پردۂ زمین پر کہ ہمسے قوت زیادہ رکھتا ہو جناب احدیت کا حکم ہوا ہود وہ ستر آدمی جو تجھپر ایمان لائے ہین ان کو ساتھ لیکر پہاڑ پر جا رہ تب ہود انھونکو لیکر پہاڑ پر گئے اور کہا کہ ای قوم تمکو ہوا ہلاک کریگی غضب الٰہی آوے گا وے بولے کون ایسی ہوا ہی ہم پر غالب ہوگی تب خدا تعالیٰ نے تین برس تک پانی برسانا انپر موقوف رکھا یہانتک کہ قحط عظیم ان پر نازل ہوا بعدہ ہود علیہ السلام نے کہا قولہ تعالیٰ وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ترجمہ ای قوم گناہ بخشواؤ اپنے رب سے پھر رجوع لاؤ اسکی طرف تمپر چھوڑ دین آسمان کی دھارین اور زیادہ دے تمکو زور پر زور اور نہ پھیرے جاؤ گنہگار ہوکر کافرون نے کہا کہ ہم توبہ نہین کرینگے اور نہ مانینگے تمکو پس ایک قوم کو بھیجا کہ مکے مین جاکر پانی طلب کرین پس چھہ آدمی قوم عاد ❊ مین سے مکے مین گئے ان مین دو شخص مسلمان تھے لیکن دین اپنا چھپائے رکھتے تھے نام ان دونون کا مرثد و لقیم تھا اور انکے سردار کا نام قیل تھا یے ستر ہزار آدمی کو ہمراہ لے کر مکے کو گئے مرثد نے اس سے کہا کہ جبتک ہود علیہ السلام پر ایمان نہ لاؤ گے تب تک باران کا برسنا تمپر موقوف رہیگا سبھون نے ان کو جھٹلایا تب مرثد اور لقیم نے کہا الٰہی وہ لوگ تیرے رحمت کے قایل نہین اور ہماری حاجتین روا کر بارگاہ الٰہی سے آواز آئی کیا مانگتا ہی مرثد نے کہا الٰہی مین تا قیامت

دنیا مین بھوکھا نہ رہون حکم ہوا کہ مین نے قبول کیا بعدہ لقیم نے کہا الٰہی سات دفعہ کی عمر مجھے عطا
کر جسکی عمر چاہون پا نون لبطنا بعد بطن تین ہزار برس تک زندگانی کرون حکم الٰہی ہوا مین نے
تجھے بخشا اور قیل نے کہا خداوندا کوئی ہماری قوم مین بیمار نہین ہوا کہ تجھسے شفا چاہون اور کسی مشکل
مین نہین پڑا ہون کہ تجھسے یاری مانگون مگر پانی مانگتا ہون واسطے قوم عاد کے اتنے مین تین ساعت کے
اندر ابر سیاہ سفید سرخ پیدا ہوا اور آواز آئی کہ ای قیل اس تین مین سے جسکو چاہے تو لے سے
اختیار کر تب قیل نے دلمین سوچا کہ ابر سفید و سرخ مین پانی نہین ہوتا ہی مگر ابر سیاہ پانی سے خالی
نہین اسکو اختیار کیا اللہ کے حکم سے ابر سیاہ ساتھ ساتھ اُسکے منزل مقصود کو جا پہنچا وہبہ ابن مہبہ
نے روایت کی ہی کہ ساتوین زمین پر ایک ہوا ہی نام اُسکا ریح العقیم ہی ستر ہزار زنجیر سے اُسکو
باندھکر رکھا ہی اور ستر ہزار فرشتے اسپر محافظ و موکل ہین جب روز قیامت ہوگا وہ ہوا چھوڑی
جائیگی پہاڑونکو مانند ریزۂ ابریشم کے اڑاویگی اور آسمان گر پڑیگا ٹکڑا ٹکڑا ہوکر اڑ جاویگا جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً
وَّاحِدَةً فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ترجمہ پھر جب پھونکے
نرسنگے مین ایک پھونک اور اٹھا دے زمین اور پہاڑ اور ٹپکے جاوین ایک چوٹ اسدن ہو پڑے
ہو پڑنیوالی اور پھٹ جاوے آسمان پھر اسدن بکھر رہا ہی حکم ہوا ای فرشتو وہ ہوا قوم عاد پر
چھوڑ دو تب انھون نے عرض کی ای جبار عالم کس قدر چھوڑین حکم ہوا گائے کی ناک کے اندازے نکلے
انھون نے عرض کی یا رب العالمین اس قدر سے سارا عالم برباد ہوگا تب حکم ہوا کہ سوئی کے سوراخ
کے برابر چھوڑ دو جب چھوڑ دیا تب وہ ہوا مانند ابر سیاہ کے پہاڑ کی طرف سے نکل آئی اُسے دیکھکر
قوم عاد شاد ہوئی اور کہنے لگی قولہ تعالیٰ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ترجمہ بولے یہہ ابر ہی ہمپر برسیگا
ہود نے کہا قولہ تعالیٰ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ترجمہ کوئی نہین یہہ وہ ہی
کہ جسکی تم شتابی کرتے تھے یہہ وہ باد ہی کہ جس مین دکھ کی مار ہی جب ہوا نکلی کافرون نے کہا
ای ہود تو نے خوشخبری پہنچائی کہ جس سے ہم خنک تر ہونگے ہود نے فرمایا ای کافرو ذرا صبر کرو اللہ

طرف سے تم پر عذاب الیم پہنچتا ہی ایسا کہ وہ سب سات لاکھ مرد تین پہاڑ کے نیچے مین جا رہے تھے جہان ہوا کی راہ ایک طرف سے بھی نہ تھی یہہ سب آپسمین ایک دوسرے کا ہاتھہ پکڑکر اور پانؤن اپنا گھٹنون تک زمین مین گاڑ کر بیٹھے تھے اور زن و مرد لڑکے بالے چار پایون کو بیچ مین اپنے لیا اور کہتے تھے کہ تین طرف سے ہمارے پہاڑ ہی اور ایک جانب ہم سب ہین کون سی ہوا ہی کہ ہمارے بیچ مین گذرے گی اور زور کریگی جب متکبرون نے اپنی قوت کا غرور کیا اچنبے ایک آواز رعد کی آئی اور ہوانے اسقدر زور کیا کہ پہلے قصر وکوشک جتنے مکانات تھے جڑ سے کھود کر پھینک دیے اور سب برباد ہوے اور ہوا نے انکے پانؤن کے نیچے آکر سرنگون انکو زمین پر ڈالدیا مثال اسکے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی

فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ فَهَلْ تَرَىٰ لَهُم مِّن بَاقِيَةٍ ترجمہ پھر تو دیکھے لوگ انمین بچھڑ گئے جیسے ٹھنڈھہ ہین کھجور کے کھوکھلے پھر تو دیکھتا ہی کوئی انکا بچ رہا پھر دھول خاک مین ایک برس تک پڑے روتے رہے اور جو شخص ان کے رونیکی آواز سنتے تو وہی ہلاک ہو جاتے اور ہود نے ایک خط زمین پر کھینچکر مومنون کو اسکے اندر رکھہ لیا ہوا نے اسقدر زور کیا مگر ان مومنون کا ایک سرمو بھی کچھ نہ کر سکا سچ ہی کہ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ ترجمہ جو شخص اللہ کا ہوا کل ہی واسطے اسی شخص کے بعدہ ہود مومنون کو ہمراہ لیکر جرہم کے پاس گئے اور کہا کہ عذاب الٰہی تو نے دیکھا اسنے کہا کہ ہان تب حضرت نے فرمایا کہ تو کہہ کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ هُوْدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وہ ملعون بولا کہ جبتلک کہ تو اس قوم کو زندہ نہ کرے گا تب تلک مین تجھپر ایمان نہ لاؤنگا وہ مردود یہہ کہہ رہا تھا اسوقت اسکے قدم کے نیچے ہوا نے آکر اس پلید کو دور کیا اور سخت عذاب نے آکر اس قوم کو ہلاک کیا پس ہود نے بعد چار سو برس کے دنیائے فانی سے رحلت فرمائی اور مومن سب انکے لئے روئے اور انکو دفن کیا پیچھے انکے سو برس تک مومن سب دنیا مین رہے بعدہ انتقال فرمایا اور اولاد ان کی اپنے دین پاک پر مدت تک رہی اور ایک عالم ان سے آباد ہوا اور دین و ایمان کی راہ خلایق کو بتائی ایک روز شیطان مردود انکے پاس آیا اور کہا کہ تم کسکو پوجتے ہو انھون نے کہا کہ ہم آسمان و زمین کے خدا کو پوجتے ہین

ابلیس نے کہا کہ تم خدا کو دیکھتے ہو دیکھے نہین شیطان نے کہا کہ تم اس پتھر سے ایک بت
بنا کر پوجا کرو تا کہ روز قیامت مین وہ تمھارے لئے شفیع ہووے تب ان لوگون نے ایک بت بنا کر
میدان مین رکھدئے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ترجمہ کیسا
کیا تیرے رب نے ثمود سے جنھون نے تراشے پتھر وادی میدان مین **فایدہ** میدان وادی اُنکے
مکان کا نام ہے پہاڑ کھود کر گھر بنائے تھے اور اس بت کے چارون طرف چھید کرکے اس
مین نقرہ پلا دیا تھا اور ایک تخت عظیم اس میدان مین بچھا کر اسپر ایک سونے کی کرسی رکھ کر
اسپر بت رکھدیا بعدہ ابلیس نے کہا کہ تم اسکو سجدہ کرو سبھون نے سجدہ کیا اور کافر ہوئے
اور ایک گنبد عظیم اسپر بنا کرکے اسے معبد خانہ قرار دیا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہَا بعدہ خدا تعالیٰ نے ایک
مچھر کو بھیجا اُس نے اس گنبد کو چھید کرکے بت کے پاس جا خرطوم اپنا اسکے سر مین چبا کر کرسی
سمیت اسکو اٹھا لیجا کر دریائے محیط مین ڈالدیا کافر سب یہہ حال دیکھکر متحیر ہوئے اور
کہنے لگے اب کسکو ہم پوجینگے بعدہ خدا تعالیٰ نے صالحؑ کو اس قوم پر بھیجا قصہ آن حضرت
کا بعد قصہ شداد لعین کے بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ چونکہ شداد لعین ہود کے ایام مین تھا اسلئے قصہ اسکا اس قصے
مین بیان کیا گیا

قصہ شداد کا

عاد کے دو بیٹے تھے ایک شدید دوسرا شداد شدید سات سو برس بادشاہی کرکے مُوا بعدہ
شداد ملعون بادشاہ ہوا تمام روئے زمین مسخر اور زیر حکم اسکے تھا بعدہ حق تعالیٰ
نے ہود علیہ السلام کو اسکی ہدایت کے لئے بھیجا اور حضرت نے اُسے کہا کہ ای شداد خدا فرماتا ہے
کہ ہزار برس کی عمر تجھے بخشی اور ہزار گنج تو نے پایا اور ہزار حورین خوبصورت
تو نے پائین اور ہزار لشکر تو نے فتح کئے اب شکر خدا کا بجا لا اور اسکو واحد جان اور بھی
خدا تعالیٰ تجھے نعمت بے انتہا بخشیگا اور اس کا حساب قیامت مین نہ لے گا اور بحساب
بے کھٹکے جنت مین چلا جائیگا ہود علیہ السلام نے جب یہہ باتین اچھی اچھی راہ نجات کی بتائین

پر انھون نے اس ملعون کے سمع نامسموع مین اثر نہ کیا اور کہا کہ اے ہود تو نے مجھے بہشت کی
طمع دکھاتا ہے مین نے صفت بہشت کی سنا ہون مین بھی دنیا مین مثل اسکے ایک بہشت بناؤنگا
اور اسمین جا رہونگا مجھے تیرے خدا کی بہشت سے کچھہ حاجت نہین اور وہ ملعون نے اسی وقت ہر ایک
ملک مین بادشاہون اور وزیرون اور اکابرون کو خط لکھا یعنے جس سرزمین پر زمین ہاموں
ملے یعنے زمین ہموار اور میدان مسطح نشیب و فراز اس مین کچھہ نہ ہو کہ قابل بنانے بہشت کے ہو
شہر اوین کہتے ہین کہ ہزار ملک اور ہزار شہر زیر حکم اسکے تھے اور ہر ملکون اور شہرون
مین لاکھہ لاکھہ مرد موجود تھے ایک مدت تک زمین ہاموں ایسی صفت کی ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے
دیار عرب مین قطعہ زمین مسافت چالیس فرسنگ کی ملی امیر امراؤن کو حکم ہوا کہ تین ہزار استاد
پرکار اور ہر ایک کے ساتھہ سو سو مرد کاریگر مقرر اور سارے ملک کا گنج و خزانہ وہان لا کر
جمع کرین پہلے چالیس گز زمین نیچے سے کھود کر سنگ مرمر سے بنای بہشت درست کی گئی اور دیوارین
چاندی اور سونے کی اینٹون سے اٹھائی گئین چھت اور ستون زبرجد اور زمرد سبز سے بنائے
چنانچہ خدا تعالی نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو شداد لعین کی بہشت کے حال
سے اور ستونون سے اسکے خبر دی ہے کہ دنیا مین کسی نے ایسی بہشت نہین بنائی تھی اللہ تعالی فرماتا ہے

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ

تو نے نہ دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے عاد سے وے جو ارم تھے بڑے ستونون والے جو بنا نہین
ویسا سارے شہرون مین **فایدہ** یعنے عاد ایک قوم تھی ارم اسمین ایک قبیلہ تھا اسمین سلطنت تھی
انمین عمارتین وہ بناتے بڑی بڑی اونچی اور صفتین اسکے بہشت کی یہہ ہین کہ درخت اسمین نصف
چاندی اور نصف سونے سے بنائے تھے اور پتیان اسمین زمرد سبز سے جڑی تھین اور ڈالیان
اسکی یاقوت سرخ کی تھین اور میوے انواع و اقسام کے اس درخت پر لگائے تھے اور بجائے
خاک کے اسمین مشک و عنبر و زعفران سے پر کئے تھے اور بجائے پتھر کے اس کی صحن مین موتی
اور مونگا ڈالے تھے اور نہرین اسمین شیر و شراب و شہد کی جاری تھین اور بہشت کے

دروازے پر چار میدان بنائے اور اشجار میوہ دار اس مین لگائے تھے اور ہر ایک
میدان مین لاکھہ لاکھہ کرسیان سونے چاندی کی بچھی تھین اور ہر کرسی پر ہزار خوان اور ہر خوان
مین اقسام طرح کی نعمتین رکھی تھین اور خبر ہے کہ چالیس ہزار خزانے سونے اور چاندی کے بہشت کے خرچ
کے لئے جاتے تھے یہانتک کہ تین سو برس مین کام اسکا انجام ہوا اور وکیلون کو ہر ملکون مین
بھیجا تھا کہ درم بھر چاندی بھی کسی ملک مین پاؤ تو نہ چھوڑ یو لے کر بہشت مین داخل کرو آخر یہہ
نوبت پہنچی کہ ایک عورت بڑھیا غریب مسکین کہ اسکی بیٹی کے گلوبند مین ایکدرم چاندی تھی ظالمون
نے اسے بھی نہ چھوڑا آخر وہ لڑکی رو پیٹ کر کہنے لگی کہ مین غریب فقیرنی ہون سوائے ایکدرم چاندی
کے اور مین کچھہ نہین رکھتی ہون یہہ ایکدرم مجھہ کو بخش۔ و مگر انھون نے نہ سنا تب اس غریب نے خدا کی
درگاہ مین یہہ فریاد کی الٰہی تو اس کا انصاف کر اس ظالم کے شر سے مظلوم کو بچا رکھہ اور اسکی
بے انصافی کا تو انصاف کر اور اسے دفع کر آہ فریاد اسکی خدا کے درگاہ مین مقبول ہوئی بمضمون اس حدیث
کے دَعْوَتُ الْمَظْلُوْمِ مَقْبُوْلٌ یعنے فریاد بندہ مظلوم کی خدا سنتا ہی خبر ہی کہ شداد نے سارے
ملک کے لڑکے اور لڑکیان خوبصورت خوبصورت دیکھہ کر دمشق مین کہ مکان اس کا تھا منگوا کر جمع
کیا تا کہ مانند حور و غلمان کے بہشت مین اپنی خدمت مین رہین دس برس تک وہ کافر قصد
کرتا رہا کہ بہشت مین جا کر دیکھے مگر خدا تعالے کو منظور نہ تھا کہ وہ بہشت مین جاوے ایک روز
کمال خواہش سے دو سو غلام ساتھہ لیکر بہشت دیکھنے کو گیا جب بہشت کے نزدیک جا پہنچا
غلامون کو چارون میدان مین بھیجا اور ایک غلام کو ساتھہ لے کر چاہا کہ بہشت کے اندر جاوے
وہین بہشت کے آستانے پر ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا اس سے پوچھا تو کون ہی اسنے جواب
دیا مین ملک الموت ہون شداد نے کہا کہ تو یہان کیون آیا ہی اسنے کہا تیری جان قبض کرنیکو
آیا ہون شداد نے کہا مجھہ کو ذری مہلت دے تو مین اپنی بہشت کو دیکھون ملک الموت نے کہا
خدا کا حکم نہین ہے کہ تو بہشت مین جاوے تجھہ کو دوزخ مین جانا ہی پھر شداد نے کہا کہ چھوڑ
مین گھوڑے سے اترون اسنے کہا کہ نہین تب اسی حالت مین ایک پانون اس کا گھوڑے کی

رکاب مین رہا اور دوسرا پاؤن بہشت کے دروازے پر تھا کہ جان اسکی قبض ہوئی وہ فرزند و نا دید بہشت دوزخی ہوا اور ایک فرشتے نے آسمان سے ایسی ایک سخت زور کی آواز کی کہ سب ساتھی اس کے ہلاک ہو گئے ایک لقمہ کھانے کی فرصت نہ ہوئی اسوقت نہ مال رہا نہ ملک ادنی اعلی فقیر امیر تمام ملک ملک کے غارت ہو گئے اور وے سب دوزخی ہوئے اور اسکی بہشت کو زمین کے نیچے دبا دیا کہ قیامت تک کچھ اثر اُس کا باقی نہ رہے بعدہ اللہ تعالی نے صالح علیہ السلام کو قوم ثمود پر بھیجا

قصہ حضرت صالح علیہ السلام کا

اللہ تعالی فرماتا ہی وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صَالِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ترجمہ اور ثمود کی طرف بھیجا ان کے بھائی صالح کو صالح نے کہا ای قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہین صاحب تمھارا سوائے اُسکے صالح علیہ السلام نے قوم ثمود کی دعوت کی کہ ای قوم اقرار کرو کہ خدا ایک ہی کوئی شریک اس کا نہین ہی منکرون نے کہا کہ تمھارے پیغمبری کی دلیل کیا ہی اسنے کہا کہ ہود ع کی قوم کو اللہ تعالی نے بسبب بے ایمانی اور بت پرستی کے ہلاک کیا مجھے اسکے پیچھے اللہ نے خلیفہ کرکے تمپر بھیجا ہی وے بولے کچھ معجزہ دکھلا اسنے کہا کہ کیا معجزہ دکھلاؤن سبھون نے کہا کہ ایک اونٹنی اس پتھر سے نکل آوے اور اسیوقت ایک بچہ جنے اور دودھ دیوے تب ہم جانینگے کہ تو رسول خدا کا برحق ہی اسوقت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے صالح تو انسے اقرار لے کہ بغیر حکم خدا کے وے اونٹنی کو نمارین سوائے دودھ کے اُسکے کچھ نہ کھاوین کہ انپر کوئی چیز اُسکی حلال نہین ہی تب حضرت صالح ع نے انسے اقرار لیا بعدہ حق تعالی کا حکم ہوا کہ اے صالح تو دعا کر اور قدرت میری دیکھ کہ تجھسے چار ہزار برس آگے ایک اونٹنی اس پتھر کے اندر مین نے پیدا کر رکھی ہی تاکہ معجزہ تیرا ظاہر ہو اور دلیل تیرے پیغمبری کی مضبوط ہو پس صالح ع نے خدا کی درگاہ مین دعا کی اور جب مومنون نے آمین کہا اتنے مین عجب ایک آواز اس پتھر سے نکلی

دروازے پر چار میدان بنائے اور اشجار میوہ دار اس مین لگائے تھے اور ہر ایک
میدان مین لاکھ لاکھ کرسیان سونے چاندی کی بچھی تھین اور ہر کرسی پر ہزار خوان اور ہر خوان
مین اقسام طرح کی نعمتین رکھی تھین اور خبر ہے کہ چالیس ہزار خزانے سونے اور چاندی کے بہشت کے خرچ
کے لئے جاتے تھے یہانتک کہ تین سو برس مین کام اسکا انجام ہوا اور وکیلون کو ہر ملکون مین
بھیجا تھا کہ درم بھر چاندی بھی کسی ملک مین پاؤ تو نہ چھوڑ یو لے کر بہشت مین داخل کرو آخر یہہ
نوبت پہنچی کہ ایک عورت بڑھیا غریب مسکین تھی کہ اسکی بیٹی کے گلو بند مین ایکدرم چاندی تھی ظالمون
نے اسے بھی نہ چھوڑا آخر وہ لڑکی رو پیٹ کر کہنے لگی کہ مین غریب فقیرنی ہون سوائے ایکدرم چاندی
کے اور مین کچھ نہین رکھتی ہون یہہ ایکدرم مجھہ کو بخشدو مگر انھون نے نہ سنا تب اس غریب نے خدا کی
درگاہ مین یہہ فریاد کی الٰہی تو اس کا انصاف کر اس ظالم کے شر سے مظلوم کو بچا رکھہ اور اسکی
بے انصافی کا تو انصاف کر اور اسے دفع کر آہ فریاد اسکی خدا کے درگاہ مین مقبول ہوئی بمضمون اس حدیث
کے دَعْوَتُ الْمَظْلُوْمِ مَقْبُوْلٌ یعنی فریاد بندہ مظلوم کی خدا سنتا ہے خبر ہے کہ شداد نے سارے
ملک کے لڑکے اور لڑکیان خوبصورت خوبصورت دیکھہ کر دمشق مین کہ مکان اس کا تھا منگوا کر جمع
کیا تاکہ مانند حور و غلمان کے بہشت مین اپنی خدمت مین رہین دس برس تک وہ کافر قصد
کرتا رہا کہ بہشت مین جا کر دیکھے مگر خدا تعالے کو منظور نہ تھا کہ وہ بہشت مین جاوے ایک روز
کمال خواہش سے دو سو غلام ساتھہ لیکر بہشت دیکھنے کو گیا جب بہشت کے نزدیک جا پہنچا
غلامون کو چارون میدان مین بھیجا اور ایک غلام کو ساتھہ لے کر چاہا کہ بہشت کے اندر جاوے
وہین بہشت کے آستانے پر ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا اس سے پوچھا تو کون ہے اسنے جواب
دیا مین ملک الموت ہون شداد نے کہا کہ تو یہان کیون آیا ہے اسنے کہا تیری جان قبض کرنیکو
آیا ہون شداد نے کہا مجھہ کو ذری مہلت دے تو مین اپنی بہشت کو دیکھون ملک الموت نے کہا
خدا کا حکم نہین ہے کہ تو بہشت مین جاوے تجھہ کو دوزخ مین جانا ہے پھر شداد نے کہا کہ چھوڑ
مین گھوڑے سے اُترون اسنے کہا کہ نہین تب اسی حالت مین ایک پانون اس کا گھوڑے کی

سے اسی مہینے جنین نو عورتون نے اپنے اپنے بچون کو مار ڈالا اور ایک عورت بسبب اسکے
کہ کوئی فرزند اسکا نہ تھا اسلئے لڑکے کو نہین مارا اور نام اس کا قیدار رکھا جب وہ لڑکا بالغ
ہوا شہ زور نکلا اور وہ نو عورتین جنھون نے اپنے فرزندون کو مار ڈالی تھین پشیمان ہوئین
اور کہنے لگین کہ صالحؑ کی بات جھوٹھ تھی اسی سبب ایمان ان لوگون کا حضرت صالحؑ سے
اور ان کی اونٹنی سے بیدل ہوا ایک روز وہ قیدار اور ایک شخص کہ نام اسکا مصدع تھا
اسکے ساتھ ملکر اور ایک قبیلے سے ایک ایک شخص باہم متفق ہوکر اور شراب پی کر اونٹنی
کو مار ڈالنے کی صلاح کی اور یہہ کہا کہ پانی پینے کے لئے جب کوئین کے کنارے پر جائیگی اسوقت
مار ڈالینگے بمصداق اس آیتہ کے قولہ تعالیٰ وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ
وَلَا يُصْلِحُونَ ترجمہ اور تھے اس شہر مین نو شخص خرابی کرتے ملک مین اور نہ سنوارتے دوسرے
روز اونٹنی نے پانی پینے کے لئے سر جھکایا اور وہ قیدار مردود نے آکر اسکی گردن پر تیر مار
کر زخمی کیا اونٹنی نے انپر حملہ کیا سب بھاگے اور مصدع ملعون نے پیچھے سے آکر اسکے پانؤن مین
تلوار ماری اونٹنی گر پڑی اور دوسرے سب ملعونون نے آکر جان سے مار ڈالا اور بچہ اپنی
ماں کا حال دیکھ کر بھاگا سب مردودون نے اسکا پیچھا کیا نہ پایا جس پتھر سے ماں اسکی نکلی تھی اسکے
اندر جا گھسا سعد بن مسیب روایت کرتے ہین کہ قوم حضرت صالح علیہ السلام کی اگر شراب نہ پیتی
تو ہرگز اونٹنی کو نہ مارتی یہہ گناہ کبیرہ شراب پینے سے ہوا اور حدیث مین آیا ہی اَلْخَمْرُ اُمُّ
الْخَبَائِثِ یعنے شراب برائیون کی مان ہی تفسیر مین لکھا ہی کہ ایک عورت بدکار کے گھر مین
گائے اونٹ بکری وغیرہ بہت تھے اور چارے اور پانی کی تکلیف سے اسنے اپنے یار کو سکھایا
کہ اونٹنی کے پانؤن کاٹ ڈال اسنے ویسا ہی کیا اسکے تین دن کے بعد انپر عذاب الیم آیا جب حضرت
صالحؑ نے خبر پائی تب انسے کہا قولہ تعالیٰ فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ
ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ ترجمہ پھر اسکے پانؤن کاٹ ڈالے تب کہا فایدہ اٹھاؤ اپنے گھر مین
تین دن یہہ وعدہ جھوٹھا نہ ہوگا حضرت صالح علیہ السلام نے کافرون کو

کہا کہ حیات تمھاری تین دن کے سوائے باقی نہین ہی وے بولے اسکی کیا علامت ہی اس نے کہا کہ پہلے روز تک رنگ روپ تمھارا سرخ ہو جائیگا اور دوسرے روز زرد ہو جائیگا اور تیسرے روز سیاہ ہو گا جب تین دن کے بعد یہہ علامت مذکور ظاہر ہوئی جن لوگون نے کہ اونٹنی کو مارا تھا وے مرد دو سب حضرت صالحؑ کے گھر مین آئے تا کہ ان کو مار ڈالین تب اسیوقت غضب الٰہی انپر نازل ہوا تب جبرئیل آئے اور دیوارین گھر کی ہلا دین وہ کافر سب گھر سے نکل بھاگے تب جبرئیلؑ نے ایسی چیخ ماری کہ ایک ہی آواز سے سب کے سب خاک مین مل گئے اور ابن عباسؓ نے روایت کی ہی کہ ان ساتون قبیلون نے حضرت صالحؑ سے پوچھا کہ کسطرح ہم جیسے ہلاک ہونگے آپنے فرمایا کہ ایک ہی آواز سے جبرئیل کے خاک مین مل جاؤ گے تب اسیوقت اس قوم نے ایک چاہ عظیم کھودا اور لڑکے بالون کو اس مین رکھدیا اور کانون مین انکے روئی دی اور پارچہ کرات کے سر پر ڈالے تا کہ آواز اسکی نہ سنی جاوے اور عذاب سے اس کے نجات پاوین یہہ تدبیر کرکے اسکے اندر سب جا رہے بعد اس کے اسی فرشتے نے وہان جاکر ایک ہی آواز سے ساتون قبیلون کو فی النار و السقر کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ہمنے بھیجی انپر ایک چنگھاڑ پھر رہگئے جیسے روندے باڑ کانٹون کی اور کچھ نام نشان انکا زمین پر باقی نہ رہا بعدہ صالح علیہ السلام ملک شام مین گئے اب جسکو شہرستان عوج کہتے ہین وہان جاکر مسکن کیا بعد مدت کے انتقال فرمایا اور مسجد جامع کے داہنی طرف مدفون ہوئے اور مومن سب وہان جا کر بسے

قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

جب کوئی اولاد سام بن نوح کی عرب و عجم مین نہ رہی بعضے لوگ طوفان سے ہلاک ہوئے اور بعضے فرشتے کی آواز سے مرے بادشاہ نمرود علیہ اللعنۃ عجم کے ملک سے نکلا وہ بیٹا تھا کنعان بن آدم بن سام بن نوح علیہ السلام کا اور اسکی زبان عربی تھی اور عجم مین نام اسکا کیکاؤس

بیٹا کیقباد کا وہ بیٹا منوچہر کا اور منوچہر بیٹا فریدون بن جمشید کا تھا اور صحیح تر یہہ ہے کہ نام
اسکا نمرود تھا اسکی بڑی قوت اور شوکت و حشمت تھی بسبب قوت لشکر کے ملک شام مین
دخل کیا بعد اسکے ترکستان کو فتح کر کے اولاد بن یافث بن نوح کو اپنا فرمانبردار بنایا بعد ہ
ہندوستان مین آکر اولاد حام بن نوح کو مطیع کیا اور روم کو بھی قبضے مین لایا اور تمام جہان
مشرق سے مغرب تک اپنے دخل مین لایا اِلّا مَا شَاءَ اللّٰہُ بعد اسکے کوفہ مین جا کر مقام کیا اب
جسکو بابل کہتے ہین وہان تخت پر بیٹھا ترکستان اور ہندوستان اور روم اور مغرب اور مشرق
سے خراج اسکے لئے آتا ایکہزار سات سو برس اس نے بادشاہی کی تھی بڑا متکبر تھا کبھی آسمان کی
طرف نظر نہ کرتا اور اللہ سے حاجت نہین مانگتا تھا اور کہتا تھا کہ مین خدا ہون آسمان کا
خدا کیا چیز ہے لعنت اللہ علیہ مگر اسیوقت ملعون نے آسمان کی طرف نظر کی تھی جب گدھے
کندھے پر سوار ہو کر خدا کو تیر مارنے کے لئے آسمان کی طرف جاتا تھا اور تیر کمان مین لگا کر کہتا تھا
کہ اگر آسمان پر دوسرا خدا ہے تو اسی تیر سے مار ڈالونگا اور وہ ملعون جب باہر نکلتا تب
تخت کے چارون پائے چار ہاتھی کی پیٹھ پر رکھکر بیٹھتا اور پائین تخت کے ایک پردہ دیبائے رومی
سے کھینچوا تا موتی و جواہرات سے اُسے آراستہ کرتا اور طنابین اس مین زربفت کی لگائین جاتین
دن کو اسی تخت پر بیٹھتا اور چار سو کرسیان تخت کے نیچے بچھی رہتین اور ہر کرسی پر جادوگر اور
منجم سب بیٹھتے اور امیر و حاجب اسکے گرد رہتے اور کہتے ہین کہ ہفت اقلیم کی بادشاہی
چار شخصون کی ہوئی ان چارون کے برابر شہنشاہ کوئی نہ ہوا دو مسلمان ایک ان مین ملا
سلیمان اور دوسرے سکندر ذوالقرنین تھے اور دو کافر ایک نمرود بن کنعان اور دوسرا
بخت نصر ان چارون کو ہفت اقلیم کی بادشاہی حاصل ہوئی تھی ایک روز نمرود مردود
تخت پر بیٹھا تھا اور تمام لشکر گرد اسکے حاضر تھے تقدیر الٰہی سے جادوگر اور منجم سب سر
اپنا جھکائے ہوئے غمناک بیٹھے تھے نمرود نے کہا کہ تمکو آج کیا ہوا کہ دلگیر غمناک بیٹھے ہو
انھون نے کہا کہ خدا تمھارا خیر کرے ایک ستارہ عجیب فلک پر نظر آیا کہ کبھو یہہ ستارا ہمنے

نظر کیا

نہ دیکھا تھا آج مشرق کی طرف سے نکلا ہی نمرود نے کہا وہ ستارا کیسا ہی انھون نے کہا کہ ایک
لڑکا باپ کے صلب سے مان کے رحم مین موجود ہوگا وہ تیری بادشاہت کو تباہ کریگا
نمرود نے کہا کس وقت وہ لڑکا باپ کی پشت سے مان کے شکم مین آویگا منجمون نے کہا کہ "مین
رات دن مین پس نمرود مردود نے حکم کیا کہ جتنی عورتین بالغہ ہین آج سے اپنے شوہر کے ساتھ ہم بستر
نہونے پاوین اتفاقاً نمرود کا ایک خاص چوبدار کہ نام اسکا تارخ تھا اور مشہور نام اُسکا آزر
ہی وہ ہمیشہ ایک ہاتھ مین شمع اور ایک ہاتھ مین ننگی تلوار لیکر تمام رات نمرود کے سرہانے
کھڑا رہتا جسدن کہ نمرود نے حکم دیا اسی شب کو مشیت ایزدی سے آزر کو خواہش ہوئی کہ اپنی بی بی
کے ساتھ مباشرت کرے اور حضرت ابراہیمؑ کے مان کی بھی خواہش ہوئی دلسے کہنے لگی کہ کیون
کر اپنے شوہر کے پاس جاکر خوشی حاصل کرون اس پس و پیش مین تھی کہ وہ و فور خواہش سے
آدھی رات کو گھر سے نکلکر دروازے پر قصر نمرود کے جا پہنچی دیکھا کہ دربان و پاسبان سب کے سب
خواب غفلت مین ہین وہان سے نمرود کی خوابگاہ خاص مین بے کھٹکے گھسین اور اپنے شوہر کو دیکھا
کہ نمرود کے سرہانے ایک ہاتھ مین شمع اور ایک ہاتھ مین تلوار لے پاسبانی کر رہا ہی جب دونون
کی آنکھین چار ہوئین اسیوقت شہوت نے غلبہ کیا اسنے اپنی بی بی سے کہا کہ اب کیا صلاح ہی دونون
ہاتھ میرے بند ہین اتنے مین اللہ کے حکم سے ایک پری اگر موجود ہوئی وہ شمع اور تیغ لے کر
اسیطرح پر کھڑی رہی اور جورو خصم نے نمرود کے سرہانے مباشرت سے فراغت کی اسی شب کو
اللہ کی قدرت سے ابراہیم نے باپ کی پیٹھ سے مان کے پیٹ مین قرار پکڑا آزر نے بی بی سے کہا
کہ خبردار یہہ بھید کسی سے ظاہر نہ کرنا اور یہان سے گھر جانے تک راہ مین کوئی نہ دیکھے کیونکہ
یہہ موجب شرمندگی ہی تب بی بی ان کی وہان سے نکلکر چپکی اپنے گھر کو گئین اور اس آنے جانیکی
بجز خدا کے کسی کو خبر نہ ہوئی جب صبح ہوئی نمرود لعین نیند سے اُٹھکر آزر کی پیشانی کی طرف نگاہ
کی دیکھا کہ ایک نور اسکے چہرے پر چمکتا ہی نمرود نے کہا ای آزر آج چہرہ تیرا نورانی دیکھتا ہون
برخلاف اور دنون کے آزر نے اسکے ترقی اقبال کی دعا کی بعد نمرود وہان سے اٹھکر تخت

پر جا بیٹھا راہبون اور نجمون کو بلوا کر کہا کہ اپنے اپنے حکم سے دریافت کر کے کہو وہ لڑکا پیدا ہوا یا نہین سبھون نے دریافت کر کے عرض کی کہ جہان پناہ سلامت شب گذشتہ کو وہ لڑکا بحکم خدا باپ کے صلب سے مان کے شکم مین آچکا ہی تب نمرود مردود نے حکم کیا کہ جتنی عورتین حاملہ ہین وقت ولادت کے اپنے لڑکون کو مار ڈالین اس سبب سے جتنی عورتین حاملہ تھین سبھون نے اپنے اپنے بچے مار ڈالے جب کہ ابراہیم کو اپنی مان کے پیٹ مین نو مہینے گذرے تب ان کی مان نمرود کے خوف سے اور بچے کی محبت سے گھر سے نکلکر چپکی باہر شہر کے جاکر میدان مین ایک غار کے اندر جا بیٹھین وہان حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے انکے نور سے غار ایکبارگی روشن ہوگیا ان کی مان رونے لگین اس خوف سے کہ مبادا یہان آکر کوئی لڑکے کو نہ مار ڈالے آخر لڑکے کو کپڑے مین لپیٹ کر وہان چھوڑ کے گھر کی طرف روتی ہوئی چلی گئی اسیوقت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور دونون ہاتھ کی دو انگلیان لڑکے کے منہہ مین رکھہ دین خدا کے فضل وکرم سے ایک انگلی سے شہد اور دوسری انگلی سے دودھ جاری ہوا ابراہیمؑ اسی کو پیتے اور کسی چیز کے محتاج نہ ہوتے اور ہر ہفتہ کو مان انکی انکے پاس جاتین اور ان کی زندگی اور پرورش سے متعجب ہوتین جب وہان سے نکل آتین غیب سے ایک پتھر آکے غار کے منہہ کو بند کر دیتا جب اُن کی مان آتین تو اس پتھر کو الگ کر کے اُسے دیکھہ بھال کر چلی جاتین اسیطرح سے سات برس گذرے ایکدن حضرت نے اپنی مان سے پوچھا یَا اُمِّی مَنْ رَبُّکِ ای مان میری تمھارا خدا کون ہی وہ بولین تیرا باپ آذر ہی جو مجھے کھانیکو دیتا ہی بولا اسکا خدا کون ہی بولین کواکب ہین یعنے ستارے پھر پوچھا کہ کواکب کا خدا کون ہی اس بات کو سنکر مان ان کی لاجواب ہوئین اور شرمندہ ہوکر چلی گئین اور یہہ حقیقتین آذر کو سنا دین اس نے کہا یہہ لڑکا نمرود کا دشمن ہوگا اسمین کچھہ شک نہین ہی اسی فکر مین تھا کہ اُسے کیا کیا چاہئے ایکرات ابراہیم نے غار سے باہر نکلکر آسمان کی طرف نظر کی ستارون کو دیکھکر کہا کہ میرے مان باپ اسکو خدا کہتے ہین بمصداق اس آیت کے

قولہ تعالیٰ فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ اللَّیْلُ رَاٰ کَوْکَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ

پھر جب اندھیری آئی اسپر رات تو دیکھا ایک ستارا بولا یہہ ہی رب میرا پھر جب وہ غایب ہوا بولا مجھکو خواہش نہین چھپ جانے والے کی پھر جب چاند نکلا کہا قولہ تعالیٰ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا

قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ترجمہ پھر دیکھا چاند کو روشن بولا یہہ ہی رب میرا پھر جب وہ غایب ہوا حضرت ابراہیم بولے کہ اگر نہ راہ دے مجھکو رب میرا تو بیشک رہون مین بھٹکتے لوگون مین یعنے گمراہون مین پھر جب دیکھا آفتاب کو بولا یہہ ہی رب میرا قولہ تعالیٰ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ پھر جب دیکھا آفتاب کو بولا یہہ ہے

رب میرا کہ یہہ سب سے بڑا ہی پھر جب وہ بھی غروب ہوا بولا قولہ تعالیٰ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ

بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

پھر جب وہ آفتاب غایب ہوا بولا ای قوم مین بیزار ہون انسے جنکو تم شریک کرتے ہو خدا سے مین نے اپنا منہہ کیا اسکی طرف جسنے بنایا آسمان اور زمین کو ایک طرف کا ہوکر یعنے تنہا اور مین نہین شریک کرنیوالا ہون کسی چیز کو ساتھہ اللہ کے **فایدہ** حضرت ابراہیم جب لڑکے تھے قوم کو دیکھا کہ آسمان و زمین کے خالق کو خدا نہین کہتے ہین اور اپنی حاجاتین اور مراد کے واسطے کوئی بُت کوئی ستارون کو کوئی چاند اور سورجکو پوجتا ہی وہ چاہا کہ مین بھی ایک کو اپنا رب ٹھہرا رکھون مورتون سے تو پہلے ہی ناخوش تھے پھر ایک ستاریکو اپنا رب ٹھہرایا جب وہ غایب ہوا تو جانا کہ یہہ ایک حال پر نہین کوئی اور ہی اسپر حاکم ہی اگر وہ آپ مستقل ہوتا تو اعلیٰ حال سے ادنیٰ مین نہ آتا پھر چاند و سورج مین بھی عیب پایا تو سب کو چھوڑکر ایسے ایک کو اختیار کیا کہ جسکو سب مانتے ہین کہ سب سے بڑا اور عقل کامل کے نزدیک ایک ایسے کو ماننا چاہئے کہ جس سے سب کام نکل سکے اور سب پر قادر ہو اور اس صورت مین دوسرے کو ماننا کچھہ ضرور نہین یہہ فایدہ تفسیر مین لکھا ہی آزر نے کہا ای لڑکے میرا خدا نمرود دیکھو اکوئی نہین ہی لعنت اللہ علیہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا اُسے کہ آسمان و زمین و کواکب کا خدا ایک ہی بلا شریک ہی وے بولے قولہ تعالیٰ قَالُوْٓا

اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ترجمہ وے بولے تو ہمارے پاس لایا ہی سچی بات یا

توکھیل کرنیوالون سے ہی یا کسی سے سنا ہی ابراہیم بولے قولہ تعالیٰ قَالَ بَل رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلَىٰ ذٰلِكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ترجمہ ابراہیم بولے نہین بلکہ رب تمھارا
وہی ہی جو رب کہ آسمان و زمین کا ہی جسنے انکو بنایا اور مین ایسی بات کا قایل ہون
اور قسم کھاکر بولا ای باپ تیرے بتونکا مین علاج کرونگا بمصداق اسکے قولہ تعالیٰ وَتَاللَّهِ
لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُم بَعْدَ أَن تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ ترجمہ قسم ہی اللہ کی مین فکر کرونگا تمھارے
بتون کی جب تم جاؤگے پیٹھ پھیرکر **فایدہ** یہہ بات انھون نے چپکی کہی پھر جب وہ شہر سے باہر
ایک میلے مین نکل گئے تب حضرت ابراہیم نے بتخانہ مین جاکر سب بتون کو توڑ ڈالا جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ پھر ابراہیم نے کرڈالا
انھون کو ٹکڑے ٹکڑے مگر ایک جو سب سے بڑا تھا اسواسطے کہ شاید اسکے پاس وے پھر آوین اور بتونکو
ذلیل و خوار دیکھین اور اسکے پوجنے سے باز آوین جب اس قوم مین ہر سال دو بار عید ہوتی ایک
روز عرفات مین اور ایک عید کے روز ایکدن آزر نے کہا ای بیٹے ابراہیم چل ہمارے ساتھ میدان
مین میلے کے دیکھنے کو حضرت نے عذر کیا اور کہا بمصداق اس آیۃ کے قولہ تعالیٰ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ
فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ پھر نگاہ کی ایکبار تارون پر پھر کہا مین بیمار ہون پھر الٹے
گئے اس سے پیٹھ دیکر کئی بات اس سے اسیہی طور پر کہی کہ اسکے فہم مین نہ آئی سب کے سب
میدان کی طرف نکل گئے خلاصہ تفسیر مین یون لکھا ہی کہ وے لوگ نجومی تھے اسواسطے
انکے دکھانے کو تارون کی طرف دیکھکر یا نجوم کی کتاب مین دیکھکر کہا کہ مین بیمار ہون یعنی بیمار
ہوا چاہتا ہون چونکہ وے ایک روز عید کے شہر سے باہر جاتے اور ایکدن میدان مین بہت
پوجنے کو نکلتے تھے ان کو چھوڑکر چلے گئے یہہ ایک جھوٹھ ہی اللہ کی راہ مین عذاب نہین ہوتا
ہی بعدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک تبر لیکر بتخانہ مین جا سب بتون کے ہاتھ پانوٴن توڑ
تاڑ ٹکڑے ٹکڑے کرکے بڑے بت کی گردن پر اس تبر کو رکھکر بتخانے سے نکل آئے شیطان
ملعون یہہ حال دیکھکر میدان مین ان کا فرون پاس روتا ہوا گیا اور چلاکے کہا کہ تمھارے معبودونکے

ہاتھ پاؤن توڑ تاڑ زیر وزبر کر رکھا ہی یہہ سنتے ہی مردود سب مغموم ومتحیر ہوکر اپنے سواریون
کی طرف دوڑے چاہا کہ سوار ہووین وہ جانور بھاگ گئے ہاتھ نہ لگے تب پشیمان ہوکر پا پیادہ
شہر مین آئے اور بتونکا حال دیکھکر کہنے لگے قوله تعالیٰ قَالُوا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ
لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ترجمہ وے بولے کسنے کیا ہی یہہ کام ہمارے معبودون سے وہ کوئی بے انصاف
ہی تو ہم اسکا بدلا لیوین پس لوگون نے کہا قوله تعالیٰ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗ
اِبْرٰهِيْمُ سنا ہی ہم نے ایک جوان کو ذکر کرتا تھا ان کا کہتے ہین اسکو ابراہیم پس حضرت کو
بلایا قوله تعالیٰ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ترجمہ تب سبھون نے
کہا لے آؤ اسکو لوگون کے سامنے شاید وے دیکھین تب حضرت خلیل اللہ کو نمرود نے بلوایا
اور حضرت کو ڈرایا کہ ہمارے بتون کو تم ہی نے توڑا ہی حضرت نے کہا مین نے نہین توڑا
اتنے مین کسی نے گواہی دی کہ ای ابراہیم ایکدن تونے نہ کہا تھا مین تمھارے بتون کی فکر
کرونگا شاید تم ہی نے توڑا ہی پھر کافرون نے حضرت سے پوچھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہی قَالَ ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ترجمہ کافرون نے کہا حضرت سے کیا
تو نے کیا ہی یہہ ہمارے معبودون پر ای ابراہیم یہہ تیرا ہی کام ہی حضرت نے کہا مین نے
نہین کیا اور کہا قوله تعالیٰ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ترجمہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا مین نے نہین بلکہ یہہ کیا انکے اس بڑے بت نے سو ان سے
پوچھلو اگر وے بولتے ہین انھون نے کہا ای ابراہیم بت کہین بات کرتے ہین وہ نہ سنتے
نہ حرکت کرتے ہین تب حضرت نے کہا ای قوم جو کہ بات نہین کرتے اور نہ دیکھتے اور نہ
سنتے پھر اسکو خدا کیون کہتے ہو اور پوجتے ہو اس بات کو سنکر سبھون نے سر نیچا کر لیا اور
بولے یہہ سچ کہتا ہی قوله تعالیٰ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ترجمہ پھر
اوندھے ہو رہے سر ڈال دیا اور کہا کہ تو تو جانتا ہی جیسا یہہ بولتے ہین ابراہیم نے جانا کہ
یہہ سب لاجواب ہوئے تب حضرت نے فرمایا قوله تعالیٰ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ ۵

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّلَا يَضُرُّكُمْ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ حضرت نے بولے پھر تم پوجتے ہو سوا خدا کے ایسے کو جو کچھ بھلا برا نہ کر سکے مین بیزار ہون تمسے اور جنکو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا کیا تمکو سمجھ نہین ہی حضرت نے کہا ای قوم اگر تمکو عقل ہی تو اسکی عبادت کرو جسنے تمھین پیدا کیا ہی اور بت پرستی چھوڑ دو کہ اسمین کچھ نفع نہین ہی وے جب دلیل کچھ نہ لا سکے تب ان کافرون نے حضرت کے مار ڈالنے کی تدبیر کی اور یہہ علاج ٹھہرایا قولہ تعالیٰ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ترجمہ بولے اسکو جلاؤ اور مدد کرو اپنے معبودونکی اگر کچھ کرتے ہو پھر بولے قولہ تعالیٰ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ترجمہ کہا انھون نے کہ بناؤ واسطے اسکے ایک عمارت یعنے چار دیوار اٹھاؤ پختہ چارون طرف سے پھر ڈالو اسکو اس آگ کے ڈھیر مین پس نمرود نے حکم کیا کہ ایک چار دیوار خشتی ایسی بناؤ کہ احاطہ اس کا بارہ کوس کا اور اونچائی اسکی سو گز کی ہووے پس ایک دیوار اسی مطابق تیار ہوئی بعدہ نمرود نے حکم کیا کہ سارے ملکون مین منادی کردو کہ ملک بھر مین جتنے ہمارے دوست ہین لکڑی کاٹ کر یہان لاکے جمع کرین تب حکم سے نمرود کے ہر شخص موافق اپنے حوصلہ کے لکڑیان لاکر اس دیوار کے چارون طرف جمع کئین پھر جب اسمین آگ لگادی شعلہ اس کا اس قدر اونچا ہوا کہ وہان سے تین کوس کے فاصلے پر جو جانور اڑتے اسکی تپش سے جل بھن کر خاک ہو جاتے اسمین کافر سب متردد ہوئے کہ ابراہیم کو کیونکر آگ مین ڈالین اتنے مین ابلیس علیہ اللعنۃ نے آکر ان کافرونکو حکمت بتائی اور بولا ایک اونچی جگہہ تم بناؤ انھون نے بڑہئیون کو بلواکر ایک منجنیق یعنے گوپن بنوائی اسکے آگے کسینے گوپن نہین بنائی تھی اور نہ دیکھی تھی ابلیس نے اسکو دوزخ مین دیکھا تھا کہ جب کسیکو دوزخمین ڈالتے ہین تو گوپن مین رکھکے ڈالتے ہین اس ملعون نے منجنیق کو درست کر کر جب ٹھیک ٹھاک کیا درگاہ الٰہی سے آواز آئی کہ ای جبرئیل آسمان کے دروازے کھولدے تاکہ فرشتے سب خلیل اللہ کو دیکھین کہ

دشمن کے ہاتھ مین مین نے دیا کہ اسکو جلاتے ہین جبرئیلؑ نے دروازے کھول دئے تب تمام
ملایک یہہ حال دیکھکر سجدہ مین آگئے اور کہنے لگے آلہی اس میدان مین ایک موحد ہی تجھے پوجتا ہی
اسکو دشمن کے ہاتھ مین تو نے ڈالا وہ اسکو آگ مین جلاتا ہی حکم باریتعالی کا ہوا ای فرشتو تم
اگر چاہتے ہو تو اسکو امان دو ✻ ابلیس نے گوپھن کو درست کر کر چار سو رسی اس مین لگائی
وزیر نے نمرود کو کہا کہ پیراہن اپنا اسکو پہناؤ کیونکہ اگر وہ نہ جلیگا تو لوگ کہینگے کہ ابراہیمؑ
پیراہن کی برکت سے نہین جلا یہہ صلاح ٹھہراکر پیراہن نمرود مردود کا حضرت ابراہیمؑ کو پہنادیا
اور ہاتھ پانؤن باندھکر گوپھن مین رکھکر چار سو آدمی نے ملکر ایکبارگی زور کیا مگر منجنیق جگہہ
سے نہ ہلا اور حضرت کے باپ آذر نے بھی آکر کہا کہ مجھے بھی ایک رسی دو کہ مین بھی کھینچون اگرچہ
میرا فرزند ہی لیکن ہمارے دین کا مخالف ہی اور ایک رسی پکڑکر کھینچنے لگا حضرت ابراہیم
نے جب اپنے باپ کو منجنیق کھینچتے دیکھا کہ آلہی میرا باپ بھی میرا دشمن ہوا ہی سب آدمی شکایت
زمانے کی اپنے مان باپ کے پاس لیجاتے ہین اور میرے باپ کا کام یہہ ہی خدایا مین
سب سے آج بیگانہ ہوا سوائے تیرے مجھے کوئی پناہ دینے والا نہین ہی پس چار ہزار مرد
زور آور ملکر اس گوپن کو کھینچتے تھے اس مین ابلیس نجس ایک پیرمرد کی صورت بنکر اُن کے پاس
آیا اور کہا کہ اگر تمام آدمی مشرق اور مغرب کے منجنیق کو کھینچنگے تو بھی ہرگز جگہہ سے نہ اٹھا سکینگے
تب اُنھون نے کہا آخر کیا ہوگا شیطان لعین نے کہا کہ مین تمکو ایک راہ بتا دیتا ہون اگر تم اسکو
عمل مین لاؤ تو البتہ اسکو گوپھن سے اٹھاکر آگ مین ڈال سکوگے پس اس قوم مین سے چالیس مرد
عورت نے آپس مین مل کر زنا کیا اسیوقت فرشتے اس حرکت سے نفرت کر کے چلے گئے
اور شیطان نے بھی اُنہی کے ساتھ زنا کر کے منجنیق پکڑ کر کھینچا تب کافرون نے حضرت ابراہیمؑ
کو اٹھاکر معلق آتش مین ڈالدیا لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اسیوقت فرشتے آسمانو نکے
یہہ حال دیکھکر سجدہ مین آگئے اور بولے یارب تیرے خلیل کو کافرون نے آگ مین ڈالا ہی
جبرئیلؑ ستر ہزار فرشتون کو ساتھ لیکر انکے پاس آپہنچے اور کہا کہ ای ابراہیمؑ اگر تو

چاہتا ہی تو مین ایک پر آگ پر مارون اور دریائے محیط مین ڈالدون حضرت نے کہا ای جبرئیل یہہ بات خدا تعالی نے فرمائی ہی کہا کہ نہین حضرت نے کہا ای جبرئیل خالق نے جو فرمایا ہے سو کر پھر جبرئیل نے کہا ای ابراہیم تمہارا کیا مطلب ہے فرمایا کچھ مطلب ہی مگر تم سے نہین حاجت میری اسسے ہی کہ جسکا عالم سارا محتاج ہی ابراہیم جب آگ مین جا گرے وہ جامہ نایاک نمرود کا جو حضرت کو پہنایا تھا اسی گھڑی جل گیا اور کچھ آسیب حضرت کو اللہ کے کرم و فضل سے نہ پہنچا اور اسیوقت بلبل ہزار داستان نے حضرت ابراہیم کے ساتھ سباع آتشین مین اگر نشتین کیا اور اسیوقت غیب سے یہہ آواز آئی قولہ تعالی قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ ترجمہ ہمنے کہا ای آگ ٹھنڈی ہوجا اور سلامتی ابراہیم پر اور چاہنے لگے جو انکا برا پھر ان ہی کو ڈالا ہم نے نقصان مین ای آگ ابراہیم پر ٹھنڈی ہوجا اور اسکو سلامت رکھ جب ابراہیم کو آگ مین ڈالا تب اس مین پانی کا ایک چشمہ جاری کیا اور جبرئیل نے ایک تخت نور کا بہشت سے لا دیا اور حلہ بہشتی لاکر پہنا دیا اور تخت پر بٹھایا اور جس رسی سے حضرت کے ہاتھ پانون باندھکر کافرون نے آگ مین ڈالا تھا وہ آگ سے جل گئے اور حضرت کو ایک سر مو اللہ کے فضل و کرم سے آگ کا صدمہ نہ پہنچا تھا اسے دیکھکے جبرئیل نے متحیر ہوکر حضرت کی طرف نظر کی حضرت نے فرمایا ای بھائی کیا دیکھا تمنے کہ متعجب ہوئے ناموس اکبر نے کہا کہ مجھکو اللہ کی قدرت سے عجب آیا اور آپکا صبر بھی عجب پایا کہ ایسے مقام مین بغیر خدا کے تم نے کسی سے حاجت نہ چاہی اور نہ کسی سے مدد مانگی اور نہ کسی سے کچھ کہا اسلئے یہہ کرامت و رحمت اللہ نے تمہہ بخشی اور تمہارے آگے کسی پر ایسی عنایت نہ ہوئی تھی اور کہتے ہین کہ جو درخت جلے تھے تمام جڑین انکی زمین مین لگی تھین اور شاخین انکی تر و تازہ ہوکر میوے لائین اور حضرت کے تخت کے چارون طرف نرگس و بنفشہ پھول رہے تھے اور نمرود علیہ اللعنت نے ایک منارکی طرف چڑھکر حضرت کی طرف نگاہ کی دیکھا کہ گل و ریحان کے بیچ مین سایہ دار درخت کے تلے

تخت

تخت پر بیٹھے ہین اس مردود نے کہا کہ افسوس میری محنت برباد ہوئی تب وہ ملعون
حضرت کو پتھر سے پھینک مارنے لگا خدا کے حکم سے وہ پتھر ہوا پر معلق ہو کر مانند ابر بہاری کے
سایہ کیا اور اتنا پانی برسا کہ آتش نمرود بجھا دی اور ہاران وزیر نے نمرود کے منارے
پر چڑھ کر حضرت کو اس جشن مین دیکھکر باآواز بلند کہنے لگا ای ابراہیم نِعْمَ الرَّبُّ رَبُّکُمْ
یعنے راست نیک ہے پروردگار تمھارا کہ ایسی آگ سے تمھین نجات دی اور یہہ بزرگیان بخشین
اور نمرود نے کہا ای ابراہیم تیرا خدا بڑا بزرگ ہے کہ اس آگ سے تجھے محفوظ رکھا یہہ کہہ کر
نمرود اپنے گھر چلا گیا چند روز کسی سے نہ بولا اس فکر مین تھا کہ مسلمان ہو جاوے پھر اس بات سے
خوف کیا کہ بادشاہی میری برباد ہوگی تب حضرت کو بلا کر کہا کہ مین تیرے خدا کیواسطے قربانی دونگا
حضرت نے کہا کہ تیری قربانی منظور نہین جبتک کہ تو مسلمان نہوگا نمرود نے کہا کہ مین قربانی
کرونگا خواہ قبول کرے یا نہ کرے تب نمرود نے چار ہزار گائیون کو قربانی کیا پھر بولا کہ دس
ہزار خزانے زر سرخ کے اور دس ہزار گنج سیم کے تیرے خدا کو دونگا کہ ایسی کرامت مجھے بخشے
حضرت نے فرمایا ای ملعون میرا خدا جو دیتا ہے بے عوض دیتا ہے نہ باعوض تو اور سارا
مال تیرا اسیکا پیدا کیا ہوا ہے یہہ کہکر حضرت چلے گئے تب ہاران نے نمرود سے کہا کہ
ابراہیم نے وہ بزرگیان بسبب آتش پرستی کے پائین اور اسیطرح کی چند باتین اس سے
کہین کہ آگ ایک فرشتہ ہے جسے وہ چاہتا ہے عذاب کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے نہین
کرتا ہے چنانچہ اسی اعتقاد سے گبر آتش پرست ہوئے لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ
دے چند قوم ہین مزدو قیہ اور نوشیروانیہ اور صابئیہ اور ہاران ملعون پھر باتین
نمرود سے کہہ رہا تھا کہ ذرہ سی آگ کہین اڑکر اسکی آنکھہ مین گری کچھہ اسکی آنکھہ جل گئی اور
نمرود کی بیٹی بالاخانے پر سے حضرت کو دیکھہ رہی تھی کہ ابراہیم ایسی حشمت و رونق کے
ساتھہ آگ مین تخت پر بیٹھے ہوئے ہین اور کنارے پر اسکے پانی کے چشمے جاری ہین
اور چارون طرف اس تخت کے گل و بنفشہ و نرگس و ریحان کھل رہے اور چھپر کھٹ کا فرش

نے انکے اوپر پھینکے تھے ان کے سر پر معلق مانند ابر کے استادہ ہین اور ابراہیم ہزارون نام خدا
کے باواز بلند پڑھتے ہین نمرود نے اپنی بیٹی سے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کو تو نے دیکھا وہ
بولی ہان پھر کہا کہ ہاران کو دیکھ جب اسنے ہاران کی طرف نظر کی دیکھا تو وہ خاک مین پڑا
ہوا آنکھ کی سوزش سے لوٹ رہا ہی نمرود کی بیٹی نے کہا کہ باباجان ابراہیم اس مرتبہ
پر اور ہاران اس عذاب مین گرفتار ہی چپ کے بیٹھے ہو کیون نہین کہتے کہ ابراہیم کا خدا
برحق ہی تب نمرود مردود نے اسکو جھڑک کر کہا کہ چپ رہ اور ہاران کے پاس چلا گیا
بعدہ اسکی بیٹی حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئی اور بولی ای ابراہیم مجھپر تو کرم کر مین تیرے خدا پر
ایمان لاتی ہون تب حضرت نے ان کو ایمان کی راہ بتائی اور یہہ کلمہ پڑھایا لا الہ الا اللہ ابراھیم
رسول اللہ جب اسنے یہہ کلمہ پڑھا مومنہ ہوئی اور کہنے لگی کہ مین باپ کو بھی دعوت
کرون گی حضرتؑ نے فرمایا بہتر ہی تب وہ اپنے باپ سے جاکر بولی کہ کیون حضرت ابراہیم
خلیل اللہ کے خدا پر ایمان نہین لاتے ہو مین تو انکے دین سے مشرف ہوئی خدا ان کا
برحق ہی اور تمھارا خدا باطل ہی تب اسکے باپ نے اسکو مارنے چاہا اچانک ایک ابر آیا
اور اسکو وہان سے اٹھاکر کوہ قاف کے پاس لیجاکر رکھا اور دوسرا قول یہہ ہی کہ ہوا آکر
اُسے اٹھا لیگئی وہ بی بی اسیدن سے خدا کی عبادت مین مشغول و سرگرم رہی خلق اللہ جب
اس ماجرے سے آگاہ ہوئی ہدایت ازلی جسکے ساتھ تھی وہ اپنا پانوٴن اس آگ مین
رکھدیتا اور نہ جلتا تب ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لاکر مسلمان ہوجاتا

بیان احوال ابراہیم علیہ السلام کے آتشکدے سے نکلنے کا

چالیسدن کے بعد ابراہیمؑ اس آتشکدے سے نکلکر ملک شام کیطرف کہ ایک شہر ہی جسے حران الوجہ
کہتے ہین وہان جا وارد ہوئے کیا دیکھتے ہین کہ ہزارون خلقت لباس نفیس پہنکر ایک میدان
کی طرف چلی جاتی ہی حضرت نے اُن سے پوچھا کہ سب کہان جاتے ہو انھون نے کہا کہ بادشاہ
کی بیٹی ایسی صاحب جمال ہی کہ اُسکے برابر آج سارے عالم مین کوئی نہین ہر ایک ملک

کے بادشاہ اور بادشاہزادے سب اسکی خواستگاری کرتے ہین اور کسی کو قبول نہین کرتی اور کہتی ہی کہ مین اپنے پسند سے شوہر کرون گی آج سات دن رات سے لوگ میدان مین جاتے ہین اور وہ شاہزادی نکلکر سب کو دیکھتی ہی پر کسیکو پسند نہین کرتی یہہ سنکر ابراہیم بھی انکے ساتھ ہو لئے اور میدان کے گوشے مین جا بیٹھے جب دوپہر ہوئی وہ شاہزادی اپنے ساتھ ستر خواصین لیکر اور تاج زرین سر پر رکھکر اور نقاب چہرے پر ڈال اور ایک ترنج زرین جواہرات سے جڑا ہوا ہاتھ مین لیکر میدان مین جا کر ایک سرے سے سب کی طرف دیکھنے لگی جب کہ حضرت ابراہیم کے پاس پہنچی دیکھا کہ ایک نور ان کی پیشانی پر چمکتا ہی وہ نور محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا انکو دیکھکر انکے جمال پر عاشق ہوئی اور اس ترنج زرین کو حضرت کی گودی مین ڈالکر اپنے تخت پر جا بیٹھی بعد اسکے بادشاہ کے لوگ آکر حضرت کو بادشاہ کے پاس لیگئے وہ نور محمدؐ کا کہ حضرت ابراہیمؑ کی پیشانی پر نمودار تھا بادشاہ نے اس سے دیکھکر اپنی بیٹی کی طرف نگاہ کی اور کہا کہ ای بیٹی نیک شوہر تو نے پایا مگر مرد غریب ہے کچھہ فایدہ نہین آخر الامر سب امراؤن نے ملکر حضرت ابراہیم سے اسکی شادی کر دی اور تمام رسومات بادشاہانہ ادا کیئے اور سارے شہر مین خوشی اور خورمی ہوئی ــــــ کہتے ہین کہ تمام دنیا مین مانند سارہ خاتون اور حوا علیہا السلام کی نکوئی اور حسن وجمال مین کوئی نہ ہوا ہی نہ ہوگا الا ماشاء اللہ اور شادی کے چند روز کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے ملک شام کی طرف قصد جانیکا کیا سارہ خاتون فرمائین کہ مین بھی تمھارے ساتھ چلونگی بغیر تمھارے زندگی میری محال ہی مجھہ کو بھی ہمراہ لے چلو حضرت نے فرمایا تمھارا باپ تمھین نہین چھوڑیگا حضرت سارہ خاتون بولین کہ میرے باپ کی قدر باوجود تمھارے میرے نزدیک کچھہ نہین ہی اگر چھوڑیگا تو فبہا وگرنہ بے حکم اسکے تمھارے ساتھ چلے چلون گی کیونکہ بغیر تمھارے زندگی مجھپر وبال ہی تب سارہ خاتون نے اپنے باپ سے رخصت مانگی اسنے اجازت دی تب حضرت ابراہیم سارہ خاتون کو لیکر شہر سے نکلے اور اللہ کا حکم بھی یون ہی تھا راہ مین لوگون نے

حضرت سے کہا کہ مصر کا بادشاہ بڑا ظالم ہی عورتون کی خواہش اسکو بہت ہی خصوصاً عورتون
کا زیادہ راغب ہی اس لئے ہر ایک راہ گھاٹ مین دس دس آدمی متعین ہین کوئی مال واسباب
مصر سے لیجاتا ہی تو پکڑ کر اس سے اسکا محصول لیتا ہی اگر کوئی سوداگر عورت کو لیجاتا تو اُسے
چھین لیتا ہی یہہ سنکر حضرت ابراہیم خلیل اللہ اندیشہ کرنے لگے کیونکہ ابراہیم ناموس مین بزرگ
تھے اور سارہ خاتون کے برابر حسینہ سارے جہان مین کوئی عورت نہ تھی اور اس راہ کے سوا
دوسری راہ نہ تھی آخر لاچار ہو کر ایک صندوق بناکر سارہ خاتون کو اسمین چھپاکر قفل دیا
اور صندوق کو اونٹ پر کسا جب شہر مین جا پہنچے محصول والے سب آکر صندوق کو کھولنے لگے کہ جنس
کو دیکھکر اسکے موافق اسکا محصول لیوین اس مین حضرت نے کہا کہ صندوق مت کھولو اسکا
جو محصول ہوگا مین دونگا اگرچہ ہو تو صندوق کے وزن کے برابر سونا یا چاندی لو یہہ سنکر اور
بھی شوق ہوا کہ اس مین کیا چیز ہی کھولا چاہیئے کھولکر دیکھا تو ایک عورت صاحب جمال آفتاب کے
مانند نظر آئی جسکا ثانی دنیا مین نہ تھا پس اسکو بادشاہ کے پاس لیگئے چنانچہ پیغمبر صلوٰۃ اللہ علیہ نے
فرمایا ہی اَشَرُّ خَلْقَۃِ اللّٰہِ الرَّاصِدُ یعنے بدترین آدمیون کے نگہبان راہ کے ہین یعنے
محصول لینے والے سوداگرون سے راہ کے جب ابراہیم اور سارہ خاتون کو بادشاہ کے نزدیک
لے گئے اس ملعون نے حضرت سے پوچھا کہ یہہ عورت کون ہی حضرت نے کہا کہ یہہ میری
بہن ہی اور بی بی کو بہن کہنا از روئے اسلامیت کے درست ہی اس ملعون نے کہا کہ اپنی بہن
کو مجھے دے تب حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنے مالک آپ ہی سارہ خاتون نے کہا معاذ اللہ پناہ
مانگتی ہون مین اللہ سے وہ ملعون یہہ سنکر ہنسا اور حکم کیا کہ ان کو حمام مین لیجاوین اور نہلا دھلا کر
لباس فاخرہ پہنا خوشبو سے معطر کرکے میرے پاس لاوین بحسب حکم اس ملعون کے ویسا ہی کئے
اسیوقت حق تعالیٰ نے جبرئیل کو بھیجا کہ پردہ حضرت کی آنکھون کے سامنے سے اٹھالین تاکہ
حضرت سارہ خاتون کے ساتھ وہ ملعون جو گفتگو کرے حضرت سنین اور اپنی آنکھوں سے
دیکھین جب جمال مبارک سارہ خاتون کا اس ملعون نے دیکھا قصد دست درازی کا کیا اسی وقت

ہاتھ اسکا شل اور خشک ہو گیا پھر چاہا کہ اور بے ادبی کرے تب اللہ کے حکم سے زانو تک اس کو
زمین نے دبا لیا تب اس ملعون نے کہا کہ بیشک یہہ عورت ساحرہ ہی سارہ خاتون نے کہا ای
بدبخت مین جادوگر نہین ہون لیکن کہ خاوند میرا خدا کا دوست ہی وہ خدا کی درگاہ مین دعا کرتا ہی
تا کہ تو مجھے بیعزت نہ کر سکے یہہ سنکر اسنے توبہ کی فی الفور ہاتھ اسکا درست ہو گیا پھر جب بار دیگر سارہ
خاتون کی طرف نگاہ بد سے دیکھا جھٹ اندھا ہو گیا تب اس ملعون نے کہا کہ ای بی بی میرے
حال پر دعا کر مین نے اسے توبہ کی جب اُسنے دعا کی آنکھین اس کی اچھی ہو گئین پھر غلبۂ شیطانی
سے عہد شکنی کی اور چاہا کہ پھر اسپر دست انداز ہووے اسیوقت تمام بدن اس کا خشک اور
شل ہو گیا اور آنکھین اس کی جاتی رہین پھر کہنے لگا ای بی بی دعا کر مین نے توبہ کیا وہ بولین
کہ ای بدبخت یہہ دعا میری نہین ہی میرے صاحب کی ہی وہ خدا کا دوست ہی اگر وہ چاہے تجھے
معاف کرے یا نہ کرے تب اس نے کہا کہ حضرت ابراہیمؑ کو یہان لاؤ تب حضرت وہان تشریف
لے گئے وہ بولا ای حضرت مجھے معاف کیجئے تہپر مین نے بہت ظلم کیا اب مین نے توبۃً النصوحا کیا
ہی حضرت نے فرمایا یہہ میرے حکم سے نہین ہی خدا کے حکم سے جو رب ہی سارے جہان کا دیکھون
مرضی الٰہی کہ کیا حکم ہوتا ہی اسیوقت جبرئیلؑ نے آکے فرمایا ای ابراہیمؑ خدا تعالیٰ نے تمھین سلام
کہا اور فرمایا ہی کہ جب تک کہ وہ تمام ملک اور خزانہ اپنا تمکو نہ دیوے تم ہرگز اس سے راضی
نہ ہونا تب حضرت نے اس سے یہہ بات کہی کہ میرا رب ایسا فرماتا ہی بادشاہ نے یہہ سنکر تمام
سلطنت اور خزینہ اپنا حضرت کو دے ڈالا تب حضرت نے اسکے حال پر یہہ دعا کی اور اس نے
صحت پائی مروی ہی کہ حضرت ابراہیم نے اس مملکت کو دو حصے کر کے آدھا حصہ جو جانب کنعان
کے تھا آپ نے لیا اور باقی اُسے دے دیا پس بادشاہ نے ایک خادمہ دوشیزہ نیک رو نے خوبصورت
لاکر سارہ خاتون کو کہا کہ ای بی بی مین نے تمھاری نہایت بیحرمتی کی اور تم کو مین نے دیکھکر
اندیشہ بد کیا پس تمھارے عفو کے شکرانے مین یہہ بی بی ہاجرہ کو تمھاری خدمت کے لئے
دیا اور جو گناہ اور تقصیرین مجھسے ہوئی ہین سو معاف کیجئے پس ابراہیم سارہ خاتون

اور بی بی ہاجرہ کو لیکر کنعان کو چلے راہ مین سارہ خاتون اپنا حال جو بادشاہ کے وہان گذرا تھا سو بیان کرنے لگی حضرتؑ نے فرمایا ای سارہ خاطر جمع رکھہ کچھہ اندیشہ مت کر اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے ہماری آنکھون کے سامنے سے پردۂ غیب اٹھا کر جو جو باتین تجھپر گذرتی تھین مجھپر سب ظاہر کین اور جو تم کرتی اور کہتی تھین سو مین دیکھتا اور سنتا تھا بعد اس کے سارہ خاتون نے بی بی ہاجرہ کو حضرت ابراہیم کی خدمت مین دیا یہان ایک سوال ہے یعنی باوجود اسکے کہ محمد مصطفےٰؐ کے درجے اور حضرت ابراہیم کے درجے مین آسمان و زمین کا فرق ہے پس اسمین کیا بھید تھا کہ جب کافرون نے حضرت عائشہؓ پر تہمت دی تھی حق سبحانہ تعالی نے رسول خدا اور عائشہؓ کے درمیان سے پردہ نہ اٹھایا اور حضرت عائشہؓ کی عصمت اور پاکی سے حضرتؐ کو خبر نہ دی جواب یہہ ہے اگر حق تعالے مابین انکے پردہ نہ رکھتا تو حضرت عائشہ کو رسول خدا دیکھتے تو اسوقت منافق سب حضرتؐ پر طعن کرتے اور کہتے کہ محمد مصطفےٰؐ بھی اپنی بی بی حضرت عائشہؓ کے حال سے آگاہ تھے لیکن باوجود اسکے ان کے حال کو ظاہر نہین کیا پس خداوند عالم کو یہہ منظور تھا کہ حضرت عائشہؓ کی عصمت کو وحی آسمانی سے ثابت و متحقق کرے تا کہ ام المومنین پر جنھون نے تہمت دی تھی وے جھوٹے اور روسیاہ ہون اور منافق انکے حق مین پھر طعن نہ کر سکین اور ابراہیم کے سامنے سے حق تعالی نے پردہ اٹھا لیا اور کہا کہ ای ابراہیم تو اپنی بی بی کو بچشم خود دیکھ لے اور جناب رسول خدا کو فرمایا ای سید عالم تو غایب رہ مین عائشہؓ کا نگہبان ہون پس ان دونون کے بیچ مین از روئے مرتبہ کے اتنا فرق ہوا کہ سارہ کے نگہبان حضرت ابراہیم خلیل اللہ تھے اور ام المومنین کا پاسبان رب جلیل ہوا

قصہ سکونت کرنی ابراہیم علیہ السلام کی

غرض ابراہیم شہر مذکور سے نکلکر بیت المقدس کی طرف گئے جسکو فلسطین کہتے ہین وہان جا کر پہنچے جبرئیلؑ نے آکر فرمایا ای ابراہیم زمین کی طرف جتنا ہی دیکھوگے اتنا ہی فایدہ ہوگا تب

حضرت نے دیکھا کہ اس جگہہ مین آب روان اور زمین نرم اور تمام درخت میوہ دار ہین اور بغیر پانی
کے فصل پیدا ہوتی ہی اور سارہ خاتون نے حضرت ابراہیم کی خدمت مین بی بی ہاجرہ کو دیا تھا
ہاجرہ نام اسواسطے ہوا کہ جب بادشاہ سارہ خاتون کے ساتھہ بُرا قصد کرتا تب اس وقت ہاتھہ اس کا
خشک ہو جاتا بعد اسکے اسنے توبہ کی اور حضرت سارہ سے کہا کہ میرے پاس ایک خادمہ ہی آپ اسکو
اپنی خدمت کے لئے لیجائے اسلئے کہ جسوقت مین اسپر بُرا قصد کرتا تھا اسوقت بھی ہاتھہ میرا ایسا
شل ہو جاتا تھا اور خشک ہو رہتا وہ بی بی ہاجرہ حضرت رسول خدا کی دادی ہین انُ کے بطن سے
حضرت کی نسل منسوب ہی پس ابراہیم نے شہر مذکور مین مقام کیا اور عمارتین بنائین اور ایک شخص
سام بن نوح کی اولاد مین سے خلیل اللہ کے زمانے تک بقید حیات تھے انھون نے بھی حضرت
ابراہیم کے ساتھہ ملکر ملک آباد کیا اور بہت لوگون کو حضرت نے شریعت سکھائی تب لوگون نے کہا کہ
یا حضرت ہمکو ایک قبلہ چاہئے تاکہ ہم اس طرف متوجہ ہوکر خدا کی عبادت کرین تب حضرت جبرئیل
نے رضائے الٰہی سے ایک پتھر بہشت سے لاکر اب جہان بیت المقدس ہی وہان رکھدیا اور کہا ای
ابراہیم هٰذَا قِبْلَتُكَ وَقِبْلَةُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ بَعْدِكَ ترجمہ کہا جبرئیل نے ای خلیل اللہ یہہ تمہارا قبلہ
اور تمھارے بعد انبیاؤن کا قبلہ ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ چالیس ہزار پیغمبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ
کی نسل سے ہین ان سب سے پہلے اسمٰعیلؑ اور آخر سب کے پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ ہین پس وہ
پتھر کو قبلہ رو کرکے خدا کی عبادت کرتے تھے اس پتھر کا نام صخرا ہی پس حضرت ابراہیمؑ وہان رہتے
اور اولاد ان کی وہان پیدا ہوئی اور فرمان الٰہی ہوا کہ ای ابراہیمؑ نمرود کے پاس جا اور اُسے
لشکر سمیت میری طرف بلا تب ابراہیم نے خدا کے حکم سے زمین بابل مین جاکر نمرود لعین سے کہا
کہ ای نمرود کہہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ نمرود نے کہا ای ابراہیم تیرے خدا سے
مجھے کچھہ حاجت نہین دیکھہ مملکت آسمان کی تیرے خدا سے چھین لیتا ہون ابراہیمؑ نے کہا کہ ای ملعون
تو آسمان پر کسطرح جائیگا اسنے کہا کہ مین اسکی تدبیر کرتا ہون تب اس ملعون نے حکم کیا کہ چار گدھہ
کو پالین جب کہ چارون اونٹ کے برابر ہوئے ایک تابوت بنواکر متردد ہوا کہ اب کیا کرون اتنے

مین شیطان مردود اسکے ہمنشینون مین آن بیٹھا اور اُسسے کہا کہ تابوت کے چارون کنارے مین
چار گدھون کو باندھ دو اور ایک رات دن تک اُنھونکو بھوکھے رکھو بعد اسکے ہر ایک کے سامنے
اوپر کی طرف گوشت باندھکر لٹکا دو جب گوشت کھانیکا قصد کرینگے تب تجھکو آسمان کی طرف
لے اُڑینگے تب تھوڑے عرصے مین تابوت سمیت تجھے آسمان پر لے پہنچا وینگے تب اس وقت
ملک آسمان تیرے دخل مین آجائیگا اور اپنے ساتھ ایک مصاحب کو بھی لے لیجیو جب ایکروز
اوپر گذریگا روڑے اور پہاڑ روئے زمین کے ایکسان معلوم دینگے پھر دوسرے دن تمام عالم دریا
کے مانند نظر آویگا اسوقت سمجھیو کہ مین آسمان پر پہنچا ابلیس پلید نے جو کہا سو نمرود مردود نے
سنا اور ویسا ہی کیا اور ایک مصاحب کو اپنے ساتھ لے اس تابوت پر سوار ہوکر آسمان
کی طرف چلا جب بلند ہوا تیر کو کمان سے لگا کر چاہا کہ آسمان کی طرف لگا وے اسوقت اُسکے
مصاحب نے کہا کہ ای نمرود تو یہہ کیا کرتا ہی اُس مردود نے کہا کہ آسمان کے خدا کو تیر لگا کر
ملک آسمان اُسسے چھین لیتا ہون اُسنے کہا کہ ای نمرود تو جسکو تیر لگایا چاہتا ہی وہ خدا اس
لایق نہین ہی وہ خدا ہی کہ جسکو ابراہیم خلیل اللہ پوجتا ہی نام اسکا قہار و جبار ہی اور تو تو
سب سے بدبخت ہی تب نمرود پلید نے غصے مین آکر اسکو وہان سے ڈھکیل کر گرا دیا تب فوراً اللہ
کے حکم سے جبرئیلؑ آکر اسکو بیحساب و کتاب بہشت مین لیگئے پس نمرود مردود نے آسمان کی طرف تیر
لگایا اسوقت جناب باری سے حکم آیا ای جبرئیل نمرود کے تیر کو لے کر مچھلی کی پشت مین لگا کر
نمرود کی طرف ڈالدے تاکہ کوئی دشمن بھی میری درگاہ سے محروم نہ جاوے تب
جبرئیلؑ اس تیر کو لیکر مچھلی کے پاس آئے مچھلی نے کہا کہ ای جبرئیل تو اسکو کیا کریگا اُسنے کہا کہ اللہ
تعالی کا حکم ہوا ہی کہ اس تیر کو تیری پیٹھ کے خون سے آلودہ کرکے نمرود کی طرف ڈالدون
تاکہ وہ خدا کی درگاہ سے ناامید نجاوے یہہ سنکر مچھلی نے درگاہ الٰہی مین بزاری
عرض کی کہ الٰہی اس بیگناہ کو دشمن کے تیر سے مارتا ہی تب ندا آئی ای مچھلی جو رنج تو اب
کھینچتی ہی بار دیگر تجھپر تکلیف نہ ہوگی پس جبرئیلؑ نے نمرود کے تیر مین مچھلی کا لہو لگا کر اس ملعون

کیطرف ڈالدیا جب نمرود نے اپنے تیر کو خون آلودہ دیکھا تب خوش ہو کر کہا کہ مقصد میرا حاصل
ہوا اب آسمان کے خدا کو مین نے مار ڈالا پس جو گوشت کہ اوپر کی طرف باندھا تھا پھر تابوت
کے نیچے کی طرف باندھدیا پھر جب گدون نے گوشت دیکھا نیچے کی طرف قصد کیا فورًا زمین پر
آپہنچا اور تمام لوگون پر فزع آگیا اور بیہوش ہو گئے بعد ایکساعت کے سب ہوش مین آئے اور
سب کے سب جدی جدی زبانین کرنے لگے اور ان مین کوئی ایک دوسرے کی باتین نہین سمجھتا تھا
تاکہ خدایتعالیٰ کی بات کوئی کسی سے معلوم نہ کرسکے اور ایک روایت ہی کہ جب نوح جودی پہاڑ
پر کشتی پر سے اُترے جو لوگ کہ حضرت کے ساتھ کشتی پر تھے اُنھون نے ایک ایک گانون جداگانہ
آباد کیا تھا کہ اُسکا نام ثمانیہ وجہ تسمیہ اسکی نوح کے قصے مین بیان ہو چکی ان لوگون کو حضرت نے فرمایا
کہ ہر شخص اپنی اپنی آبادی مین جا رہے اس بات کو کسی نے نہ مانا پس حضرت نے دعا کی تب ہر ایک قوم
مین جدی جدی بات پیدا ہوئی کسی کی بات کوئی نہ سمجھتا کہ یہہ کیا کہتا ہی اس سبب سے سب متفرق
ہو کر اطراف جہان مین شہر آباد کر کے عمارت بنا کر بسے اور دوسرا قول یہہ ہی کہ کشتی مین نوح کے
ساتھ کسی نے دشمنی پیدا کی تھی وے بولے جب نوح کشتی سے اُتریگا اسکو ہم مار ڈالینگے وہ لوگ کشتی سے
باہر نکلے تب خدایتعالیٰ نے زبان ہر ایک کی مختلف کردی تاکہ کسی کی بات کوئی نہ سمجھے اور نوح کیسا تھ
دشمنی نہ کرسکے تب ہر ایک اپنے اپنے حال پر رہ گئے القصہ جب نمرود لعین آسمان پر سے زمین پر آیا حضرت
ابراہیم سے کہا دیکھ تیرے خدا کو مین نے مار ڈالا میرے تیر مین جو خون لگا ہوا ہی یہہ اسکا نشان ہی اب
تیرے خدا سے ملک آسمان مین نے چھین لیا حضرت ابراہیمؑ نے کہا ای مردود میرے خدا کو کوئی مار سکتا ہی
اور نہ وہ مرنیوالا ہی وہ سب پر قادر و قہار ہی اور سب مقہور اور وہ رزّاق ہی سب مرزوق اور وہ
خالق سب مخلوق کا ہی پھر اس لعین نے کہا کہ ای ابراہیم تیرے خدا کا لشکر کتنا ہوگا تیرے خدا کو تو
آسمان پر مار چکا ہون اور اسکے لشکر کو بھی مار ڈالونگا حضرت نے اُسے کہا کہ میرے خدا کے لشکر کی خبر کوئی نہین
جانتا ہی سوا اسکے کہ جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ ترجمہ اور کوئی نہین
جانتا تیرے ربکا لشکر مگر وہی نمرود نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ مین اپنا لشکر جمع کرتا ہون تو بھی اپنے خدا

کا لشکر جمع کرتا کہ میرے ساتھہ مقابلہ ہو حضرت نے فرمایا ای مردود تو اپنا لشکر جمع کر میرا خدا کن فیکون مین جمع کریگا تب وہ مردود نے مشرق اور مغرب اور روم اور ترکستان اور ہند سے تمام لشکر و فوج بلاکر جمع کیا تین سو فرسنگ یعنے نوسو کوس تک اسکے لشکر کی چھاؤنی پڑی تھی ساٹھہ برس تک اسی خیال باطل اور فکر بیہودہ مین پڑا تھا تمام لشکر فوج زمین بابل مین لاکر جمع کیا حضرت ابراہیم نے کہا ای پلید خدا سے شرم کر کہ وہ تمام مخلوقات کا خالق و رازق ہے اس سے ذرہ ڈر اور اپنا خالق جان کہ اسنے تجھے دنیا مین سلطنت دی اور آخرت مین بھی وہی دینے والا ہے اس پلید نے کہا کہ مجھے تیرے خدا سے کچھ حاجت نہین تب حضرت نے خدا سے دعا مانگی یا بارالٰہی یہہ ملعون نافرمان تیرے ساتھہ مقابلہ کیا چاہتا ہے تو اسکو ہلاک کر تب جبرئیل آئے اور حضرت کو کہا تمھاری دعا مقبول ہوئی پس نمرود نے ساٹھہ لاکھہ سوار زرہ پوش تیار کرکے حضرت ابراہیم سے کہا کہ تیرے خدا کو اگر طاقت ہے تو کہدے دنیا کی بادشاہی ہمسے چھین لے اور پہلے میری فوج سے آکر لڑے تب حضرت نے جناب باری مین عرض کی حکم آیا کہ تو کیا مانگتا ہے حضرت نے کہا خدایا تیری مخلوقات مین سے مچھر ادنی ضعیف اور ہر جانور کی خوراک ہے مین اُسے مانگتا ہون فرشتون کو حکم ہوا کہ مچھرون کو چھوڑ دیو بیا اسی وقت فرشتون پر حکم ہوا کہ تم کوہ قاف مین جاکر مچھر کے سوراخون مین سے ایک سوراخ کھولدو فرشتون نے عرض کی الٰہی کتنے مچھر چھوڑین حکم ہوا کہ ساٹھہ لاکھہ تا کہ ہر ایک سوار کے مقابل مین لشکر نمرود کے ایک ایک ہوجاوے تو نمرود اپنی قوت و شجاعت کو دیکھے اور معلوم کرے فرشتون نے حکم الٰہی سے جاکر ایک سوراخ اس مین سے کھولدیا تب مچھر ابر کے مانند زمین بابل مین جہان ان کی لشکرگاہ تھی جا پہنچے جناب باری کا حکم ہوا اے مچھرو تمھاری خوراک نمرود کے لشکرون کو اور اسکو مین نے کردیا تم جاکے کھاؤ تب حضرت ابراہیم نے اس سے جاکر کہا کہ ای نمرود دیکھہ میرے خدا کی فوج پہنچی ہے جب نمرود نے دیکھا کہ مانند ابر سیاہ کے ہوا پر کچھہ چلا آتا ہے اس لعین نے اپنے سپاہیون کو کہا کہ ہان ہوشیار رہو علم کھڑا کرو اور نقارہ بجاؤ انھون نے ویسا ہی کیا اور کہتے ہین کہ شور غلغلہ سے نمرود کی لشکرون سے زمین پر زلزلہ پڑ گیا تھا جب فوج الٰہی پہنچی وہ شور غل آدمیون کا مچھرون کی آوازونسے گم ہوگیا اور جہان فزع پڑ گیا اور مچھر کے غل سے جہان پر ہوا اور خروش کو سن اس مردود کا جاتا رہا اور ہر سوار کے سر پر ایک ایک مچھر

بیٹھ گیا اور سونڈ اپنا انھون کے سرون مین چبھاکر مغز اور گوشت اور پوست اور رگ اور آنت اور
خون سواری سمیت سب کا سب کھا گئے اور خدا کے فضل سے مچھر ذرا بھی ماندے نہوئے اور دوسری
روایت ہے کہ ہڈی تلک اُن کی کھا گئے تھے اس ملعون کی لشکرگاہ مین ایک آدمی باقی نہ تھا اور ایک
مچھر اندھا لنگڑا لولہا غرض ہر عضو مین اسکے نقصان تھا وہ سردار مچھرونکا تھا اُسنے خدا کی درگاہ
مین عرض کی کہ الٰہی نمرود ملعون کو میرے ہاتھ سے ہلاک کر تو اسکے عوض مجھے ثواب ملے پس خدا نے قبول
کیا جب نمرود مردود اکیلا گھر کی طرف بھاگا لشکرگاہ سے اور بالاخانے مین حرم بابل کے بیٹھکر یہہ تشویش
کررہا تھا کہ ہمارا لشکر سب اسطرحسے مارا گیا اور ہم ایک مچھر کو بھی نہ مار سکے وہ سردار مچھر جو لنگڑا اور
ایک آنکھ کا کانا تھا اس مردود کے زانو پر جا بیٹھا اُسے دیکھکر اُسنے اپنی جورو سے کہا کہ اسیطرح
کے جانور آکے سب ہمارے لشکرونکو کھا گئے اگرچہ ضعیف تھے پھر بھی ہم نہ مار سکے یہہ کہکر چاہا کہ اسکو پکڑ لے اتنے
مین وہ مچھر اُس پلید کی ناک مین گھسا اور دماغ مین جاکر مغز کھانے لگا وہ مردود اس عذاب مین
گرفتار ہوا کہ جسکا چارہ کچھ نہو سکا چالیس دن رات تک اسطرح گذرے کہ جب اسکے دوست آشنا یا نوکر
چاکر مین سے کوئی اسکے سر پر لکڑی یا کفش کاری کرتا تو اسکے صدمے سے مچھر مغز مین ذرا دم لیتا تب
اس مردود کو ذرا سا چین ہوتا بعد چالیس دن رات کے وحی نازل ہوئی کہ اے ابراہیم تو نمرود کے
پاس جا اور میری طرف اسکو بلا اور راہ بتا تا کہ بھلا ہو تب حضرت نے خدا کے حکم سے نمرود کے پاس جاکے
کہا کہ اے نمرود تو کہہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ نمرود نے کہا کہ وہ اور تو کون ہے کہ مین گواہی
دون اسکی وحدانیت اور تیری رسالت پر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے گھر کی سب چیزین گواہی دوین
کہ خدا ایک ہے اور مین رسول اُسکا تب تو ایمان لائیگا پس اتنے مین تمام فرش فروش اور چھپر
پردے اور آلات اثاث البیت غرض سب شی نے آواز بلند اور زبان فصیح سے کہا کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ الْمَلِكُ الْمُبِيْنُ وَاِبْرَاهِيْمُ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ نمرود نے حکم کیا کہ تمام اسباب و آلات گھر کا
جلاکر دریا مین ڈالدو ویسا ہی کیا تب پلید نے حضرت سے کہا کہ پھر کون بولے گا کہ تیرا خدا ایک ہے
اور تو رسول برحق حضرت نے فرمایا کہ تمام در و دیوار اور ستون اور مکانات اور سب چیزین اسکی شہادت

دینگے اسیوقت سب نے باواز بلند زبان فصیح سے کہا لا الٰہ الا اللّٰہ الملک المبین وابراہیم رسول رب العالمین پھر نمرود نے ان سب شی کو یعنے درودیوار ومکان اور ستون سب کھدواکر جلا دیا پھر نمرود نے حضرت سے کہا کہ اب کون بولیگا حضرت نے فرمایا تیرے بدن کی پوشاک گواہی دیگی پھر کپڑے نے گواہی دی اسکو بھی اس مردود نے اتار کر جلا دیا پھر پلید نے حضرت سے کہا اور کون بولیگا تب جبریل نازل ہوکر خلیل اللہ سے کہنے لگے ای ابراہیم تمام کافرون نے موت کے وقت خدا کی واحدنیت کا اقرار کیا تھا مگر یہہ مردود کافر ہرگز ایمان نہ لائیگا قیامت تک اسپر عذاب شدید ہوگا اور حدیث مین آیا ہی کہ جسوقت عبداللہ ابن مسعود رضہ نے ابوجہل کا سر کاٹنے چاہا اسوقت ابوجہل نے کہا ای عبداللہ تیرے محمدؐ کو کہہ کہ جب سے مین اسکو دشمن جانتا ہون تب ہی سے یہی بولتا ہون کہ وہ رسول خدا نہین پس قیامت کے دن حشر کے میدان مین حضرت بلال حبشیؓ جب نماز کے لئے اذان دینگے اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشہد ان محمدا رسول اللّٰہ یہہ سنکے ابوجہل ہان بھی بولیگا کہ محمدؐ رسول اللہ خدا کا رسول نہین پس یہہ دونون مردود ابوجہل اور نمرود دنیا مین بڑے کافر تھے اور آخرت مین بھی عذاب ہمیشہ انپر ہی حضرت جبرئیل نے اگر حضرت ابراہیم سے کہا کہ اس ملعون کی اجل آچکی ہی باقی نہین جسگھڑی اسکی ناک سے وہ مچھر نکلکر چلا گیا وہ مردود وہین مرگیا اور جہنم واصل ہوا قیامت تک عذاب مین رہیگا اور ایک روایت ہی کہ نمرود کے سر پر سونٹا مارنیکے لئے ایک نوکر مقرر تھا جب شب و روز اسکو سونٹا لگایا کرتا تب اسکو کچھہ قرار وآرام ہوتا اسیطرح جب رات دن لگاتے لگاتے جب چالیسدن گذرے تب نوکر اسکا لاچار ہوا آخر غصہ ہوکر ایک ہی دفعہ زور سے ایک سونٹا ایسا مارا کہ سر اس مردود کا دو ٹکڑے ہوگیا بھیجا نکل پڑا اور جان بھی نکل گئی وہ جہنم مین داخل ہوا اور وہ مچھر مغز کھا کر تا مرغ کے بڑا ہوا تھا سے نکلکر چلا گیا

قصہ حضرت خلیل اللہ کی مراجعت کے بیان مین

جب نمرود واصل جہنم ہوا اسکی قوم مین جو لوگ موجود تھے سب حضرت ابراہیم کے پاس آکر کہنے لگے کہ آجتک یہہ ملک نمرود پلید کا تھا اب تمہارا ملک ہوا حضرت نے فرمایا کہ مجھہ کو ملک سے کچھہ کام نہین ملک ہمیشہ ملک نے زوال کا ہی اور مین بندہ بازوال اس بیزوال کا ہون ملک مصر و عجم بادشاہونکی جگہہ ہے اور ملک شام نبیون کی جگہہ مین شام مین جارہونگا لوگون نے کہا کہ ہم بھی آپکے ساتھہ شام مین جارہینگے تب حضرت شام کی طرف راہی ہوئے رحبہ نام ایک جگہہ ہی وہان آپہنچے اس ملک اور شہر کو رونق

بخشا اور وہان سے فرات کے کنارے آ پہنچے وہان بھی ایک شہر آباد کیا نام اسکا رقیہ رکھا پھر بھی وہان
سے حلب مین تشریف لائے وجہ تسمیہ حلب کا یہہ ہے کہ شب کو وہان دودھ دوہا کرتے تھے اور وہان سے
حلب احمر مین اور وہان سے یمن مین آئے کہ جہان کے بادشاہ نے حضرت ہاجرہ کو دیا تھا وہ بادشاہ حضرت کے پاس
دین مسلمانی سے مشرف ہوا اور جو آتے دین اسلام سے مشرف ہوتے پھر وہان سے دمشق مین آئے اور وہان کے لوگونکو بھی
طریقہ اسلام کا بتا کر شہر طیب مین آوارد ہوئے اور وہان کے اہل شہر حضرت کے آنیسے بھاگ کے پہاڑونمین جا رہے
مسلمان سب وہان سے غنیمتین لے کر حضرت کے ساتھ کنعان مین آ پہنچے وہان ایک نہر جاری دیکھی حضرت
نے فرمایا کہ اسکا پانی سات جگہہ نہین جا گرتا ہی طادؔ و قاموؔر و خسایمؔ و زعومؔ اور ماہند اسکے اور وہان
کے آدمی فعل ردیف ہین یعنے مرد کے ساتھ مرد اور عورت کے ساتھ عورت فعل بد کرتے ہین اور راہزنی
کرکے لوگون سے مال چھین لیتے یہہ لوگ اسی فعل پر رہے اور مر گئے یہہ شہرستان قوم لوط تھا پھر وہان سے
بیت المقدس مین تشریف لائے تب سارہ خاتون نے حضرت کے آنیسے از راہ خوشی کے دو سو دینار فقرا
کو تصدق کئے اور تمام شہر کے لوگ خوش و مسرور ہو گئے تقدیر الٰہی سے ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ
نے حضرت ہاجرہ کے ساتھ اسی شب کو مباشرت کی تھی اور نور پیشانی سے حضرت کے ہاجرہؓ کی پیشانی
پر ظاہر ہوا بعدہ وہان سے اٹھکر حضرت سارہ خاتون کے پاس تشریف لیگئے تب حضرت سارہؓ نے
اس حال سے واقف ہوکر حضرت ہاجرہ کے کان چھید دئے پس حضرت ہاجرہ کے کان چھید دینے سے
اور بھی زیادہ خوبی آگئی سارہؓ نے کہا واہ واہ اس عیب نے اور ہی خوبصورتی بخشی پھر غصہ ہوکر انکو
ختنہ کردیا تب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ ای ابراہیم مین نے تمام زن و مرد پر یہہ سنت ہاجرہ کی جاری
رکھی کہ سب امت ان کی قیامت تک پیروی کرے حضرت سارہؓ کو اور غیرت پیدا ہوئی حضرت ابراہیم سے
بولی کہ مجھکو یہہ برداشت نہین ہے کہ ہاجرہ کو فرزند ہو اور مجھکو نہو جب نو مہینے گذرے تب ہاجرہؓ سے
حضرت اسماعیلؑ تولد ہوئے بعدہ سارہ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ اگر ہاجرہ یہان رہیگی تو مین نہ رہونگی
یہان سے کہین چلی جاؤنگی نہین تو انکو یہان سے کہین ایسی جگہہ پر لیجا کر رکھو کہ میوے اور آبادانی نہ ہو تا کہ یہہ آرام
نہ پاوے اور مین انہین نہ دیکھون ابراہیمؑ اسبات کو سنکر بہت متردد و متفکر ہوئے اتنے مین جبرئیل نے آکے فرمایا

ابراہیم سارہ جو کہتی ہین سو کرو پس حضرت ہاجرہ اور اسماعیل ذبیح اللہ کو ایک اونٹ پر سوار کیا اور آپ
بھی ایک اونٹ پر سوار ہو کر بیت المقدس سے نکلکر اب جہان خانۂ کعبہ ہی وہان آ پہنچے تب حضرت نے ہاجرہ کو
کہا کہ تم یہان ذرہ ٹھہرو مین آتا ہون ہاجرہ حضرت اسماعیلؑ کو لے کر وہان بیٹھی رہین اور ابراہیم دلگیر ہو کر
آنسو بہاتے ہوئے شام کیطرف تشریف لے گئے جب دو گھڑی گذری دیکھا کہ حضرت ابراہیم تشریف نلائے
اور آفتاب گرم ہوا سر پر گرمی پہنچی مارے پیاس کے حضرت ہاجرہ رضہ کوہ صفا مروہ کی طرف دوڑین کہین
پانی نہ دیکھا اسیطرح پانی کے لئے صفا سے مروہ پر اور مروہ سے صفا پر سات مرتبہ دوڑین پانی نہ پایا حیران
رہین اور یہہ دوڑنا صفا مروہ کا سات دفعہ اہل سنت جماعت کے مذہب مین حاجیون پر قیامت تک سنت
ہاجرہ کی جاری رہی کہ سات مرتبہ دونون پہاڑون کی طرف حاجی سب دوڑتے ہین جب حضرت اسمعیلؑ کو
حضرت ہاجرہ رضہ نے اس میدان مین کہ اب جا پر چاہ زمزم ہی لیٹا کر پانی کے لئے صفا مروہ کی طرف
دوڑین پانی نہ پائین چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہوا تب حضرت اسماعیلؑ کے پاس آ کے دیکھا کہ پیاس کے
مارے جس جا حضرت اسماعیل نے زمین پر دونون پیرون کے پاشنے مارے تھے پانی کا فوارہ
وہان سے جاری ہی اور پانی زمین پر روان ہوا تب ہاجرہ رضہ شاد ہو کر کہنے لگین کہ الحمد للہ بہار کے
فرزند اللہ نے مجھہ کو عنایت کیا پس آپ ہی پانی پی کر سیر ہوئین اور خاک اور پتھر لا کر چارون طرف سے اس
پانی کو بند کیا روایت کی گئی ہی کہ حضرت ہاجرہ وہ پانی اگر بند نہ کرتین تو وہ پانی مکے کے ملک مین
قیامت تک جاری رہتا پس جو کھانے پینے کا تھا کھا لیا اتفاقا ایک روز سوداگرونکا قافلہ پانی کی تلاش کرتا
ہوا مع مواشی پیاسے کوہ صفا پر آیا دیکھا کہ ایک عورت پانی کے کنارے پر بیٹھی ہی ان سبھون نے
اس جا پر کبھو پانی نہ دیکھا تھا متعجب رہے اور آگے بڑھ کے حضرت ہاجرہ کے پاس گئے اور بولے تم کون ہو
یہان کیون بیٹھی ہو حضرت ہاجرہ رضہ نے جو حال آپ پر اور حضرت اسماعیلؑ پر اور ماجرا پانی کا
گذرا تھا سب سرگذشت انھین کہہ سنائین وے بولے اگر اجازت ہو تو تمھارے پاس ہم بودوباش
اختیار کرین اور پانی کے عوض ہر سال تمکو عشر دیوین تا کہ ہمکو پانی حلال ہو حضرت ہاجرہ نے فرمایا اچھا
تب وے وہان آئے اور خیمہ کھڑا کیا اونٹون اور بکریون کو چراگاہ مین چھوڑ دیا بہت دنون تک وہان

رہے اس عرصے مین حضرت اسماعیل بالغ ہوئے اور حضرت ہاجرہ لتیم بن کے اپنی قوت کرتی تھین
اسیطرح ایک مدت گذری ایک روز حضرت خلیل اللہ کو حضرت ہاجرہ رضہ اور حضرت اسمعیلؑ کے
دیکھنے کی آرزو ہوئی کہ خدا جانے وے دونون کس حال مین ہین تب حضرت سارہؓ سے خلیل اللہ نے
اجازت مانگی حضرت سارہ نے اجازت دی اور حضرت سے عہد کیا کہ تم وہان سواری پرسے نہ اُترو کے
اور جلدی دیکھ کر وہانسے چلے آؤ گے یہہ عہد کر کے حضرت نے بیت المقدس سے نکلکر بیابان کی
راہ لی جب مکے مین جا پہنچے قوم عرب کو دیکھا کہ اونٹ بکری چراتے ہین اور کسیکو دیکھا بیٹھے ہوئے
اور کوئی پھرتا ہے حضرت ابراہیمؑ کو کسی نے نہ پہچانا مگر ہاجرہ نے دور سے دیکھکر حضرت کو استقبال
کرکے لائین و لیکن حضرت ابراہیمؑ نے اپنے عہد کا خیال کرکے اونٹ پر سے زمین پر پانون نہ رکھا
ہاجرہ رضہ نے اسماعیلؑ کو بلا کر کہا کہ دیکھو تمھارا باپ آیا ہے اُنھون نے آکے دیکھا اور بہت خوش
ہوئے اسوقت حضرت اسماعیلؑ کچھ بڑے ہوئے تھے اور ہاجرہ رضہ نے حضرت سے کہا کہ سواری
پر سے اُترو کہ ہاتھ پانون دھلا دوین تب حضرت نے کہا کہ سارہ نے مجھسے عہد لیا ہے کہ سواری پر سے
نہ اُترنا تب حضرت ہاجرہؓ نے ایک پتھر لا دیا اسپر ایک پانون رکھکر دھلا دیا اور ایک دوسرا پتھر لا دیا اسپر دوسرا
پانون رکھا تب ہاتھ پانون سب دُھلا دئے جس پتھر پر حضرت نے قدم رکھا تھا اب وہ مقام خلایق کا مصلے ہے جیسا کہ
حقتعالی نے فرمایا ہے وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى پس ابراہیم علیہ السلام نے اُنھونکو دیکھکر
بیت المقدس کو تشریف لیگئے حضرت سارہ کے پاس مہمان سرا بناکر خلق اللہ کی دعوت و مہمانداری کرتے رہے

قصہ قربانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کا

حدیث مین آیا ہے کہ ایکشب ابراہیم خلیل اللہ نے خواب مین دیکھا کوئی کہتا ہے کہ اے ابراہیمؑ اُٹھ
قربانی کر تب حضرت نے فجر کو اٹھکر دو سو اونٹ ذبح کئے اسیطرح تین دن تک خواب دیکھا تینون دن
دو دو سو اونٹ قربانی کئے پھر چوتھی شب کو خواب مین دیکھا کہ اپنے فرزند اسماعیل کو قربانی کر
سبحان اللہ سچ ہے کہ خواب پیغمبرونکا بمنزلہ وحی کے ہے فجر کو نیند سے اٹھکر حضرت سارہ خاتون

سے کہا کہ آج مجھ کو خواب مین حکم ہوا ہے کہ اپنے فرزند کو قربانی کر اسمعیل کے سوائے کوئی فرزند میرا نہین
تم کہو تو مین وہان جاکے اللہ کی راہ پر انکو قربان کردن اور خدا کا حکم بجالاؤن حضرت ہاجرہ نے کہا کہ بہت
اچھا اللہ کی راہ پر فدا کرو بعد اسکے حضرت خلیل اللہ شتر پر سوار ہو کر ہاجرہ کے پاس آپہنچے اسوقت حضرت
اسماعیل کی نو برس کی عمر تھی حضرت ابراہیم نے ہاجرہ کو فرمایا کہ اسماعیل کے سر کو کنگھی کر کے بال
اسکے مشک و عنبر سے خوشبودار کرو اور سرمہ آنکھون مین لگا کر پاکیزہ کپڑے پہنا دو کہ میرے ساتھ
دعوت مین آئیگا تب ہاجرہ نے ان کو نہلا دھلا کر کپڑے پہنا کر کہا کہ تم اپنے باپ کے ساتھ ضیافت
مین جاؤ حضرت نے چھری و رسی آستین کے نیچے چھپا کر ہاجرہ کے سامنے سے نکل آئے اور اسمعیل
ذبیح اللہ باپ کے پیچھے چلے اسوقت شیطان لعین آکر حضرت ہاجرہ سے بولا کہ اسمعیل تمھارا کہان ہے
آپ فرماوین کہ اپنے باپ کے ساتھ ضیافت مین گیا ہے شیطان نے کہا کہ افسوس اس بیچارہ کو
ذبح کرنے اسکا باپ لے گیا ہے حضرت ہاجرہ نے کہا معاذ اللہ تم نے سنا ہے کہ کبھی باپ نے
بیٹے کو بیگناہ مارا ہے ابلیس نے کہا کہ خدا نے اُسے حکم کیا ہاجرہ نے کہا خدا کا فرمان
ہے تو مین بھی اسکی رضا پر راضی ہون پس ابلیس حضرت اسماعیل کے پاس آیا اور کہا کہ
ہنوز یہہ لڑکا ہے البتہ راہ سے بھٹکا سکونگا تب کہا اے اسماعیل تو کہان جاتا ہے اسنے کہا
باپ کے ساتھ ضیافت مین جاتا ہون شیطان نے کہا نہین تمکو ذبح کرنیکو لیجاتا ہے حضرت
ذبیح اللہ نے شیطان کو جواب دیا کہ کبھو باپ نے بیٹے کو بیگناہ مارتے تمنے سنا ہے ابلیس نے کہا اسکو
خدا نے حکم دیا ہے تب اسماعیل ذبیح اللہ نے اُسسے کہا کہ اگر خدا تعالی نے فرمایا ہے تو ہزار جان
میری اسکی راہ پر فدا ہے جب دونون بزرگ دور تک نکل گئے تب اسماعیل نے کہا اے باپ
میرے مجھے اب کہان لیجاتے ہو حضرت نے فرمایا قولہ تعالی فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ
فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ پھر جب اسکے ساتھ دوڑنے پہنچا کہا اے بیٹے مین نے
خواب دیکھا ہون کہ تجھکو ذبح کرتا ہون پس دیکھ کیا دیکھتا ہے تو یعنے اس امر مین تم کیا کہتے ہو اسنے
کہا اے باپ خدا کے دوست رات کو نہین سوتے ہین آپ بھی اگر نہ سوتے تو یہہ سعادت دارین

یونہی

کیونکر حاصل ہوتی حالانکہ آپ دوست خدا کے کہلاتے ہین ان کو سونیسے کیا کام یہہ بڑی سعادت ہی جب آپ سوئے تب پائے قولہ تعالیٰ قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ترجمہ حضرت اسماعیل نے کہا ای باپ کرڈال جو تجھکو حکم ہوتا ہی سو پائے گا اگر اللہ نے چاہا ہی مجھکو صبر کرنیوالون سے **فایدہ** فرمایا کہ ذی الحجہ کی آٹھوین شب کو خواب مین دیکھا کہ بیٹے کو ذبح کرتا ہون صبح کو فکر مین رہے کہ اسکی تعبیر کیا پھر نوین شب کو دیکھا ذبح کرتے تو پہچانا کہ ذبح ہی کرنا ہی پھر تدبیر مین رہے پھر دسوین شب وہی خواب دیکھا تب بیٹے سے کہا اور انھون نے بھی قبول کرلیا اس باپ اور بیٹے پر ہزار رحمت ہی اسماعیلؑ نے فرمایا ای باپ جلدی کرو جو اللہ نے فرمایا ہی انشاء اللہ تعالےٰ مجھکو تمام صابرون سے پاؤگے مین اسکا مطیع ہون نافرمان نہین ہونے کا ای باپ جلدی کیجے شیطان وسوسہ نڈالے کیونکہ وہ چاہتا ہی مجھے راہ سے بھٹکاوے حضرت نے فرمایا کہ اس ملعون پر پتھر مار تب باپ بیٹے دونون نے اسپر پتھر پھینکے اب حاجیون پر سنت ہی کہ سات مرتبے حج کے دنون اُس طرف پتھر پھینکین بعدہ ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام اسجگہہ پر جا پہنچے اب جسکو منا بازار کہتے ہین حاجی سب وہان قربانی کرتے ہین پھر حضرت ابراہیم نے بیٹے سے کہا اب کیا صلاح ہی وے بولے ہزار جان میری خدا کی راہ پر تصدق ہی مین شاکر ہی آپنے جو خواب مین دیکھا سو شتابی کیجے امر الٰہی بجالائے **بیت** مقید ہوئے امر سبحان کے ہوئے دونون راضی وہ قربان کے قولہ تعالیٰ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ترجمہ پھر جب دونون نے حکم مانا اور پچھاڑا اسماعیل کو ماتھے بل تا بیٹے کا منہہ سامنے نظر نہ آوے کہ محبت جوش کرے کہتے ہین کہ یہہ بات بیٹے نے سکھائی آگے اللہ نے نہین فرمایا کہ کیا گذرا اپنے کہنے مین نہین آتا جو حال گذرا انکے اوپر اور فرشتون پر اسماعیلؑ نے فرمایا ای باپ ہماری تین وصیتین ہین پہلے ہاتھ پانون میرے مضبوط باندھیو کہ جان نازک ہی چھری کے زخم کے مارے جنبش مین نہ آجاؤن خدا نخواستہ اگر ایک قطرہ خون کا تمہارے کپڑے مین لگجاوے تو مین قیامت کے دن گناہ مین گرفتار ہوجاؤن عذاب خدا برداشت نہ کرسکونگا اور دوسرا یہہ ہی کہ منہہ میرا زمین کی طرف کریجیو تاکہ منہہ میرا تمکو نظر نہ آوے اور مین بھی تمہاری طرف نظر نکرسکون

تاکہ آپکی محبت جوش نہ کرے اور ہمارے تمھارے قصور کا سبب ہووے اور تیسرا یہہ کہ جب آپ گھر کی طرف تشریف لیجائینگے میری والدہ دلجلیکی خدمت مین سلام کہدینا اور کپڑا خون آلودہ انکو دیجیے یہہ نشان تسلّی کا ہی اسلئے کہ دوسرا فرزند اور نہین ہی تب حضرت ابراہیمؑ نے آستین مین سے رسی نکالکر ہاتھہ پاؤن انکے مضبوط باندھے اور منہہ زمین کی طرف کرلیا پھر حضرت اسماعیل نے کہا ای باپ ہاتھہ میرا کھولدیجیے جو بندہ کہ بھاگنے والا ہی اسکے ہاتھہ باندہ کے خداوند کی درگاہ مین لاتے ہین لیکن ابراہیم نے نہ کھولا گلے پر چھری چلائی اور زور کیا مگر کچھہ نہ کٹا حضرت اسماعیل نے کہا ای باپ کیا چھری کی پشت سے ذبح کرتے ہو جو کاٹتی نہین تب حضرت ابراہیمؑ نے چھری پر خوب زور کیا پھر بھی ذبح نہ ہوا پھر اسماعیل ذبیح اللہ نے فرمایا ای باپ چھری کی نوک گلے مین دباکر زور کرو شاید کہ کٹے حضرت نے ویساہی کیا تسپر بھی نہ کٹا چھری دستہ کے اندر اور دستہ حلق پر رہ گیا کچھہ کارگر نہ ہوئی تب حضرت نے غصہ مین آکر چھری کو زمین پر ڈالدی چھری نے کہا اےحضرت خدا تمھین کہتا ہی کہ کاٹ مجھے کہتا ہی کہ مت کاٹ وہ تمھین ایکدفعہ فرماتا ہی مجھہ کو دس دفع منع کرتا ہی اور حکم اللہ کا بہتر ہی تمھارے حکم سے اس گفتگو مین تھے کہ اتنے مین پیچھے سے ایک تکبیر کی آواز آئی بولا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور جبرئیل کو دیکھا کہ آواز کرتے ہوئے آئے قولہ تعالیٰ وَ نَادَیْنَاہُ اَنْ یَّا اِبْرَاھِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِیْنُ وَفَدَیْنَاہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ وَتَرَکْنَا عَلَیْہِ فِی الْاٰخِرِیْنَ سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ وَبَشَّرْنَاہُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصَّالِحِیْنَ ترجمہ اور پکارا ہمنے اسکو یون کہ ای ابراہیم تحقیق کیا تو نے خواب کو تحقیق اسیطرح جزا دیتے ہین ہم احسان کرنیوالونکو یعنے انکو مشکل حکم کرکر آزماتے ہین پھر انکو قایم رکھتے ہین تب درجے بلند دیتے ہین بیشک یہی ہی صریح آزمانا اور چھڑا لیا ہمنے اسکو بدلے قربانی بڑی کے یعنے بڑے درجیکا بہشت سے ایک دنبہ آیا حضرت ابراہیم نے اپنی آنکھین پٹی سے باندھکر چھری زور سے چلائی اللہ کے حکم سے گلا نہ کٹا حضرت جبرئیلؑ نے بیٹے کو سرکادیا اور ایک دنبہ رکھدیا آنکھین کھولین دیکھا تو اسکے بدلےمین دنبہ ذبح ہوا

پڑا تھا ترجمہ اور باقی رکھا ہمنے اسپر پچھلی خلقت مین کہ سلام ہے ابراہیم پر ہم یون دیتے ہین بدلا نیکی کرنیوالون کو وہ ہے ہمارے بندون مین ایماندار اور خوشخبری دی ہمنے اسکو اسحاق کی جو نبی ہوگا نیک بختون مین اور برکت دی ہمنے اسپر اور اسحاق پر اور دونون کی اولاد مین نیکی والے ہین اور بدکار بھی ہین اپنے حق مین **فایدہ** پس معلوم ہوا کہ وہ پہلی خوشخبری اسمعیلؑ کی تھی اور سارا قصہ ذبح کا انھوپر تھا یہود کہتے ہین کہ اسحاق کو ذبح کیا لیکن خلاف ہے کیونکہ اسحاق کی خوشخبری کے ساتھ یعقوب کی بھی خبر ہے اور خبر ہے نبی ہونیکی یہہ سنکر ابراہیم سمجھے کہ ابھی دونون باتین ظہور مین نہین آئین ذبح کیونکر ہوگا بلکہ یہہ دونون کہا دونون بیٹیون کو دونون سے بہت اولاد پھیلی اسحاق کی اولاد مین نبی گذرے بنی اسرائیل کے اور اسماعیل کی اولاد مین عرب جسمین ہمارے حضرت محمدؐ مصطفےٰ ہوئے پس حق تعالیٰ نے فدیہ اسکا ایک دنبہ ابلق اور بلند دیا اور بعضون نے روایت کی ہے کہ تمام بدن اسکا سفید تھا مگر سر اسکا سیاہ تھا اور مروی ہے کہ اس دنبہ کو ہابیل نے بھی قربان کیا تھا بعد اسکے دو ہزار برس خدا تعالیٰ نے اُسے بہشت مین پالکر حضرت ابراہیمؑ کے وقت مین حضرت اسماعیلؑ کے عوض فدیہ بھیجا تھا کہ وہ نجات پاوین پس حضرت ابراہیم نے اس دنبہ کو بعوض اسماعیلؑ کے ذبح کیا اور چمڑے سے اسکے دسترخوان بنواکر خلق اللہ کو اسپر کھانا کھلایا کرتے اور اسکے پشم سے حضرت سارہ نے ایک چادر بنوائین حضرت ابراہیم نے اس چادر کو سکینہ تابوت مین رکھدی ایکدن جبرئیلؑ اس تابوت کو لیکر رسول خداؐ کے پاس آئے حضرتؐ نے اس چادر کو حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطابؓ کو عنایت فرمائی تاکہ خرقہ بنا کے پہنے اور خرقہ مرقع ان کی زندگی بھر رہا

قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کعبہ بنانیکا

حضرت ابراہیمؑ نے جب قربانی سے فراغت کی حضرت اسماعیل کو ہاجرہ کے حوالے کرکے شکر خدا بجا لائے اور حضرت سارہ کے یہان تشریف لیگئے بعد چند روز کے جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا اے ابراہیم خدا نے تمپر سلام کہا اور فرمایا کہ اس زمین میں ایک خانہ کعبہ واسطے اسکے بنا اسنے بولا کہان

بناؤن حکم آیا کہ اونٹ پر سوار ہو ایک ابر آویگا تو اسکے ساتھ ساتھ جاوہ جہان ٹھہرے گا اور
سایہ اسکا جہان تک کرے وہان تک نشان دیکر وہین تلک کعبے کی بنا کیجیو تب اللہ کے فرمانے سے
ویسا ہی کیا اور ایک روایت ہے کہ ایک سانپ نے آکر چارون طرف حلقہ کیا اسی اندازے سے
بیت اللہ بنایا اور دوسری روایت ہے کہ جبرئیل نے آکر جہان تلک بتلادیا وہانتلک بنا کیا
وَاِذْ بَوَّأْنَا لِاِبْرَاهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْقَائِمِيْنَ
وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ترجمہ اور جب ٹھیک کردیا ہمنے ابراہیم کو ٹھکانا اس گھر کا کہ شریک نہ کر میرے ساتھ
کسیکو اور پاک رکھہ میرا گھر طواف کرنیوالون اور کھڑے رہنے والون اور رکوع اور سجدہ کرنیوالون
کے واسطے کیونکہ اور امتون مین رکوع نہ تھا یہہ خاص اسی امت مین ہے تو خبر دے کہ آگے لوگ اسکو آباد
کرنیوالے ہونگے پس ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی خداوندا کہانسے مین پتھر لاؤن حکم آیا پانچ پہاڑ سے
یعنے کوہ لبنان اور زہرہ اور ابو قبیس اور صفا مروہ ان پانچون پہاڑ سے جبرئیلؑ پتھر لادیتے اور
حضرت ابراہیم کعبہ مین لگاتے اور اسمعیلؑ مدد کرتے حکم ہوا ای ابراہیمؑ پہلے پتھر محراب مین مسجد کے
رکھہ آپنے بموجب فرمان الٰہی کے محراب مین رکھا تب اس مین نام محمد رسول اللہ کا نکلا پھر داہنی
طرف کعبہ کے ایک پتھر رکھا اسمین نام حضرت ابابکر صدیق رض کا نکلا بعد ایک پتھر اسکے بائین طرف
رکھا حضرت عمر بن خطابؓ کا نام اس مین ظاہر ہوا اسیطرح اور دو پتھر لگائے حضرت عثمانؓ
اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام ان دونون سے ظاہر ہوئے مطلب یہہ ہے کہ جو کوئی نماز و
حج بغیر محبت ان پانچون کے کریگا عبادت اسکی درست نہوگی اور بیت اللہ تیار ہونیکے بعد حضرت نے
یہہ دعا مانگی قولہ تعالیٰ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ
اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور جب اٹھانے لگے ابراہیم اور اسمعیل بنیادین اس گھر کی تب بولا ای
رب قبول کر ہم سے تو ہی ہے اصل سننے والا اور جاننے والا اور کہا جیسا کہ حق نے فرمایا وَاِذْ
قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ترجمہ اور جب کہا ابراہیم نے ای رب کر اس شہر کو امن و آرام کا اور روزی دے اسکے

لوگون کو آدمیوڈن سے جو کوئی ان مین یقین لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر تب فرمایا اللہ نے قَالَ وَمَنْ کَفَرَ
فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ترجمہ فرمایا اور جو کوئی منکر ہی
اسکو بھی فایدہ دونگا تھوڑے دنون پھر اسکو قید کر بلاؤنگا دوزخ کے عذاب مین کہ وہ بری جگہہ
جانیکی ہی پس ابراہیم شکر خدا کا بجالائے کہ اپنے ہاتھ سے بیت اللہ بنایا بعدہ جبرئیلؑ نے آکر فرمایا
اے ابراہیمؑ خدا تعالیٰ نے تمکو سلام کہا اور فرمایا کہ تمنے بڑی محنت سے یہہ گھر بنایا ہی ہمارے
پاس اسکی قدر خراب آباد کرنے کی نہین ہی حضرت نے فرمایا آلٰہی وہ کیا ہی حکم ہوا کہ بھوکھے پیاسے
کو کھلانا اور ننگے کو پہنانا نزدیک میرے ایسا مرتبہ رکھتا ہی جیسا کہ اس گھر کا مرتبہ اور ہزار رکعت نماز
ہر ہر رکن مین اسکے تونے ادا کی پھر ارشاد ہوا اے ابراہیم اسکی طرف لوگون کو بلا قولہ تعالیٰ وَاَذِّنْ
فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ترجمہ اور پکار دے لوگونمین
حج کے واسطے کہ آوین تیرے طرف پیادے اور سوار ہو کر دبلے دبلے اونٹون پر چلے آتے دور کی راہون سے
حضرت ابراہیمؑ نے عرض کی آلٰہی کہانتک میری آواز پہنچیگی اور کون سنیگا حکم ہوا کہ تو پکار دے
مین تیری آواز تمام مخلوقات کے کانون مین کسیکو باپ کے صلب مین اور کسیکو مانکے رحم مین سنوا دونگا
حضرت ابراہیم نے ایک پہاڑ پر چڑھ کر پکارا کہ لوگو تمپر اللہ تعالیٰ نے حج فرض کیا ہی حجکو آؤ جن کی
قسمت مین حج تھا ایکبار یا دو بار یا زیادہ اپنے شوق سے باپکے پشت مین اور مانکے رحم مین لبیک
کہا حضرت نے کسیکو نہ دیکھا اور چارون طرف سے یہہ آواز آئی لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ
لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَائِیْ جب حضرت ابراہیم
نے مکے کے میدان مین چارون طرف نظر کی دیکھا کہ نہ پانی ہی نہ گھانس نہ زراعت کچھہ نہ تھا تب
نیاز کی قولہ تعالیٰ رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا
لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ
یَشْکُرُوْنَ ترجمہ یارب مین نے بسائی ہی ایک اولاد اپنی میدان مین جہان کھیتی نہین تیرے ادب والے
گھر پاس اے رب ہمارے تا قایم رکھین نماز سو رکھہ بعضے لوگون کے دل جھکتے ان کی طرف اور روزی

وے انکو میوؤن سے شاید وہ شکر کرین **فایدہ** حضرت ابراہیم کا گھر شام مین تھا بعد تولد حضرت
اسماعیلؑ کے ابراہیمؑ نے ان کو ان کی مان کے ساتھہ لاکر اس جنگل مین جہان کہ اب مکہ ہی بیٹھا کر چلے گئے
جہان پیچھے شہر مکہ بسا اللہ تعالی نے چشمہ زمزم نکالا اس سبب سے وہان بستی بسی کیونکہ وہ زمین
لایق کھیتی اور میوے کے نتھی اسکے نزدیک زمین طایف آباد کردی کہ بہتر سے بہتر میوے وہان ہووین
اور شہر مکہ مین پہنچین بعد اسکے خدا کے حکم سے جبرئیلؑ نے چھتیس کوس تک زمین مکہ کی جو کہ
سنگریزے سے بھری تھی اُسے کھود کر ملک شام مین لیجا کر رکھدی اور اسکے عوض مین زمین دریائے
نیل کی مکہ مین لاکر رکھی اور فرشتے سب اس زمین کو گرد کعبہ کے سات دفعہ طواف کروا کر اس
جگہہ مین کہ جہان سے جبرئیلؑ نے مٹی کھود کر ملک شام مین پہنچی تھی لیجا کر رکھی اور اسکا نام طایف
رکھا اسواسطے کہ سات دفعہ گرد بیت اللہ کے طواف کیا تھا اب ہر طرحکے میوہ جات طایف مین
پیدا ہوتے ہین بعد اسکے ابراہیمؑ شام مین جا رہے کیونکہ خدا تعالی نے فرمایا تھا کہ خانۂ کعبہ خراب
نہوگا آباد رہیگا حضرت نے مہمان سرا بنائی اور نذر کیا کہ بغیر مہمان کے مین نہ کھاؤنگا عبادت
کرنے لگے اور مسافرون کی طعام داری مین رہے ایکدن عزرائیل آدمی کی صورت بنکر آپ کے
پاس آئے حضرت نے پوچھا تم کون ہو کہان سے آئے ہو اُنھون نے کہا مین عزرائیل ہون حضرت نے
کہا کہ تم میری ملاقات کو آئے یا جان قبض کرنیکو اُنھون نے کہا کہ مین تیری ملاقات کو آیا ہون اور تجھے
خوشخبری دیتا ہون کہ خدا تعالی نے اپنے ایک بندیکو دوست کہا حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہے
اور اسکی علامت کیا ہے حضرت ملک الموت نے کہا کہ اسکی علامت یہہ ہے کہ مردیکو زندہ کر سکتا ہے حضرت نے کہا کاشکے
مین ویسا ہی ہوتا یا اُسے دیکھتا تو مین اسکے ساتھہ دوستی کرتا بعد اسکے عزرائیلؑ غایب ہو گئے
روایت ہے کہ جب ابراہیمؑ عبادت کیا کرتے آواز تلاوت کی ایک کوس تک جاتی جو سنتا
وہ کہتا خلیل اللہ کی آواز ہے اپنے خدا کی عبادت کر رہا ہے ایکدن آپ نے تمنا کی کہ خدا تعالے
مردیکو کیسا زندہ کرتا ہے اگر اسکو دیکھتا تو خوب ہوتا پس خدا کی درگاہ مین عرض کی قولہ تعالے
وَاِذْ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ترجمہ اور جب کہا ابراہیم نے ای رب دکھا مجھکو کیونکر جلاتا

تو مردیکو اللہ تعالی نے فرمایا قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ترجمہ کہا تو نے یقین نہین کیا حضرت نے کہا قولہ تعالے
قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ترجمہ کہا حق ہی فرمانا تیرا مگر اسواسطے کہ تسکین ہو میری دلکو باریتعالے
نے فرمایا قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْکَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ
ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ فرمایا کہ تو پکڑ چار جانور اڑتے پھر انکو ملا اپنے
ساتھ پھر ڈال ہر پہاڑ پر انکا ٹکڑا ایک ایک پھر بلا انکو چلے آوینگے تیرے پاس دوڑتے اور
جان کہ اللہ زبردست ہی حکمت والا بحکم الٰہی حضرت خلیل اللہ نے چار جانور رنگائے ایک طاؤس
ایک مرغ ایک کوا ایک کبوتر انکو اپنے ساتھ ملایا کہ پہچان رہے انکی پھر ذبح کیا ایک پہاڑ پر چاروں کے سر رکھے
ایک پر ایک پر دھڑ ایک پر پانوٴن تہلے بیچ مین کھڑے ہوکر ایک کو پکارا اسکا سر اٹھکر ہوا مین
کھڑا ہوا پھر دھڑ ملا پھر پر لگے پھر پانوٴن وہ دوڑتا چلا آیا اسیطرح چارون آئے پس باریتعالے
نے فرمایا ای ابراہیم چار جانور پکڑ مرغ طاؤس کوا اور گد بعض نے کہا کبوتر نہین پس ان دونو مین
مورخین کا بہت اختلاف ہی سوال اسکا کیا سبب ہے کہ اللہ تعالی نے ان چار ہی مرغ کو فرمایا دوسرے
جانور کا ذکر نہ کیا جواب مرغ ان چارون سے فضیلت رکھتا ہی اور جانور پر نہین رکھتے مرغ ذبح
کرنیکو اسواسطے کہا کہ شہوت مین اس سے زیادہ دنیا مین کوئی جانور نہین ایسا ہی تو بھی اپنی شہوت
کو ترک کر اور مور کو اسواسطے کہ اسکے برابر زیبا دنیا مین کوئی پرندہ نہین ایسا ہی تو بھی اپنی زینت و
آرایش کو دنیا کے چھوڑ اور کو یکو اسلئے کہ اسکے برابر حریص دنیا مین کوئی نہین تو بھی ایسا ہی حرص دنیا کو چھوڑ
اور گد کو اسواسطے کہ اسکی عمر پانسو برس سے زیادہ نہین تو بھی اسکو زندگی کی بڑی ہی تم اپنی زندگی تھوڑی
پر امید درازی کی مت کیجیو اور موت کو ہمیشہ یاد رکھیو تب حضرت ابراہیم نے اللہ کے حکم سے ان چارون
جانورون کو ذبح کرکے گوشت پوست اور ہڈی رگ ہاون دستہ مین کوٹا اور چار گولیان بناکر
چار طرف ڈال دین اور چارون کا سر اپنے ہاتھ مین لیکر بلایا ای جانورو اللہ کے حکم سے آؤ تب وہ
گولیان جانورون کی ریزہ ریزہ جدا ہوکر دھڑ بنکر حضرت خلیل اللہ کے ہاتھ مین مرغ کے سر مین مرغ کا
بدن اور مور کے سر مین مور کا بدن اور کوے کے سر مین کوے کا جسم اور گد کا سر گد کے تئین آلگا اور سب جی

اٹھے اللہ کی قدرت سے گوشت اور پوست اور رگ اور ہڈی اور پر و بال انکے سرنو سے پیدا ہوئے
حضرت ابراہیم کے ہاتھ سے اڑ گئے اور انکے چارون طرف سات راتدن طواف کیا پس ابراہیم
کو حکم ہوا کہ ای ابراہیمؑ تو نے اسماعیلؑ کو جیسا کہ خدا کی راہ مین دیا ویسا ہی اپنا جمیع مال و متاع بھی
دے تو تو بہرا خالص و مخلص زیادہ ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی اِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ
قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ترجمہ جب کہا اسکو اسکے رب نے حکم بردار ہو بولا مین حکم مین آیا
جہان کے صاحب کے پس ابراہیم نے اپنا مال و متاع فقیرونکو لٹوا دیا اور حضرت اولاد کیطرف
سے مایوس تھے اسوقت حضرت کی عمر نوے برس کی تھی اسمین حضرت سارہ خاتون سے کوئی فرزند
نہوا اسلیئے گوسالیکو حضرت سارہ نے قلادہ زرین پہنا بجائے فرزند کے پرورش کرنے لگین نقل ہی کہ حضرت
ابراہیم نے سات راتدن تک مسافر کیلیئے کھانا نہین کھایا تھا تب اللہ کے حکم سے بارہ شخص جوان نیک رو
مثال غلامون کے مزین ہوکر حضرت کے پاس آکر سلام کیا جواب سلام حضرت نے انکا ادا کیا جانا کہ یہہ
آدمی ہین حالانکہ وے فرشتے تھے انکے ہاتھ پکڑکر حضرت اپنے گھر کو لیگئے قولہ تعالے
لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ
حَنِيذٍ ترجمہ اور آچکے ہین ہمارے بھیجے ابراہیم پاس خوشخبری لیکر بولے سلام وہ بولا سلام ہی
پھر دیر نہ کی کہ لے آیا ایک گائیکا بچہ تلا ہوا حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا ای سارہ سات دن کے بعد آج
مہمان عزیز و مکرم آئے ہین جو چیز کہ عزیز و پیاری رکھتی ہی انکے لئے لا حضرت سارہ بولین ای حضرت
مین اس گوسالے سے زیادہ عزیز کسی کو نہین رکھتی ہون اسے بمنزلہ فرزند کے مین نے پالا ہی کہو تو اسے
قربانی کرکے لادون تب حضرت نے اسکو ذبح کیا اور بریان کرکے مہمانون کے سامنے لا رکھا اور آپ بھی
مہمان کے ساتھ سر نیچے کئے باادب جیسا کہ چاہیئے کھانے لگے حضرت سارہ خاتون پردے سے دیکھکر بولین
کہ ایحضرت تم کھاتے ہو مگر مہمان نہین کھاتے تب حضرت نے سر اٹھا کر دیکھا کہ مہمان کھاتے نہین
حضرت نے پوچھا کہ کیون نہین کھاتے انھون نے جواب دیا کہ تمکو اسکی قیمت نہ دیکر کھانا درست
نہین ہی حضرت نے کہا کہ اچھا دیجئے وے بولے تو کیا چاہیئے تب آپ نے فرمایا قیمت اسکی بسم اللہ

الرحمن الرحیم کہکر کھانا اور آخر اسکے الحمد پڑھنا یہی قیمت ہی حضرت جبرئیل نے یہہ آواز دے کر
کہا ای ابراہیم اسبات سے خدا تعالیٰ تمسے بہت خوش ہوا اور تمھین دوست فرمایا اتنا کہکر بولا کہ آپ
ترس نہ کیجیے ہم جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور دردائیل اور عقوائیل اور بھی کئی فرشتے
ہمارے ساتھہ ہین ہمپر رب العالمین کا حکم ہوا ہی کہ پہلے تمھارے پاس جاوین کہ مہمان کیلئے ساٹھ دن
سے کچھہ نہین کھایا اور روزہ دار ہو اب روزہ کھولو کچھہ کھاؤ کہ تمھارے ساتھ افطار کرانیکو آئے تھے بعد
اسکے ہم شہرستان مین لوط کے جاوینگے وہ پیغمبر مرسل ہی انکو وہان کی قوم کی بلا سے نجات دینگے
اور تمکو بشارت دیتا ہون کہ تمھارا فرزند مبارک تولد ہوگا نام اسکا اسحاقؑ اور لڑکے بیٹے یعقوبؑ
ہووینگے اسوقت حضرت سارہ کھڑی تھین اسبات کے سنتے ہی ہنس پڑین قولہ تعالیٰ وَامْرَاَتُهٗ
قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ترجمہ اور اسکی عورت کھڑی تھی وہ
ہنس پڑی پھر ہمنے خوشخبری دی اسکو اسحاق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی تب حضرت سارہ
بولین قولہ تعالیٰ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ قَالُوْٓا
اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ترجمہ
بولی ای خرابی کیا مین جنونگی اور مین بڑھیا ہون اور یہہ خاوند میرا بوڑھا یہہ تو ایک عجیب بات ہے
وے بولے کیا تعجب کرتی ہی اللہ کے حکم سے اللہ کی مہر ہی اور برکتین تمپر ای گھروالو بولے ای
سارہ اللہ کے کارخانے ہین تعجب نہ کر کہ اسحاقؑ کی پشت سے ستر ہزار پیغمبر پیدا ہووینگے حضرت
سارہ نے کہا اسکے کیا آثار ہین بولے کہ دیکھہ ہڈیان گوسالے کی جو کہ طبق مین رکھی ہین بعد اسکے
کہا قم باذن اللہ اسیوقت بچھڑا جی اٹھا اور دوڑتا ہوا اپنی مان کے پاس جا دودھ پینے لگا اور
دوسری علامت یہہ کہ ایکشاخ درخت کی سوکھی نیم سوختہ حضرت کے گھر مین تھی جبرئیلؑ نے اپنا پر
اسپر ملا فی الفور ہرا ہوا پتیان لگین اور میوہ پھلا اور پختہ ہوا تب حضرت سارہ کو دیا انھون نے
اسے کھایا بعد ازان حضرت سارہ سے جبرئیلؑ کہنے لگے کہ تمنے خدا کی قدرت دیکھی کہ کتنے دنکی سوکھی
لکڑی ہری ہوئی میوے پھلے اور تمنے کھایا پس اللہ کی قدرت سے کچھہ بعید نہین کہ تمھین ایک فرزند ہووے

کہ نام اسکا اسحاق اور اسکے بیٹے کا نام یعقوب ہو

ذکر حضرت لوط علیہ السلام کا

بعد اسکے فرشتون نے شہرستان لوط کا قصد کیئے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ مین بھی تمھارے ساتھ چلو نگا دے بولے ہم اللہ کے بھیجے ہوئے ہین اس شہر کے لوگون کو ہلاک کرنیکے لئے جاتے ہین تم ہمارے ساتھ نہ آؤ کہ عذاب کے دیکھنے کی طاقت تمھین نہ ہوگی اسنے کہا کہ خدا حافظ ہے مین تمھارے ساتھ دیکھنے آؤنگا تب حضرت خلیل اللہ اونٹ پر سوار ہوکر اُنھون کے ہمراہ ہوئے جب ڈیڑھ کوس کے فاصلے پر جا پہنچے فرشتون نے کہا کہ تم یہان ٹھہرو آگے جانیکا حکم نہین پس حضرت اونٹ پر سے اتر پڑے اور عبادت مین مشغول ہوئے اور وے شہرستان مین لوط کے اسجگہہ جا کر پہنچے کہ جس جگہہ مین حضرت ابراہیم نے فرمایا تھا کہ یہان کے لوگ بدکردار و بدفعل ہین کہ مردونکے ساتھ مرد اور عورتونکے ساتھ عورتین مرتکب ہوتے ہین اور رہزنی سے لوگونکا مال چھین لیتے ہین اسوقت ابراہیم نے فرمایا تھا کہ جو لوگ اس فعل مین گرفتار ہین انپر غضب الٰہی ہوگا ہلاک ہوئے اور اسبات کو خدا تعالی نے قبول کی تاکہ ابراہیم کی بات رایگان نجاوے تب فرشتون نے اللہ کے حکم سے ان چھہ شہرونکو سوائے شہر سدوم کے اُلٹ دیا اور اہل سدوم نے جب ان چھہ شہرونکے لوگونکی بداطواریان دیکھین انکے ساتھ شادی بیاہ وغیرہ موقوف کیا اسواسطے اللہ تعالی نے اہل سدوم کو انپر فضیلت دی اور نجات بخشی اور اس شہرستان مین لاکھ مرد جنگی تھے سب ہلاک ہوئے غرض وہ فرشتے لوط کے گھر مین آئے اور انکے بیٹون کو سلام کیا انھون نے جواب سلام دیا بعدہ جبرئیل نے کہا انسے کہ اس شہر مین کوئی ایسا ہی کہ ہم مسافرونکو آجکی شب مہمان رکھے اور کھانا کھلاوے انھون نے جواب دیا کہ بغیر ہمارے باپ کے اس شہر مین کوئی نہین ذرا صبر کرو وہ عبادت سے فراغت کرین تو البتہ تمھاری کچھہ خدمت کرینگے جب حضرت لوطؑ نے عبادت سے فراغت کی گھر کے دروازے پر دیکھا کہ بارہ شخص صاحب جمال کم سن بال بنائے ہوئے اور کپڑے معطر پہنے ہوئے آتے ہین آپ اندیشہ کرنے لگے کہ مہمان میری صاحب

جمال ہین خدانخواستہ کہ یہہ قوم انکے ساتھہ بدی نہ کرین جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا
لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ
إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ترجمہ اور نہپنچے ہمارے بھیجے ہوئے لوط پاس ناخوش ہوا ان کے آنے
سے اور رک گیا جی مین اور بولا آجکا دن بڑا سخت ہی اور آئی اُس پاس قوم اسکی دوڑتی
بے اختیار اور آگے سے کر رہے تھے برے کام **فایدہ** وہ فرشتے لڑکے بن کر گئے حضرت لوط کے
گھر مین چونکہ حضرت کو اس قوم کی بدخوئیان معلوم تھین اِسے خفا ہوئے کہ لڑائی کرنی پڑی لاچار اُن
مہمانون کو اپنے گھر کے بھیتر لیگئے حضرت کی بی بی کافرہ تھی اس سبب سے اس قوم بدفعل کو جاکر خبر دی
وہ قوم لوطی تھے پس حضرت کی حویلی مین آکے بولے ای لوط وہ بارہ شخص غلام خوبرو جو آج تیرے گھر
مہمان آئے ہین انھین ہمارے پاس بھیج حضرت نے اسبات کو سنکر مارے ڈر کے کہا جیسا کہ حقتعالی نے فرمایا
قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ
ترجمہ لوط نے کہا ای قوم یہہ میری بیٹیان حاضر ہین یہہ پاک ہین تمکو ان سے نکاح کردونگا پس ڈرو اللہ
سے اور مت رسوا کرو مجھہ کو میرے مہمانون مین کیا تم مین سے ایک مرد بھی نہین نیک راہ **فایدہ**
خلاصہ یہہ ہی کہ حضرت لوط کے گھر مین فرشتے مہمان بن اُترے اور قوم دیکھہ کر دوڑے تب لوط
نے انکے بچانیکے لئے اپنی بیٹیون کو نکاح کردینے اُس قوم کے ساتھہ قبول کیا انھون نے
اسپر بھی نمانا اور اسوقت زن مومنہ کو کافر سے بیاہ دنیا منع نتھا پس کافرون نے حضرت لوط
کی بات نمانی اور گھر کے دروازے توڑ ڈالے اور کہا قولہ تعالی قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي
بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ترجمہ وے بولے تو تو جان چکا ہی ہمکو تیری بیٹیون سے
دعوی نہین اور تجھہ کو تو معلوم ہی جو ہم چاہتے ہین پس قوم نے کہا ای لوط ہم تمھاری بیٹیونکو نہین
مانگتے تم جانتے ہو جو ہم چاہتے ہین تم اپنے مہمانون کو ہمارے پاس بھیجدو حضرت نے فرمایا قولہ تعالی
قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ترجمہ حضرت لوط کہنے لگے اگر مجھہ کو سامنے زور
ہوتا یا جا بیٹھتا کسی محکم آسرے مین یعنے ای قوم مجھے قوت ہوتی تو تمھارے ساتھہ لڑتا لیکن مین نے

صبر کیا اور پناہ چاہی خدا کی تمھارے شر سے میرے مہمانوں کو خدا محفوظ رکھے اور فرشتوں کو خدا کی طرف سے یہی حکم تھا کہ جبتک کہ لوط تمھارے پاس اس قوم کی شکایتیں تین مرتبہ نہ لاویں تب تک تم ہرگز اس قوم سے برائی نہ کرنا اور نام اپنا مت بتانا جب لوط اپنے گھر مین گئے اس قوم نے انکو سنگ دیا اور زخمی کیا تب حضرت لوط نے مہمان پاس آکر کہا کہ مین قوت ابری کی انکے نہین رکھتا کہ ان ملعونون کے شر سے بچون اور تمھین بچاؤن اور انکو دفع کرون آب دیدہ ہوکر یہہ کہہ رہے تھے پھر ان مردودون نے آکر حضرت پر بے ادبی سے ہاتھ چلایا لاچار ہوکر ان مہمانون کے پاس سے طاقتی سے آئے اور تیسری نوبت مین مہمانون نے کہا قولہ تعالیٰ قَالُوا یَا لُوطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ لَنْ یَصِلُوا اِلَیْکَ فَاَسْرِ بِاَهْلِکَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْکُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَکَ اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَا اَصَابَهُمْ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ مہمان بولے ای لوط ہم بھیجے ہوئے ہین تیرے رب کے یہہ ہرگز نہ پہنچ نہ سکینگے تجھ تک سو نکل اپنے گھر کو کچھ رات رہے سے اور منہہ موڑکر نہ دیکھے کوئی تم مین سے مگر تیری عورت یون ہی کہ اسپر پڑنا ہی جو انپر پڑیگا انکے وعدہ کا وقت ہے صبح بعدہ مہمانون نے ظاہر کیا کہ ہم رسول ہین بھیجے ہوئے اللہ کے تم پاس اسلئے آئے ہین کہ تم آجکی شب اس قوم سے بچ رہو کہ انپر عذاب آویگا حضرت پوچھنے لگے کہ اول شب یا آخر شب اتنے مین وہ مردود سب آکر گھسو دنے لگے اور بولے قولہ تعالیٰ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ترجمہ کیا صبح نہین ہی نزدیک یعنے ای لوط صبح ہو ہی تمنے ہمکو کچھہ نہ کیا یہہ کہکر چاہا کہ فرشتون پر دست انداز ہوویں جبرئیل نے کچھہ دم کیا فی الفور طمس ہو گئے یعنے آنکھہ ناک منہہ انکے ایکسان ہو گئے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَیْفِهٖ فَطَمَسْنَا اَعْیُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَنُذُرِ ترجمہ اور تحقیق ارادہ کئے اسکے مہمان پر پھر کھو دین ہمنے ان کی آنکھین اب چکھو عذاب کو میرے اور پہنچو میری مصیبت کو پھر نازل ہوا انپر عذاب صبح کو قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُکْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَنُذُرِ ترجمہ اور تحقیق نازل ہوا انپر عذاب صبحکو سو بڑا عذاب ٹھہرا تھا اب معلوم کرو میرے عذاب اور مصیبت کو پس اس قوم کی نہ آنکھہ رہی نہ ناک نہ منہہ واویلا کرنے لگے اور بولے کہ لوط نے جادوگرون کو اپنے

گھر مین لا رکھا ہی بولے ای لوط کہدے اپنے مہمانون کو کہ ہماری آنکھین اچھی کردین تو ہم ان برے
فعلون سے توبہ کرین تب جبرئیلؑ نے اپنا پر انکے چہرونپر ملدیا اسیوقت آنکھ منھ ناک انکا درست
ہوگیا پھر فرشتونپر قصد کیا تمام بدن انکا خشک اور شل ہوگیا پھر توبہ کی پھر جبرئیلؑ نے اپنا پر انکی
آنکھون اور بدنپر ملکر اچھا کیا بعدہ لوط کے گھر سے نکل کر تمام دروازے شہر کے بند کردئے اور بولے
کل لوطؑ کے مہمانون سے ہم اسکا بدلا لینگے جبرئیلؑ نے حضرت لوطؑ کو فرمایا کہ تم اپنے عیال و اطفال لیکر
اس شہر سے نکل جاؤ آپنے فرمایا کہ ان مردودون نے شہر کے دروازے بند کردئے ہین تب اسؑ نے
حضرت لوط کو شہر سے نکالکر حضرت خلیل اللہ کے گھر تک پہنچادیا چونکہ لوطؑ کی جورو کافرہ تھی آپنے
اسے چھوڑا اپنی بیٹیون کو لے کے حضرت خلیل اللہ کے گھر مین داخل ہوئے حضرتؑ نے انکو بڑی چاہ و چاؤ سے
رکھا بعد اسکے جب آفتاب طلوع ہوا خدا کے حکم سے جبرئیلؑ نے اپنا پر نیچے زمین کے دیکر شہرستان
لوط کو اس طریق سے الٹ دیا کہ ایک پتا درخت کا دروازے کا نہ ہلا اور گہوارے بھی بچونکے لغزش
نہ کئے اسیطرح ہوا پر اڑادیا اور آواز ان فرشتون کی حضرت تک پہنچی اور اس قوم کفار کو کچھ خبر نہ ملی
حضرت ابراہیمؑ اسکی ہیبت سے بیہوش ہوگئے اسوقت جبرئیلؑ نے آپکے تسلی دی گودی مین لیا تب ہوش
مین آئے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ
سِجِّیْلٍ مَّنْضُوْدٍ ترجمہ پھر جب پہنچا حکم ہمارا کرڈالی وہ بستی اوپر نیچے اور برسائی ہمنے اس پر پتھر یان
کھنکر کی تہ بتہ لوطؑ یہہ حال دیکھکر تاسف اور زاری کرنے لگے شہر کو دیکھا خراب ہوگیا اور ہر ایک
کے گلے مین لعنت کا طوق پڑا ہوا اور اسپر نام اسکا لکھا ہوا قولہ تعالیٰ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا
هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ترجمہ نشان کئے ہوئے نزدیک پروردگار کے تیرے اور نہین ہی وہ
ظالمون سے دور ابراہیمؑ نے حضرت جبرئیل سے پوچھا کہ اس قوم کا کونسی جا ٹھکانا ہی وہ بولا
سات طبق زمین کے نیچے دوزخ ہاویہ مین جارہینگے حشر کو انصاف کرکے اس دوزخ مین ڈالے جاوینگے
اسبات کو سنکر حضرت خلیل اللہ عبادت مین مشغول ہوئے پس حضرتؑ کے چار بیٹے تھے حضرت اسمٰعیل
بی بی ہاجرہ کے بطن سے اور حضرت اسحاق اور مدین اور مداین بی بی سارہ کے بطن سے تھے اولاد اسمٰعیل کے ایک بیٹے

تھے توریت مین لکھا ہی کہ بارہ بیٹے تھے نام ان کا قیدار چالیس گز لنبے سات گز موٹے اور چوڑے
عرب کے سلطان تھے تمام عرب انکا مطیع تھا اور حضرت اسحاق کے دو بیٹے عیص اور یعقوب اور مدین
کے ایک بیٹے نام انکا شعیبؑ تھا اور مدین کے بیٹے عجم کے بادشاہ تھے پس جب ابراہیم کی عمر ایکسو بیس
کی ہوئی موت نزدیک آئی چونکہ حضرت موت سے ہمیشہ ڈرتے تھے اسلیئے حق تعالی نے چاہا کہ انکی موت انکی مرضی
کے موافق کی جاوے تب ایک بوڑھا مہمان انکے پاس بھیجا حضرت نے اُسے کھانا لا دیا وہ مارے ضعف کے کھانا نہ کھا سکا
حضرت نے اُسے پوچھا کہ آپکا سن شریف کس قدر ہی اُسنے کہا ایکسو تیس برس تب حضرت افسوس کرنے
لگے کہ مجھکو بھی شاید اس سن و سال مین یہہ حال گذرے ابھی تو میری عمر اُسے دس برس کم ہی تب کہا
الہی مین اپنی عمر اس سے زیادہ نہین مانگتا ہون اسکے بعد چارون بیٹون کو بلا کے وصیت کی جیسا کہ
اللہ تعالی نے فرمایا وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ
اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ترجمہ اور یہی وصیت کر گیا ابراہیم اپنے بیٹون کو اور یعقوب کو اے بیٹو اللہ نے چنکر
دیا ہی تم کو دین پھر نہ مرنا مگر مسلمانی پر کہ خدا تعالی نے اس دین کو دین اسلام فرمایا اور مین نے تمکو سنا دیا حضرت
اسمعیلؑ نے کہا یا خلیل اللہ خدا تعالی نے آپ کو کس کام کے سبب نبوت اور خلافت دی فرمایا دنیا کے تین کام سے
اول مین نے غم روزی کا نہ کیا کہ کل کیا کھاؤنگا اور دوسرا بغیر مہمان کے کھانیکو نہ کھایا اور تیسرا یہہ کہ جب
دو کام دنیا و آخرت کا آن پڑتا تو پہلے آخرت کا کام کرتا پیچھے دنیا کا یے تین کام کے سبب سے
اللہ نے مجھکو خلافت و کرامت بخشی بمصداق اس آیت کے وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ترجمہ
اور اللہ نے کر لیا ابراہیمؑ کو اپنا دوست یہہ وصیت کر کے انتقال فرمایا اور وہان مدفون ہوئے
بعد اسکے بیٹے سب اپنے اپنے مقام پر جا رہے تب حضرت اسماعیل نے اسحاقؑ سے کہا کہ مجھے کچھہ
باپ کی شی سے حصہ دو کہ نشان و تبرک باپ کا رہے اُسنے کہا کہ تم ہمارے برابر نہین ہو محروم المیراث ہو
تمھین باپ کا حصہ نہین ملیگا اسبات کو سنکر حضرت اسماعیلؑ کچھہ رنجیدہ ہوئے اتنے مین جبرئیل نے
آکر حضرت اسحاق کو کہا کہ تو اسماعیل پر فوقیت مت کر کہ محمد مصطفیٰؐ سید عالم ختم الانبیا انکی پشت سے ہونگے
اور سب مومن اُن کی پشت سے اور تمھاری پشت سے تمام جہود اور گمراہ پیدا ہونگے اور تمھاری اولاد کو اُن کی

اولاد ہمیشہ ذلیل وخوار رہینگے اور بے نکاح ان پر لونڈیان حلال ہوونگی اسبات کو سنکر حضرت اسحاقؑ اتنا روئے کہ ان کی آنکھون مین چھالے پڑگئے اور نابینا ہوئے اسکے دو برس بعد جبرئیلؑ نے آنکے کہا ای اسحاق تجھکو مین خدا کی طرف سے بشارت دیتا ہون کہ تیری پشت سے چار ہزار پیغمبر پیدا کریگا اور ایک ان مین سے موسی پیغمبر ہوگا وہ خدا کے سات بات کرینگے اور لقب ان کا کلیم اللہ ہوگا اور چاہو تو خدا انھین بینا کرے یا ویسے ہی رہے تو قیامت کے دن آنکھین کھلین گین خدا کا دیدار ہمیشہ دیکھوگے اسحاقؑ نے کہا کہ مین آنکھین اپنی نہین مانگتا ہون مگر قیامت کے دن خدا تعالے مجھکو دیدار دکھاوے پس حضرت کے دو بیٹے تھے عیص اور یعقوبؑ جب یہہ دونون بڑے ہوئے حضرت نے انتقال فرمایا اور اپنے والد کی قبر کے پاس دفن ہوئے

قصہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا

حضرت اسماعیلؑ ہر سال مکے شریف سے اپنے والد کی قبر کی زیارت کو شام مین جاتے حضرت اسحاق اور دوسرے بھائیون کو دیکھکے پھر مکے شریف مین تشریف لاتے اور حضرت کی بی بی مکے کے شریفو مین تھین ان سے بارہ بیٹے تولد ہوئے ایک روز حقتعالی سے ارشاد ہوا کہ ای اسماعیل مغرب کی زمین مین جاو ان کے بت پرستون کو اللہ کی طرف بلا تب حضرت نے اللہ کے حکم سے وہان جاکے پچاس برس تک خلق اللہ کو ہدایت کی یہانتک کہ تمام بت پرست مومن ہوگئے وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ه وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ترجمہ اور مذکور کر کتاب مین اسماعیلؑ کا کہ وہ تھا وعدے کا سچا اور تھا رسول نبی اور حکم کرتے اپنے گھروالونکو صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا اور تھے اپنے رب کے پاس پسند یعنے حضرت اسماعیلؑ نے ایک شخص کے ساتھہ وعدہ کیا تھا کہ جبتک تو آوے مین اسی جگہہ پر رہونگا وہ شخص ایک برس آیا حضرت ایک برس تک اسجگہہ پر اسکے منتظر رہے اسلئے اللہ تعالی نے انکو صادق الوعد فرمایا اور عمر حضرت کی ایکسو تیس برس کی ہوئی تھی آخر عمر تک مکے مین رہے بعضون نے کہا کہ آخر عمر مکے سے شام کو تشریف

لیگئے اور دیکھا حضرت اسحاق کو نابینا دو بیٹے ان سے تولد ہوئے عیص اور یعقوب اور آپکی ایک بیٹی
تھی نام اسکا بسمہ تھا حضرت عیص کے ساتھہ بیاہ کردیا اور حضرت اسحاق کو وصیت کر کے پھر مکے مین تشریف
لیگئے بعد ایک برس کے انتقال فرمایا بیٹون نے حضرت ہاجرہؓ کے پہلو مین دفن کیا بعدہ بیٹے سب انکے
ہر ایک ملک مین متفرق ہوگئے مگر ثابت اور قیدار دونون بیٹے مکے مین رہگئے بتیسرا اہل عرب و حجاز انکی نسل سے ہین

قصہ حضرت اسحٰق و یعقوب علیہما السلام کا

خبر ہی کہ حضرت اسحاق بعد حضرت اسماعیلؑ کے وفات پائے انکی عمر ایکسو ساٹھہ برس کی تھی حقتعالی نے ان کو پیغمبر
کر کے بھیجا اہل کنعان پر اور بی بی آپکی اہل کنعان کے سردار کی بیٹی تھی ان سے دو بیٹے پیدا ہوئے عیص اور
یعقوب وجہ تسمیہ یعقوبؑ کا یہہ ہی کہ عیص کے عقب یعنے پیچھے تولد ہوئے جب دونون حضرات بڑے
ہوئے حضرت اسحاقؑ نے عیص کو اسماعیلؑ کی بیٹی سے شادی کردی اور حضرت یعقوب کو کہا کہ تمکو
کنعان کے سردار کی بیٹی سے بیاہ دونگا اور ان کی مان نے کہا کہ تمھارے مامون کی بیٹی سے تمھاری
شادی کردونگی کہ وہ بڑا مالدار ہی ملک شام مین اسکے برابر کوئی نہین یعقوبؑ اس بات کو سنکر تعلل کرتے
تھے کہ شادی نہین کرونگا اور حضرت عیص کو اسحاق بہت چاہتے تھے وہ اکثر اوقات شکار کرتے
تھے یعقوبؑ نہین کرتے ایک روز حالت ضعیفی مین حضرت اسحاقؑ نے عیص سے کہا کہ ایک بکری جنگلی یا
ہرن شکار کر کے کباب اسکا مجھے کھلا تو مین دعا کرونگا کہ خدا تعالی تمکو پیغمبری دیوے تب عیص تیر و کمان
لیکر باپ کے لئے شکار کو نکلے ان کی مان یعقوبؑ کو زیادہ پیار کرتی تھین بولین کہ ایک بکری موٹی تازی
اپنی لاکر ذبح کر کے بناکے جلدی سے اپنے باپ کو کھلا تو تجھے دعا کرے تب یعقوب نے اپنی والدہ
کے فرمانے سے ایک بکری ذبح کر کے جلدی جلدی کباب بناکے لادیا حضرت تو آنکھون سے معذور
تھے بوئے کباب پاکے بولے کہ کون لایا ہی حضرت یعقوبؑ کی مان نے کہا کہ عیص لایا ہی فرمایا کہ سامنے
لادو حضرت یعقوب نے سامنے لادیا جب حضرت اُسے کھا کے خوش ہوئے تب یعقوبؑ کی مان نے
کہا یا حضرت آپ گوشت کھلانیوالیکو دعا کیجئے تب حضرت نے یہہ دعا فرمائی یا رب مجھے جس

بیٹے نے پھر گوشت کھلایا ہی اسکو اسکی اولاد کو پیغمبر کیجیو بعد اسکے حضرت عیص شکار سے آئے کباب بناکر حضرت کے سامنے رکھدیا تب حضرت اسحٰق علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ میری بی بی نے حیلہ کرکے یعقوب کے ہاتھ سے کباب کھلایا اور اسکے حق مین دعا کہوایا کہ اُسے بہت چاہتی تھین پس حضرت نے کہا ای عیص تیری دعا یعقوب نے لی عیص نے اسبات کو سنکر طیش مین آکر کہا کہ مین یعقوب کو مارڈالونگا تب حضرت اسحاق نے اس سے کہا کہ مت مار تیرے لئے بھی مین دعا کرونگا کہ تمھاری نسل سے خلایق بہت پیدا ہو تب حضرت کی دعا سے عیص کی اولاد بڑھی مغرب اور اسکندریہ اور کنارے دریا کے انکی اولاد پھیل گئی ایک بیٹے کا نام روم تھا اب جس کا نام شہر روم ہی اسکو استنبول بھی کہتے ہین انھون نے دہ بسایا پس روم کی نسبت انہی کی طرف ہی اور انہی کی اولاد بہت ہی پس حضرت اسحاقؑ نے بعد ایک سو ساٹھ برس کے وفات پائی اور اپنی والدہ حضرت سارہ خاتون کی قبر کے پاس مدفون ہوئے بعد اسکے یعقوب ڈر گئے کہ مبادا عیص مجھکو نہ مار ڈالے مارے خوف کے دن کو چھپے رہتے شب کو نکلتے اسیطرح ایک برس گذرا بعد اسکے ایک روز ان کی مان نے کہا کہ تم اپنے ماموں کے پاس شام مین جار ہو وہ وہانکا رئیس اور بڑا مالدار ہی اسکی بیٹی سے تجھے بیاہ دونگی اور اپنے باپ کی وصیت بجالا یہان مت رہ تو تیری جان بچے تب حضرت یعقوب کنعان سے رات ہی رات کو نکلکر شام کی طرف چلے گئے کیونکہ یعقوب علیہ السلام رات کو نکل گئے تھے اسلئے نام انکا اسرائیل رہا وجہ تسمیہ اسرائیل کا شب کو نکلنے کے باعث ہوا اور یعقوب بسبب عقب ہونے عیص کے ہوا یہہ حال تورات مین بھی مرقوم ہی پس دونون نام کا وجہہ تسمیہ معلوم ہوا جب اپنے ماموں کے پاس مین جا پہنچے انھون نے تسلی دیکر کہا کہ تم یہان رہو اور بہت پیار کرنے لگے دو بیٹیاں انکی تھین بڑی کا نام لیا اور چھوٹی کا نام راحیل تھا لیکن راحیل خوبصورت تھی حضرت یعقوب نے اپنے ماموں سے کہا کہ راحیل کو بیاہ دو میرے ساتھ کیونکہ میرے باپ کی وصیت ہی کہ تم اپنے ماموں کی بیٹی سے شادی کیجیو تب اسنے کہا کہ تمھارے باپکی کوئی شی تمھارے پاس نہین ہی اپنی بیٹی کو نہ دینگا کیونکہ دون دین مہر کہان سے دوگے اگرچہ مجھکو دولت ہے حضرت نے فرمایا میرے پاس کچھ نہین مگر چند

سال تمھاری بکریان چرا کر اسکی مزدوری سے دین مہر دونگا تب مامون نے انکے کہا کہ تم کسکو مانگتے
ہو حضرت نے فرمایا راحیل کو پس دونون مین شرط ہوئی کہ یعقوبؑ سات برس میری بکریان چراکے
راحیل کو شادی کریگا جب سات برس گذرے تب یعقوبؑ نے راحیل کی درخواست کی تب ان کے
مامون نے بڑی بیٹی کو کہ نام اسکا لیا تھا شب کو خلوت مین یعقوبؑ کے سپرد کیا حالانکہ شرط شادی کی
راحیل سے تھی دوسرے دن مامون کے پاس جاکے بولے کہ مین لیا کو نہین چاہتا تھا راحیل کی درخواست
تھی اُسے چاہتا ہون اُسنے کہا کہ وہ بدصورت ہی اور لوگ کیا کہینگے کہ بڑی بیٹی کو گھر مین
رکھ کے چھوٹی بیٹی کو بیاہ دیا اور بڑی گھر مین رہی یہہ بڑا عیب ہی اگر راحیل کو چاہتے ہو تو سات
برس پھر بکریان چراؤ اس زمانے مین دو بہنون کو ایک شخص سے بیاہ دینا جایز تھا حضرت ابراہیمؑ
کے ایام سے تا نزول توریت موسیٰ پر بعد اسکے توریت اور قرآن مین دو بہنون کو جمع کرنا حرام
ہوا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَاَنْ تَجْمَعُوا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ترجمہ اور اکٹھے نکرو
دو بہنون کو مگر جو آگے ہو چکا پس یعقوبؑ نے اور بھی سات برس مامون کی بکریان چرائین تب انکو
راحیل سے شادی کردیا اور مال اسباب بہت دیکر دونون بیٹیون اور داماد کو اپنے پاس رکھا
بی بی لیا کے بطن سے چھ بیٹے تولد ہوئے روبین شمعون لیوی یہودا اسخار زبولون یہہ نام توریت
مین بھی ہین اور ایک مدت تک بی بی راحیل سے اولاد نہوئی اسکی ایک لونڈی تھی زلفی نام اُسے
حضرت یعقوبؑ کی خدمت مین دیا اُسسے دو بیٹے پیدا ہوئے دان اور نفتالی اور بی بی لیا نے بھی
اسی پر رشک کرکے حضرت کو ایک لونڈی دی اُسسے بھی دو بیٹے ہوئے گاد اور اشر نام تھا بعد اسکے
بی بی راحیل سے حضرت یوسف علیہ السلام تولد ہوئے جمال صورت ایسا تھا کہ جسکا وصف اللہ نے
قرآن مجید مین بیان فرمایا پس حضرت یوسفؑ سمیت حضرت یعقوبؑ کے گھر مین گیارہ بیٹے تولد ہوئے
سب بیٹون سے یوسفؑ کو زیادہ پیار کرتے ایک گھڑی آنکھون سے جدا نہ کرتے اور یعقوبؑ کنعان سے
شام مین مامون کے پاس جب گئے اسکے اکیس برس کے بعد یوسفؑ پیدا ہوئے مال اولاد حضرت کو اللہ نے
بہت عنایت کیا تھا تب کنعان کا قصد کیا کہ اپنی والدہ کو جاکے دیکھے اور انکی خدمت سے مشرف ہو پس اپنے

ماموں سے اجازت مانگی اسنے بموجب کہنے کے مال و اسباب بہت سا دیکر دونوں بیٹیوں کو ہمراہ کر دیا یعقوبؑ دونوں قبیلے اور دو حرم اور گیارہ بیٹے اور مال و اسباب اور بہت چارپائے لیکر کنعان کو چلے راہ مین یہہ اندیشہ کرتے تھے کہ ہنوز عداوت و غصہ عیص کے دل سے نہ گیا ہوگا شاید مجھ کو مار ڈالے تب جاتے جاتے کنعان کے پاس جب پہنچے اتفاقاً حضرت عیص میدان کی طرف شکار کو نکلے تھے راہ مین ملاقات ہوئی انکو حضرت یعقوبؑ نے دور سے پہچانا تب اپنے نوکر چاکر غلام خدمتگاروں کو کہہ دیا کہ اگر یہہ شخص تم لوگون سے پوچھے کہ یہہ مال و اسباب کسکا ہے تو تم کہیو کہ عیص کا ایک غلام تھا اسکا نام یعقوب ملک شام مین گیا تھا اسکا اسباب ہے اور یعقوبؑ ڈر کے مارے اپنے قافلے کے اندر چھپے ہوئے آتے تھے جب بکریون کے سائیان مین آ پہنچے پھر عیص نے پوچھا وہ بکری خانہ کسکا ہے سبھون نے کہا عیص کا غلام یعقوب جو شام مین گیا تھا اسیکا ہے جب عیص نے یعقوبؑ کا نام سنا آبدیدہ ہوکر کہنے لگے کہ یعقوبؑ عیص کا غلام نہین اسکا بھائی ہے اسکی جان سے زیادہ ہے سبھون نے کہا کہ یعقوبؑ شام مین بھی کہتے تھے کہ عیص کا غلام ہون جب یعقوبؑ نے دور سے دیکھا کہ عیص آبدیدہ ہوئے تب آکے بغلگیر ہوئے گودی مین لیا اور دونو زار زار روئے اسدن وہان منزل کرکے دوسرے دن گھر مین تشریف لائے بعد ایک برس کے بی بی راحیل سے اور ایک بیٹا تولد ہوا اسکا نام بنیامین رکھا بعد تولد ہونیکے ان کی مان نے انتقال فرمایا تب بی بی نے بنیامین کو پرورش کیا اپنے بیٹون اور حضرت یوسفؑ سے زیادہ پیار کرتین حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے پیدا ہونیکے بعد حق تعالیٰ نے انکو پیغمبری دی تب کنعان مین بہت خلق اللہ انپر ایمان لائی اور ہدایت پائی جب عیص کو انکے پیغمبری کی دلیل پہنچی یقین ہوا تب انکے ساتھ ایک جگہہ مین رہنے کا اتفاق ہوا عیص نے کہا اے بھائی مجھے یہان ایک مدت گذری ہنوز غریب رہا اور تم بھی ہے اب تم یہان بود و باش کرو تم اس سرزمین کے پیغمبر ہو مین کہین جا رہونگا جب حضرت عیص کی اولاد بہت ہوئی تمام ملکون مین نکل گئی ایک بیٹے کا نام روم انکو لیکر حضرت عیص رخصت ہوکر اسجگہہ مین جا پہنچے اب جسکو روم کہتے ہین وہان جاکر انتقال فرمایا اور وہ بیٹے انکے وہان رہے اولاد ان کی بہت ہوئی مروی ہے بعض سے کہ عیص کی نسل سے بجز ایوبؑ کے کوئی پیغمبر نہ ہوا اور تمام پیغمبر ایوبؑ کی نسل سے تھے ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کا

حق سبحانہ تعالی نے حضرت یوسفؑ کے قصے کو قرآن شریف مین احسن القصص کرکے بیان فرمایا ہے اور ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قصے سے خوب آگاہ فرمایا جیسا کہ قولہ تعالی نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَٰذَا الْقُرْآنَ وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ ترجمہ ہم بیان کرتے ہین تیرے پاس بہتر بیان اسواسطے کہ بھیجا ہمنے تیری طرف یہہ قرآن اور تو تھا پہلے اسکے بیخبرون مین علمانے اس مین اختلاف کیا ہے کہ حق تعالی نے اس قصے کو سب قصون سے قرآن شریف کے بہتر قصہ کیون فرمایا ہے بعضون نے کہا کہ یہہ قصہ سب پیغمبرونکے قصّون سے احسن ہے اور بعض نے کہا کہ صبر جمیل یعقوبؑ کا قرآن مجید مین مذکور ہے کہ صبر سب سے بہتر ہے اِسلئے حق تعالی نے اس قصے کو احسن کہا اور بعض نے کہا ہے کہ پہلے باتین خواب کی تھین براستی تمام حقیقتین اس مین بیان ہوئی ہین اور سورۂ یوسف نازل ہونیکا سبب یہہ تھا کہ ایک روز سات یہودی نے آکے حضرت عمر ابن خطابؓ سے مباحثہ کیا اعنی یہودیون نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ ہماری توریت بہتر ہے تمھارے قرآن سے اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہمارا قرآن شریف بہتر ہے تمھاری توریت سے یہودیون نے کہا کہ حضرت یوسفؑ کا قصہ توریت مین مذکور ہے قرآن مین نہین اور حالانکہ وہ بہتر قصون مین سے ہے حضرت عمرؓ اسبات کو سنکر بہت دلگیر ہوئے اور رسولؐ خدا کے پاس آکے حال مناظرہ کا بیان کیا رسولؐ خدا اسکے جواب سے متفکر ہوئے اتنے مین جبرئیل امین بحکم ربّ العالمین حضرت سید المرسلین کے پاس آپہنچے اور قصہ حضرت یوسفؑ کا بیان فرمایا قصے کا شروع یہہ تھا جب یعقوب علیہ السلام بعد مدّت کے شام سے کنعان مین تشریف لائے اور یہان مقیم ہوئے بی بی راحیل یعنے حضرت یوسفؑ کی والدہ نے بعد تولد ہونے بنیامین کے فوت کی اسوقت حضرت یوسفؑ کی عمر پانچ برس کی تھی گیارہ بھائیون سے وہ بہت خوبصورت تھے یعقوب ان کو سب بیٹون سے زیادہ پیار کرتے بنیامین شیرخوار تھے ان کی خالہ لیا نے انکو پرورش کیا اور یعقوبؑ کی ایک بہن تھین ایکدن انھون نے یعقوبؑ کے گھر جاکر سب بیٹون کو ان کے دیکھا پر انکو کسی پر پیار نہ لگا مگر حضرت

یوسف پر فریفتہ ہوئین تب یعقوب سے کہا تم کثیرالاولاد ہو اور تمھاری ایک بی بی ہے خدمت سب بیٹیون کی ایک سے نہین ہوسکتی ہے یوسف کو مجھے دو ہم اسکی خدمت اور پرورش کرینگے یعقوب نے بہن کے فرمانیسے حضرت یوسف کو انکے سپرد کیا تب وے یوسف کو اپنے گھر لے گئین اور ناز و نعمت سے پرورش کرنے لگین اسکے لئے ہرگھڑی یعقوب کا دل تڑپتا رہتا تھا اور بہن کے گھر جا جاکے دیکھہ آتے تھے اسیطرح روز بروز حضرت یعقوب کی محبت یوسف پر زیادہ بڑھنے لگی تب بہن سے کہا کہ مین بغیر یوسف کے ایک ساعت رہ نہین سکتا ہون میرے پاس اُسے بھیجدو تب اُن کی ہمشیرہ نے جواب دیا کہ مین بھی بے اسکے رہ نہین سکتی ہون اسمین حضرت نے فرمایا کہ یوسف ایک ہفتہ تمھارے پاس رہے اور ایکہفتہ میرے پاس اُسنے کہا کہ اچھا پہلا ہفتہ میرے پاس رہے تب حضرت نے قبول کیا اور ایکدن کا ذکر ہے کہ ابراہیم خلیل اللہ کا ایک کمربند تھا حضرت یعقوب کی بڑی بہن کو وہ کمربند دادا کی میراث سے انکے حصے مین پہنچا تھا اور وہی کمربند دوال سے ابراہیم نے وقت قربانی اسماعیل کے ہاتھہ پانوُن باندھے تھے جب یوسف پھپھی کے گھر مین سات دن رہے اسکے بعد حضرت یعقوب نے اُسے طلب کیا تب ان کی بہن نے ایک حیلہ سازی کی تاکہ یوسف کو انکا باپ نہ لیجا سکے وہ کمربند حضرت یوسف کی کمر مین چھپاکے کپڑے کے تلے باندھ دیا تھا کہ حضرت یوسف کو کسی بہانیسے چور بناکے پھر اپنے گھر مین لے آؤن اس ایّام مین ابراہیم کی ملّت و دین مین ایسا حکم تھا کہ جو کوئی کسی کی چیز چراتا اور وہ پکڑا جاتا تو وہ شخص صاحب مال کا غلام ہوتا پس بعد سات دن کے حضرت یعقوب نے یوسف کو منگوا لیا پھر انکی پھپھی نے حیلہ کرکے یعقوب کے پاس آکر کہا کہ کمربند میرے باپ کا کیا ہوا یقین ہے کہ یوسف کے ہمراہ جو لوگ تھے انھون نے چرایا ہے سب کو تم حاضر کرو جھوٹھ موٹھ پوچھہ پاچھہ کر حضرت یوسف کے پاس جاکے انکی کمر سے کمربند جھٹ کھولڈالا اور کہا کہ یوسف میرے پاس مجرم ہوا اب دس برس قید رہے اور خدمت کرے تب یعقوب نے خجل ہوکر اپنی بہن کو یوسف کے لیجانے کی رضا دی بعد دو برس کے خواہر نے انکی وفات کی بعد اُسکے حضرت یعقوب نے یوسف کو گھر مین لائے اور سب فرزند سے زیادہ حضرت یوسف کو عزیز تر رکھتے ایکدن حضرت یوسف نے

اپنی والدہ سے یہہ بیان کیا کہ مین نے شب گذشتہ کو خواب مین دیکھا ہی کہ آفتاب اور مہتاب اور گیارہ ستارون نے آسمان سے اُترکے مجھے سجدہ کیا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی اِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ترجمہ جسوقت کہا یوسف نے اپنے باپ کو ای باپ مین نے دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند نے بھی مجھے سجدہ کیا یعقوب نے جب معلوم کیا کہ بھائی سب انکو ذلیل کرینگے تب کہا اُسسے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا

قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ ترجمہ کہا یعقوب نے ای بیٹے مت بیان کر خواب اپنا اپنے بھائیون پاس پھر وے بناوینگے البتہ تیرے واسطے کچھ فریب البتہ شیطان ہی انسان کا صریح دشمن یعنے اسکی تعبیر ظاہر سنتے ہی سمجھ لینگے بارہ بھائی تھے ایک باپ اور چار ماؤن سے اور انکی طرف محتاج ہوتے پھر شیطان نے انکے دلمین حسد ڈالا حضرت یعقوب نے تعبیر خواب یوسف سے کہی قولہ تعالی وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ

وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ترجمہ اور اسیطرح نوازیگا تجھکو تیرا رب اور سکھاویگا تجھکو تعبیر بتانی باتونکے یعنے خوابون کی اور پورا کریگا اپنا انعام تجھپر اور یعقوب کے گھر پر جیسا پورا کیا ہی تیرے دو باپون پہلے سے یعنے دو دادے ابراہیمؑ اور اسحاقؑ پر البتہ تیرا رب خبردار ہی اور حکمت والا یعنے نوازش اللہ کی سجدہ سے سمجھو اور کل بتانی باتون کی اس مین داخل ہی خوابکی تعبیر انکی ذہن کی رسائی سے اور لیاقت سے کہ ایسا خواب اپنا سب دیکھا چھوٹی عمر مین ابراہیمؑ و اسحاقؑ کا نام لیا اور نام اپنا نہین لیا عاجزی سے پس یہہ تعبیر خواب بھائیون نے کہین سنی تب حسد کرنے لگے اور بولے قولہ تعالے

إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ترجمہ اور جب کہنے لگے انکے بھائی البتہ یوسف اور اسکا بھائی زیادہ پیارا ہی ہمارے باپ کو ہمسے اور ہم قوت کے لوگ ہین البتہ ہمارا باپ خطا مین ہی صریح ہم وقت پر کام آنیوالے ہین اور یہہ لڑکے چھوٹے اور ایک بھائی اسکا سگا ہی اور سب سوتیلے یہہ باتین حالت نابالغی

مین کہی تھی کسی وجہ سے انپر طعنہ درست نہین سب بھائی ان کے نبی ہوئے اور بڑا مرتبہ پایا لیکن ابتدا مین سب نے رنج اٹھائے اپنے باپ اور بھائی کے اور کہنے لگے قولہ تعالیٰ اُقْتُلُوا یُوسُفَ اَوِ اطْرَحُوهُ اَرْضًا یَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ترجمہ بھائیون نے اپس مین صلاح کی کہ مار ڈالو یوسف کو یا پھینک دو کسی ملک مین کہ اکیلا رہے تاکہ تم پر توجہ ہو تمہارے باپ کی اور ہو رہیوا سکے پیچھے نیک لوگ یعنے انکے بھائیون نے کہا کہ مار ڈالو یا کسی کوئین مین پھینکو کہ اسکو باپ نہ دیکھے اور توبہ کرو اور مطیع باپ کے رہیو تاکہ خدا تعالیٰ ہمکو عفو کرے انمین ایک بھائی کا نام یہودا تھا سب اسکے تابعدار تھے اسنے کہا کہ مت مارو چنانچہ قولہ تعالیٰ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا یُوسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّیَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ترجمہ بولا ایک بولنے والا مت مارو یوسف کو اور پھینک دو اسکو گمنام کوئین کہ اٹھا لیجائے اسکو کوئی مسافر اگر تمکو کرنا ہی ہے انکے بڑے نے کہا کہ مار ڈالنا بڑا گناہ ہے لیکن راہ کے کنارے میدان کے کسی کوئے مین ڈالدینا صلاح ہے تاکہ کوئی سوداگر پانی کے لئے کوئین پر آئیگا اسے اٹھا کر کسی ملک مین اس ملک سے باپکی نظرون سے دور لیجا پھینکے گا تو ہم بدنامی اور خون ناحق سے رہائی پاوینگے تب سبھون نے ایک جا جمع ہو کر صلاح و مشورت کی کہ یوسف کو کیونکر باپ کے سامنے سے دور میدان مین لیجاوین جو دل کا مقصد برآوے ہر چند کہ اپنے باپ کو سمجھاتے کہ یوسف عزیز کو ہمارے ہمراہ کر دو کہ میدان مین جا کے کھیل و کھلاوین حضرت قبول نہین کرتے تھے سبھون نے اتفاق کیا کہ یوسف کو فریب دیا چاہئے تو خود باپ سے بولیگا تب سبھون نے یوسف سے کہا کہ ای پیارے بھائی سیر اور تماشا میدان کا ہمارے ساتھ دیکھنے چلو تو خوب تماشا اور کھیل میدان مین تمہین دکھلاوین اور بکریکا دودھ کے پلاوین اسنے کہا کہ مین تو جانے چاہتا ہون لیکن باپکا حکم نہین کیونکر جاؤن انھون نے کہا تم باپ کے پاس جا کے بولو البتہ حکم دینگے تب انکے بھائیون نے اُن کے سر کے بالون مین کنگھی کر کے باپ پاس بھیجدیا حضرت نے دیکھ کر اسے گودی مین اٹھا لیا اور اسکے سر و چشم پر بوسہ دیا حضرت یوسف بھی اپنے باپ کے ہاتھ پاؤن چوم کے کہنے لگے ای بابا جان مین بھائیون کے ساتھ میدان مین جانے چاہتا ہون کہ سیر میدان کی کرون اور تماشا دیکھون اور

بکری کا دودہ پیوین اگر حضور کی اجازت ہو تو جاؤن دل خوش کر آون حضرت نے کہا کہ نعم بات
انکے بھائیون نے سنی کہ یوسفؑ کے جواب مین والد نے نعم کہا اور اذن دیا تب یہہ دا سے سبھون
نے کہا کہ باپ سے جا کے اجازت مانگو اسنے کہا کہ تم ہمارے ساتھ عہد کرو کہ یوسفؑ کو نمارو گے تب ہم
جا کے بولینگے سب نے عہد کیا اسکے بعد سب متفق ہو کر باپ کے پاس گئے اور کہا جیسا کہ قولہ تعالے
قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ه أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ
وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ترجمہ بولے ای باپ کیا ہی کہ اعتبار نہین تیرے ہمارا یوسف پر اور ہمتو اسکے خیر خواہ ہین بھیج
اسکو ہمارے ساتھ کل کہ کچھ کھاوے اور کھیلے اور ہم تو اسکے نگہبان ہین حضرت یعقوب نے فرمایا ای بیٹو
مین ڈرتا ہون کہ تم جاؤگے اور یوسف کو بھی لیجاؤگے اور مین اکیلا رہون گھر مین جیسا کہ قولہ تعالیٰ
قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَن تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَن يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ ترجمہ یعقوبؑ نے
کہا مجھ کو غم ہوتا ہی اسسے کہ لیجاؤگے اسکو اور ڈرتا ہون کہ کھا جاوے اسکو بھیڑیا اور تم اس سے بیخبر رہوگے
یعنے اسکو بھیڑیے کا بہانہ کرتا تھا سو وہی انکے دل مین خوف آیا اور یہہ سواسطے کہا کہ خواب مین دیکھا کہ بھیڑیے
نے یوسف پر حملہ کیا تھا اسلیئے ہمیشہ اس خواب سے ڈرتے اور بھائیون نے انکے حضرت یعقوبؑ کو کہا جیسا
قولہ تعالیٰ قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَّخَاسِرُونَ ترجمہ وے بولے اگر
کھا گیا اسکو بھیڑیا اور ہم یہہ جماعت ہین قوت ور تو تو ہمنے سب کچھ گنوایا یعنے اگر بھیڑیا اسکو
کھائیگا کیا اتنا نہ ہوگا کہ ہم دس بھائی روک سکینگے تو اس وقت ہم گنہگار رہونگے پس یعقوبؑ
نے انھون سے فریب کھا کر یوسفؑ کو ایک روز کے لئے اجازت دی اور رخصت کے وقت یوسفؑ
کو فرمایا ای میرے جان دیدہ سے اپنے دیدہ ملا کے جاؤ ذرا آ تجھے گود مین لون پھر دیکھون
یا نہ دیکھون بعد اسکے اپنے بیٹونکو کہا کہ یوسفؑ کو تمھین سونپا اب جاؤ پھر اسی پانون سے سلامت
آؤ میرے پاس یہہ کہکر رخصت کیا سب چلے گئے قولہ تعالے فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَن يَجْعَلُوهُ
فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ ترجمہ جب لیکر چلے اور متفق ہوئے کہ ڈالین اس کو گمنام کوئین مین پس
آتے جاتے کنعان سے چھہ کوس کے فاصلے پر اپنے بکریون کی چراگاہ مین جا پہنچے یوسفؑ

کھیل کود کے خوشیان کرتے ہوئے چلے بھائیون نے انکے اوپر ظلم اور دست درازی اور طمانچہ لگانا
شروع کیا اُسنے فریاد وزاری کی اور کہنے لگے کہ مین نے ایسا کیا گناہ کیا ہی جو تم ہم پر ظلم کرتے
ہو کیا میرے باپ نے مجھے تمکو نہین سونپا ہی آیا میرے بھائی نہین ہوا اپنے باپ کی وصیت اور
نعمتین مت بھولو اور بے مادری اور یسیری پر میرے رحم کرو ہرچند کہ اُسنے یہہ کہا انھون نے نہ سنا
مارتے ہی رہے سبھون نے کہا کہ تو نے یہہ جھوٹھہ بات بناکر باپ سے کہی ہی کہ مین نے خواب مین
دیکھا ہی کہ آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ ستارون نے مجھے آکے سجدہ کیا ہی شاید تیری آرزو
یہی تھی کہ ہم سب تیرے زیر حکم رہین اب تیری موت آچکی ہی اور نہین ہی کوئی ایسا کہ تیرا پشت پناہ ہو جب
یہہ باتین سنی یہودا کے پانو پر جا پڑے اُسنے اُنھونکو منع کیا کہ اپنے عہد پر قایم رہو اُسے مت
مارو وے بولے اسکو کوئی کوئین مین ڈالا چاہیے تب یوسفؑ کو کوئین کے کنارے پر لیجا کر ننگا کرکے
دست وپا باندہ ڈول مین بٹھا کر کوئین مین ڈالدیا یوسفؑ فریاد وزاری کرنے لگے اور کہا کہ آج
کوئی نہین کہ میرے باپ پیر ضعیف کو خبر پہنچاوے کہ آکے دیکھے ظالمون نے کس چاہ مصیبت
مین مجھہ بیگناہ کو گرایا اور ترس نہ کھایا یوسف اندھیرے کوئین مین جب آدھی راہ مین جا پہنچے
رسی ڈول کی یہودا کے ہاتھہ مین تھی اسکے بڑے بھائی ظالم شمعون نے اگر جلدی سے ڈول کی رسی کاٹ
دی ارادہ اسکا یہہ تھا کہ جلد کوئین مین گرے اور مرجائے قضائے الٰہی سے ایک نیزہ پانی کوئین مین
خالی تھا خدا کے حکم سے جبرئیلؑ نے آکر ان کو کوئین کے اندر پانی کے اوپر ایک پتھر پر بٹھادیا
پانی کے اندر جانے نہ دیا کہ انکو ضرر ہو محققون نے اسمین اختلاف کیا ہی کہ یوسفؑ کوئین مین کئی دن
تھے بعضون نے کہا سات رات دن تھے جب بھائیون نے ان کو چاہ مین ڈالا انکو یقین ہوا کہ
یوسف مرگیا اور ہمنے بلا سے نجات پائی اب یہہ بہتر ہی کہ ہم توبہ کرین اور خدا اسکو قبول کرے
اور روز وشب باپ کی خدمت ہم کیا کرین اور وہ ہمسے راضی رہین یوسفؑ کوئین کے اندر روتے
روتے قریب الہلاک ہوئے تھے قولہ تعالیٰ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُم بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا
يَشْعُرُونَ ۝ ترجمہ اور ہم نے اشارت کی اُسکو کہ تو جتادیگا انکو انکا یہہ کام اور وے نجانینگے

فایدہ پھر جب لیکر چلے فرمایا کہ آگے نہ فرمایا کہ کیا ہوا اسواسطے کہ لایق بیان کے نہین جو کچھ بھائیون نے سلوک کیا راہ مین بُرا کہتے اور مارتے لیگئے نہ انکے رونے پر رحم کھایا نہ فریاد پر پھر کوئین مین ڈالا وہ کناریکو پکڑکر رہگئے تب رسی مین باندہکر لٹکا دیا آدھی دورسے چھوڑدیا تب پانی مین گرے چوٹ سے بچے گوشے مین ایک پتھر پر بیٹھ رہے اور بھائیون نے کرتا اتارکر ننگا کرڈالا تب وہان حق تعالی کی بشارت پہنچی کہ ایک وقت تو انکو یاد دلاویگا انکا کام پس جبرئیل آپہنچے اور بولے اے یوسف خدا تعالی فرماتا ہی کہ کچھ اندیشہ مت کر واپنے بھائیون کے ظلم سے خدا تعالی نے تجھے برگزیدہ کیا ہی اور انھون کو تیرا تابع اور مطیع کیا بعد ازان سب بھائی آپسمین کہنے لگے کہ باپ کے پاس جاکے کیا جواب دینگے اگر یوسف کو طلب کرے اسکی کیا تدبیر ہی یہی بولینگے ہم کہ یوسف کو بھیڑیا کھاگیا پس ایک بزغالہ بکری کا ذبح کرکے اسکے خون سے پیرہن یوسف کا آلودہ کرکے باپ کو لاکے دکھایا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا وَجَآؤُ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ترجمہ اور آئے اپنے باپ پاس اندھیرا پڑے روتے ہوئے کہنے لگے ای باپ ہم دوڑنے لگے آگے نکلنے کو اور چھوڑا یوسف کو اپنے اسباب پاس پھر اسکو کھاگیا بھیڑیا اور تو باور نہ کرے گا ہمارا کہنا اگرچہ سچے ہون جب رات ہوئی کرتا خون آلودہ یوسف کا لیکر باپ کے پاس آحاضر ہوئے اور بولے کہ ہم نزدیک بکریون کے گلے کے پاس گئے تھے اور یوسف کو اسباب پاس رکھ گئے تھے بھیڑیا آکر اسکو کھاگیا ای باپ ہم خوب جانتے ہین کہ آپ ہمارے بات کی تکذیب کرینگے اگر ہم ہزارون بات سچ کہینگے پھر بھی آپ کو باور نہوگی تب کرتا خون آلودہ نکالکر دکھائے حضرت نے باور نہ کیا قولہ تعالی وَجَآؤُ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ترجمہ اور لائے اسکے کرتے پر لہو لگا کر جھوٹھ جب یعقوب نے کرتا خون آلودہ دیکھا اور دریدہ نہ پایا بیٹون سے کہا اس پیراہن مین بو یوسف کی نہین پائی جاتی ہی شاید بھیڑیا یوسف پر مہربان زیادہ ہیگا تم سے کیونکر اسکو کھایا اور پیراہن نہین پھاڑا اگر تم سچ کہتے ہو تو بھیڑیئے کو لا حاضر کرو تب بھائیون نے انکے صحرا مین سے ایک بھیڑیئے کو پکڑ منگواکے

تب وہ آسمان کی طرف منہہ کرکے کچھہ بول رہا تھا بعد اسکے یہہ بلاے مہلکہ ناگہانی آپہنچی یہہ سنتے ہی سمعون
نے یوسف کے پاس جاکے معذرت کی اور تقصیر اپنی معاف کروانا چاہے اُسنے دعا کی تب فوراً وہ ہوا
بحکم خدا موقوف ہوئی بعدہ جب وہان سے گئے مصر مین جب پہنچے کہ مالک ابن زعر نے ایسا ایک
غلام عبرانی خوبصورت لاثانی کہ پردۂ زمین پر ہوا ہی نہ ہوگا لایا ہی یہہ سنکر تمام اہل مصر سوداگر کے
استقبال کو آئے حضرت یوسفؑ کو دیکھا جو صفتین سنی تھین اس سے زیادہ پایا اور مالک نے اپنے
گھر کو سنوارا فرش فروش دیباے رومی کا بچھوایا اور حضرت یوسف کو لباس فاخرہ پہنا کر تاج زر کا
سر پر رکھا بعدہ شہر مین منادی کروادی کہ ایک غلام خوبصورت خوش خلق عقلمند دانا چالاک فرمانبردار
حیادار بیچا چاہتا ہون جسکو خواہش ہو خریدنے کے وقت پر آ حاضر ہووے یہہ منادی سنکر اہل مصر
ادنی اعلی مالک کے گھر کے پاس آکر جمع ہوئے یوسف نے لوگونکو جب دیکھا کہ میری قیمت بیش وپیش
کرتے ہین تب اپنے دل سے کہا کہ یہہ مالک بیچنے مین میرے عجب خطا مین پڑا ہی کہ اُسدن میرے
تینُون بھائیون کے ہاتھہ سے جو اصل میری ان سب کو معلوم تھی نو درم کو مول لیا تھا آج کوئی مجھہ کو
نہین پہچانتا ہی کیون نہین پچاس درم کو بیچتا ہی جب یوسف نے قیمت اپنی اس قدر
انکساری سے ٹھہرائے تب خداے تعالی کی طرف سے الہام ہوا ای یوسف تونے آئینہ مین اپنی شکل وصورت
دیکھہ کر فخر سے اپنی قیمت کا آپ ہی زیادہ مول ٹھہرایا تھا آج عجز وانکساری سے قیمت اپنی کم کئے
ہو اب تجھپر فضل الٰہی ہوا اب دیکھہ تیری قیمت کسقدر زیادہ ہوتی ہی اور کتنا فضل ہوتا ہی
مالک نے یوسف کو لباس فاخرہ پہنا کر کرسی پر بیٹھایا اور لوگونین پکار کے بولا مَنْ یَّشْتَرِیْ غُلَامًا
لَطِیْفًا ظَرِیْفًا لَیْسَ مِثْلُهٗ فِی الدُّنْیَا حضرت یوسف نے فرمایا یون نہین ایسا کہو کہ مَنْ یَّشْتَرِیْ
غُلَامًا ضَعِیْفًا غَرِیْبًا مَظْلُوْمًا لَیْسَ مِثْلُهٗ فِی الدُّنْیَا دلال نے کہا ایسا دستور نہین یون کہنا
حضرت نے فرمایا اگر ایسا دستور نہین تو یون کہو کہ مَنْ یَّشْتَرِیْ یُوْسُفَ صِدِّیْقَ اللّٰهِ ابْنِ یَعْقُوْبَ
اِسْرَائِیْلَ اللّٰهِ ابْنِ اِسْحَاقَ صَفِیِّ اللّٰهِ اَخِیْ اِسْمَاعِیْلَ ذَبِیْحِ اللّٰهِ ابْنِ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ یہہ سنکر
دلال نے کہا کہ چپ رہو ایسا مت کہو اگر لوگ سنینگے تو مول نہین لینگے تب پکار دیا قیمت

کہ ایکدن یعقوبؑ نے کسی کی ضیافت کی تھی ایک فقیر بھوکھا محتاج انکے در پر آموجود ہوا سوال کھانیکا
کیا حضرتؑ نے فرمایا شاہ جی بیٹھو کھانا حاضر ہے اتنا بولکر حضرت کسیکام مین مشغول ہوئے کھلانیکے
فقیر محروم بھوکھا یہہ دعا کر کے چلا گیا الٰہی اسکی آرزو کو اس سے دور رکھیو یہہ دعا خدا نے قبول کی پس
اگر فقیر کو کھانا کھلاتے تو قوت اسکی چالیسدن تک رہتی اور وہ عبادت کرتے اب بعوض چالیس دن
کے چالیس برس تک یوسفؑ کے غم مین تو رہیگا یہہ الہام ہوا تب یعقوبؑ نے خدا کی درگاہ مین التجا
کی یا الٰہی تو کریم رحیم عالم الغیب ہے جو خطا مجھسے ہوئی تو فراموشی سے ہوئی قصدًا نہین فورًا جبرئیلؑ
نے اگر فرمایا ای یعقوب تم پر جو رنج گذرتا ہی یے سبب فراموشی کے ہی اور اگر قصدًا ہوا ہوتا
تو دونا رنج تجھپر گذرتا اسبات کو سوچنا چاہیے تاکہ بندونکو علم ہو کہ خدا جو چاہتا ہی سو کرتا ہی اسمین
کسیکا دخل نہین مروی ہی کہ جب یوسفؑ کے بھائیون نے انکے بدن سے کپڑے اتار کر ننگا کرکے
کوئیمین ڈالا اسیوقت امر الٰہی سے جبرئیلؑ نے پیراہن حریر کا بہشت سے لاکر انھین پہنا دیا وہ پیراہن
خلیل اللہ کا تھا کہ جسکی برکت سے آتش نمرود کی انپر گلذار ہوئی تھی اور نجات پائی وہ پیرہن حضرت
یعقوبؑ نے باپ کی میراث سے پایا تھا اور ایک تعویذ بہشت کا یعقوب نے حضرت یوسفؑ کے گلے مین
باندہ کر بھائیون کے ہمراہ کردیا تھا پھر اسی کپڑے اور تعویذ کو حضرت جبرئیلؑ نے آکر یوسفؑ کو کوئین
کے اندر پہنا دیا مورخین نے لکھا ہی کہ حضرت یوسف کا سن اس حین مین اٹھارہ برس کا تھا اور
بعضون نے لکھا ہی سترہ برس کا اور کسی نے کہا ہی بارہ برس کا تھا قول ثانی صحیح ہی اس کوئیکے
اندر یوسفؑ تین راتدن تھے اتفاقًا مرضی الٰہی سے ایک قافلہ سوداگرون کا مدین سے اسباب تجارتکا
لے کر مصر کو جاتا تھا ماندگی کے سبب سے راہ بھول کر اس کوئیکے پاس آ پہنچا آب و ہوا وہانکی
خوش پاکر وہان منزل کی لیکن وہ کوان سانپ بچھو سے پر اور آبادی سے دور اور پانی
بھی اسکا تلخ اور شور تھا مگر یوسفؑ کے گرنیسے شیرین ہو گیا تھا اور ان سوداگرون کے سردار کا نام مالک ابن
زعر تھا بشیر نام ایک غلام نے پانی کے لئے کوئین مین ڈول ڈالی جبرئیلؑ نے خدا کے حکم سے آکے کہا ای یوسفؑ
اس ڈول پر جا بیٹھے جب اسنے ڈول کھینچکر اٹھایا دیکھا کہ ایک لڑکا ماہرو صاحب جمال کبھی ایسا نہ دیکھا تھا

دنیا مین ثانی اسکا نہ تھا حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی نے جملہ حسن کو دو حصہ کرکے ایک حضرت یوسفؑ
کو بخشا اور دوسرا حصہ سارے جہان کو دیا سوداگرون نے جب ان کی کمال صورت دیکھی تب پوچھنے
لگے کہ تم کون ہو بنی آدم ہو یا فرشتے یا پری زادون مین سے ہو وہ بولے کہ نسل آدم سے ہون ۵
اور بھائی سب انکے کوئین کے کنارے بیٹھے تھے یہہ شور وغل سنکر انکے پاس آئے یوسفؑ کو دیکھا تب
بولے کہ یہہ غلام ہمارے گھر کا ہی مارے ڈر کے گھر سے بھاگ کر اس کوئین مین آگرا ہی حضرت یوسفؑ نے
یہہ جھوٹھ بچنا سنکر چاہا کہ کچھ بولین انکے بھائی شمعون نے زبان عبری مین بولا کہ اگر تم انسے کچھ
کہوگے تو جان سے مار ڈالونگا تب اسنے مارے خوف کے کچھ نہ کہا مالک ابن زعر نے انکو سوداگرون کے
قافلے مین لیجا کر چھپا رکھا لوگون نے انسے پوچھا کہ یہہ شخص کون ہی کہان سے لائے ہو وہ بولا
کہ یہہ متاع ہی دوسرے دن انکے بھائیون نے سوداگرون کے پاس جا کر کہا کہ اس غلام کو ہم
بیچینگے مالک نے کہا کہ مین لونگا لیکن میرے پاس اٹھارہ درم مصر کے ہین خرید و فروخت مین کہین
چلتے نہین تم چاہو تو لے لو پس حوالے کیا اور ایک لطف یہہ ہی کہ مصر کے دو درم کنعان کے ایکدرم
کے برابر ہین بایں حساب کنعان کے نو درم ہوتے ہین حضرت یوسفؑ کو اس قیمت سے بیچا یہہ غرض
تھی کہ باپ کی نظرون سے دور ڈالین والا محتاج نہ تھے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی وَشَرَوْهُ
بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ترجمہ اور بیچ آئے اسکو ناقص
مول کو گنتی کی پاولیان پاولی کہتے ہین چوآنی کو اور ہو رہے تھے اس سے بیزار دوسرا قول
ہی اگلے دن بھائی سب اُن کے کوٹے پر گئے قافلے مین پایا دعوی کیا جب ثابت ہوا اٹھارہ
درم کو بیچ آئے درم قریب ہے پاولی کے تب بھائیون نے انکے درم بانٹ لئے ایک نے حصہ نہ
لیا پھر آگے قافلے والون نے مصر مین جا کر بیچا پس حقتعالی نے صریحا ایک بیچنا فرمایا پردہ پوشی
کے لئے لیکن اشارہ سے معلوم ہوا کہ سستے مول تو اسی جگہہ بیچا ہی روایت کی گئی ہی کہ مملوک
ہونیکا یوسفؑ کے یہہ سبب تھا کہ ایکدن آئینہ مین اپنے جمال کو دیکھکر کہا مین اگر غلام ہوتا تو کوئی
شخص ہماری قیمت نہین دے سکتا اسلئے کہ لطافت و نزاکت ان کی اسقدر تھی کہ جو چیز کھاتے

گلے مین سے نظر آئی جب یہہ حسن اپنا دیکھا فخر سے کہا اگر غلام ہوتا تو کوئی ہماری قیمت نہ دے
سکتا جب اپنے دلمین یہہ تصوّر کیا باریتعالی کو یہہ ناپسند ہوا انپر عتاب آیا ای یوسفؑ تم نے
بڑی شیخی کی اپنی صورت دیکھکر فخر سے اپنی قیمت آپ ٹھہرائی اپنے مصوّر کی طرف نظر نہ کی
دیکھ تجھے غلام کیسا بناؤنگا اور ادنی قیمت پر تاکہ لوگ دیکھین کہ ایسی صورت اتنی قیمت اور دوسرا
سبب یہہ ہی کہ سلطنت مصر کی ان کی تقدیر مین تھی اور جب تلک کہ خدمت کسی کی کوئی نہ کرے
تب تک خادمون کی قدر وہ نہین جانتا اور خود مخدوم بھی نہین کہلا سکتا ہی الغرض مالک
ابن زعر نے یوسفؑ کو بشرط خدمت اپنے مول لیا تھا اور ایک قبالہ اس مضمون کا اُن کے بھائیون سے
لکھوا لیا تھا وہ یہہ ہی کہ مالک ابن زعر نے یعقوبؑ ابن اسحاق ابن ابراھیمؑ کے بیٹون سے
ایک غلام عبرانی اٹھارہ درم سے خرید کیا ہی بگواہی گواہان معتبرین کے مالک کے ہاتھ مین
اُسے سپرد کیا بعدہ مالک نے حضرت کے پانؤن مین بیڑی ڈالکے اونٹ پر سوار کیا اور ایک موٹا
پشمینہ اڑہا کر چلا کتنی دور کے بعد جب راہ مین انکے مان کی قبر ملی اونٹ پر سے اُتر کر بعد قبر کی
زیارت کی قبر کو بغل مین کرکے رونے لگے یا امّی بھائیون نے مجھپر حسد سے بہت ظلم کیا اور اس
کاروان مین مجھکو بیچا اور پانؤن مین زنجیر کی اور باپ کی خدمت اور وطن اور تمھاری زیارت سے
مجھکو دور و محروم کیا اتنے عرصے مین قافلہ سوداگرونکا تھوڑی دور یہان سے نکل گیا تھا ایک شخص انمین
سے پیچھے دوڑا گیا تھا وہ آکے بولا ای غلام تو ابتک یہان ہی سچ تو تو بھگوڑا ہی یہہ کہکر حضرت کو
ایسا ایک طمانچہ مارا کہ اسوقت حضرت کی آنکھون کے تلے جہان اندھیرا ہوا تب حضرت اسوقت
آسمان کی طرف منہہ کرکے رو رو کے کہنے لگے خدایا ان ظالمون کے شر سے مجھکو بچا اور
مین برداشت نہین کر سکتا جو مجھپر گذرتی ہی سو تجھکو خوب معلوم ہی یہہ کہتا ہوا قافلے
مین داخل ہوا اسیوقت ایک ابر مہیب مع ہوا زور شور سے آن پڑا صاعقہ و رعد و بجلی کڑکنے لگی
سارے کاروان قریب ہلاک ہوئے تب آپسمین سب کہنے لگے دیکھو تو کسکے گناہ سے ہم یہہ آفتمین
مبتلا ہوئے وہ جس نے حضرت کو مارا تھا بولا مین نے گناہ کیا ہی کہ جنگھڑی اس غلام کو مین نے ایک طمانچہ مارا

تب وہ آسمان کی طرف منہہ کرکے پھنپھول رہا تھا بعد اسکے یہہ بلائے مہلکہ ناگہانی آپہنچی یہہ سنتے ہی سبھون
نے یوسف کے پاس جاکے معذرت کی اور تقصیر اپنی معاف کروانا چاہے اُسنے دعا کی تب فوراً وہ ہوا
بحکم خدا موقوف ہوئی بعدہ جب وہان سے گئے مصر مین خبر پہنچی کہ مالک ابن زعر نے ایسا ایک
غلام عبرانی خوبصورت لاثانی کہ پردۂ زمین پر ہوا ہی نہ ہوگا لایا ہی یہہ سنکر تمام اہل مصر سوداگر کے
استقبال کو آئے حضرت یوسفؑ کو دیکھا جو صفتین سنی تھین اس سے زیادہ پایا اور مالک نے اپنے
گھر کو سنوارا فرش فروش دیبائے رومی کا بچھوایا اور حضرت یوسف کو لباس فاخرہ پہناکر تاج زر کا
سر پر رکھا بعدہ شہر مین منادی کروادی کہ ایک غلام خوبصورت خوش خلق عقلمند دانا چالاک فرمانبردار
حیادار بیچا چاہتا ہون جسکو خواہش ہو خریدنے کے وقت پر آ حاضر ہووے یہہ منادی سنکر اہل مصر
ادنی اعلی مالک کے گھر کے پاس آکر جمع ہوئے یوسف نے لوگونکو جب دیکھا کہ میری قیمت بہا پس وپیش
کرتے ہین تب اپنے دل سے کہا کہ یہہ مالک بیچنے مین میرے عجب خطا مین پڑا ہی کہ اسدن میرے
تینون بھائیون کے ہاتھ سے جو اصل میری ان سب کو معلوم تھی نو درم کو مول لیا تھا آج کوئی مجھہ کو
نہین پہچانتا ہی کیون نہین پچاس درم کو بیچتا ہی جب یوسف نے قیمت اپنی اس قدر
انکساری سے ٹھہرائے تب خدا تعالی کی طرف سے الہام ہوا ای یوسف تو نے آئینہ مین اپنی شکل وصورت
دیکھہ کر فخر سے اپنی قیمت کا آپ ہی زیادہ مول ٹھہرایا تھا آج عجز وانکساری سے قیمت اپنی کم کئے
ہو اب تجھپر فضل الٰہی ہوا اب دیکھہ تیری قیمت کسقدر زیادہ ہوتی ہی اور کتنا فضل ہوتا ہی
مالک نے یوسف کو لباس فاخرہ پہناکر کرسی پر بٹھایا اور لوگونمین پکارکے بولا مَنْ یَشْتَرِیْ غُلَامًا جَمِیْلًا
لَطِیْفًا ظَرِیْفًا لَیْسَ مِثْلُهٗ فِی الدُّنْیَا حضرت یوسف نے فرمایا یون نہین ایسا کہو کہ مَنْ یَشْتَرِیْ
غُلَامًا ضَعِیْفًا غَرِیْبًا مَظْلُوْمًا لَیْسَ مِثْلُهٗ فِی الدُّنْیَا دلال نے کہا ایسا دستور نہین یون کہنا
حضرت نے فرمایا اگر ایسا دستور نہین تو یون کہو کہ مَنْ یَشْتَرِیْ یُوْسُفَ صِدِّیْقَ اللّٰهِ ابْنِ یَعْقُوْبَ
اِسْرَائِیْلَ اللّٰهِ ابْنِ اِسْحَاقَ صَفِیِّ اللّٰهِ اَخِیْ اِسْمَاعِیْلَ ذَبِیْحِ اللّٰهِ ابْنِ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ یہہ سنکر
دلال نے کہا کہ چپ رہو ایسا مت کہو اگر لوگ سنینگے تو مول نہین لینگے تب پکار دیا قیمت

اسکی ہزار بدرہ اشرفیکا اور ہزار بدرہ روپئے ہین بدرہ کہتے ہین لغت مین تھیلی کو اور ہزار درم
کو بھی اور دس ہزار درم کو بھی اور سات ہزار دینار کو بھی کہتے ہین اب گن لو کتنے ہوئے اور ہزار عقد
مروارید کا چاہئے اور ہزار طبلہ عود کا اور ہزار جامہ اطلس رومی اور ہزار قصب مصری یعنے جامہ
مصری اور ہزار اونٹ بغدادی اور ہزار گھوڑے معہ زین و لگام زری کے اور ہزار لونڈیان
رومی اور ہزار غلام خطائی اور ہزار قبضہ شمشیر و چھرا چاہئے جب یہہ قیمت ٹھہری جتنے خریدار تھے
سب کے سب چپ رہے عزیز مصر نے اگرچہ مختار تھا بادشاہ مصر کا اُسے دونی قیمت دیکر حضرت یوسف
کو لے لیا اور گھر مین جاکر زلیخا کے حوالے کیا اور کہا کہ اسکو مین نے اتنی قیمت سے مول لیا ہی تم اچھی
طرح سے رکھیو بطور فرزند کے پیار و خدمت کیجیو غلام کے طور پر نہ رکھیو جیسا کہ اللہ تعالے نے
فرمایا وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ یَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ
وَلَدًا ترجمہ اور کہا جس شخص نے خرید کیا اسکو مصر سے اپنی عورت کو آبرو سے رکھ اسکو شاید ہمارے
کام آوے یا ہم کرلین اسکو بیٹا جب یوسفؑ کو زلیخا نے پایا اُنپر مفتون ہوئی ایکدم آنکھون سے جدا نکرتی
شب و روز خدمت مین رہتی ہردم انپر دہ نثار و تصدق ہوتی اور دنیا کی نعمتین پاکیزہ لاکر انکو کھلاتی
اور نئی نئی خلعتین فاخرہ ہر روز پہناتی اور تاج مرصع ہر روز ایک نیا سر پر رکھواتی مسند پر بٹھاکے
اپنی آرزو مٹاتی اور دلداری کرتی سات برس تک اسیطرح کٹی یوسفؑ کا کچھ شغل نہ تھا مگر یہہ
تھا کہ عصائے مرصع ہاتھ مین لیکر ہمیشہ بزغالہ کے ساتھ کھیلا کرتے اتنی مدّت مین زلیخا کی صبر و ہوش
و طاقت جاتی رہی نوبت جان پر پہنچی بھید اپنا کسی سے ظاہر نہ کرتی جتنی دلداری یوسف کی کیا کرتی
حضرت اسکی طرف کچھ التفات نہ کرتے جب زلیخا اپنے غرض کی باتین ان سے کرتی کچھ جواب اسکا
نہ دیتے مگر ضرورت کو جواب دیتے کہتے ہین کہ سات برس یوسفؑ زلیخا کے ساتھ تھے ہرگز طرف اسکے
خیال نہ کرتے فعل شنیع سے باز رہتے زلیخا تنگ آئی انتظاری ہیٹ کھینچی ایک بوڑھی عورت
ہمسایہ والی نے زلیخا کے پاس آکے کہا کہ اے زلیخا خیر تو ہی احوال تیرا کیسا ہی جو تجھے مین بیقرار
دیکھتی ہون یہہ صورت تیری کیون تبدیل ہوگئی اسمین کیا ماجرا ہی بولی کہ غلام عبری کے

عشق نے مجھ کو غم مین ڈالا اور پھنسا دیا وہ ایسا سنگدل ہی میری طرف ایک نظر نہین دیکھتا اور نہ کچھ
بولتا چالتا اس کا علاج کیا ہی تب وہ بڑھیا بولی کہ ای زلیخا مین تمکو ایک صورت بتاتی ہون
اگر عمل مین لاؤگے تو مقصد تمھارا پورا ہوگا تمنائے دلی حاصل ہوگی مگر اسمین خرچ مبلغ چاہیئے
تب زلیخا نے کنجی گنجینہ کی اور قفل خزانے کا اسکے حوالے کیا پس مبلغ خطیر لیکر ایک ہفتخانہ منقش
طلاکار خوشنما دلچسپ بنوایا ایسا کہ در و دیوار چھت پر دے سے فرش فروش تک ساتھ طلاکاری کے
صورت یوسف و زلیخا کی ایک جا باہم تصویر کھینچی ایسا کہ کوئی جگہہ ان دونون کی تصویر سے خالی نتھی
اور زر بفت مشجر کپڑے سے تمام گھر آراستہ کیا اور تخت زرین بھاری مکلل جواہر کا اس مکان مین
رکھدیا اور فرش گوناگون بچھوائے اور انگیٹی عود سوز سونے چاندی کی مرصع اسمین عود اور عنبر
جلتا تھا الغرض اسباب بادشاہی خانۂ ہفتم مین سب موجود تھا آخر زلیخا بارادہ مباشرت حضرت
یوسف کو اسکے اندر لے گئی اور ان کی معصیت پر کمر باندھی تمام دروازون کو گھر کے قفل سے بند
مضبوط کر دیئے اور انکو ساتھ لیکے بیٹھی حضرت یوسف نے نظر کر کے دیکھا کہ ہفتم خانہ کے دیوار و در
چھت پردے فرش فروش پر تمام تصویرین دونو کی باہم کھینچی ہین اور تمام مکان خوشبو سے معطر
ہو رہا ہی جسطرف نظر کرتے تو دیکھتے صورت اپنی اور زلیخا کی کھینچی ہی تب معلوم کیا کہ میرے
لئے کچھہ فریب کیا ہی اپنے دلمین کہا کہ اگر مجھ کو ٹکڑے ٹکڑے کرین تو بھی اسکے قبضے مین نہ آونگا
اپنی پاکی پر رہونگا کہتے ہین کہ اسوقت حضرت یوسف نے خدا کو یاد نہ کیا تھا اسلئے خدا تعالے
نے انکے دلمین زلیخا کے واسطے کچھہ وسواس ڈالا پھر اللہ نے اپنے فضل و کرم سے انکو معصیت سے
باز رکھا تب زلیخا دست اندازی پر ہونے نہ پائی جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہی وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي
هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لَا
يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا ترجمہ اور پھسلایا اسکو عورت نے وہ اسکے گھر مین تھا
اپنے تھامنے سے اور بند کئے دروازے اور بولی شتاب کر یوسف نے کہا خدا کی پناہ وہ عزیز
مالک ہے میرا البتہ بھلا نہین پاتے جو لوگ بے انصاف ہین اور البتہ عورت نے خواہش کی اور اسنے

خواہش کی جب یوسف خانہ ہفتم مین گئے زلیخا کی طرف نظر نہ کی آسمان کی طرف دیکھا کہ چھت
پر اپنی صورت ساتھ زلیخا کے مصور ہے پھر داہنی بائین نظر کی پھر وہی تصویر دونون کی باہم جفت
دیکھی الغرض تمام گھرون مین فقط تصویرین نظر آئینا تب لاچار ہوکر زلیخا کی طرف نگاہ کی بغور
دیکھا زلیخا کو یقین ہوا کہ افسون گری نے میرے یہہ کام کیا ہے تب بولی اے یوسف مجھپر ایک
نظر کر کہ مین مستغنی ہون اور غم واندوہ سے خلاص پاؤن حضرت بولے کہ مین ڈرتا ہون کہ خدا تعالے
قیامت کے دن مجھکو زناکارون مین شامل نہ کرے حالانکہ مین پیغمبر زادہ ہون یہہ فعل بد مجھسے نہوسکیگا
خدا نہ کرے جو ایسے فعل مین گرفتار ہوؤن اور خدا کو تو منہہ دکھانا ہے قیامت مین زلیخا بولی اے
یوسف ذرا مجھپر نظر کر آ تجھے گودی مین لون چھاتی سے لگاؤن ماہرو کا کل زلف کو میرے ساتھ ملا
حضرت نے کہا کہ مصوّر کی طرف دیکھ یہہ بال خاک مین ملینگے پھر بولی کیون مجھکو ستاتا ہے آرام
جان دا اسکے سُنے کہا کہ مجھکو دو بات کا غم ہے ایک تو یہہ کہ خدا کا ڈر اور دوسرا حق عزیز کا کہ اسنے
مجھکو آرام سے رکھا ہے زلیخا بولی کہ تو عزیز سے مت ڈر مین اسکو زہر قاتل کھلاکر مار ڈالون گی
اور سارے گھر کی سلطنت اسکی تمکو دونگی اور تو کہتا ہے کہ خدا تیرا کریم ہے وہ تو ہمیشہ گنہگارون پر رحیم
ہے اور جو کچھ کہ گنج وخزینہ میرا ہے سارا تیرے خدا کے نام پر صدقہ وکفارہ دونگی تب خدا تیرا خوش
ہوکے گناہ بخشیگا حضرت نے فرمایا اے زلیخا خدا میرا رشوت نہین لیتا جو تو کہتی ہے یہہ تمام کام
خرافات زلیخا کہتی تھی اور روتی تھی بیتابی کے ساتھ اور یوسف انکار کرتے تھے پس کہتے کہتے یوسف
آخر کو ڈہل گئے کچھ نیم راضی ہوئے اور کچھ اندیشہ کرنے لگے یہان کچھ اعتراض ہے کہ یوسف
پیغمبر تھے کیونکر یہہ فعل قبیح پر قصد کیا جواب اسکا بعضے علما نے دیا ہے کہ حضرت یوسف اُس
وقت پیغمبر نہ تھے اور حالت شباب مین قصد فعل قبیح کرنا یہہ مقتضائے بشریت سے بعید نہین
ہے اور دوسری یہہ ہے کہ جو فعل نہین کیا ہو اسمین اندیشہ کرنا مواخذہ نہین ہے اور بعضون نے
کہا ہے کہ شاید یوسف اسلئے اندیشہ کرتے تھے کہ اگر شوہر اسکا نہوتا تو مین اس سے نکاح کر لیتا
اور مفسرون نے تفسیر مین لکھا ہے کہ یوسف نے جب زلیخا کو مضطرب حال دیکھا جان دینے پر مستعد

ہوئی

تب آپ نے ارادہ کیا کہ زلیخا اس سے رہائی پاوے اور بعضون نے کہا کہ دلیل سے یون ثابت
ہوتا ہی کہ یوسف نے جب دیکھا کہ زلیخا نے ہفتم خانے کے دروازے بند کر دئے اور اپنی جان
دینے پر مستعد ہوئی تب لاچار اسکے سوائے رہائی نہ دیکھی تب اسکی طرف مخاطب ہوئے اور رضا
دی اور ازار بند مین اپنے ساٹھ گرہ دے رکھی تھی کہ اسکے کھولنے مین بہت تاخیر ہووے اور اللہ کی
طرف نظر کرتے تھے اتنے مین زلیخا نے خوش و محظوظ ہوکر جلدی سے انکا ہاتھہ پکڑ لی اور متقاضی
مباشرت کی ہوئی پس یوسف کے ازار بند کی ایک گرہ کھولنے مین دوسری گرہ لگ جاتی اور دھیان
یوسف کا خدا پر تھا تب ایک آواز غیب سے آئی ای یوسف مت مل جا اسکے ساتھہ والا مٹایا جائیگا
نام تیرا دفترون سے انبیاؤن کے چنانچہ حدیث قدسی ہی کہ یا یوسف لو وافقت الخطیئۃ لمحو
اللہ اسمک من دیوان الانبیاء ترجمہ ای یوسف اگر موافقت کی تونے گناہ کی مٹا دیگا اللہ نام تیرا
دفتر انبیاؤن سے تب یوسف یہہ سنتے ہی دروازے کی طرف دوڑے نکل جانے کو اور زلیخا دوڑی ان کے
پکڑنیکو خدا کے حکم سے تب آپ سے دروازے کھل گئے اور بعضون نے کہا ہی کہ جبرئیل نے آکے
یوسف کی پشت پر ایک خط کھینچی خدا کے حکم سے اسیوقت ان کی شہوت جاتی رہی اور بعضون
نے کہا ہی کہ ایک لڑکا دودھ پیتا عزیز مصر کا بھتیجا چھ مہینے کی عمر کا تھا گہوارے پر سے بولا
یا ایہا الصدیق تزنی لحیۃ لڑکا بولا ای یوسف صدیق تو زنا کرتا ہے اور بعض کا قول یہہ ہی کہ
زلیخا نے ایک سونیکا بت جسکو پوجتی تھی اسی جا رکھا تھا زری کے کپڑے سے ڈھانپنے لگی اتنے
مین یوسف کی نظر اسپر جا پڑی پوچھا کہ یہہ کیا چیز ہی کہ پردہ کے اندر تونے رکھا ہی وہ بولی
میرا خدا ہی جسے مین سجدہ کرتی ہون اسلئے پردہ کے اندر مین نے رکھا ہی کہ وہ مجھہ کو دیکھنے
نہ پاوے کہ اسکے نزدیک مین گنہگار اور شرمندہ نہ ہون یوسف نے کہا ای زلیخا انت تستحیی
من الصنم وانا لا استحیی من الصمد ترجمہ ای زلیخا تو شرم کرتی ہی بت سے کہ جس مین
حس و حرکات نہین ہی اور مین کیونکر شرم نہ کرون اپنے اللہ سے جو خبیر و بصیر رب العالمین ہی
تب یوسف گھبرا کے وہان سے اٹھ بھاگے اور دروازے پر آئے اور زلیخا اپنے بال و منھہ کو پریشان حال بنا کر

اسکے پیچھے سے جاکر کپڑ لیا دامن پکڑ کر پھاڑ چیر ڈالا اسوقت اللہ کے حکم سے ہفتم خانہ کے ساتون
دروازے کے قفل کھل گئے اور یوسف کی ٹوپی سر سے گر پڑی تھی اور موئے سر پریشان تھے اور زلیخا کے
سر کے بال الجھ گئے تھے اور ننگی بدن تھی وہین عزیز مصر نے آکے دونون کو دروازے پر پایا تب زلیخا نے
عزیز سے جھوٹھ باتین بنا کر کہین کہ تونے ایسا غلام اپنے گھر مین رکھا ہی کہ میرے ساتھہ بدفعلی کیا چاہتا ہے
اور دیکھو میرا حال کیسا ہوا ہی قولہ تعالیٰ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا
سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ترجمہ
اور دونون دوڑے دروازے کو اور عورت نے چیر ڈالا اسکا کرتا پیچھے اور دونو مل گئے عورت کے
خاوند سے دروازے پاس زلیخا بولی اور کچھہ سزا نہین ایسے شخص کی جو چاہے تیرے گھر مین
برائی مگر یہی کہ قید پڑے یا دکھہ کی مار یہہ سنکر عزیز نے یوسف کو کہا کہ تمکو مین نے بیٹا بنایا تھا اور
اپنے گھر کا امین کیا تھا اب مکافات اسکی یہی ٹھہری کہ میری عورت پر تو بدنظر رکھتا ہی حضرت یوسف
نے فرمایا ای عزیز زلیخا مجھپر ناحق افترا و تہمت کرتی ہی اور میری خیانت پر جھوٹھ بہتان کرتی
ہی اور مجھہ کو گنہگار بناتی ہی اور مین اس سے مبرا ہون جب زلیخا نے مجھہ کو پکڑا مین بھاگا پھر پیچھے
سے آکے میرے کرتے کا دامن پکڑ کے پھاڑ ڈالا عزیز مصر نے جب یہہ باتین سنین اپنے جی مین سوچا
کہ یہہ غلام جب سے میرے گھر مین ہی کبھی اس سے مین نے خیانت نہین پائی اور نہ جھوٹھ بات اسسے
کبھی سنی ہی تب یوسف کو کہا کہ تمھاری صداقت کی گواہی جب جانونگا تو سچا بر سرحق ہی اور
زلیخا جھوٹھ بر سر باطل ہی اس بات پر تو گواہ لا تب یوسف نے جانب ایک گہوارے کے اشارہ کیا
کہ اس لڑکے سے پوچھہ لو عزیز مصر نے مسکرا کر کہا کہ تو نے جو کیا اب مجھہ کو معلوم ہوا گناہ تمھاری طرف
سے ہی تو مجھہ کو مغالطہ دیتا ہی کیونکر چھے مہینے کے لڑکے نے بھی کہین سوال جواب کیا ہی جو تو مجھہ کو
بتاتا ہی اتنے مین خدا کے حکم سے وہ لڑکا پالنے مین سے بول اٹھا کہ ای عزیز یوسف صدیق اسبات سچا
ہی تم میری بات جھوٹھ نہ جانو جب عزیز مصر نے لڑکے کی زبانی یہہ بات سنی متعجب ہوا اور اسکے پالنے
کے پاس جاکے پوچھا اے لڑکے تو نے کیا دیکھا ہی بول تب بولا قولہ تعالیٰ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا

اِنْ کَانَ قَمِیْصُہٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَھُوَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ وَاِنْ کَانَ قَمِیْصُہٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَکَذَبَتْ وَھُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ترجمہ اور گواہی دی ایک گواہ نے عورت کے لوگوں مین سے اگر ہی کرتا اسکا پھٹا آگے سے تو عورت سچی ہی اور وہ جھوٹھا اور اگر کرتا اسکا پھٹا پیچھے سے تو یہہ جھوٹھی ہی اور وہ سچا تب عزیز مصر نے دیکھا پیرہن یوسف کا پیچھے پھٹا قولہ فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَہٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّہٗ مِنْ کَیْدِکُنَّ اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ ترجمہ پھر جب دیکھا عزیز مصر نے کرتا پھٹا پیچھے کہا یہہ بیشک ایک فریب ہی تم عورتون کا البتہ تمھارا فریب بڑا ہی بعد اسکے عزیز نے زلیخا کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور یوسف کو قید کرنے چاہا اس لڑکے نے کہا کہ ای عزیز تونے جو خیال کیا ہی یہہ عقلمندون سے بعید ہی اگر ایسا کروگے تو خلایق کے نزدیک آپ رسوا ہوؤگے تب عزیز مصر نے یوسف سے کہا کہ ای یوسف اسبات کو جانے دے اور زلیخا کو کہا تجھہ کو معاف کیا مین نے تو توبہ کر اور معاف چاہ اپنے گناہ سے جیسا کہ قولہ تعالیٰ یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا اور زلیخا کو کہا وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِکِ اِنَّکِ کُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِیْنَ ترجمہ ای یوسف جانیدے اسبات کو اور عورت کو کہا یعنے زلیخا کو کہا تو بخشوا اپنے گناہ یقینہے کہ تو ہی گنہگار رتھی کہتے ہین کہ اسوقت مین یہہ باتین جو ہوئی تھین جبرئیل وہان حاضر تھے جو کہتے تھے یوسف عزیز کو قولہ تعالیٰ قَالَ ھِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ ترجمہ یوسف بولا کہ اسنے خواہش کی مجھسے کہ نتھا نہون اپنا جی اسوقت جبرئیل بولے ای یوسف کیون پردہ اس کا فاش کرتا ہی کہ اسنے تیری محبت کا دعوی کی ہی عقلمند اور بزرگون کو نہ چاہیئے کہ اپنے دوست کا عقدہ کھولین یوسف بولے یا الٰہی تو نے ناحق عزیز کے سپرد کیا کہ یہہ مجھہ کو بیگناہ عذاب کرتا ہی جبرئیل نے کہا ای یوسف تو نہین جانتا ہی کہ دوست کی دوستی مین مصیبت اٹھانی ہوتی ہی اور محققون نے یون لکھا ہی کہ خدا تعالیٰ نے جبرئیل کو منع فرمایا تھا کہ یوسف زلیخا کا عیب ظاہر نہ کرے اگرچہ زلیخا کافرہ ہی لیکن خدا کو منظور نہین کہ یوسف زلیخا کی پردہ دری کرے کیونکہ نام اسکا ستار العیوب و غفار الذنوب ہے اور کب خدا کو منظور ہی کہ عیب بندہ مومن کا قیامت کے دن انکشاف ہو کسی نے اسپر یہہ اشارہ کیا ہی کہ جبرئیل نے کہا تھا کہ دوست کے لئے دوست کو

تکلیف اٹھانی ہوتی ہے باین معنی اللہ تعالیٰ نے انکو دوست کہا قولہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ
حُبًّا لِّلّٰہِ ترجمہ اور اللہ نے فرمایا ہے جو لوگ ایمان دار ہین وے اللہ کے بڑے دوست ہین اور
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ کو پسند نہین ہے تمکو رنج دینا اگر کوئی جفا کرے مین وفا کرون گا اُسے
محققون نے کہا ہے کہ یوسفؑ نے عزیز مصر کے ساتھ بات کرتے وقت اپنے جی مین کہا کہ میری
بات عزیز مصر کو باور نہین ہوتی ہے اور مجھ کو سچا نہین جانتا ہے حالانکہ اسنے مجھ سے کبھی جھوٹھ
بات نہین سنی ہے اور خیانت نہین پائی جبرئیلؑ نے فرمایا کہ تم نہین جانتے کہ قول بیوفا کا کوئی صحیح
نہین جانتا یوسفؑ نے متفکر ہو کر جی مین کہا کہ کیا کرون حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا کہ جوانمردی اِس چھے
مہینے کے لڑکے سے سیکھ لو اُسنے جو گواہی دی ہے ساتھ دلیل کے تمھارا سا نہین کہ بے تامل کہہ بیٹھے
کہ گناہ زلیخا نے کیا ہے لیکن پردہ ظاہر نہ کیا کہ اسنے گناہ کیا اور خدا کو کب منظور ہے کہ بندۂ مومن
کا عیب ظاہر ہو خلایق کے نزدیک رسوا ہو وہرچند کہ اس سے گناہ صادر ہوا ہو گا تاہم بھی اپنی حلم سے
پردہ پوشی کیا چاہئے اس مین بعضون نے اختلاف کیا ہے کسی نے تین مہینے اور کسی نے ساتھ
مہینے کہا ہے بعد اسکے یہہ راز ظاہر ہوا یہہ بات خلق اللہ کے کان مین پہنچی کہتے ہین کہ یوسف کی
زبان سے پانچ عورتون نے یہہ اسرار سنی تھین جو کہ زلیخا کے ہمراز تھین وہ سب زلیخا کو ملامت کرنے
لگین ایک ان مین ساقی ملکہ تھی اور دوسری باورچن اور تیسری عورت خوان بردار اور چوتھی بلانیوالی اور
پانچوین حجامنی تھین یہہ سب ملکر زلیخا کو ملامت کرنے لگین ایکدن زلیخا نے دعوت کرکے ان سبکو بلایا ایک
جگہہ مجلس کی ٹھہرائی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ
لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ترجمہ جب سنا اسکا فریب بلوا بھیجا
ان کو اور تیار کی اُن کے واسطے ایک مجلس اور دی انکو ہر ایک کے ہاتھ مین ایک چھری اور ایک لیمون
بولی یوسفؑ نکل آ انکے سامنے اور ہر ایک کے واسطے جدا جدا تخت رکھدیا تھا سب عورتین اسپر آ بیٹھین اور
ہر ایک کے آگے ایک طبق زرین شیرین میوون سے بھر کر اور کھانے نمکین میٹھے لاکے رکھے اور ہر شخص کے
ہاتھ مین ایک ایک ترنج اور چھری کاٹنے کو لا دی بعد یوسفؑ کو زری زربفت کے کپڑے پہنا کے اور کمر بند مکلل

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَکُنْ مِّنَ الْجَاهِلِیْنَ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ کَیْدَهُنَّ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ترجمہ یوسف بولا ای رب مجھہ کو قید پسند ہی اسبات سے جسطرف مجھہ کو بلاتی ہین اور اگر تو دفع نہ کریگا مجھسے انکا فریب تو شاید مایل ہو جاؤن ان کی طرف اور ہو جاؤن بیعقل سو قبول کرلی دعا اسکے رب نے پھر دفع کیا اسنے انکا فریب وہی ہی سننے والا خبردار پس ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ اپنے مانگنے سے قید مین پڑے لیکن اللہ نے اتنا ہی قبول فرمایا کہ انکا فریب دفع کیا اور قید ہونا قسمت مین تھا سو ہوا آدمی کو چاہیے کہ گھبراکے اپنے حق مین برائی نمانگے لازم ہی کہ بھلائی مانگے مگر جو مقدر ہی سو ہوگا جبرئیل سے حضرت یوسف نے پوچھا ای جبرئیل هَلْ عِنْدَكَ خَبَرُ وَالِدِیْ ای جبرئیل ع میرے والد کی خبر تمکو کچھہ معلوم ہی اسنے کہا دَخَلَ بَیْتَ الْاَحْزَانِ وَهُوَ کَظِیْمٌ وَعَمِیَ کہا جبرئیل نے گھر مین بیٹھے ہوئے غم کرتے ہین روتے روتے آنکھین جاتی رہین ہین راتدن عبادت کرتے ہین اور یہی کام ہی پھر پوچھا کہ حق تعالے نے میرے باپ کو اسمین کیون مبتلا کیا ہی کہا کہ تمھاری محبت نے ایسا کیا ہی خدا کو پسند نہین کہ اپنے خالق کو چھوڑکر مخلوق سے یاری و مددگاری مانگے اور یوسف نے کہا اتنا اٹھاتے ہین آخران کو کچھہ فلاح ہوگی یا نہ کہا کہ ہر روز ایک شہید کا درجہ ملیگا حضرت نے کہا تو کچھہ مضایقہ نہین روایت کی گئی ہی یوسف نے جب تعبیر خواب کی ان دو نوجوان کی کہدی اسکے ایکدن کے بعد ملک ریان نے ان دونون جوانون کو قید سے خلاص کیا ساقی کو قید سے نوازش فرمائی خلعت بخشا اور باورچی کو سولی پر چڑھادیا اور جانور سب آکے مغز گوشت آنکھین اسکی کھاگئے اور ساقی کے دل سے وہ بات جو یوسف نے کہی تھی شیطان نے بھلادی تھی کہ وہ اپنے بادشاہ سے حضرت کی بات نہ کہہ سکا اسلئے حضرت یوسف قیدخانہمین سات برس تک رہے بعضون نے کہا ہی نو برس شب و روز عبادت کرتے لوگون کو وعظ و نصیحت کرتے اور درس دیتے تھے اور زلیخا انکے لئے غم و اندوہ مین رات و دن پیچ و تاب کھاتی رہتی اور وہ پانچ عورتین جو حضرت یوسف پر عاشق تھین وے دونون وقت حضرت کے لئے کھانا قیدخانے مین لیجایا

یوسف بولا کہ ای رب مجھہ کو قید پسند ہی اسبات سے جسطرف مجھہ کو بلاتی ہین اور اگر تو نہ دفع کرے گا مجھسے انکا فریب تو شاید مایل ہو جاؤن ان کی طرف اور ہو جاؤن بیعقل یہان ایک اعتراض ہی کہ مصر کی عورتون نے جمال حضرت یوسف کا دیکھکر بیہوش ہوکر لیمون تراشنے مین ہاتھہ کاٹ ڈالا اور زلیخا باوجود عاشق ہونے کے ہاتھہ اسکا نہ کٹا اسکا کیا ماجرا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ جس شخص کا کسی چیز مین دل لگا ہوا ہو اور ہمیشہ اُسے دیکھتا ہو اسکو کچھہ خوف ترس نہین رہتا ہی اور جو شخص نے کہ وہ چیز نہ دیکھی ہوگی تو اسپر دہشت ہوتی ہی چونکہ یوسف پر زلیخا عاشق تھی اور اسکے لئیے بہت محنت اُٹھائی تھی اور اُسکے ساتھہ مدتون رہی تھی اسلئیے زلیخا اپنے حال پر برقرار تھی اور ان عورتون نے پہلے یوسف کو نہ دیکھا تھا اسلئیے صورت ان کی اچانک دیکھکر بیہوش ہوکر لیمون تراشنے مین ہاتھہ کاٹ ڈالے کیونکہ انسب نے ایسا دیکھا نہ تھا بعضون کے اشارے سے یہہ مراد ہی کہ خدا تعالی مومنون کو عند الموت فرشتون کے ہاتھہ تکلیف دلاویگا اور ملک الموت سے ڈراویگا اور گور کے اندر منکر نکیر جواب سوال کرینگے اور قیامت کے دن دوزخکو دکھلادیگا نہین انسے ڈریگا جب ایکبار دیکھے گا جانیگا جبکہ محمدؐ کو معراج مین تمام احوال عالم ارواح اور بہشت دوزخکو دکھایا تاکہ احوال قیامت کا دیکھکر اس حشر کے دن دل انکا مایل مشغول کسیطرف نہو اور اپنی شفاعت کرنیسے باز نرہے اور خبر ہی کہ مصر کی عورتون نے یوسف کو دیکھتے ہی عاشق ہوکر لیمون تراشنے مین ہاتھہ کاٹ ڈالے یہہ دیکھکر آتش غیرت نے گریبان عشق سے زلیخا کے سر مارا مانند مرغ نیم بسمل کے تڑپنے لگی رو رو کے کہنے لگی ہی ہی ہمنے کیا برا کام کیا صد افسوس ہی کہ بیوقوفی سے مین معشوق کے لئیے بیچ دریائے ربح و بلا کے غوطے کھاتی ہون کہ ہنوز کشتی مراد کنارے مین مقصود کے نہ پہنچی کہ غیرون کو یہہ متاع دکھانا مفت نے خرد ی ہی میری اب صلاح یہہ ہی کہ یوسف کو انسے چھپایا چاہئے جیلخانے مین بھیجدیا چاہئیے یہہ سب حقیقتین جب عزیز مصر کو معلوم ہوئین کہ مصر کے لوگ اس وقوع ماجرا سے آگاہ ہوئے تب نادم ہوکر باتفاق زلیخا کے یوسف کو بندی خانہ مین بھیجا چنانچہ قولہ تعالیٰ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ترجمہ پھر یہہ سوجھا لوگون کو ان نشانیون کے دیکھنے پر کہ قید رکھین اسکو ایک مدت فایدہ اگرچہ نشان سب دیکھہ چکے کہ سب گناہ عورت کا ہی تو بھی انکو قید کیا

چاہیئے تا بدنامی خلق مین عورتون سے اُترے اسواسطے کہ اسکی نظر سے دور رہے تب یوسف کو تاج مکلل سر پر رکھکر اور لباس فاخرہ پہنا کر کمربند زری کا کمر مین باندھکے سجا سجا کے قیدخانے مین بھیجا یہان کے مؤکلون نے انکو اس حشمت کے ساتھ دیکھکر زلیخا کے پاس آدمی بھیجا کہا کہ قیدی کو نہ چاہیئے اس حشمت کے ساتھ بھیجنا حکم ہو تو سب پوشاک اسکے بدن سے اُتروا ڈالین حکم ہوا یوسف قیدی نہین وہ حصاری ہے مین نے وہان بھیجا کہ کوئی اسکو نہ دیکھے لوگون کی نظرون سے محفوظ رہے اس اشارہ سے اور ایک فایدہ محققون نے لکھا ہے کہ ہر مومن کو موت کے وقت عمامہ شہادت کا سر پر اور لباس معرفت کا بدن پر اور کمربند خدمت کا کمر مین اور موزہ اسلام کا پانون مین پہنایا جائیگا جب فرشتے کہینگے یا حق انکو اس لباس عمدہ اور خصایل حمیدہ کے ساتھ کیونکر جان قبض کی جائیگی حکم ہو تو سب اتار لیوین تب حکم ہووےگا کہ یہہ حصاری ہے زندانی نہین لباس اسکا ویسا ہی رہنے دو تم جان لو وہ میرے نیک بندے ہین بد نہین اور اسی قصہ مین آیا ہے زلیخا نے حکم کیا تھا کہ اس بندیخانے کو اچھی طرح سے پاک صاف درست کرکے ایک عمارت عالیشان تکلف کی گنج سے پر کرکے ایک سونیکا تخت جڑاو وہان رکھوا دو اور دیبائے نفیس اسپر بچھا دو اور عنبر و عود گوناگون خوشبو اسمین جلادو تب یوسف کو اس تخت پر بٹھلاؤ اس زمانے مین بادشاہ مصر کا نام ملک ریان تھا انکے دو غلام عقلمند صاحب ہوش تھے کسی خطا مین بادشاہ نے انکو قیدخانے مین بھیجا تھا ایک ساقی دوسرا مطبخی تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ ؕ ترجمہ اور داخل ہوئے بندیخانے مین اسکے ساتھ دو جوان وے دونون یوسفؑ کا حال دیکھکر ان کے جمال پر متحیر ہو رہے اور سیرت و عبادت اسکی دیکھکے نزدیک جا بیٹھے باتین کرنے لگے ہر شخص اپنے اپنے قصونکو بیان کرنے لگا جب تین دن گذرے ساقی نے خواب مین دیکھا خوشہ انگور کا نچوڑتے اور مطبخی نے دیکھا تھا کہ روٹی سر پر اسکے رکھی ہے اور پرند سب ہوا پر سے آکے لیجا کے کھاتے ہین دوسرے دن اس خواب کو آپس مین قیل و قال کرکے کہنے لگے تعبیر اس خواب کی یوسف سے پوچھا چاہیئے دیکھین وہ کیا جواب دیتے ہین بعدہ حضرت یوسفؑ کے پاس جا کر بولے کہو تو میان اسکی تعبیر کیا ہے

حضرت نے جواب دیا ذرا ٹھہرو تب کہونگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قَالَ اَحَدُهُمَا اِنِّیْ اَرٰنِیْ اَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْ اَرٰنِیْ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۔ قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۔ ترجمہ کہنے لگا اس مین سے ایک مین دیکھتا ہون کہ مین نچوڑتا ہون شراب اور دوسرے نے کہا مین دیکھتا ہون کہ اٹھا رہا ہون اپنے سر پر روٹی کہ جانور کھاتے ہین اسمین سے بتا ہمکو اسکی تعبیر ہم دیکھتے ہین تجھکو نیکی والا بولا نہ آنے پائیگا تمکو کھانا جو ہر روز تمکو ملتا ہے مگر بتا چکونگا تمکو اسکی تعبیر اسکے آنے سے پہلے یہہ علم ہے کہ سکھایا مجھکو میرے رب نے مین نے چھوڑا دین اس قوم کا کہ یقین نہین رکھتے اللہ پر اور آخرت سے وے منکر ہین یعنے جسنے شراب دیکھی تھی وہ بادشاہ کا شراب ساز تھا اور دوسرا نان والی تھا لیکن خلاف عادت دیکھا کہ سر پر سے جانور نوچتے ہین زہر کی تہمت مین دونون قید تھے آخر نان والی پر ثابت ہوا **فایدہ** دوسری حق تعالیٰ نے قید مین یہہ حکمت رکھی تھی کہ ان کا دل کافرون کی محبت سے ٹوٹا تو دل پر اللہ کا علم روشن ہوا چاہا کہ اول انکو دین کی بات سناوین پیچھے تعبیر خواب کہین اسواسطے تسلی کردی تاکہ نہ گھبراوین اور کہا کہ کھانے کے وقت تک وہ بھی بتا دونگا قصہ مین یون آیا ہے کہ یوسف نے جب ان دونون جوانون کو دیکھا کہ دانا عقلمند ہین چاہا کہ اول انکو اسلام کی دعوت کرے اسلئے تعبیر خواب مین انکے ذرا تامل کیا پیچھے کہدیا بعدہ کہا دانے کہ خدا تعالےٰ نے مجھے یہہ سکھایا ہے وے بولے خدا تمھارا کون ہے بولا خدا میرا وہی ہے جو ساری جہان کا صاحب ہے وے بولے تمھارا کونسا دین ہے جو تم ہمارے بتون سے بیزار ہو یوسف نے فرمایا مین چلاتا ہون ...... اپنی باپ دادون کی راہ کے وہ بولے تمھارا باپ دادا کون ہے حضرت نے فرمایا باپ میرا یعقوب ابن اسحاق ابن ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ترجمہ اور پکڑا مین نے

دین اپنے باپ دادوں کا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کا ہمارا کام نہین کہ شریک کرین اللہ کا کسی چیز کو یہہ فضل ہی اللہ کا ہمپر اور سب لوگون پر لیکن بہت لوگ بھلا نہین مانتے ہمارا اس دین پر رہنا سب خلق کے حق مین افضل ہی کہ ہم سے راہ سیکھین وے بولے ہم کس چیز کو پوجتے ہین حضرت نے کہا تم اسکو پوجتے ہو جو خدائی کے لایق نہین انھون نے کہا تم پیغمبرزادے کہلاتے ہو غلام کسطرح ہوئے حضرت نے فرمایا بھائیون نے مجھکو حسد کرکے بیچڈالا ہی اسطرحسے تمام احوال شرح وار کہدیا تب ان لوگون نے کہا کہ آپ ہمکو کیا فرماتے ہو اپنے دین پر ثابت رہین یا پھر جاوین حضرت نے فرمایا دل مین اپنے تصور کرکے دیکھو کہ کسکا دین بہتر ہی جیسا کہ خدا تعالے نے فرمایا یَا صَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ ترجمہ اے رفیقو بندیخانے کے بھلا کئی معبود جدا جدا بہتر یا اللہ اکیلا زبردست پس حضرت نے فرمایا اے یارو بندیخانے کے تمھارے ساتھ یہان رہنے کا ہمکو اتفاق ہوا بھلا دیکھو تو تمہارے کتنے خدا ہین تم اپنے ہاتھوں سے بتون کو بنا کے پوجتے ہو خدا قرار دیتے ہو انسے کچھ نفع ہو سکتا ہی نہ ضرر ان کو پوجنا تمھارے باپ دادون کا محض عبث ہی پوجنا سوائے خدا کے کسی کو روا نہین مصداق اس آیت کے قولہ تعالے

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْھَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ترجمہ تم نہین پوجتے ہو سوائے اسکے مگر نام ہی رکھ لئے ہو تم اور تمھارے باپ دادون نے نہین اتاری اللہ نے کوئی ان کی سند حکومت نہین کسی کی سوائے اللہ کے اسنے فرمایا نہ پوجو مگر اسکو یہی ہی راہ سیدھی و لیکن بہت لوگ نہین جانتے تب وہ دونون قیدی یوسف کے دین پر ایمان لائے اور بولے حضرت سے کہ ہم اپنے دین کو چھوڑکر تمھارے آبا و اجداد کے دین پر ایمان لائے ہین مسلمان ہوئے اب ہمارے خواب کی تعبیر بیان کیجئے تب حضرت نے فرمایا اے رفیقو بندیخانے کے تم دونون مین جو ایک نے دیکھا ہی شراب بھرتے خواب مین اسکی تعبیر یہہ ہی کہ کل بادشاہ اسکو قید سے خلاص کریگا اور خوش کریگا خلعت دیگا اور وہ اپنے خاوند کو پلاویگا شراب اور دوسرے نے جو سر پر روٹی

کا خواب دیکھا ہی خواب مین اور اُڑتے جانور آکے کھا جاتے ہین اسکی تعبیر یہہ ہی کہ کل وہ سولی
چڑھیگا اور جانور اسکے سر سے مغز کھاوینگے بمصداق اس آیت کے یَا صَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّا اَحَدُکُمَا
فَیَسْقِیْ رَبَّہٗ خَمْرًا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْکُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِہٖ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْہِ
تَسْتَفْتِیَانِ ترجمہ ای رفیقو بندیخانے کے ایک جو ہی تم دونون مین سے سو پلاویگا اپنے خاوند کو
شراب اور دوسرا جو ہی سو سولی پر چڑھیگا پھر کھاوینگے جانور اسکے سر سے مغز فیصل ہوا کام جسکی
تحقیق تم چاہتے تھے اور حضرت یوسف نے کہدیا تھا جسکو خواب کی تعبیر کہی تھی کہ کل قید سے خلاص
پاؤگے اپنے خاوند کو شراب پلاؤگے اور ہماری بات بھی تم کہیوا پنے بادشاہ سے کہ ایک جوان بیگناہ قید
مین پڑا ہی پس اسبات کو اللہ نے ناپسند کیا اور بیزار ہوا کہ ہمکو بھولکر یوسف نے غیر سے نجات مانگی
تب ساقی کے ذہن سے اسبات کو بھلادیا تھا کہ یوسف کی بات بادشاہ سے نہ کہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہی
وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّہٗ نَاجٍ مِّنْہُمَا اذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّکَ فَاَنْسٰہُ الشَّیْطٰنُ ذِکْرَ رَبِّہٖ فَلَبِثَ فِی
السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ ترجمہ اور کہدیا یوسف نے جسکو اٹکلا جو بچیگا ان دونون مین سے میرا ذکر کریو اپنے
خاوند کے پاس سو بھلادیا اسکو شیطان نے ذکر کرنا اپنے خاوند سے پھر رہگیا یوسف قید مین کئی
برس اکثر لوگ کہتے ہین کہ حضرت یوسف قید مین سات برس تھے مروی ہی کہ جبرئیل نے کئی دفعہ قید
خانے مین آکے دیکھا حضرت یوسف کو عبادت کرتے اور دعا مانگتے تب کہا کہ ای یوسف تم نے کیون نہین
نجات مانگی تھی اللہ سے اپنے پہلے اور تمنے مخلوق سے اپنی نجات چاہی کہ میرا ذکر کیجیو اپنے بادشاہ کے
پاس یہہ اوپر گذر چکا ہی اب اس کے بدلے سات برس قید مین رہوگے حضرت نے فرمایا خدا جسمین راضی
ہی اسپر شاکر ہون اور بولا ای حضرت آپ سب مخلوقات مین سے پاک تر ہین کیونکر اس قیدخانۂ
کثیف مین تشریف لائے اسنے فرمایا کہ تمھارے آنے کے باعث اللہ نے اس گھر کو پاک صاف کیا
پھر حضرت یوسف بولے ای جبرئیل کس گناہ سے مجھکو اللہ نے اس قید مین ڈالا اور اپنی شفقت و
رحمت سے اس ذلت و خرابی مین رکھا حضرت جبرئیل نے فرمایا کہ تم نے شوق سے اس ذلت
کو اختیار کیا ہی خدا کے توکل پر اپنے کام کو نہ چھوڑا وہ قاضی الحاجات ہی جو اس سے مانگوگے سو

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَکُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ کَیْدَهُنَّ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ترجمہ یوسف بولا ای رب مجھہ کو قید پسند ہی اس بات سے جسطرف مجھہ کو بلاتی ہین اور اگر تو دفع نہ کریگا مجھسے انکا فریب تو شاید مایل ہوجاؤن ان کی طرف اور ہو جاؤن بیعقل سو قبول کرلی دعا اسکے رب نے پھر دفع کیا اسنے انکا فریب وہی ہی سننے والا خبردار پس ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ اپنے مانگنے سے قید مین پڑے لیکن اللہ نے اتنا ہی قبول فرمایا کہ انکا فریب دفع کیا اور قید ہونا قسمت مین تھا سو ہوا آدمی کو چاہیئے کہ گھبرا کے اپنے حق مین برائی نمانگے لازم ہی کہ بھلائی مانگے مگر جو مقدر ہی سو ہوگا جبرئیل سے حضرت یوسف نے پوچھا ای جبرئیل هَلْ عِنْدَكَ خَبَرُ وَالِدِیْ ای جبرئیل میرے والد کی خبر تمکو کچھہ معلوم ہی اسنے کہا دَخَلَ بَیْتَ الْاَحْزَانِ وَهُوَ کَظِیْمٌ وَعَمِیَ کہا جبرئیل نے گھر مین بیٹھے ہوئے غم کرتے ہین روتے روتے آنکھین جاتی رہین ہین رات دن عبادت کرتے ہین اور یہی کام ہی پھر پوچھا کہ حق تعالے نے میرے باپ کو اسمین کیون مبتلا کیا ہی کہا کہ تمھاری محبت نے ایسا کیا ہی خدا کو پسند نہین کہ اپنے خالق کو چھوڑکر مخلوق سے یاری و مددگاری مانگے اور یوسف نے کہا اتنا اٹھاتے ہین آحزان کو کچھہ فلاح ہوگی یا نہ کہا کہ ہر روز ایک شہید کا درجہ ملیگا حضرت نے کہا تو کچھہ مضایقہ نہین روایت کی گئی ہی یوسف نے جب تعبیر خواب کی ان دو نوجوان کی کہدی اسکے ایکدن کے بعد ملک ریان نے ان دونون جوانون کو قید سے خلاص کیا ساقی کو قید سے نوازش فرمائی خلعت بخشا اور باورچی کو سولی پر چڑھادیا اور جانور سب آکے مغز گوشت آنکھین اسکی کھا گئے اور ساقی کے دل سے وہ بات جو یوسف نے کہی تھی شیطان نے بھلادی تھی کہ وہ اپنے بادشاہ سے حضرت کی بات نہ کہہ سکا اسلئے حضرت یوسف قید خانہ مین سات برس تک رہے بعضون نے کہا ہی نو برس شب و روز عبادت کرتے لوگون کو وعظ و نصیحت کرتے اور درس دیتے تھے اور زلیخا انکے لئے غم زاندوہ مین رات و دن پیچ و تاب کھاتی رہتی اور وہ پانچ عورتین جو حضرت یوسف پر عاشق تھین وے دونون وقت حضرت کے لئے کھانا قید خانے مین لیجاتیں

کرمین حضرت کچھ کھا لیتے اور سب قیدیون کو دے ڈالتے قرآن مین اللہ نے فرمایا ہی کہ ملک ریان نے ایک شب خواب مین دیکھا تھا کہ سات گائین فربہ ہوئی کہ ان کو سات گائین دبلی آکے کھا گئین پھر سات بالیان غلّہ کی ہری تازی دیکھین کہ ان کو سات بالیان سوکھے آکے کھا گئین بادشاہ نے اس بات سے متحیر ہوکر اپنے نجومیون کو بلا کر یہہ ماجرا خواب کا بیان کیا سب نجومی اسکی تعبیر سے حیران رہے کہنے لگے یہہ اڑتے اچنبے کا خواب ہے اسکی تعبیر ہم نہین جانتے ہین بادشاہ حیران رہا کہ اسکی تعبیر کون کہہ سکیگا کس سے پوچھین وہ ساقی غلام جو دونون جوان مین سے بچا تھا بادشاہ کے پاس اسوقت حاضر تھا بعد مدت کے یوسف کی بات اسکو یاد پڑی تب اس نے اپنے بادشاہ سے کہا کہ اس خواب کی تعبیر ایک شخص کہہ سکتا ہی ایکدن ہم دونون نے خواب دیکھے تھے کہ مین شراب بھرتا ہون خم سے پیالہ مین اور مطبخی نے دیکھا تھا سر پر اپنے روٹی کا خوان اور اڑنے جانور آکے اسے کھاتے ہین چنانچہ بیان اسکا اوپر گذر چکا ہی یوسف ؑ نام ایک شخص ہی انکے پاس ہمنے یہہ بیان کیا اُسنے خواب کی تعبیر جو کہی تھی سو ہاتھون ہاتھ سچ پائی اگر حکم عالی ہو تو اُسے بلا وین وہ خواب کی تعبیر کہہ سکتا ہی تب حکم ہوا ساقی نے یوسف کے پاس جا کے بہت عذر خواہی کی کہ مین تمھاری بات بادشاہ سے کہنے کو بھول گیا تھا تب حضرت نے اُسسے کہا کہ یہہ چوک ہونا تمھارا یہہ گردش تھی میری تقدیر مین اور قید خانہ مین رہنا تھا اُسنے کہا کہ بعد مدت کے مجھ کو تمھاری بات یاد آئی بزرگیان مین نے تمھاری بادشاہ سے بیان کین بادشاہ نے خوش ہو کے مجھ کو تمھارے پاس بھیجا اور کہا کہ اس خواب کی تعبیر کیجئے قولہ تعالیٰ وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ ترجمہ اور کہا بادشاہ نے مین خواب مین دیکھا سات گائین موٹی انکو کھاتی ہین سات گائین دبلی اور سات بالین ہری تازی اور دوسری سوکھی ای دربارو! تعبیر کہو مجھسے میرے خواب کی اگر ہو تم خواب کی تعبیر کرنے والے بولے یہہ اڑتے خواب ہین ہم کو ان خوابون کی تعبیر معلوم نہین تب یوسف نے ساقی سے

سے اس خواب کی تعبیر کہدی اور اسنے بادشاہ کو جاکے سنادی کہا کہ سات برس جہان مین ارزانی رہیگی
اور کھیتی خوب ہوگی بعدہ قحط عظیم ہوگا زراعت کم ہوگی لوگ دکھ واذیت اٹھائینگے سارے لوگ
اس خواب کی تعبیر سنکر حیرت مین آگئے پس ملک ریان نے کہا کہ اسکی کیا تدبیر کیا چاہئے ای ساقی
پھر اچھی طرح سے جاکے پوچھ آؤ پھر ساقی نے حضرت یوسفؑ کے پاس جاکے پوچھا قولہ تعالے
يُوسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيقُ اَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ
وَاُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ترجمہ ساقی نے جاکر کہا ای یوسفؑ سچی بات
کہدے ہمکو اس خواب کی سات گائین موٹی انکو کھاتی ہین سات گائین دبلی اور سات بالیان ہری
سبز ان کو کھاتی ہین دوسری سات بالیان خشک سوکھی کہو تو مین لیجاؤن لوگون کے پاس
شاید انکو معلوم ہو تمہاری قدر تب حضرت یوسفؑ نے کہا کہ سات برس کھیتی کروگے بعد اسکے سات
برس قحط ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَاَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ
فِي سُنْبُلِهِ اِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَاْكُلُونَ ثُمَّ يَاْتِي مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ
اِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ ثُمَّ يَاْتِي مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ٥
ترجمہ کہا یوسفؑ نے تم کھیتی کروگے سات برس محنت سے پس جو کچھ کاٹو تم پس چھوڑ دو اسکو بیچ
بالیون اسکی کے مگر تھوڑا اسمین سے جو کھاؤ تم پھر آوینگے اس کے پیچھے سات برس سختی کے کھاوینگے
جو رکھا تمنے انکے واسطے مگر تھوڑا جو روک رکھوگے پھر آئیگا اسکے پیچھے ایک برس اس مین
مینہہ پاوینگے لوگ اور اس مین رس نچوڑینگے یعنے رس نچوڑنا شراب سازون کے واسطے کہا سات برس
کا غلہ ذخیرہ بالیون مین خوشون مین رکھوایا تا زمین مین گل نجاوے اور کیڑا نہ لگے سات برس تک
قحط ہوگا جبتک پوڑا پڑے پس ساقی نے جو جو تعبیر خواب کی حضرت یوسف سے سنی ملک ریان کو جاکے سب
سنادی اور اہل مصر کے لوگ سنکر حیرت مین آگئے تصدیق کئے بادشاہ نے پسند کیا کہ یہہ شخص عقلمند دانا
قابل وزارت کے ہی بعدہ ساقی سے پوچھا کہ وہ شخص کیسا ہی اور اطوار اسکے کیسے ہین ساقی بولا وہ
عقلمند صالح اور صفتین اسکی بیان سے باہر ہین عزیز نے اسکو مالک ابن زغر سوداگر سے مول لیکر بطور غلام

کے اپنے رکھا ہی بادشاہ نے پوچھا اسکو قید مین کیون رکھا ہی بولا وہ شخص کہتا ہی کہ مین کسیکا غلام نہین
بھائیون نے مجھے حسد اور دشمنی سے بیگناہ مالک ابن زعر کے پاس بیچڈالا ہی اور اسیطرح سارا
احوال یوسف کا بادشاہ کے پاس ساقی نے بیان کیا بادشاہ نے یہہ سنکر بہت تاسف کیا اور قیدخانہ
کے امین اور داروغہ کو بلاکے پوچھا کہ یوسف کیسا آدمی ہی اور خوخصلت اسکی کیسی ہی تم جانتے ہو
انھون نے کہا ایسا جوان خوب صورت پیدا نہین ہا ہین ہوا ہی بلکہ ایسا دیکھنے مین نظر نہین آیا وہ مثل ماہ
چاردہم کے ہی شب و روز دعا و تسبیح و تہلیل و عبادت مین مشغول رہتا ہی اور تمام بندیون کو درس
تدریس دیتا ہی اور لوگون کی غمخواری کرتا ہی جتنی چیزین اسکے لئے کھانیکو آتی ہین سب محتاج اور فقیر کو
دےڈالتا ہی وہ کچھہ نہین کھاتا اور کسیکو آزار نہین دیتا وہ پیغمبرزادہ کہلاتا ہی تب بادشاہ نے
پوچھا اسکا کھانا پینا کون دیتا ہی کہان سے آتا ہی وہ بولا کبھی کبھی زلیخا اور مصر کی فلانی پانچ عورتین
محبت سے مخفی بھیجتی ہین لیکن وہ جوان قبول نہین کرتا کچھہ نہین کھاتا معلوم ہوتا ہی کہ عزیز نے اسکو
بیگناہ عورت کی تہمت سے قید مین ڈالا تب بادشاہ نے کہا کہ عزیز کو بلاؤ جب عزیز حاضر ہوا اُسسے بادشاہ
نے پوچھا کہ وہ صالح نیک مرد کو تمنے کسلئے قید مین ڈالا ہی ناحق مرد خدا کو کیون اذیت دیتا ہی
تو اسکو کہان سے لایا وہ بولا حضور جانتے ہونگے مین نے مالک ابن زعر سوداگر سے مول لیا ہی
بیٹا کرکے رکھا تھا اور سارے گھر کا مالک مختار کیا تھا مین نہین جانتا تھا کہ وہ میری خیانت کرے گا
اور میرے گھر مین بدنظر رکھیگا اسلئے مین نے اس مادہ مین پکڑکے اُسے قید رکھا ہی بادشاہ نے
ساقی سے کہا کہ تم عزت و اکرام سے یوسف کو گھوڑے پر سوار کرکے میرے پاس لاؤ تب ساقی نے بادشاہ
کے فرمانیسے یوسف کے پاس جاکے جو جو باتین بادشاہ اور عزیز مصر سے ہوئی تھین ساری اُن سے
بیان کین حضرت یوسف نے یہہ سنکر ساقی سے کہا کہ تم بادشاہ کے پاس جاکے بولو بے رضا عزیز
کے مین نہین آسکتا ہون اسکی رضا چاہئے اور اُن عورتون سے پوچھنا چاہئے کہ جنھون نے مجھے
دیکھکے بیہوش ہوکے لیمون تراشنے مین اپنے ہاتھہ کاٹے تھے کہ مین گنہگار رہون یا اور کوئی گنہگار ر
ہی اسکی تحقیق کیا چاہئے بموجب فرمانے بادشاہ کے ساقی آکے حضرت یوسف سے بولا جیسا کہ قولہ تعا

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ترجمہ اور کہا بادشاہ نے لے آؤ اسکو میرے پاس پھر جب پہنچا اسکے پاس آدمی کہا پھر جا اپنے خاوند کے پاس اور پوچھ اُس سے کیا حقیقت ہے ان عورتوں کی جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹے میرا رب تو انکا فریب جانتا ہے اور وہ عورتیں شاہد ہین بادشاہ پوچھین تو قصہ کھولدین کہ تقصیر کسکی ہے پھر ساقی نے یوسف سے یہہ ماجرا سنکر بادشاہ کو جا کے کہا بادشاہ نے زلیخا اور سب عورتون کو بلا کے پوچھا چنانچہ قولہ تعالیٰ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ترجمہ پوچھا بادشاہ نے ان عورتون کو کیا حقیقت ہے تمھاری جب تمنے پھسلایا یوسف کو اسکے جی سے بولین حاش للہ ہمکو نہین معلوم اسپر کچھہ برائی بولی عورت عزیز کی اب کھل گئی ہے سچی بات مین نے پھسلایا تھا اسکو اُسکے جی سے اور وہ سچا ہے حضرت یوسف نے سب کا فریب دکھایا اسواسطے کہ ایک کا فریب تھا اور سکی مددگار سب تھین اور فریب والی کا نام نہ لیا حق پرورش کا نگاہ رکھا بادشاہ نے ان عورتون کو بلوا کے پوچھا کہ تم نے یوسف کی خواہش کی تھی یا اُسنے تم سچ کہو وے بولین کہ ہم نے کبھی ایسا حسن نہ دیکھا تھا جب اس لڑکے کو دیکھا تو بیکبارگی بیہوش ہوکر ہاتھ کاٹے اور سچ ہے ہمنے اسکو طلب کیا تھا وہ بیگناہ قید مین پڑا زلیخا نے جب دیکھا کہ حال اپنا انکشاف ہوتا ہے تب بادشاہ سے کہنے لگی ای بادشاہ تم انسے کیا پوچھتے ہو جو کچھہ خطا ہوئی ہے سو مجھسے ہوئی ہے جو شخص منکر ہوتا ہے تو حاکم اسکو گواہ سے ثابت کرتا ہے مین تو آپ اقرار کرتی ہون کہ یہہ گناہ مجھسے صادر ہوا ہے اور یوسف کو بیگناہ قید مین ڈالا مین اسکے عشق مین بیقرار ہوتی ہون اب مجھہ کو جو چاہئے سو کیجئے سزاوار ہون اسکی یہہ الحاح و زاری سنکے لوگ متعجب ہورہے اور سب کے سب آنسو ڈبڈبا کے رہگئے اور عزیز یہہ حال زلیخا کا دیکھہ کر شرمندہ ہوکر اُسے چھوڑدیا چند روز اسی غم مین بعدہ انتقال فرمایا بادشاہ یوسف کے لئے مضطرب ہوا اور فرمایا کہ یوسف کو میرے پاس لاؤ جب یوسف آئے بادشاہ نے بہت عزت و ناز و نعمت سے رکھا اور

سارا احوال عزیز کا سنا دیا یوسف نے کہا کہ مین نے جو کیا عزیز کو شرمندہ کرنے کے لئے نہین تو کیا
مطلب تھا یہہ اسکو معلوم ہوکہ مجھسے یہہ خیانت نہوئی قولہ تعالی ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ
وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ہ ترجمہ کہا یوسفؑ نے یہہ تحقیقات اسواسطے کری ہے تاکہ
جانے خاوند اسکا عزیز یہہ کہ مین نے نہین خیانت کی اسکی غائبانہ اور تحقیق اللہ نہین مطلب کو پہنچاتا
خیانت کرنیوالون کو خبر ہے کہ جسوقت یوسف نے کہا کہ مین بیگناہ ہون خیانت نہین کی اسوقت جبرئیل
وہان تھے اور کہا کہ یا یوسف ولا ھممت ای یوسف تو نے قصد نہین کیا تھا حضرت اسبات سے
بہت نادم ہوئے اور آبدیدہ ہوکے کہنے لگے قولہ تعالے وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ
النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ ہ ترجمہ اور نہین پاک کہتا
مین اپنی جان کو تحقیق جی البتہ حکم کرنیوالا ہے ساتھہ برائی کے مگر جو رحم کرے پروردگار تحقیق پروردگار میرا بخشنے
والا ہے مہربان راویون نے روایت کی ہے ملک ریان نے حضرت یوسف کے ساتھہ چالیس زبان
مین بات کی تھی سب جواب اس کا حاضر دیا تھا تب بادشاہ نے عزیز کو کہا کہ اسکو مین نے
تمسے امین اور گویا اور صاحب مرتبہ زیادہ پایا قولہ تعالی فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا
مَكِينٌ أَمِينٌ ہ ترجمہ پھر جب کہ باتین کین اسنے کہا تحقیق تو آج نزدیک ہمارے مرتبے والا امانت
والا ہے پس اب عزیز کا علاقہ سرکار سے موقوف ہوا اور یوسف کو اپنے پاس رکھا بادشاہ نے
حضرت یوسفؑ سے کہا کہ مین تمکو خدمت وزارت کی دونگا اسنے کہا کہ وزارت مین نہین مانگتا
کیونکہ خبر لوگون کی ہمسے نہوسکیگی پھر بادشاہ بولا کہ عزیز کا کام تمکو دونگا وہ بولا نہین کیونکہ حق
عزیز کا مجھپر بہت ہے وہ اپنے قایم مقام رہے اسکا کام لینا مجھکو نہایت بدنامی ہے
پھر بادشاہ بولا تم کیا چاہتے ہو وہ بولا کہ مجھکو سارے ملک کے اناج وغلہ کا مختار کرو تو خوبی
کام اسکا انجام مجھسے ہوسکیگا تب سرکار کا بھی کام آسان ہوگا اور رعایا کا بھی عدل و فلاح ہوویگا
اسکام سے حضرت کی یہہ غرض تھی کہ اس زمانہ مین جو بادشاہ رعیت پر ظلم کرتا تو آدھا حصہ غلے
کا رعیت سے لیتا اسلئے حضرت یوسف نے بادشاہ سے سارے غلے کی مختاری مانگی

تاکہ رعیتون پر نظر عدل کی کرے تب بادشاہ نے ان کو اس کام پر مقرر کیا اُس سے تمام خلق خوش
اور راضی ہوئے اور غلہ بہت جمع کیا جب سال تمام ہوا بادشاہ اسکے نیک اطوار دیکھکے خوش
ہوا اور رعیت پروری بھی معلوم کی تب بادشاہ نے اپنا تاج شاہی انکے سر پر رکھہ دیا اور
تلوار اپنی کمر سے کھولکر ان کی کمر مین باندہ دی اور تخت مرصع زرو یاقوت سے جڑا ہوا کہ طول
اس کا تیس گز اور عرض اس کا دس گز کا تھا لباس زرق برق بیش قیمت کا اُسے پہنا کے اسی تخت پر
بٹھایا اسوقت چہرۂ مبارک انکا ایسا ہوا کہ مانند چاند شب چاردہم کے چمکتا رہا جو شخص اُن کی طرف
نظر کرتا تو مانند آئینہ کے چہرہ اپنا اس مین نظر آتا تھا اور حضرت کے چہرہ کی لطافت وصفائی
اسقدر تھی کہ اُسے دیکھکے آفتاب شرمندہ ہوتا تھا اور جملہ ارکان دولت و اعیان سلطنت
بادشاہ کے ان کی خدمت مین حاضر رہتے اور تمام کاروبار مصر کا انپر سپرد ہوا اور سارے
مصر مین انکا سکہ جاری ہوا اور بعد فوت عزیز کے تمام خزاین اُس کا حضرت یوسفؑ کی ملک مین
آگیا اور بادشاہ نے سلطنت سے ہاتھہ اٹھایا خانہ نشین ہوا جب بادشاہ نے ان کو مصر کا والی
کیا تب حضرت نے تمام اناج و غلہ مصر مین لا کے جمع کیا القصہ وہ سات برس گذرے بعدہ جبرئیل
نے آکے خبر دی کہ فلانی شب فلانی گھڑی مین قحط نازل ہوگا حضرت یوسفؑ یہہ سنکر انتظار اسی شب
کے رہے جب وہ وقت پہنچا تب سب کو فرمادیا کہ اناج غلہ سب میرے پاس لاکر موجود کرو کیونکہ
گرسنگی خلق اللہ پر آپہنچی ہے جب قحط مصیبت نازل ہوئی تب خلایق شہرون کی بادشاہ مصر کے
پاس آکر حاضر ہوئی فریاد کرنے لگے الجوع الجوع یہہ خبر حضرت یوسفؑ کو پہنچی کہ خلایق بھوکھہ سے
تکلیف پاتے ہین اور عاجز ہوئی ہے تب وہ غلہ جو جمع کیا تھا سو سب بانٹنے لگے تب لوگونکی کچھہ خاطر
تسلی ہوئی اور جان آئی اور جب قحط نازل ہوا زلیخا آہ وزاری کرنے لگی یوسف کا نام جو شخص
زلیخا کے پاس لیتا انعام و اکرام دیکر اسکو رخصت کرتی بہت روپئے دیتی جتنی دولت تھی سب
اسکی راہ مین لٹادی یہانتک کہ محتاج فقیرنی ہوگئی اور شب و روز یوسف کے لئے روتے روتے
بڑھیا ضعیفہ ہوگئی اور دونون آنکھون کی روشنی جاتی رہی آخر چلنے سے بھی معذور ہوگئی

ہر روز اسکو لونڈیان محافے مین بٹھلکے برسر راہ یوسف کے کھڑا کر رکھتین تاکہ خاکپائے یوسف علیہ السلام
کے گھوڑے کی توتیائے چشم اسکی کرین چند روز آتش فراق مین اسیطرح جلتے گذرے یوسفؑ
کی حشمت و دبدبہ بادشاہی کا اسقدر تھا کہ جسوقت حضرت گھوڑے پر سوار ہوکر نکلتے تو چالیس
ہزار جوان سلاح پوش اور چار ہزار غلام بالکمر زری اور ایکہزار صاحب ہوشمند ہمراہ چلتے خبر
ہی کہ ایکدن حضرت یوسفؑ سوار ہوکر سیر کرتے ہوئے مرضی الٰہی سے اسی راہ مین جا پڑے
کہ جس جا پر زلیخا تھی لونڈیون نے اُسے دیکھکر زلیخا کو جاکر خبر دی کہ ای زلیخا یوسف یہان آ
موجود ہوا ہی بمجرد سنتے ہی زلیخا بے تحاشا دوڑی آئی یوسفؑ کو پکارنے لگی ای کریم ابن الکریم
ابن الکریم ذرا ٹھہر جا قصۂ اندوہ اس ضعیفہ کا سن جا حضرتؑ نے یہہ سنتے ہی وہین گھوڑے کو کھڑا
کیا اور بولا ای زلیخا یہہ کیا ہی حال تیرا کہان ہی وہ حسن و جمال اور خوبی تیری بولی کہ تیرے عشق
نے سب برباد کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ ہنوز وہی عشق تیرا موجود ہی وہ بولی کہ ہاتھ کا چابک میرے
منھہ کے پاس لاکے ذرا دیکھ حضرتؑ نے ہاتھ اپنا دراز کیا تب زلیخا نے ایسی ایک آہ آتشی دل
سوزان سے چھوڑی کہ اس سے چابک حضرت کے ہاتھ کا گرم ہو گیا مارے تپش کے حضرت نے
چابک اپنے ہاتھ سے زمین پر چھوڑ دیا زلیخا بولی ای یوسف آج چالیس برس ہوئے یہہ شعلۂ
آتش میرے دل پر جلتا ہی تیرے عشق مین جل گئی ہون دیکھ ذرا سا شعلۂ آتش میرے دل کا
تجھہ کو برداشت نہ ہوا چابک زمین پر ڈالدیا مین کیونکر تیرے لئے شب و روز یہہ پیچ و تاب کھاتی
رہی ہون یوسفؑ نے یہہ حال تباہ زلیخا کا دیکھکر گھوڑے سے اُتر پڑے وہین زمین پر بیٹھ گئے
اور بولے ای زلیخا تو میرے خدا پر ایمان لا بمجرد کہتے ہی زلیخا دین اسلام سے مشرف ہوئی تب
حضرتؑ نے فرمایا ای زلیخا تو مجھسے کیا مانگتی ہی وہ بولی کہ خدا کی درگاہ مین میرے لئے دعا مانگو
کہ وہی جمال و جوانی اور بینائی چشم کی پھر مجھہ کو عنایت ہو تو باقی عمر اپنی تیری خدمت مین صرف
کرون اور خدا کی عبادت مین مصروف رہون یہہ سنکر حضرت یوسفؑ نے اپنے سر کو نیچا کر لیا
اور تامل مین رہے اسیوقت وحی نازل ہوئی ای یوسف تو کیا مانگتا ہی مانگ تیری دعا قبول ہی

تب یوسف نے دو رکعت نماز شکرانے کی ادا کرکے سجدہ مین آگئے اور دعا مانگی ہنوز سر سجدے سے
نہ اٹھایا تھا زلیخا نے آواز دی کہ ای یوسف سر اٹھا سجدے سے جو چاہا تو نے سو حاصل ہوا تب حضرت نے
سر سجدے سے اٹھا کے زلیخا کی طرف نگاہ کی دیکھا کہ صورت و جوانی اور بینائی چشم اُسے دونی خدا نے
عنایت کی ہی زلیخا نے جب اپنی صورت کو دیکھا شکر خدا کا بجا لایا اور ترقی ایمان کی ہوئی
بعدہ حضرت یوسف کی طرف کچھ خیال نہ کیا چلی گئی حضرت پیچھے سے فرمانے لگے ای زلیخا تم کہان
جاتی ہو مجھے چھوڑ کر وہ بولی کہ جسنے یہہ شکل و صورت و بینائی چشم کی مجھہ کو بخشی ہی اسکو چھوڑ کے
ناحق یوسف کے پیچھے کیون اپنے کو برباد کرون چاہئے کہ اسی پر خیال کرون کہتے ہین کہ یوسف نے
زلیخا پر بہت خواہش کی مگر وہ بھاگتی رہی غیب سے آواز آئی ای یوسف صبر کر جلدی مت کر
بعدہ زلیخا غم خانہ مین جا بیٹھی اور یوسفؑ نے خواستگاری مین اسکے لوگون کو بھیجا وہ قبول
نہین کرتی تھی چالیس دن یون گذرے کہتے ہین کہ اس چالیس دن کے اندر یوسفؑ نے اتنا درد زلیخا
کے لئے کھینچا کہ زلیخا نے چالیس برس مین بھی ایسا نہ اٹھایا ملک ریان نے زلیخا کے پاس پیغام
بھیجا اور لوگ اسکو جا کے وعظ و نصیحت کرتے بعدہ اسنے نکاح قبول کیا جیسا کہ شب زفاف
کو سلاطین اور ملوک کا رسم شرعی ہوتا ہی ویسا ہی زفاف کتخدائی ہوئی اور زلیخا کو دوشیزہ
پایا یعنے باکرہ پایا اور بعد مدت کے حضرت نے زلیخا سے حال گذشتہ کو پوچھا وہ بولی عزیز
مرد ضعیف تھا اور مین اسوقت جوان تھی جو کام کہ زن و شوہر مین ہوتا ہی سو میرے اور عزیز
کے بیچ مین نتھا اور دوسری روایت مین یون آیا ہی کہ خدا یتعالے نے یوسفؑ کے لئے زلیخا
کو رکھا تھا اسلئے ایک شیطان آکے اللہ کے حکم سے عزیز اور زلیخا کے بیچ مین سو رہتا عزیز کو ایسا
معلوم ہوتا تھا کہ وہ زلیخا ہی اور کچھہ نہین کر سکتا پس یوسف اور زلیخا دونون نے ملکر گھر کیا تب ان
سے دولڑکے پیدا ہوئے ملک ریان جب بوڑھا ہوا تمام کاروبار بادشاہی کا یوسف کو دیکر گوشہ
اختیار کیا یوسف خلق اللہ کی پرورش کرنے لگے بقدر حاجتون کے غلہ رعیت کے پاس بھیجتے اور
صدقہ فقرا اور محتاجون کو دیتے بعد مدت کے قحط سالی آئی یہانتک کہ ایک من غلہ کا دو دینار

اور تمامی نواح اور اطراف سے مصر کے خلق اللہ آکے جمع ہوئی تب اہل مصر مجتمع ہوکے کہنے لگے
کہ غلہ سب غیرون کے پاس نہ بیچا چاہئے کہ ہم بھوکھے مرینگے حضرت یوسفؑ نے فرمایا کہ تمام خلق اللہ
کا اسمین حق ہی نہ بیچیگے تو لوگ محتاج رہینگے انکو دینا واجب ہی محروم رکھنا گناہ ہی ان پاس
اگر نہ بیچونگا تو تمام بھوکھے مرجاوینگے تب بقدر حاجت کے بیچتے یہانتک کہ سارے ملک مین کسیکے ہاتھ
مین پیسا دینار و درم نہ رہا یوسف کے خزانے مین تمام داخل ہوا جب دوسرا سال آیا تمام مواشی
لوگون کے بعوض غلہ کے حضرت کے پاس بک گئی اور تیسرے سال مین تمام غلام لونڈی باندی
بعوض غلہ کے یوسف کو لاکے سب حوالے کین اور چوتھے سالمین پگڑی تباہ جو کچھ تھا سب حضرت کے
پاس بیچ کھایا اور پانچوین سال مین جو عقار زمین مین تھی بیچ ڈالی اور چھٹے سال مین لوگون نے اپنے
بیٹے بیٹی کو عوض غلہ کے حضرت کو ہبہ کئے اور ساتوین سال مین لوگونے اپنے بدن کو حضرت کے پاس
اجرت مین دیا کوئی آدمی ایک ملک مین باقی نہ رہا کہ تمام نوکر چاکر خدمتگار لونڈی باندی حضرت کے
ہوگئے خلایق تمام تعجب مین رہی کہ کبھی ایسا بڑا بادشاہ ہمنے نہ دیکھا اور نہ سنا یوسف نے جب خلق اللہ
کو غریب لاچار دیکھا تب ریان ابن ولید سے کہا کہ شکر اس خدا کو ہی کہ اسنے مجھکو کیا کیا نعمتین بخشی ہین
اگر ہر بال کے منھہ مین سو زبان ہون تو بھی شکر نعمت کا اسکے ادا نہ ہوسکیگا ریان ابن ولید نے کہا کہ
حق ہی جو آپ فرماتے ہین حضور کی جو مرضی مبارک مین آوے وہی کام خلق اللہ کے حق مین کرین
تب حضرت نے فرمایا کہ مین نے اہل مصر کو خدا کی راہ پر آزاد کیا اور تمام مال و اسباب جس کا تھا اسکو
دے ڈالا خبر ہی کہ یوسف علیہ السلام زمان قحط مین ہرگز کھانا سیر ہوکے نہین کھاتے خلق اللہ کی موافقت
کرتے لوگون نے کہا کہ آپ کیون نہین آسودہ ہوکر کھاتے بھوکھے کیون رہتے ہین کہ تمھارا ملک مصر
مین انبار و خزانہ اتنا ہی حضرت نے فرمایا کہ مین ڈرتا ہون اگر مین سیر ہوکر کھاؤن تو بھوکھے پیاسے
کو بھول جاؤن یہہ کام سردارون کا نہین ہی آئندہ خدا کو کیا جواب دونگا جب ساتوان سال
تمام ہوا چالیسدن باقی رہے اور کچھ اناج اور غلہ مصر مین باقی نہ رہا لوگ مارے بھوکھ کے یوسفؑ
کے پاس آکے ملتجی ہوئے حضرت لوگون کے حال کو دیکھ کے بہت متردد ہوئے آدھی رات کو

اُٹھکر خدا کی درگاہ مین تضرع وزاری کی ای رب العالمین تیرے بندے مارے بھوک کے مرے جاتے ہین اگر تو رحم نہ کریگا تو ہر آئینہ ہلاک ہوجاوینگے تب خدا کا رحم ہوا آواز آئی کہ ای یوسف تو میرا پیارا ہی غم مت کر کہ تیری صورت کو لوگون کی غذا کرونگا تیری صورت وجمال دیکھکر لوگ آسودہ ہووینگے پس بحکم آلہی یوسف میدان مین جاکے لوگون کو بلاکے اپنے چہرۂ مبارک سے برقع اُٹھاکے سب کو دکھانے لگے حضرت کے چہرۂ مبارک کو دیکھتے ہی اللہ کے فضل وکرم سے لوگون کی بھوکھہ پیاس جاتی رہی اور کھانے کی حاجت نہ ہوئی چالیسدن کا قحط اسیطرح کٹ گیا بعدہ آٹھوین سال مین اللہ کے فضل سے کھیتی بہت ہوئی اناج بیشمار پیدا ہوا خلایق نے قحط کی بلا سے نجات پائی اور روایت ہی کہ ایک لڑکا اندھا مادرزاد اسکو حضرت یوسف کے پاس لائے تاکہ دعا کرین کہ اسکی آنکھین اچھی ہوجاوین تب حضرت نے اپنا برقع چہرۂ مبارک سے اُٹھاکے نور روشن اپنا دکھایا تو خدا کے فضل وکرم سے اسکی آنکھین اچھی ہوگئین راویون نے یون روایت کی ہی کہ ملک مصر اور شام مین جب قحط پھیل گیا کسی ملک مین اناج غلہ باقی نہ رہا تھا سوائے یوسف کی انبار مین تب تمام مخلوق اطرافون سے غلّے کے لئے مصر مین جاتی تھی اور لے آتی تھی اور حضرت یعقوب بھی اسی قحط سالی مین گرفتار تھے تب اپنے بیٹون سے کہا کہ تم بھی مصر مین جاکے عزیز مصر سے اناج وغلہ جو پاؤ خرید کرکے لاؤ تب حضرت کے فرمانے سے دس بھائی گئے بنیامین کو حضرت نے اپنے پاس خاطر جمع کے لئے رکھا انکے پاس جو کچھہ مال ومتاع پشمینہ تھا شتر پر لادکے مصر کو چلے گئے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ ۝ ترجمہ اور آئے بھائی یوسف کے پھر داخل ہوئے اسکے پاس تو اسنے پہچانا انکو اور انھون نے نہین پہچانا حضرت یوسف کو جب ملک مصر کے مختار ہوئے خواب کے موافق سات برس تک خوب آبادی کی اور ملکون کا اناج بھرتے اور جمع کرتے گئے پھر سات برس کی قحط مین ایک بھاؤ میانہ باندہ کر بکوایا اپنے ملک والونکو اور پردیسیونکو برابر مگر پردیسیون کو ایک اونٹ کے بوجھہ سے زیادہ نہ دیتے اس مین تمام خلایق قحط سے بچی اور خزانہ بادشاہ کا بھر گیا ہر طرف خبر تھی کہ مصر مین اناج سستا ہی یہہ سنکر انکے بھائی سب بھی

آئے خرید نیکو جب مصر کے نزدیک تب پہنچے خبر ان کی حضرت یوسف کو پہنچی کہ ایک قافلہ کنعان سے اناج خرید نیکو آیا ہی حضرت نے فرمایا انھونکو میرے پاس لاؤ جب بھائی سب یوسف کے پاس آئے حضرت نے اپنے بھائی کو پہچانا بعضون نے کہا ہی کہ جب بھائی سب انکے پاس گئے انھون نے پردے سے پہچانا اور بھائیون نے نہین پہچانا اور بعضون نے روایت کی ہی کہ حضرت یوسف پادشاہی ٹوپی سرپر رکھکے اور لباس شاہانہ پہنکر اور طوق زری گردن مین ڈالکے تخت پر بیٹھے تھے اسلیئے اُن کو بھائیون نے نہین پہچانا اور محققون نے کہا ہی کہ انھون نے یوسف پر ظلم کیا تھا اور ظالمون کے دل سیاہ ہوتے ہین اسلیئے حضرت کو نہ پہچانا جب یوسف نے ان کی طرف دیکھا زبان عبری مین بات چیت کرنے لگے جب حضرت نے پوچھا تم کون ہو کہان سے آئے کیا کام کرتے ہو تمھاری شکل سے مجھکو نہایت پیار معلوم ہوتا ہی وے بولے ہم کنعان سے آتے ہین پیشہ ہمارا شبانی ہی چونکہ ہماری ولایت مین قحط ہوا اسلیئے اناج خرید کرنیکو ہم آئے ہین یوسفؑ نے فرمایا ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ تم جاسوس ہو شہر مین جاسوسی کو آئے ہو یہان کا حال دریافت کرکے میرے دشمنونکو خبر دوگے وے بولے ہم دس بھائی ایک باپ سے ہین ہمارا یہہ کام نہین باپ ہمارا پیغمبر ہین نام انکا یعقوب ہے پھر حضرت یوسف نے پوچھا کہ تم سب کئی بھائی ہو وے بولے ہم بارہ بھائی تھے ایک باپ سے اور ایک ہمسے چھوٹے تھے ایک دن ہمارے ساتھ بکری چرانیکو میدان مین گئے تھے ہمسے جدا ہوکے ایک کنارے پر صحرا کے جاکر بکری چرانے لگے ہم سب اُسے غافل رہے بھیڑیا اُسے کھا گیا اور اسکا ایک سگا بھائی ہی ایک بطن سے اسکو باپ نے اپنے پاس رکھا ہی واسطے تسلی خاطر کے چونکہ اکیلا ہی حضرت یوسف نے فرمایا تمھاری اس بات کی کیا سند ہی جو تم کہتے ہو گواہ کون ہی وے بولے ای عزیز اس شہر مین ہم بعید الوطن مسافر ہین کوئی ہمکو نہین پہچانتا اسکی ثبوت کیون کر دینگے حضرت نے کہا اگر تمھارے گواہ نہین ہین تو جو بھائی تمھارے باپ کے پاس ہی اُسے لے آؤ تو ہم جانینگے کہ تم سب سچے ہو وے بولے اُسے باپ نہین چھوڑ نیگے دیدہ سے اپنے بہت اچھا ہم باپ کو بولینگے کوشش کرینگے ہوسکے تو لائینگے حضرت نے کہا کہ تم سب جاؤ ایک بھائی تمھارا یہان

قید رہے تم اُسے جا کے لاؤ تب سبھون نے آپس مین رد و بدل کی کہ یہان کون رہیگا تب سب کے
نام مین قرعہ ڈالا شمعون کے نام آٹھا وہ یہان یوسف کے پاس قید رہا تب یوسف نے فرمایا اناج ایک
ایک شتر کا بوجھ دیکر رخصت کرو اور قیمت اناجکی ان کو پھیر دو تب ملازمان بادشاہ نے ایسا ہی
کیا پس انکو حضرت نے فرمایا اگر تم اپنے چھوٹے بھائی کو اب کی دفع لاؤگے تو اور بھی اناج ہمکو ایک ایک
شتر کا بوجھ دونگا خبر ہے جو مال کہ یوسف کے بھائی لائے تھے اناج خریدنیکو سو مال حضرت یوسف
نے اپنے بھائیون کو پھیر دیا اسواسطے کہ معلوم تھا ان کو کہ باپ کے پاس سوائے اتنے مال کے اور
کچھہ نہین تا کہ انھون کو دوبارہ بھیجے اور ایک روایت ہے کہ وہ مال بھائیون کو اسلیئے پھیر دیا تھا
تا کہ معلوم کرین کہ میرا مال پھیر دینا یہہ کام کسیکا نہین مگر یوسف کا کام ہے پس شمعون کا مقید
رہنا کچھہ مضایقہ نہین یہہ سمجھہ بوجھہ کر پھر بیٹون کو بھیجین خبر ہے کہ یوسف نے جب اپنے بھائیون کو
دیکھا دل مین چاہا کہ انکو کچھہ سزا دین اسیوقت جناب باری سے آواز آئی کہ ای یوسف اگر بھائیون سے
تو اپنی مکافات لیگا تو انمین اور تجھہ مین کیا فرق رہیگا بلکہ عفو کرنا موجب حسنات کا ہے تو اپنے
کو انھون سے چھپا مت پہچان دے تا کہ تمسے شرمندہ ہوکے اپنی حاجت سے محروم نجاوین اور
بزرگونکو نچاہیئے کہ محتاجون کو اپنے در سے محروم رکھین پس جانیدے تیرے در پر محتاج ہین خوش
کرکے رخصت کر تب یوسف نے بموجب خطاب الٰہی کے اپنے بھائیون سے کچھہ مواخذہ نہ کیا
اور اپنے پاس بلاکر ان سے پوچھا کہ تم کہان سے آئے اور کہان کے رہنے والے ہو بولے ہم کنعان
سے آئے ہین پیغمبر یعقوب کے بیٹے ہین حضرت یوسف نے پوچھا تمھارے باپ بقید حیات ہین بولے
ہین پوچھا کیا شغل مین ہین بولے سوائے عبادت خدا کے اور کچھہ کام نہین کرتے ان کو اللہ نے
پیغمبری دی ہے کنعان کی بہت ضعیف اور آنکھون سے معذور ہین حضرت یوسف نے پوچھا کہ کیون
ایسا ہوا ہے وے بولے ایک بیٹا انکا تھا کہ اُسے خوب چاہتے تھے نام اسکا یوسف تھا نہایت حسین
ایک لحظہ نظرون سے اپنی جدا نکرتے تھے اللہ کی مرضی ہوئی اسکو بھیڑیا کھا گیا اسلیئے اتنا روئے
کہ آنکھین انکی جاتی رہین یوسف نے کہا کہ تم اسنے بیٹے رہتے ہوئے کیون ایک کے لیئے ایسا حال ہوا

وے بوے اور ایک بھائی انکا سگا نام اسکا بنیامین اور چھہ بہن موجود ہین لیکن یوسف سب سے
خوبصورت تھے انکے لئے شب و روز روتے روتے آنکھین اپنی کھو دین ایک مکان شہر کے باہر بنوا کے
نام اسکا بیت الاحزان رکھا اس مین عبادت کرتا اور رات دن روتا ہی اسکے مارے ہمارے بھی خوشی نا
خوشی ہوئی پھر حضرت یوسف نے انسے کہا کہ شاید تمسے وہ ہنر مین زیادہ تھا وے بولے نہین حسن مین
زیادہ تھا دانائی اور عقلمندی مین بھی سب سے تیز تھا غرض صفتین اسکی بیان سے باہر ہین یہہ سنکر یوسف
نے اپنے دل مین سوچا کہ انھون کو اسوقت معاف کیا چاہئے اگرچہ انھون نے مجھکو ستایا اور ظلم کیا
ہی مگر جو یہہ کہتے ہین سچ کہتے ہین اپنے خدمتگار اور غلامون کو کہدیا کہ یہہ بیچارے مسافر بعید الوطن غریب ہین
اس ملک مین کبھی نہین آئے انکو میرے پاس لاکے جگہہ دو اور اچھی طرح سے کھانا لطیف پاکیزہ کھلایا
کرو جبتک اس شہر مین رہین اور پوشاک اچھی اچھی نفیس پہننے کو دو اور دوسرے دن حضرت نے انھونکو
بلوا کے پوچھا کہ تم اس شہر مین کیون آئے ہو انھون نے کہا کہ ہمارے شہر مین قحط ہوا ہی ہمنے سنا
ہی کہ مصر مین آپ کی سرکار مین اناج سستا بکتا ہی ہم خریدنیکو آئے ہین حضرت نے فرمایا کہ تم کیا مال
لائے ہو عوض لینے کو لا حاضر کرو تب لائے قیمت منقع ہوئی قسم پشمینہ وغیرہ قیمت اسکی دوسو
دینار کی ٹھہری مگر وہ مال قابل لینے کے نتھا کہ اُسے خرید کرین یوسفؑ نے انسے کہا کہ اگرچہ مال
تمھارا لایق ہمارے لینے کے نہین ہی پھر بھی تمکو مین نے اسکے عوض اناج دیا ؛ چنانچہ اس
آیت سے ثابت ہی فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا
بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ؀ ترجمہ پھر
جب داخل ہوئے اسکے پاس بولے ای عزیز پڑی ہی ہمپر اور ہمارے گھر پر سختی اور لائے ہین ہم پونجی
ناقص سو پوری دے ہمکو بھرتی یعنے میان اور خیرات کر ہمپر اللہ تعالی بدلا دیتا ہی خیرات کرنے والونکو
پس یوسفؑ نے کئی دن بھائیونکو کھلا پلا کے ایک ایک شتر کا بوجھہ اناج دیکر رخصت کیا اور فرمایا
اگرچہ مال تمھارا دوسو دینار کے قابل نتھا تو بھی تمکو مین نے گیہون دیا اب کی دفعہ جو آوگے تو اپنے
چھوٹے بھائی کو لے آئیو تو اور بھی ہم ایک ایک شتر کا بوجھہ دیکے تمکو خوش کرینگے اور راہ

مصر کے کسی کو ہمنے اسقدر گیہون نہین دیا سوائے تمھارے بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ
وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا
خَيْرُ الْمُنزِلِينَ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ۝ ترجمہ اور جب تیار
کردیا انکو انکا اسباب کہا لے آئیو میرے پاس ایک بھائی جو تمھارا ہی باپکی طرف سے کیا نہین
دیکھتے ہو تم کہ مین پورا دیتا ہون پیمان اور مین بہتر اتار نیوالا ہون سب سے حضرت یوسف کا
چھوٹا سگا بھائی تھا اسکو بلوایا حضرت یوسف نے کہا کہ اگر تم اسکو نہ لاؤ گے میرے پاس تو پیمان
نہین تمکو میرے نزدیک اور میرے پاس نہ آؤ یہی بولکر یوسف نے اپنے بھائیون کو رخصت کیا اور وے
بولے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۝ ترجمہ کہا انھون نے
ہم خواہش کرینگے اسکے باپ سے اور البتہ ہمکو کرنا ہے پس یوسف نے اپنے ملازمون کو یہہ کہدیا کہ
ان کی پونجی دو سو دینار کی قیمت ہے ان کے بوجھو نمین لیجاکر رکھدو تب یہہ وا کے اونٹکے بوجھ مین چھپاکے
رکھدیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا
إِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ ترجمہ اور کہدیا خدمتگارونکو اپنے رکھدو ان کی پونجی ان کے بوجھون
مین شاید اسکو پہچانین جب پھر کر جاوین اپنے گھر شاید وے پھر آوین یعنے جو قیمت وے لائے تھے
سو چھپا کر انکے اونٹون مین کے بوجھو نمین ڈالدی احسان کر کر مروی ہے کہ یوسف نے جب بھائیونپر
بہت مہربانی کی دینے لینے سے تب یہودا کو کمال یقین ہوا کہ یہہ یوسف ہے کیونکہ ہمکو کھلانا پلانا اور اتنی
خاطر کرنا اور باپکا احوال پوچھنا سوائے یوسف کے یہہ اور کوئی نہین ہے اور بول چال آواز بھی اسیکی
طرح ہے اور اگر یوسف نہو تو اغلب کوئی ہمارے خاندان مین سے یا اہل بیت سے ہوگا انکے بھائیون
نے کہا کہ اگر یوسف ہے تو مملکت اسکو یہان کی کسطرح سے ملی ہے اور یہہ مرتبہ اور یہہ دولت و
لشکر کہان سے پایا کیا یوسف ابتک جیتا ہے مرگیا ہوگا یوسف ہوتا تو ہمارے ساتھہ یہہ سلوک نکرتا بلکہ
وہ ہمسے اپنے مکافات لیتا یہودا بولا اگر یوسف نہوتا تو بنیامین کو کیون طلب کرتا البتہ مین جو کہتا ہون
یہی سچ ہے یوسف ہی ہے اسکے بھائیون نے یہہ غور نہ کیا یوسف سے رخصت ہوکر مصر سے نکل گئے اور

کنعان مین جا پہنچے یعقوبؑ اور کنعانی سب خوش ہوئے حضرت یعقوبؑ نے فرمایا ای بیٹو احوال مصر کا
اور حقیقت سفر کی جو تمپر بیتی ہی سو بیان کرو تب انھون نے احوال راہ کا اور مہربانی اور ضیافت
کرنی عزیز کی یعنے یوسفؑ کی ساری بیان کئے پھر پوچھا کہ کہو تو یوسف کی خبر کہین ملی ہی انھون نے
کہا کہ تعجب ہے ای باپ یوسف کو بھیڑیا کب کا کھا گیا بہت دن گذرے ہین اب کس سے پوچھین یہہ
کہان کی بات ہی آپ جو فرماتے ہین اور بولے ای باپ عزیز مصر بنیامین کو دیکھنے چاہتا ہی اسکو
لیجانیسے وہان وہ ایک ایک شتر کا بوجھہ گیہون ہمکو زیادہ دینگے اور خوش کرینگے اگر اسکو نہ لیجاوین
تو کچھہ نہین دیگا اسباب کو سنکر یعقوبؑ نے اپنے دل مین سونچا کہ وہان میرا یوسف ہی اگر وہ نہوتا تو
بنیامین کو کیون دیکھنے چاہتا بنیامین سے اسکو کیا مطلب ہے وے بولے ہمارے شکلین دیکھکر خوش
ہوکر بنیامین کو دیکھنے کا شوق ہوا ہی چونکہ وہ ہمسے چھوٹے ہین بمصداق اس آیۃ کے قولہ تعالیٰ

فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ
قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

ترجمہ پس جب پھر آئے طرف باپ کے اپنے کہا انھون نے ای باپ ہمارے منع کیا گیا ہی ہمسے میان
پس بھیج ساتھہ ہمارے بھائی کو ہمارے میان کرلاوین ہم اور ہم واسطے اسکے البتہ نگہبان ہین کہا
یعقوبؑ نے مین کیا اعتبار کرون تمھارا اسپر مگر وہی جیسا اعتبار کیا تھا اسکے بھائی پر پہلے اُسے
سو اللہ بہتر نگہبان ہی اور سب مہربانون سے بہت بڑا مہربان ہی جب باپ کے پاس آئے اسباب
اپنا کھولے پائے اپنا مال قولہ تعالیٰ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ
قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ
بَعِيرٍ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَنْ
يُحَاطَ بِكُمْ ترجمہ اور جب کھولا انھون نے اسباب اپنا پائی پونجی اپنی پھیری گئی طرف اُنہی کے
کہا انھون نے ای باپ ہمارے کیا چاہین ہم یہہ ہی پونجی ہمارے پھیری گئی طرف ہمارے اور اناج
لاوینگے واسطے لوگون کے اپنے اور محافظت کرینگے ہم بھائی اپنے کی اور زیادہ لاوینگے ہم میان

ایک اونٹ کا یہہ ہمپان ہی آسان یعقوب نے کہا کہ ہرگز نہ بھیجونگا اسکو مگر گھیرے جاؤ تم سارے
ساتھ تمھارے یہان تک کہ دو تم میرے تئین قول اللہ کا البتہ لے آؤگے تم اسکو میرے پاس پس
جب دیا اُنھون نے ان کو عہد اپنا کہا اللہ اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہین ہم وہ کارساز ہی جب عہد کیا سب نے
اور قسم کھائی تب یعقوب نے فرمالی اور کہا کہ خدا حافظ ہی تمپر اور شاہد تمھارے قول پر اور خبر
ہی کہ یعقوب نے جب پونچی اپنی پھر پائی بوجھو نمین شتر کے جو مال بھیجا تھا اناج کے لئے مصر مین پس
حضرت کو کمال یقین ہوا کہ یوسفؑ ہی مصر مین اگر یہہ معلوم نہ ہوتا تو بنیامین کو مصر مین بیٹونکے
ساتھ کیون بھیجتا پس جو اناج مصر سے آیا تھا آدھا اسکا اپنے خویش اقربا ؤن کو دیا اور آدھا ملک
شام مین بھیجا بعدہ بنیامین کو بیٹون کے ہمراہ کردیا اور اُنھون کو وصیت کی کہ تمام ایکبارگی ایک
ہی دروازے سے مصر کے مت جائیو سب متفرق ہو کے جائیو مبادا کسی کی چشم بد تمپر پڑے
اور جو پونجی وہان سے شتر کے بوجھ مین پھر آئی ہی یہہ تم لیجاکے دیجیو شاید یہہ متاع بھولکر
بوجھون مین آئی تھی بے صاحب اناج کی ہی تمھین رکھنا حلال نہین یہہ وصیت کی اور کہا کہ تمکو خدا پر سونپا
توکلت علی اللہ کہکر رونے لگے اور اہل کنعان بھی آپ کے رونے سے سب گریہ مین آگئے اور یوسف
بنیامین کے لئے انتظار رہے کہ کب آوے غرض یہہ سب بعد چند روز کے مصر مین جا پہنچے اور خبر یوسف
کو پہنچی کہ گیارہ آدمی کنعان سے آئے ہین یہہ سنکر یوسف خوش ہوئے معلوم کیا کہ گیارہ آدمی بنیامین
کو لیکے آئے ہین اور سب بھائی بموجب وصیت باپ کے جُدا جُدا متفرق ہو کے دروازون سے مصر کے
اندر داخل ہوئے جیسا کہ حضرت نے کہا تھا قولہ تعالیٰ وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِن بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا
مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَمَا أُغْنِي عَنكُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝ ترجمہ اور یعقوب نے کہا اے بیٹو نہ داخل ہوجیو ایک دروازے سے اور داخل
ہوجیو کئی دروازون سے جدا جدا اور مین نہین بچا سکتا تمکو اللہ کی کسی چیز سے حکم کیسکا نہین سوائے
اللہ کے اسی پر مجھکو بھروسا ہی اور اسی پر بھروسا چاہئے بھروسا کرنیوالون کو فایدہ یہہ تو کام
بچاؤ بنایا پھر وکیا اللہ پر تو لگنی غلط نہین اور اس کا بچاؤ کرنا روا ہی وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ

اخاہُ قال انّی انا اخوک فلا تبتئس بما کانوا یعملون ترجمہ اور جب داخل ہوئے یوسف کے پاس
اپنے پاس رکھا اپنے بھائی کو کہا مین ہون بھائی تیرا سو تو غمگین نہ رہ ان کامون سے جو کرتے رہے
ہین سب بھائی شہر مین جاکے ایک جگہہ اترے بعدہ چوبدارون نے انھون کو اسی راہ کے لباس کے
ساتھ یوسف کے پاس لے گئے سب جھک کے آداب بجا لائے اور ایک دستار جو یعقوبؑ کو اپنے دادا ابراہیم
خلیل اللہ کی میراث سے پہنچی تھی سو انھون نے باپ کے کہنے سے یوسفؑ کو لیجا کے ہدیہ دیا اور جو پونجی
ستر کے بوجھہ مین یوسف نے چھپا کے بھائیون کے ساتھہ پھیر دی سو بھی لا کے سامنے پیش کئے حضرت
یوسف اپنے باپ کی دستار دیکھکے خوش ہوئے کہ جسکو یہہ دستار پہنچی وہ پیغمبر ہوا اور معلوم کیا کہ یہہ
پونجی اپنے بھائیون کو پھیر دیا تھا کہ تم لیجا کے اُسے نفقہ کرو یہ بیچ کھائیو پھر اسکو باپ نے بھیجدیا ہی
بعدہ حضرت نے خانسامان خدمتگارونکو کہدیا خاصہ تیار کرو دسترخوان لگاؤ تب کھانا نفیس
لذیذ اقسام طرح طرح کی نعمتین دسترخوان پر چن دیا پس حضرت نے فرمایا جو جو بھائی تم ایک بطن
سے ہو سو ایک جگہہ کھانیکو بیٹھو کھاؤ تب سب بھائی ایک جگہہ مین بیٹھے اور بنیامین اکیلا بیٹھ کے
رونے لگا یوسفؑ نے فرمایا تم کیون روتے ہو کیا سبب ہے اسنے کہا کہ میرا ایک بھائی سگا تھا نام اسکا
یوسفؑ کہتے ہین کہ اسکو بھیڑیا کھا گیا وہ اگر رہتا تو میرے ساتھ اسوقت بیٹھتا تب یوسف نے انکے
بھائیون سے کہا کہ بنیامین کو اجازت دو تو میرے ساتھ کھانیکو بیٹھے انھون نے کہا کہ اگر آپ یون
نوازش فرماتے ہین تو ہماری سرفرازی ہے تب حضرت یوسف نے لوگون کے سامنے بہانہ کرکے کھانا
نہ کھایا بنیامین کو لے کے خلوت سرا مین گئے اور نقاب اپنے چہرۂ مبارک سے کھولکر دکھایا بنیامین
حضرت کی شکل و صورت دیکھکے بیہوش ہو گیا تب حضرت نے گلاب اسکے چہرے پر چھڑک کر ہوش مین
لایا حضرت نے فرمایا تمکو کیا ہوا شاید مرگی کی بیماری ہے. بہت غمخواری کرنے دلاسا دینے لگے
اسنے کہا مین پیغمبرزادہ ہون ہمکو مرگی کی بیماری نہین ہوتی ہے مین آپکو دیکھکے بیہوش ہو گیا تھا
آپ مثل میرے بھائی یوسف گم ہوئےکے ہین حضرت یوسف نے کہا کہ سچ ہے مین وہی تمھارا بھائی گم ہوا یوسف ہون
کچھہ اندیشہ نہ کرو خاطر جمع رہو یہہ بات سنتے ہی پھر بیہوش ہو گیا بعد ایکساعت کے اٹھہ بیٹھا ہوش مین آیا

تب یوسف باپ کا حال پوچھنے لگے کہ باپ ہمارے کیا کرتے ہین اور کس حال مین رہتے ہین وہ بولا تمھارے
فراق سے بیت الاحزان مین بیٹھے عبادت کرتے ہین اور تمھارے لئے شب و روز روتے روتے دونون آنکھین جاتی
رہین ہین زندگی ان کی تلخ ہی یوسف اسبات کو سنکر بہت رونے لگے اور کہا کہ تم کھانا کھاؤ مین اپنی مصیبت کا
قصہ بھائیون نے جو جو ظلم مجھپر کیا تھا سو بیان کرتا ہون سنو باپ کے سامنے سے لیجا کے مجھکو چاہ مین ڈالا بعدہ
بیچا بہت تکلیف پائی اور مصیبت اٹھائی ہمنے پس اللہ تعالیٰ نے مجھکو بعوض اس مصیبت کے
یہانتک پہنچایا ہی یہہ سلطنت دی اب میری بہات کو تو امانت رکھہ اور کسی سے نہ کہہ اور بھائی سب اسبات کو جبتک
سننے نہ پاوین مین کسی حیلہ سے تمکو اپنے پاس رکھونگا اچھی طرح سے میرے پاس آرام سے
رہوگے پس بنیامین وہان سے کھانا کھاکے باہر نکل آیا یوسفؑ نے اپنے بھائیون کو تین دن تک
کھلا پلا کے نوازش کرکے ہر ایک کو ایک ایک شتر کا بوجھہ اناج دیکے رخصت کیا اور ایک حیلہ سازی کرکے
چپکے سے ایک پیالہ چاندی کا انکے پانی پینے کا جواہر سے جڑا ہوا تھا ایک کیانی غلام کو کہدیا اس پیالہ
بے بہا کو بنیامین کے شتر کے بوجھہ مین چھپا کے رکھہ آؤ اسنے ویساہی کیا اور وے سب ایک منزل کی راہ تک
نکل گئے تھے بعدہ یوسف نے چند سوارونکو اپنے انکے پیچھے سے بھیجا کہ وہ پیالہ پانی پینے کا مع انھون
کے لاوین تب سوارون نے انکے پیچھے سے جاکے پکارا ای قافلے والو مقرر تم چور ہو کہان جاتے ہو
کھڑے رہو جیسا کہ قولہ تعالےٰ فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ
مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ۝ قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم مَّاذَا تَفْقِدُونَ ۝ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ
الْمَلِكِ وَلِمَن جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ۝ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ
وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ۝ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِن كُنتُمْ كَاذِبِينَ ۝ قَالُوا جَزَاؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ
فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝ پھر جب تیار کردیا انکو اسباب انکا اور رکھدیا پانی پینے کا
پیالہ بوجھہ مین اپنے بھائی کے پھر پکارا پکارنیوالے نے ای قافلے والو تم مقرر چور ہو کہنے لگے منہہ کرکر
ان کی طرف تم کیا نہین پاتے بولے ہم نہین پاتے ہین بادشاہ کا ماپ یعنے پیالہ اور جو کوئی وہ پیالہ
لا دیگا اسکو ملیگا ایک بوجھہ اونٹ کا اور مین ہون اس کا بولے قسم ہی اللہ کی تمکو معلوم ہی ہم شرارت

کرنیکو نہین آئے اس ملک مین اور نہ ہم کبھی چور تھے ان لوگون نے کہا پھر کیا سزا ہی اسکی اگر تم جھوٹے ہو
کہنے لگے اسکی سزا یہہ کہ جسکی بوجھہ مین پاؤ وہی جاوے اسکے بدلے مین ہم یہی سزا دیتے ہین گنہگارونکو
خلاصہ یہہ کہ ایک پیالہ تھا بادشاہ کے پانی پینے کا اسکے پیاس بھر مہیا ہوا یا اناج ماپنے کا اور
گھوڑے اسمین پانی پیتے حضرت یوسفؑ نے انھونکو چور کہوایا جھوٹھ نہین انھون نے بھی حضرت یوسف
کو باپ کے سامنے لیجاکے چوری سے بیچ ڈالا تھا یعقوب کے دین مین یہہ حکم تھا جو کوئی چوری کرتا وہ مال
والیکا غلام ہو رہتا ایک برس تک اور انکے بھائیون نے کہا تھا کہ تم جسے چوری مین پاؤ گے اسے غلام
بناؤ تب اسپر پکڑے گئے نہین تو اس بادشاہ کا یہہ حکم نتھا تب ڈھونڈھنے لگے سب بوجھون مین آخر
بنیامین کے سلیتے سے شتر پر وہ پیالہ نکلا جیساکہ قولہ تعالی فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا
مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ ترجمہ پھر شروع کین یوسفؑ نے ان کی خرجیان دیکھنی پہلے اپنے بھائی کی خرجی سے
آخر کو وہ باسن نکلا خرجی سے اپنے بھائی کے تب سب کو یوسف کے پاس حاضر کئے بھائیون مین طاقت
بہت تھی اگر وہ چاہتے تو بنیامین کے سبب سب نہ پکڑے جاتے چونکہ برتن ان کے بوجھہ سے
نکلا اور ان سے کچھہ نہو سکا آپ سے شرمندہ ہوکر سب بھائی یوسف کے پاس آحاضر ہوئے اور آپسمین
مشورت کرنے لگے کہ عزیز کو یہہ بات کہا چاہئے کہ بنیامین کے بدلے مین ہمارے ایک بھائی کو رکھے تو بنیامین
کو باپ کے پاس لیجاوین وگرنہ باپ کو ہم کیا جواب دینگے وہ کہینگے بنیامین کو بھی یوسف کی حقیقت کیا ہے
ہرچند کہ ہم سچ بولینگے تو بھی ہماری بات باور نہ کرینگے اپنے جیمین یہہ ٹھہرا کر دربان اور چوبدار کو ہمراہ
لیکے حضرت یوسفؑ کے حضور مین آحاضر ہوئے اور بولے ایعزیز آپ نے ہمپر بہت مہربانی اور شفقت
فرمائی ہی اور بھی آپ کی نوازشات سے ہمکو یہہ امید ہی کہ ہمارے بھائی بنیامین کو آپ چھوڑ دین
تو انکے باپ کے پاس ہم لیجاوین اور آپکے فضل وکرم سے یہہ بعید نہین ہی تب حضرت نے کہا کہ حکم شرع
کا تمھارے دین مین بھی ہی اور تمنے بھی اسبات کو قبول کیا تھا جو چور پکڑا جاوے بموجب شرع کے وہ
ہمارے قید مین رہیگا صاحب مال کے پاس ایک برس تک اور تمنے کہا تھا کہ ہم پیغمبرزادے اور نیکمرد ہین بھلا
یہہ درست ہی کہ تمھارا بھائی میری چیز چوری کرے وے بولے آپ سچ فرماتے ہین چوری کرنا انکے حقمین عجب

نہین کیونکہ اسکا بھائی بھی چور تھا چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی قَالُوْٓا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ترجمہ کہنے لگے اگر اُسنے چرایا تو چوری کی اُسکے ایک بھائی نے بھی پہلے تب حضرت یوسفؑ نے یہہ سنکے دلمین کہا تو لہ تعالی فَاَسَرَّهَا یُوْسُفُ فِیْ نَفْسِهٖ وَلَمْ یُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝ ترجمہ تب آہستہ کہا یوسف نے اپنے جی مین اور ان کو نہ جتایا بولا کہ تم بدتر ہو درجے مین اور اللہ خوب جانتا ہی جو تم بتاتے ہو مروی ہی کہ اگر وہ چوری کا ذکر نہ کرتے تو بنیامین کو بچا سکتے چونکہ چوری کا ذکر کیا اسبات کو سنکے حضرت یوسف نے غصہ ہوکے جیمین کہا کہ تم نے ایسی چوری کی کہ اپنے بھائی کو باپ سے چرا کر بیچڈالا اور ہمیری چوریکا حال اللہ کو معلوم ہی انپر چوریکا طعن کیا قصہ یہہ ہی کہ حضرت یوسفؑ کو پھپھی نے پالا جب بڑے ہوئے باپ نے چاہا کہ اپنے پاس رکھے پھپھی کو محبت تھی چھپاکر ایک پٹکا ان کی کمر مین باندہ دیا پھر اسکو ڈھونڈھنے لگین لوگونمین چرچا ہوا آخر یوسفؑ کی کمر سے نکال لین باین سبب موافق اُسکے دین کے ایک برس تک انکی پھپھی نے اپنے پاس رکھا اور یوسف نے دلمین کہا یہہ سب اتنا ظلم کیا اور ستایا ہی یہانتک کہ مجھکو بعید الوطن کیا پھر بھی مجھکو چوری کی تہمت کرتے ہین یہہ سب عجب آدمی ہین بھائیون نے انکے عرض کی ای عزیز باپ اسکا ضعیف نابینا ہی اُن کی مفارقت مین اور بھی ہلاک ہونگے آپ ہمارے بھائیونمین سے ایک بھائی کو رکھئے اسکے بدلمین اور اسکو چھوڑ دیجئے ہم سے خدمت آپکی بخوبی ہوسکیگی اسکو رہائی دیجئے قال اللہ تعالی قَالُوْا یٰٓاَیُّهَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَیْخًا كَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ ترجمہ کہنے لگے اسے عزیز اسکا ایک باپ ہی بوڑھا بڑی عمر کا سو رکھ لے ایک کو ہم مین اسکی جگہہ ہم دیکھتے ہین تو ہی احسان کرنیوالا حضرت یوسف نے کہا تو لہ تعالی قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝ ترجمہ بولے یوسف نے اللہ پناہ دے کہ ہم کسیکو پکڑین مگر اسکو کہ جسکے پاس پائی اپنی چیز تو ہم بے انصاف ہوئے یعنے حضرت یوسف نے فرمایا معاذ اللہ ہم بیگناہ کو نہین پکڑینگے مگر ہم اسکو گرفتار کرینگے کہ جسکے پاس نکلی ہی ہماری چیز اگر تمھارے کہنے سے ہم بیگناہ کو پکڑین تو ہم ظالم ہین یہہ کام ہمارا نہین اور اُسی پر ایک اشارہ ہی آخرت کا جیسا کہ حضرت یوسف نے فرمایا کہ ہم بیگناہ کو نہین پکڑینگے مگر جسنے چوری کی اسی ہی قیامت مین

کے دن بھی کہ جو شخص چاہے کہ کسی کو بخشوا دے اللہ سے حق سبحانہ تعالیٰ اسوقت فرماویگا کہ جس بندے نے
میرے حکم کو مانا اور مجھ کو واحد جانا اسیکو بخشونگا حاصل کلام ہرچند کہ بھائیون نے چاہا کہ حضرت یوسف سے
بنیامین کو چھوڑا لین ہرگز نہ سکے مایوس ہوکے سب پھر گئے اور شہر کے دروازے پر جا بیٹھے صلاح مشورت کرنے لگے
بولے کہ ہم ادھر جا سکتے ہین نہ ادھر بنیامین کو یہان چھوڑ کے کہان جاوین عجب شامت ہمپر آئی ہی آخر
باپ کو جا کے کیا جواب دینگے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ
قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي
أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ترجمہ پھر جب نا امید ہوئے اس سے اکیلے بیٹھے مصلحت کو بولا انکے بڑے نے
یعنے شمعون نے تم نہین جانتے ہو کہ تمھارے باپ نے لیا ہی تمسے عہد اللہ کا اور پہلے جو قصور کر چکے تھے یوسف
کے حال مین سو نہ سرکونگا اس ملک سے یہانتک کہ پروانگی دے باپ میرا یا حکم کرے اللہ واسطے میرے اور وہ بہتر
حکم کرنیوالا ہی تب بھائیونکو رخصت کیا بڑا بھائی رہگیا اس توقع پر کہ شاید مہربان ہوکر خلاص کردین اور ایک
روایت ہی سب بھائیون نے کہا اے عزیز ہمارے کہنے سے بنیامین کو نہ چھوڑیگا تو زور سے ہم لیوینگے اللہ نے ہمکو ایسی
طاقت دی ہی اتفاق کیا انکے بھائیون نے اور بولے کہ اگر ہم چاہین تو ایک ایک بھائی ایک ایک ملک
کو لے سکتے ہین پس کیون اس مین ہم نامردی کرین اور فخر سے یہودا نے کہا کہ مین اکیلا مصر کو لے سکتا ہون
تب لڑنیکو مستعد ہوئے اور بولے کہ ہر بھائی ہر ایک دروازے مین جا کے نعرے جنگ کے مارو
اور یوسف ان کی قوت سے خوب آگاہ تھے ایک جاسوس پوشیدہ ان کی خبر کو بھیجا تب جا کے
خبر لایا کہ کنعانی سب حضور سے مقابلہ کرنے چاہتے ہین اس بات کو سنکر یوسفؑ نے چالیس ہزار
مرد جنگی سلاح پوش تیار کئے اور تمام اہل مصر کو خبر کردی کہ لڑائی کا سامان تیار کرو ہوشیار رہو
یہہ خبر ملک ریان تلک پہنچی اسنے کہا کیا خبر ہی مصر کے لوگون نے کہا کہ کنعانیون نے ایک پیالہ
سرکاری چوری کیا تھا عند التحقیق وہ پیالہ ان کے شلیتون مین سے نکلا اسکے جرم مین انکا ایک
بھائی بموجب آئین قانون کے حضور مین مقید رہا اسلئے ہمارے ساتھ لڑنے چاہتے ہین ملک
ریان نے کہا کہ مین بھی حاضر ہوتا ہون تمھارے ساتھ اپنے لشکر کی مدد کو حضرت نے فرمایا کہ مین

کاتی

کافی ہون انھونپر حضور کو تکلیف کرنا کچھ درکار نہین پس دوسرے دن قلب فلے نے کنعانیون سے کہکے شہر کے اندر آکے حملہ کیا ہودا نے دروازے پر جاکے ایسا ایک نعرہ مارا کہ چالیس ہزار مرد کارزار مصر ایکبارگی بیہوش ہوگئے اور شمعون نے بھی دوسری راہ سے آکے شجاعت اپنی دکھائی مصر کے لشکرون نے جب یہہ حال دیکھا سب شکست پاکے پسپا ہوئے اور یوسف ؑ چالیس ہزار مرد سپاہ کے بیچ مین تھے دیکھا کہ انکے بڑے نے ایک پتھر اٹھاکر قلعہ کی کونگر پر ایسا پھینک مارا کہ تمام مکان ٹوٹ پڑا اور دیکھا کہ تمام لشکر ہیبت سے انھون کے پسپا ہوا تب وہ دستار جو بھائیون نے باپ سے لاکے دی تھی ابراہیم خلیل اللہ کی تھی بطور معجزہ کے لاکر ان کو دکھایا تب بھائی سب انکے سست اور کم زور ہوگئے بعدہ یوسف ؑ نے ایک ہی حملہ مین سب کو پکڑ لیا تب اہل مصر کی تسلی ہوئی اور بادشاہ ریان نے جب یوسف ؑ کی جوانمردی دیکھی بہت سی تعریف کی یوسف نے انھون سے کہا شاید تمنے دل مین یہی بات ٹھہرائی تھی کہ مصر مین کوئی نہین ہی تمھارے مقابل انھون نے کہا البتہ مگر خدا کی یہی مرضی تھی کہ تمھارے ہاتھ مین ہم گرفتار ہووین لیکن مصر مین تو کوئی نہین مقابل ہمارے پس یوسف نے انھین کے اونٹونکو بوجھ سمیت منگوا لیا تاکہ لوگ جانین کہ انپر کچھ سزا ہوگی اور وے کہنے لگے آپس مین سے ہیگا یا ہمارے آبا واجداد سے کچھ بزرگی پائی ہوگی کہ ہمارے مقابل ہوکے لڑے اور ہم اسکے ساتھ لڑ نسکے یہودا نے کہا کہ میری بات سچ ہی جو مین نے کہا تھا کہ یوسف ہی پھر انکے بھائیون نے کہا کہ اگر یوسف ہوتا تو ہم پر اسطرح کا احسان نہ کرتا اسی وقت مار ڈالتا پس انھونکو حضرت یوسف ؑ نے تین دن تک قید مین رکھا تھا تاکہ لوگ شہر کے خاطر جمع رہین بعد تین دن کے انھونکو بلواکے کہا کہ تمپر بادشاہ کا حکم تھا مار ڈالنے کا مگر مین نے تمھاری رہائی کی کہ تم لوگ نیک آدمی جوانمرد ہو ایسے لوگون کو ہم پیار کرتے ہین پس تمکو مین نے معاف کیا اور چھوڑ دیا جہان طبیعت چاہے وہان جاؤ شمعون نے کہا کہ اے بھائیو مین یہان رہون تم سب جاؤ اپنے باپ کے پاس یہ حقیقت ماجرا جاکے بیان کرو دیکھین وہ کیا جواب دیوین کہا قولہ تعالیٰ اِرْجِعُوا اِلٰی اَبِیْکُمْ فَقُوْلُوْا یَا اَبَانَا اِنَّ ابْنَکَ سَرَقَ ترجمہ شمعون نے کہا پھر جاؤ اپنے باپ کے پاس اور کہو اے باپ تیرے بیٹے نے چوری کی پس بموجب کہنے شمعون کے نو بھائی کنعان مین گئے یہان شمعون اور بنیامین رہے اور یعقوب بیٹونکے لئے

اندیشہ کر رہے تھے راہ مین لوگونکو بیٹھا رکھے تھے کہ بیٹون کی خبر لاوین پس حضرت کو لوگون نے آکے خبر دی
کہ صاحبزادے سب مصر سے تشریف لائے ہین مگر دو صاحبزادے ہین نشتر و بار انھون کے ساتھ کچھ نہین حضرت
یعقوب یہہ سنکے بہت اندیشناک ہوئے اور رونے لگے پس بیٹون نے آکے ساری حقیقت اپنی جو جو حال واقع
ہوا تھا مصر مین بنیامین کو قید رکھنا اور صاع کا چوری ہونا اور یوسف سے لڑائی کرنا اور ضیافت کا کرنا حضرت
یوسف نے اپنے بھائیون کے یہہ سب بیان کیا اور بولے ای باپ ہمارے ساتھ کے قافلے والون سے پوچھئے
اور وہان کی بستی والون سے ہم سچ کہتے ہین اسمین ذرا فرق نہین ہم سب بیگناہ ہین جیسا کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ٥ اور پوچھ لے اے
باپ اس بستی سے جس مین ہم تھے اور اس قافلے سے جس مین ہم آئے ہین اور ہم بیشک سچ کہتے ہین یعقوب نے فرمایا
کہ ایسا نہین ہے جو تم کہتے ہو تمھارے جی نے ایکبات بنالی ہے اب مجھکو سوائے صبر کے اور کچھ بن نہین آتا اور
کہا قولہ تعالیٰ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ عَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ
الْحَكِيمُ ٥ ترجمہ بولا کوئی نہین بنالی ہے تمھارے جی نے ایکبات اب صبر ہی بن آوے شاید اللہ لے آوے
میرے پاس ان سب کو وہی ہے خبردار حکمتون والا غرض یعقوب نے جب بیٹون سے یہہ باتین دروغ آمیز
سنی تب کچھہ معلوم کیا کہ یوسف مصر ہی مین ہے تب انسے منہہ پھیرا اور کہا قولہ تعالیٰ وَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا
أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ٥ ترجمہ اور منہہ پھیرا انسے اور کہا ہائے افسوس
او پر یوسف کے اور سفید ہو گئین آنکھین اسکی یعنے یعقوب کے غمسے بیٹون نے جب دیکھا باپ کو کہ یوسف کے
غم سے روتے روتے آنکھین جاتی رہین اور ضعف و ناتوانی سے پشت خم ہوئی تب کہنے لگے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ ٥ ترجمہ کہا انھون نے قسم
ہے خدا کی کہ ہمیشہ رہیگا تو یاد کرتا یوسف کو یہانتک کہ ہو جاوے تو مضمحل یا ہو جاوے تو ہلاک ہونیوالون
سے یعنے بنیامین کے جانے سے پھر یوسف کا غم تازہ ہوا یعقوب نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَ
حُزْنِي إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ٥ ترجمہ کہا سوا اسکے نہین کہ شکایت کرتا ہون مین اپنی
بیقراری کی اور غم اپنے کی طرف اللہ کے اور جانتا ہون مین خدا کیطرف سے جو کچھ تم نہین جانتے حضرت یعقوب نے

اپنے بیٹون سے کہا کہ تم مجھہ کو کیا صبر سکھاؤ گے لیکن بے صبرو ہی ہی جو خلق کے آگے شکایت کرے خالق کی
مین اسی سے کہتا ہون جسنے درد دیا ہی اور یہہ بھی جانتا ہون مجھپر آزمایش ہی دیکھون کس حد کو پہنچکر بس ہو
جسوقت بنیامین کی خبر سنی آہ ماری اور آنکھین اُلٹ دین جبرئیل نے آکے فرمایا ای یعقوب اگر تم خدا کو یاد
کرو گے اور نہ رؤ گے تو تمکو راحت ملیگی وگرنہ تو عبث ہی جبرئیلؑ نے جب یہہ اشارہ کیا حضرت کو معلوم
ہوا کہ یوسف مصر مین ملیگا تب اپنے بیٹون سے کہا کہ مین جو خدا سے جانتا ہون تم نہین جانتے ہو اور فرمایا
قولہ تعالی یا بنی اذهبوا فتحسسوا من یوسف و اخیه ولا تایئسوا من روح الله انه لا ییأس من روح
الله الا القوم الكافرون ہ ترجمہ ای بیٹو جاؤ اور تلاش کرو یوسف کی اور اسکے بھائی کی اور مت نا امید
ہو اللہ کے فیض سے بیشک نا امید نہین اللہ کے فیض سے مگر وہی لوگ جو کافر ہین خبر ہی کہ
یعقوبؑ پانچ برس تک حضرت یوسفؑ کے لئے روتے رہے سوائے عبادت اور ذکر یوسف کے اور کچھہ
نہین کرتے بھو کہہ پیاس کی حالت مین وہی ذکر انکا ان کی غذا تھی شب و روز یہی کام تھا ایکدن جبرئیلؑ نے
آنکے کہا کہ خدا تعالے نے تمکو سلام کہا ہی اور فرمایا ہی اگر تم اس سے زیادہ یوسف کے لئے گریہ و زاری کرو گے تو بھی بے
مرضی الہی کے تمسے کچھہ نہ ہو سکیگا اور نام تیرا پیغمبرونکے دفتر سے مٹا یا جائیگا یہہ سنکر یعقوبؑ نے دھیان حکم
الٰہی پر کیا تب یوسف انکو ملا اگر کوئی کہے کہ یوسفؑ نے اپنے بھائیون کو ناحق کیون چور بنا کر پکڑا اسکا
جواب یہہ انھون نے بھی حضرت یوسفؑ کو ناحق چور کہوایا تھا اسکی مکافات دنیا مین یون ہوئی بمصداق
اس آیتہ کے قالوا ان يسرق فقد سرق اخ له من قبل ترجمہ اگر اسنے چورایا تو چوری کی اسکے
ایک بھائی نے بھی پہلے یعنے یوسفؑ کی نشا پر یہہ تہمت دی انکے بھائیون نے پھر اگر کہے کہ بنیامین تو یوسفؑ
کا سگا بھائی تھا ایک بطن سے اسپر کیون بدنامی کی چوری لگائی اس سے توان کو کچھہ برائی پہنچی تھی
سچ ہی مگر بدنامی اسکی انکے بھائی کے سبب سے تھی ظاہرا لیکن حقیقتا وہ صاف تھے پیچھے معلوم ہوا
وہ سب بیگناہ تھے پھر تو کسیکو کچھہ ایذا نہ پہنچی الغرض پھر یعقوبؑ نے اپنے بیٹون کو مصر مین بھیجا اور بولا اپنے
بھائی بنیامین کو جا کے لے آؤ اور خدا کی رحمت سے مایوس مت ہو کہ کوئی اسکی درگاہ سے محروم نہ رہیگا
جو اسکا منکر ہو سو کافر ہو تب بیٹون نے حضرت سے عرض کی کہ ایک خط متبرک حضور کا بنام عزیز کے لکھہ دیوین

وہ مرد عزیز مخیر ہی تھا شاید حضور کے خط پانیسے مان لے اور اسے چھوڑ دے تب یعقوب نے ایک خط اس مضمون
کا لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ انا یعقوب اسرائیل اللہ بن اسحٰق صفی اللہ اخ اسمعیل ذبیح
اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ اکتب الی عزیز الریان اما بعدہ فان اہل بیت فی الارض
مبتلاء بالبلاء اما جدی ابراہیم ابتلی اللہ تعالی بالنار فنجاہ واما عمی اسمعیل
فابتلی بالذبح واما انا فکان لی قرۃ عینی من جمیع الاولاد وابتلانی فی مفارقتہ حتی عمیت
وکان لہ اخ وھو محبوس لیتسامنہ عندک بعلۃ السرقۃ فاعلم انا لا اکون سارقا ولا ابنی
فان فصلت بردی فلک الاجر والثواب عند یوم الحساب اتنا ہی لکھکے بیٹون کے حوالے کیا تب
باپ سے رخصت ہوکر مصر مین جا پہنچے اور نامہ لیجا کے حضرت یوسف کو دے اسنے اپنے باپکا خط پایکے
تعظیم و تکریم سے پڑھا اور بزیر برقعہ زار زار رونے لگے بعد اسکے خط کا جواب لکھکے خفیہ باپ کے پاس
بھیجا اسکا مضمون یہہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم کتابہ وصل الی وشرفنا بما وصفت من محزن
ابائہ وتبتلی بفرق اولادہ فھمنا علیہ وعلیک بالصبر الجمیل فان من صبر ظفر کما صبروا
اباءک فظفروا فقط جب نامہ یعقوب کے پاس پہنچا حضرت نے لوگون سے کہا کہ دیکھو اثر یوسف کا معلوم
ہوتا ہے وے بولے آپ کو کسطرح معلوم ہوا حضرت نے فرمایا کہ جواب اس خط کا لکھنا سوائے پیغمبرونکے اور کسیکو
ممکن اور ادراک اور فہم نہین پھر یعقوب نے اسکا جواب لکھکے قاصد کے حوالے کیا اور ایک خط بیٹون کے پاس
لکھا اس مضمون کا ای بیٹو تم عزیز کے پاس جاکے عجز و انکساری سے بنیامین کو طلب کیجیو شاید وہ مہربان
ہوکر میرے بیٹے کو چھوڑ دے اور گیہون سے بھی خبر لے مارے قحط کے لوگ یہان کے سب جان بلب ہین
اس مضمون کا خط پاکے یہودا اپنے بھائی کو لے کر یوسف کے پاس گریہ و زاری کرنے لگے اور بولے اے عزیز ہم
بیچارے غریب پردیسی اس ملک مین تمھارے پاس آئے ہین اور باپ ہمارے بوڑھے گھر مین ہمارے لئے تڑپتے ہین
اور ہم جو مال حضور مین لائے ہین آپ سے لیوین بمقدار اسکے ہمکو کچھ گیہون دیوین اور ہمارے بھائی بنیامین کو
اپنا تصدق کر کے چھوڑ دیوین کہ تمام اہل ملک تمھارے دست قبضہ مین غلام ہو رہے ہین ایسے ایک آدمی
کے لئے کچھ کمتی نہین اور کہنے لگے قولہ تعالی قالوا یا ایھا العزیز ان لہ ابا شیخا کبیرا فخذ احدنا

مَكَانَهُ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ قَالَ مَعَاذَ اللهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ إِنَّا إِذًا لَظَالِمُونَ ٥ فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا مِنَ اللهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ٥ ترجمہ اور کہنے لگے اے عزیز اس کا ایک باپ ہے بوڑھا بڑی عمر کا سو رکھ لے ایک ہم مین سے اسکی جگہہ مین ہم دیکھتے ہین تو ہی احسان کرنے والا بولا یوسف اللہ پناہ دے کہ ہم کسی کو پکڑین مگر جس پاس پائی اپنی چیز تو تو ہم بے انصاف ہوے پھر جب وے ناامید ہوے اس سے اکیلے بیٹھے مصلحت کو بولا ان مین کا بڑا تم نہین جانتے کہ تمھارے باپ نے لیا ہے تمسے عہد اللہ کا اور پہلے قصور کر چکے تھے یوسف کے حال مین سو اب نہ سرکونگا اس ملک سے جبتک کہ حکم دے مجھ کو باپ میرا یا قضیہ چکا دے اللہ میری طرف اور وہی ہے سب سے بہتر چکانیوالا یوسف نے بنیامین کو عمدہ لباس شاہانہ پہنا کے رکھا تھا اور نوکر چاکر خدمتگار بہت ان کی خدمت مین متعین کیا اور ایک مکان عالیشان الگ انکے رہنے کو دیا اور ہر روز اپنے ساتھ سیر تماشے کو لیجایا کرتے اور ہر وقت ہر لحظہ باپکا ذکر انکے ساتھ کیا کرتے اور بنیامین دل مین کہتے تھے کہ اسکی خبر باپ کو دیا چاہیے کہ جلدی یہان آوے یہہ آرام کی جگہہ ہے بھائیون نے جب بنیامین کو دیکھا کہ لباس شاہانہ پہنکے تخت پر برابر یوسف کے ساتھ بیٹھا ہے وے آپس مین کہنے لگے شاید یہہ عزیز مصر یوسف ہیگا نہین تو ایسی شفقت سے اپنے برابر تخت پر بٹھلانا سوا اپنے بھائی کے کسیکو نہین بٹھاتا ہے خدا نخواستہ اگر ہم پر کچھ پڑے تو بنیامین کو شفیع کرینگے یوسف نے جب انھونکا چہرہ متغیر دیکھا فرمایا کہ تم یاد کرو انکے بھائی یوسف پر تمنے کیا کیا ظلم کیا تھا قولہ تعالیٰ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ ٥ ترجمہ کہا یوسف نے تم نے کیا کیا تھا یوسف سے اور اسکے بھائی سے جب تمکو سمجھ نتھی وے بولے قولہ تعالیٰ قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَذَا أَخِي قَدْ مَنَّ اللهُ عَلَيْنَا إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ٥ ترجمہ کہا انھون نے کیا سچ تو ہی ہے یوسف کہا مین یوسف ہون اور یہہ میرا بھائی ہے تحقیق اللہ نے احسان کیا او پر ہمارے البتہ جو کوئی پرہیزگار ہو اور

صبر کرے پس تحقیق اللہ نہین ضایع کرتا ہی ثواب احسان والونکا یعنے جسپر تکلیف پڑے اور وہ شرع سے باہر نہ ہو اور نہ گھبراوے تو البتہ آخر بلا سے زیادہ عطا ملیگی یوسف سے انکے بھائیون نے جب یہہ بات سُنی ایکبارگی لاچار ہو کے رو پڑے اور یہ کہنے لگے قولہ تعالیٰ قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ ٥ ترجمہ کہا انھون نے قسم ہی خدا کی کہ تحقیق پسند کیا تجھہ کو اللہ نے اوپر ہمارے اور تحقیق تھے ہم البتہ خطاوار یعنے تیرا خواب سچ اور ہمارا حسد تھا غلط اور اللہ نے تمپر فضل کیا اب ہم گنہگار رہین توبہ کی ہمنے گناہون سے اب تم جو عقوبت کرو ہمپر سو سزاوار ہی اگر عفو کرو تو لایق تمھاری بزرگی کے ہی اور اگر سزا دو تو لایق ہمارے ہے یوسف نے فرمایا قولہ تعالیٰ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ٥ ترجمہ کہا یوسف نے کچھہ الزام نہین تمپر آج بخشے اللہ تمکو اور وہ ہے سب مہربانون سے مہربان قرآن مجید مین آیا ہی کہ جو کوئی آدمی اپنے گناہ اور تقصیر سے توبہ کرے معاف چاہے سو معاف پاوے اپنے گناہ سے اس اشارہ پر یوسف نے اپنے بھائیون کو بہ سبب توبہ اور عجز و انکسار کے معاف کیا تھا اور اگر یہان نہو تو حشر مین انصاف کے دن خدا کے پاس جو مومن گریہ و زاری کرے گا اور اپنے گناہ و تقصیر سے معاف چاہیگا اور توبہ کرے گا اور کہے گا قولہ تعالیٰ وَاِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ ترجمہ تحقیق ہم تھے دنیا مین خطاوار اور گور مین ہمنے بہت تکلیف مین بعد سوال و منکر نکیر کے آج ہم پر بڑا دغدغہ حشر کا پڑا ہی ہمنے کچھہ عبادت تیری نہین کی امید قوی تیری درگاہ سے عفو کی ہی اور گناہ ہے ہمارا بسیار **بیت** گناہ من ار نامدی در شمار　ترا نام کی بودی آمرزگار　الٰہی رب مین تیرے فضل و کرم کا امیدوار ہون کہ ہماری خطا بخش اور عفو فرما آتش دوزخ سے نجات دے اور بہشت عنبر سرشت مین ہمکو جگہہ دے تب اس وقت خدا تعالیٰ فرماویگا اے بندے اپنے تئین دیکھہ تو کیا کیا گناہ کیا ہی اب چکھہ عذاب اور بندۂ مومن کہیگا یا رب گناہ میرا اگرچہ حد سے باہر ہی اُسسے فضل و کرم تیرا افزون ہی **بیت** گناہ من اگر از حد برون آمد　ہزاران بار زان فضلت فزون است　پھر اللہ تعالیٰ فرماویگا تحقیق ہمنے تمپر قران بھیجا تھا اور ساتھہ اسکے ایک رسول تمھاری ہدایت کے لئے کیون تمنے اسپر عمل نہ کیا اب رنج و عذاب مین رہو تب وہ بولیگا یا رب ہم اپنے گناہون سے تیری درگاہ مین معاف

چاہتے ہین تو اپنے فضل وکرم سے ہماری خطا کو عطا کر پس باریتعالی بطور کنایہ کے یوسف کے قصے کے طور فرماویگا کہ یوسف کے بھائیون نے اسکے پاس اپنی تقصیرین معاف چاہی تھین تب انپر رحمت ہوئی اور معاف کیا اے بندو تم اپنے گناہ سے آپ مقر ہو اب ہمکو لازم ہے کہ تمکو معاف کرین القصہ یوسف نے اسوقت اپنے بھائیون سے کہا کہ تمکو ہمنے خطاے ماضی سے معاف کیا کچھ غم مت کرو مین دعا کرتا ہون کہ خدا تم پر رحم کیجیے ہمنے تقصیرین تمھاری معاف کین اور اللہ بھی تمھارا گناہ معاف کرے اب ہمکو باپ سے ملاقات کرواؤ تب تمھارا چھٹکارا ہے بھلا کہو تو آنکھین باپ کی کسطرح جاتی رہین۔ انھون نے کہا کہ تمھارا پیرہن آنکھون پر رکھکے شب وروز روتے روتے اندھے ہوگئے تب حضرت یوسف نے انھون سے کہا کہ یہہ پیرہن میرا لیجاؤ انکے منہہ پر ڈالدو علاج اسکا یہہ ہے جلدی بینا ہوجاینگے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ○ ترجمہ یوسف بولا لیجاؤ کرتا میرا اور یہ ڈالو منہہ پر میرے باپ کے کہ چلا آوے آنکھون سے دیکھتا اور لے آؤ میرے پاس گھر اپنا سارا یہہ کہکر اپنے بھائیونکو لیکے ساتھ کھانا کھلایا اور اچھی اچھی پوشاک بیش قیمت کی خلعتین ان سب کو دیکے کہا کہ تم مین کوئی شخص ایسا ہے کہ میری خبر جلدی باپکو پہنچاوے کہ میری طرف سے ان کی خاطر تسلی ہو انہین سے ایک شخص نام اسکا زاثر تھا ہر روز اسکو ڈیڑہ سو کوس چلنے کی عادت تھی اسکو حضرت یوسف نے کہا کہ تم جاؤ میرے باپ کو یہان آنیکا مژدہ دو اور ایک پیراہن کہ جسکی برکت سے حضرت خلیل اللہ نے آگ سے نجات پائی تھی اور گلزار ہوئی تھی سو پیراہن حضرت یوسف کے بازو مین تھا جب اسکے بھائیون نے ان کو کوئین مین ڈالا تھا وہی پیراہن کو کھولکے اپنے ہاتھ مین دیا اور بولا کہ باپ کے منہہ پر لیجاکے ڈالدیو اللہ کے فضل سے آنکھین بھلی ہو جاوینگی دیکھتے چلے آوین میرے پاس اور جب مصر کے دروازے سے باہر جاؤ تو اس پیرہن کو کنعان کی طرف ہوا رخ پر رکھیو تاکہ بو پیراہن کی جلد باپ کو پہنچے تب یہہ دانے جاکے باہر مصر کے دروازے پر اسکو ہوا کے رخ پر رکھا باد صبا نے بوے پیرہن یوسف کی فوراً حضرت یعقوب کو پہنچائی اسوقت حضرت اپنے بیٹون کے پاس بیٹھے تھے انھون سے کہنے لگے اے بیٹو اب یوسف کے پیرہن کی بو پاتا ہون

تم مجھکو دیوانہ مت کہیو اور اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ
يُوسُفَ لَوْلَا أَن تُفَنِّدُونِ ۝ ترجمہ اور جب جدا ہوا قافلہ مصر سے کہا انکے باپ نے مین پاتا ہون بو
یوسف کی اگر تم نہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا لوگ یہہ سنکے کہنے لگے قولہ تعالی قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ
الْقَدِيمِ ترجمہ لوگ کہنے لگے تم ہی خدا کی تحقیق تو البتہ بیچ وہم قدیم کے اپنے ہی پس بعد ایکساعت کے
تزاٹر بیک نے یعقوب کو جاکے یوسف کی طرف سے بشارت دی یہہ سنتے ہی حضرت نے جلدی سے اٹھکے گود مین
لیکر ہراسان ہوکر پوچھنے لگے کہو تو یوسف کہان ہے وہ بولا یوسف کو ہمنے مصر مین پایا ہے وہ وہان کے بادشاہ
ہین بنیامین اور سب بھائی انکے پاس اچھی طرح آرام سے ہین اور یہودا ابھی میرے پیچھے سے
آتے ہین یوسف کا کرتا لیکے تمہاری آنکھونپر رکھنے کو تاکہ آنکھین تمہاری اچھی ہوجائین اور یوسف نے
فرمایا کہ سب اہل بیت کو یہان لے آئیو حضرت نے کہا بہت اچھا کیا مضایقہ لیکن کہو تو یوسف کے
دین پر ہے اپنے باپ دادا کے دین پر ہے یا نہین اسمین مجھکو اندیشہ ہے اسنے کہا کہ سنو اپنے
آبا اجداد کے دین پر قایم ہے یہہ سنکر حضرت یعقوب سجدہ مین گئے شکر خدا بجالائے اور تمام کنعان کے
لوگ خوش ہوئے تب یہودا بھی مصر سے آپہنچا پیرہن حضرت یوسف کا یعقوب کے منہہ پر ڈالدیا فورًا
حضرت آنکھون سے دیکھنے لگے تب اپنے بیٹون سے کہا کہ ہمنے نہین کہا تھا تمکو کہ یوسف گم ہوئے کے پیرہن کی بو
آتی ہے اللہ تعالی فرماتا ہے فَلَمَّا أَن جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۝ قَالَ أَلَمْ أَقُل
لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ ترجمہ پس جب آیا خوشخبر لانیوالا ڈالدیا اس کرتے کو اوپر منہہ اسکے
پس ہوگیا بینا بولا مین نے نہ کہا تھا تمکو مین جانتا ہون اللہ کی طرف سے جو تم نہین جانتے سوال اگر کہے
کہ حضرت یوسف کے پیرہن کی بو مصر سے یعقوب کو پہنچی تھی اور کسیکو نہین اسمین کیا بھید تھا جواب جو معشوق
عاشق کا ہو تو ضرور ہے بو محب کی اسی کو آتی ہے اللہ تعالی فرماتا ہے اے مومنو تمام عالم مخلوقات
مین مین نے کسیکو ایسا نہین پیدا کیا کہ رنگ و بو میری نہ دے اسمین ایک اشارہ ہے کہ یعقوب پیٹ
دوست تھے بو پیراہن کی اسکے پائی تھی ایسے ہی جو بندہ مومن خدا کا دوست ہے موت کے وقت اسکو راحت
اور بو دوست کی ملیگی مروی ہے کہ موت کے وقت جو مومن حالت نزع مین ہو گا خدا تعالی فرماویگا وہ دوستی میر

ہے جب جان اسکی نکلنے کو ہوگی خدا کی طرف سے بشارت دی جائیگی کہ خوشی سے نکلے تب فرشتے کہنے لگے
اے مومنو تمکو بسبب عصیان اور غفلت کے راہ امر و نہی خدا کی نہین سوجھی تھی اب جلتے وقت تکلیف کھینچتے ہو
اور روتے ہو اسلیئے پیراہن مغفرت کا اللہ نے تمکو بھیجا تاکہ آنکھو نمین تمھارے روشنی آجاوے اور جگہہ اپنی بہشت
مین پاو القصہ یوسف بعد رخصت کرنے تراز پیک کو اور بھی تین دن بھائیون کی تدبیر مین رہے
اچھے اچھے کپڑے اور ہزار اونٹ کے بوجھ گیہون کے اور اقسام اقسام کھانیکی چیزین اور گھوڑے اچھے
اچھے چنکے ہر ایک بھائی کو جدا جدا دیکر اور اہل کنعان کیلیئے بھی ہدایا باپ کے پاس بھیجا تاکہ تمام کنعانی
کو حصے پہنچین اور اپنے باپ کے حق مین دعا کرین کہتے ہین کہ چالیس اونٹ بوجھ سونا چاندی اور کپڑے
نفیس عماریون مین رکھکے اور ایک عماری مکلل جواہر سے باپ کے لیئے علیحدہ خاص بردار کی معرفت
بھیجی کئی دن کے بعد یہہ سب کنعان مین جا پہنچے پس یعقوب اہل بیت کو لیکر مصر کے قریب آئے
اسکی خبر ملک ریان سنکے بہت خوش ہوا اور حضرت یوسف سے کہا کہ ادائے شکر تمکو واجب ہے اپنے
مان باپ سے اور اہل بیت سے تمھاری ملاقات ہوئی جتنا مال سب کے واسطے تمنے اپنے باپ کے پاس بھیجا تھا
ہم بہت خوش ہوئے اور بھی اتنا ہی مال خزانہ سے لیکے ادائے شکر مین اسکے فقیر محتاجون کو خیرات کرو
اور ملک ریان نے بھی ہدیہ خاص یعقوب کے واسطے بھیجا بعد اسکے یوسف نے فرمایا کہ تمام مصر کو دیبائے
رومی سے آراستہ کرین اور مکانات نئے نئے جداگانہ تیار ہووین پس یوسف مع لشکر و حاجب دیباپوشین
بادستار مصر سے نکلکر دو منزل آگے باپ کے استقبال کو آئے اور راہ مین جس سے ملاقات ہوتی تھی یعقوب
پوچھتے کہ یوسف میرا کہان ہے آیا تم لوگون مین ہے یا نہین وے کہتے نہین ہم سب انکے غلام ہین
اسی طرح اسی سوار اونٹ کے حضرت یعقوب کے سامنے سے گذرے بعد اسکے یوسف با حشمت و دبدبہ
لشکر کے ساتھہ آپہنچے یعقوب اس شتر کی عماری پر تشریف لائے جو حضرت یوسف نے خاص انکے
لئے بھیجا تھا پس راہ مین باپ بیٹے سے ملاقات ہوئی اور بعضے تفسیرون مین یون لکھا ہے کہ ملک ریان
نے یوسف کو کہدیا تھا کہ جب اپنے والد بزرگوار سے ملاقات ہو تو گھوڑے سے نہ اتریو اگرچہ اپنے باپ کی
تعظیم واجب ہے لیکن بادشاہونکو پا پیادہ ہونا لازم نہین تب یوسف نے واسطے رعایت حکم بادشاہ ریان کے

اور نگاہ رکھنے تعظیم اپنے والد کے ایک مسجد مین نماز پڑھنے کے لئے جا اُترے بعد اسکے مشاہدہ مین
گئے غیب سے ایک آواز آئی کہ ای یوسف جو جسکا دوست محب جانی ہوتا ہی اسکی مان محبت کرتی
ہوتی ہی تب یوسف نے جانا کہ یہہ ہدایت اللہ کی طرف سے ہی اور یعقوب حضرت یوسف کو دیکھتے
ہی اپنی سواری سے اتر پڑے اور محبت و تعظیم سے یوسف کو اپنی عماری پر اٹھا لئے اور دونون ملکر بہت
روئے اور تمام لشکر بھی روئے انکے رونے سے بھائی سب اور تمام لشکر پیادہ مصر مین آئے
بعد اسکے زر و گوہر نثار کئے خبر ہی کہ جب یعقوب لشکر مین یوسف کے آئے علم اور نشان جتنے تھے
انھون مین سب پست ہوئے حضرت یعقوب کا سر سب سے بلند ہوا یہہ دیکھکر سب متعجب ہوئے اور کہتے
ہین کہ کبھی یعقوب ہنستے تھے یوسف روتے تھے اور کبھی یوسف ہنستے یعقوب روتے اس مقام مین ایک
اشارہ عاشقانہ ہی گاہ عاشق روتے معشوق ہنستے گاہ معشوق روتے عاشق ہنستے تب یعقوب
سب اہل بیت اپنا لے کر اس قصر معلے مین جا اترے جو کہ خاص حضرت کے لئے بنایا تھا تب یوسف نے اپنے
مان باپ کو لیجا کے تخت پر بیٹھایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَرَفَعَ اَبَوَیۡهِ عَلَى الۡعَرۡشِ وَخَرُّوۡا لَهٗ سُجَّدًا
ترجمہ اور اونچا بیٹھایا اپنے مانباپ کو تخت پر اور سب گرے اسکے آگے سجدہ مین یعنے سب بھائی حضرت
یوسف کے آگے سجدہ مین گرے تب حضرت یوسف نے اپنے مان باپ سے کہا قولہ تعالیٰ وَقَالَ يٰۤاَبَتِ
هٰذَا تَاۡوِيۡلُ رُءۡيَاىَ مِنۡ قَبۡلُ قَدۡ جَعَلَهَا رَبِّىۡ حَقًّا وَقَدۡ اَحۡسَنَ بِىۡۤ اِذۡ اَخۡرَجَنِىۡ مِنَ السِّجۡنِ وَجَآءَ بِكُمۡ
مِّنَ الۡبَدۡوِ مِنۡۢ بَعۡدِ اَنۡ نَّزَغَ الشَّيۡطٰنُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَ اِخۡوَتِىۡ اِنَّ رَبِّىۡ لَطِيۡفٌ لِّمَا يَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَلِيۡمُ
الۡحَكِيۡمُ ترجمہ اور کہا یوسف نے ای باپ یہہ بیان ہی میرے اس پہلے خواب کا اسکو میرے رب نے
سچ کیا اور اسنے خوبی کی مجھسے جب مجھکو نکالا قید سے اور تم کو لے آیا گانون سے بعد اسکے کہ جھگڑا
اٹھایا مجھ مین اور میرے بھائیون مین شیطان نے میرا رب تدبیر سے کرتا ہی جو چاہتا ہی
بیشک وہی ہی خبردار حکمت والا اگلے زمانہ مین سجدہ کرنا تعظیم تھا اور فرشتون نے حضرت آدم کو سجدہ
کیا تھا اسوقت اللہ تعالیٰ نے وہ رواج موقوف کیا اور کہا وَاَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰهِ ترجمہ تحقیق سجدہ کرنا
اللہ تعالیٰ ہی کو ہی سوا اسکے کسیکو روا نہین اسوقت سے پہلے رواج یہہ چلنا ویسا ہی ہی کہ کوئی بہن سے

نکاح

نکاح کرے کہ حضرت آدم کیوقت مین بہن سے نکاح ہوتا تھا پس حضرت یوسفؑ نے کہا ای باپ
یہہ وہی خواب ہے جو مین نے دیکھا تھا کہ آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ ستارے مجھہ کو سجدہ کرتے ہین
اب اللہ نے وہی خواب میرا سچا کیا بعد اسکے دوسرے دن تمام اہل مصر نے آکے ہدیے اور نذرین گذرانی
کہ حساب سے باہر تھے وہ سب مال حضرت یوسف نے اپنے بھائیون کو دے ڈالا اور ملک ریان حضرت
یعقوبؑ کے دیکھنے کو آیا خدا کے فضل سے اور ان کی صحبت کی برکت سے وہ دین اسلام سے مشرف ہوا اسیطرح
کئی لوگ آکے مسلمان ہوئے حضرت یعقوبؑ کو جو دیکھنے جاتا تب جبہے کا ایک نور چمکتا حضرت کی پیشانی
پر دیکھتا تب اسیوقت متحیر ہوکر دین اسلام قبول کر لیتا بعد اسکے ملک ریان نے حضرت یعقوب سے پوچھا کہ
حضرت یوسفؑ آپہی کے صاحبزادے ہین بولے ہان تب بادشاہ ریان نے کہا کہ مین اس سے بہت
خوش ہون اور اپنی سلطنت کا کاروبار اسکو دیا ہون حضرت نے فرمایا یہہ سب اللہ تعالی کا فضل
وکرم ہی اسکو کل اختیار ہی اور جو چاہے سو کرے راویون نے یون روایت کی ہی کہ بادشاہ
کے گھر مین سات چکیان رنگین طلائی تھین اور ہر ایک چکی وزن مین پانچہزار من کی تھی ایکدن حضرت
یعقوب کے پانون مین ایک چکی کی ٹھوکر لگی تھی یوسف نے آکر اسی چکی کو سر دست سے اٹھا کر پھینک دیا
ایسا زور انکو تھا نبوت کے سبب قصہ کوتاہ آخر یوسفؑ کے بھائیون نے دریاے نیل کے کنارے پر عمارت
بناکے سکونت اختیار کی مروی ہی یعقوب نے یوسفؑ سے ایک روز کہا کہ تمکو معلوم تھا کہ مین کنعان مین
ہون کیون تم نے مجھکو اتنے دن اپنے حال سے خبر نہ دی تھی یوسفؑ نے کہا دیکھو بابا جان مین نے کتنے خط
آپ کیواسطے لکھہ رکھے ہین ایک صندوق لاکے دکھایا اور کہا کہ مین جب خط لکھکے حضور مین بھیجا چاہتا تھا
اسیوقت جبرئیلؑ آکے مجھہ کو منع کرتے اور کہتے ای یوسف خدا تعالی فرماتا ہی ہنوز تمہارا وقت
باقی ہی اسوقت مت بھیجو تب اس نے فرمایا اللہ تعالی مالک ہی جو چاہتا ہی سو کرتا ہی اور روایت
کی گئی کہ یعقوب نے حضرت یوسفؑ سے پوچھا کہ تیرے بھائیون نے تیرے ساتھہ کیا بدسلوکی کی کہو
تو سنون حضرت یوسف نے کچھہ نہ کہا چپکے ہو رہے اور سب بھائیون نے آکے حضرت سے کہا کہ ای باپ ہم
اسکے بدخواہ تھے ہم گنہگار ہین لیکن اب ہم معاف چاہتے ہین تم سے اور اللہ سے اور کہا قولہ تعالی

قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ۝ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ ترجمہ کہا انھون نے ای باپ بخشواؤ ہمارے گناہون کو بیشک ہم تھے خطا کرنیوالے حضرت نے کہا رہو بخشواؤنگا اپنے رب سے وہی بخشنے والا مہربان سوال اسمین کیا بات تھی جب یعقوبؑ سے بیٹون نے اپنی خطاکی معاف مانگی جو خطاکی تھی یوسف کی مادہ مین حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹون کو وعدہ مین رکھا اور کہا کہ رہو بخشواؤنگا تفسیر مین لکھا ہی کہ وہ وعدہ عفو صبح کا کیا تھا کیونکہ صبح کی دعا اللہ کے یہان مستجاب ہے اور بعضے مورخین نے لکھا ہی کہ یعقوبؑ نے بیٹون کے حق مین دعا کرنے مین اسواسطے تاخیر کی تھی خبر مین یون آیا ہی کہ حق تعالی گناہ کسیکا معاف نہین کرتا ہی مگر جبتک کہ خصم اسکا راضی نہووے اس سے پس یوسفؑ سے حضرت یعقوبؑ نے پوچھا کہ تم اپنے بھائیون سے خوش راضی ہو یا نہین حضرت یوسف نے کہا مین راضی ہون تب یعقوبؑ نے بیٹون کے حق مین خدا کے پاس دعا عفو کی مانگی بعد چند روز کے انتقال کر گئے اسکے بعد شمعون نبی ہوئے اور بعضون نے کہا یوسفؑ نبی ہوئے بعد اسکے اور چوبیس برس جئے جب ستر برس کی عمر ہوئی موت قریب آئی تب خدا کی درگاہ مین دعا مانگی دور کہا جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۝ ترجمہ ای پروردگار میرے تحقیق دی تونے میرے تئین کچھ بادشاہی اور سکھائی تونے میرے تئین تعبیر خوابونکی یعنے باتونکی ای پیدا کرنیوالے آسمانون کے اور زمین کے تو ہی ہی دوست یعنے کارساز میرا بیچ دنیا کے اور آخرت کے قبض کر میرے تئین یعنے موت دے نیک بختون مین اور ملادے میرے تئین ساتھ صالحون کے ایکدن کا ذکر ہی کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیون نے کہا تھا کہ یوسفؑ بادشاہ ہی وہ قیامت کے دن بادشاہونکے زمرہ مین اٹھیگا اور محسوب نہوویگا نبیون مین اسبات کو حضرت یوسفؑ نے سنا تھا تب موت کیوقت خدا کی درگاہ مین دعا مانگی ای پروردگار تونے میرے تئین بادشاہی دی دنیا مین اور موت دے مجھکو ساتھ ایمان کے اور ملادے ساتھ انبیاؤن کے جب ستر برس کی عمر ہوئی تب رحلت فرمائی اور آنکے بھائی سب ایک کے بعد ایک پیغمبر ہوئے اور انتقال فرمایا یہہ سب حضرت موسی کے زمانے تک بارہ قوم تھے

قرآن شریف مین مذکور ہی اللہ تعالی نے انکو اسباط فرمایا اسباط کہتے ہین بنی اسرائیل کو یعنے یعقوب کے فرزندونکو اور بنی اسرائیل کو قبایل کہتے ہین تاکہ تمیز ہووے دونون فریق مین قصہ یہانتک تھا یوسف کا واللہ اعلم

قصہ اصحاب کہف کا

روایت کی گئی ہی کہ روم کے ملک مین ایک بادشاہ تھا نام اسکا دقیانوس خدا نے اسکو بڑی سلطنت دی تھی اور لشکر بیشمار ایکدن کسی نے اسکو خبر دی کہ فلانا بادشاہ تیرے ساتھ لڑنیکو مستعد ہی فوج کثیر لے کر آتا ہی پس دقیانوس یہہ سنکر اپنے لشکریونکو لیکر واسطے دفع دشمن کے مستعد بجنگ ہوا آخر جو بادشاہ لڑنے کو آیا تھا دقیانوس کے ہاتھ سے مارا گیا اور بیٹے سب گرفتار ہوئے بعضے کہتے ہین کہ چھہ بیٹے تھے اور بعضے کہتے ہین پانچ تھے سب کو اپنی خدمت خاص مین رکھا ان مین سے ایک کو عہدہ جاضروری کا دیا تھا جب دقیانوس جاضرور مین جاتا اس سے آبدست کروالیتا سبب اسکا یہہ تھا کہ وہ ایسا جوان موٹا فربہ تھا کہ ہاتھ اسکا اپنی مقعد پر نہین پہنچتا تھا بڑا عظیم البطن تھا اور کہتے ہین کہ وہ ملعون دعوی خدائی کا کرتا تھا پس اللہ تعالی نے ان شاہزادونکو خطاب اصحاب کہف کا دیا جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ ترجمہ کیا تو خیال رکھتا ہی کہ غار اور کھو والے ہماری قدرتون مین اچنبا تھے جب جا بیٹھے وہ جوان اس کھوہ مین پھر بولے ای رب دے ہمکو اپنے پاس سے مہر اور ہمارے کام کا بناؤ دیجیو شاہزادے مذکور سب کچھہ تدبیر اور حیلہ کرنے لگے کہ کیونکر اس ظالم بدبخت کے ہاتھ سے ہم خلاصی پاوین اور خدا کی عبادت کرین ایک روز دقیانوس جاضرور کو گیا تھا اس غلام کو جو خادم جاضرور کا تھا نہ پایا کہ مقعد اسکی دھلاوے تب اس ملعون نے خفا ہو کر حکم کیا اسکو اور اسکے بھائیونکو سو دُرے مارنیکا اور تاکید کردی کہ خبردار آئندہ ایسا نہ ہونے پاوے اپنے اپنے کام پر سب حاضر رہنا غافل نہونا آخر وہ شاہزادہ کہ جس کا عہدہ جاضرور کا تھا جب رات ہوئی سب بھائیونکو لے بیٹھا وہ سب اکٹھے ہو کر صلاح مشورت کرنے لگے کہ یہہ ملعون ہمکو ستاتا ہی اور دعوی خدائی کا کرتا ہی اور سب سے سجدہ کرواتا ہی اب ہم پر واجب ہی کہ اسکی خدمت سے باز رہین اور یہانسے

کہین نکل جاوین اپنے خالق ارض و سما کی عبادت کرین جو آخرت مین کچھ بھلا ہو بھا ئی بولا یہہ اچھی بات
ہی جو تم کہتے ہو کسی صورت سے یہان سے نکلا چاہیئے تب وہ بولے ایک تدبیر ہی جب وہ ملعون میدان
مین چوگان کھیلنے کو جائے گا البتہ ہمکو بھی لیجاویگا جب ہمکو کھیلنے کہے گا تب اب احتیاط و چالاکی
سے چوگان کھیلا چاہیے کہ وہ خوش ہو جاوے اور تعریف کرے جب شام عنقریب ہوگی تب ہمین چوگان
میدان سے باہر پھیکونگا تم سب ہمارے پیچھے بہ بہانہ چوگان کے میدان سے باہر نکل جائیو تب سب مل کے
ایک جگہہ مین جا کے گھوڑے سے پر اتر کر میلا کپڑا بدل کے پانوٗن پانوٗن چلے جائینگے اور ہمکو کوئی نہین
پہچانیگا پس سب بھائیون نے یہہ صلاح ٹھہرائی اور دوسر روز دقیانوس کے پاس آکے سب حاضر
ہوئے اور اپنے اپنے عہدے پر جا کھڑے ہوئے وہ ملعون تخت پر بیٹھے دعوی خدائی کا
کرتا تھا لعنۃ اللہ علیہ اتفاقاً اسیوقت ایک بلّی بالاخانے پر سے اسکے پاس چھینکہ آگری اس سے وہ ملعون
چونکا اور ڈرا تب وے لوگ آپس مین کہنے لگے اگر یہہ ملعون خدا ہوتا تو بلّی سے کاہیکو ڈرتا معلوم ہوا
کہ یہہ مردود جھوٹھا ہی دعوی اس کا باطل ہی اس گھڑی ایک شیطان بصورت انسان کے اسکے آگے آکے
کہنے لگا ای ملعون اگر تجھکو دعوی خدائی کا ہی تو ادنیٰ ترین ایک ذی روح جانور مکھی ہی اس کو
تو پیدا کر تب ہم جانینگے تیرا دعوی حق ہی اس مردود نے ایک بہانہ کرکے کہا کہ ایسے بدجانور کو ہم نہین
پیدا کرتے ہین شیطان نے بولا خدا نے جو اسکو پیدا کیا البتہ کچھ حکمت ہوگی اس مین وہ ملعون بولا اسمین
کیا حکمت ہے شیطان بولا جب تو جا ضرور مین جا بیٹھتا ہی وہ مکھی تیری کوٗن مین بیٹھ کے ہاتھ پانوٗ اپنے
نجاست مین آلودہ کرکے تیری ڈاڑھی پر جا بیٹھتی ہی یہہ بھی ایک کار ہی یہہ کہکر غائب ہوا تب وہ
ملعون شرمندہ ہوا پس دوسرے دن دقیانوس چوگان کھیلنے کو میدان مین گیا اور شاہزادونکو بھی
ساتھ لیا پس میدان مین جا کے ایسا کھیل کھیلنے لگے دقیانوس انھون سے بہت محظوظ ہوا اور بولا
کہ تجھکو تم سب کو خلعت دیکر خوش کرونگا جب شام ہوئی دن آخر ہوا شاہزادے بجلسکے جو مشورت کی تھی اسی
موافق آخر چوگان میدان سے پھینکنے لگے اسیطرح آہستہ آہستہ کھیلتے ہوئے دور تک نکل گئے دقیانوس
انھونکو کھیل مین چھوڑ کر شام کیوقت گھر کی طرف چلا گیا اور وہ شاہزادے سب فرصت کمال پا کے

خدا کو یاد کر کے وہان سے نکل پڑے میدان کی طرف گھوڑا اٹھا کے رات ہی رات چلے گئے جب صبح
ہوئی گھوڑونکو چھوڑ کر کسی شہر کے کنارے جا پہنچے وہان چند آدمی پاسبان بکری کے تھے انھون
سے ملاقات ہوئی وے بولے ایعزیزو تم کہان جاتے ہو انھون نے کہا کہ ہم خالق ارض و سما کی طلب کو
جاتے ہین انھون نے کہا وہ کیسا خدا ہے جسے چاہتے ہو وے بولے آسمان اور زمین اور ہمارے
تمھارے بیچ مین وہ سب کا پروردگار ہے اور ملک عدم سے ملک وجود مین لانیوالا وہی ہے پس
ان سب باتون سے وہ لوگ خوش ہوئے اور بولے کہ یہہ سچ کہتے ہین تب وے پاسبانی چھوڑ کے
شاہزادونکے ساتھ مل گئے صحبت انکی اختیار کئے اور ایک کتا انکے ساتھ تھا وہ بھی ہمراہ ہو لیا وے
بولے کتے کو ہنکا دو تو بہتر ہے وگرنہ ہمارے ساتھ رہیگا تو بھونکیگا اسکی آواز سنکے لوگ آکے ہمکو پکڑینگے
تب پاسبانون نے کتے کو مارا پیٹا یہانتک کہ اسکے ہاتھ پانون توڑ ڈالے اور سارا بدن زخمی کیا
تو بھی پیچھا نہ چھوڑا آخر انکے ساتھ رہگیا اور اللہ نے انکو زبان دیا تب اُس نے کہا ای یارو مجھے مت
مارو تم جسکے بندے ہو مین بھی اسیکا تابعدار ہون تم جسکی یاد کو جاتے ہو مین بھی اسکو چاہتا ہون
مجھکو بھی تمھارے ہمراہ لیچلو پس کتے سے یہہ باتین سنکے اصحاب کہف کو ترس آیا اور پیار کرکے کتے کو
ساتھ لیچلے کاندھے پر تمام رات چلتے چلتے جب روز روشن ہوا سب جا کے پہاڑ کے اندر ایک کھوہ
مین جا گھسے اور بولے کہ یہان ذرا دم لیا چاہئے کہ ماندگی راہ کی دفع ہو آخر وہان دم لینے پس سو گئے
جیسا کہ قولہ تعالی إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا
مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝ فَضَرَبْنَا عَلَىٰ آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ
أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا ترجمہ جب جا بیٹھے وہ جوان اس کھوہ مین پس بولے ای رب دے ہمکو اپنے پاس
سے مہر اور ہمارے کام کا بناؤ پس پردہ مارا ہمنے اوپر کانون کے انکے یعنے سلا دیا ہمنے انکو بیچ غار کے
کئی برس گنتی کے پھر اٹھایا ہمنے انکو کہ معلوم کرین دو فرقون مین کسنے یاد رکھی ہے جتنی مدت رہی تھی
القصہ دقیانوس نے اس کھیل کے میدان مین شہزادونکو نپاکے بہت تاسف کیا اور چند سوار کو انکے پیچھے
دوڑایا تفحص و تجسس کرتے ہوئے اسی پہاڑ مین اسی کھوہ کے پاس جا پہنچے خدا کے فضل سے اُس

غار کا منہہ مثل چیونٹی کے سوراخ کے بن گیا اور ان سبکا کچھ نام و نشان نہ پایا پھر آئے اور بعضے
روایت مین یون آیا ہی کہ اس کھوہ کے کنارے پر انھونکو مردے پائے تھے اور اسی کھوہ مین ڈالکے
آئے تھے اور اسیدن سے لقب انھون کا اصحاب کہف ہوا اور بعضون نے یون روایت کیا ہی وے
بادشاہ کے باورچی کے بیٹے تھے اور بعضے اُن مین نان بائی کے بیٹے تھے بادشاہ دقیانوس نے
ایک کو جادو سیکھنے کو ایک جادوگر کے پاس بھیجا تھا ایکدن اس لڑکے سے اثنائے راہ مین ایک
راہب سے ملاقات ہوئی راہب نے اس لڑکے سے پوچھا تم کہان جاتے ہو وہ بولا مین جادو سیکھنے
کو جاتا ہون راہب بولا جادو تو کفر ہی تو مسلمان کیون نہین ہوتا تب خدا کے فضل سے اُسوقت
وہ ایمان لایا مسلمان ہوا دقیانوس منحوس اس بات کو سنکے خفا ہوا اور اس لڑکیکو دار پر کھینچنے کا حکم
کیا کہتے ہین کہ اسکو پانچ دفعہ سولی پر چڑھایا اللہ کے فضل سے تو بھی وہ نہ مرا سلامت رہا اور کہا کہ
امنت برب العالمین آخر اسکو دقیانوس نے قید شدید مین رکھا اسکے ہمجنس اور پانچ چھہ لڑکے دقیانوس
کے ملازم تھے انھون نے بہم صلاح مشورت کرکے کسی حیلہ سے قید سے اسکو چھوڑا لائے بعد اسکے کوئی
ملکر متفق ہوکر اس ظالم کے قبضے سے اس شہر سے خدا کی عبادت کو نکلے ایک پہاڑ کی طرف گئے ایک کھوہ
مین جارہے اور وہان سو رہے اس مین تین سو نو برس گذر گئے تھے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی ولبثوا
فی کہفہم ثلث مائۃ سنین وازدادوا تسعا ترجمہ اور مدت گذری انپر کھوہ مین تین سو نو
برس اور اصحاب کہف کا نام اور انکے عدد مین بہت اختلاف ہی یے سب اہل روم کے تھے اور انکا
غار بھی ارض روم مین ہی اور بعضے کہتے ہین حضرت عیسیٰ کے دین مین تھے اور قاموس مین لکھا ہی
ابن قتیبہ نے روایت کی ہی وہ اصحاب کہف حضرت مسیح کے زمانیکے قبل تھے اور بعضے کہتے ہین کہ اصحاب
کہف کا دین و مذہب اللہ کو معلوم ہی فقط توحید پر قایم تھے اور کس نبی کی شریعت پکڑنے نہین پائے
مگر جو لوگ انکی خبر پائے معتقد ہوئے اور پاس انکے مکان زیارتکا بنادیا وے نصارا تھے اور نام انھونکا
یہہ ہی مکسلمینا و املیخا و مکسمر مکوکش نوانس سانیوس بطینوس کشفوطط اور کسی نے کہا نام انکا
ملیخا مکسلمینا مرطوس نوانس اریطانس کبید سلططیوس اور بعضون نے کہا ہی مکسلمینا یملیخا مرطوس

بنیونس سارنیوس کفشطط یونس ذو نواس اور بعضے نے کہا مکسلمینا املیخا مرطونس یوانس سارنیوس
بطنوس کشفوطط اور بعض کے نزدیک یہہ نام ہین مکسلمینا تملیخا مرطونس بنیونس سارنیوس ذو نواس
کشفیطط یونس اور آٹھوان ان کا کتا کہ نام اسکا قطمیر تھا قاموس مین یہی لکھا ہی لیکن شمار انکا
سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہین کہ کتنے آدمی تھے اور انکے عدد کا بھی اختلاف بہت ہی مصداق اس
آیت کے قولہ تعالی سَیَقُولُونَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا
بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُلْ رَّبِّيْ أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ البتہ کہینگے کہ
وہ تین ہین چوتھا انکا کتا ہی اور یہہ بھی کہینگے وے پانچ ہین چھٹا انکا کتا بن دیکھے نشانا تیر چلانا
اور یہہ بھی کہینگے وے سات ہین آٹھوان انکا کتا ہی تو کہہ پروردگار میرا خوب جانتا ہی کتنے آدمی
انکے ہین خبر ان کی نہین رکھتے مگر تھوڑے لوگ جب تین سو نو برس کے بعد نیند سے جاگ اٹھے اصحاب
کہف آپس مین پوچھنے لگے ایک دوسرے سے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا
بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا
أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ
وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا اہ اور اسیطرح انکو جگا دیا ہمنے کہ آپسمین لگے پوچھنے ایک بولا ان مین کتنی
دیر ٹھہرے تم بولے ہم ٹھہرے ایکدن یا دن سے کم بولے تمھارا رب بہتر جانے کتنی دیر رہے ہو اب
بھیجو اپنے مین سے ایک کو یہہ روپیہ لیکر اپنا اس شہر کو پس دیکھے کون ستھرا کھانا لا دیوے تمکو اس مین سے
کھانا اور نرمی سے جاوے اور جتا نہ دیوے تمھاری خبر کسی کو جب اصحاب کہف تین سو نو برس کے بعد
ایکبار جاگے بھوکھ انپر غالب ہوئی انہین سے تملیخا کو شہر مین سے روٹی لانے کو نانوائی کی دکان
مین بھیجا اور وہ دینار ضرب دقیانوس کا تھا روٹی والیکو دیا روٹی والے نے دیکھکے اسکو پوچھا اے
یار تمنے گڑا مال کہین پایا ہی کیونکہ اس دینار پر نام دقیانوس بادشاہ کا دیکھتا ہون اسکا زمانہ
تو قرنون گذرا ہی جو وہ مر گیا اب مجھے بھی اسکا حصہ دے نہین تو بادشاہ کے حضور مین تمھین لیجاونگا
وہ دیکھتے ہی تم سے سب روپیہ چھین لیگا آخر تملیخا نے اپنا سارا قصہ اس سے بیان کیا اس مین نہین

آدمی دونون کی قیل و قال سے آکے مجتمع ہوئے اور اسکی خبر بادشاہ تک پہنچی بادشاہ عادل تھا
یملیخا کو حضور مین بلاکے ساری حقیقت اس سے پوچھ لیا تب یملیخا نے بادشاہ سے کہا کہ ہم کئی آدمی
ہین بادشاہ دقیانوس کے ظلم سے بھاگ کر فلانے پہاڑ کے کھوہ مین جا رہے ہین اور بعد مدت کے
جب ہم نیند سے جاگ اُٹھے مارے بھوکھ کے برداشت نہ کر سکے تب سب کو وہان بٹھا کے مین روٹی
کے لیئے شہر مین آیا بادشاہ یہہ سنکے متعجب ہوا اور علمائے تواریخ دان کو بلا کے پوچھا تم جانتے ہو
بادشاہ دقیانوس کونسے زمانہ مین گذرا ہے اُن سب نے متفق الکلمہ عرض کی اے جہان پناہ جو باتین
یملیخا نے حضور مین عرض کی ہین سو سچ ہین ہم نے تواریخ کی کتابون مین دیکھا ہے کہ ایک بادشاہ بڑا
ظالم نام اسکا دقیانوس تھا سابق مین گذرا پس چونکہ یہہ بادشاہ عادل منصف مزاج تھا یہہ حقیقت سنکے
یملیخا کے ساتھہ اس کھوہ مین جانیکا عزم کیا پس باشوکت شاہی سوار ہوکر اسکے ساتھہ اس غار کے پاس جب
جا پہنچا تب یملیخا نے اس سے کہا کہ آپ اگر اس حشمت اور دبدبہ کے ساتھہ انھون کے پاس جائینگے تو
اغلب وے آپ کو دیکھکے ڈرینگے اور چھپ جائینگے اور آپ سے کچھہ بات چیت نہ کرینگے مناسب ہے
کہ آپ ذرا یہان ٹھہرین مین جا کے انھون کو خبر دون اور خاطر جمع کرون کہ بادشاہ دقیانوس
دنیا سے متروک و مردود ہوا اب مسلمان بادشاہ ہے چلو شہر مین جائین پس یملیخا بادشاہ سے کہکر
غار مین چلا گیا اور سب احوال یہان کا جو گذرا تھا انھون سے بیان کیا وے بولے ہمکو اور کھانے
پینے کی کچھہ حاجت نہین اور ہمکو دنیا سے بھی کچھہ غرض نہین ہم کو اپنے خدا سے کام ہے یہہ کہکر پھر سو گئے
خبر ہے کہ ابتک بھی سوتے ہین ایسا حال قیامت تک رہیگا کہتے ہین وہ بادشاہ اور سب اسکی
انتظاری دیکھ کر اس کھوہ کے اندر جانے چاہے کسی جانب کو راہ اسکی نملی ناامید وہان سے پھر آیا
اور اس پہاڑ کے کنارے بستی مین آکے ایک عبادت گاہ بنا کر وہان سب رہگئے اور خبر ہے کہ صحاب
کہف کے لئے حق تعالی نے فرشتے مقرر کئے تاکہ انھون کو پہلو بہ پہلو سلادین اور کروٹ کروادین
اور بہشت کے پنکھے سے ہوا کرین اور گرمی اور سردی وہان انھون پر نہین لگتی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے

وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ

ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِنْهُ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ١ه ترجمہ اور تو دیکھے دھوپ جب نکلتی ہی بچکے جاتی ہی اُن کی کھوہ سے داہنے کو اور جب ڈوبتی ہی کترا جاتی ہی انسے بائین کو تا اُنکو اثر گرمی اور سردی کا اُنپر نہ لگے اور وے میدان مین ہین اسکے یہہ ہی قدرتون سے اللہ کی جسکو اللہ راہ دے وہی آوے راہ پر اور جسکو وہ گمراہ کرے پھر تو نہ پاوے اسکا کوئی رفیق راہ پر لانیوالا کہتے ہین کہ سوتے ہین ان کی آنکھین کھلی ہین اس سے کوئی جانے جاگتے ہین اور حق تعالی نے اس مکان پر دہشت رکھی ہی تا لوگ تماشا نہ پکڑین کروٹ نہ لے آرام ہون اور انکے ساتھ ایک کتا لگ لیا تھا وہ بھی زندہ رہگیا مروی ہی کہ عیسی کے قبل زمانے کے اصحاب کہف اس کھوہ مین گھسے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ کے ایام مین گھسے اور انجیل پر ایمان لائے تھے لیکن اکثر کا قول یہہ ہی کہ دین اور مذہب انھونکا بجز خدا کے کسیکو معلوم نہین یہانتک انکا قصہ تھا واللہ اعلم

قصہ شعیب پیغمبر علیہ السلام کا

شعیب حضرت صالح پیغمبر کی اولاد مین تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو پیغمبرونکا خطیب فرمایا تھا چونکہ وہ فصیح اللسان تھے اور اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت کرتے تھے وہ حضرت شہر مدین کے نبی تھے جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ الی آخر آیۃ ترجمہ اور مدین کی طرف بھیجا ہمنے اُن کے بھائی شعیبؑ کو وہ جاکے بولا ای قوم بندگی کرو کوئی نہین تمہارا خدا اسکے سوا اور نہ گھٹاؤ ناپ اور تول مین دیکھتا ہون تمکو آسودہ اور ڈرتا ہون تمپر آفت سے ایک گھیرنیوالے دن کی اور ای قوم پورا کرو ناپ اور تول کو انصاف سے اور نہ گھٹاکو لوگونکو ان کی چیزین اور نہ مچاؤ زمین پر خرابی کافرون نے حضرت کو جواب دیا ای شعیبؑ مال ہمارا ہی خواہ زیادہ بیچین خواہ گھٹاکے بیچین وزن اور ناپ سے ہمارے تمکو اس سے کیا کام ہی پھر حضرت نے فرمایا ای قوم اگر خدا کی بندگی نکروگے اور میزان اور ناپکو

درست نہ رکھوگے تو عذاب پہنچیگا تمپر خدا کی طرف سے جیسا کہ قوم نوح پر اور قوم ہود پر اور قوم صالح
اور قوم لوط پر عذاب نازل ہوا تھا چنانچہ قولہ تعالیٰ وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا
أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ ۚ وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا
إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ترجمہ ای قوم نہ کما ئیو میری ضد کر کر یہہ کہ پڑے تمپر جیسا کچھ پڑا قوم نوح
پر یا قوم ہود پر یا قوم صالح پر اور قوم لوط تو تم سے دور نہین اور گناہ بخشوا ؤ اپنے رب سے اور
اسکی طرف رجوع لاؤ البتہ میرا رب مہربان ہی محبت والا قوم نے جواب دیا قولہ تعالیٰ قَالُوا
يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ ۖ وَمَا أَنْتَ
عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ترجمہ ای شعیب ہم نہین سمجھتے بہت باتین جو تو کہتا ہی اور ہم دیکھتے ہین تو ہم مین کم
زور ہی اور اگر نہوتے تیرے بھائی بند تو تجھکو ہم سنگسار کر ڈالتے اور کوئی تو ہم پر سردار نہین پھر
حضرت شعیب نے انھون سے کہا ای قوم ڈرو اللہ سے اور پوجو اسیکو مجھے سچا نبی جانو اور کہا مانو ہر چند کہ
شعیب کہتے رہے پھر بھی نمانا تب حضرت نے ان سے مایوس ہو کر بہ لاچاری ان پر بددعا کی جبرئیل تشریف
لائے اور فرمایا یا شعیب قریب ہے تمھاری قوم پر خدا تعالیٰ عذاب نازل کریگا تم ہوشیار رہو جو لوگ
تمپر ایمان لائے انکو لیکر شہر سے باہر نکل جائیو اس قوم سے دور رہیو تب حکم الٰہی سے شعیب نے اپنے آل و عیال
اور وہ لوگ جو انپر ایمان لائے تھے سب ایکہزار سات سو آدمی ہمراہ لیکر شہر سے باہر نکل گئے کافر
سب ہنسنے لگے بولے ای شعیب کیا مصیبت پڑی ہی کہان جاتے ہو شہر سے حضرت نے کہا مین تمسے جدا ہوتا ہون
خدا کے کہنے سے اب حق تعالیٰ تمپر عذاب نازل کریگا جب حضرت یہہ بولکے شہر سے تین کوس باہر نکل گئے
جبرئیل نے آکر خبر دی کہ کل صبح تمھاری قوم پر عذاب نازل ہوویگا جب صبح ہوئی حضرت عبادت مین
مشغول ہوئے اور جتنی قوم کفار کی تھی صبح کو اپنے اپنے گھرونمین سوتے تھے اسوقت جبرئیل نے آکے
خدا کے حکم سے ایسی ایک چیخ ماری تمام کافر شہر کے ہلاک ہوگئے یہانتک کہ کوئی ہوشی بھی نرہا اور آگ آکے
ان سب مردونکو جلا گئی بعد اسکے حضرت نے خدا کی درگاہ مین عرض کی الٰہی مین اب کہان جاؤن کہان
رہون ندا آئی تم اپنے گھر مین جا رہو تب شعیب نے اپنی قوم لیکر شہر مین آئے دیکھا کہ سارے کفار مردود

جل بھنکر خاک ہو گئے پھر حضرت کے آنیسے شہر مدین آباد ہوا اور اشجار و درخت سرنو سے سب تازہ ہوئے پھول پھلکر پھلنے لگے پیشتر سے بیشتر ہوئے پس شعیب نے اپنی قوم کو بارہ برس تک شریعت سکھائی اور ہلاک ہونیمین قوم کے اپنی بد دعا سے بہت تاسف کرنے لگے اور اسکے غم سے روتے روتے آنکھین جاتی رہین مروی ہی جبرئیل نے نازل ہوکر حضرت شعیب سے کہا ای شعیب تم کیون غم کھاتے ہو اگر اپنی آنکھ کے لئے روتے ہو تو آنکھ دی جاوے اور کسی کے لئے روتے ہو تو وہ بھی حاصل ہو ویگا اور دوزخکا ڈر ہی تو کچھ اندیشہ مت کرو اگر دنیا کے لئے روتے ہو تو دنیا ہی دی جاوے خدا اپنے بندو نپر بہت مہربان ہی تب حضرت شعیب نے کہا ای جبرئیل مین کچھ نہین چاہتا ہون مگر خدا کے دیدار کی آرزو ہی حضرت جبرئیل نے یہہ سنکر بارئتعالی سے عرض کی الٰہی تو دانا ہی شعیب جو کہتا ہی تجھکو خوب معلوم ہی ندا آئی ای جبرئیل تم اُسے جاکر میری طرف سے کہو کہ ہمارا دیدار قیامت کو ملیگا غرض شعیب بارہ برس دنیا مین نابینا رہے اور پیغمبری کی یہانتک کہ موسیٰ کا زمانہ پہنچا تھا شرح اسکی موسیٰ کے قصے مین بیان کرونگا انشا اللہ تعالیٰ اور خبر ہی کہ حضرت موسیٰ کے آنیکے بعد شعیب چار برس چار مہینے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ آٹھ برس تھے بعد اسکے انتقال کئے

قصہ حضرت یونس علیہ السلام کا

روایت کی گئی کہ یونس پیغمبر حضرت ہود کی اولاد مین تھے خدا تعالیٰ نے انکو شہر نینوی کی پیغمبری دی تھی اب جسکو دمشق کہتے ہین وہان قوم ثمود کی تھی سب بت پرست تھے ایک روز حضرت ابا بکر صدیق نے جناب رسالتمآب سے پوچھا کہ یونس پیغمبر کی قوم کتنی تھی حضرت نے فرمایا لاکھ سے زیادہ تھے سب نافرمان تھے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ترجمہ اور بھیجا اسکو لاکھ آدمیون پر یا زیادہ **فایدہ** یعنے اگر عاقل بالغ گنئے تو لاکھ تھے اور سب کو شامل کئے تو لاکھ سے زیادہ تھے یہہ اللہ کو شک نہین مروی ہی کہ یونس نے اپنی قوم کو چالیس برس تک خدا کی طرف دعوت کی اور کہتے رہے ایقوم کہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُوْنُسُ نَبِيُّ اللّٰهِ وے مردود کبھی بس

کلمہ کو زبان پر نہ لائے اور کہتے تم اگر ہمکو پارہ پارہ کروگے پھر بھی تمکو نبی اللہ نہین کہینگے حضرت
اسبات سے اور زیادہ مایوس ہوئے قوم بت پرستی کرنے لگی پھر کہا یاقوم اپنے خالق ارض و سما کو چھوڑکر
کیون بت پرستی کرتے ہو جس مین نفع نہین اور جہنم کی راہ ہے منکرون نے ہرگز نہ سنا اور کہا کہ ہم تیرے
خدا کو نہین مانتے ہین اور حضرت کو اذیت دینے لگے پھر حضرت نے عاجز ہو کر کہا یاقوم خدا کی عبادت کرو اور
راہ ضلالت کو چھوڑو نہین تو خدا تمپر عذاب نازل کریگا وے بولے عذاب کیا چیز ہے کیسا ہوتا ہے حضرت
بولے عذاب آتش دوزخ ہے یہہ سنکر ان مردودون نے کہا بھلا کچھہ مضایقہ نہین تب یونسؑ نے ان بدون
کے لئے بد دعا مانگی ندا آئی ای یونسؑ جب وقت آویگا انپر عذاب نازل کرونگا پس یونس خفا ہو کر اس
شہر سے اپنی قوم کو چھوڑکے بیرضای الٰہی کے نکلے اسی سبب سے اللہ نے انکو بلا مین مبتلا کیا چنانچہ اللہ تعالی
فرماتا ہے وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ ۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي
الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ ترجمہ اور مچھلی والے کو جب چلا گیا غصے سے لڑکر پس سمجھا وہ کہ ہم نہ پکڑ سکینگے پس پکارا بیچ اندھیرونکے
کہ کوئی حاکم نہین سوائے تیرے تو بےعیب ہے بیشک مین تھا گنہگارون مین پس قبول کیا نے اس کی
پکار اور نجات دی ہمنے اسکو غم سے اور اندھیرے سے اور اسیطرح نجات دیتے ہم ایمان والون کو یونس
بڑے شوقین تھے عبادت کے اور دنیا سے الگ تھے حکم ہوا کہ انکو بھیجو شہر نینوی مین مشرکونکو منع کرین بت
پوجنے سے یہہ خفا ہو کر گئے راہ مین ایک ندی ملی ایک بیٹا کنارے چھوڑا ایک کو کندھے پر لیا
عورتکا ہاتھہ پکڑا ندی مین پانی نے زور کیا عورتکا ہاتھہ چھوٹ گیا اسکے تھامنے سے اور ایک لڑکا
کندھے سے پھسل پڑا گھبراہٹ مین کنارے پر آئے دوسرے لڑکے کے پاس اسکو بھیڑیا لے گیا جب
اس شہر مین پہنچے سردارون سے ملے پیغام اللہ کا دیا وے ٹھٹھا کرنے لگے ایک مدت وہان رہے
آخر خفا ہو کر عذاب کی بد دعا کی اللہ سے اور آپ نکل گئے تین دن کا وعدہ کر کر تیسرے دن عذاب آیا
شہر کے سب لوگ جنگل مین نکلے اللہ کے آگے توبہ کی روئے سارے بت توڑ ڈالے تب عذاب ٹل گیا شیطان نے
یونسؑ کو خبر دی کہ وہ قوم اچھے بھلے ہین انپر عذاب نہ آیا یہہ سنکے حضرت دل مین خفا ہوئے کہ اللہ نے مجھہ کو

جھوڑھا گیا یہہ کہکر اللہ کے حکم کی راہ نہ دیکھی کسی طرف چل کھڑے ہوے ایک کشتی پر جا سوار ہوئے وہ کشتی بھنور مین چکر کھانے لگی لوگون نے کہا کشتی مین کسیکا غلام ہے اپنے خاوند سے بھاگا ہوا قرعہ ڈالا تو حضرت کے نام پر آیا دریا مین انکو ڈالدیا ایک مچھلی انکو نگل گئی اس اندھیرے مین ربکو پکارا تب توبہ قبول ہوئی مچھلی نے کنارے پر اگل دیا وہان ایک بیل نے چھا کر چھاؤن کی یعنے کدو کی بیل نے چھاؤن کی اور ہرنی نے دودہ پلایا جب قوت پائی حکم ہوا اسی قوم مین پھر جاینگا وہ قوم اسکی آرزومند تھی راہ دیکھتے انکے عورت اور لڑکے پھر ملے بھیڑے سے لوگون نے چھوڑا لیا تھا اور بعضونکو نکال لیا تھا اب اسی شہر مین ان کی قبر ہے سوال اگر پوچھے کہ یونس پیغمبر کو مچھلی نگل گئی تھی وہ کیسا ماجرا تھا جواب اسکا یہہ ہے خدا کو منظور تھا کہ اپنے بندونکو دکھلاوے کہ ہم ناتا رشتہ کسی سے رکھتے نہین مگر جو میری اطاعت کریگا وہ میرا پیارا بندہ ہے اور وہ میرا نبی تھا کہنا میرا نمانا خفا ہوکر بے حکم میرے چلا گیا اسلئے مین نے اسے مچھلی کو کھلایا تا کہ بندونکو معلوم ہو بندہ بیحکم کو اسیطرح سزا ملتی ہے اور دوسری روایت ہے کہ یونس خدا کی مرضی نہ دریافت کرکے جلدی غصہ ہوئے اسلئے خدا تعالے نے ان کی عبرت کے لئے مچھلی کے پیٹ مین چند روز رکھا حکمت یہہ تھی کہ مومن بندونکو دکھلاوے کہ عبرت ہو کہ اپنے پیغمبر کو ایسے مقامو نمین نہ چھوڑا مچھلی کو کھلایا پھر نجات دیا پس مومن بندونکو یہہ لازم ہے کہ مرضی آلہی مین کسی امر مین سرکشی نہ کرین ہر آن اسکا شکر کرین الغرض یونس جاتے جاتے کسی ندی کے کنارے مین جا پہنچے دیکھا کہ لوگ کشتی پر سوار ہوکر پار اترتے ہین آپ بھی جا کر سوار ہوئے تین شبانہ روز کشتی پر چڑھے تھے روز آٹھ گھڑی کیوقت تمام دریا یکبارگی اندھیرا ہوگیا اور بڑی بڑی مچھلیان آکے کشتی کو حرکت دینے لگین آدمیون نے کہا کہ کوئی گنہگار بندہ کشتی پر ہوگا اسکو کشتی سے نکالکر دریا مین ڈالدہ مچھلی نگل جائے شاید ہم اس تہلکہ سے بچین ایسا نہ ہو کشتی ہماری غرق ہو ہم سب مارے جائینگے یونس اس بات کو سنتے ہی کشتی پر سے اٹھ کر کھڑے ہوئے بولے تم مین مین گنہگار بندہ ہون مجھکو دریا مین ڈالدو مچھلی نگلجائے سبھون نے کہا آپکو درویش صفت دیکھتے ہین اور عقلمند آپ پر بدگمان نہین کرسکتے ہم بلکہ بہ نسبت آپکے ہم بہت گنہگار ہین آپکو ناحق دریا مین ڈال کے عاصی ہووینگا

تب ہر ایک نے مچھلی سے کہا ای مچھلی جو گنہگار بندہ ہی ہم مین تو اسکو نگل جا مچھلی نے کسی کو قبول نہ
کیا تب حضرت یونس نے انسے کہا کہ ہم نے تم کو نہین کہا تھا کہ مین بندہ گنہگار ہون اپنے خاوند سے
بھاگ کر آیا ہون تب اُنھون نے سب کے نام پر قرعہ ڈالے تین مرتبہ حضرت یونس کا نام اُٹھا تب وے
لاچار ہوکر مچھلی کے آگے ڈال دئے مچھلی انکو نگل گئی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ
ترجمہ پس نگل گئی اسکو مچھلی نے اور وہ ملامت مین پڑا ہوا تھا اور تفسیر مین یون لکھا ہی مچھلی نے حضرت
یونس سے یہہ بات کہی تھی ای پیغمبر خدا مجھہ کو اللہ نے فرمایا ہی تمکو اچھی طرح سے اپنے پیٹ مین رکھون
کسیطرح اذیت نہ دون اب میرا پیٹ آپکا زندان ہوا جب چاہے وہ خلاص کرے اور میرا پیٹ جان
سے پاک ہے مین خدا کو یاد کرتی ہون تسبیح تلاوت مین اسکے مصروف ہون اب یہی پیٹ تمہاری
عبادت گاہ ہوئی پس ای مومنو دیکھو سوچو مچھلی کسطرح خدا کی عبادت کرتی تھی یونس کو پیٹ مین
رکھکے تم اپنی اوقات دنیا کے پیچھے برباد کرتے ہو کیون خدا کی بندگی نہین کرتے ہو الآیش دنیوی
مین اپنے کو ڈباتے ہو خراب کرتے ہو جو مومن بندۂ خدا کا پیارا ہوگا وہ البتہ اس کی عبادت
مین مصروف رہیگا اور اپنے کو معصیت سے باز رکھیگا غرض یونس کو جو مچھلی نگل گئی تھی وہ مچھلی نے
چالیسدن تک منہہ اپنا کھلا رکھا تھا حضرت کو کچھہ اذیت نہ پہنچی تھی کہ وہ خاص بندہ خدا کا تھا اور چالیسدن
رات حضرت نے کچھہ کھانا پینا نہین کھایا تھا تاب و طاقت جاتی رہی اسمین بھی عبادت اور ذکر الٰہی
مین مشغول تھے اسلئے نجات پائی جیسا کہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ
الْمُسَبِّحِينَ ه لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ه ترجمہ پس اگر نہوتی بات کہ ہوا وہ تسبیح کہنے والون سے
البتہ رہتا مچھلی کے پیٹ مین اسدن تلک کہ اُٹھائے جاوین مردے یعنے یونس پیغمبر اگر مچھلی کے پیٹ مین
خدا کو یاد نہ کرتے تو قیامت تک رہتے مچھلی کے پیٹ مین ای مومنو یونس نے بسبب تسبیح پڑھنے
کے مچھلی کے پیٹ سے نجات پائی تو کیا عجب ہی تم بھی اگر خدا کی اطاعت و بندگی کروگے البتہ آتش دوزخ
سے نجات پاؤگے اور دوسری یہہ ہی دریا کی تمام مچھلیان بیمار ہوگئین تھین تسبیح اور تہلیل سے اُسکی
سب بھلی ہوگئین اور جناب باری مین مچھلیون نے عرض کی یا رب العالمین تیرے بندے جب بیمار ہووین

تیرے رحمت کے علاج سے آرام پاوین اور ہمکو بھی تیرے صبر کے شفاخانیسے دارو شفا کی ہلا دے کہ ہم اس سے بھلے ہون تب جناب باری سے یہہ ارشاد ہوا اے مچھلیو یونس جس مچھلی کے پیٹ مین تھا تم اسے جلکے سونگھا کیجیو تب جمیع امراض سے شفا پاؤگے اور کبھی بیماری نہوگی چونکہ وہ مچھلی نے یونس کی صحبت پائی تھی اور چالیسدن رات حضرت کو پیٹ مین رکھی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس مچھلی کے تئین جمیع امراض مچھلیون کی دوا کرڈالی پس جو مچھلی بیمار ہووے گی اسے جلا کے سونگھیگی آرام پاوے گی سنو اے مومنو بھائیو جو شخص خدا اور رسول کی محبت اور رضا پر رہے گا اور اُسکا حکم بجالاویگا تو امید قوی ہے عذاب دوزخسے وہ نجات پاویگا اُن کی آل و اصحاب کے طفیل کی برکت سے اگر حسن اعتقاد اور محبت انپر رکھتا ہو جیساکہ یونسؑ کی برکت اور صحبت سے اس مچھلی کو نجات ہوئی اور اسکے وسیلے سے تمام دریائی مچھلی کو راحت پہنچی اور حضرت کو مچھلی کے پیٹ مین جانیکا دوسرا وجہہ یہہ تھا کہ دریائی مچھلی اپنی تسبیح و تہلیل سے فخر کرتی تھین کہ ہم تسبیح پڑھنے مین اور عبادت کرنے مین تیرے فاضلتر ہین بنی آدم سے تب انکو دکھانیکے لئے حق سبحانہ تعالیٰ نے یونس کو مچھلی کے پیٹ مین ارشاد فرمایا تب کہا اے مچھلیو دیکھو تو یونسؑ کیسی جگہہ تنگ و تاریک مین ہمارا نام لیتا ہے تم بیچ جائے آرام مین رہکر ہمارا ذکر کرتے ہو پس اسکی عبادت فضیلت رکھتی ہے تمھاری عبادت سے جب یونس و کے حال سے دریا کی مچھلیان آگاہ ہوئین تب خدا کی درگاہ مین شرمندہ ہوئین خبر ہے کہ سب اچھے پیغمبرونکو حق تعالیٰ نے بڑی سخت بلاؤن مین مبتلا کیا تھا تو بھی انھون نے اپنی حالت مصیبت مین خالق کی بندگی نہ چھوڑی اور تمام ارض و سما کے فرشتون اور بنی آدم کو حق تعالیٰ نے دکھلایا اور تنبیہ کی دیکھو کیسی کیسی حالت مین ہمارا بندہ ہمکو نہین بھولا یاد کرتا رہا پس ہمنے اسکو نجات دی نوح پیغمبر کو اپنی قوم کے سبب سے رنج و بلا مین گرفتار کیا تھا پھر اُسے نجات دی اور دوسرا ابراہیم خلیل اللہ کو آگ مین نمرود کے ڈالا دوستی اور صدق اعتقاد اُنکا تمام خلایق اور فرشتونکو دکھلایا پھر اُسے نجات دی تیسرا یونس پیغمبر کو مچھلی کے پیٹ مین رکھا تھا پھر اسکو نجات بخشی اور چوتھا یوسف کو کوئے مین اور زندان اور غلامی مین ان سب بلاؤنمین مبتلا کیا تھا تو بھی ان مقامون مین خدا کی عبادت کی تب نجات اُسنے پائی

اور پانچوان ایوب کو بیماری مین مبتلا کیا تھا ایسا کہ تمام بدن مین انکے آبلہ پڑکے کیڑے پڑگئے تھے
باوجود اسکے اُسنے خدا کی عبادت نہ چھوڑی تب خدا نے انکو اُسسے نجات بخشی اور چھٹا حضرت محمدؐ کا دندان
مبارک شہید ہوا اور غار مین اور شب معراج مین ساتوین آسمان مین لامکان پر لیگیا صدق محبت انکی اللہ کے
ساتھ ہفت آسمان کے فرشتونکو دکھلائی اس حالت مین بھی حضرت نے اطاعت اللہ کی نہ چھوڑی اور اللہ
نے انکو مقرب تر مقربین سے اور مکرم تر مکرمین سے کیا تاکہ عالم بالا کو معلوم ہو کہ سب سے بزرگی اور شرافت
جو کچھ کہ اللہ نے دی ہے بنی آدم کو دی ہے اور کسیکو نہین قصہ کوتاہ غرض اس مچھلی نے حضرت
یونس کو پیٹ مین لیکر سات سمندر پھری اور تمام قدرت آلہی دریا مین دیکھی بعد چالیس دن کے
حضرت یونس نے اللہ کو پکارا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ
اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ہ ترجمہ پس پکارا یعنے یونس نے ان اندھیریون مین کہ کوئی
حاکم نہین ہے سوائے تیرے بیعت ہے تحقیق مین تھا گنہگارون مین سے معلوم ہوا یونس چار تاریکی مین
تھے ایک ذلت وخواری اور دوسری رنج وعذاب اور تیسری قعر دریا اور چوتھی مچھلی کے پیٹ مین تھا
بمصداق اس آیت کے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ہ ترجمہ بس قبول کیا
ہمنے واسطے اسکے اور نجات دی ہمنے اسکو غم سے اور اسیطرح نجات دیتے ہین ہم ایمان والون کو
پس اللہ کے حکم سے اس مچھلی نے یونس کو چالیسدن کے بعد دریا کے کنارے سوکھے پر آکے اُگل گئی
تب حضرت نے اس سے نجات پاکر چار رکعت نماز شکرانہ کی ادا کی مروی ہے وہ نماز عصر کی تھی اب
اسکو فرض گردانا اللہ نے ہمپر جب اپنے گناہ سے وہ مُقر ہوئے توبہ کی تب خدا کی مہر اُنپر ہوئی بلا سے
نجات دی اور وہ جن قومون سے خفا ہوکر شہر سے نکل گئے تھے تیچھے خدا نے اُن پر عذاب نازل
کیا اچانک ایک آگ غضبناک آسمان سے مثل ابر سرخ کے نازل ہوئی اور اُنکے سر پر آموجود ہوئی
وے مارے خوف کے سب کے سب ایک میدان مین جا کے تین فرقے ہوئے ایک فرقہ بوڑھے اور جوان کا
اور دوسرا فرقہ عورت اور لڑکونکا ہوا اور ایک جگہہ تمام مواشی جمع کئے بعد اس کے سب کے سب
سر اپنا ننگا کرکے سجدے مین گرے خدا کی درگاہ مین تضرع کی اور دعا مانگی آلہی ہم اب تیرے حکم مین آئے اور

نافرمانی نہین کرینگے اور تیرے پیغمبر کی بات مانینگے ہم نے توبہ کی اس بلا سے تو نجات دے اگرچہ ہم مستحق عذاب کے ہین اور یہہ ستوران بیزبان بیگناہ ہین انپر تو رحم کر جب اسیطرح انھون نے تضرع وزاری کی تب حق تعالی نے توبہ ان کی قبول کی اور بلا سے نجات دی اللہ تعالی فرماتا ہی فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ٥ ترجمہ سو نہوئی کوئی بستی کہ یقین لاتی پس کام آتا انکو یقین لانا مگر یونس کی قوم جب وہ یقین لائی کھولدیا ہم نے انسے ذلت کا عذاب دنیا کی زندگی میں اور کام چلایا انکا ایک وقت تک دنیا مین عذاب دیکھکر یقین لانا کسیکو کام نہین آیا مگر قوم یونس کو اسواسطے کہ انپر عذاب کا نہ حکم پہنچا تھا حضرت یونس کی شتابی سے صورت عذاب نمودار ہوئی تھی وے ایمان لائے تب بچ گئے بعد اس کے یونس کو وے تلاش کئے نہ پائے دعا مانگی آخر پھر اس پیغمبر کو ہماری قوم مین بھیج تب مچھلی نے حضرت کو دریا کے کنارے سوکھے پر آکے اگل گئی اور حضرت کے تمام اعضا نازک وضعیف ہو رہے تھے کچھہ کھانیکو کھا نہین سکتے تب حق سبحانہ تعالی نے اسیوقت اپنے فضل وکرم سے ایک کدو کا گاچھہ پیدا کیا اور اسی گھڑی گاچھہ مین کدو لگا حضرت اسیکو کھاتے اور اسکے سایہ کے تلے دھوپ سے آرام پاتے اسیطرح چالیسدن بلب دریا کدو کی بیل کے تلے تھے تب کچھہ قوت آئی بعد اسکے اللہ کے فرمانے سے پھر اسی قوم کی طرف گئے بمصداق اس آیت کے فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ٥ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ ٥ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ٥ ترجمہ پس ڈالدیا ہم نے اس کو زمین بن گھاس والی مین اور وہ بیمار تھا اور اگایا ہمنے اوپر اسکے ایکدرخت بیل والا یعنے کدو کا درخت اور بھیجا ہمنے اسکو طرف لاکھہ آدمی بلکہ زیادہ پس ایمان لائے پس فایدہ دیا ہمنے انکو ایک مدت تک وہی قوم جن سے بھاگے تھے انپر ایمان لائے ڈھونڈھتے تھے اسمین حضرت جا پہنچے انکو بڑی خوشی ہوئی سب قوم آکے حضرت کو استقبال کرکے تعظیم وتکریم سے لے گئے اور حضرت سے شریعت سیکھی اکتیس برس یونس اس قوم مین تھے بعد اسکے انتقال کئے اور وہ حضرت پیغمبر مرسل تھے حقتعالی فرماتا ہی وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ترجمہ تحقیق یونس البتہ پیغمبر مرسلونمین تھا جناب باری نے رسول خدا کو یہہ فرمایا تھا فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ

اِذْ نَادٰی وَھُوَ مَکْظُوْمٌ ترجمہ اب ٹھہر راہ دیکھ اپنے رب کے حکم کی اور مت ہو جا جیسا مچھلی والا جب پکارا اُسنے اور وہ غم سے بھرا تھا پس ای مومنو جبکہ یونس چالیسدن مچھلی کے پیٹ مین تھے اسلئے اللہ تعالیٰ نے ان کو صاحب حوت فرمایا یعنے مچھلی کے یار پس حضرت ابابکر صدیق رضہ چالیس برس تک رسولؐ خدا کی صحبت مین رہے اور وہ یار غار حضرت کے تھے یعنے جب مکّہ کے کافرون نے حضرت کا پیچھا کیا آپ حضرت ابابکر صدیق رضہ کو لیکر مکے کے نزدیک پہاڑ پر ایک غار مین چھپ رہے ایک رات ایکدن کے پیچھے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ترجمہ جسوقت اسکو نکالا کافرون نے دو جان سے جب دونون تھے غار مین جب کہنے لگا اپنے رفیق کو تو غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے پس رفیق غار رسولؐ خدا کے حضرت ابابکر صدیق رضہ تھے جسدن ہجرت کئے مکے سے مدینہ منورہ مین بعضے اصحاب حضرتؐ کے آگے نکل گئے تھے مدینہ منورہ کی طرف اور بعضے حضرت کے پیچھے نکل آئے پس ای یارو مومنو اگر ابابکر صدیق رضہ کو رسولؐ خدا کا یار غار اور پیشوا مومنونکا ہم جانین تو موجب نجات اور کامل ایمان کے ہین یہانتک قصہ یونسؑ کا تھا واللہ اعلم بالصواب

قصہ حضرت ایوب علیہ السلام کا

حضرت ایوبؑ حضرت عیصؑ کی اولاد مین تھے نیکمرد صالح اور وطن آپ کا شام مین تھا افرئیم ابن یوسف کی بیٹی سے شادی کی تھی اور دس غریب مسکین محتاجونکو جبتک نہ کھلاتے تب تک وہ نکھاتے اور دس ننگے کو جبتک نہ پہناتے خود نہ پہنتے اور قبل مبتلا ہونے کیڑونکی بلا مین نبی تھے بعد اسکے نبی مرسل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انکو بہت مال و فرزند عنایت کیا تھا دنیا مین سب طرح سے خوش تھے شب و روز عبادت بندگی مین رہتے ایکدن یہہ دیکھکے شیطان مردود نے خدا کی درگاہ مین عرض کی ای رب تیرا بندہ ایوب جو اتنی عبادت کرتا ہے اور لوگونسے سلوک کرتا ہے صرف یہہ دولت اور فرزند کے باعث ہے کیونکہ تو نے اسکو بہت دولت و فرزند دیا نہین تو کبھی ایسی عبادت نہ کرتے پس ہمکو اس پاس جانیکا حکم دے دیکھین تیری بندگی کیونکر کرے اور ثابت قدم رہے اس راہ سے ہم اسکو گمراہ کرینگے تب حق سبحانہ تعالیٰ نے اسکے آزمانیکے لئے شیطانکو ایوبؑ کے پاس بھیجا

جلکے دیکھا کہ حضرت عبادت مین مشغول ہین بہر صورت چاہا کہ حضرت کو کچھ مغالطہ دے مگر سکا آخر منہہ
موڑ کے مرحوم مردود ہوکے چلا گیا اور ایک روایت ہے کہ فرشتون نے اسکی بندگی دیکھکر متعجب رہے اور جناب باری مین
عرض کی کہ ایوب علیہ السلام مال و دولت زن و فرزند پانیکے سبب سے تیری بندگی کرتا ہی کہ تونے اسکو دنیا مین
سب طرح آرام سے رکھا ہی اسلئے اداۓ شکر کرتے ہین تب اللہ نے فرمایا اى فرشتو طاعت بندگی
اسکی بعوض دولت کے نہین بلکہ خاص میرے لئے ہی جو جو نعمتین مین نے اسکو دیا ہی اسسے اگر پھیر لیوین
تو بھی میری بندگی کریگا ہر حال مین وہ ہماری رضا پر شاکر و صابر ہی اسوقت جیسا میرا مطیع ہی حالت
فقر مین اُسّے بھی زیادہ ہوگا مروی ہی کہ حضرت ایوب نے بلا او مصیبت اپنے پر اللہ سے مانگ لی تھی
تا کہ اس مین شکر زیادہ کرے اور صابرون مین داخل ہووے اور ثواب ملے وحی نازل ہوئی ای ایوب تو
مجھسے صحت و تندرستی مانگتا ہی یا رنج و بلا حضرت نے عرض کی ای پروردگار میرے مصیبت تیری بہتر
ہی صحت و عافیت سے پس بخواہش اپنے کے مرض مین گرفتار ہوۓ مرضی الٰہی سے تمام بدن مین انکے پھوڑے
پڑکے کیڑے پڑگئے اور دوسری روایت ہی کہ ایک روز حضرت کو کسی نے کہا کہ آپ کو اللہ نے بہت
مال و فرزند نعمتین دنیا مین عطا کی ہین حضرت نے فرمایا اسکے عوض ہم تو بہت عبادت اور شکر کرتے
ہین اس بات سے خدا کو ناگوار ہوا تب کیڑے کے مرض مین گرفتار کیا خبر ہی اول نقصان مال اور اسباب مین
پڑا انس پیچھے یکایک سب چیزین جاتی رہین اولاد ان کی چھت کے تلے دبکے مر گئے اور چالیس ہزار بھیڑ
بکری ہاتھی گھوڑے اونٹ گائے بیل مواشی جتنے تھے سب مر گئے پاسبانون نے آکے حضرت کو خبر دی حا
آپ عبادت مین تھے بعد فراغت کے بولے ای حضرت آپکی بھیڑی بکریان میدان مین جتنی تھین غیب سے
آتش آئی سب کو جلا گئی حضرت نے کہا کیا کرون جسکی تھی سو لے گیا پھر عبادت مین مشغول ہوئے پھر
اسکے بعد جتنے گائے بیل تھے سب جاتے رہے چرواہے نے آکے خبر دی ای نبی اللہ آپکے گائے بیل جتنے
تھے میدان مین غیب سے آگ کے سب کو جلا گئی یہہ بھی سنکے حضرت عبادت مین رہگئے بعد اسکے شتربانون
نے آکے خبر دی ای حضرت جتنے ہزار اونٹ آپکے تھے سب کے سب جل کے مر گئے حضرت نے فرمایا مرضی الٰہی
ہی مین کیا کرون پھر سائیسون نے آکے خبر دی ای حضرت جتنے گھوڑے آپکے تھے آج سب مر گئے تب حضرت

نے فرمایا خدا سے مجھ کو کچھ چارہ نہین بعد اسکے تمام اسباب اساس البیت گھر دروازے فرش فروش چھت
پردے آگ سے سب جل گئے کوئی چیز باقی نہ رہی اسوقت حضرت عبادت مین مشغول تھے زبانے آگ کے
آنپر آگرے لوگون نے حضرت سے کہا کہ ایحضرت آپ کیا دیکھتے ہین اب تو کچھ باقی نہ رہی آپنے فرمایا
شکر ہے ہنوز جان باقی ہے جو بہتر ہے سو ہے پھر دوسرے دن چار بیٹے تین بیٹیان معلم کے پاس پڑھتی
تھین اتفاقاً معلم کسی کام کو مکتب سے نکل گئے تھے آکے دیکھتا ہے کہ لڑکے ہائے چھت کے نیچے سب دبکر
مرگئے معلم نے جاکے حضرت کو خبر دی ایحضرت آپکی اولاد لڑکے بالے مکتب مین چھت گرنیسے دبکے
سب مرگئے حضرت نے فرمایا سب شہید ہوئے غرض زن و فرزند مال و متاع گھر بار سب جاتا رہا کوئی
چیز باقی نہ رہی غم فرزند سے صبر کرتے اور بی بی کو بھی سمجھاتے اور یہہ کہتے الصبر مفتاح الفرج یعنے صبر
کنجی ہے خوشی کی پھر ایکہفتہ کے بعد حالت نماز مین پانؤن مین پھپھولا پڑا اور جرح ہوا یہانتک کہ تمام
بدن کے گوشت مین سڑ کے کیڑے پڑگئے تھے باوجود اُسکے تس پر بھی خدا کی عبادت بندگی مین سستی نکرتے
اور عبادت زیادہ کرتے ایک ہی جگہہ پر پڑے رہتے اُٹھنے بیٹھنے ملنے ڈولنے کی طاقت نتھی اسیطرح
چار برس تک ذی فرش رہے یہانتک کہ آنکھون مین کیڑے پڑگئے تھے خویش اقربا اپنا بیگانہ محلے والے
اُنسے نفرت کرنے لگے سب سے رشتہ چھوٹ گیا چار بی بیان تھین مطلقہ ہوئین صرف ایک بی بی رحیمہ بے
بیکنجت تھین خدمت مین حضرت کے رہگئی اور بولے ایحضرت جیسا کہ آپکی صحت و تندرستی مین اور دولت و
نعمت کھانے پینے مین مین شریک تھی اب اس مصیبت مین بھی شریک رہونگی تمہاری خدمت کرونگی
اور رنج و مصیبت اُٹھاؤنگی یہی وسیلہ ہمارا ہے راہ نجات کا دو نوجہان مین اگر خدا چاہے پس اسیطرح جسے
سات برس گذرے حدیث مین آیا ہے کہ ایوب اٹھارہ برس مرض مین گرفتار تھے تمام بدن مین اُنکے
کیڑے پڑگئے تھے بدبو سے اسکے محلے کے لوگ تنفر کرتے اور کہتے کہ ہم اسکی بدبو سے محلے مین رہ نہین
سکتے خدا نخواستہ ہم ڈرتے ہین اگر انکی بیماری ہمپر سرایت کرے تو ہم مارے جائینگے اسلیئے لوگون نے
حضرتکو اس گانؤن مین رہنے نہ دیا اور خویش اقربا کسی نے نہ پوچھا صرف حضرت کے ایک قبیلہ بی بی رحیمہ
اور دو شاگرد انکے ایک ٹاٹ مین لپیٹ کر ایک گانؤن مین سے دوسرے گانؤن مین لیجاکے رکھے پس روتے اور کہتے تھے

یا اللہ ہماری سرداری کہان گئی اور زن و فرزند عزیز میرے کہان گئے آج کوئی نہین مگر تو ہی ہی میرا مالک
اور رحم والا یہی خرابی مجھپر ہی اپنے گانؤن سے دور کرتے ہین پھر یہان سے تیسرے گانؤن مین لیجا رکھے پھر اس
بستی سے بھی نفرت کرکے نکال دیا نقل ہی کہ سات گانؤن سے نکال دیا تھا آخر وہ دو شاگرد انکے لاچار ہوکر ایک
میدان مین چھانؤن کے تلے لیجا کے سلا رکھے بعد چند روز کے وے دونون چلے آئے صرف بی بی رحیمہ انکی
خدمت مین رہین کہتے ہین کہ ہر روز رحیمہ حضرت کو اس میدان مین اکیلا رکھکے محلہ مین جا کر محنت و مشقت کرکے
لا کے کھلاتی اور دست بستہ خدمت مین حاضر رہتین ایکدن کا ذکر ہی کہ اپنی عادت پر گانؤن کیطرف نکل گئین کہ دکھ محنت کرکے
کچھ لا کے اپنے شوہر کو کھلا دیے اس دن کسی نے اسکو مزدوری ہی نہین بلایا آخر شام کیوقت حیران پریشان مایوس ہوکر اپنے
دلمین کہنے لگین کہ آج خالی ہاتھ کسطرح سے شوہر کے پاس جاؤن انکو کیا کھلاؤنگی خدایا آج مجھکو کہین سے کچھ دے
یہہ بولکر ایک عورت کافرہ کے پاس گئین سوال کیا ای بی بی مجھکو آج کھانے پکانیکا کچھ نہین ہی
تم کچھ دیکے آج خبر لو میرا خصم بیمار ہی اسکو جا کے کھلاؤن اسکی مزدوری جب ہوگی کل ادا کرونگی وہ عورت
کافرہ بولی کہ کل میرا کچھ کام نہین مگر تیرے سر کے بال مجھکو بہت خوش آتے ہین تھوڑے سے کاٹکر مجھکو دیجا
تب تکو کچھ کھانیکو دونگی بی بی رحیمہ یہہ سنکے رو پڑی اور عاجزی انکساری سے کہنے لگین اے بی بی اس بات سے
مجھکو معاف رکھہ شوہر میرا بیمار ہی طاقت اصلا نہین بجائے عصا کے ان بالونکو میرے پکڑکے نماز کے لئے
اٹھا بیٹھا کرتا ہی آخر بہتیرا سمجھایا اس کافرہ نے نمانا تب لاچار ہوکر رحیمہ نے اپنے سر کے بال کاٹکے
اس کافرہ کو دے آئین اور اپنے شوہر کے لئے کچھ کھانیکو لے آئین اسمین شیطان مردود نے بصورت
پیرمرد کے حضرت ایوب سے جا کے کہا کہ تیری جورو کو فلانی عورت نے بدکاری چوری مین پکڑکے سر کے بال سب
کاٹ دیا ہی حضرت یہہ سنکے بہت غمگین اور پریشان حال ہوئے اور روئے کہتے ہین کہ ایوب اس مادہ مین جیسا
روئے تھے اٹھارہ برس بیمار رہوئے تک ایسا نہین روئے مگر شیطان علیہ اللعنت کے تہمت دینے سے انکی
بی بی پر تب روئے اور قسم کھا کے عہد کیا بولا مین اگر اس بیماری سے آرام پاؤنگا تو رحیمہ کو سو درہ مارونگا
اور بعضے علمائے مورخین نے بال کاٹنے کا ذکر نہین کئے بلکہ یون روایت کئے ہین کہ بی بی رحیمہ گانؤن سے
محنت و مشقت کرکے حضرت ایوب کے لئے کچھ کھانیکو لے آتی تھین راہ مین شیطان مردود سے ملاقات ہوئی

شیطان بولا تم کون ہو کہان سے آتی ہو کہان جاوگی ایسی پریشان خاطر کیون ہو کہا کہ شوہر میرا سخت
بیمار ہی حس وحرکت کی طاقت اُن مین نہین بسکہ ذی فرش ہی اسلیئے پریشان کمال ہون کیا کرون
پس شیطان لعین نے انسے کہا کہ مین ایک دوا تجھکو بتاتا ہون اگر تم اسکو عمل مین لاؤ تو بہت جلد بھلا ہوگا
وہ یہہ ہی کہ اگر سور کا گوشت اور شراب استعمال مین لاؤگے تو البتہ بھلا ہوگا آرام پاویگا مرض جاتا
رہیگا بہت اچھی دوا ہی پس بی بی نے حضرت سے جاکے بولین ای حضرت ایک شخص پیر مرد سے مجھکو
راہ مین ملاقات ہوئی مین نے سارا حال آپکا انسے ظاہر کیا اسنے مجھکو یہہ دوا بتائی حضرت نے کہا
کیا چیز وہ بولی آپ اگر شراب اور خوک کے گوشت کو استعمال مین لاوینگے تو فوراً بھلے ہونگے اسبات سے
حضرت بی بی پر بہت غصہ ہوئے اور کہا ای رحیمہ مجھکو تو گنہگار کرنے چاہتی ہی اسوقت حضرت نے قسم
کھاکے بولے مین اگر بھلا ہونگا تو تجھکو سو لکڑی مارونگا کیون تو نے ایسی بات کہی بعد اسکے خدا کی درگاہ
مین تضرع کی اور کہا کہ یا اللہ مین نے اتنے دن بیماری مین برداشت اور صبر کیا اب نہین کر سکتا مجھکو اس بلا سے
نجات دے اور بہت غم لاحق ہوا سوال ایوب نے اتنے برس صبر کیا آخری درجہین کیون روئے جواب حدیث مین
آیا ہی اس مین کئی روایت کی گئی بعضون نے کہا ایوب کے رونیکا سبب یہہ تھا انکے دو شاگرد تھے
قرابتیون مین ہمیشہ ان کی عیادت کو بیمار داریین آیا کرتے اور ایک روز کہنے لگے کہ ایوب اگر کچھ گناہ خطا
نہ کرتے تو خدا انکو اس مرض مین کیون گرفتار کرتا حق تعالی عادل ہی بیگناہ کو نہین پکڑتا ہی تب حضرت اسبات
کو سنکے بسیار غمگین ہوئے اور روکر کہنے لگے الہی تجھکو ہی معلوم ہی میرے گناہونکی خبر اور دوسری روایت
ہی ایکدن دو کیڑے انکے زخم مین سے گر پڑے پھر آپ دونون کو پکڑکے اسی گھاؤ مین رکھدیا اور کہا کہ
اپنی جگہہ مین رہو تب وہ ایسا کاٹنے لگے کہ ابتدائے بیماری سے اٹھارہ برس تک انکو کبھی ایسا درد
نہ پہنچا تھا تب جناب باری مین فریاد کی قولہ تعالی وَاَیُّوبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ
وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ترجمہ اور ایوب جسوقت پکارا اپنے رب کو الہی بیشک مجھکو پہنچا ہی درد
اور تو ہی مہربان رحم والونسے رحم والا تب جبرئیل نازل ہوئے اور کہا ای ایوب تو کیون
آنسو روتا ہی بولا اس کیڑیکے کاٹنے سے بیتاب ہوا ہون اور برداشت نہین کر سکتا ہمنے آج

اٹھارہ برس سے ایسی تکلیف نہین اٹھائی اسنے کہا تم نے تو آپ سے آپ اس مرض کو خدا سے مانگ لیا
اور وہ کیڑیکو اپنے گھاؤ پر رکھدیا اب تکلیف اٹھاتے ہو خدا بیگناہ کیسیکو تکلیف دیتا نہین اور نہ کسی
امر مین اختیار دیا مگر جو جیسا خدا سے مانگتا ہی سو ویسا پاتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک روز سوداگرون
کے قافلے حضرت ایوبؑ کے دروازے پر آئے پوچھا یہہ مکان کسکا ہی اس مین کون رہتا ہی لوگون نے کہا
کہ اسمین ایوب پیغمبر رہتے ہین وے بولے اگر نیک بندہ خدا کا ہی تو اس بلا مین کیون گرفتار ہی شاید خدا
کے یہان کچھ گناہ کیا ہوگا ایوب یہہ سنکے زار زار رونے لگے اور کہا وے سچ کہتے ہونگے مجھکو تو معلوم
نہین کیا گناہ مین نے کیا خدا کی درگاہ مین یہہ بول رہا تھا اس وقت ایک آواز آسمان سے آئی اے
ایوب کچھ اندیشہ نکر گھبراؤ مت بلا مین اللہ کی رحمت ہی پس ایوب نے یہہ سنکر جانا کہ مجھپر عتاب آیا تب
پکارا یا روح الامین تم کہان ہو آواز آئی مین روح الامین نہین ہون ایک فرشتہ ہون فرشتون مین سے
اللہ کے یہہ خبر عتاب لیکے مین آیا تھا تب ایوب علیہ السلام نے ڈرکے اپنے اللہ کو پکارا قولہ تعالیٰ وَاَیُّوبَ
اِذْ نَادٰی رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَیْنٰهُ
اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰی لِلْعٰبِدِیْنَ ۝ اور ایوب کو ہدایت دی جسوقت پکارا
اسنے اپنے پروردگار کو تحقیق مجھکو پہنچی ہی ایذا اور تو بہت مہربان ہی سب مہربانی کرنیوالون سے
پھر ہمنے سن لیا اسکی پکار پس اٹھادی ہمنے جو اسپر تھی تکلیف اور اسکو دی ہمنے اس کی گھروالی کو
اور لڑکے برابر ساتھ انکے اپنے پاس کی مہر سے اور نصیحت دی ہمنے بندگی والونکو مروی ہے کہ جب حضرت
ایوبؑ کی بلا اللہ نے دور کی اور شفا دی اور خدا کے حکم سے جبرئیلؑ نے آکے فرمایا اے ایوب قُمْ
بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی رَحِمَكَ وَفَرَّجَكَ مِنَ الْغَمِّ یعنے اٹھ اللہ کے حکم سے خدا نے رحم کیا تجھپر اور نجات
دی تجھکو غم سے بولا اے جبرئیل کیونکر اٹھون اس حال پر کچھ طاقت نہین مجھ مین بولا پانون مار زمین
پر چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ترجمہ فرمایا لات مار
اپنے پانون سے یہہ ہی جگہہ چشمے نہانے کی اور پینے کی ٹھنڈی تب حضرت نے لات ماری آئے چشمہ
نکلا جبرئیل بولا اس مین نہاؤ اور پیو خدا کے فضل سے آرام پاؤگے تب حضرت نے اُسسے نہایا اور پیا فضل

چمکتا ہوا جیسا کہ چاند شب چہار دہم کا اُستے نکل آیا اور ایک چادر بہشت سے لا کے جبرئیلؑ نے ان کو
اُڑھا دیا بعد اسکے ایوبؑ ایک پل پر جا بیٹھے اسکے ایک لحظہ کے بعد بی بی رحیمہ گانوُن سے دکھ محنت
کر کے حضرت کے لئے کچھ کھانے کو لائی آکے دیکھتی ہی کہ حضرت کو جس جگہہ مین رکھہ گئی تھی وہان نہین
پائی تب پکار پکار کے روتی ہوئی کہنے لگین وائے افسوس صد افسوس اِس ضعیف بیمار پہ کاشکے مین اگر
جانتی تو یہان سے نہ جاتی تم کہان ہو کیا شیر کھایا یا بھیڑیا لے گیا مین رہتی تو تمھارے ساتھ جان دیتی اس
بلا اور محنت سے جدائی سے تیرے خلاص پاتی اگر تیری ہڈی بھی ملتی تو اسکو تعویذ بنا کے اپنے گلے مین
رکھتی تو اُسے یادگاری رہتی اب کہان جاؤن کس سے پوچھون کچھ بن نہین آتی غرض اسیطرح میدان
چارون طرف تفحص کرتی پھرتی اور روتی ایوب نے یہہ فریاد و زاری اُن کی سنکے اجنبی ہو کے پوچھا
ای بی بی تم کیون روتی ہو کیا چیز کھوئی گئی وہ بولی یہان ایک بیمار تھا مین انکو ڈھونڈھتی ہون نہین
اگر معلوم ہو تو بتا دو حضرت نے کہا اسکا نام کیا اور شکل و صورت اسکی کیسی تھی وہ بولی آپکی سی شکل و صورت تھی
جب تندرست تھے اور نام انکا ایوب اور پیغمبر خدا تھا اور حال انکا ایسا تھا کہ آفتاب کی دھوپ اسکے پہلو مین
تپش کرتی کیونکہ تمام بدن انکا سڑکے گوشت پوست رگون مین کیڑے پڑ گئے تھے اور بہت ناتوان ضعیف
تھے کروٹ کی طاقت نہ تھی تب حضرت نے کہا میرا نام ایوب تم پہچانتی ہو پس رحیمہ نے ادنی تامل مین پہچان
لیا صورت و شکل ان کی بدل گئی تھی پس رحیمہ نے جلدی سے آکے گودی مین اٹھا لیا اور خوش محظوظ ہو کر
پوچھنے لگین الحضرت آپ کسطرح بھلے ہوئے تب حضرت نے حال اپنا بیان کیا اور وہ چشمہ آب شفا کا
دکھایا بی بی رحیمہ دیکھکے شکر خدا کا بجا لائین بعد اسکے دونون اپنے مکان کی طرف تشریف لے گئے
پھر اللہ نے جو انکے بیٹے بیٹی چھت کے نیچے دب کے مر گئے تھے سو جلا دئے اور جو چیزین گئین تھین سو سب ملین
تفسیر مین لکھا ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت ایوب کو دنیا مین سب طرح سے آسودہ رکھا تھا کھیت اور مواشی اور
لونڈی غلام رکھتے تھے اور اولاد صالح اور عورت موافق مرضی اور بڑی شکر گذار تھی پھر آزمانیکے لئے انپر
شیطان کو مسلط کیا کھیت جل گئے مواشی مر گئے اولاد اکٹھی چھت کے تلے دب کے مری اور دوستدار الگ
ہو گئے بدن مین آبلے پڑ کر کیڑے پڑ گئے صرف ایک عورت رفیق رہی جیسے نعمت مین شاکر تھے ویسے ہی بلا مین

صابر رہے ایک قرن کے بعد توبہ کی دعا مانگی تب اللہ تعالی نے اولاد مری ہوئی کو جلائی اور بھی
نئی اولاد دی اور زمین سے چشمہ نکالا اسی سے پیکر اور نہا کر چنگے ہوئے اور سونیکی ٹڈیان برسائین اور
سب طرح درست کر دیا غرض جو جو نعمتین اللہ نے لی تھین پھر اس سے دونی عنایت کین اور جو بی بیان
گئی تھین پھر دین سنو ای مومنو جو بندہ نیک صابر ہے اللہ تعالی ایسے ایسے نعمتین بخشتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے
وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ ترجمہ اور دی ہمنے اسکو
اسکی گھروالیکو اور انکے برابر انکے ساتھ اپنے طرف کی مہر سے اور یادگاری واسطے عقلمندونکے جب اللہ تعالی
نے چاہا کہ انکو چنگا کرے ایک چشمہ نکالا انکے لات ماریسے اسی سے نہایا کرتے پیتے وہی ان کی شفا ہوئی
اور جو انکے بیٹے بیٹیان چھت کے نیچے دب کر مرے تھے انکو جلایا اور اتنی ہی اولاد اور دی اور
رسول ہوئے اپنی قوم کو ہدایت کرتے اور شریعت سکھاتے اور حالت بیماری مین جو قسم کھائی تھی کہ جب
بھلا ہونگا رحیمہ کو سو لکڑی مارونگا چاہا کہ اسکو ادا کرے جبرئیل نے آکے خدا کے حکم سے منع فرمایا ای ایوب
رحیمہ مستوجب سزا کے نہین اسکو رنج مت دے کہ سب عورتین تمہاری بیماری مین چھوڑ گئی تھین صرف وہ
بیمارداری مین رہی اسکو رفیق جانی جان اور پیار کر جیسے تیری تندرستی مین تھی ایسا ہی حالت بیماری مین
تکلیف مین تیری محبت مین شریک رہی حضرت نے انسے کہا کہ مین نے قسم کھائی تھی کہ اسکو سو لکڑی مارونگا
جبرئیل نے کہا لو ایک مٹھا سیکون کا سو خوشے گندم کے مارو ایک دفعہ گویا تمنے اسکو سو لکڑی ماری تب
اپنی قسم مین گنہگار نہوگے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ
ترجمہ اور پکڑ اپنے ہاتھو مین سیکو نکا مٹھا پس مار اُسے اور قسم مین جھوٹھا نہ ہو سوال ایوب بڑے صابر
تھے آخر جزا مین صحت پائی حالانکہ حق سبحانہ تعالی نے انکے حق مین إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ نِّعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ
أَوَّابٌ ۝ فرمایا یعنے تحقیق پایا ہمنے اسکو صبر کرنیوالا اچھا بندہ تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا بحق سوال
اس مین کیا حکمت تھی جواب خدا کو خوب معلوم ہے کہ بندیکو کسی امر مین صبر نہین اس لئے ایوب کو بلا
مین مبتلا کر کے خلایق کو عبرت دلایا کہ گناہ سے باز رہے اور وہ چشمہ پیدا کرنیکا یہ ماجرا تھا کہ جو شخص
گناہ کے مرض مین مبتلا ہو تو بدن اُس کا آب ندامت سے دھو کر توبہ کرے تب گناہ اسکا جاتا رہے جیسے کپڑے

ایوب کے بدن سے جاتی رہے اس چشمہ مین نہا دھو کے پکے شفا پائے اور جبرئیل نے کہا ای ایوب
تم اُسمے نہاؤ اور پہو کہ خلق مین جانا جائے کہ عبادت بھی کرے اور شکر بھی کرے حکایس ای مومنو ہم
سبکو لازم ہی اسکا شکر کرین اور حکم بجا لاوین آخر ایوب اپنی رسالت اور نبوت مین اُٹھالیس برس تھے بعد اُسکے انتقال فرمایا

قصہ سکندر ذوالقرنین کا اور سوال کرنا کافرونکا رسول خدا کو ذوالقرنین کے احوال سے

راویون نے روایت کی ہی کئی وجہہ کی کہ اسکندر کو ذوالقرنین اسلئے کہتے ہین کہ وہ قاف سے قاف
تک گئے یعنے مشرق سے مغرب تک اللہ تعالی نے انکو بادشاہی دی تھی اور سیر کئے اور قرن کہتے ہین تیس برس
یا اسّی برس یا ایکسو بیس برس یا سو برس کو کہتے ہین یہہ صحیح ہی حدیث مین آیا ہی حضرت نے فرمایا ایک
لڑکے کو عش قرنا اور وہ لڑکے کی عمر سو برس کی تھی اور قرن گوشۂ جہان کو بھی کہتے ہین ایک گوشہ جہانکا
وہ ہی کہ جہان سے آفتاب طلوع ہوتا ہی اور دوسرا گوشہ وہ ہی جہان غروب ہوتا ہی پس اسکندر ذوالقرنین
دونون گوشے تک پہنچے تھے اور ذوالقرنین اسلئے کہتے ہین کہ اسکے دو شاخ تھے اور اسکندر کہتے ہین اسواسطے
کہ شہر سکندریہ مین تولد انکا تھا ابن عباس نے روایت کئے ہین کہ جب ابوجہل اور مکہ کے کفار جناب رسول خدا
کی رسالت پر ایمان نہ لائے اور بد ذاتی کر کے حضرت کی پیغمبری آزمانیکے لئے ایک شخص کو ملک یثرب مین علمائے یہود
کے پاس بھیجا کہ ہمارے بیچ مین ایک شخص نکلا ہی کہ وہ دعوی نبوتکا کرتا ہی ہم نہین سمجھتے یہہ سچ کہتا یا جھوٹھ
تمکو علم توراة خوب معلوم ہی ہمارے لئے چند مسئلے قدیم زمانۂ گذشتہ کے جیسا کہ جواب اسکا وہ نہ دے سکے تمھاری
کتابون سے چن چن کے نکال کر ہمارے پاس بھیجدو یا یہان آ کے ہمکو سوالات اُسکے سکھا دو کہ ہم اُسسے پوچھین سوال
کرین دیکھین اسکا جواب دے سکتا ہی یا نہین تب یہود یون نے کئی سوالات مشکلات دیکھ دیکھکے توریت اور زبور
سے نکالکر مثلا روح کیا چیز ہی اور اصحاب کہف کون ہین حال انکا کیا تھا اور ذوالقرنین کون ہی حال اسکا
کیا تھا اور سوا اسکے لکھکے ابوجہل کے پاس بھیجا تب اس ملعون نے حضرت کے پاس جا کے سوالات مذکورہ
شروع کئے اول یہہ کہا اِنْ اَتَیْتَ الْکِتَابَ بِمِثْلِ مَا اُوْتِیَ مُوسٰی مِنَ الْکُتُبِ لَاٰمَنَّا بِکَ ہ یعنے اگر
آپ تم کتاب کے ساتھہ مثل اس کتاب کے کہ دی گئی موسی کو یعنے توراة تو البتہ ہم تم پر ایمان لاوینگے جیسا کہ توراة

پر ایمان لاوے حضرت نے فرمایا اسکا جواب مین کل دونگا اس بھروسے پر کہا کہ جبرئیل آوینگے ان سے پوچھینگے اور اسکا جواب دیوینگے اسمین لفظ انشاء اللہ تعالیٰ نہ کہا تھا اسلیئے گیارہ دن تک حضرت کے پاس جبرئیل نازل نہوئے اور جواب اسکا دے نسکے پس کافرون نے آکے حضرت سے کہا اے محمد تیرے خدا نے تجھکو بھول گیا اور رسالت پناہ اس بات سے بہت غمناک ہوئے اور جناب باری مین عرض کی تب جبرئیل جمعہ کے روز ظہر کیوقت آکے نازل ہوئے اور درود اور سلام اللہ کیطرف سے پہنچائے اور یہہ آیۃ لائے قولہ تعالےٰ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّی فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ترجمہ اور نہ کہہ تو کسی کام کو کہ مین یہہ کرونگا کل مگر یہہ کہ اللہ چاہے اور اگر بھول جاؤ جب یاد ہوا اگرچہ وہ وقت گذر اہے پھر بھی انشاء اللہ کہنا چاہیئے اور کافرون نے جو کہا خدا نے تمکو بھول گیا وہ تو دشمنی سے کہتے ہین وے خود منفعل ہین اور اللہ فرماتا ہے قسم کھاکر وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ترجمہ قسم ہے دھوپ چڑھتے وقت کی اور رات کی جب چھا جاوے نہ رخصت کیا تیرے رب نے تجھکو اور نہ بیزار ہوا یعنے حضرت کو کئی دن وحی نہ آئی دل مکدر رہا تہجد کو نہ اٹھے کافرون نے کہا اسکے رب نے اسکو چھوڑ دیا پس یہہ صورت نازل ہوئی پہلے قسم کھائی دھوپ کی اور رات اندھیری کی یعنے ظاہر مین بھی اللہ کی دو قدرتین ہین باطن مین بھی کبھی چاندنی ہے کبھی اندھیرا دونون اللہ کے ہین اللہ سے بندہ کبھی دور نہین یہہ فایدہ تفسیر سے لکھا ہے اگر سوال کرے تجھسے قولہ تعالیٰ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ترجمہ اور تجھسے پوچھین روحکو تو کہہ روح ہے میرے رب کے حکم سے اور تمکو خبر دی ہے تھوڑی سی یعنے حضرت کے آزمانیکو یہود نے پوچھا سو اللہ نے نہ بتایا کہ انکو سمجھنے کا حوصلہ نتھا آگے بھی پیغمبرون نے خلق سے باریک باتین کہین نہین خبر اتنا جاننا بس ہے کہ اللہ کے حکم سے ایک چیز بدن مین آپڑی وہ جی اٹھا جب نکل گئی مرگیا یہہ بھی تفسیر کا مضمون ہے پھر اگر سوال کرے ذو القرنین سے قولہ تعالیٰ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَیْکُمْ مِّنْہُ ذِکْرًا ۝ اِنَّا مَکَّنَّا لَہٗ فِی الْاَرْضِ وَاٰتَیْنٰہُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَھَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَۃٍ وَّوَجَدَ عِنْدَھَا قَوْمًا ۝ قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْھِمْ حُسْنًا ۝ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا ۝ وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ
جَزَاءً الْحُسْنَىٰ وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ۝ ترجمہ اور سوال کرتے ہین تجھ کو ذو القرنین سے
تو کہہ شتاب پڑھونگا مین اوپر تمھارے اسمین سے کچھ مذکور تحقیق اللہ نے اُسے قوت دی تھی بیچ زمین
کے اور دی تھی اسکو ہر چیز سے راہ پس پیچھے چلا ایک راہ کے یعنے سرانجام سفر کا کرنے لگا یہانتک کے
جب پہنچا سورج ڈوبنے کی جگہہ پایا کہ وہ ڈوبتا ہے ایکدلدلکی ندی مین اور پائے اسکے پاس ایک قوم
کو ہمنے کہا یعنے اللہ نے کہا ای ذو القرنین یا یہہ کہ عذاب کرے تو انکو اور یا یہہ پکڑے تو بیچ انکے
بھلائی ذو القرنین بولا جو شخص ظالم ہے پس البتہ عذاب کرینگے ہم اسکو پھر پھیرا جاویگا طرف پروردگار
اپنے کے پس عذاب کریگا اسکو عذاب بڑا اور ای پر جو شخص کہ ایمان لایا اور عمل کئے اچھے پس اس کے
واسطے بطریق جزا کے نیکی ہے اور البتہ کہینگے ہم اسکو کام اپنے سے آسانی فایدہ پس جو حاکم عادل ہو
اسکی یہی راہ ہے برونکو سزا دے برائی کی اور بھلون سے نرمی کرے پس اسکندر نے یہہ بات کہی یعنے
یہہ چال اختیار کی عبداللہ ابن عباس نے روایت کی ہے کہ ذو القرنین مغرب کی زمین مین معہ لشکر ایک برس
تھے لوگونکو خدا کی طرف دعوت کرتے سب کے سب وہان کے انکے مطیع فرمان ہوئے انکو نوازش فرمائی اور جو بغی
تھا اسکو راہ جہنم کی پہنچائی کہتے ہین کہ اسکندر ذو القرنین کی نبوت اور پادشاہت مین اختلاف بہت ہے
بعضون نے کہا کہ اول پادشاہ تھے پیچھے نبی ہوئے اور بعضون نے کہا کہ اوّل نبی تھے پیچھے پادشاہ ہوئے
اور بعض نے اسی پر دلیل قایم کیا یہہ کہ اگر نبی نہوتے تو خدا تعالی قلنا یا ذو القرنین کر کے خطاب کیون
فرماتا لیکن جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ وحی الہامی تھی جیسا کہ حضرت موسی کی ما کو حق تعالی نے فرمایا وَأَوْحَيْنَا
إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ الہام فرمایا تھا نہ بواسطہ جبریل کے اور انکو بادشاہی دی تھی مشرق سے
مغرب تک اور تمامی راہ ملک کی سوجھائی تھی مشرق اور مغرب اور جزائر اور شہر و زمین جا کے خلق کو خدا
کی طرف دعوت کرتے یہانتک کہ زمین مغرب مین جہان آفتاب غروب ہوتا ہے جا پہنچے وہان ایک شہر ایسا
پایا کہ چار دیوار اسکی روئین تھین اسکے اندر کسیطرف سے جانے کی راہ نتھی تمام لشکر گرد اسکے پڑے رہے
اور بولے کسطرح اسکے اندر جاوین پھر بتدبیر کسی حکمت سے رسی اور کمند دیوار پر ڈال کے ایک آدمی کو اسپار

ادھر

کردئے وہ پھر نہ آیا اور دوسرے کو دیوار پر چڑھا دیا اور کہا شاید اسطرف بہشت یا اور کچھ ہوگا تم نہ جا ہو
دیکھکے پھر آئیو جب یہ بھی گیا اور پھر نہ آیا تب ذو القرنین نے سمجھا کہ جسکو بھیجونگا پھر وہ نہین آوے گا
پس ملک کا حد بنا کے وہان سے پھر مشرق کی طرف مراجعت کئے ایک جزیرہ مین آ پہنچے یہان ایک شہر ایسا
پایا کہ بے کشتی کے وہان جانا محال تھا اور اس شہر مین دانا عقلمند حکیم بہت تھے جب انکو ذو القرنین کے آنے
کی خبر پہنچی تمام کشتیان جزیرہ سے باہر لیکے چھپا دئے غرض ذو القرنین مع لشکر لب دریا چند ایک ٹھہرکے
کسی حکمت سے دریا عبور کرکے اس جزیرہ مین جا اترے وہان کے لوگون کو سوکھا دبلا دیکھکر انسے پوچھا کہ
تمھارے لاغر ہو جانیکا کیا باعث ہی انھون نے کہا کہ یہہ ہمارے شہر کے غذا کی تاثیر ہی ہم حکمت سے غذا کرتے ہین
خاصیت اسکی ہی پس وہان کے حکمانے سب مل کے ذو القرنین کی ضیافت کی تب اپنی حکمت سے غذا تیار
کرکے ایک خوان جواہرات پر سجاکے ذو القرنین کے سامنے لا رکھا اور الگ ہو گئے اور کہا کہ آپ تناول
کیجئے اسنے کہا کہ آپ بھی آوین ہمارے شامل تناول فرماوین یہہ کہکر سرپوش خوان پر سے اٹھاکے دیکھتے ہین کیا
کہ طاس کلی ہی پر جواہرات سے تب کہا ہم کسطرح یہہ کھاوینگے یہہ تو ہماری غذا نہین ان سبھون نے
کہا کہ تم اسلیئے یہان تلک آئے ہو اور یہی تمھارا غرض اور مقصود ہی مگر یہہ چیزین بھوکھونکو نفع دیتی
ہین تمکو نافع نہین اور ہم سے تم کیا چاہتے ہو پھر ذو القرنین یہان سے طرف ہندوستان کے آئے
اور ایک قاصد شاہ ہند کے پاس بھیجا کہ جاکے کہو کہ ہمارے ساتھ بہت لشکر ہی ہم نہین چاہتے ہین کہ
تمھارا ملک برباد ہووے ہم تم سے لڑائی کرین پس تمھین لازم ہی کہ ہماری اطاعت مین آؤ اور خراج قبول
کرو تب وہ قاصد نے جاکے شاہ ہند سے یہہ باتین کہی کہ اب ہمارے بادشاہ سکندر کی اطاعت
قبول کرین اور ایلچی اپنی طرف سے انکے پاس بھیجدیوین جہان پناہ کو جاکے استقبال کرکے لاوین تب
شاہ ہند نے تعظیم و تکریم سے ایک ایلچی کو معہ تحفہ ہدایا دیکر ذو القرنین کے پاس بھیجا جب ایلچی نے جاکے
تحفہ اور ہدایا نذرین انکے پاس گذرانی تب آپ نے حکم کیا کہ اسکو لیجاکے اچھی طرح رہنے کو جگہہ دو
اور بعد تین دن کے میرے پاس حاضر کرو تب بحسب حکم ملازمون نے اسکو لیجاکے اچھی طرح سے ایک
جگہہ مین رکھا اور بعد تین دن کے حضرت کی ملازمت مین حاضر کئے سکندر نے اسکو دیکھکے سر اپنا نیچا کیا اور

ایلچی نے سکندر کو دیکھکے انگلی اپنے ناک کے نتھنے مین ڈالکر پھر نکال لی اور بغیر کہے بولے کسی سے اپنی
جگہہ پر چلا گیا خواصون نے یہہ حال دیکھکر سکندر سے عرض کی ایخداوند حضور نے شاہ ہند کے ایلچی کو
دیکھکے سر اپنا نیچا کیا اور وہ حضور کو دیکھکے انگلی اپنے ناک کے سوراخ مین ڈالکر پھر نکال لی اور بغیر
کہے سنے یونہین چلا گیا اسکا کیا بھید تھا فرمایا مین نے اسکو دراز قد دیکھکے سر اپنا فرو کیا یہہ بات
سب کو معلوم ہی کہ لنبے قد کا آدمی احمق اور بیوقوف ہوتا ہی اور آیا ہی کُلُّ طَوِیْلٍ اَحْمَقُ اِلَّا عُمَرُ وَکُلُّ قَصِیْرٍ فِتْنَۃٌ
اِلَّا عَلِیٌّ یعنے جو آدمی دراز قد والے ہین وہ احمق ہوتے ہین مگر حضرت عمرؓ اور سب ناٹھے آدمی
فتنے ہوتے ہین مگر حضرت علیؓ اور اسنے جو اپنی ناک کے سوراخ مین انگلی رکھی تھی یہہ میرا طالع سکندری
دیکھکے پھر جاؤ اسکو میرے پاس لے آؤ اور کھانا کھلاؤ وہ بزرگ آدمی ہی پھر اسکو لائے اور کھانیکو
اسکو صرف روٹی اور گھی بھیجدیا اسکی عقل آزمانیکو اور اسنے کیا کیا کہ ایک سوئی اسمین رکھکے سکندر
کے پاس بھیجا اور سکندر نے اسی سوئی کو سیاہ رنگ کرکے اسی روٹی گھی پر رکھکے پھر اسکے پاس بھیجدیا
اور اسنے پھر ایک ٹکڑہ آئینہ کا اپر رکھکے ذو القرنین کے پاس بھیجا پس یہہ ماجرا خواصون نے دیکھکے
ذو القرنین سے عرض کی ای جہان پناہ اس مین کیا حکمت تھی بولا کہ روٹی اور گھی دینے کا مجھکو
یہہ مطلب تھا کہ مرد علم اور حکمت مین خوب ہوتے ہین جیسے روٹی ساتھ گھی کے اور جو وہ روٹی اور گھی
پر سوئی رکھکر بھیجی تھی یہہ سمجھکر کہ وہ علم اور حکمت مین خوب ہی پھر مین نے اسکی سوئی کو سیاہ رنگ
کرکے جو بھیجی ہی یہہ مطلب تھا اسکا علم اور حکمت بغیر عقل کے تیرہ و تاریک اور بے قیمت ہی پھر اسنے
یہہ سمجھکے روٹی اور گھی پر آئینہ رکھکے میرے پاس بھیجا کہ وہ علم اور حکمت مین مانند آئینہ کے صاف
روشن ہی اور یہ بھی معلوم کیا لنبے قد کے آدمی بیوقوف ہوتے ہین پس ہم دونو مین یہی اشارت گفتگو
تھی پھر ہند سے ذو القرنین مشرق کو جہان کہ آفتاب طلوع ہوتا ہی وہان جا پہنچے حق تعالی فرماتا ہی

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰی قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا

ترجمہ پھر لگا ایک اسباب کے پیچھے یعنے سفر کا سرانجام کیا یہان تک کہ پہنچا ذو القرنین سورج
نکلنے کی جگہہ پایا کہ وہ نکلتا ہی ایک قوم پر کہ نہین کیا ہمنے واسطے انکے سوا آفتاب کے پردہ فایدہ

قوم شرقی کا نہ گھر تھا نہ کسیکا چھانون نہ کپڑا بیابان اور ریگستان مین رہتے تھے کیونکہ ریگستان مین گھر
نہین بن سکتے نہ روئی کی کھیتی ہوسکتی کہ اُسے کپڑا بناوے اور وہان جاڑا بہت گرتا ہے اور کھانیکو
دوسرے شہرون سے لاکے کھاتے اور زن ومرد ننگے رہتے مثال جانورون کے جماع کیا کرتے اور جب
دھوپ نکلتی تو بدن مین قوت آتی جب آفتاب غروب ہوتا تو سخت سردی پڑتی پھر وہان سے ذوالقرنین
دوسری جگہہ مین جا پہنچے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ
مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ترجمہ پھر پیچھے چلا ذوالقرنین اور راہ کی یہان
تک کہ جب پہنچا درمیان دو دیوار کے پایا سوا ان دونون دیوار کے ایک قوم کو کہ نزدیک نہ تھے
جو سمجھین بات کو فایدہ حد مشرق مین دو پہاڑ بلند ہین درمیان ان دونون پہاڑ کے زاہد اور حکیم بہت
تھے کسی کی بولی کوئی نہین سمجھا اسلیئے کہ دو پہاڑ دو آڑ تھے اس مین اور یاجوج اور ماجوج کے ملک
مین وہی پہاڑ انکا ؤ تھے مگر بیچ مین کھلا تھا اس راہ سے یاجوج ماجوج آتے اور اُن لوگون کو لوٹ
مار کر چلے جاتے پس ذوالقرنین نے وہان جاکے زاہدون اور حکیمون کو وعظ ونصیحت کی اور خدا کیطرف
راہ بتائی بعد اسکے ان دونون پہاڑون کی طرف گئے وہ دو عظیم الشان پہاڑ تھے راہ اسمین کسی
طرف نہ تھی اسمین آدمی دو گروہ تھے بعدد بے شمار عدد انکا سوا خدا کے کوئی نہین جانتا انکو قوم
یاجوج اور ماجوج کہتے ہین اور اولاد یاجوج کی ایک پہاڑ مین رہتی ہین اور اولاد ماجوج کی ایک پہاڑ مین یہہ دونون بھائی یافث بن
نوح کی اولاد مین سے ہین بعد طوفان نوح وہان رہگئے نسل اُن کی بیحد ہے اور صورت انھون کی آدمی کی
لیکن قد و قامت ایک گز کے ہین اور بعض کہتے ہین کہ ڈیڑھ بالشت کے ہین اور کان انھون کے اتنے
بڑے ہین کہ زمین پر لٹکتے ہین جب وے سوتے ہین ایک کان زمین پر بچھاکے سوتے ہین اور دوسرا کان
بطور چادر کے اوڑھتے ہین وے سب ننگے پھرتے ہین اور مثال حیوانون کے ایک سے ایک جماع
کرتا ہے کچھہ شرم اور حیا ان مین نہین اور مثال بہایم کے غایط بول کرتے ہین اور وہان کھیت
سوا تلخ اور دوسری چیز پیدا نہین ہوتی اسیکو کھاتے ہین اور کوئی دین مذہب کی خبر
نہین رکھتے ہین اور خدا کو نہین جانتے اور مرتے بھی نہین پس ذوالقرنین وہان جاکے

آگے پہاڑ سے نکلکر ان زاہدون اور حکیمون پر آ کے ظلم کیا کرتے جسکو پاتے مار ڈالتے کھیت اور مویشی انھون کے مار کے لوٹ کے کھا جاتے اور وہ سب اس قوم مواشی سے مقابلہ نہین کر سکتے جب ذوالقرنین وہان تشریف لے گئے زاہدون اور حکیمون پر نوازش فرمائی وے سب نے ملکر ذوالقرنین سے عرض کی کہ یاجوج اور ماجوج کے ظلم سے ہم یہان نہین رہ سکتے جو جو احوال انپر گذرتے تھے سب بیان کئے چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ترجمہ کہا انھون نے ای ذوالقرنین تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنیوالے ہین بیچ زمین کے پس آیا کردیوین واسطے تیرے کچھ مال اوپر اسبات کے کہ کردیوے تو درمیان ہمارے اور درمیان انکے دیوار کہ ہماری طرف وہ نہ آسکے پس خراج گذار ہمیشہ ہم تمھارے ہونگے یہہ کہا تب ذوالقرنین نے فرمایا قولہ تعالیٰ قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ترجمہ کہا ذوالقرنین نے جو مقدور دیا مجھکو میرے رب نے وہ بہتر ہے بیچ اسکے پس مدد کرو میری ساتھہ قوت کے کہ کرون مین درمیان تمھارے اور درمیان یاجوج ماجوج کے دیوار موٹی کہا تم لے آؤ میرے پاس تختے لوہے کے یہانتک کہ جب برابر کردیا دو پھانکون تک پہاڑ کی کہا دھونکو یہانتک کہ جب کردیا اسکو آگ کہا ذوالقرنین نے لے آؤ میرے پاس کہ ڈالون اسکے اوپر تانبا گلا ہوا پس نہ کر سکے کہ چڑہا دین اوپر اسکے دیوار اور نہ کر سکے کہ سوراخ کرین اسمین کہا کہ یہہ مہربانی ہے میرے پروردگار کی پس جب آویگا وعدہ میرے پروردگار کا کردیویگا اس دیوار کو ریزہ ریزہ اور یہی وعدہ میرے پروردگار کا سچ ہی فایدہ اول لوہے کے بڑے بڑے تختے بناے ایک پر ایک دھرتا گیا کہ دو پہاڑون کے برابر ملا دیا پھر تانبا گلا کے اسکے اوپر ڈالا وہ در... زون مین بیٹھہ کر جم گیا سب ملکر ایک پہاڑ ہو گیا ہمارے پیغمبر کے پاس ایک شخص نے کہا کہ مین سد تک گیا ہون اور اسکو دیکھا ہون حضرت نے کہا اسکی طرح

بیان کرنے کہا جیسے چار خانہ لنگی فرمایا تو سچا ہے وہ لوہے کے تختے سیاہ لگتے ہیں اور در زو میں لگیر تانبے کی سرخ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ
ترجمہ یہانتک کہ کھولیجاوین یاجوج اور ماجوج اور وے ہر اونچان سے پھیلنے لیعنے جب نزدیک روز قیامت نزدیک آویگا یاجوج اور ماجوج سد سے نکلینگے تمام روئے زمین پر منتشر ہونگے جہان جہان جو پاوینگے سو کھاجاوینگے اور خدا کے حکم سے جب سنگا اسرافیل پھونکینگے اسکی آواز سے ساری مخلوقات مرجائینگے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک روایت ہے کہ ہر روز یاجوج اور ماجوج کوشش کرتے ہین کہ سد سکندری توڑ کے باہر آوین لیکن بحکم خدا کے توڑ نہین سکتے صبح سے شام تک دیوار کو آگے سب چاٹتے ہین اور کچھ ہتیار نہین رکھتے کہ اُسے توڑین مگر تمام دن زبان سے چاٹتے چاٹتے مثل پوست بیضہ کے کرڈالتے ہین تھوڑی سی باقی رہجاتی ہے اور کہتے ہین کہ کل سب توڑ دینگے اور نکل جائینگے مگر انشاء اللہ تعالیٰ زبان سے نہین بولتے اسلئے نہین توڑ سکتے صبح سے شام تک انکا یہی معمول ہے اور جب خروج ہوگا قیامت کے قریب اس قوم مین ایک لڑکا مسلمان پیدا ہوگا جب وہ بڑا ہوگا اونکے ساتھ بسم اللہ کہکے دیوار کو چاٹنے شروع کریگا اور کہیگا انشاء اللہ کل اس دیوار کو توڑ ڈالینگے تب خدا کے حکم سے وہ سد سکندری ٹوٹیگی بعد اس کے سب قوم نکل آویگی مروی ہے کہ طول اس دیوار کا چھ تیس کوس کی راہ ہے اور عرض تین کوس کی راہ اور بعضے نے کہا دیوار کا طول تین سو کوس کی راہ ہے اور عرض اس کا ڈیڑھ سو کوس اور اونچا ستر گز ہے اور خبر ہے کہ وے جب دیوار توڑ کے نکلینگے پہلے ملک شام مین آوینگے بعد اسکے بلخ مین پس ذو القرنین نے یہان سے مشرق کی طرف جانیکا قصد کیا علما حکما سے پوچھا کہ تمنے کسی کتاب مین دیکھا ہے کہ درازی عمر کس سے ہوتی ہے انمین ایک حکیم نے عرض کی کہ اے جہان پناہ مین نے آدم کے وصیت نامے مین دیکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے ایک چشمہ آب حیات کا ظلمات مین کوہ قاف کے اندر پیدا کیا کہ پانی اسکا دودہ سے سپید زیادہ اور برف سے خنک تر اور شہد سے میٹھا زیادہ اور مکھن سے نرم اور مشک سے خوشبو زیادہ ہے جو کوئی اُسے پیویگا اسکی موت نہ ہوگی قیامت تک وہ زندہ رہیگا اور اس پانی کا نام آبحیات ہے تب ذو القرنین کو شوق ہوا آبحیات پینے کا علماؤن سے کہا کہ تم بھی ہمارے ساتھ ظلمات مین چلو انھون

کہا آپ جائیے یہان کے ہم قطب ہین دنیا کی آفت سے ہم نہین جاسکتے ذو القرنین بولا تم لوگون کو میرے ساتھ ہونا ضرور ہی اور کہو تو سواری مین کونسا جانور چست وچالاک ہوتا ہی وے بولے اسپ تازی جو مادیان کہ بچہ نہ جنی ہی تب ہزار سوار مادیان اسپ تازی چن چنکے لیا اور حضرت خضر کو سب لشکر کے آگے پیشوا کیا اور کہا کہ ظلمات مین جب جا پہنچینگے تو یقین ہی کہ کوئی کسیکو دیکھنے نہین پاوینگے اسوقت کیا ہوگا حکمانے کہا اگر لعل ویا گوہر شب چراغ حضور کی سرکار مین ہو تو لے لیجئے جب ایسی نوبت آویگی تو اسی کی روشنی سے راہ چلینگے تب ایک گوہر شب چراغ خزانہ عامرہ سے نکالکر حضرت خضر کے حوالے کیا اور تخت اور تاج سلطنت ملازمون مین سے اپنے ایک دانا عقلمند کو سپرد کیا اور بارہ برس کے وعدہ مین اُسے رخصت ہوکر اور کھانے پینے کا توشہ سرانجام سب لیکر ظلمت کیطرف آبحیات کی تلاش کو گیا جب کوہ قاف مین گئے راہ بھولکر ایک برس تک اس مین گھومتے رہے اور خضر لشکرون سے جدا ہوکر ایک اندھیرے مین جا پڑے تب وہ گوہر شب چراغ جیب سے نکالکر زمین پر رکھدیا اسکی روشنی سے تاریکی جاتی رہی اللہ کی مہر سے چشمہ آبحیات کا ان کو ملا تب حضرت خضر نے منہہ ہاتھ دھوکر آبحیات پی لیا اور خدا کا شکر بجالایا پس حضرت خضر کی عمر دراز ہوئی پھر وہان سے مراجعت کر دوسری ایک تاریکی مین آپڑی پھر وہ گوہر شب چراغ نکال کے زمین پر رکھدیا سب اُجالا ہوگیا اور جتنے لشکر اندھیرے مین پڑے ہوئے تھے سب حضرت خضر کے پاس آ جمع ہوئے اور اسکندر ذو القرنین اپنے لشکرون سے کہہ گیا تھا کہ تم یہان ٹھہرو مین آگے چلکے کچھ تماشا عجیب وغریب دیکھہ آؤن یہہ کہکر جب آگے بڑھا ایک بالاخانہ نظر آیا ایسا کہ چار دیوارین اسکی ہوا پر معلق ہین اسمین مرغ پرندہ بہت دیکھا مرغون نے حضرت سے کہا کہ تو اس ظلمت مین بستی چھوڑکے کیون آیا ہی بولا مین آبحیات پینے کو آیا ہون پھر شاہ مرغ نے انہین سے کہا اے ذو القرنین اب وہ وقت آپہنچا ہی کہ مرد سب لباس حریر پہنینگے اور اچھا اچھا مکان بناکے دنیا کے پیچھے لہو لعب عیش ونشاط مین مصروف رہتے ہین یہہ کہکر پر اپنا جھاڑا پھر دیکھتا ہی کیا کہ وہ بالاخانہ تمام جواہرات کا بن گیا پھر کہا کہ اے ذو القرنین چنگ باجہ اور بربط اور طنبور بجنے کا وقت آیا یہہ کہکہ پھر پر اپنا جھاڑا اسو دیکھتا ہی کیا کہ تمام بالاخانہ لعل ویاقوت کا بن گیا تب تو یہہ دیکھکے بھچک رہگئے

اس مرغ نے پھر حضرت سے کہا کہ تو مت ڈھہ کارخانہ ابلیس کا ہی پھر اس مرغ نے کہا کہ اب فساد ظاہر
ہوگا لا الہ الا اللہ باقی ہی یا نہین حضرت نے کہا باقی ہی پھر پوچھا خلل وخیانت ہنوز بجا ہی یا نہ
حضرت نے کہا بجا ہی تب وہ مرغ یہان سے دوسرے کونگ پر چلا گیا مروی ہی کہ اس مرغ نے ذوالقرنین
سے کہا کہ تو اس بالاخانے پر جا کے دیکھ وہان کیا چیز ہی تب ذوالقرنین وہان جا کے دیکھتا ہی کہ
ایک شخص ایک پانون پر کھڑا ہوا نرسنگھ منہ مین لگا کے آسمان کی طرف دیکھ رہا ہی کہتے ہین کہ
وہ اسرافیل تھا ذوالقرنین سے کہا ای ذوالقرنین تو اپنی سلطنت اور روشنی ملک کی چھوڑ کر اس
ظلمات مین کیون آیا وہ تجھ کو بس تھا اسنے کہا کہ مین آبحیات پینے کو آیا ہون تا کہ آبحیات سے زندگی
کی زیادتی ہو خدا کی عبادت کرین تب اسرافیلؑ نے ذوالقرنین کے ہاتھ مین ایک پتھر مثال
بلی کے سر کے دیا اور کہا کہ مین نے تجھ کو غفلت سے ہوشیار کیا اب چلا جا بہت حریص مت ہو تب
ذوالقرنین وہان آبحیات نہ پا کے اپنے لشکرون مین پھر آیا سب اکٹھے ہو کر چلے آتے تھے اندھیری
راہ مین ٹکڑے ٹکڑے سنگریزے گھوڑے کے پیر کے تلے مثال لعل شب چراغ کے چمک رہے ہین دیکھکر پوچھا
یہہ سب کیا چیز ہی لقمان حکیم نے کہا یہہ پتھر ہی جو شخص اسکو اٹھالیگا چن لیگا آخر وہ پچتاویگا اور جو شخص نہین
اٹھاویگا وہ بھی پچتاویگا آخر کسی نے چن لیا اور کسی نے نہ لیا جب ظلمات سے نکل آئے دیکھتے ہین کیا کہ تمام جواہرات
لعل اور زبرجد اور یاقوت اور فیروزہ اور زمرد ہین تب جن لوگون نے نہ لئے تھے پچتانے لگے اور
جنھون نے کچھ لئے تھے وہ بھی پچتائے کہ کیون زیادہ نہ لیا ذوالقرنین نے لقمان حکیم سے پوچھا
جو پتھر اسرافیل نے مجھے دیا اس مین کیا ماجرا ہی لقمان نے کہا کہ تمھارا پتھر ترازو مین ایک طرف
رکھو اور سب کا پتھر ایک طرف رکھو دیکھو کسکا پتھر وزن مین بھاری ہوتا ہی دیکھا کہ ذوالقرنین
کا پتھر وزن مین بھاری ہوا پھر لقمان حکیم سے پوچھا کہ اس مین کیا اسرار ہی وہ بولا اب سب کا پتھر اُتار
کر اسکے پلے مین ایک مشت خاک رکھدو جب رکھا پلے ترازو کے دونون طرف برابر آئے پھر پوچھا لقمان
سے اس مین کیا بھید ہی اسنے کہا کہ اللہ تعالی نے مشرق سے مغرب تک بادشاہت دی ہی تو بھی
تم کو سیری نہین مگر پیٹ تمھارا ایک مٹھی خاک گور سے بھریگا جب ذوالقرنین نے یہہ بات

سنی تمام لشکرونکو اپنے پاس سے رخصت کیا وے اپنے ملک بملک چلے گئے اور ذوالقرنین یہان
رہگیا عبادت مین مشغول ہوا بعد چندروز کے انتقال کیا اور سونے کے تابوت مین وہان مدفون
ہوا نقل ہے کہ ذوالقرنین نے مرنے کے وقت اپنی ماکو وصیت کرگیا تھا کہ بعد موت کے میری ارواح پر
ثواب بخشیوا اور یتیم اسیر غریب مسکین بیوہ بیکس محتاجون کو کھلائیو جب ان کی ماکو یہہ خبر پہنچی زار زار
رونے لگین اور وصیت ان کی بجا لائین جب رسول خدا نے احوال سکندر ذوالقرنین کا اور سوالات
مذکورسے ابوجہل اور مکے کے کافرون اور یہودیون کو جواب دیا کافر سب سن کے متعجب ہوئے اور بولے
یہہ سچ کہتے ہین مطابق توراة اور زبور کے کہتے اس مین ذرا فرق نہین پس سوا ابوجہل لعین کے
اور سب کے سب رسول خدا پر ایمان لائے اور ابوجہل سے حضرت نے کہا اب تمکو کیا شک رہا معلوم ہوا
مین رسول سچا ہون یا نہین اگر تمکو شک ہو تو پھر پوچھو تب اس لعین نے کہا کہ تم ایک ساحر ہوا ور
دوسرا ساحر موسیٰ تھا ہرگز تمھارے دین مین نہین آونگا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُن کافرون کی
شان مین فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ ترجمہ پس جب پہنچی
انکو ٹھیک بات ہمارے پاس سے کہا انھون نے کیون نہ ملی اسکو پیغمبری جیسا ملی تھی موسیٰ کو یہہ بات
کہی اور راہ ضلالت اختیار کی پس بھائیو مومنو ہم سب کو لازم ہے کہ خدا اور رسول کی رضامندی پر رہین
اور انکے احکام شرع بجالاوین ان سے غافل نہ ہووین آمین یا رب العالمین یہان تک تھا
قصہ سکندر ذوالقرنین کا واللہ اعلم بالصواب

قصہ فرعون علیہ اللعنت کا اور تولد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

کہتے ہین کہ فرعون کے باپکا نام مصعب اور دادا کا نام ملک ریان تھا اور بعض نے کہا کہ فرعون کا نام
مصعب ابن ولید ابن ریان تھا اور چارسو برس کی عمر اسکی تھی اتنی مدت مین کبھی بیمار نہ ہوا تھا اور سر
مین نہ درد تھا اور نہ کوئی دشمن اسپر غالب تھا اور فرعون اسکو اسلئے کہتے ہین کہ خدائی دعوا کیا
تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورہ نازعات مین فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ

والاُولیٰ ترجمہ کہا فرعون نے لوگون سے مین ہون تمھارا رب سب سے اوپر پس پکڑا اسکو اللہ نے سزا
مین تچھلی کی اور پہلی کی یعنے آخرت مین بھی عذاب ہوگا اور دنیا مین بھی عذاب پایا اول اچھا تھا وہ
ملعون نے جب دعواے خدائی کیا تب اللہ نے اسکو بہتر بلا مین گرفتار کیا خبر ہے کہ پیدایش اسکی
بلخ مین تھی وہانسے سیاحت کو نکلا ہوا شحنہ ایک شہر کا نام ہے یہان آیا تب ہامان بے ایمان سے ملاقات
ہوئی اور وہ یہان کا باشندہ تھا فرعون سے پوچھا تم کہانسے آتے ہو کہان جاؤ گے وہ بولا مین
بلخ سے آتا ہون سیاحت کو نکلا ہون ہامان بولا مین بھی تمھارے سنگ چلونگا سیر کرونگا تب دونون
ملعون مصر مین آئے ایام خربزہ کے تھے جاکے کھیت والے سے کھانے کا سوال کیا اسنے کہا کہ تم
میرے خربزے شہر مین لیجاکے کچھ بیچ آؤ تب تمھین کھانے کو دونگا تب فرعون ملعون نے ہامان بے ایمان
کو یہان رکھکے خربزہ بیچنے کو شہر مین گیا دوکانداروں نے اُس سے کہا کہ ہم زر باقی مین بھی پھل
پھلاری ترکاری سب مول لیتے ہین نقد مین نہین بیچھے بیچکے جسکا جو قیمت پاؤنا ہوتا ہے سودے
ڈالتے ہین ہمارے شہر کا یہی دستور ہے تب فرعون ملعون خربزہ وعدہ پر بیچکے وہان سے خالی ہاتھ پھر آیا
اور مالک خربزہ سے جاکے کہا کہ یہہ کام اچھا نہین بولکے وہان سے پھر آیا مصر کو جاکے ایک عرضی
کی کہ مین بعید الوطن غریب ہون کھانے بغیر عاجز ہون فدوی کو کوئی کام اسی شہر مین جہان پناہ
کی سرکار عالی مین کہ موافق وجہہ گذران کے ہو تو غلام کو دیکے سرفراز کرین پس یہہ بدبخت کا
بخت بیدار تھا بادشاہ کا حکم ہوا کہ تو کون سا کام چاہتا ہے وہ بولا مین داروغی مقبرہ اسی شہر کی
چاہتا ہون کہ بے اجازت میرے کوئی مردہ وہان گاڑنے نہ پاوے تب شاہ مصر نے اسکو شہر مین
گورستان کی داروغی دی تب دروازے پر گورستان کے جا بیٹھا قضاے الٰہی ایسا ہوا
اسی سال مصر مین وبا پھیل گئی بہت آدمی مرنے لگے تب فرعون مردود ایک ایک لاش کے پیچھے
ایک ایک درم سونیکا لیا کرتا تھوڑے دن مین اس مال کا انبوہ روپیہ جمع ہوا بعد اس کے مقربان
بادشاہ کو کتنا روپیہ دیکے تمام شہر کی داروغائی لی اور وہ شاہ مصر اپنے جہل سے
اسکو پیار کرتے اور خلعت بھی دیتے اتفاقاً قضاے الٰہی سے وزیر مصر کا مر گیا بعد اسکے فرعونکو

وزیر مصر کا کیا تب ہامان سے فرعون نے کہا مین چاہتا ہون کہ خدائی دعویٰ کرون کہ ساری خلق مجھکو آکے پوجنے اور معبود جانے لعنت اللہ علیہ ہامان نے اُسّے کہا کہ تو اگر خدائی چاہتا ہے تو آہستہ آہستہ پہلے خلق کو ہاتھ مین لا فرعون بولا اس کی کیا تدبیر ہے سب لوگ تو یوسف پیغمبر ابن یعقوبؑ کے دین پر مستحکم ہین کیسے ان کو لاؤن بعد اسکے یہہ تدبیر ٹھہرائی بادشاہ کے پاس عرض کی کہ مین چاہتا ہون کہ اس برس کا خزانہ مصر کی رعیتون پر آپ معاف کرین سرکار مین ایک سال کا خزانہ فدوی اپنی طرف سے دیگا بادشاہ نے کہا کہ مین نہین چاہتا ہون کہ تمھارا نقصان ہو اور میرا نفع اچھا اس سال کا خزانہ رعیتون پر تمھاری خاطر سے ہمنے معاف کیا فرعون نے کہا کہ مین نہین چاہتا ہون کہ سرکار عالی کا خزانہ کمتی ہو پس بادشاہ نادان کم فہم تھا فرعون کی خاطر رعیتون سے ایک سال کا خزانہ نہ لیا اور یہ کہا کہ اپنے دلکی مراد پوری کر تب فرعون نے دیوان اور خزانچیون کو بلا کے پوچھا کہ مصر کا خزانہ رعیتون سے کتنا وصول ہوتا ہے بولے اتنا ہوتا ہے پس فرعون نے اسیقدر روپیہ اپنی طرف سے ہامان کے ہاتھ بادشاہ کی سرکار مین داخل کیا بعد اسکے شہر مین منادی کردی کہ اس سال کا خزانہ رعیتون پر معاف کیا ہمنے اپنی طرف سے خزانہ بادشاہ کی سرکار مین داخل کیا اور دو برس کی معافی کیواسطے بھی ہمنے سرکار عالی مین عرض کی سو بھی قبول ہوئی تب تمام رعایا مصر کی سنکے خوش ہوئے غریب غربا جتنے تھے فرعون کی ترقی کی دعا کئے اور شکر خدا بجالائے پس تین سال کا خزانہ موقوف ہونے سے مصر کی رعایا کو فراغت ہوئی پھر بعد چند روز کے مصر کے بادشاہ مر گئے اور کوئی والی وارث اسکا نتھا کہ اسکے تخت پر بیٹھے پس بادشاہ کو دفنا کے تین روز تک تعزیت کی اور چوتھے روز تمام شہر کے لوگ لشکر قاضی مفتی عالم فاضل غریب غربا چھوٹے بڑے سب بادشاہی دربار مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ تخت پر کسیکو بیٹھایا چاہیئے کیونکہ ملک بے سر نباشد چونکہ مصر کے لوگ نے فرعون سے نیکی دیکھی تھی کہ تین برس کا خزانہ مصر کا معاف کیا تھا اپنے پاس سے روپیہ تین برس کا بادشاہ کو دیا تھا اسلئے سب اُس سے خوش تھے یہہ خیرخواہی دیکھکے سبھون نے اس مردود کو تخت پر لیجا کے بیٹھائے جب وہ ملعون مصر کا بادشاہ ہوا اور اسی ہامان بے ایمان کو وزیر اپنا بنایا تب کہنے لگا اب ملک مصر مسلم

ہمارے ہاتھہ مین آیا ہم بادشاہ ہوئے اب ایسی ایک تدبیر کیا چاہیے کہ خلایق مجھہ کو خدا کہے اور معبود جانے مجھہ کو پرستش کرے لعنت اللہ علیہ ہامان بے ایمان نے اسکو یہہ صلاح دی کہ پہلے مصر مین یہہ حکم دیا چاہیے کہ علما فضلا جتنے ہین ہمارے قلمرو مین درس تدریس نہ دینے پاوین موقوف کرین تب آہستہ آہستہ لوگ دین سے اپنے بیخبر رہینگے اور جو پیدا ہوویگا آیندہ لڑکے بالے بغیر علم سب جاہل ہونگے اسیطرح آہستہ آہستہ اپنے اپنے دین سے برگشتہ ہو رہینگے پس ہامان بے ایمان کے کہنے سے فرعون ملعون نے اپنے ملک مین تعلیم و تعلم کا باب موقوف کروادیا کہ میرے ملک مین کوئی علم سیکھنے نہ پاوے درس تدریس موقوف کرے نہ تو ہم ان سب کو قتل کر ڈالینگے تب فرعون کے خوف سے لوگون نے اپنا لکھنا پڑھنا سب چھوڑ دئے پس چند روز مین سب جاہل بن گئے خدا کو بھول گئے مثل چارپائے وحوش کے ہو گئے بعد اسکے فرعون نے لوگون پر حکم کیا کہ بتون کو سجدہ کرین اور پوجین پس قوم قبطی نے پہلے بُت پرستی شروع کی اسیطرح بیس برس تک رہا پھر پیچھے اسکے فرعون نے کہا کہ مین نے بتون کو خدائی دی یہہ سب چھوٹے خدا ہین اور مین بڑا ہون فرعون نے یہہ کہا جیسا کہ قرآن شریف مین اللہ نے فرمایا ہی فَحَشَرَ فَنَادَىٰ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ترجمہ پس لوگونکو جمع کیا پھر پکارا تو کہا مین ہون تمھارا رب سب سے اوپر اور اس حالت پر چالیس برس گذرے بعد اسکے سب بتونکو توڑ ڈالا پہلے قوم قبطی نے فرعون کو پوجنا اختیار کیا ان کو فرعون نوازش کرتا اور بنی اسرائیل کو تکلیف دیتا وے یوسفؑ کے دین پر قایم تھے اور بعوض جزیہ کے فرعون اُنسے قبطیونکی خدمت کروالیتا اور تحقیر جانتا اور جس کامونکو ناچیز سمجھتا مثل محنت اور بار اُٹھانا اور لکڑی چیرنا چیروانا اور گھانس کاٹنا اور جھاڑو کشی کرنا اور گوہ گوبر پھینکنا علی ہذا القیاس ان سب کامون مین مقرر کیا تھا بنی اسرائیل کو شہر اور دیہات مین اپنے تابعین کی خدمت مین بھیجدیتا اور ان کی عورتونسے اپنی عورتون کی خدمت لیتے غرض بنی اسرائیل کو عزت و وقار نہین کرتے مگر ایک عورت کا نام آسیہ وہ بنی اسرائیل کی قوم مین سے تھین وہ اپنے آبا و اجداد کے دین پر قایم تھین وہ ماہر خصال حمیدہ شہرۂ آفاق تھین فرعون اسکو نکاح مین لایا تھا اور بعضون نے کہا کہ فرعون اسکو پرستندہ اپنی جانکی عزت

سے گھر مین رکھا تھا مگروہ اپنے دین مین مضبوط تھین خلاف شرع نہین چلتی جناب رسول خدا نے چار
عورتون کی پاکی اور بزرگی بیان کئے ایک حضرت موسیٰ کی ما اور مریم بنت عمران کی اور خدیجۃ الکبریٰ
بنت خویلد حضرت کی زوجہ اور فاطمہ زہرا بنت رسول خدا اور بی بی آسیہ رضی اللہ عنہن یہہ سب
صالحہ تھین الغرض قوم بنی اسرائیل تیرا برس تک فرعون کے عذاب مین اُسی قوم کی خدمتگذاری مین
گرفتار تھے زن و مرد اس قوم کی خدمت کرتے اور بار برداری اُٹھاتے اور صبر کرتے پھر بھی اپنے
دین اسلام کے خلاف نہ چلتے شب و روز استغفار اور خدا کی عبادت کرتے خبر ہی کہ ایک دن
فرعون علیہ اللعنت نے دریائے نیل کے کنارے مجلس جشن کی کی تھی تمام لوگ لشکر کے اپنے ساتھ
لیکر خوشیان اور کھانا پینا کرتے اور قوم سے کہتا تولہ تعالیٰ وَنَادٰی فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِہٖ قَالَ
یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْکُ مِصْرَ وَھٰذِہِ الْاَنْھٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ہ اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ ھٰذَا
الَّذِیْ ھُوَ مَھِیْنٌ وَّلَا یَکَادُ یُبِیْنُ ہ ترجمہ اور پکارا فرعون اپنی قوم مین بولا اے قوم میری بھلا
مجھکو نہین ہی حکومت مصر کی اور یہہ نہرین چلتی ہین میرے نیچے کیا تم نہین دیکھتے بلکہ مین بہتر ہون
اس شخص سے جسکو عزت نہین اور وہ صاف نہین بول سکتا ہی اتنی بات فرعون نے حضرت موسیٰ
کی شان بزرگی سے کہا تھا کہ وہ کیا جانتا ہی اس بات کو لوگون نے مانا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی
فَاسْتَخَفَّ قَوْمَہٗ فَاَطَاعُوْہُ اِنَّھُمْ کَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ہ ترجمہ پھر عقل کھودی اپنی قوم کی پھر اُسکا
کہا مانا منفرد ہوئے لوگ تھے قوم فاسق پس چاہا اللہ تعالیٰ نے کہ اسکو دوزخ مین ڈالے اور اُسکی قوم کو
جہنم مین ملاوے تب اسکو چار سو برس کی عمر دی اسواسطے کہ وہ ہر روز باغی ہووے اور نافرمانی کرے
تب ایک روز اللہ نے قدرت کاملہ سے اپنے دریائے نیل کو سکھا دیا کچھہ پانی باقی نہ رہا تب
فرعون کی قوم نے اکھٹے ہوکر اپنے جہل سے اسکو کہا کہ اگر تو ہمارا خدا ہی تو دریائے نیل کا پانی
جاری کردے جب جانینگے تو ہمارا رب ہے پس فرعون یہہ سنکے ساتھہ لاکھہ سوار ہمراہ لے کر میدان
سعد الاعلیٰ طرف نکل گیا اور ایک ایک کوس پر جاکے ایک ایک لاکھہ سوار کو چھوڑتا چلا گیا اسیطرح
سب کو رخصت کرکے تنہا ایک میدان مین جاکے ایک غار کے اندر گھسا اور گھوڑے کی باگ

گلے مین پٹکا کے قبلہ رخ ہوکر سجدہ مین جاگرا الٰہی تو حق پر ہی مین باطل پر ہون تو رب میرا بے نیاز بے آرزو ہی مین دُنیا کو بعوض آخرت کے اختیار کیا جو کچھ مجھکو دینا ہی تو دنیا مین دے مین آخرت کو نہین چاہتا ہون سوا دوزخ کے یہہ مجھکو خوب معلوم ہی فرعون نے جب خدا کی درگاہ مین یہہ مناجات کی اچانک ایک شخص غایب سے آکے اس غار کے منہہ پر کھڑا ہوا اور فرعون سے یہہ کہنے لگا کہ مین ایک شخص کی شکایت تمھارے پاس لایا ہُون تو اس کا انصاف کردے فرعون بولا تو یہان کہان سے آیا یہہ جگہہ انصاف کی نہین کل دربار مین آؤ انصاف کرونگا آج چلا جا وہ بولا ہم کو یہان انصاف کردو بے اُسکے ہم یہان سے نہین ہلینگے یہہ خصومت حال واقع ہوا پس اس گفتگو مین دونون تھے کہ ذرا دریائے نیل کا پانی جاری ہوا دریا بھر گیا تب فرعون پانی دیکھکر خوش ہوکے اس جوان سے کہا کہ تو کیا چاہتا ہی بول اُسنے کہا جو بندہ خداوندکی نافرمانی کرے اور حکم اسکا نمانے اور وہی خداوند اسپر مہر کرے اس بندے کی کیا سزا ہی فرعون نے کہا اِس بندیکو دریائے نیل مین ڈبا کے مارا چاہیئے وہ بولا بہت اچھا آپ اب ذرا مجھکو لکھہ دیوین تا کہ یاد داشت رہے کل بندہ آپکے دربار مین حاضر ہوگا حضور مین اظہار کریگا فرعون بولا یہان دوات قلم کاغذ نہین مین کسطرح لکھہ دون اس جوان نے کہا مین دیتا ہون تم لکھو تب فرعون نے اس غار کے اندر بیٹھکے خوشی سے یہہ لکھا کہ جو بندہ اپنے خداوندکی نافرمانی کرے حکم اسکا نمانے اور خداوند اسکو سبطرحسے آرام مین رکھے کھانیکو دیوے تب اسکی سزا یہہ ہی کہ دریائے نیل مین اسکو ڈبا کے مارا چاہیئے اسطرحکا ایک دستاویز لکھکے اس جوان کے حوالے کیا اور وہ نجانا کہ یہہ جوان کون تھا بعد اسکے نظرون سے غایب ہوا وہ جبرئیل تھے بعد اُسکے ایک آواز آئی کہ ای فرعون دریائے نیل کو تیرے حکم کے تابع مین نے کیا تو جب حکم کریگا ای پانی کھڑا رہ تو کھڑا رہیگا اور اگر کہے تو جاری ہو تو جاری ہوگا تیرے فرمان کے باہر نہین ہوگا تب فرعون یہہ سنکے خوش ہوکر اس میدان سعد الاعلیٰ سے گھر پر چلا آیا اور دریائے نیل کو جسطرح کہتا اُسیطرح ہوتا اگر کہتا ای پانی اونچا ہوکے چل تو پہاڑ سے زیادہ اونچا ہوکے چلتا اور اگر کہتا کہ نیچا ہوکے چل تو نیچا ہوکے چلتا چند روز فرعونکو اللہ نے ایسی کرامت دی

تھی باین سبب وہ ملعون دعواے خدائی کرتا تھا اور کہتا تھا ای لوگو مین مصر کا مالک ہون اور
یہہ دریاے نیل میرے تابع ہے دیکھو تو پانی دریاے نیل کا تھا خشک ہوا تھا مین نے جاری کیا تمھارے
پینے کے لئے اہل مصر نے جب یہہ کرامت فرعون سے دیکھی تعریف کرتے ہوئے سجدے مین گر پڑے اور اسکی
ربوبیت کے مقر ہوئے بولے بیشک تو ہمارا پروردگار ہے لعنۃ اللہ علیہم اجمعین اور ایک مکان عالیشان
لب دریا بنایا تھا نام اسکا علییین الشمس رکھا تھا اسپر ایک حوض بناکر دریا کے پانی کی نہر اسپر جاری
کیا اور اسپر چار ستون سونیکے بنایا تھا اس طرح پر کہ حوض کا پانی ستونون مین سے گوشہ تک
جاکے دوسری راہ نکل پڑتا تھا اور حق تعالی نے دو درخت اس حوض کے کنارے پر پیدا کیا تھا ایک
درخت سے روغن زرد نکلتا اور دوسرے سے روغن سرخ وہ روغن جس بیاری آزاری کو
دیتا خدا کے فضل سے وہ شفا پاتا تب فرعون ان دونون درختون کے سبب خدائی دعوا کرتا تھا اور ربوبیت کی
دلیل ان دونون درختسے دیتا کہ میرے ربوبیت کی یہہ دلیل ہے پس خلق اللہ اور بھی دونون درختکی کرامت سے فرعون کی
ربوبیت کے قایل ہوکے گمراہ ہوتے چلے

بیان تولد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

ایک رات فرعون نے خواب مین دیکھا کہ وہ دو درخت عالم بالا پر گئے اور سارا عالم اسکے زیر ہوا صبح کو حکم
تمام حکیمون اور منجمون اور جادوگرونکو بلا کے پوچھا کہو تو اسکی کیا تعبیر ہے وے بولے ہم اپنی اپنی کتاب
مین دیکھتے ہین بنی اسرائیل کی قوم سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ مملکت تمھاری وہی خراب کریگا اور
سب لوگ زیر حکم اسکے ہونگے ملک میراث مال و نعمت کل اسکے ہاتھ مین آویگا یہہ سنکر فرعون ہراسان
ہوکر بولا کب وہ لڑکا پیدا ہوگا وے بولے اس تین رات دن مین باپکی پشت سے ماکے رحم مین آویگا
فرعون نے حکم کیا کہ جتنے بنی اسرائیل ہین آج سے کوئی اپنی جورو کے ساتھ مجامعت کرنے نہ پاوے منادی
کردو جو عدول حکمی کریگا اسکو مار ڈالونگا پس ایک ایک آدمی بنی اسرائیل کے گھرونمین متعین کیا تب
فرعون کے ڈر کے مارے کوئی آدمی اپنی بی بی سے مباشرت نہ کرتا مگر تقدیر الہی سے چارہ نتھا باوجود
اس تنبیہ و تہدید کے اس تین دنکے اندر جو نجومیون نے کہا تھا روز معہود مین وہ لڑکا یعنے حضرت موسے تولد ہوکے نکلے شرح اسکی یہہ

ہی کہ خاتون نام عمران کی بی بی تھی وہ بنی اسرائیل کی قوم سے تھی آگے ایک بیٹا اُستے تولد ہوا نام اسکا
ہارون اور ایک بیٹی نام اسکا مریم تھا اور عمران فرعون کے ندیمون مین سے تھے اس دن فرعون کے
پاس حاضر تھا بی بی خاتون کو شوق مباشرت کا ہوا ایسا کہ صبر و قرار جاتا رہا آخر ٹھہر نہ سکی رات
کو آٹھ گھڑی کیوقت گھر سے نکلکر فرعون کے دروازے پر جا پہنچی مرضی الٰہی سے سب دروازے کھلے
ہوئے پائے دربان اور نگہبانون کو سوئے ہوئے دیکھا اسدن اللہ تعالیٰ نے ان پر خواب غالب
کیا تھا وہ خاتون بے کھٹکے فرعون کی خواب گاہ مین جا پہنچی اپنے شوہر کو دیکھا کہ فرعون کی نگہبانی
مین کھڑے ہین فرعون سوتا ہی تب عمران کو اپنی بی بی کو دیکھکے شوق مباشرت کا زیادہ ہوا وہان سے
ذرا سرکے زن و شوہر دونون اپنی مجامعت سے فراغت کر لئے اسی گھڑی موسیٰؑ اپنے باپ کے
صلب سے ماکے رحم مین آئے بعد اسکے بی بی خاتون وہان سے اُٹھ کے اپنے گھر کی طرف چلی آئین
پس یہہ بھید کسیکو معلوم نہ تھا سوائے رب العالمین کے کہ وہ ستر باطن کی خبر رکھتا ہی جب صبح ہوئی
فرعون نے نجومیون کو بلاکے پوچھا کہو تو وہ لڑکا پیدا ہوا یا نہین تب انھون نے گن کے کہا کہ وہ
لڑکا کل شب گذشتہ کو باپ کے صلب سے ماکے رحم مین آچکا ہی تب فرعون نے چوکیدارونکو حکم کیا کہ اگر
کوئی بھی لڑکا بنی اسرائیل کی قوم مین پیدا ہوا تو مار ڈالو لڑکی کو نہین اور ستر درم بعوض خون کے اُسکے
ماں باپ کو دے دیجیو پھر ایسا اتفاق ہوا کہ روپیون کی لالچ سے مان باپ انکے اپنے بیٹے کو لاکے فرعون
کے پاس دیتے فرعون کے حکم سے وہ بیٹے کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالتے فرعون نے ہر ہر گھر مین بنی
اسرائیل کے ایک ایک قبطی کو تعینات رکھا اگر بیٹا پیدا ہوتا تو مار ڈالتا اگر بیٹی پیدا ہوتی تو مارتے
چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَاِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ
اَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۔ ترجمہ خدا فرماتا ہی اور جب چھڑا دیا
ہمنے تمکو فرعون کے لوگونسے کہ دیتے تم کو بڑی تکلیف ذبح کرتے تمھارے بیٹے اور جیتے رکھتے
تمھاری عورتین اور اس مین مدد ہوئی تمھارے رب کی بڑی پس چند سال بنی اسرائیل کو
فرعون ملعون نے دکھ مین رکھا تھا اور انکے بیٹون کو بیجا کے قتل کرتا اور اسکی طرف سے عورتین

آ کے ان کی عورتون کے پیٹ پر ہاتھ پھیرتین غیرمحرم آ کے حمل دیکھتے پیٹ سے ہین یا نہین اور حضرت
موسیٰ کی ماحمل سے تھین ایکدن اتفاق ایسا ہوا کہ وہ روٹی پکاتی تھین اسوقت مین درد زہ ہوا
موسیٰؑ تولد ہوئے مانند ماہِ شب چاردہم کے انکے نور سے سارا گھر روشن ہوگیا جو انکے طرف دیکھتے
آنکھین خیرہ ہوجاتین بعد اسکے فرعون کے لوگ آ پہنچے اور حضرت کی والدہ اندیشہ کر رہین تھین یا اللہ
اس بچہ کو مین کہان لیجا کے چھپاؤن فرعون کے لوگ دیکھنے سے میرے بچہ کو مار ڈالینگے تو نیاہ دیہہ
کہتی تھین آخر تنور کی آگ مین لڑکے کو ایک کپڑے مین لپیٹ کے ڈالدیا اور ایک دیگ خالی اسکے اوپر
چڑہادی بعد اسکے فرعون کے لوگ آ کے خاتون کے پیٹ پر ہاتھ پھیر کے دیکھے تو کچھ اثر حمل کا نہ پایا چلے
گئے اور خاتون درد فرزندی سے اپنے رونے لگی اور طمانچہ اپنے گالون پر مارتی رہی کہ مین نے کیون
بچہ کو چولھے مین ڈالدیا اپنے پاؤن پر آپ تیشہ مارا ابتو لڑکا جل گیا اسکی اگر ہڈی بھی رہتی تو
اُس سے اپنے دل مجروح کی دوا کرتی بعد اسکے رو پیٹکے جب اسکو چولھے کے اندر دیکھا تو آگ مین ایک
سیب ہاتھ مین لیکر بیٹھے کھیل رہا ہی یہہ حال دیکھکر متعجب ہوئین اور شکر خدا تعالیٰ کا بجا لائین پس اُن کو
تنور مین سے اٹھالیا پھر متفکر ہوئین کہ لڑکے کو کہان چھپا رکھون گی ایسا نہو کہ فرعون کے لوگ لیجا کے
مار ڈالین یہہ کہکر روتی تھی تب خدا تعالیٰ کی طرف سے یہہ فرمان ہوا وَاَوْحَيْنَا اِلٰی اُمِّ مُوْسٰی
اَنْ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ اِنَّا رَادُّوْهُ اِلَيْكِ
وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ ترجمہ اور ہم نے حکم بھیجا موسیٰ کی مان کو کہ اسکو دودہ پلا پھر جب تجھکو
ڈر ہو اسکا تو تو ڈالدے اسکو دریائے نیل کے پانی مین اور نہ خطر کرا اور غم نہ کھا ہم پھر پہنچا دینگے
اسکو تیری طرف اور کرینگے اسکو رسولون سے تب حضرت کی والدہ یہہ بشارت پا کے بہت خوش
ہوئین اور ایک صندوقچہ بنانے کے لئے بڑھئی کی تلاش کو نکلی فوراً جبرئیلؑ بصورت بڑھئی کے اسکے
سامنے آ کھڑے ہوئے بولی تم صندوقچہ بنانے جانتے ہو وے بولے جانتا ہون تب جبرئیلؑ اسکے گھر مین
جا کے ایک صندوقچہ اچھا بنا دیکے چلا گیا پس حضرت کی مان نے ان کو خوب دودھ پلا کے حریر کے
کپڑے مین لپیٹ کر اس صندوقچہ مین رکھ کر قفل کر کے دریا مین ڈالدیا اور دوسری روایت یہہ ہے

کہ جب موسیٰ کی ماں چپکی سے بڑھئی کو گھر مین لائین اُسنے کوئی آگاہ نہ تھا مگر ایک شخص ہمسایہ وہان کا
اس راز سے مطلع تھا حضرت موسیٰ کی والدہ نے مارے خوف کے ستر دینار بطور رشوت کے دیکر رخصت
کیا اور اُس سے کہا کہ قسم ہے تمھارے رب کی یہہ راز کسی سے مت کہیو اور بڑھئی کو بھی ستر دینار اُجرت
اسکی دیکر رخصت کی اور وہ ہمسایہ جو بی بی خاتون سے روپیہ لیکے کھا یا تھا چاہتا تھا کہ جا کے
فرعون سے لڑکے کی بات کہدے اور اُسسے کچھ لیوے کہ خدمت اور نعمت سے اُسکے پاس سرفرازی
ہووے آخر فرعون کے پاس گیا چاہتا تھا کہ بولے اسیوقت زبان اسکی گنگی ہوگئی جب فرعون کے
پاس سے نکل آیا پھر زبان کھل گئی پھر قصد کیا جاکے بولدے پھر گنگا ہوا زبان بند ہوئی پھر باہر آیا
زبان کھل گئی نقل ہی کہ اسی طرح سات دفعہ قصد کیا تھا سا تون دفع زبان بند ہوگئی گا گا گا
تھی پھر بھلی ہوئی تب اس سے باز آیا اور توبہ کی خدا پر ایمان لایا اور یہہ بات کبھی کسی سے نہ کہی آخر موسیٰ
کی مانے موسیٰ کو صندوقچہ مین رکھکے نیل کے دریا مین ڈالدیا اور موسیٰ کی بہن مریم کو کہدیا اے بیٹی تو اس
صندوقچہ کو دیکھتی ہوئی پیچھے پیچھے دریا کے کنارے سے چلی جا ایسا نہو کہ تکو کوئی دیکھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہی وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ فَبَصُرَتْ بِهِ عَنْ جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ ترجمہ اور کہدیا اُسکی
بہن کو اسکی پیچھے چلی جا پھر وہ دیکھتی رہی اسکو اجنبی ہوکر اور ان کو خبر نہ ہوئی پس خدا کے
حکم سے وہ صندوقچہ پانی پر بہتا ہوا نیل کے دریا سے اس نہر کے اندر سے جو فرعون نے اپنی کوٹھی کے
پاس محل کے اندر ایک حوض بنایا تھا وہان جا ٹھہرا اور اسوقت فرعون اپنی بی بی آسیہ خاتون کو ساتھ
لیکر تخت پر بیٹھا تھا نظر اسپر جا گری فرعون بولا اے بی بی کیا چیز پانی پر بہتی ہی دونون نزدیک
جاکے دیکھتے ہین کہ ایک صندوقچہ ہی فرعون نے چاہا کہ صندوقچہ کو اُٹھالے اسکے ہاتھہ مین نہ آیا
کیونکہ فرعون مردود کافر تھا پلید کے ہاتھہ سے نہ اُٹھا پیچھے آسیہ خاتون نے آکے صندوقچہ حوض
سے اُٹھا لیا اور فرعون کے سامنے لا رکھا بہتیرے دیکھا فرعون نے صندوقچہ کھول نہ سکا آخر
آسیہ خاتون مومنہ تھین دلسے بسم اللہ پڑھکے فرعون کے سامنے جھٹ کھولدیا اسمین دیکھا ایک
لڑکا مہتاب صورت اور اُسکے نور سے سارا گھر فرعون کا روشن ہوا یہہ دیکھ کے فرعون کے

دل مین اسکی محبت آگئی خدا تعالیٰ نے موسیٰ کو ایسی نیک صورت دی تھی جو کوئی اسکی طرف دیکھتے
فریفتہ ہو جاتے پس آسیہ خاتون نے فرعون سے کہا کہ مجھے فرزند نہین ہے مین اِسے پالون گی خبر ہے
کہ وہ آسیہ خاتون بنی اسرائیل تھین کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ کی چچیری بہن تھین اور وہ پہچانی اپنے خویش
برادر کو تب فرعون سے بولی کہ یہہ لڑکا تمھارا اور میرا نور چشم ہے اسکو نمارنا ہم پالینگے جیسا کہ اللہ تعالے
فرماتا ہے وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا
وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ترجمہ اور بولی فرعون کی عورت آنکھون کی ٹھنڈک ہے وہ لڑکا مجھہ کو اور تجھہ کو
اسکو نمارو شاید ہمارے کام آوے یا ہم اسکو کرلین بیٹا اور وے نہ سمجھتے تھے یعنے خبر نہ تھی کہ وہ لڑکا
بڑا ہو کر کیا کریگا لیکن جانتا تھا کہ یہہ لڑکا بنی اسرائیل مین سے ہے کسی نے خوف سے ڈالا ہے پر ایک
لڑکا نمارا تو کیا ہوا یہہ سمجھہ کے نمارا پس فرعون کی ایک بیٹی تھی اسکو بلائے برص کی تھی وہ آکے دیکھتی ہے
کہ لڑکا رو رہا اور منہہ سے رال گرتی ہے جلدی سے آکے اسکو گود مین اٹھا لیا اور خدا کے فضل سے
اور موسیٰؑ کے برکت سے جب لعاب لگا اسکا بدن بھلا ہو گیا برص کی بیماری جاتی رہی پس آسیہ
خاتون فرعون سے بولی دیکھہ یہہ لڑکا مبارک ہے اسکے منہہ کی رال لگنے سے تمھاری بیٹی کی بدن
کی برص جاتی رہی تب فرعون نے اسکو پیار کرکے گودی مین لیا اور دائی دودھہ پلانے کو مقرر کیا بہت
سی دائیین آئین اسنے کسیکا دودہ نہ پیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ
مِن قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ترجمہ اور حرام کردیا ہمنے
اوپر اسکے دودہ دائیونکا پہلے سے پس خواہر موسیٰ وہان موجود تھین وہ بولی مین بتاؤن تمھین ایک
گھر والی کو کہ پالین اسکو واسطے تمھارے اور وہ واسطے اسکے بہت خیرخواہ ہین فرعون نے کہا کہ اسکو
لے آؤ تب وہ دوڑین اپنی مان کے پاس جاکر بولی اے ما میری خدا نے مہر کی ہے ہمپر چلو بھائیکو دودھ
پلانیکو فرعون بلاتا ہے تمکو تمھارا بیٹا ہے اسکو معلوم نہین اور بہت سی دائیون کو بلایا تھا مگر وہ
کسکا دودہ نہین پیتا ہے تم چلو مین نے اجنبی ہو کے تمھاری بات فرعون سے کہی ہے کہ مین
دودہ پلانیوالی دائی ایک لاؤنگی تب موسیٰ کی مان فرعون کے گھر پر آئین دیکھا کہ بہت سی دائیان

جمع ہوئین کسیکا دودہ موسیٰ نہین پیتے ہین جب ان کی والدہ نے جا کے گود مین لیا تب دودہ پینے لگے اور موسیٰ کی مان خوش ہوکر فرعون اور گھر والون سے کہنے چاہتی تھین کہ یہہ میرا بیٹا ہی تب اللہ کی طرف سے اسکے دل مین القا ہوا ایخاتون یہہ راز کسی سے مت کھول اپنا بیٹا کرکے کسی سے مت بول ہامان پلید نے جو وزیر فرعون کا تھا اُسنے کچھ سمہ اسکا قرینہ قیاس سے دریافت کیا تھا وہان کھڑا ہوکے دیکھتا تھا تب حضرتؑ کی مان سے پوچھا ای دائی یہہ لڑکا شاید تمھارے بطن سے ہے معلوم ہوتا ہے وہ بولی نہین مگر یہہ لڑکا میرے دودہ سے بہت خوش ہی پس فرعون نے اُنسے کہا کہ تمھارے دودہ پلانے کی اجرت ہر روز ایک دینار ہمسے لیا کرو تب موسیٰ کی والدہ فرعون سے اجرت دودہ پلانیکی مہینے مین تیس دینار لیا کرتین اور اپنے بیٹے کو دودہ پلاتی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ ترجمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی پھر پہنچا دیا ہمنے موسیٰ کو اسکی مان کی طرف کہ ٹھنڈی رہے اسکی آنکھ اور غم نہ کھاوے اور جانیکہ وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے ولیکن اکثر انکے نہین جانتے اسی طرح چند روز گذرے ایکدن موسیٰ کو فرعون دیکھکے خوش ہوا گودی مین لیکر منہہ پر بوسہ دینے لگا حضرت نے ایک ہاتھ سے اسکی ڈاڑھی پکڑی اور دوسرے ہاتھ سے منہہ پر ایک طمانچہ لگایا فرعون اسوقت غصہ مین آکر حضرت کو مار ڈالنے کا حکم کیا بولا شاید یہہ وہ لڑکا ہی کہ جسکے ہاتھ سے میرا ملک برباد ہوگا آسیہ خاتون نے کہا ای فرعون تم نہین جانتے شیرخوار بچونکا یہی فعل ہی سمجھ بوجھ نہین یہہ لڑکا بنی اسرائیل مین سے نہین تم جو خیال کرتے ہو اور تم نے تو تمام بنی اسرائیل کے لڑکون کو مار ڈالا ہی پس اسکے آزمانیکے لئے ہامان نے دو طشت زر کے ایک مین انگارے آگ کے اور دوسرا یاقوت سرخ سے بھر کے حضرت موسیٰ کے سامنے لا رکھا اور بولا اگر لڑکا آگ کی انگیٹھی مین ہاتھ ڈالیگا تو یہہ لڑکا بنی اسرائیل مین سے نہین اور اگر یاقوت کے طشت مین ہاتھ رکھیگا تو یہی لڑکا ہی ہمارا دشمن پس موسیٰؑ نے چاہا کہ یاقوت کے طشت مین ہاتھ ڈالے اُسوقت اللہ کے حکم سے جبرئیلؑ آکر ہاتھ انکا پکڑ کے آگ کی انگیٹھی مین ڈالدیا پس حضرت نے ذری سی آگ پکڑ کے منہہ مین رکھا کچھ زبان مبارک

جل گئی تھی تب آسیہ خاتون نے فرعون سے کہا کہ تمنے دیکھا کہ بچہ نے آگ پکڑ کے اپنے منھہ مین ڈالدیا یہہ خصال لڑکون کا ہی تب فرعون نے انکو گود مین لیکر پیار کرنے لگا اور ان کی مان کے حوالے کیا مروی ہی کہ حضرت موسیٰ ؑ کی زبان طفولیت مین فرعون کے گھر مین جل گئی تھی صاف گفتگو نہین کرسکتے جب حضرت بڑے ہوئے نوکر چاکر فرعون کے اپنے ساتھ لیکر شہر مین پھرا کرتے اور لقب آپکا پسر فرعون تھا اور کبھی کبھی فرعون ملعون انکا ہاتھہ پکڑ کے سامنے بیٹھا کے اکثر باتین علم اور حکمت کی لب شیرین سے انکے سنتا اور بہت پیار کرتا جب حضرت کی عمر بیس برس کی ہوئی تب فرعون نے انکو بڑی شوکت سے بیاہ دیا اس مین دو لڑکے پیدا ہوئے اور نام ان دونون کا حرتون اور بلقا تھا اور آخر حضرت موسیٰ فرعون کے پاس تیس برس تھے بعد اسکے شہر مدین کی طرف ہجرت کئے اور حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس گئے

بیان ہجرت موسیٰ علیہ السلام کا مصر سے مدین کیطرف جانیکا حضرت شعیبؑ کے پاس

ایکدن حضرت موسیٰ مصر مین شہر کے اندر قیلولہ کے وقت جاکر پھرتے تھے دیکھا کہ دو آدمی اپس مین لڑرہے ہین ایک قوم قبطی سے تھا یہہ فرعون کے باورچی خانیکے سردارون مین تھا اور دوسرا نام اسکا سامری یہہ قوم بنی اسرائیل مین سے تھا دونون مین جھگڑا ہورہا تھا سامری نے حضرت موسیٰ کو دیکھکے فریاد کی کہ دیکھو قبطی مجھپر ظلم کرتا ہی میری لکڑیان ظلم سے چھین لیتا ہی حضرت موسیٰ ؑ نے قبطی سے کہا کہ تو اسکی لکڑی چھوڑدے قبطی نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ یہہ لکڑی تمھارے باپ فرعون کے باورچی خانے کے لئے ہی پھر حضرت نے اُس سے کہا کہ تو اسکی چھوڑدے اور دوسری بے اسکے نمانا تب حضرت نے قبطی کے سینے پر ایک گھونسا ایسا مارا کہ وہ زمین پر گر پڑا اور فوراً جان اسکی نکل گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی قولہ تعالیٰ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ فَاسْتَغَاثَهُ عَلٰى

الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّہٖ فَوَکَزَہٗ مُوْسٰی فَقَضٰی عَلَیْہِ ترجمہ اور موسیٰ آیا شہر کے اندر جس وقت بیخبر
ہوتے تھے وہان کے لوگ پس پایا اسمین دو مرد لڑتے یہہ اسکے رفیقون مین اور یہہ اسکے دشمنون
مین تھا پس فریاد کی موسیٰ کے پاس وہ تھا اسکے رفیقون مین اُس سے جو تھا اسکے دشمنون مین پس
مکا مارا اسکو موسیٰ نے پس تمام کیا اسکو اور وہان کوئی قبطی برادر اسکا نہ تھا پس حضرت موسیٰ نے
سامری کو وہانسے بھگا دیا کہ تو یہانسے نکل جا نہین تو تمھارا دشمن قبطی تم کو پکڑ لے جائیگا بعد اسکے
موسیٰ نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین تضرع اور زاری کی اپنے گناہ سے قبطی کو مار ڈالنے کے سبب سے
قولہ تعالیٰ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَہٗ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ کہا موسیٰ ع
نے اے رب برا کیا مین نے اپنے جان کا سو بخش مجھکو پس اسکو بخشدیا بیشک وہی ہے بخشنے والا
مہربان بعد اسکے قبطی سب آئے وہ سردار قبطی کو موا دیکھا فرعون کے پاس اسکی خبر پہنچائی فرعون
بولا قاتل کو تلاش کرو پکڑ لاؤ سبھون نے تلاش کی نملا قبطی کو لیجا کے دفن کیا اگرچہ فرعون کافر تھا
مگر عدل و انصاف ظالم مظلوم کا کیا کرتا لیکن قاتل اسکا نہ پا کے خاموش رہا پھر دوسرے دن حضرت
موسیٰ ع نے صبحکو اُٹھ کے شہر مین جا دیکھا پھر دوسرا قبطی وہ سامری کو جو او پر گذرا مار رہا ہے بمصداق
اس آیت کے فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَۃِ خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَہٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُہٗ
قَالَ لَہٗ مُوْسٰی اِنَّکَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ ھُوَ عَدُوٌّ لَّھُمَا قَالَ یٰمُوْسٰٓی
اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ کَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَمَا تُرِیْدُ
اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ہ پھر صبح کو اٹھا موسیٰ اس شہر مین ڈرتا ہوا خبر لیتا پھر تبھی جسنے کل مدد مانگی تھی
موسیٰ سے اس سے فریاد کرتا ہے اسکو کہا موسیٰ ع نے مقرر تو گمراہ ہے صریح تو ہر روز ظالمون سے الجھتا ہے
اور مجھکو لڑواتا ہے پھر جب چاہا کہ ہاتھ ڈالے اسپر جو دشمن تھا ان دونون کا بول اٹھا اے
موسیٰ ع کیا چاہتا ہے تو کہ خون کرے میرا جیسے خون تو کر چکا ہے کل ایک جی کو تو یہی
چاہتا ہے کہ زبردستی کرتا پھرے ملک مین اور نہین چاہتا ہے کہ ہوئے ملاپ کر دینے والا پس
جب موسیٰ نے اس قبطی ظالم کو مارنے چاہا سامری مظلوم تھا جانا کہ زبانسے مجھپر غصہ کیا ہاتھ بھی چلا وینگے

وہ کل کا خون چھپا رہا تھا کہ کسنے کیا تھا آج اسکی زبان سے مشہور ہوا کہا ای موسیٰ آج بھی تو مارنے چاہتا ہی جیسا کل ایک قبطی کو مار ڈالا تھا تم جبار ہوا اس ملک مین پس دوسرا قبطی سامری سے یہہ بات سنکے دوڑا فرعون کے پاس کہ کل کی بات کہدیوے موسیٰ ؑ نے خون کیا ہی کل قبطی کا تس پیچھے موسیٰ ؑ ڈرتے ہوئے مکان کی طرف گئے کہ نہ جانے مجھکو فرعون کیا کرے گا وہ ظالم بھی اور عادل بھی ہے اپنے بیٹے کی رعایت نہین کرتا قصاص لیتا ہی اپنی مان سے مخفی یہہ باتین کہہ رہے تھے اسیوقت ایک شخص نے آکر خبر دی ای موسیٰ ؑ تمکو فرعون مار ڈالنے کی فکر مین ہی اس قبطی کا قصاص تم سے لیگا تم اس شہر سے نکل جاؤ تب بچوگے مین تمھارا خیر خواہ ہون تمکو سنا دیا اور وہ خبر دینے والا فرعون کا چچیرا بھائی مومن مسلمان ایمان والا تھا قولہ تعالیٰ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى قَالَ يٰمُوْسٰىٓ اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ترجمہ اور ایک مرد شہر کے پرلے سر سے دوڑتا آیا کہا ای موسیٰ دربار والے مشورت کرتے ہین تجھپر کہ تجھکو مار ڈالین تو نکل جا یہان سے مین تیرا بھلا چاہنے والا ہون پھر نکلا موسیٰ وہان سے اپنی والدہ کو چھوڑکر ڈرتا خبر لیتا ہوا کہا ای پروردگار نجات دے مجھکو قوم ظالمون سے پس حضرت موسیٰ مصر سے نکلکر طرف شہر مدین کے گئے کہتے ہین کہ مصر سے دس کوس کی راہ ہی شہر مدین اور بعضون نے کہا سات دن کی راہ موسیٰ اس شہر کو گئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّىْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِىْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِىْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ترجمہ اور جب متوجہ ہوا موسیٰ طرف مدین کے کہا نزدیک ہے پروردگار میرا یہہ کہ دکھلاوے مجھکو راہ سیدھی یعنے حضرت موسیٰ مدین کی راہ سے واقف نہ تھے اللہ نے سیدھی راہ مین لیگیا اور جب پہنچا مدین کے پانی پر پائے اوپر اسکے ایک جماعت لوگونکی کہ پلاتے تھے پانی مواشی کو اور پائے مین انکے سوا دو عورتین رکی کھڑی بولا تمکو کیا کام ہی بولین ہم نہین پلاسکتے پانی جبتک پھیر

آوین چرواہے اور ہمارا باپ بوڑھا ہی بڑی عمر کا یعنے وہ شرم وحیا سے کنارے کھڑی تھین بکریان ایک طرف لیکر اور ان کو قوت نہ تھی کہ بھاری ڈول سے پانی اٹھاکے بکریونکو پلاوین حضرت موسیٰ اس میدان مین جا پہنچے دیکھا کہ دو عورتین چند بکریان دبلی لے کر چاہ کے کنارے کھڑی ہین حضرت نے پوچھا تم کون ہو یہان کیون کھڑی ہو بولی بکریون کو پانی پلانے آئی ہین ہمکو زور نہین کہ ہم اس پتھر کو سر چاہ سے اُٹھاکے بکریون کو پانی پلاوین کیونکہ اس پتھر کے اٹھانیکو چالیس آدمی چاہیئے اور ہمارا باپ بوڑھا ضعیف ہی قوت نہین کہ یہان آکے پانی پلاوے اسلیئے ہم پاسبانون کے انتظار کھڑے ہین کہ ہمکو آکے پانی اٹھا دیوے جب حضرت نے یہہ بات سنی مہربانی سے اس پتھر کو سر چشمہ سے اٹھاکے پانی ان کی بکریون کو پلادیا بعد اسکے چونکہ راہ کے تھکے ماندے بھوکے پیاسے تھے ایکدرخت سایہ دار کے تلے جا بیٹھے اور خدا سے مناجات مانگی الٰہی مجھہ کو کچھہ کھانیکو دے مین بھوکھا ہون حق تعالیٰ فرماتا ہی فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰىٓ اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ترجمہ پس اُسنے پلادیئے انکے جانور کو پھر ہٹ کر آیا چھانون کی طرف بولا اى رب تو نے جو اتاری ہی میری طرف اچھی چیز مین اسکا محتاج ہون پس دو بیٹیان حضرت شعیبؑ کی پاس جاکے بولین آج ایک جوان اجنبی آکے کوئے کے منہہ پہ سے اس پتھر کو اٹھاکے پھینکا اور پانی اٹھاکے ہماری بکریون کو پلادیا اور ایک درخت سایہ دار کے تلے جا بیٹھا جب تعریف قوت موسیٰ کی اپنے باپ سے بیان کی حضرت شعیب یہہ سنکے بولے ای بیٹیا جلدی جاکے اُسے لا پانی اٹھانے کی اسکو اُجرت دیوین حق ادا کرین تب حضرت شعیب کی بڑی بیٹی صفورہ حضرت موسیٰؑ کے لانیکو گئی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِىْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ترجمہ پس آئی انکے پاس ایکسان دونون مین سے چلتی شرم سے کہا تحقیق میرا باپ بلاتا ہی تجھہ کو کہ دیوے تجھہ کو مزدوری اسکی کہ پانی پلایا تو نے واسطے ہمارے پس حضرت موسیٰؑ چونکہ سات رات دن کے بھوکھے پیاسے تھے وہان سے اُٹھہ کے صفورہ کے ساتھہ چلے صفورہ آگے اور حضرت اسکے پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے صفورہ سے کہا اى

مین آگے چلون تو پیچھے میرے چل کیونکہ پیچھے سے غیر محرم عورت کا پانون دیکھنا گناہ ہے صفورہ بولی تم ہمارے گھر کی راہ نہین جانوگے اسلیے مین آگے چلتی ہون حضرت نے کہا کہ اگر مین راہ بھولونگا تو تم بتا دیجیو پیچھے سے اسبات سے صفورہ نے معلوم کیا کہ یہہ شخص نیکمرد پارسا ہے پس موسیٰ آگے آگے چلے وہ پیچھے چلی راہ بتلاتی ہوئی تب شعیبؑ کے پاس گئے سلام علیک و علیکم السلام کہکے حضرت شعیب نے انکو اپنے سامنے بیٹھائے اور احوال پرس ہوئے تب موسیٰ نے جو کچھ احوال مصر کا اپنا تھا فرعون اور قبطی کا سب بیان کیا حضرت شعیبؑ نے کہا کہ کچھ اندیشہ مت کرو قولہ تعالیٰ فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ہ ترجمہ پس آیا موسیٰ شعیبؑ کے پاس اور بیان کیا اوپر اسکے قصہ کہا مت ڈر نجات پائی تو نے قوم ظالمون سے اسکے بعد شعیب کی بیٹی جسنے موسیٰ کو ہمراہ کرکے لائی تھین وہ اپنے باپ سے بولی چنانچہ قولہ تعالیٰ قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ہ ترجمہ بولی ان دونون مین سے ایک نے ای باپ اسکو نوکر رکھ لے البتہ بہتر نوکر ہے جو تو رکھا چاہے وہ جو زور آور ہو امانت دار حضرت شعیبؑ نے کہا ای بیٹی بھلا تمنے انکا زور دیکھا کوئے سے پانی اٹھا نہین امانت دار کیونکر جانا تمنے وہ بولی راہ مین ہم نے انکی چال اور گفتگو سے معلوم کیا تب شعیبؑ نے اسبات کو تسلیم کیا اور حضرت موسیٰ سے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِندِكَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ہ ترجمہ کہا شعیبؑ نے موسیٰ سے مین چاہتا ہون کہ بیاہ دون تجھکو ایک بیٹی اپنی ان دونون مین سے اسپر کہ تو میری نوکری کریگا آٹھ برس پھر اگر تو پوری کرے دس برس تو تیری طرف سے اور مین نہین چاہتا کہ تجھپر تکلیف ڈالون تو مجھکو آگے پاویگا نیک بختون مین سے اگر اللہ نے چاہا اور موسیٰ علیہ السلام نے انسے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ہ ترجمہ کہا موسیٰ نے شعیبؑ سے یہہ ہو چکا ہے میرے بیچ مین جونسی مدت ان دونون مین سے پوری کردون سو زیادتی نہو مجھپر اور اللہ پر بھروسا ہے اسکا جو ہم کہتے ہین یعنے حضرت

موسیٰ نے کہا شعیب سے کہ آٹھ برس کے پیچھے ہمکو اختیار ہی چاہون آٹھ برس نوکری کردون یا دس
برس لیکن ایسا نہ ہو کہ تم اپنے قول سے پھر جاؤ شعیب بولے یہہ مومن کا کام نہین کہ اپنے قول سے پھر جاے
غرض شعیب نے آٹھ برس کے اقرار سے اپنی بیٹی کی مہر کے عوض ان کی بکری چرانیکو حضرت موسیٰ سے
لکھوا کے اپنی بیٹی کو اُن سے بیاہ دی تا کہ دونون پر نکاح درست ہو بمصداق اس حدیث کے
اُعطُوا الاَجِیرَ اَجرَہُ قَبلَ اَن یَجِفَّ عَرَقُہُ یعنے ادا کرو اجرت مزدور کی آگے اسکے کہ نہ
خشک ہووے عرق پیشانی کا اسکے اب اس حدیث سے لازم آتا ہی کہ اجرت نوکری کی جلدی ادا کرنا
واجب ہی اب اگر ہزار قطرے مزدور کی پیشانی سے نکل آوین اور خشک ہو تو بھی کوئی اسکا غور نہین
کرتا ہی غرض شعیب نے جب اپنی بیٹی کو حضرت موسیٰ کے سپرد کیا اور ایک عصا جبرئیل نے بہشت سے لاکے
حضرت آدم کو دیا تھا وہ عصا حضرت شعیب کے ورثہ مین پہنچا تھا اپنی بیٹی سے کہا کہ یہہ عصا لایق
پیغمبر مرسل کے ہی موسیٰ کو دیا چاہیے تب وہ عصا لیجا کے حضرت موسیٰ کے سامنے رکھدیا اور کہا
کہ ای موسیٰ تم اگر اس عصا کو زمین سے اٹھا سکوگے تو تم کو دونگا حضرت نے یہہ سنکے جلدی
سے عصا ہاتھ مین اٹھا لیا یہہ کرامت دیکھکے شعیب نے اُنسے کہا کہ ای موسیٰ شاید تمکو اللہ تعالے
پیغمبر مرسل کریگا اور ایکبات مین تمسے کہتا ہون سنو زنہار فلانے میدان مین بکری چرانے مت جائیو
وہان اژدہے بہت ہین بکریون کو کھا جائینگے آخر اس میدان مین بکریان لے گیے جس میدان
مین اژدہا تھا اور حضرت شعیب نے منع فرمایا تھا پس موسیٰ نے بہتیرے چاہا کہ بکریون کو اسجگہ سے روکے آخر روک نہ سکا بکریان جاکے وہان چرنے لگین حضرت لاچار ہوکر وہان سے ایک
سرچشمہ پر جا بیٹھے نیند نہ آئی عصا پہلو مین رکھکے بولے ای عصا خبردار اگر اژدہا یہان آویگا
تو مار ڈالیو جیسا کہ بکریون کو کھانے نہ پاوے نگہبان رہیو یہہ کہکر سوگئے بعد ایک لحظہ کے ایک اژدہا
جگہہ سے نکلکر بکریون کو کھانے آیا پس وہ عصا حضرت کا مثال اژدہے کے بنکر اس
اژدہا کو مار ڈالا تب حضرت موسیٰ نیند سے اُٹھ کے کیا دیکھتے ہین کہ اژدہا مردہ پڑا ہی
خوش ہوکے بکریان لیکر گھر کی طرف چلے آئے یہہ بات اپنے سسر حضرت شعیب سے جاکے کہی

اتحضرت وہ اژدہا جو حضور نے فرمایا تھا خدا کے فضل سے اس میدان مین مارا گیا پس شعیب
کو اور یقین ہوا کہ موسیٰ مرسل پیغمبر ہوگا کہتے ہین کہ جب موسیٰ نے چار برس شعیبؑ کی بکریان چرائین
پانچوین سال مین شعیب نے کہا اے موسیٰ تمھارے اقبال سے اگر اس سال ہماری بکریان بچہ نر جنینگین
تو تمکو دے ڈالینگے پس خدا کی مرضی ایسی ہوئی سب بچے نر جنین ان کو دے ڈالے چھٹے سال مین پھر فرمایا
اس سال اگر مادہ جنینگی تو تم کو دے ڈالینگے فضل الٰہی سے سب مادہ جنین اور حضرت کو ملین پھر ساتوین
سال مین فرمایا اگر اس برس بچہ جنینگین یہہ بھی تمکو ہبہ کرینگے آخر وہی ہوا پھر آٹھوین سال مین فرمایا
اگر اس برس بچہ ابلق جنینگی تو تمھارا ہے مرضی الٰہی وہی جنی سب انکو ملی ایسا کہ موسیٰ کی بکریان شعیب
کی بکریون سے دونی ہوگئین پس دس برس حضرت موسیٰ نے عوض مہر کے شعیب کی بکریان چرائین بعد
اسکے شعیب نے کہا انسے اے موسیٰ یہہ سب بکریان اور لونڈی باندی مال و متاع اور صفورہ کو مین
نے تمکو سپرد کردیا اب تمھارا جی جہان چاہے وہان جاؤ مین اس مین مانع نہین ہونگا

بیان مراجعت موسیٰؑ کی شہر مدین سے طرف مصر کے اور درجہ رسالت کو پہنچنا اور فرعون کو دعوت کرنا خدا کی طرف بارشاد جناب باریکے

ایکروز موسیٰؑ کو تمنا ہوئی کہ مصر مین جاکے اپنی والدہ کی خدمت سے مشرف ہووے اور اپنے بھائی
ہارون سے بھی ملاقات کرے تب اپنے سسر سے رخصت ہوکر صفورہ اور لونڈی باندی بھیڑ بکری مال اسباب
سب لیکر مصر کو چلے جب مدین سے ایکمنزل راہ نکل گئے یہان رات ہوئی مقام کیا اور بکریون کو ایک
جگہہ باندھ رکھا اور بی بی صفورہ پیٹ سے تھین درد جننے کا ہوا مرضی الٰہی اتفاق ایسا ہوا اسوقت
آندھی طوفان بہت ہوا ایسا کہ سارا عالم اندھیرا ہوگیا اور آسمان گرجنے لگا ایک عالم نے اسدن
آرام نہ کیا پانی برسنے لگا اور سخت سردی پڑنے لگی تب حضرت موسیٰ آگ نکالنے کو چقماق جھاڑنے
لگے آگ نہ نکلی لاچار ہوکر غصے سے چقماق زمین پر پھینک مارا پس خدا کے حکم سے وہ چقماق نے

موسیٰ سے کہا ای موسیٰ مجھہ کو خدا کا حکم نہین کہ تمکو آگ دون تب حضرت یہہ سنکے اُسّے باز آئے
اور آگ کے لئے متفکر ہوئے اور چارون طرف دیکھنے لگے خدا کی مرضی جانب طور سے ایک شعلہ
آگ کا نظر آیا وہ آگ نہ تھی خدا کا نور تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فَلَمَّا قَضٰی مُوسَی الْاَجَلَ
وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ
مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ٥ ترجمہ پس جب پوری کر چکا موسیٰ وہ مدت
اور لیکر چلا اپنے گھر والون کو دیکھی کوہ طور کی طرف ایک آگ کہا اپنے گھر والون کو ٹھہر رہو یہان
مین نے دیکھی ہی ایک آگ شاید لے آؤن تمھارے پاس وہان سے کچھہ خبر یا انگارا آگ کا شاید
تم تاپو پھر جب پہنچا اُسکے پاس قولہ تعالیٰ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ
الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ ترجمہ پھر جب پہنچا موسیٰ اُس آگ
کے پاس آواز ہوئی میدان کے داہنے کنارے سے برکت والی زمین اس درخت سے کہ ای موسیٰ مین ہون
مین اللہ جہان کا رب پھر کہا اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ٥
وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ
لِذِكْرِيْ ترجمہ پھر کہا تحقیق مین ہون پروردگار تیرا پس اُتار ڈال دونون جوتیان اپنی تحقیق تو بیچ
میدان پاک کے ہی کہ نام اُسکا طویٰ ہی اور مین نے پسند کیا تجھہ کو پس سن جو کچھہ وحی کی جاتی ہی
تحقیق مین ہی ہون اللہ نہین کوئی معبود مگر مین ہون پس عبادت کر میری اور قایم رکھہ نماز کو
واسطے یاد میری کے منقول ہی کہ جب حضرت موسیٰ مدین سے مصر کو آنے لگے عورت اور بکریان
ساتھہ لیکر جنگل مین رات کی سردی مین راہ بھولے اور عورت کو جننے کا درد ہوا دور سے
آگ نظر آئی طور پر وہ آگ نہ تھی وہ اللہ کا نور تھا اپنی عورت سے کہا کہ تم یہان
ٹھہرو مین تمھارے لئے آگ لاؤن تب موسیٰ اپنے عیال کو یہان رکھکے صرف عصا ہاتھہ مین
لے کر طور کی طرف گئے جب نزدیک پہنچے ایک درخت سبز دیکھا کہتے ہین کہ وہ درخت
عناب کا تھا یعنے بیر کے درخت کے مثل اور اوپر سے نیچے تک اُسپر نور تھا موسیٰ نے جانا کہ یہہ

آگ ہی پس جھاڑ کاٹنے سر پر باندھکے عصا سے اس درخت کے سر پر رکھدیا تا آگ سلگے اسمین پکڑے پس وہ نور درخت کا ایک شاخ سے دوسری شاخ پر اور دوسری سے تیسری پر چلا جاتا تھا بھاگتا ہوا غرض جہان عصا رکھدیتے اسپر آگ نہین سلگتی تب حضرت موسیٰؑ اُس سے مایوس ہوئے اور اللہ کے حکم سے جب نعلین اپنے پانوٗن سے نکالے اسوقت دونون نعلین دو بچھو ہو گئے کہتے ہین کہ موسیٰ کو وہ طور کی طرف جاتیوقت صفورہ نے اُنسے کہا تھا کہ خبردار اس میدان مین سانپ بچھو بہت ہین اسطرح سمجھ بوجھ کے جائیو حضرت نے بولا میرے پانوٗن مین نعلین ہین اور ہاتھ مین عصا مجھ کو کیا ڈر ہی جب اسپر اعتماد کیا خدا کے حکم سے دو نعلین دو بچھو ہوئے یہہ دیکھ کے موسیٰؑ ڈر گئے وہین آواز آئی حق تعالیٰ نے فرمایا وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ترجمہ اور کہا اللہ نے ای موسیٰؑ یہہ کیا ہی تیر داہنے ہاتھ مین بولا یہہ میری لاٹھی ہی اسپر ٹیکتا ہون اور اس سے پتے جھاڑتا ہون اپنی بکریون پر اور اس مین میرے کتنے کام ہین کہا ڈالدے اس کو ای موسیٰؑ پس ڈالدیا اسکو پس ناگہان وہ سانپ تھا دوڑتا پھرتا کہا اسکو پکڑلے ای موسیٰ ہیت ڈر پھر کر دینگے اسکو پہلے حال پر یعنے پھر لاٹھی ہو جاوے گی پھر جب پکڑا موسیٰ نے اس کو پس اللہ کے حکم سے عصا ہو کر ہاتھ مین آیا اللہ نے اس عصا کو قرآن شریف مین ایک جگہہ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ اور ایک جگہہ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ اور ایک جگہہ مین كَأَنَّهَا جَانٌّ فرمایا اسلیئے کہ پہلے دیکھتے ہی سانپ کا سا معلوم ہوتا دوڑتا پھرتا اور بزرگی مین ثعبان کے مانند اور صورت مین مانند جان کے یعنے سانپ کی شکل یے تینون صفتین اس مین تھین خبر ہی کہ جب عصا ثعبان کے مانند ہوتا بڑا اژدہا بنتا تو بہتر یا نو موٹے مثال ہاتھی کے اور ساتسی دانت نکل آتے اور پشین بدن کی مثال نیزے کے ہوتین اگر پتھر پر لگاتے تو پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے پھر کہا اللہ نے ای موسیٰ اُسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ وَاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِن

ربک الی فرعون وملئہ انہم کانوا قوما فاسقین ہ ترجمہ ای موسیٰ پیٹھا اپنے ہاتھ اپنے گریبان مین کہ نکل آوے سفیدی بغیر برائی کے اور ملا اپنی طرف اپنا بازو ڈرسے تاسانپ کا ڈر جاتا رہے پس وہ دو دلیلین ہین تیرے رب کی طرف سے فرعون اور اسکے سردارون پر تحقیق وہ ہین قوم فاسق پس حضرت موسیٰ نے خدا کے فرمانے سے گریبان مین ہاتھ ڈالا اس مین سے ایک سپیدی ہتھیلی پر نظر آئی مثل ید بیضا کے ظاہر ہوا اسیکا نام ید بیضا ہی اسکی روشنی سے جہان روشن ہوجاتا اور نور اسکا آفتاب پر غالب ہوجاتا حق تعالیٰ نے دو معجزے حضرت موسیٰؑ کو دیا تھا ایک عصا اسسے ہزار طرح کے معجزے ہوئے تھے اور دوسرا ید بیضا اس سے ایک عالم روشن ہوتا یہہ دو معجزے لیسے خلایق ان پر ایمان لاتے حکم ہوا ای موسیٰ مصر مین جا فرعون کے پاس قولہ تعالیٰ اذ نادیٰہ ربہ بالواد المقدس طویٰ ہ اذہب الی فرعون انہ طغیٰ فقل ہل لک الیٰ ان تزکیٰ واہدیک الیٰ ربک فتخشیٰ ترجمہ جب پکارا اسکو رب نے پاک میدان مین جسکا نام طویٰ ہی ای موسیٰ جا فرعون کے پاس اسنے سر اٹھایا ہی پس اسکو کہہ تیرا جی چاہتا ہی کہ تو سنورے اور راہ بتاؤن تجھہ کو تیرے رب کی طرف پس تجھہ کو ڈر ہو کہا موسیٰ نے ای رب عیال اور بکریان میری بیابان مین پڑے ہین وہان کوئی نہین یہہ سب چھوڑ کر مصر مین کیونکر جاؤن ندا آئی ای موسیٰ مین نے بہشت سے حورین بھیجا تیری عورت کے پاس کہ خدمت کرین بچہ کی اور دودہ پلادین اور بھیڑئے نگہبان ہین تیری بکریون کے تو خاطر جمع رہ اندیشہ مت کر مین نگہبان ہون تیری عورت کا اور بکریونکا تو مصر مین جا فرعون کے پاس موسیٰ نے کہا قولہ تعالیٰ قال رب انی قتلت نفسا منہم فاخاف ان یقتلون واخی ہارون ہو افصح منی لسانا فارسلہ معی ردا یصدقنی انی اخاف ان یکذبون قال سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما بایاتنا انتما ومن اتبعکما الغالبون ہ ترجمہ موسیٰ نے کہا ای رب مین نے خون کیا ہی ان مین سے ایک جی کو سو ڈرتا ہون کہ مجھہ کو مار ڈالین اور میرا بھائی ہارون اسکی زبان چلتی ہی مجھسے زیادہ سو اسکو بھیج ساتھہ میرے مدد کو کہ مجھہ کو سچا کرے مین ڈرتا ہون کہ مجھہ کو جھوٹھا کرین فرمایا ای موسیٰ زور دینگے

ہم تیرے بھائی سے اور دینگے تمکو انپر غلبہ پھر وہ پہنچ نہ سکینگے تم تک ہماری نشانیوں سے تم اور
جو تمھارے ساتھ ہوا وپر رہوگے تب موسیٰؑ نے پانچ حاجتین اللہ سے مانگی قولہ تعالیٰ قَالَ رَبِّ
اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا
مِّنْ أَهْلِي هَارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا
إِنَّكَ كُنتَ بِنَا بَصِيرًا ۝ ترجمہ کہا موسیٰ نے ای رب کشادہ کر سینہ میرا کہ جلد ہی خفا ہون اور آسان
کر کام میرا سخت اور کھول گرہ میری زبان سے کہ لوگ سمجھین میری بات زبان حضرت موسیٰ کی
لڑکائی مین جل گئی تھی صاف نہ بول سکتے تھے اسلیئے اللہ سے دعا مانگی آئہی زبان میری کھول دے
اور میرے واسطے وزیر کر میرے بھائی ہارون کو میری اہل سے مضبوط کر اُسکے ساتھ میری
قوت کو اور شریک کر اسکو میرے کام کا یعنے پیغمبری مین کہ تیری پاکذات کا بیان کرین ہم بہت اور
تیری یاد بہت تحقیق تو ہی ہے ہمکو دیکھنے والا اللہ نے فرمایا قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ
ترجمہ کہا اللہ نے ملاحظہ کو تیرا سوال ای موسیٰ دل تیرا روشن کیا اور کام تیرا آسان ہوا اور زبان تیری
فصیح کی اور تیرے بھائی کو تیرا وزیر کیا اب جا فرعون کے پاس اُسنے سر اٹھایا پس موسیٰ نے جب
سوال کیا اللہ سے تب پایا اور ہمارے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کو بے مانگے ہوئے
اللہ نے سب کچھ عنایت کیا علم لدنی انکو حاصل تھا اور انکے شان پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آلم
نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
ترجمہ کیا ہمنے نہین کھولدیا تیرا سینہ ای محمدؐ اگرچہ تو نے مجھسے نہین چاہا تھا کہ علم اور حکمتسے پر ہے
اور اُتار رکھا ہمنے تجھسے تیرا بوجھ جسنے توڑی تھی پیٹھ تیری اور بلند کیا ہمنے تیرے واسطے ذکر تیرا
پیغمبرون مین اور فرشتون مین تیرا نام بلند کیا اور ابراہیم خلیل اللہ نے بھی اللہ سے حاجت
مانگی تھی جب مکے کی بنا شروع کی تھی قولہ تعالیٰ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ
وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ ترجمہ اور جب اٹھانے لگا ابراہیمؑ اور
اسماعیل بنیادین اسگھر کی یعنے مکے کی تب کہا ای رب قبول کر ہمسے تحقیق تو ہی سننے والا جاننے والا

اور کہا رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ یا رب مجھکو اور میرے مان باپ کو معاف کر گناہ سے جب ابراہیم
خلیل اللہ نے اللہ سے مانگا تب سب کچھ ملا اور ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بے مانگے اللہ نے سب
کچھ عنایت کیا تھا اور ان کی شان مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا
تَاَخَّرَ ترجمہ تو کہ بخشے ای محمدؐ واسطے تیرے جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں سے تیرے اور جو کچھ پیچھے ہو اپس
آدم کو بخشا اُن کی ذلت سے بجھ کو تشفیع لانے سے اور امت کو بخشا تیری شفاعت سے خلاصہ یہہ ہے کہ
موسیٰ کے چاہنے سے انکے بھائی ہارون کو اُنکا وزیر کیا اور ہمارے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بیچواسطہ چار یار کو انکے وزیر کیا اور اسیطرح ہر پیغمبر نے اپنی اپنی مقصد کو خدا سے مانگ لئے تھے اور
ہمارے پیغمبر کو خدا نے بے مانگے انکے سب کچھ عنایت کیا غرض موسیٰ اور اُنکے بھائی ہارونکو اللہ نے
ارشاد فرمایا اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْکَ بِاٰیَاتِیْ وَلَا تَنِیَا فِیْ ذِکْرِیْ اِذْهَبَا اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی فَقُوْلَا
لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَکَّرُ اَوْ یَخْشٰی قَالَا رَبَّنَا اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَا اَوْ اَنْ یَّطْغٰی قَالَ لَا تَخَافَا
اِنَّنِیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی فَاْتِیَاهُ ۰ الی آخرہ ترجمہ جا تو اور تیرا بھائی میری نشانیان لیکر اور سستی
نہ کرو میری یاد مین جاؤ طرف فرعون کے اُسنے سر اُٹھایا اور کہو اس سے بات نرم شاید کہ وہ نصیحت
پکڑے یا ڈرے کہا دونون نے ای پروردگار ہمارے تحقیق ہم ڈرتے ہین یہہ کہ زیادتی کرے اوپر ہمارے
یا جوش مین آوے کہا مت ڈرو تحقیق مین تمھارے ساتھ ہون سنتا ہون اور دیکھتا ہون پس
جاؤ اُسکے پاس اور کہو ہم دونون رسول ہین تیرے رب کے سو بھیجدے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو
اور مت عذاب کر انکو ہم آئے ہین تیرے پاس نشانی لیکر تیرے رب کی اور سلامتی اوپر اس شخص
کے ہی جو پیروی کرے ہدایت کی تحقیق وحی کیا گیا ہی طرف ہمارے یہہ کہ عذاب اوپر اس شخص
کے ہی جو جھٹلاوے اور منہہ پھیرے بہتر یہہ ہی کہ تو ایمان لا اور دعوی باطل چھوڑدے تو تجھکو
تین چیز ملیگی ایک جوانی اور بادشاہی مشرق سے مغرب تک اور تیری عمر دراز کرین گے تاکہ
تو بادشاہی کرے دنیا مین ہمیشہ اللہ نے موسیٰؑ کو رسول کر کر تمام علم اور حکمت کی باتین اُس
میدان مقدس مین کوہ طور پر سکھلا کے مصر مین فرعون کے پاس جانیکا حکم کیا تب موسیٰ یہان سے اپنی

قبیلہ بی بی صفورہ کے پاس تھا اس میدان مذکورہ مین رکھہ گئے تھے جاکے دیکھتے ہین کہ ایک لڑکا اس سے تولد ہوا اور اسکی خدمت مین اللہ نے حوران بہشت مقرر کیا اور بھیڑیے اور شیران کی بکریون کی پاسبانی کر رہے ہین تب حضرت نے اپنا حال نبوت کا اور جو جو گفتگو اللہ سے کوہ طور پر ہوئی تھی اور فرعون علیہ اللعنت کے پاس جاکے اسکو ہدایت کرنیکا یہہ سب صفورہ سے بیان کیا وہ بولی تم جاؤ اور خدا کے امر مین دیر نہ کرو جلدی جاکے اُنسے خدا کا پیام پہنچاؤ تب حضرت نے جو اسباب لوازمہ اپنا تھا صفورہ کے پاس رکھہ کے صرف عصا ہاتھہ مین لے کر خدا کو یاد کر کر مصر کو روانہ ہوئے عشا کے وقت جاکے شہر مین داخل ہوئے اور اپنے گھر پر جاکر دستک دی بہن انکی مریم نے گھر سے نکلکر پوچھا تم کون ہو کہان سے آئے حضرت نے کہا مین مسافر ہون تب مریم اپنی مان سے جاکے بولی اے امّان جان ایک مسافر مہمان دروازے پر آیا ہے وہ بولی جلدی جاکے دروازے کھولدے اور اسے لاکے کھانا کھلاؤ موسیٰ یہہ سنکر صورت اپنی اجنبی سی بنا کے بچھونے کے کنارے پر جا بیٹھے بعد اسکے ہارون اور انکے والد عمران یہہ دونون نے حضرت کو آکے دیکھا لیکن قول صحیح یہہ ہے کہ اسوقت اُن کی بہن اور والدہ تھے والد انتقال کر گئے تھے والدہ نے آکے دروازہ کھول دیا بچھونا اور چراغ اور کھانیکو نمک روٹی لادی موسیٰؑ کھانے کو کھا رہے تھے تب ہارون نے آکے اپنی مان سے پوچھا یہہ کون ہے وہ بولی مسافر مہمان ہے ہارون نے آکے دیکھا کہ حضرت موسیٰؑ ہین تب اپنی مان سے بولا واہ واہ یہہ تو میرا بھائی موسیٰؑ ہے یہہ کہکے گلے ملکے رونے لگے اور حضرت موسیٰ کی مان بھی بہت رونے لگی تب موسیٰ اپنی والدہ کے قدموس ہوکے تسلّی دینے لگے اور ہارونؑ نے حضرت سے پوچھا اے بھائی مین نے سنا ہے کہ تم نے شہر مدین مین حضرت شعیبؑ کی بیٹی سے بیاہ کیا ہے اور وہان بہت دن رہے حضرت نے کہا ہان مین نے وہان شادی کیا اور ایک خوشخبری ہے تمکو دیتا ہون سو خدا نے مجھہ کو پیغمبر کر کر فرعون کے یہان بھیجا اور بیواسطہ کوہ طور پر مجھہ سے کلام کیا ہارون اسبات کو سن کے بہت خوش ہوئے جلدی سے اُٹھہ کے تعظیم کے لئے اور دست بوس ہوئے اور خدمت مین حاضر رہے حضرت نے انسے کہا کہ اے بھائی تمکو بھی اللہ تعالے نے

میری پیغمبری مین شریک کیا ہی چلو فرعون کے پاس جائین اور اس مردود کو خدا کی طرف دعوت
کرین راہ بتاوین خدا نے مجھ کو دو معجزے عنایت کیا ہی ایک تو یہہ عصا اگر مین اسکو زمین پر ڈالون
تو اژدہا بن کر سارے کفارون کو مصر کے کھا جائیگا اور جو مین کہونگا سو اللہ کے فضل سے ہزار
طرحکے معجزے اس عصا سے ہونگے اور دوسرا ید بیضا جب جیب مین ہاتھہ ڈالونگا ید بیضا
سپیدی نکل آویگی اور ہر انگلی سے نور نکلیگا تاریکی جاتی رہیگی جہان روشن ہوگا اللہ کے
فضل سے سب کفارون پر ہم غالب ہونگے ہارون یہہ سنکر بہت خوش ہوا کہا اب بنی اسرائیل فرعون
کے ظلم سے خلاص پاوینگے تب موسیٰ و ہارون دونون فجر کی عبادت سے فراغت کرکے فرعون لعین کے
مکان پر گئے اور اس مردود نے اپنے بالاخانیکے سامنے دونون طرف راہ کے درخت خرما
بویا تھا اسکے تلے بڑے بڑے شیر باندھ رکھا تھا تاکہ کوئی دشمن بیکم اُس کے مکان پر نہ جاسکے
بے حکم اسکے گرد نہ پھرسکے فی الواقع وہان کوئی ڈر سے اُس کے نہ جا سکتا تھا اللہ کے فضل سے
جب موسیٰ و ہارون وہان تشریف لیگئے تب تمام شیرون نے حضرت کو دیکھکے سلام کیا اور سر
نگون رہگئے پس حضرت موسیٰؑ نے جاکے فرعون کے بالاخانے کا حلقۂ در پکڑکے ہلادیا جمیع مکان
پر اسکے لرزہ پڑگیا اور اِنِّی رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہکے یہہ آواز دی یہہ آواز فرعون کے کان
مین جاپہنچی پردۂ زربفت اٹھاکے دیکھا کہ موسیٰ ہی چپکا ہو رہا اور ایک روایت ہی کہ دو
برس فرعون کے در پر موسیٰ رہے دربان وغیرہ سے کہتے رہے کہ ہم دونون رسول خدا
کے ہین فرعون کے پاس جاکے خبر دو وے مردود کہنے لگے تم دیوانے ہو فرعون ہمارا
خدا ہی تم کیا بکتے ہو تیسرے دن پھر انھون سے کہا کہ ہمکو فرعون کے پاس جانیدو یا ہماری
خبر اسکے پاس پہنچاؤ ہم خدا کی طرف سے آئے ہین اس کو راہ بتانیکو ان کا فرون نے نہ مانا اور
ایکدن ایک مسخرے نے کہ وہ فرعون کے دربار مین ہمیشہ ہزلیات کہا کرتا تھا جاکے بولا یہہ عجیب بات
ہی کہ دو شخص دیوانے سے آپکے در پر قریب دو برس سے ہین وہ کہتے ہین کہ ہمارا خدا ہی سوا تیرے
اور کوئی فرعون مردود یہہ بات سنکے خفا ہوا اور حضرت کو سامنے بلالیا قولہ تعالیٰ اَلَمْ نُرَبِّکَ فِیْنَا

وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ
ترجمہ کہا فرعون نے کیا مین نے تجھکو نہین پالا تھا بجائے فرزند کے اور برسون تو ہمارے پاس رہا اور
کر لیا تو وہ اپنا کام جو کر گیا اور تو ناشکر ہی پس تھوڑے سے دن ہوئے تو ہمارے پاس سے نکل گیا
ایک قبطی کا خون کر کر اب آئے ہو حضرت موسیٰ نے فرمایا سچ ہی مین وہی ہون قولہ تعالےٰ قَالَ
فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ
الْمُرْسَلِينَ ترجمہ کہا موسیٰؑ نے کیا تھا مین وہ کام اسوقت اور مین تھا چوکنے والا پس بھاگا مین
تمسے جب تمہارا ڈر دیکھا پھر بخشا مجھکو میرے رب نے حکومت اور کیا مجھکو پیغمبرون سے کہا فرعون نے قولہ تعالےٰ
قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ترجمہ کہا فرعون نے کون ہی پروردگار تیرا جو تجھکو بھیجا ہی حضرت نے
کہا قولہ تعالیٰ قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ترجمہ کہا موسیٰؑ
نے پروردگار ہی آسمانون کا اور زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان ان دونون کے ہی اگر ہو تم یقین لانیوالے
یہہ سنکے فرعون نے اپنی قوم سے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُونَ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ
آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ترجمہ کہا فرعون نے واسطے ان لوگون کے کہ گرد اسکے تھے کیا نہین سنتے ہو تم کیا
کہتا ہی موسیٰؑ کہ پروردگار تمھارا اور پروردگار تمھارے اگلے باپ دادا اونکا حضرت کو کہا فرعون
نے قولہ تعالیٰ قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ترجمہ کہا فرعون نے موسیٰ کو تمھارا
پیغام والا جو تمھاری طرف بھیجا ہی سو باؤلا ہی حضرت موسیٰ نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ترجمہ کہا موسیٰ نے یہہ پیغام ہی پروردگار مشرق اور مغرب
کا اور جو کچھ بیچ میان انکون کے ہی اگر تم سمجھ رکھتے ہو پس حضرت موسیٰ ایک ایک بات کہے
جاتے تھے اللہ کی قدرت مین اپنے بتانے کو اور فرعون بیچ مین اپنے سردارونکو ابھارتا تھا
کہ انکو یقین نہ آجاوے اور فرعون بولا قولہ تعالیٰ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ
الْمَسْجُونِينَ ترجمہ کہا فرعون نے اگر پکڑیگا تو معبود سوا میرے البتہ کرونگا مین تجھکو قیدیون مین
سے حضرت موسیٰ نے کہا خدا نے مجھکو تمپر پیغمبر کرکے بھیجا ہی تو کہہ لا الہ الا اللہ موسیٰ رسول

اللہ فرعون بولا مین یہہ کلمہ پڑھونگا تو تیرا خدا مجھہ کو کیا دیگا حضرت موسیٰ نے کہا اگر تو ایمان لاویگا
تو میرا خدا تجھہ کو تین چیزین دیگا اول جوانی دوسری بادشاہی مشرق سے مغرب تک تیسری سو برس کی عمر
اور ملیگی تاکہ تیری زندگی دنیا کی عیش و نشاط مین بخوبی کٹے قیامت مین اسکا حساب نہوگا موسیٰ کو خدا کی
طرف سے حکم ہوا تھا کہ فرعون کے ساتھہ نرم نرم بات کہیو اسلئے فرعون ملعون سے حضرت موسیٰؑ نرم
نرم بات کہتے تھے فرعون بولا اے موسیٰ آج مجھہ کو مہلت دے میرے وزیرون سے صلاح کرکے جو مصلحت
ہوگی اسکا جواب کل دونگا پس موسیٰ و ہارون اپنے گھر کو چلے آئے بعد اسکے فرعون نے ہامان کو بلاکے
جو جو باتین حضرت موسیٰ سے ہوئی تھین سو سب بیان کین اور بولا کہ مجھہ کو اور کسی بات کی آرزو
نہین ہی مگر مین جوانی چاہتا ہون کہ پھر سر نو سے ہو تب وزیر ہامان بے پیر نے اُسسے کہا کہ چند روز
ہوئے ہین کہ تو نے دعوی معبودیت کا کیا اب اقرار عبودیت کا کرتا ہی خلایق ہنسیگی اگر تجھہ کو جوان
ہونیکی آرزو ہی تو آجکی شب تجھہ کو مین جوان کردونگا جب رات ہوئی جواہر فرعون کی ریش مین جو
تھے اس ملعون نے انھین لیکر ایک ترکیب سے خضاب بناکر نیند مین اسکی داڑھی کو لگا دیا فرعون نے
فجر کو نیند سے جو اٹھکے دیکھا تو داڑھی اپنی سیاہ پایا تب اسکو یقین ہوا کہ مین جوان ہوا جب فجر کو
حضرت موسیٰؑ آئے فرعون نے کہا اے موسیٰ تیرے پاس تیرے رب کی کیا دلیل ہی اور تیری پیغمبری کا
کیا معجزہ ہی حضرت موسیٰؑ نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ؕ ترجمہ کہا موسیٰ نے
اگرچہ لاؤن مین تیرے پاس ایک چیز ظاہر تب تو یقین لاویگا میری پیغمبری پر کہا فرعون نے
قولہ تعالیٰ قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ؕ ترجمہ کہا فرعون نے پس لے آ اگر ہی
تو سچون مین سے پس موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا قولہ تعالیٰ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ؕ
ترجمہ پس موسیٰ نے ڈالدیا عصا اپنا پس ناگاہ وہ اژدہا اسی گز کا ظاہر ہوا اور منہہ اسکا کھلا رہا
اور بہتر پانون اسکے بڑے بڑے مثال پانون ہاتھی کے اور سات سو دانت ظاہر ہوئے اور
سات ہزار پشم گرد نپر مانند تیر اور نیزے کے پیدا ہوئے اور کف منہہ سے اسکے جسجگہہ گرتا اُس
زمین کو جلا دیتا گھانس اس مین نہین پیدا ہوتی اور اگر آدمی پر گرتا تو وہ مر جاتا یا علت برص اسکو

ہوئی اس مہیب شکل سے وہ سانپ فرعون کے بالاخانہ کی طرف گیا اسمین سات ہزار آدمی اور
چوپائے اسکے پیرون کے نیچے ہلاک ہوگئے اور ایک لب اُسنے فرعون کے تخت کے نیچے رکھا
اور دوسرا لب اسکا کوشک کے کنگرہ پر رکھا چاہتا تھا کہ اسکے مکان سمیت اس کو نگل جاوے
یہہ دیکھکر جلدی سے فرعون اپنے تخت پر سے اتر پڑا اور حضرت موسیٰؑ کے پاس آکے معذرت کرنے
لگا ای موسیٰ تو مجھہ کو دعوت کرنے آیا ہی یا ہلاک کرنے اُسنے کہا مین تجھہ کو خدا کی طرف بلانے کو
آیا ہون فرعون بولا مجھہ کو طاقت نہین کہ تمسے لڑون اسوقت اپنا اژدہا تھام لے تب حضرت موسیٰ
نے اژدہا کی گردنپر ہاتھہ رکھا اسوقت عصا ہوکے ہاتھہ مین آیا پھر فرعون تخت پہ جا بیٹھا بعد اسکے
موسیٰؑ نے اپنا ہاتھہ جیب مین ڈالکے ید بیضا نکالکر اسکو دکھائے قولہ تعالیٰ وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ
بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ترجمہ اور بغل مین سے ہاتھہ اپنا کھینچ لیا موسیٰ نے پس ناگہان وہ سفید تھا
ید بیضا واسطے دیکھنے والون کے پس یہہ دیکھکے فرعون نے اپنی قوم سے کہا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
قَالَ الْمَلَاُ حَوْلَهٗ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ
قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ترجمہ بولا فرعون
اپنے گرد کے سردارونسے یہہ کوئی جادوگر ہی پڑھا ہوا چاہتا ہی کہ نکالدے تمکو تمھارے دیس سے
اپنے جادو کے زور سے سو اب کیا حکم دیتے ہو تم وے بولے ڈھیل دے اسکو اور اسکے بھائی کو اور
بھیج شہرون مین نقیب کہ لے آوین تیرے پاس جو بڑا جادوگر ہو فرعون کو وزیرون نے کہا کہ تمھاری
بادشاہت مین بہت جادوگر ہین سب کو بلا کے جمع کرو دیکھین کہ موسیٰؑ کیونکر جادوگری مین اُنسے
بڑھ جائے بلکہ وے موسیٰؑ پر غالب ہونگے پس انکے کہنے سے فرعون نے حضرت موسیٰ سے چند
روز کے واسطے مہلت لی موسیٰ اپنے گھر مین آکے عبادت مین مشغول ہوئے اسمین چھہ مہینے گذر
گئے فرعون نے چار ہزار جادوگرون کو جمع کیا ہر شخص جادوگری مین ایسا تھا کہ ثانی اسکا نہ تھا
بے نظیر تھا ان مین سے ایک بڑا جادوگر ❁ اندھا تھا فرعون نے کہا تمکو آج ہم تین سو برس سے
پرورش کرتے ہین کھانا کپڑا دیتے ہین اب ہمپر کچھہ مصیبت پڑی ہی تمکو یہہ کرنا چاہئے کہ اپنے

علم اور جادو سے موسیٰؑ کو روک دو ہمارے ملک سے نکالدو تب تمنے ہم خوش ہونگے اور دولت
بہت دینگے جادوگرون نے کہا البتہ ہم سب نمک خوار ہین حضور کے کام مین قصور نہ کرینگے مگر آلات
جادوگری بہت چاہئے آپ ہمکو منگوا دیجئے ہم سب طلسم تیار کرین تب فرعون نے حکم کیا
اور تمام خزانہ اسکے خرچ کیواسطے کھولدیا ریسمان اور سیماب وغیرہ جو ضروریات سے تھا سب مہیا
کردیا چھ مہینے تک جادوگرون نے طلسم تیار کیا موسیٰؑ عبادت مین تھے اور فرعون ملعون جادو
مین مشغول تھا اور بارہ ہزار لشکر سوار و پیادہ ہر ملک سے لاکے جمع کیا داہنے بائین اس مکان کے
کھڑا کردیا اور اطراف مین اس مکان کے بارہ بارہ کوس تک میدان وسیع تھا اس میدان مین دو
پہر کیوقت جب آفتاب گرم ہوا تب جادوگرون نے آلات طلسم ڈالے چار ہزار طلسم ایکبار جنبش مین
آئے مار کژدم سانپ بچھو عقرب اژدہا سب بنگئے تمام پتھر و کلوخ میدان کے ہوام ہوگئے جادوگرون
نے کہا قولہ تعالیٰ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِمَّا أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ۝ قَالَ بَلْ أَلْقُوا ۖ فَإِذَا
حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً ۗ
مُّوسَىٰ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ الْأَعْلَىٰ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ
ترجمہ کہا اُن جادوگرون نے ای موسیٰؑ یا تو ڈال یا ہم ہون ڈالنے والے موسیٰ م نے کہا
نہین تم ڈالو تب اُنھون نے ڈالے سبھی رسیان اُنکی اور لاٹھیان اُنکی خیال مین آئین
انکے جادو سے کہ دوڑتی ہین پھر ڈرنے لگے اپنے جی مین موسیٰ ہمنے کہا ای موسیٰ تو نہ ڈر مقرر
تو ہی رہیگا سب سے اوپر اور ڈال ای موسیٰ جو تیرے داہنے ہاتھ مین ہی کہ نگل جاوے جو اُنھون نے
بنایا اُنکا بنایا تو فریب ہے جادوگر کا پس ڈالا اپنا عصا موسیٰ نے قولہ تعالیٰ فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ
عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ۝ ترجمہ تب ڈالا موسیٰؑ نے عصا اپنا پس تبھی وہ نگلنے لگا
جو سوانگ کافرون نے بنایا تھا پس وہ عصا اژدہا سانپ ہوکے میدان کے کنارے سے چلا آیا سَتر
ہزار سر اسکے تھے اور ہر سر مین ستر ہزار منہہ تھے وہ چار ہزار طلسم جادو جو میدان مین تھے اسکو
دم سے کھینچکے ایک ہی لقمہ مین نگل گیا اور جو جو آلات و اوزار ان کے تھے سب نگل گیا اس میدان

مین کوئی چیز باقی نہ رہی اسکا پیٹ بھی نہ بھرا تب فرعون کے مکان کی طرف چلا فرعون اسکو دیکھکے
اپنا تخت چھوڑکر بھاگا جب لوگون نے فرعون کو بھاگتے دیکھا معلوم کیا کہ وہ جھوٹھا بر سر باطل
تھا وہ اژدہا نے ایک لب فرعون کے بالاخانے پر رکھا اور دوسرا لب اُسکے نیچے لگاکے زمین
سمیت مکان کو کھود کر ہوا پر ڈال دیا مکان کا کچھہ نام و نشان نہ رہا حق اور باطل ظاہر ہُوا قولہ تعالےٰ
فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ ترجمہ ثابت ہوا حق اور
غلط ہوا جو کچھہ وے کرتے تھے تب ہارے اس جگہہ اور پھرے ذلیل ہوکر ندا آئی موسیٰؑ عصا اپنا پکڑ
نہین تو ملک مصر تباہ کریگا اور ایک ذرا ٹھہروگے تو سارے مصر کو کھاجائیگا تب خدا کے حکم سے موسیٰ
نے عصا اپنا پکڑا اسوقت لاٹھی بن کے ہاتھہ مین آیا جادوگرون نے یہہ دیکھکے لوگونسے کہنے لگے کہ
عصائے موسیٰؑ اژدہا بن کے ہمارے سانگ جادو سب کو کھاگیا جب موسیٰ نے اسکی گردن پر ہاتھہ رکھا پھر عصا
بن کے اُسکے ہاتھہ مین آیا پس سردار جادوگرون نے آپس مین کہا کہ دیکھہ موسیٰؑ برحق ہی اب صلاح یہہ
ہی کہ ہم انپر اور انکے خدا پر ایمان لاوین اُن کا خدا برحق ہی پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ
سَاجِدِينَ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ ترجمہ اور ڈالے گئے جادوگر
سجدہ مین کہا اُنھون نے ایمان لائے ہم ساتھہ پروردگار عالمون کے ساتھہ پروردگار موسیٰ و
ہارون کے بعد اسکے خدا نے اُنکی آنکھون کا پردہ اُٹھاکے تحت ثریٰ دکھایا جب سجدہ سے سر اُٹھالئے
پھر عرش اور کون و مکان سب دیکھا پھر اُنھون نے کہا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ یعنے ایمان لائے ہم
او پر پروردگار ہجدہ ہزار عالم کے تب فرعون نے اُنسے کہا کہ تمھارا رب ہون مین جادوگرون نے
کہا کہ نہین ہمارا پروردگار وہ ہی جو پروردگار موسیٰؑ و ہارونؑ کا ہی پھر فرعون نے اُنسے
کہا کہ اسکا خدا تمکو کیا دیگا اُنھون نے کہا قولہ تعالیٰ إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا
أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۝ ترجمہ وے بولے تحقیق ہم ایمان لائے ساتھہ پروردگار اپنے کے
تو کہ بخشے واسطے ہمارے اور وہ چیز کہ زبردستی کی ہی تو نے ہمکو اوپر اسکے جادو سے یہہ تو کفر ہی
وہ خدا برحق ہی تو باطل ہی فرعون لعین نے کہا قولہ تعالیٰ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ

مِنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ۝ قَالُوْا لَنْ
نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ ترجمہ پس کہا فرعون نے جادوگرون کو البتہ کاٹونگا مین ہاتھ تمھارے اور پانون
تمھارے مخالف طرف سے اور البتہ سولی پر کھینچونگا مین تمکو اوپر دھنڈ کھجور کے اور البتہ جانوگے تم ۝
کون ہم مین سے اشد ہی عذاب مین اور باقی رہنے والا ہی کہا انھون نے ہرگز نہ اختیار
کرینگے ہم تجھہ کو اوپر اس چیز کے کہ آئی ہی ہمارے پاس دلیلون سے اور اوپر اس کے کہ پیدا کیا
اسنے ہمکو پس حکم کر جو کچھہ تو حکم کرنیوالا ہی سوا اسکے نہین حکم کریگا تو بیچ زندگانی دنیا کے تب فرعون
نے جلادونکو بلاکے کہا انھون نے انھون کے ہاتھہ پانون کاٹ ڈالے اور دار پر کھینچے پھر سر سے
انھون کے آواز نکلی قولہ تعالیٰ قَالُوْا لَا ضَيْرَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا
خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ بولے کچھہ ڈر نہین ہمکو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہے ہم غرض رکھتے
ہین کہ بخشے ہمکو رب ہمارا تقصیرین ہماری اسواسطے کہ ہم ہوئے پہلے قبول کرنیوالے پس موسیٰ
و ہارون اپنے مکان پر آئے شکر خدا کا بجالائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ
اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ
رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ
قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعَآنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ترجمہ اور کہا
موسیٰؑ نے ای پروردگار ہمارے تحقیق تونے دیا ہی فرعون کو اور اسکے سردارونکو آرایش اور مال
بیچ زندگانی دنیا کے ای پروردگار ہمارے تو کہ گمراہ کرین تیری راہ سے اسے پروردگار
مٹادے انکا مال اور سخت کر اُن کے دلون کو کہ نہ ایمان لاوین جب تک دیکھین دکھہ کی مار فرمایا
اللہ نے قبول ہوچکی دعا تمھاری سو تم دونون ثابت رہو اور مت چلو راہ اُن کی جو انجان ہین یعنے
شتاب مت کرو حکم کی راہ دیکھو اور چند روز وعدہ باقی ہی اسکا چالیس برس تک حضرت موسیٰؑ
اور ہارونؑ نے فرعون کی دعوت کی ای فرعون توحید وحدانیت کا اقرار کر خدا پر ایمان لا جو صاحب ہمارے ہین

اور زمین کا وہ اس لعین نے ہرگز نمانا اور جھوٹا دعویٰ کرتا رہا ہامان وزیر سے اپنے کہا قولہ تعالیٰ

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ترجمہ کہا فرعون نے اے ہامان بنا واسطے میرے ایک محل یعنے ایک منارہ بلند تو کہ جا پہنچون مین رستون کو رستون آسمانون پر پس جھانکون مین طرف معبود موسیٰؑ کے اور تحقیق مین البتہ گمان کرتا ہون اس کو جھوٹا پس ہامان نے حکم کیا اینٹ ترکیب دیکے پختہ کرین کہتے ہین کہ ایجاد اینٹ کی پہلے ہامان سے ہوا تب ایک منارہ ایسا بلند بنایا راج مزدور کو طاقت نہ ہوئی کہ اوپر اسکے اٹھکر اینٹ جما وے جب اٹھتا ہوا اڑکے لیجاتی غرض بہت مال وزر خرچ کرکے سات برس مین ایک منارہ تیار کیا خدا کے حکم سے جبرئیل نے آکے اس منارہ پہ ایک پر مارا تمام سنیا ناس کر ڈالا اور اس کے بنانیوالیکو اور سب کو ہلاک کیا اور اسکے اینٹ جلانے والیکو جلا دیا اور اسکے خمیر کرنیوالے کو ریزہ ریزہ کر خاک مین ملا دیا کوئی بانی کار کو اس کے زندہ نہ رکھا جب بیس برس گذرے ایک دن آسیہ خاتون رضؓ سر مین اپنے کنگھی کرتی تھین کنگھی ہاتھ سے گر پڑی تب بد دعا کی الٰہی تو فرعون بدبخت کو غارت کر فرعون نے اسبات کو سنکے انسے کہا اے آسیہؓ شاید تو موسیٰؑ اور ہارونؑ پر ایمان لائی قرینہ سے معلوم ہوتا ہے وہ بولی بیشک ہے آج چالیس برس ہوئے ہین مین خدا پر ایمان لائی ہون اتنے دن مسلمانی کو چھپا رکھا تھا اب ظاہر کیا فرعون نے انسے کہا کہ موسیٰ کے دین کو چھوڑدے تجھ کو مین سونیکا گھر بنا دونگا وہ بولی خدا نے میرے واسطے بہشت مین لعل و یاقوت کے اور جواہر کے مکان بنا رکھے ہین مین دنیا مین تمہارے سونیکا گھر نہین چاہتی ہون وہ ملعون بولا مین تجھ کو سخت عذاب مین ڈالونگا آسیہ بولی جو تیرے جی مین آوے سو کر ڈال مین ہرگز موسیٰؑ کے دین کو نہ چھوڑونگی تب ملعون نے حکم کیا کہ اسکے بدن سے کپڑے اتار کر زمین پر سلا کے چارون ہاتھ پاؤن مین لوہیکی میخین مارین بمجرد حکم ایسا ہی کیا جب اسکے جگر مین درد پہنچا تب مارے درد کے رو بسوئے آسمان کرکے کہا الٰہی فرعون مجھکو ستاتا اور

سیاست کرتا ہی تاکہ مین موسیٰؑ کے دین سے پھر جاؤن اور وہ کہتا ہی کہ سونیکا گھر بنا دون گا اور مین نہین چاہتی ہون تو اسکے عذاب سے مجھہ کو نجات دے پھر فرعون نے اُنسے کہا کہ ای آسیہ تو موسیٰ کے دین کو چھوڑ دے تب بچھپر اور عذاب نہ کرونگا وہ بولی ای فرعون تجھہ کو میرے بدن سے کام ہی میرے دلسے کیا علاقہ جو چاہے سو کر بعد اسکے فرعون شقی وہان سے الگ ہو گیا شخصے بصورت موسیٰؑ آکر کہنے لگا ای آسیہ اسوقت اللہ نے تیرے واسطے ہفت آسمان کے دروازے کھولا ہی فرشتے آسمان کے تمکو دیکھتے ہین اسوقت کچھہ حاجت اللہ سے مانگ تب وہ بولی قولہ تعالے اِذْ قَالَتْ

رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِہٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

ترجمہ جب بولی فرعون کی عورت ای رب بنا واسطے میرے اپنے پاس ایک گھر بہشت مین اور بچا نکال مجھہ کو فرعون سے اور اسکے کام سے اور بچا نکال مجھہ کو ظالم لوگون سے منقول ہی کہ آسیہ پہلے فرعون کے گھر مین آتے ہی یہہ بولی تھی الٰہی تو ہی مقصود تو ہی معبود جانم تب اسکے گھر مین داخل ہوئی مین جب اس عذاب مین فرعون کے گری بہت تکلیف اٹھائی فرعون نے کہا کہ تو موسیٰؑ کے دین کو چھوڑ دے مجھکو مان نہین تو تجھکو عذاب مین ڈالونگا یہہ سنکے آسیہ بولی ای فرعون تیرے عذاب سے مین نہین ڈرتی خدا میرا حافظ و ناصر ہی پھر فرعون نے حکم کیا تب انکو شکنجہ آہنی مین ڈالا تب اللہ تعالے نے اُسکی آنکھون سے حجاب اٹھا دیا اور گھر بہشت مین دکھلا دیا انکا خیال بہشت کیطرف رہا فرعون کا عذاب اُسپر کچھہ معلوم نہ ہوا مروی ہی کہ فرشتے نے ایک سیب لاکے بہشت سے اُسکے ہاتھہ مین دیا اُس مین جان اُسکی قبض ہو گئی تفسیر مین لکھا ہی کہ حضرت موسیٰؑ کو آسیہ خاتون نے پالا تھا فرعون کے گھر مین اور ان کی مددگار رہی تھین ایمان کی بات کہنے مین آخر ان کو فرعون نے مار ڈالا سیاست سے وہ شہید ہو گئین موسیٰؑ اور ہارونؑ نے چالیس برس فرعون کو دعوت کی خدا کی طرف آخر اُس مردود نے ایمان نہ لایا ایک دن حضرت موسیٰؑ کو مارنیکا خیال کیا اور کہا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْۤ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَلْیَدْعُ رَبَّہٗ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَکُمْ اَوْ اَنْ یُّظْھِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ؕ ترجمہ اور بولا فرعون اپنے ارکان دولت کو کہ مجھہ کو چھوڑ دو کہ مار ڈالون موسیٰ

کو اور پکارے اپنے رب کو مین ڈرتا ہون کہ بگاڑے تمھاری راہ یا نکالے ملک مین خرابی اور
فرعون کو موسیٰؑ نے یہہ جواب دیا کہ مین پناہ لیچکا ہون اپنے اور تمھارے رب کی ہر غرور والے سے جو
یقین نلاتا ہی حساب کے دن پر اور جسوقت فرعون نے اپنے لوگون کو یہہ بات کہی کہ چھوڑو موسیٰ کو
مار ڈالون اسوقت کوئی مومن وہان نتھا مگر ایک درود گر کہ جسنے حضرت موسیٰؑ کی ماکو ایک صندوقچہ
بنا کے دے گیا تھا جسمین رکھکے موسیٰؑ کو پانی مین ڈالا تھا وہان وہ حاضر تھا نام اسکا جبرئیل اسنے کہا
ای فرعون موسیٰ رسولِ خدا برحق ہی تم اسکو نہین مارسکوگے بہتر یہہ ہی کہ تو اسپر ایمان لا اور دین
اسلام قبول کر یہہ کہکر چلا گیا فرعون اسکو کچھہ نہ کرسکا بعد اس کے فرعون کے لوگون مین سے ایک شخص ایماندار
تھا وہ کہا قولہ تعالیٰ وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ مِّثْلَ یَوْمِ الْاَحْزَابِ مِثْلَ دَاْبِ
قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ وَیٰقَوْمِ اِنِّیْٓ
اَخَافُ عَلَیْکُمْ یَوْمَ التَّنَادِ ه یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ مَا لَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ه ترجمہ اور کہا
اس شخص نے کہ ایمان لایا تھا ای قوم میری تحقیق مین ڈرتا ہون کہ آوے تمپر دن ان فرقونکے مانند
جیسی رسم پڑی قوم نوح کی اور عاد اور ثمود کی اور ان کے پیچھے جو ہوئے اور نہین ارادہ کرتا ہی
اللہ ظلم کا واسطے بندونکے سو آگے یاد کروگے جو مین کہتا ہون تم کو اور مین سونپتا ہون اپنا کام
اللہ کو بیشک اللہ کی نگاہ مین ہین سب بندے موسیٰ نے ارادہ کیا کہ فرعون کے مکان سے
نکلجائے اور قبطیون نے قصد کیا کہ حضرت موسیٰ کو مارین اسوقت اللہ کے حکم سے جو شیر فرعونکے دروازہ
پر باندھے ہوئے تھے وہ سب چھوٹکر قبطیون کو پھاڑکر کھاگئے اور باقی جو لوگ تھے فرعون کے پاس
انھون نے خبر پہنچائی اور جو لوگ فرعون کے نزدیک تھے انھون نے کہا قولہ تعالیٰ وَقَالَ الْمَلَاُ
مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰی وَقَوْمَهٗ لِیُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَیَذَرَکَ وَاٰلِهَتَکَ قَالَ
سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ه ترجمہ اور کہا سرداروں نے قوم
فرعون کے کہ کیا چھوڑ دیتا ہی تو موسیٰؑ کو اور اسکی قوم کو کہ دھوم اٹھاوین ملک مین اور
موقوف کرے تجھکو اور تیرے بتون کو کہا فرعون نے اب ہم مارینگے انکے بیٹے اور جیتی رکھینگے

ان کی عورتین اور انپرہم زور آور رہین تب فرعون نے حکم کیا کہ بنی اسرائیل کے جتنے بیٹے ہین سبکو
مار ڈالو اور انکی بیٹیان جتنی ہین رکھو اور مرد اپنی عورت کے ساتھ سونے نپاوے سبکو منع کردو
ہم قاہر ہین وہ مقہور ہم جبار ہین وہ مجبور ہم پیسے والے ہین وہ مفلس ہمسے مقابلہ کیونکر کوئی کریگا
ان باتونکو بنی اسرائیل سنکر حضرت موسیٰؑ سے کہنے لگے اے حضرت اگر آپ نہ آتے تو اتنا عذاب بھی
ہمپر فرعون نہ کرتا پہلے سے زیادہ عذاب کرنے لگا اب ہمپر بڑی سختی پڑی حضرت موسیٰ نے ان
سے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ مُوسیٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا
مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ قَالُوا أُوذِينَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ
مَا جِئْتَنَا قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝
ترجمہ موسیٰ نے کہا اپنی قوم کو مدد مانگو اللہ سے اور ثابت رہو زمین ہے اللہ کی وارث کرے اسکا
جسکو چاہے اپنے بندون مین سے اور آخر بھلا ہے ڈروالونکا وے بولے ہمپر تکلیف رہی تیرے آنیسے پہلے
اور جب تو ہم مین آچکا کہا موسیٰؑ نے نزدیک ہے کہ رب تمھارا ہلاک کریگا تمھارے دشمن کو اور نائب کریگا تمکو
ملک مین پھر دیکھیگا تم کیا کام کرتے ہو پس موسیٰؑ ہر سال فرعون کو اور اسکی قوم کو ایک ایک نشانی
دکھاتے گئے خدا کے عذاب سے ڈراتے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ
بَيِّنَاتٍ ترجمہ اور دین ہمنے موسیٰؑ کو نو نشانیان صاف جب عذاب سے انکافرون کو ڈراتے
تب وے کہتے تھے اے موسیٰؑ اگر اس عذاب سے ہم کو تو بچا لیگا تو تجھپر ایمان لاوینگے جب موسیٰؑ
دعا کرتے تو عذاب اسوقت کاٹل جاتا پھر کافر اس سے منکر ہوتے ایمان نہ لاتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ
نے کہا ہے وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ
عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَىٰ أَجَلٍ هُمْ
بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ۝ ترجمہ اور جس بار پڑتا ان کافرونپر عذاب تو بولے اے موسیٰ پکار ہمارے
واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہے تجھکو تیرے رب نے اگر تو اٹھا دے ہمسے یہہ عذاب بیشک
تجھکو مانین گے اور رخصت کرینگے تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو پھر جب اٹھا لیا ہم نے

انسے عذاب ایک وعدے تک کہ انکو پہنچتا تھا تبھی منکر ہو جاتے ہرگز ایمان نہ لاتے عہد شکنی کرتے
اور نشانیان ہم بڑی بڑی دکھاتے ایک سے ایک چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وَمَا نُرِيهِم
مِنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا وَأَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ه وَقَالُوا يَا أَيُّهَا
السَّاحِرُ الخ ترجمہ اور جو دکھاتے گئے ہم ان کو نشانی سو دوسری سے بڑی اور پکڑا ہم نے
اسکو عذاب مین شاید وے باز آوین شرک سے اور کہنے لگے موسیٰؑ کو ای جادوگر پکار ہمارے
واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہی تجھہ کو تیرے رب نے ہم مقرر اوپر آوینگے پھر جب اٹھائی
ہمنے انپر سے تکلیف تبھی وہ وعدے توڑ ڈالتے اسیطرح نو دفع نو نشانیان حضرت موسیٰ انپر
لائے اور ان کو ڈراتے گئے پہلے نشانی قحط نازل کیا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَلَقَدْ أَخَذْنَا
آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ه اور ہم نے پکڑا فرعون والون کو
قحطون مین اور میوون کے نقصان مین شاید وے نصیحت پکڑین پس غضب الٰہی سے تین برس مصر مین
قحط رہا اسکے اندر زراعت اور میوے کچھہ پیدا نہین ہوئے مارے بھوک پیاس کے لوگون نے
فرعون کے پاس گریہ وزاری کی تب وہ ملعون نے ستر ہزار مہمان سرا بنا کے لوگون کو کھانا کھلایا
آخر لاچار ہوکر طعام داری موقوف کیا پھر لوگ سب بے اعتقاد ہوکر کہنے لگے ای فرعون یہہ جو ہمپر
قحط ہی یہہ موسیٰؑ کی بد دعا ہی فرعون نے انسے کہا کہ تم موسیٰ سے یہہ بات جا کے کہو ای
موسیٰ یہہ عذاب قحط خدا ہمپر سے اٹھالے تب تمہرا ایمان لا دینگے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَٰذِهِ ه وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ ترجمہ
پس جب پہنچی ان کو بھلائی لگے کہنے یہہ ہی ہمارے واسطے اور اگر پہنچی ان کو برائی تو شومی بتاتے
موسیٰ کی اور اسکے ساتھہ والون کی آخر قوم فرعون موسیٰ کے پاس جا کے مکر و فریب سے رو رو کے کہنے لگی
ای موسیٰؑ اپنے خدا سے کہو یہہ قحط ہمپر سے دور کرے تب ہم ایمان لاوینگے پھر حضرت نے دعا کی
قحط جاتا رہا اور پانی برسا ایسا کہ تین سو کوس تک زمین مصر مین پانی برسا سب چیز و نمین تازگی
آگئی زراعت بہت ہوئی قحط جاتا رہا تو بھی وے مردود ایمان نلائے اور کہنے لگے ای موسیٰ جو کچھہ تو

لاویگا ہمارے پاس نشانی کہ ہم کو تو اُسسے جادو کرے سو ہم تجھہ کو نہین مانینگے پھر حضرت موسیٰ
نے دعا کی یہہ بلائین انپر نازل ہوئین حق تعالیٰ فرماتا ہے فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ
وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ پھر بھیجے
بھیجا انپر طوفان مینہہ کا اور ٹڈے اور چچڑی یعنے جوئین اور مینڈک اور لہو کتنی نشانیان جدی
جدی پھر تکبر کرتے رہے اور تھے وے لوگ گنہگار تفسیر مین لکھا ہے حضرت موسیٰ کو چالیس برس
فرعون سے مقابلہ رہا اسبات پر کہ بنی اسرائیل کو اپنے وطن جانیدے اُسنے نمانا تب موسیٰ نے
دعا کی یہہ بلائین اسپر پڑین دریائے نیل چڑھ گیا کھیت اور باغ اور گھر بہت تلف ہوئے اور ٹڈیان سبزی
کھا گئین اور آدمیون کے بدن مین اور کپڑون مین چچڑیان پڑ گئین اسیطرح ہر چیز مین مینڈک
پھیل گئے اور پانی لہو بن گیا آخر ہرگز اُن کافرون نے موسیٰ کو نمانا سب سے پہلے عذاب طوفان اُن پر
نازل ہوا لوگون نے کہا ای موسیٰ اس بلا سے ہمکو نجات دے تب تجھپر ایمان لاوینگے پھر حضرت نے دعا کی
طوفان جاتا رہا سبزی اور زراعت بہت پیدا ہوئی بعد اسکے حضرت نے انسے کہا اب ایمان لاؤ اپنا
وعدہ پورا کرو انھون نے کہا کہ اب ہم تمکو نہین مانتے کیونکہ یہہ زراعت اور پانی ہر سال ہمارا بُت
ہمکو دیتا ہے یہہ تمھاری دعا سے نہین پھر حضرت موسیٰؑ نے دعا کی ٹڈیان بہت آئے تمام زراعت
کھا گئے پھر کافرون نے کہا ای موسیٰؑ یہہ بلا مین عذاب ٹڈیکا موقوف کروا ہم تیرے خدا پر
ایمان لاوینگے پھر حضرت نے دعا کی خدا کے حکم سے باد نے تمام ٹڈیون کو دریا مین لیجا کر ڈالدیا
پھر کافرون نے کہا ای موسیٰؑ یہہ بلا تمھاری شومی سے تھی ہم تمپر یقین نہین لاتے بعد اسکے حضرت
نے پھر دعا کی چچڑیان لوگون کے بدن مین اور کپڑے مین پیدا ہوئے یہانتک کہ کاٹ کاٹ کے
کھانے لگے پھر لاچار ہوکر حضرت موسیٰ کے پاس آئے کہنے لگے ای موسیٰ پھر ہمارے حال پر تو دعا کر
کہ اس بلا سے ہم نجات پاوین تو تم پر ایمان لاوینگے تب حضرت نے پھر دعا کی یہہ بلائین جاتی رہین پھر ان
کافرون نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ ای موسیٰ یہہ سارا کھیل تیرے جادو کا ہے ہم تجھہ کو ہرگز نمانینگے
تو بڑا جادوگر ہے قولہ تعالیٰ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ

ترجمہ اور کہنے لگے کافر اے موسیٰ جو تو لاویگا ہم پاس نشانی کہ تو ہمکو اسّے جادو کرے
سو ہم تجھہ کو نہ مانینگے پھر حضرت نے دعا کی مینڈک بیشمار پیدا ہوئے کہ کوئی جگہہ ان کافرون کے چلنے
پھرنے اٹھنے بیٹھنے کو خالی نہ رہی تمام مینڈک سے بھری تھی سب پلید اس عذاب سے عاجز رہے
اور اگر ایک مینڈک مارتے تو بجائے اسکے ہزار پیدا ہوتے فرعون کے پاس لوگون نے جا کے
کہا ہم اس کے عذاب سے نہین ٹھہر سکتے ہم موسیٰ سے عاجز رہے کہ ہر ہفتے مین ایک ایک بلا مین
ہمکو ڈالتا ہی فرعون بولا تم مت ڈرو یہہ اسکے جادو کا کھیل ہی تم اسکے پاس جا کے کہو ای موسیٰ
تب ہم تمکو مانینگے اب کے دفعہ اس بلا سے ہمکو نجات دے تب اُنھون نے جا کے حضرت سے التجا کی پھر حضرت
نے دعا کی خدا کے حکم سے مینڈک موقوف ہوئے بعد اسکے حضرت نے انسے کہا کہ اب تم ایمان لاؤ خدا پر
آخر منکرون نے نہ مانا جہنم کی راہ لی پھر حضرت موسیٰ نے خدا کی درگاہ مین مناجات کی تب تمام
پانی ان مردودون کے پینے کا دریا ندی نالے مین لہو بن گیا جب بنی اسرائیل اسے پیتے تو پانی
ہوتا اور اگر فرعون کی قوم پیتی تو خون بن جاتا پھر وے عاجز ہو کر فرعون سے کہے ای خداوند جان و مال
ہمارے پینے کا پانی دریا ندی نالیکا سب لہو بن گیا اب ہم پانی بغیر مرتے ہین فرعون نے کہا یہہ
سب سحر سازی موسیٰ کی ہی پھر تم اس سے جا کے کہو ای موسیٰ اب کے دفع بلا سے ہمکو نجات دے تب
تمھارا دین قبول کرینگے پھر موسیٰ نے دعا کی خدا کے حکم سے وہ ندی نالیکا خون پانی ہو گیا اور جیسے اسیطرح
حضرت موسیٰ کی بد دعا سے ہر ہر بلا ان کافرون پر نازل ہوتی تھی تب وے عذر و حیلہ سے ایمان
لاوینگے کہکے حضرت موسیٰ کے پاس جا کے بلا دور کر ڈالتے پیچھے منکر ہوتے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا الخ ترجمہ اور جس بار پڑتا ان کافرون پر
عذاب تو بولتے ای موسیٰ پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہی تجھہ کو تیرے
رب نے اگر تو نے اٹھایا ہم سے یہہ عذاب تو بیشک تجھہ کو مانینگے اور رخصت کرینگے تیرے
ساتھہ بنی اسرائیل کو خدا فرماتا ہی پھر جب اٹھا لیا ہم نے انسے عذاب ایک وعدے تک کہ انکو
پہنچنا تھا تبھی منکر ہو جاتے ہرگز ایمان نلاتے موسیٰ اور ہارون نے انکو یہہ دعا کی ای رب تو نے دی ہے

فرعون اور اسکے سرداروںکو زینت مال دنیا کا اور رونق زندگی مین ای رب بہکاوین تیری راہ سے لوگون کو سب مال و دولت انکا تو مٹا دے وہ یہہ ہے قولہ تعالیٰ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ ترجمہ موسیٰ نے کہا ای رب مٹا دے انکے مال اور سخت کر انکے دل کو کہ نہ ایمان لاوین جبتک دیکھین دکھ کی مار پس اللہ نے فرمایا قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ترجمہ فرمایا اللہ نے قبول ہو چکی دعا تمھاری ای موسیٰ سو تم دونو ثابت رہو اور مت چلو راہ ان کی جو انجان ہی پس خدا کے حکم سے فرعون اور ان کی قوم کا مال و متاع درم دینار و میوے سب پتھر ہو گئے یہانتک کہ مرغیان انڈے دیتین زمین پر گرتے ہی سنگ ہو جاتے پھر حضرت موسیٰ کے پاس جا کے التجا کی ای موسیٰؑ یہہ جو ہماری چیزین پتھر ہوئی ہین اگر تیری دعا سے اچھی ہو جائین تو ہم تیرا دین قبول کرین گے تب حضرت نے دعا کی سب چیزین جیسی اول تھین ویسی ہو گئین پھر سب کا حضرت موسیٰؑ کی نبوت کے منکر ہوئے اور جادوگر ٹھہرالئے باوجود اس نو علامات کے اول عصا دوسرا ید بیضا تیسرا طوفان چوتھا قحط اور پانچوان ٹڈی کا چھٹے جوئین ساتوان مینڈک آٹھوان لہو نوین طمس پھر بھی کافرون نے موسیٰؑ پر نہ ایمان لائے آخر وحی نازل ہوئی ای موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر رات کو مصر سے نکلکر لب دریا جا رہو ایسا کہ اہل مصر کو تمھارے جانے کی خبر نہ ہو تم کو دریا کے پار کر دونگا فرعون کو اور اسکی قوم کو دریا مین ڈبا مارونگا تب تم اور تمھاری قوم اسکے شر سے رہائی پاؤ گے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ترجمہ اور حکم بھیجا ہمنے موسیٰ کو کہ رات کو لے نکل میرے بندون کو البتہ تمھارے پیچھے لگین گے فرعون مع لشکر کے اور ہم انکو غرق کرینگے اور تم پار اتر جاؤ گے

بیان موسیٰ علیہ السلام کا بارشاد جناب باری کے بنی اسرائیل کو رات کو لیکر مصر سے نکل جانے کا اور فرعون نے اپنی قوم سمیت دریا مین غرق ہونیکا

بحسب حکم الٰہی دوسرے دن قوم بنی اسرائیل نے فرعون کے پاس جاکے جو جو لوازمات سونے اور چاندی
کپڑے زیورات وغیرہ سامان چاہتا تھا عاریت مانگا فرعون نے خوش ہوکر انکو حکم کیا کہ جو کچھ
تمھارے درکار ہو سو ہماری سرکار سے بے تکلف جواہرات کا گنج کھولکے لے لو تب بنی اسرائیل فرعون
کے حکم پانیسے خزانہ خانہ مین جاکے سونے چاندی لعل و جواہر و زیور جو کچھ انکو مطلوب و مقصود تھا ہامان
اور قبطی کے گھر سے لیلیئے اور قبطی نے ان کو دینے مین کچھ تردد نہ کیا کیونکہ ہر سال بنی اسرائیل ان
سب سے زیورات عاریت مانگ کے نماز پڑھنے کے لئے عید کے دن میدان کی طرف نکل جاتے تھے
اسلیئے آج بھی چاندی سونیکے اسباب دینے مین ان پر کچھ گمان فرار کا نہ کیا بے تکلف دے دیا کہتے
ہین کہ شمار مین بنی اسرائیل چھہ لاکھ مرد عاقل اور بالغ سوائے عورت اور لڑکے کے تھے سب کمر باندہ
کے شب کو مصر سے نکلجانے کو تیار ہوئے خدا کی مرضی سے ایسا ہوا اسدن وبا پڑی شہر مین ہر
قبطیونکے گھر مین بڑا بیٹا مر گیا وے اپنے غم مین رونے لگے جب رات ہوئی موسیٰ مع لشکر مصر سے
نکلگئے اور ہارون کو مقدم لشکر کرکے قوم بنی اسرائیل کو فوج فوج سبط سبط پیچھے سے روانہ کئے اور
آپ بھی چلے دریائے نیل کے کنارے ایک میدان مین جا رہے تاریخ نوین شب روز یکشنبہ محرم الحرام
کی تھی جب سحر ہوئی فرعون کو خبر ہوئی کہ موسیٰ اور تمام بنی اسرائیل ملکر تمھارا مال و متاع سونے
چاندی وغیرہ لیکر شب گذشتہ کو مصر سے نکلکر بھاگ گئے فرعون بولا تم جاؤ اور اسکا پیچھا کرو پکڑکے
سب کو لاکر مار ڈالو اتنا مال و اسباب تمھارا ہمارا دغا سے لے بھاگے اور شہر اور بندروں کے
سپہ سالار کو خبر بھیجی اور نقارہ کوس رحلت کا مارا ایسا کہ اسکی آواز بارہ کوس تک جاتی تھی یہہ
سنکر تمام سپاہ و لشکر چارون طرف سے شام کے وقت دوشنبے کے روز فرعون کے در پر آ حاضر
ہوا اسنوا امیر سردار لشکر فوج کے تھے اور ایک ایک سردار کے ساتھ سات سات سو مرد جنگی رہتے اور
فرعون اپنے سات لاکھ غلام سیاہ پوش اور وہ بھی سیاہ پوشاک پہن گھوڑے پر سوار ہوکر اور
ہامان وزیر کو مقدم لشکر کرکے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پیچھا کیا آخر بنی اسرائیل کو
دریا کنارے جا ملے وہ سب تین شبانہ روز دریا کے کنارے تھے فرعون کے فوج کی حشمت اور

دبدبہ دیکھکے خوف سے کہنے لگے شاید فرعون ہمکو پکڑ لیگا اتنے لشکر سے ہم مقابلہ نہین کر سکینگے فوج اسکی بہت ہی حضرت موسیٰؑ نے کہا قولہ تعالیٰ فَلَمَّا تَرَاءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰی اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ تا آخر آیت ترجمہ پس جب مقابل ہوئین دونون فوجین کہنے لگے موسیٰ کے لوگ ہم تو پکڑے گئے کہا موسیٰؑ نے کوئی نہین میرے ساتھ ہی میرا رب اب مجھکو راہ بتادیگا بچا لیگا فرعون سے ہمکو کچھ ڈر نہین اسوقت جبرئیلؑ نازل ہوئے کہا اے موسیٰ اپنا عصا مار دریا پر قولہ تعالےٰ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ الیٰ آخر ترجمہ پس حکم بھیجا ہمنے موسیٰ کو کہ مار اپنے عصا سے دریا کو جب مارا پس پھٹ گیا تو ہو گئی ہر پھانک جیسا بڑا پہاڑ اور نزدیک کردیا ہمنے اسجگہہ دوسرون کو اور بچا دیا ہمنے موسیٰ کو اور ان لوگون کو جو ساتھ اسکے تھے سب کو اور ڈبا دیا ہمنے دوسرونکو یعنے فرعون اور اسکے لشکر کو تفسیر مین لکھا ہی جب موسیٰ نے دریا مین عصا مارا پانی پھٹ کر بارہ گلیان پڑ گئین اور بیچ مین پانی کے پہاڑ کھڑے رہگئے تب بارہ قبیلے بنی اسرائیل کے اسمین اترکر پار ہو گئے اور قوم فرعونیہ ڈوب کر مر گئی اور دوسری روایت ہے کہ جب حضرت موسیٰ نے عصا مارا دریا خشک ہو گیا اور بارہ رستے نکلگئے بنی اسرائیل بارہ قوم تھے بارہ راہ سے نکلگئے اور فرعون ملعون نے دریا کے کنارے جاکے دیکھا کہ بارہ رستے دریا مین ہو گئے تب لعین سوچا شاید یہہ موسیٰ کے جادو سے ہے یا معجزہ پیغمبری سے اگر میرا لشکر دیکھے تو شاید انپر ایمان لاویگا تو بڑی ندامت ہوگی تب حیلہ سازی سے اپنے لشکر کو کہا کہ اب ہمکو خوب یقین ہوا کہ موسیٰ بڑا جادوگر ہی دیکھو تو جادو سے دریا کا پانی سکھا دیا اور بارہ رستے اسمین بنا لئے تاکہ لوگ دیکھکے اسکے خدا پر ایمان لاوین اور اسکی نبوت پر قایل ہوئین اور دل مین یون بھی کہتا تھا کہ میری فوج کو دریا مین اُن کے پیچھے جانیسے پانی ڈبا ماریگا کیونکہ دو طرفہ مثال پہاڑ کے دیوار سا معلق کھڑا ہی یہی دل مین پس و پیش کرتا تھا کہ دریا مین گھوڑا ڈالون یا نہین اتنے مین فوراً جبرئیلؑ ایک اسپ مادہ پر سوار ہو کر فرعون کے گھوڑے کے سامنے آکھڑے ہوئے اور وہ مردود اسپ نر پر سوار تھا جبرئیلؑ نے جلدی سے اپنے گھوڑے کو اسکے سامنے دریا مین ڈالا اور فرعون کے گھوڑے نے

وہ اسپ مادہ جبرئیل کی دیکھکر اسکے پیچھے کود پڑا ہرچند چاہا فرعون نے کہ اپنے
گھوڑیکی باگ تھام لے مگر روک نہ سکا اور فرشتے سوار انکے فرعون کے لشکر کے گھوڑونکو چابک مارکر
بیچ دریا کے لیجا کر ڈالدیا جب لشکر فرعون بیچ دریا کے آچکا اسیوقت موسیٰ نے چاہا کہ دریا مین
عصا مارکر ان کی راہ نکالدین تب ندا آئی ای موسیٰ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا إِنَّهُمْ جُنْدٌ مُغْرَقُونَ
ترجمہ ای موسیٰ چھوڑ دے دریا کو خشک تحقیق وے لشکر ڈوبنے والے ہین تب وہ پانی جو دیوار سا
ہوا پر معلق تھا سو دونو طرف سے آکے اسکو ڈبا مارا مروی ہے کہ فرعون ڈوبتے وقت کہتا تھا مین ایمان
لایا بنی اسرائیل کے خدا پر اور اسکے رسول پر چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ
الْبَحْرَ الی آخرہ ترجمہ اور پار کیا ہمنے بنی اسرائیل کو دریا سے پھر پیچھے پڑا انکے فرعون اور اسکا
لشکر شرارت سے اور زیادتی سے جبتک کہ پہنچا اسپر ڈوبا و کہا فرعون نے کہ ایمان لایا مین
کہ کوئی معبود نہین مگر جسپر ایمان لائے بنی اسرائیل اور مین بھی فرمانبردارون سے ہون خدا کے
فرمانے سے جبرئیل نے اسکو کہا قولہ تعالیٰ آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ
فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ الی آخرہ ترجمہ کیا اب ایمان لاتا ہے اور تحقیق تو نافرمانی کرچکا پہلے
اسسے اور تھا تو مفسدونسے فایدہ جبرئیل نے کہا اسکو ای فرعون تو ساری عمر اللہ کا مخالف رہا
اب عذاب دیکھ کر یقین لایا اسوقت کا یقین لانا کیا معتبر ایک مشت خاک اسکے منہہ پہ رکھدی پس
وہ بدبخت اپنے لشکر سمیت دریائے نیل مین ڈوب مرا ترجمہ سو آج بچا دینگے ہم تجھکو تیرے بدن سے
تو ہووے اپنے پچھلون کو نشانی اور البتہ بہت لوگ ہماری قدرتونپر دھیان نہین کرتے فایدہ وہ جیسا
بیوقوف ایمان لایا بے فایدہ ایسا ہی اللہ نے مرگئے پیچھے اسکا بدن دریا مین سے نکالکر ٹیلے پر ڈالدیا
کہ بنی اسرائیل دیکھکر شکر کرین اور عبرت پکڑین بدن بچنے سے اسکو کیا فایدہ پس موسیٰ نے اپنی
قوم سے کہا کہ فرعون اپنے لشکر سمیت خدا کے حکم سے دریا مین غرق ہوا یہہ سنکے بنی اسرائیل
نے کہا ای حضرت جبتک ہم اسکو اپنی آنکھون سے نہ دیکھینگے تب تک اسکے ڈوبنے پر ہمکو یقین نہ
ہوگا تب موسیٰ نے خدا کی درگاہ مین دعا مانگی تب موج دریا نے ان سبکی لاش کو جہان بنی

اسرائیل نے پہاڑ دنپہ پھینک دیا ہڈیان انکی درہم برہم شکست ہوتی تھین اس عذاب مین قالب کے اندر رہی
جان تھی بنی اسرائیل دیکھتے تھے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَاَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ
ترجمہ اور ڈبا دیا ہمنے فرعون کے لوگون کو اور تم دیکھتے تھے ایک شخص نے بنی اسرائیل کی قوم سے
آرزو کی کہ اگر اللہ مجھہ کو فرعون کو ملا دیوے تو اسکی ڈاڑھی سے اپنے گھوڑے کی باگ بناؤن گا
اور اللہ کی مرضی اسیدن فرعون کو بارش سرخ دریا کے کنارے مردہ پائے اور اسکی ڈاڑھی
سے گھوڑے کی باگ بنائی اور اس کے وزیر ہامان بے ایمان کو بہت ڈھونڈھا پر نہ ملا تب
وحی نازل ہوئی ای موسیٰ مصر مین جا ہامان کو مصر مین پاؤگے اسکو دوسرے عذاب مین گرفتار کرونگا
تب موسیٰ و ہارون اپنی قوم کو لے کر مصر مین آئے اور فرعون کے گھرون مین جا منزل گاد کئے
اور قوم بنی اسرائیل اپنے اپنے گھرون مین جا رہے مال اسباب ان کو بہت ہاتھہ لگا چنانچہ
اللہ تعالی فرماتا ہی فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ كَذٰلِكَ
وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ٥ ترجمہ پس نکالا ہمنے فرعون کو اور اسکی قوم کو باغون سے اور چشمون سے
اور گنجون سے اور مکانون پاکیزہ سے اسیطرح سے کیا اور وارث کردیا ہمنے اُن کا بنی اسرائیل کو
مفسرون نے لکھا ہی کہ فرعون کے گھر کو اللہ نے مقام کریم فرمایا اسواسطے کہ ستر مہمان سرا اُسنے
تکلف سے بنایا تھا بنی اسرائیل کو اللہ نے اسی مکانون کا وارث کیا اور ہامان ملعون وزیر فرعون
جو تھا وہ اندھا ہوکر دربدر ٹکڑا نان کا گدائی سے کھاتا پھرتا تھا موسیٰ نے اسکو دیکھکر جناب باری
مین مناجات کی الٰہی تو نے فرمایا تھا کہ ہامان کو فرعون کے ساتھہ ڈبا مارونگا اب تک وہ تو
زندہ ہی ندا آئی ای موسیٰ اسکو مین نے خلق مین محتاج کیا اور دربدر مانگتے پھرنا ہمیشہ روز
اسکی گویا نئی موت ہی بلکہ ہزار دفع اس سے مرنا بہتر ہی یہہ سنکر موسیٰ شکر خدا بجا لائے جب
ملک مصر تمام انکے ہاتھہ مین آیا اور کافر سب نیست و نابود ہوئے تب خاطر جمع ہوکر اپنی عورت صفورہ
کے پاس کہ جسکو میدان مین اُن کو رکھہ گئے تھے جا کے دیکھتے ہین کہ دو لڑکے ان کے بطن سے توامان
پیدا ہوئے اور بھیڑ بکری مال اسباب سب سلامت پائے بلکہ بکریان اور دونی ہوگئین وہان سے

سبکو لیکر اپنی والدہ کے پاس مصر مین تشریف لائے اور یہان مقیم اور منتظر ایفائے وعدہ حق تعالی کے تھے کہ طور پر جا کے مناجات کرین پس اللہ نے انکو بلا لیا طور پر مناجات کے واسطے کہ وعدہ اللہ کا پورا ہوا فرعون کے باب مین

بیان موسی علیہ السلام کے کوہ طور پر جانیکا اور بعد اسکے انکی قوم نے گوسالہ پوجنیکی کیفیت

موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام طور پر جا کے مناجات کرنے لگے خدا کے حکم سے فرشتون نے بہشت سے کرسی لا کر موسیٰ کے بیٹھنے کو دی اور کہا ای موسیٰ نعلین اپنے پانون سے اتار کر کرسی پر بیٹھکے مناجات کر کیون کہ یہہ جگہہ برکت کی اور مقدس ہی قدم تیرا اسپر گریگا تب موسیٰ نے بارشاد جناب باری نعلین اپنے پانون سے اتار کر کرسی پر بیٹھکے مناجات کی بعد اسکے حکم الہی ہوا ای موسیٰ تیس رات دن روزہ رکھہ کہ مین تجھپر کتاب توراۃ نازل کرونگا کہ جس مین خلایق راہ پاوین میری طرف اور شریعت سیکھین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً ترجمہ اور وعدہ دیا ہمنے موسیٰ کو تیس رات کا تب حضرت موسیٰ نے تیس رات دن کا روزہ رکھا متواتر تب اپنی قوم سے کہا کہ خداتعالی مجھپر کتاب توراۃ نازل کریگا تاکہ تم کو شریعت سکھاؤن اور تم ہدایت پاؤگے وے بولے ای موسیٰ ہم جبتک آنکھون سے اپنی نہ دیکھینگے تب تک ہم کو یقین نہ ہوگا تب حضرت موسیٰ نے انسے کہا کہ چلو تم چند آدمی پیر و عالم سردار قوم میرے ساتھہ کوہ طور پر کتاب دکھاؤنگا تب اُنہتر آدمی عالم و صالح ساتھہ لئے اور ایک آدمی یوشع بن نون دیرینہ ریش سفید تھا اسکو لیکر ستر آدمی پورے کئے اور کہا کہ تم سب با طہارت لباس پاکیزہ پہنکر میرے ساتھہ چلو چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَاخْتَارَ مُوسَىٰ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا ترجمہ اور چن لئے موسیٰ نے اپنی قوم سے ستر مرد واسطے وعدہ کے ہمارے پاس پس سب کو لے کر طور پر آئے اور ایک پتا درخت سے توڑکر چبانے لگے اور منتظر حکم الہی کے ہے فورًا جناب باری سے حکم ہوا ای موسیٰ مین نے تجھہ کو روزہ رکھنے کہا تھا کسو اسطے تونے روزہ توڑا حضرت موسیٰ نے کہا خداوندا تجھہ کو خوب معلوم ہی مین نے تیس روزے رکھا مگر بوئے دہن سے ڈرا مبادا میرے منہہ سے بو نکلے اسواسطے پتا چبایا مسواک کیا حکم ہوا

ای

ای موسیٰؑ میری خدائی کی قسم ہے روزہ دار کے منہہ کی بو مجھکو خوش آتی ہی زیادہ مشک و عنبر سے
کیونکہ بے اجازت میرے تو نے افطار کیا اسلیئے اسکے بدل اور دس رات روزہ رکھہ پس حضرت
موسیٰؑ نے ذی الحجہ کی شب غرہ سے روزہ رکھا محرم کی دسوین تاریخ تک چالیس روزے
پورے کئے جیسا کہ حقتعالیٰ نے فرمایا وَاَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهٖ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً
ترجمہ اور پورا کیا اسکو موسیٰؑ نے اور دس روزے سے تب پوری ہوئی مدت اُس کے رب کی چالیس رات
کیونکہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو وہ ستر آدمی کے سامنے جو طور پر گئے تھے فرمایا ای موسیٰؑ
اور دس روزے رکھہ تب تورات دونگا اسبات کو سنکے وہ سب یقین نہ لائے اور حضرت
موسیٰؑ سے کہا قولہ تعالیٰ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً ترجمہ اور جب کہا تم نے
ای موسیٰؑ نہ ایمان لاوینگے ہم تم پر یہانتک کہ دیکھین ہم اللہ کو ظاہر سامنے موسیٰؑ نے انسے کہا
تم سخن خالق اور مخلوق کی تمیز نہ کر سکوگے میرے ساتھہ کیون کہ مخلوق کی بات
بغیر کان کے دوسرے اعضاء سے نہین سنی جاتی ہی اور خالق کی بات تو صرف کان پر موقوف ہے بلکہ سب
ہی معانی در معانی راز باراز ہرچند کہ موسیٰ نے کہا اُنھون نے نمانا ناگاہ اللہ کی طرف سے ایک آتش
اُنپر آگری وہ ہفتاد تن جلکے مر گئے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ
وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ترجمہ پھر لیا تم کو بجلی نے اور تم دیکھتے تھے بعد اس کے موسیٰؑ تاسف
کرنے لگے الٰہی قوم بنی اسرائیل کو مین کیا جواب دونگا وہ سب کیا کہینگے مجھہ کو تب حضرت کی
دعا سے اللہ نے ان کو زندہ کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ترجمہ پھر جلا یا ہمنے تم کو پیچھے مرنے کے تمھارے تاکہ تم شکر کرو بعد اسکے
موسیٰؑ نے اُن سب کو لیکر مصر مین آئے اور دس روزے رکھہ کے پھر ان کو لے کر طور کی طرف گئے اور
ان کو کہا کہ مین آگے جاتا ہون طور پر تم میرے پیچھے آؤ یہہ کہکر جب موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے
خطاب آیا قولہ تعالیٰ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ
اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ۝ ترجمہ کیون جلدی کی تو نے اپنی قوم سے ای موسیٰؑ بولا وے میرے

میرے پیچھے ہین اور مین جلد آیا تیری طرف اے میرے رب کہ تو راضی ہو مفسرون نے لکھا ہے کہ موسیٰ
نے اسوقت طور پر بلا واسطے ستر کلمے جناب باری سے سنکر نہایت عشق کے شوق ذوق مین
بے اختیار کہا قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ ترجمہ کہا موسیٰ نے ای رب تو مجھ کو دکھا کہ مین تجھ کو
دیکھون یہہ سنکے فرشتے آسمان کے کہنے لگے ای پسر عمران کلام الٰہی تو نے سنا اور طمع رویت
بیچون رکھتا ہی پھر آواز آئی ای موسیٰ زمین کی طرف دیکھ جب دیکھا تحت ثری مین جتنی مخلوقات تھی
نظر آئی کہا خداوندا یہہ سب تیری مخلوقات ہے مجھے دیدار اپنا دکھلا پھر آواز آئی ای موسیٰ آسمان
کی طرف دیکھ جب دیکھا عرش تک نظر آیا پھر عرض کی خداوندا سا کنان آسمان تیرے آفریدہ
ہین مجھکو دیدار اپنا دکھلا اتنے مین ستر ہزار فرشتے مہیب شکل آسمان سے نزول ہوکر گرد بگرد
حضرت موسیٰ کے پھر کر کہنے لگے یَا ابْنَ النِّسَاءِ الْحَیْضِ تَطْمَعُ فِیْ رُؤْیَةِ رَبِّ الْعِزَّةِ ای بیٹا
عورت حیض ہونیوالی کا جلیل جبار کو دیکھنے چاہتا ہی تب یہہ آواز سنکر موسیٰ مارے ڈر کے
بیٹھ گئے پھر بعد ایک لحظہ کے امواج عشق نے جوش مارا ذوق شوق سے پکارا قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ
اَنْظُرْ اِلَیْکَ ہ بولا موسیٰ ای رب تو مجھ کو دکھلا مین تجھ کو دیکھون پھر ستر ہزار فرشتے بصورت
گرگ اور شیر کے نزول ہوکر ایک مہیب آواز سے حضرت موسیٰ کو پکارے جسطرح اول فرشتے
پکارے تھے یَا ابْنَ النِّسَاءِ الْحَیْضِ اَتَطْمَعُ فِیْ رُؤْیَةِ رَبِّ الْعِزَّةِ کہتے ہین کہ سات دفعہ حضرت
موسیٰ نے پکارا یَا رَبِّ اَرِنِیْ اور فرشتے آسمان کے ان کو یہی کہتے تھے یَا ابْنَ النِّسَاءِ
الْحَیْضِ اَتَطْمَعُ تا آخر پھر ستر ہزار شخص پشمینہ پوش اپنی صورت مین دیکھا عصا ہاتھ مین اور
پکارتے ہوئے یَا رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ یہہ سنکر موسیٰ متعجب ہوئے کہ ہر شخص خواہندہ دیدار حق
تعالیٰ کا ہوا تب موسیٰ نے عرض کیا الٰہی اُنکے سوا میرے مانند اور بھی کوئی دوسرا ہے خطاب آیا
ای موسیٰ میری قربت کے سبب تو نے بزرگی پائی اپنے تئین جانتا ہی کہ تیرا سا کوئی نہین بلکہ
یون جان کہ ایک پل مین تجھ سے صد ہا پیدا کرتا ہون اسبات کو سنکے پھر ذوق شوق سے جناب
باری مین عرض کی قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ ای رب تو مجھ کو دکھا مین تجھکو دیکھون پھر ذوق

شوق سے جناب باری مین عرض کی قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ ای رب تو مجھہ کو دکھا مین تجھہ کو دیکھون
تب جناب باری نے فرمایا قَالَ لَنْ تَرٰنِیْ وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَکَانَہٗ فَسَوْفَ تَرٰنِیْ
ترجمہ کہا تو مجھہ کو ہرگز نہ دیکھہ سکیگا دنیا مین لیکن نظر کر طرف پہاڑ کے پس اگر قایم رہے وہ اپنی جگہہ
پر پس البتہ دیکھہ سکیگا تو مجھہ کو دنیا مین پس جب اللہ نے ذرہ سی تجلی دکھائی پہاڑ پر موسیٰ گر
پڑے بیہوش ہوکر جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی
صَعِقًا فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَکَ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ترجمہ پس تجلی کی اسکے پروردگار
نے پہاڑ کی طرف کیا اسکو ریزہ ریزہ اور گر پڑا موسیٰ بیہوش جب ہوش مین آیا کہا موسیٰ نے تیری
پاک ذات ہے مین نے توبہ کی تیرے پاس اور مین سب سے پہلے یقین لایا تفسیر مین لکھا ہے
کہ موسیٰ کو اللہ نے بزرگی دی تھی بے فرشتے خدا سے کوہ طور پر کلام کیا اور ان کو شوق ہوا کہ
دیدار بھی دیکھین تب اللہ نے ذرا تجلی کی پہاڑ کی طرف پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا اسکی
برداشت نہ ہوئی پھر خدا نے موسیٰ کو فرمایا قَالَ یٰمُوْسٰۤی اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ
بِرِسٰلٰتِیْ وَبِکَلَامِیْ فَخُذْ مَآ اٰتَیْتُکَ وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ ترجمہ کہا موسیٰ تحقیق
برگزیدہ کیا مین نے تجھہ کو لوگون پر اپنے پیغام بھیجنے کا اور اپنے کلام کرنے کا پس پکڑ جو کچھہ دیا ہمنے
تجھہ کو اور ہو شکر کرنیوالون سے اسوقت جناب باری سے جبرئیل پر حکم ہوا بہشت سے لوحین زمرد
کے لائے اور قدرت کے قلم پر حکم ہوا اسپر توریت لکھا تب چار ہزار فرشتون نے ان تختیون کو
لے کر موسیٰ کے سامنے لا رکھے حضرت نے ان تختیون پر دیکھا کہ ہزار سورہ اور ہر سورہ مین ہزار
آیہ کہ درازی اسکی مثال سورۂ بقر کے اور ہر آیت مین ہزار وعدہ ہزار وعید ہزار امر ہزار نہی لکھی
ہوئی ہے اور توراۃ کے پہلے شروع مین عبادت کا ذکر تس پیچھے صفت علما اور حکما ہے چنانچہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَکَتَبْنَا لَہٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَۃً وَّتَفْصِیْلًا لِّکُلِّ شَیْءٍ الی آخرہ
اور لکھا ہمنے واسطے اسکے تختیون مین ہر چیز سے نصیحت اور تفصیل ہر چیز کی پس پکڑ اسکو ساتھہ
قوت کے اور حکم کر اپنی قوم کو کہ عمل کرین اسکی بہتر باتین شتاب دلاؤنگا مین تمکو گھر فاسقون کا

موسیٰ نے خوش ہوکر جناب باری مین عرض کی الٰہی وے علما حکما میری امت مین سے ہین یا نہین حکم ہوا ای موسیٰ یہہ سب حضرت محمد مصطفےٰ کی امت ہین ان کی امت تمھاری امت سے بہتر ہین حضرت نے عرض کی ای رب اَلْوَقْتُ وَقْتِیْ وَالْعَطَاءُ غَیْرِیْ ای رب ہمارے وقت مین عطا کرنا غیر کو کیا مرضی حکم آیا ای موسیٰ تو میرا کلیم ہی اور وہ میرا حبیب کلیم کو حبیب سے کیا نسبت موسیٰ نے عرض کی الٰہی ان کو میری امتون مین داخل کر فرمایا ای موسیٰ پیغمبری تیری اسوقت معتبر ہوگی جب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخرالزمان پر ایمان لاؤ گے حضرت موسیٰ اسبات کو سنکے اسیوقت خاتم النبیین پر ایمان لائے اور کوہ طور سے اُتر آئے اور فرشتے الواح تورات لیکر وہ ستر آدمی کے بیچ آئے جو کہ نور تجلی سے جل مرے تھے موسیٰ نے تنگدل ہوکر ان کے واسطے درگاہ باری مین مناجات کی یارب قوم میری ضعیف ہی وے میرے ساتھ خصومت کرینگے اور بولینگے کہ ہمارے سردار بزرگون کو تم نے لیجا کے ہلاک کیا ہم اُس کا کیا جواب دینگے اغلب کہ وے میرے دین سے پھر جائین تب موسیٰ کی دعا سے اللہ نے ان کو زندہ کیا اور وے اُٹھکے موسیٰ علیہ السلام کے چہرے کیطرف نظر نہین کر سکتا چشم خیرہ ہوجاتی تب اپنے چہرے پر نقاب پیرہن کا رکھا وہ نقاب نور سے جل گیا پھر لوگ اُن کے چہرے کی طرف نظر نہین کر سکتے تب لکڑی کا نقاب بناکے چہرہ پر ڈالا سو وہ بھی نور سے جل گیا پھر لوہیکا نقاب بناکے ڈالا وہ بھی جل گیا بعد اُسکے جناب باری مین عرض کی الٰہی مین کس چیز کا نقاب بناؤن ندا آئی ای موسیٰ فقیرون کے خرقہ سے نقاب اپنا بنا تب حضرت نے اُس سے بناکے منہہ پر ڈالا تب لوگ آکے حضرت سے بات چیت کرنے لگے بعد اسکے حضرت موسیٰ وہ ستر آدمی اور تورات لےکر چالیسدن بعد مصر مین تشریف لائے

خبر سامری اور گوسالہ پرستی قوم بنی اسرائیل کی

مروی ہی کہ بنی اسرائیل کی قوم مین ایک زرگر تھا نام اُسکا سامری کہتے ہین وہ موسیٰ کا بھانجا تھا

جب بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ نے فرعون کے قبضے سے مصر سے لیگئے سامری اسوقت طفل تھا
جب دریا کنارے سب اکٹھے ہوئے اسکو بہت ڈھونڈھا گنتی مین نہ پایا مصر سے آتے وقت میدان
مین راہ سے دور پڑا تھا اکیلا بیٹھکے روتا تھا جبرئیلؑ نے اپنے بازو پر اسکو بہت دن رکھا تھا یہان
تک کہ جب مان باپ اسکے اپنے گھر پر مصر مین آئے تب جبرئیلؑ نے اس کو لیجا کے اسکے ماباپ
کے گھر کے دروازہ پر چپکے بیٹھا کے چلے گئے چونکہ سامری کو حضرت جبرئیلؑ سے بہت محبت تھی
وہ جانیسے چلّا چلّا کے رونے لگا باپ اس کا رونے کی آواز سنکے گھر سے نکلکے دیکھتا ہی کہ اپنا
بیٹا رو رہا ہی تب گود مین اٹھا کر اُسے گھر مین لیگیا اور ما اسکی اُس کو دیکھکر بہت خوش ہوئی
بعد اسکے چند روز سامری نے زرگری سیکھا جب موسیٰؑ نے ہارونؑ کو اپنا نایب بنا کر بنی اسرائیل
مین رکھگئے تھے اور ستر آدمی کو لیکر طور پر لیگئے بعد اسکے سامری نے فرصت پاکر سب قوم کو
جمع کرکے کہا آج بیس دن ہوئے موسیٰ علیہ السّلام وہ ستر آدمی پیر مرد کو لے کر کوہ طور پر گئے
اسکے خدا نے مجھکو خبر دی ہی کہ وہ سب کوہ طور پر مر گئے تم اس کی صداقت چاہتے ہو تو اسکے
خدا کو تمھین دکھاؤن تم اُس سے پوچھو تب حال معلوم ہوگا انھون نے کہا اچھا کیا مضایقہ تب سامری
مردود نے مٹی سے ایک قالب صورت گوسالہ بنا کے بطور سانچے کے اسکو آگ مین رکھدیا اور بس
مردود نے سونا روپا بہت سا لاکر اس آگ مین سانچے پر ڈال دئے وہ پگھلکے پانی ہوکر اس قالب کے
اندر بیٹھ گیا بچھڑے کی صورت بن گئی سامری نے اس قالب کو آگ مین سے نکالکر ایک بچھڑا
سونیکا خوب صورت اسکے اندر سے نکالکر پاک صاف کرکے رکھدیا اسکا نام گوسالہ سامری ہی
اور اسی کو قوم سامری پوجتے تھے اور محققون نے یون لکھا ہی کہ فرعون کے دریا مین غرق ہونے
کے وقت سامری اسوقت طفل نتھا بلکہ جوان تھا اسوقت ایک شخص کو دیکھا کہ گھوڑے پر
سوار ہوکر فرعون کے لشکر مین آیا جب اس کا گھوڑا قدم اٹھاتا تھا زیر سم سے اسکے مرتبہ اور
سبزگی سے تازہ گھانس پیدا ہوتی تھی سامری نے معلوم کیا شاید کہ جبرئیل ہوگا موسیٰؑ
کی مدد کو آئے ہین اس وقت مشت خاک اُن کے گھوڑے کے سم کے نیچے سے اٹھا کے

رکھی تھی جب گوسالہ بنایا بنی اسرائیل کو کہا کہ آؤ تم یہہ خدا کو سجدہ کرو معاذ اللہ منہا
تب وہ گمراہ سب سامری کے کہنے سے گوسالہ کے پاس چلے آئے جب سامری نے اس مشت
خاک کو بچھڑے کے منہہ پر ڈال دیا خدا کی قدرت سے اسکے منہہ سے بے دھڑک گائے کی آواز
نکلی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ
مُوْسٰى فَنَسِيَ ترجمہ پس بنا نکالا انکے واسطے ایک بچھڑا ایک دھڑ جس مین چلّاتا گائے کا کہا
سامری نے انسے یہہ صاحب ہے تمھارا اور صاحب موسیٰ کا سو وہ بھول گیا یعنی موسیٰ بھول کے
یعنے موسیٰؑ بھول کے اور جگہہ مین گیا بنی اسرائیل اسکی آواز سنکے یقین لائے اور سجدہ کیا اور پوجنے
لگے اور بعضے آدمی بارہ قوم مین سے کہ ایمان انکا کامل تھا ان سب سے جدا ہوکر کوہ قاف کی طرف
نکل گئے کہ وہان مسجد بناکر خدا کی عبادت مین مشغول ہوئین اور گوناگون نعمت سے سزاوار ہوئے
معارج النبوت مین لکھا ہی کہ شب معراج مین رسول خدا نے دیکھا کہ شعلۂ نور زمین سے
لے ساق عرش تک چمکتا ہی جبرئیلؑ سے پوچھا یہہ کس کا نور ہی وہ بولا کہ قوم بنی اسرائیل
گوسالہ پوجتے تھے ان مین ایک جماعت نکلکر کوہ قاف مین جاکے خدا کی عبادت کررہے ہین
یہہ انہی کا نور ہی حضرت نے فرمایا مجھہ کو انکے پاس لیچلو تب جبرئیلؑ انکے پاس رسول خدا کو لیگئے
اور کہا هٰذَا نَبِيُّكُمُ الْاُمِّيُّ الْعَرَبِيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَكِّيُّ الْمَدَنِيُّ یہہ سنتے ہی رسول خدا پر سب ایمان
لائے اور حضرت نے ان کو تعلیم قرآن کیا سورے سب سکھا پڑھا دیا اور ہدایت کی
تاکہ دین محمدیؐ پر قایم رہین القصہ موسیٰؑ وہ ستر آدمی اور توراۃ کو لیکر جب طور
سے آئے اپنی قوم مین جاکے دیکھتے ہین کہ ایک گوسالہ بناکے پوجتے ہین سب پر خفا ہوئے اور
کہا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ الی آخرہ ترجمہ کہا موسیٰ نے
کیا بری بات کی تمنے میرے پیچھے کیون جلدی کی اپنے رب کے حکم سے اور ڈالدی موسیٰ نے
تختیان اور پکڑا سر اپنے بھائی ہارون کا لگا کھینچنے اپنی طرف وہ بولا اے میری مان کے
جنے مین بے گناہ ہون قوم کو مین نے کہا نہ مانا مجھہ کو ناتوان سمجھا اور نزدیک تھا کہ

مار ڈالین مجھ کو پس مت ہنسا دشمنون کو مجھ پر اور نہ ملا گنہگار لوگون مین حضرت موسیٰ و ہارون
دونون سگے بھائی تھے ہارون نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو ماں کے جنے اس واسطے
کہ رحم کرکے حضرت موسیٰؑ ان کو چھوڑ دین آخر موسیٰؑ نے ہارون کے سر کے بال چھوڑ دیے
اور کہا گوسالہ کسنے بنایا وہ بولا سامری نے تب حضرت نے سامری کو بلا کے زجر و
تہدید کیا اور کہا کس طرح بنایا تو نے اسکو اور خدا کو بھول گیا اور قوم مین فتنہ ڈالا
یہہ گوسالہ بنا کے سب کو گمراہ کیا سامری بولا کہ میرے جی نے یہی مجھ کو کہا قولہ تعالیٰ قَالَ بَصُرْتُ
بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهٖ الی آخر ترجمہ کہا سامری نے موسیٰؑ کو اس چیز کو کہ نہ دیکھا تھا لوگون نے اسکو دیکھا مین
پس بھر لی مین نے ایک مٹھی خاک پاؤن کے نیچے اس بھیجے ہوئے کے گھوڑے کی سم کے
نیچے سے لی تھی وہی خاک ڈالدی مین نے گوسالہ کے منہہ پر تب سے بات نکلی اور یہی مصلحت
دی مجھ کو میرے جی نے آسمان کی طرف منہہ کرکے کہا الٰہی اگرچہ سامری نے گوسالہ
بنایا اس کو زبان کسنے دی ندا آئی ای موسیٰ اسکو گویائی مین نے دیا پھر جناب باری
مین عرض کی الٰہی یہہ سب تیرا آزمانا ہی قولہ تعالیٰ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ
تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ترجمہ کہا موسیٰ نے الٰہی یہہ سب تیرا آزمانا ہی گمراہ کرتا ہی اسمین
جس کو تو چاہتا ہی اور راہ دکھاتا ہی جسکو تو چاہے تو ہی ہمارا دوست پس بخش
ہم کو اور رحم کر ہم پر اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہی جناب باری سے وحی آئی ای موسیٰ
تم نے اپنی قوم ہارون کو سپرد کی تھی کہ وہ نگہبان رہیگا کیون تو نے مجھ کو نہ سونپا کہ ان کو
ہم راہ پر رکھتے جب حضرت سرور انبیا محمد مصطفےٰ صلعم پر نبوّت پہنچی اپنی امت کو خدا پر سونپا خبر
ہی کہ حشر کے دن اولاد آدم ایک سو بیس صف مشرق سے مغرب تک کھڑے ہونگے
اس مین صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اَسّی صف ہونگے اس وقت
خدا تعالیٰ فرماویگا ای محمد تمھاری امت کے چھوٹے بڑے جتنے ہین سب کو دیکھ لو موجود
ہین اس وقت مجھسے جو مانگوگے سو پاؤگے تب سید الکونین کہینگے اس وقت امت میری ہر عرصات

مین کہان رہینگی مین کہان لیجاؤنگا تو ان کا گناہ بخش اور عفو فرما اور بہشت کے درجات
اعلیٰ مین پہنچا اپنے دیدار سے شاد کر کہ کرم اور فضل تیرا ظاہر ہو حضرت موسیٰ نے کہا الٰہی
مین نے توبہ کی تو قبول کر تب حکم ہوا ای موسیٰ توبہ تیری قبول ہوئی مگر تمھاری امت گوسالہ پرست
کو ایک دوسرے سے قتل کروایا وطن سے خالی ہا تھ ان کو نکال دے اندونون مین سے جسکو
اختیار کریگا تب ان کی توبہ اور تمھاری توبہ میری درگاہ مین قبول ہوگی موسیٰ نے بنی اسرائیل کو
جو بت پرست تھے بلا کے اللہ کی طرف سے یہہ بات کہی کہ سزائے اعمال بت پرستی ان دونون مین سے
جسکو اختیار کروگے نجات پاؤگے اُنھون نے کہا ای موسیٰؑ ہمکو غربت سفر برداشت نہین آپس مین
لڑکے مرجانا بہتر تب حضرت جل وعلا سے خطاب آیا ای موسیٰ ان کو کہدے کہ اپنے بدن سے کپڑا اتار
کر اپنے اپنے گھر کے دروازے پر تلوار سے ایک دوسرے کو قتل کرے تب توبہ ان کی قبول ہوگی اگر اس مین
کوئی اف آہ کریگا تو پھر قبول نہ ہوگی پس بجز جان دینے کے اور کچھہ چارہ نہ دیکھے تب صبح کیوقت
ستر ہزار مرد گوسالہ پرست برہنہ ننگی تلوار کھینچ باپ بیٹے کو بیٹے باپ کو بھائی بھائی کو
اپنے کو آپ مارکے قتل ہوگئے موسیٰؑ سر برہنہ روتے ہوئے مناجات بدرگاہ کبریا کیا
جیسا کہ حق تعالیٰ نے کہا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ
ترجمہ موسیٰ نے کہا ای رب معاف کر مجھہ کو اور میرے بھائی کو اور ہم کو داخل کر اپنی رحمت
مین اور تو ہی سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ندا آئی ای موسیٰ دعا تیری اور توبہ ان کی قبول ہوئی
بعد اسکے موسیٰ نے تختیان ہاتھہ مین لین قولہ تعالیٰ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ
الْأَلْوَاحَ الی آخرہ ترجمہ اور جب فرو ہوا موسیٰؑ سے غصہ اٹھائین تختیان اور جو ان مین
لکھا ہوا تھا راہ کی سوجھہ ہے اور مہر انکے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہین تب موسیٰؑ نے
توریت کی تختیان ہاتھہ مین لیکے بنی اسرائیل کو کہا ای لوگو تمھارے واسطے ہمنے کتاب توریت
لائی کہ احکام الٰہی اسمین ہین لکھو پڑھو خدا کا حکم بجالاؤ وے کہنے لگے ای موسیٰ اگر ہم پڑھینگے
تو کچھہ عمل نہ کرینگے تو نہین پڑھینگے اس مین ایک عمل اختیار کرینگے حضرت نے فرمایا عمل

ھی

بھی کرو اور پڑھو بھی وے بولے یہہ ہم سے نہین ہو سکیگا کہتے ہین کہ جبرئیلؑ نے اللہ کے حکم سے
ایک پہاڑ مثل ابر کے انکے سر پر لا رکھا موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا ای قوم تمھارے
سر پر خدا نے ایک عذاب کا پہاڑ نمودار کیا اوپر کی طرف دیکھو تب وے دیکھکے ڈرے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ الی آخرہ ترجمہ اور جب اٹھایا
ہمنے پہاڑ اوپر انکے گویا کہ وہ سائبان ہی اور جانا انھون نے یہہ کہ وہ گر پڑے گا ان پر لیا
ہمنے لو جو کچھہ دیا تم کو ساتھہ قوت کے اور یاد کرو جو کچھہ بیچ اس کتاب کے ہی تو کہ تم بچو پس موسیٰ
نے ان سے کہا کہ تم خدا پر ایمان لاؤ اور کتاب توریت لو پڑھو اس پر عمل کرو گوسالہ پرستی
چھوڑو تب بعضون نے کہا قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا یعنے سنا ہمنے اور نہ مانا جب منکرون نے یہہ کہا
پہاڑ قریب انکے سر پر آیا تب وے مارے ڈر کے بیٹھہ گئے پہاڑ بھی ان کے ساتھہ ساتھہ نیچے اترا
جب وے کھڑے ہوتے پہاڑ بھی انکے سر پر رہتا تب مارے خوف کے سب کے سب سجدہ
مین آگئے آدھا منہہ ان کا مٹی مین لگا کے کن آنکھون سے چراچرا کے پہاڑ کی طرف دیکھتے تھے
کہ مبادا پہاڑ ہمارے سر پر آگرے اور مر جائین پس بعضے ایمان لائے اور بعضے کہنے لگے
ایمان لائے ہم مگر دل سے نہین آخر حق تعالیٰ نے انکے سر پر سے پہاڑ اٹھا لیا جو لوگ کہ توریت
پر ایمان لائے تھے وہ عبادت الٰہی مین مصروف ہوئے اور جو لوگ کہ منکر تھے گوسالہ پرستی
مین رہے حضرت موسیٰ نے قسم کھا کر فرمایا کہ وہ گوسالہ کو پارہ پارہ کرکے جلاؤنگا اور دریا
مین ڈالونگا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَانْظُرْ اِلٰى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا
تا آخر ترجمہ کہا موسیٰ نے ان لوگون سے دیکھہ طرف اپنے معبود کے جو ہو گیا تھا تو اوپر اس کے
معتکف ابھی جلا دوینگے ہم اسکو پھر اڑا دوینگے ہم اسکو بیچ دریا کے اڑا کر دینا عبد اللہ
ابن مسعود نے فرمایا اسوقت جبرئیلؑ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ فلانی گھانس سے اس بچھڑے کو
جلا ڈالو تب جل جائیگا اور دوسرا قول ہی کہ تیشہ سے چور کر کر ذرہ کر کر دریا مین ڈال دو تب
حضرت موسیٰؑ نے اس بچھڑے کو تیشہ سے چور کر کر دریا مین ڈال دیا یہانتک کہ آن گوسالہ

بہتون نے دریا مین جا کے اسکا پانی پی لیا مارے کفر کے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے
وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ترجمہ اور پلایا گیا دلون مین اُنکے بچھڑا یعنے محبت
بچھڑے کی بہ سبب کفر کے اُنکے مروی ہے کہ جو کوئی اسکا شستہ پانی دریا مین جا کر پیا تمام
بدن اس کا سیاہ ہوا کافر مرگیا یہان تک قصہ تھا واللہ اعلم بالصواب ؛؛

حکایت بادشاہ قارون کی اور بیان اسکے ہلاک ہونے کا

موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اس تختیون سے توراۃ نقل کرکے پڑھو اور عمل کرو تب انھون نے
کتاب مین اس سے نقل کین حکم ہوا اے موسیٰؑ اُن سے کہو اس کتاب کو بہت زینت سے رکھین حضرت نے
کہا یا رب ہم زر نہین رکھتے کسطرح سے توراۃ کو زینت کرینگے پس جبرئیلؑ نے کہا جو گھانس مین
نے تم کو بتلا دیا تھا کہ بچھڑے کو اس سے جلا ڈالیو سو گھانس اور یہہ دو قسم کا گھانس ملا کے
جسپر رکھوگے فضل آلہی سے اگر تانبے پر رکھوگے تو سونا ہوگا اور اگر پیتل پر رکھو گے تو
چاندی ہوگی تب موسیٰؑ نے ایک رقعہ لکھا یوشع کو اور ایک قارون کو لکھا کہ فلانی
گھانس مجھے لا دو اور ایک رقعہ کالوت کو لکھا کہ فلانی گھانس مجھ کو درکار ہے بھیج دو تب
تینون نے گھانس منگوائی قارون نے یوشعؑ سے کہا دیکھون تو تمھارے رقعہ مین موسیٰ نے کیا لکھا
قارون چالاک تھا اس کا رقعہ پڑھکے پھر کالوت کے بھی رقعہ کا مضمون دریافت کرکے ان تینون
گھانس سے کیمیاگری سیکھ لیا اور وہ تینون گھانس حضرت موسیٰ کو لیجا کے دئے قارون حافظ
توراۃ تھا وہ سب دریافت کرکے چپکے جا کے گھر مین کیمیا بناتا رہا اُسنے بہت دولت
مال جمع کیا بجز خدا کے کوئی اسکے حال سے خبر نہ تھا خبر ہے کہ عمل قارون کا توراۃ پر تھا
جب دولت ہوئی مال کی محبت اور بخل سے زکوٰۃ مال اور صدقہ نہین دیتا خدا کا حکم نہین
مانتا کافر مردود رہا مروی ہے کہ قارون حضرت موسیٰ کا حدی چچیرا بھائی تھا بیٹا صافن
کا صافن بیٹا فاہش کا فاہش بیٹا یعقوب علیہ السّلام کا تھا جب دولت دنیا

بہت جمع کیا مارے غرور اور تکبر کے حضرت موسیٰ سے نافرمانی کی اور خدا کے نزدیک کافر ہوا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۃ تا آخر ترجمہ قارون جو تھا موسیٰ کی قوم سے پھر شرارت کرنے لگا ان پر اور ہمنے دئے اسکو خزانے اتنے کہ اسکی کنجیون سے تھک گئے کئی مرد زور آور عبداللہ ابن عباس رضی نے اسکو روایت کیا کہ ساٹھ مرد زور آور مقرر تھے اسکی کنجیان اٹھاتے رکھتے اور دوسری روایت ہے کہ ساٹھ اونٹ کا بوجھ تھا اور خیثمہ نے روایت کیا کہ مین نے توریت مین دیکھا ہے ستر اونٹ کا بوجھ تھا اور مترجم نے بھی توراۃ مین یہی دیکھا اور ہر ایک کنجی کا وزن نیم درم سنگ تھا چنانچہ ایک ایک کنجی سے ستر ستر گنج کے در کھولتے تھے اب گن لو کتنے گنج ہوئے قارون کے اور اسکی قوم نے اس سے کہا قولہ تعالیٰ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۃ تا آخر ترجمہ جب کہا قارون کو اسکی قوم نے مت خوش ہو تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہے بہت خوش ہونیوالون کو اور جو کچھ کو اللہ نے دیا ہے اُس سے پچھلا گھر پیدا کر اور نہ بھول اپنا حصہ دنیا سے یعنے حصّے کے موافق کھا پہن اور زیادہ مال سے آخرت کما اور احسان کر خلق پر جیسا احسان کیا اللہ نے تجھپر اور نہ چاہ فساد بیچ زمین کے تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہے فساد کرنے والون کو اور صدقات اور زکوٰۃ اور خیرات دیا کر محتاجون کو تا آخر بھلا ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ترجمہ بھلائی کر جیسی کہ اللہ نے بھلائی کی تجھسے قارون بولا قولہ تعالیٰ قَالَ اِنَّمَا اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ترجمہ قارون بولا اے موسیٰ یہہ مجھکو ملی ہے دولت ایک ہنر سے جو میرے پاس ہے اور میرے مال پر کیا حق رکھتا ہے تیرا خدا اور اللہ جلشانہ نے اسکی شان مین فرمایا ہے اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ تا آخر ترجمہ کیا نجانا اسنے یہہ کہ تحقیق اللہ نے ہلاک کئے ہین اس سے پہلے کتنی سنگتین ساتھ والے جو اُس سے زیادہ رکھتے تھے زر اور مال اور جماعت اور پوچھے نہ جاوینگے گنہگارون سے انکے گناہ بے پوچھے دوزخ مین جاوینگے قارون نے حضرت موسیٰ کی باتین نہ مانی اور لبنی ہوا ایک مکان عالیشان ایسا بنایا کہ اونچائی اسکی اسّی گز تھی اور اسپر کنگرے بڑے بڑے بنائے تھے تمام طلاکاری سے مزین کیا تھا سونیکے کواڑین اور تخت مرصع

تھا یہہ جامع التواریخ سے لکھا ہی قصص الانبیا مین نہین بعد اسکے بنی اسرائیل کو قارون نے دعوت کی وے دو گروہ ہوئے ایک حضرت موسیٰؑ کی اطاعت مین رہے اور ایک گروہ قارون کے ساتھہ فسق و فجور شیطانی مین رہا ایکدن اپنی عورت کو خوشی سے لباس فاخرہ پہنا کے اور ہزار غلام و لونڈی کو بھی کمر مرصع جواہرات سے آراستہ کرکے ہمراہ لیکر پھر نے نکلا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ ترجمہ پس نکلا قارون اپنی قوم کے سامنے ساتھہ آرایش اور تیاری کے اپنے تاج مرصع جواہرات کا سر پر رکھکے نکلتا　تا کہ گرمی آفتاب سے رنج نہ پہنچے اور غلام سب چپ و راست پس و پیش اُس کے چلتے اور دنیا کے مال و زندگی کے طالب جو تھے سو قارون کو دیکھکے حرص سے کہنے لگے قَوْلُهٗ تَعَالٰی قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا تا آخر کہنے لگے جو طالب تھے دنیا کی زندگی کے ای افسوس کسیطرح ہمکو ملے جیسا کہ کچھہ ملی ہی قارون کو دولت بیشک اسکی بڑی قسمت ہے اور وہ بولے جسکو ملی تھی سمجھہ بوجھہ ای خرابی تمھاری اللہ کا دیا ہوا ثواب بہتر ہی ان کو جو یقین لائے اور کیا بھلا کام اور نہین سکھلائی جاتی یہہ بات مگر صبر کرنیوالون کو موسیٰؑ کو وحی نازل ہوئی کہ قارون کو کہدے کہ زکوٰۃ مال کی ہزار دینار مین سے ایک دینار فقرا اور مساکین کو دیوے اگر نہ دیگا تو مغضوب ہوگا تب موسیٰؑ نے قارون سے کہا اُسنے حساب کرکے دیکھا بہت روپیے نکلتے ہین اسکے دل نے یاری نہ دیا مثل ہی ٭ مال ممسک فرج سگ ہمچون نہال یک بدان　وقت مدخل ذوق یابد وقت بیرون نزع جان ٭ قارون بولا ای موسیٰ مین زکوٰۃ دون یا نہ دون تم کو اس سے کیا کام حضرت نے کہا ای قارون کیمیاگری سے سونے چاندی کے ظروف بناتا ہی جتنے ریزے گرتے ہین اتنا فقیر محتاجکو دے ڈال تب بھی زکوٰۃ مال ادا ہوگی قارون بولا اگر مین زکوٰۃ مال کی دون تو تیرا خدا مجھکو کیا دیگا حضرت نے کہا اسکی نیکی سے تجھہ کو بہشت ملے گی وہ مردود بولا بہشت سے مجھکو کیا کام ہی آخر ایکدن موسیٰ پر ایک افترا کیا تہمت لگائی تا کہ ان کو لوگون مین شرمندہ کرے اور زکوٰۃ کی بات بھولے ایکدن ایک عورت فاجرہ خوب صورت بنی اسرائیل کی قوم مین سے تھی قارون کے پاس گئی قارون نے اُس سے کہا کہ مین تجھہ کو ہزار اشرفی اور زیورات اور اچھی اچھی

پوشاک بیش قیمت دونگا تو میرے واسطے ایک کام کر جب بنی اسرائیل کی جماعت ہوگی تو سب کے
سامنے جا کے مجمع مین پکار پکار کے یہہ کہیو کہ موسیٰؑ ہمارا یار ہی ہمسے زنا کرتا ہی پس وہ
فاجرہ نے روپئے کی لالچ سے کہا بہت اچھا مین کہونگی پس قارون نے اُسّے جو کہا تھا
روپئے دیکے رخصت کیا ایکدن موسیٰ منبر پر بیٹھکے وعظ کر رہے تھے بنی اسرائیل سب حاضر
تھے قارون نے اس عورت کو وہان بھیجدیا اور خود بھی گیا موسیٰ لوگون کو حرام و حلال کی باتین
فرماتے تھے کہ جو زکوٰۃ مال نہ دیگا اسپر عذاب ہووے گا اور اللہ کے یہان مواخذہ ہوگا اور جو
زنا کرے گا اسکو سنگسار کردینا دنیا مین ایسا ہوگا اور آخرت مین ویسا ہوگا ایسی ایسی باتین
سب کو سناتے تھے پس قارون مردود نے جا کے بھر مجلس مین بنی اسرائیل کے کہا ای موسیٰؑ
اگر تمنے زنا کیا ہوگا تو تمھاری کیا سزا ہے حضرت نے کہا مجھپر قتل واجب ہی قارون بولا البتہ تمنے
زنا کیا گواہ موجود ہی اور اللہ تعالیٰ نے اسکا جھوٹھ ثابت کیا اور لعنت پڑی اسپر چنانچہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تا آخر ترجمہ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت ہو مانند ان لوگونکے
کہ ایذا دی انھون نے موسیٰؑ کو پس پاک کیا اللہ نے موسیٰ کو اس چیز سے کہ کہتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک
تھا آبرو والا ای ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور کہو بات سیدھی پس قارون نے اس عورت
کو بلا کے حاضران مجلس مین کہا کہ کہو تو موسیٰؑ نے تمسے کیا بدفعلی کیا تھا وہ چاہتی تھی بولے کہ
موسیٰ میرا یار ہی قوم قارون خوش ہوئے اتنے مین اللہ کی مرضی سے دل اسکا جھوٹھ بات
سے پھر گیا پس لوگون سے کہا ای نیکمرد و موسیٰؑ پاک ہی اور جو قارون کہتا ہی جھوٹھ بہتان ہی
مین اللہ سے ڈرتی ہون جھوٹھ بات سے موسیٰؑ اس بات کو سنکے متعجب ہوئے غش مین آگئے
منبر سے گر پڑے فوراً جبرئیل نے آکے گودی مین اٹھا لئے تسلی دینے لگے ای موسیٰ حق تعالے
فرماتا ہی کہ زمین کو تیرے حکم مین تابع کیا جو چاہو سو قارون کو سزا دو تب موسیٰؑ نے قارون
کو کہا ای قارون تو جھوٹھ مت بول افترا مت کر تہمت مت دے خدا سے ڈر اس مردود نے
حضرت کو جواب نامعقول دیا تب حضرت نے خدا کے حکم سے زمین پر ایک عصا مارا اور کہا

ای زمین قارون کو دبالے تب زمین نے تخت سمیت اسکو اور اسکے تابعدار کو جو تھے سب کو ٹخنوں تک دبا لیا بعد اسکے موسیٰ سے فریاد کرنے لگا ای موسیٰ مجھ کو اس سے خلاصی دے مین کبھی ایسا نہ کہونگا پھر حضرت نے زمین کو غصّے سے کہا ای زمین ان کو زانو تک دبالے ہی مروی کہ ستر مرتبہ ان مردودون نے حضرت موسیٰ سے معاف مانگا اور توبہ کی اور حضرت غصّے سے کہتے ای زمین دبالے یہانتک کہ زمین نے اُن کو کاندھے تک دبا لیا جب ہارون نے انکو اس عذاب مین دیکھا موسیٰ سے کہنے لگے ای بھائی وے اور قارون ہماری برادری مین ہین تقصیر ان کی معاف کیجئے پھر حضرت نے غصّے سے کہا یَا اَرْضُ خُذِیْہِ پھر زمین نے گلے تک دبا لیا تب قارون نے کہا ای موسیٰ تو ہماری دولت پر طمع رکھتا ہی فقرا بنی اسرائیل کے دینے کو جب یہہ کہا تب جتنا مال و متاع گنج اسکا تھا خدا کے حکم سے جبرئیل نے اسکے سامنے لا رکھا موسیٰ نے کہا ای قارون لے تیرا مال اور زمین کو کہا ای زمین اسکو اور اسکا مال اور متاع حشم لشکر مکانات سب کو دبا کے غارت کرلے تب زمین نے اسوقت خدا کے حکم سے اسکو اور اسکے مال متاع درم دینار و مکانات سب فرو کیا اور دبا لیا کچھ اثر اسکا باقی نہ رکھا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَخَسَفْنَا بِہٖ وَبِدَارِہِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَہٗ مِنْ فِئَةٍ الی آخرہ ترجمہ پس دھسا دیا ہمنے قارون کو اور اسکے گھر کو زمین مین پس نہوئی واسطے اسکے کوئی جماعت مددگار سوا خدا کے اور نہ قارون مدد لا سکا قارون کا حال دیکھکے شکر و ثنا حق کی بجا لائے اور بولے قولہ تعالیٰ فَاَصْبَحَ الَّذِیْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَہٗ بِالْاَمْسِ الی آخرہ ترجمہ اور فجر کو لگے کہنے جو لوگ شام کو مناتے تھے اس کا سا درجہ ارے خرابی تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کھول دیتا ہی رزق جسے چاہتا ہی اپنے بندون مین اور تنگ کر لیتا ہی بولے نیک کام والے اگر احسان نہ کرتا ہم پر تو ہم کو دھسا دیتا آرے خرابی یہہ تو بھلا نہین پاتے کافر منکر اگر فضل خدا ہم پر نہ ہوتا تو قارون کا سا ہم پر بھی حال ہوتا تعجب ہے کافر اسباب کو غور نہین کرتے نہین سنتے جو برائی کرے سو برائی پاوے اور جو بھلا کرے تو بھلا پاوے

قصۂ عامل مقتول بن سلیمان کا

روایت کی گئی کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص نام اس کا عامل تھا ملک اور دولت و حشمت اسکی بہت
تھی اسکے گھر مین فرزند نہ تھا ایک بھتیجا تھا غریب مگر بہت زور آور اپنے چچا کے مال پر طمع رکھتا تھا
کہ کوئی وقت فرصت اسکو ملے چچا کو مار کر ملک اور میراث اس کا لیوے غرض دنیا کی طمع سے شب کو
چپکے اپنے چچا کو مار کر شہر سے باہر لیجا کے دو گانون کی سرحد مین رکھ آیا اور ملک میراث سلطنت
چچا کا مالک ہوا اور بعد اسکے مکر و فریب سے قاتل کا پتا ڈھونڈھنے لگا آخر گانون والون پر تہمت
ڈالی کہ انھون نے میرے چچا کو مار ڈالا سب کو میرے حضور مین حاضر کرو اور گانون کے لوگ ایک
دوسرے پر تہمت دینے لگے کہ اسنے مارا ہوگا اور اللہ تعالی اس معاملہ کو فرماتا ہی وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا
فَادّٰرَءْتُمْ تا آخر ترجمہ اور جب تمنے مار ڈالا تھا ایک شخص کو پھر لگے ایک دوسرے پر دھرنے
اور اللہ کو نکالنا ہی جو تم چھپاتے تھے موسیٰ ع کے پاس لوگ آکے کہنے لگے یا رسول اللہ ع آپ
دعا کیجئے کہ اس مقتول کے قاتل سے اللہ خبر دے کہ اسکو کسنے مارا تب موسیٰ نے دعا کی جبرئیل ع
نے حضرت موسیٰ ع سے کہا حق تعالی فرماتا ہی کہ غماز کو ہم دشمن جانتے ہین غمازی کیون کر کرون
انکو کہدے کہ ایک گائے ذبح کرے اسکی زبان لیکر مقتول کو مارے تب وہ جی اٹھیگا اور وہ خود بول
دیگا جسنے مارا عبد اللہ ابن عباس رضؓ نے روایت کیا کہ حق تعالی نے انھون کو فرمایا گائے ذبح کرنیکو
چونکہ وہ قوم گائے پوجتی تھی اسلئے اللہ نے فرمایا کہ وے اپنے معبود کو ذبح کرین تو کہ معلوم ہو
کہ معبود ذبح نہین ہوتا ہی غرض موسیٰ نے خدا کے فرمانیسے اس قوم کو خبر دی قولہ تعالی وَاِذْ
قَالَ لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ترجمہ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اللہ
فرماتا ہی تم کو ذبح کرو ایک گائے تو البتہ قاتل کو معلوم کروگے اور انھون نے کہا قَالُوْٓا
اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ترجمہ بولے قوم کیا تم ہم کو پکڑتے ہو ٹھٹھے مین موسیٰ ع نے کہا قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ترجمہ کہا پناہ اللہ کی اس سے کہ مین ہون نادانون تب ان لوگون نے کہا

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَنَا مَا ھِیَ ترجمہ بکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ بیان کردے ہمکو وہ گائے کیسی ہے موسیٰؑ نے کہا قَالَ اِنَّہٗ یَقُوْلُ اِنَّھَا بَقَرَۃٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِکْرٌ تا آخر اللہ فرماتا ہی کہ وہ گائے ہے نہ بوڑھی نہ بچہ جوان بیچ مین انکے ہے اب تم کرو جو تمکو حکم ہے پھر انھون نے کہا قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَنَا مَا لَوْنُھَا تا آخر بکار ہمارے واسطے اپنے رب کو بیان کردے کیسا ہی رنگ اس گائے کا موسیٰؑ نے کہا قَالَ اِنَّہٗ یَقُوْلُ اِنَّھَا بَقَرَۃٌ صَفْرَآءُ الی آخرہ فرماتا ہی وہ ایک گائے ہے خوب زرد رنگ اسکا خوش آتی ہی دیکھنے والون کو پھر انھون نے کہا قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَنَا مَا ھِیَ الخ ترجمہ بکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ بیان کردے ہمکو کس قسم کی ہے وہ گایون مین شبہ پڑا ہی ہمکو اور اللہ نے چاہا تو ہم راہ پاوینگے موسیٰؑ نے کہا قَالَ اِنَّہٗ یَقُوْلُ اِنَّھَا بَقَرَۃٌ لَّا ذَلُوْلٌ الخ اللہ فرماتا ہی وہ ایک گائے ہے محنت والی نہین نہ ہل جوتا ہو پھاڑنے کو زمین کے نہ پانی دیتی ہو کھیت کو بدن سے پوری تندرست ہی داغ اس مین کچھ نہین تب کہا انھون نے اب لایا ہی تو ہمارے پاس ٹھیک بات اب ہم ذبح کرینگے تب اس صفت کی گائے تلاش کرنے لگے جبرئیلؑ نے بصورت اجنبی ان کو آکر فرمایا کہ بنی اسرائیل مین فلانے کے پاس اس صفت کی گائے ہی قیمت اسکی اسکے چمڑے بھر کی ہی روپئے جو چاہے سو خرید کرے قصہ گائیکا یون ہی کہ ایک شخص بنی اسرائیل مین مرد صالح نیک بخت تھا ایک بیٹا اسکا تھا طفل اور ایک گائے تھی اپنے بیٹے کے لیئے اس گائے کو جنگل مین خدا پر سونپا کہا الٰہی جب میرا بیٹا بڑا ہوگا اس گائے کو اسکو دیجو اور وہ گائے جب بڑی ہوئی جنگل مین اسکو کوئی پکڑ نہین سکتے جب وہ لڑکا جوان ہوا نیک بخت صالح اپنی مان کی خدمت کرتا مطیع فرمان رہتا اور شب کو تین اوقات کرتے ثلث شب سو رہتے اور دوسری مین عبادت کرتے اور باقی اپنی باپ کی قبر پہ جاکے زیارت کرتا تھا جب فجر ہوتی جنگل و میدان مین جاکے لکڑیان چن لاتا اسے بیچکر پیسے تین حصے کرکے ایک حصہ فقرا اور مساکین کو صدقہ کرتا اور ایک حصہ اپنی مان کو دیتا اور تیسرے حصے مین سے آپ کچھ کھالیتا ایک دن اسکی مان نے اس سے کہا اے بیٹے تیرے باپ نے فلانے میدان مین تیرے لیئے ایک گائے خدا پر سونپے گیا تو جا ابراہیمؑ و

اور اسماعیل اور اسحاق کے خدا سے مانگ تب وہ گائے تیرے ہاتھہ آویگی اور اس گائے کی شناخت
یہہ ہی کہ وہ مثل شعاع آفتاب کے نظر آویگی تب اُسنے اس میدان مین جاکے کہا آئی وہ گائے جو
میرے باپ نے میرے واسطے اس میدان مین چھوڑا ہی سو مجھہ کو دے پس خدا کے حکم سے وہ
گائے اسکے سامنے آموجود ہوئی اور بولی ای لڑکے فرمانبردار اپنے ماباپ کے تو میری پیٹھہ پر بیٹھہ
مین تیری تابعدار ہون اُسنے کہا کہ میری مان نے مجھہ کو نہین کہا تیری پیٹھہ پر بیٹھنے کو مگر یہہ کہا ہی کہ تجھہ کو
پکڑ کے لیجا نیکو پس وہ جوان اس گائے کو پکڑ کے اپنے گھر کی طرف لے چلا اسمین شیطان بصورت رکھوالے کے
اسکے پاس آکے بولا ای جوان مین اسکا پاسبان ہون اس پر اپنا اسباب لاد کر اپنے گھر جایا چاہتا
تھا جب راہ مین مجھہ کو کچھہ حاجت پڑی مین اس مین مشغول ہوا یہہ گائے ہمسے چھوٹھہ گئی تھی مجھہ کو
طاقت نہین کہ مین اسکو پکڑون آخر بھاگ گئی اب ہم اُسے جان پائے تم ہمکو اسپر سوار کرکے اپنے
گانون تک پہنچا دو جو اسکی مزدوری ہوگی مجھسے لو اس جوان نے کہا خدا پر بھروسا کر جب تیرا ایمان
درست ہوگا تب تمکو حق تعالی بے توشے کے راحلہ منزل مقصود کو پہنچا دیگا ابلیس نے کہا اگر چاہو تو
گائے میرے پاس بیچڈالو اس نے کہا کہ میری مان نے مجھہ کو نہین کہا گائے بیچنے کو یہہ کہہ کر
قدم آگے بڑھایا اچانک ایک پرند جانور گائے کے پیٹ کے نیچے سے اُڑ گیا اور گائے بھی
اسکے ساتھہ بھاگ گئی تب اُسنے پکارا ای گائے برائے خدا میرے پاس آ پس گائے نے آکے
اس سے کہا ای جوان وہ مجھہ کو لے بھاگا تھا وہ مرغ نہ تھا شیطان تھا چاہتا تھا کہ مجھپر سوار
ہوکے بھاگے جب تو نے خدا کا نام لیا فرشتہ آیا مجھہ کو چھوڑا لیا غرض وہ جوان گائے لیکے
اپنی مان کے پاس آیا اسکی مان نے کہا ای بیٹا ہم غریب ہین کچھہ پیسے روپئے خرچ کھانے کا
نہین گائے بیچڈال کہا کتنے کو بیچون وہ بولی تین اشرفی کو تب بازار مین لے گیا خدا نے فرشتے
بھیجا گائے کی قیمت بتا دیا فرشتے نے اس سے پوچھا تم اسکو کتنے مین بیچوگے وہ بولا تین دینار
تب فرشتے نے اسکو بتلا دیا اس گائیکو چھہ دینار کو بیچو بولا وہ میری مان نے چھہ دینار نہین بیچنے کو
کہا اگر تم گائے کے وزن دینار دوگے تو بھی بے حکم مان کے نہین بیچونگا پھر جوان نے اپنی مانسے جاکے کہا

گائے کی قیمت چھہ دینار بازار مین ہوتے ہین تب رضا دی جب بازار مین آیا پھر وہ فرشتے نے
بارہ دینار قیمت اسکی کہی پھر وہ اپنی مان سے جاکے کہا کہ بارہ دینار قیمت اسکی ہوتی ہی پس
اسکی مان نے دریافت کیا شاید وہ شخص جو قیمت لگاتا ہی فرشتہ ہوگا ہمکو فایدہ بتانے آیا پھر وہ
جوان جاکے دیکھتا ہی بازار مین وہ مرد وہین کھڑا ہی تب اُسنے اسکو دیکھکے کہا اب مت بیچو
گائے کو تم اپنی ماکو جاکے کہو کہ اسکو موسیٰؑ ابن عمران کے آنے تک رکھو کیونکہ بنی اسرائیل مین ایک
شخص مارا گیا ہی اور قاتل نامعلوم اسکو وہ خرید کریگا اور اسکے چمڑے بھر سونے وزن کرکے تم کو
دیگا جب موسیٰؑ آئے وہ گائے اسی صفت کی پائی جو اللہ نے نشان بتلایا تھا اس گائے کو
اس پیرزن سے لیکے ذبح کیا اور اسکا چمڑا بھرکے روپئے وزن کرکے انکو دیا اور زبان اس
گائیکی کاٹکے اس عامل مقتول پر جو اوپر گذرا ہی رکھدی باری خدا کے حکم سے وہ جی اٹھا اسکے
رگون مین سے اور گلے سے خون جاری ہوا تب اسنے بآواز بلند و فصیح لسان سے کہا ای
لوگو گواہ رہو مجھ کو گانون والون نے نہین مارا میرے بھتیجے نے مجھے دولت کی لالچ سے مارا ہی
اتنا بول کر پھر مرگیا پس موسیٰؑ نے اس عامل مقتول کے بھتیجے قاتل کو مار ڈالا اس کا
قصاص لیا اور تمام مال اسباب اسکا محتاج اور فقیرون کو بانٹ دیا تب وہان کے
لوگ اس قاتل کے شر سے امان پائے اور وے موسیٰؑ پر ایمان لائے

قصہ عوج بن عنق کا

راویون نے روایت کیا کہ حق تعالیٰ نے قوم موسیٰ سے یہہ وعدہ کیا تھا کہ زمین شام مقدس کی
تمکو دونگا جبارون کو مارکے وہان سے نکالدوگے مقام اجداد بنی اسرائیل کنعان مین تھا اب مصر
مین ہوا بعد اسکے اللہ نے حکم کیا تم شام مین خدا کے دشمنون سے جہاد کرو اور موسیٰؑ نے انھون
کے ساتھہ وعدہ فتح کا کیا تھا اور وحی نازل ہوئی ای موسیٰؑ بارہ آدمی سردار بارہ قوم
سے بنی اسرائیل کے نقیب کرتا کہ ہر ہر سبط اپنے اپنے سردار کے تابع رہے اور ہمارے

رضا پر رہین تو اسباط کو انسے کہدے کہ انکا سردار نقیب جو حکم انپر کریگا سو وہ عمل مین لاوین حق تعالی فرماتا ہی وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ترجمہ اُٹھائے ہمنے اُن مین بارہ سردار پس موسیٰؑ سب کو ہمراہ لے کر جب کنعان مین گئے نقیبون کو شام کے اطراف مین بھیجا کہ احوال جبارون کا دریافت کرکے آوین جب عوج بن عنق کے پاس گئے دیکھا قد و قامت اس کا تیس ہزار تتیس گز کا لنبا یہہ قصص الانبیا مین لکھا اور معارج النبوت مین لکھا ہی کہ تیس ہزار تین سو تیس گز لنبا تھا اس ایام کے گز سے مروی ہی کہ نوح کے طوفان مین پانی سے بچا تھا ایسا دراز قد تھا کہتے ہین کہ سمندر مین اسکے ٹخنون تک پانی ہوتا تھا اس مین اتر کر مچھلی پکڑ لا کے ہاتھ دراز کر کر چشمہ آفتاب سے بھونکے کھاتا تھا اتنا بڑا لنبا جوان تھا اور تین ہزار پانسو برس اسکی عمر تھی اور معارج النبوت مین لکھا ہی تین ہزار چھہ سو سال اسکی عمر تھی حضرت آدمؑ کے ایام سے حضرت موسیٰؑ کے زمانے تک زندہ تھا اور اسکی ما کا نام صفورہ اور وہ بیٹی آدم کی تھی اور باپکا نام عنق تھا اور معارج النبوت مین لکھا ہی اسکے باپ کا نام سحبان تھا اور ما کا نام عنق اور وہ بنت آدم تھی پس عوج بن عنق نے موسیٰؑ کے بارہ سردار کو دیکھکے پوچھا تم کہان سے آتے ہو کہان جاؤگے انھون نے اپنا حال بیان کیا بعد اسکے عوج بن عنق نے اُن سب کو پکڑ کے اپنی ازار مین رکھکے اپنی جورو کو دکھانے لیگیا اور کہا کہ یہہ سب میرے ساتھ لڑنے کو آئے ہین یہہ کہکے زمین پر رکھکے چاہا کہ مثال چیونٹی کے پیر سے مل دے اسکی جورو نے کہا کہ چھوڑ دے وے ضعیف ناتوان ہین چلے جائین ان کو مارنے سے کیا ہوگا تیرا حال لوگون مین جا کے بیان کرین پس ان کو چھوڑ دیا وے اس شہر کے جبارون کی کثرت اور حقیقت دریافت کرکے ڈر گئے اپنے ولایت کی طرف چلے آئے اور آپس مین کہے اُن جبارون کے حال جو ہم دیکھہ آئے ہین اپنی قوم سے نہ کہا چاہئے وے بد دل ہین لڑائی جہاد کے نام سے بھاگ جائینگے لیکن انھون کا احوال موسیٰؑ و ہارون کو کہا چاہئے تب موسیٰؑ سے وہان کا سب حال بیان کئے انگور اور انار اور قد و قامت ان کافر جبارون کے اور ایک ایک انگور انار کئی آدمی کا بوجھہ تھا اور اگر ایک انار کا دانہ نکال

لیکن تو دس آدمی کا خوراک ہو اور اس کی کھول کے اندر دس آدمی رہ سکتے اور ایک دانہ انگور
کہیں من کا تھا وہان سے لاکے حضرت موسیٰؑ کو دکھائے حضرت موسیٰؑ دیکھکے متعجب ہوئے
پس دس آدمی سردار نقیب نے عہد شکنی کر احوال وہان کا جو دیکھا تھا اور عوج کے ہاتھ مین
گرفتار ہونیکا اپنی قوم سے کہدئے اور جبارون کے ملک مین جانیکو منع کئے مگر دو شخص یوشع
اور کالوت نے عہد شکنی نہ کیا بنی اسرائیل نے سنکے چاہا کہ جہاد مین نہ جائے تب موسیٰؑ نے فرمایا
ای قوم بھاگیومت میرے ساتھ اللہ نے وعدہ کیا ہی تمکو ان کافرون پر فتح دیگا اور
قوم نے کہا قولہ تعالیٰ قَالُوْا یَا مُوْسٰی اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ۝ تا آخر ترجمہ بولا قوم نے ای موسیٰ
وہان ایک لوگ ہین زبردست اور ہم ہرگز وہان نہ جاوینگے جب تک وے نکلجائے وہانسے
اللہ کی نوازش تھی ان دونون پر وہ یوشع بن نون اور کالوت بن قتاد اور یے دونون
بزرگ نیک تھے بارہ سردارون مین بنی اسرائیل کے اور وے دونون حضرت موسیٰ اور ہارونکے
پیچھے پیغمبر ہوئے دونون بولے ای قوم بیٹھ جاؤ انپر حملہ کرکر دروازے مین اگرچہ قوم جبار قوی ہین
خدا انکو فتح دیگا موسیٰؑ سے وعدہ کیا ہی ان کو ہلاک کریگا جیسا کہ قوم فرعون کو ہلاک کیا پھر جب
تم انمین پیٹھے تو تم غالب ہوگے اور اللہ پر بھروسا کرو اگر یقین رکھتے ہو وے بولے ہم ہرگز
نہ جاوے ساری عمر جب تک وے رہینگے اس مین سو تو جا اور تیرا رب دونون لڑو ہم یہان ہی
بیٹھے ہین پس حضرت موسیٰؑ نے انپر غصہ ہوکر بددعا کی قولہ تعالیٰ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ الیٰ آخر
ترجمہ بولا موسیٰ نے ای رب میرے اختیار مین نہین مگر میری جان اور میرا بھائی سو تو جدائی کر یو
ہم مین اور بے حکم لوگون مین فرمایا اللہ نے وہ تو حرام ہوئی انپر چالیس برس سر مارتے پھرینگے
سو تو افسوس نہ کر بے حکم لوگونپر قصہ یہہ ہے اللہ نے بنی اسرائیل کو فرمایا کہ جہاد کرو عمالقہ جبار
سے ملک شام چھین لو پھر ہمیشہ وہ ملک تمھارا ہی حضرت موسیٰؑ نے بارہ شخص کو بنی اسرائیل
کے بارہ قبیلے پر سردار کیا تھا ان کو بھیجا کہ اس ملک کی خبر لاوین وے خبر لائے تو ملک شام
خوبیان بہت بیان کین اور وہان مسلط تھے عمالقہ ان کی قوت و زور بھی بیان کیا پس

حضرت

حضرت موسیٰؑ نے انکو کہا کہ تم قوم کے پاس خوبی ملک اور قوت دشمن مت بیان کریو ان مین
دو شخص اس حکم پر رہے اور دس نہ رہے جب قوم نے ان سے اس عمالقہ کا زور سنا تو نامردی
کرنے لگے اور چاہا کہ پھر اُلٹے مصر مین جاوین اس تقصیر سے چالیس برس فتح شام کو دیر لگی
اسقدر مدت بنی اسرائیل جنگلون مین پھرتے رہے اس قرن کے لوگ سب مر رہے تھے مگر دو شخص
موسیٰؑ کے بعد خلیفہ ہوئے یوشع اور کالوت انکے ہاتھ سے شام فتح ہوا القصہ موسیٰؑ و ہارونؑ
عصا ہاتھ مین لیکر ملک شام کو برائے جہاد روانہ ہوئے جب رات ہوئی بنی اسرائیل نے
مصر مین جانیکا قصد کیا تمام رات چلے فجر کے وقت دیکھا کہ جسجگہہ سے کوچ کیا تھا اُس جگہہ
پر آرہے پھر دوسری شب کو تمام رات چلے فجر کو دیکھتے ہین کہ جہان سے کوچ کئے تھے تیک
وہی ہی ہوئے جانے کہ موسیٰؑ کی بد دعا سے یہہ حال ہوا تب یوشع بن نون نے انھون سے کہا
کہ اس میدان مین ٹھہر جاؤ صبر کرو توبہ استغفار پڑھو جب تک موسیٰ ملک شام فتح کرکے آوین تب
تک یہان رہو تب بنی اسرائیل خدا پر توکل کرکے اس تیہ مین رہگئے اور تیہ اس میدان کا نام ہی
کہ جس مین بارہ اسباط بنی اسرائیل چھہ لاکھ آدمی حضرت موسیٰؑ کی بد دعا سے چالیس برس محبوس
رہے وہان سے نہین نکل سکے اور وہ تیہ درمیان فلسطین اور رملہ اور اردن اور مصر کے ہی
طول اسکا چھتیس کوس اور عرض اٹھارہ کوس کا ہی غرض موسیٰ جب نزدیک شہر عوج کے گئے
لوگون کو ہیبت شکل دیکھکے ڈر سے پس حافظ حقیقی کو یاد کرکے آگے بڑھے جب عوج بن عنق نے
ان کو دیکھا چاہا کہ پکڑ کے چیونٹی کی طرح پیرون سے مسلدے اور کہا کہ تو ہی سردار قوم بنی اسرائیل
کا تو نے قبطیونکو دریائے نیل مین فرعون کے ساتھہ ڈبا مارا ہی یہہ کہکر موسیٰؑ پر حملہ کیا پس
حضرت موسیٰ کا قد دس گز لنبا تھا اور عصا بھی دس گز کا تھا اور اوپر دس گز اچھلکر اسکے ٹخنون
پر عصا مارا وہین مر دود مر گیا چالیس برس بنی اسرائیل تیہ مذکورہ مین تھے اور لاش عوج کی
میدان مین پڑی تھی اور گوشت پوست گل گیا پشت کی ہڈی مثل پہاڑ کے اونچی ہو رہی
تھی بعد چالیس برس کے یوشع بن نون نے جبارون کا ملک فتح کرکے مصر مین جب آئے

تب اسکی پشت کی ہڈی سے مصر کے نیل دریا پر پل باندہ دیا ایک مدت تک خلق اللہ نے اسپر
سے آمد و رفت کیا غرض موسیٰؑ عوج بن عنق کو مار کے شاد ہو کر بنی اسرائیل مین جب تشریف لائے
ان کو جہان چھوڑ گئے تھے اس تیہ مذکور مین آگے پائے ان سے کہا ای قوم اللہ نے مجھہ کو عمالقہ
پر فتح دیا اور عوج بن عنق کو مین نے مار ڈالا اب تم چلو شہر مین انکے دخل کرین امر الٰہی بجا لاوین
تب بنی اسرائیل نے اپنا حال بیان کیا کہ ہم اس میدان سے نکل نہین سکتے حضرت نے فرمایا
چلو اسباب لوازمہ لو شام کی طرف روانہ ہون تب وے تمام رات چلے پھر فجر کو دیکھتے ہین سابق
جگہہ پر جہان سے کوچ کیا تھا وہین ہی تب موسیٰؑ نے اپنی بد دعا سے جو انپر کی تھی نادم
ہو کر ان کے حال پر دعائے نیک کی یا غفور الرحیم تجھہ کو خوب معلوم ہی اب وے شام مین جانیکو
راضی ہین ان کو اس تیہ سے رہا کر اور اللہ نے فرمایا قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ ترجمہ پس
تحقیق وہ زمین حرام ہوئی ہی انپر چالیس برس سرگردان پھرینگے ملک مین پس تو افسوس نہ کر
قوم فاسقو نپر اس تیہ کے عذاب مین رہینگے کیونکہ تمہارے ساتھ جہاد کو نہ گئے اور بولا کہ ہم نہین جائینگے
تم اور تمہارا خدا جہاد کو جاؤ حاصل کلام موسیٰؑ بنی اسرائیل کے حالپر اور دخل نہونے ملک شام پر
بموجب وعدہ اللہ کے جبارون کو مار کر غم کھاتے رہے وحی نازل ہوئی ایموسیٰؑ افسوس مت کر
واسطے قوم فاسقون کے پس ان کو اس میدان مین رہنے دے وہان کچھہ کھانیکا ہی نہ پینے کا نہایت تکلیف
کی جگہہ ہی پس وہ بیابان معروف ہی اللہ نے اس میدان کا نام انکے واسطے تیہ رکھا وہ درمیان
فلسطین اور مصر اور اردن کے ہی اور اکثر شہر چارون طرف اسکے ہین درازی اس میدان کی
چھہ بیس کوس اور چوڑائی اسکی اٹھارہ کوس کی ہی اللہ تعالیٰ نے اس بیابان کو انھونپر تیہ کردا ہر چند
کہ اس تیہ سے نکلنے چاہتے تھے نہین سکتے یہہ ماجرا اوپر معلوم ہو چکا اور موسیٰ سے وے کھانیکو
مانگتے کیونکہ اس میدان مین سوا جھاڑ کانٹے کے اور کچھہ پیدا نہ تھا نہ حیوانات تب انکے واسطے
کھانیکو اللہ نے من و سلویٰ بھیجا من ایک چیز کا نام ہی مثل دھنیئے کے رات کو آسمان سے
گرتا تھا صبح کو سب چن لیتے اور کھاتے مگر میٹھا و شیرین تھا اور سلویٰ ایک مرغ کا نام ہی مثل کبک

جانور کے سرخ اور گوشت بھی مثل انکے عصر کے وقت ہزارون جانور انھون کے نزدیک اڑکے آ بیٹھتے جب اندھیری رات ہوتی بنی اسرائیل بقدر حاجت کے اسکو پکڑکے کباب بنا کے کھا لیتے مدتون یہی کھایا کئے اور دھوپ کی طپش سے سایہ مانگتے رہے تب حضرت نے جناب باری مین دعا کی انپر سایہ نازل کیا چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہی وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ الخ ترجمہ سایہ کیا ہمنے تمپر ابر کا اور اتارا ہمنے تمپر من وسلوی کھاؤ ستھری چیزین جو دین ہمنے تمکو اور ہمارا کچھ نقصان نہ کیا پر اپنا ہی نقصان کرتے رہے اور موسیٰؑ سے پانی مانگا حکم ہوا ای موسیٰؑ اس میدان مین جو پتھر ہی اسپر عصا اپنا مار تب پانی نکلیگا اور بعضون نے کہا کہ جو پتھر طور سینین سے لائے تھے تکلم کے وقت جناب باری سے ملا تھا اس پتھر کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے اسپر کھڑے ہوکر مناجات کرتے تھے حکم ہوا ای موسیٰؑ اسی پتھر پر عصا مار پانی نکلے گا حق تعالیٰ فرماتا ہی وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ إِذِ اسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ الخ ترجمہ اور حکم بھیجا ہمنے موسیٰ کو جب پانی مانگا اس سے اسکی قوم نے ہمنے کہا کہ مار اپنا عصا اس پتھر کو تو پھوٹ نکلے اس سے بارہ چشمے اسواسطے کہ بنی اسرائیل بارہ سبط تھے سب ایک جگہہ مین نہین رہتے جدا جدا رہتے ایک چشمے سے پانی نہین پیتے ہمیشہ ایکدوسرے سے آپسمین عداوت اور بغض رکھتے تب بارہ بارہ سبط کیواسطے نکلے اور اپنے اپنے چشمے سے پانی لیتے چنانچہ اللہ نے فرمایا قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ الخ ترجمہ پہچان لیا ہر ایک لوگون نے اپنا گھاٹ موسیٰؑ نے انھون سے کہا کہ من وسلوی ایک روز کھانیکے سوا زیادہ مت رکھیو پس انکی باتون کو عمل مین نہ لاکے سب نے ایک ایک مہینے کی خوراک جمع کئے اسواسطے کہ انکو یقین تھا شاید من وسلوی اور نہ اتریگا باین سبب کئے اور گنہگار ہوئے اور من سلوی اترنا موقوف ہوا پھر حسب درخواست انھون کے موسیٰؑ نے اللہ سے دعا مانگی تب بقدر حاجت کے اترتا وے کھاتے اسیطرح ایک مدت گذری بعد سبھون نے حضرت سے سوال کیا کہ کبتک یہہ کھاتے رہینگے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَنْ نَصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ الخ ترجمہ اور جب کہا تمنے یا موسیٰؑ ہم نہ ٹھہر

ایک کھانے پر سو پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ نکالدے ہمکو جو اگتا ہی زمین سے زمین کا ساگ اور لکڑی اور گیہون اور چنا اور لسن اور مسور اور پیاز تب موسیٰؑ نے بارشاد جناب باری کے انسے کہا تم کیا چاہتے ہو ایک چیز جو ادنی ہی بدلے مین ایک چیز کے جو بہتر ہی اترو کسی شہر مین تو تمکو ملے جو مانگتے ہو موسیٰؑ نے بطریق عتاب کے ان کو کہا مصر مین جاؤ مگر بحکم خدا کے مصر مین نہین جاسکتے کیونکہ عمل ناشایستہ کرتے تھے خدا اُنپر بیزار تھا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ الخ ترجمہ اور ڈالی اُنپر ذلت اور محتاجی اور کہالائے غصہ اللہ کا جب تیس برس اس میدان مین بنی اسرائیل کو گذرے تب موسیٰ اور ہارون نے انتقال فرمایا بعد اُسکے چالیس برس مین سب بنی اسرائیل مر گئے مگر یوشع اور کالوت اور جو اولاد بنی اسرائیل مصر سے نکلنے کے بعد تولد ہوئی تھی یہہ سب زندہ رہی اور بعد موسیٰ علیہ السلام کے یوشع پیغمبر ہوئے اور فرزندان بنی اسرائیل چالیس برس سے زیادہ اس تیہ مین نہ تھے خدا نے مہر کی اس میدان محبوس سے رہائی دی تب مصر اور اور شہرون مین جابسے کہتے ہین کہ یوشع علیہ السلام حضرت یوسف بن یعقوبؑ کی اولادون مین تھے اور بعد یوشع کے کالوت علیہ السلام نبی ہوئے اور یہہ یہودا بن یعقوب علیہ السلام کی اولادون مین تھے واللہ اعلم بالصواب

قصہ حضرت خضر اور موسیٰ علیہما السلام کی ملاقات ہونیکے بیان مین

نقل ہی کہ ایکدن موسیٰؑ محفل مین بیٹھکے بنی اسرائیل کو وعظ کر رہے تھے اور بعضے یون کہتے ہین کہ جب اس میدان تیہ مین بنی اسرائیل کو نصیحت کرنے لگے خدا کے حکم سے ایک ابر سفید نے ان کے سر پر سایہ ڈالا اسوقت انکے دل مین یون گذرا کہہ بیٹھے کہ آج ہمارے برابر کوئی نہین علم اور فضیلت مین موسیٰؑ نے اسواسطے یہہ بات کہی کہ چالیس شتر کا بوجھ تھا اور تورات اسنے حفظ کی تھی اور بلاواسطے خدا سے تکلم کیا تھا یہہ سنکے اس محفل مین ایک شخص نے حضرت سے کہا آپ بجا فرماتے ہین آپ کے برابر کوئی نہین ساوی درجہ علم مین حضرت نے

فرمایا سچ کہتے ہو مین نہین دیکھتا ہون کسیکو اس وقت جناب باری سے عتاب آیا ای موسیٰ تو
ایسا مت خیال کر کہ تجھسا کوئی نہین میرے بندون مین تم سے بھی زیادہ علم ہے اور تجھہ کو کیا معلوم
ہی مین نے کسکو علم زیادہ دیا خلق مین بھلا میرا ایک بندہ ہی مجمع البحرین مین تو اُسسے جا کر
ملاقات کر دیکھہ زیادہ اسکو علم ہی یا تجھہ کو تب عرض کی خداوندا وہ کون ہے مجھے اسکو دکھا
فرمایا ای موسیٰ مجمع البحرین کے پاس ایک میدان ہی اس مین وہ رہتا ہی گمراہون کو راہ بتاتا ہی
اور زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ کرتا ہی اور بہت سا کام رکھتا ہی نام اسکا خضر تو اُسسے جا کر
دیکھہ ان مین کیا کرامت ہی تب موسیٰؑ یوشعؑ کو ہمراہ لے کر مجمع البحرین کی طرف گئے اور یوشع سے
کہا قولہ تعالیٰ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ترجمہ
اور جب کہا موسیٰؑ نے اپنے جوان کو یعنے یوشعؑ کو مین نہ بیٹھونگا جبتک نہ پہنچون دو دریا کے ملاپ
تک یا چلا جاؤن برسون تک پس جب دونون حضرات مجمع البحرین کے پاس گئے اور مجمع البحرین
دو دریا کا نام ہی فارس اور روم کی جانب مشرق اور انکے ساتھہ زنبیل کے اندر سوختہ نمک دار
مچھلی تھی یہہ معالم التنزیل اور قصص الانبیا مین ہی اور ترجمہ کلام اللہ اور حدیث شریعت مین
تلی ہوئی مچھلی لکھا کھانے کو لئے تھے جب یوشعؑ دریا کے کنارے زنبیل رکھکے اس دریا کے آب
سے وضو کرکے آئے ایک قطرہ پانی انکی انگلی سے اس مچھلی پر ٹپکا فوراً مچھلی جی اٹھی زنبیل مین
سرنگ بنا کے دریا مین نکل پڑی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا الخ ترجمہ پس
جب پہنچے دونون دریا کے ملاپ تک بھول گئے اپنی مچھلی پس اس نے اپنی راہ لی دریا مین سرنگ
بنا کر یوشع چاہتے تھے کہ موسیٰؑ سے یہہ ماجرا کہین موسیٰ سوتے تھے بعد ایک لحظہ کے نیند سے
اٹھکے اس جگہہ زنبیل بھول کے دونون چلے راہ مین پھر دوسرے دن فجر کی نماز پڑھکے حضرت
موسیٰؑ کو بھوک لگی اسوقت یوشعؑ سے وہ مچھلی کھانے کو مانگی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی
فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا الخ ترجمہ پس جب آگے چلے دونون کہا موسیٰ نے اپنے جوان کو
دے ہمکو کھانا ہمارا صبح کا تحقیق پائی ہمنے اپنی اس سفر مین تکلیف یوشعؑ نے کہا کیا نہ دیکھا

تمنے جب ہمنے وہ جگہہ پکڑی تھی اس پتھر کے پاس سو مین بھول گیا وہ مچھلی اور یہہ مجھکو بھلا یا
شیطان ہی نے کہ ذکر کرون اُسکا آپکے پاس اور وہ اپنی راہ کر گئی دریا مین عجب طرح کہا
موسیٰؑ نے یہی ہی جو ہم چاہتے تھے پھر الٹے پھرے دونون اپنے پانوٗن کے نشان دیکھتے پس
پا یا ایک بندہ ہمارے بندون مین سے جسکو دی تھی ہمنے مہر اپنے پاس سے اور سکھایا تھا علم اپنے
پاس سے غرض موسیٰؑ اور یوشعؑ دونون پھر اس جگہہ پر آئے جہان مچھلی پتھر پر رہگئی تھی دیکھا
وہ مچھلی زندہ ہوکر دریا مین گئی کبھی پانی پر دکھائی دیتی تھی اور کبھی ڈوبتی تھی اسکو دیکھکے
موسیٰ دریا مین جاگرے اور غوطہ لگائے اس مچھلی کے پکڑنے کو پس ایک گنبد دیکھے پانی پر
معلق استادہ ہی خضرؑ نماز پڑھ رہے تھے اس دو دریا ہین الگ کسی سے کوئی ملا ہوا
نہین جب خضرؑ نماز سے فارغ ہوئے حضرت موسیٰؑ سلام علیک کہکر سامنے بیٹھے انھون نے
احوال پوچھا موسیٰؑ نے بیان کیا اسوقت ایک پرندآکے انھونکے سامنے دریا مین سے ایک قطرہ پانی
چونچ مارکر بیچلا پس خضرؑ نے اُنسے کہا کہ تم اپنے تئین سمجھے ہو کہ علم مین سب سے زیادہ ہون حالانکہ
علم اوّل و آخر باطن و ظاہر بنی آدم کا اللہ کے نزدیک اُتنے کمتر ہی کیسا جیسا کہ یہہ مرغ نے ایک
قطرہ پانی دریا سے اٹھا کے لے گیا اور وہ قطرہ پانی سمندر کے نزدیک کیا چیز ہی اور ایسا
ہی اللہ کے نزدیک تمھارا ہمارا علم کیا چیز ہی پس تمکو اللہ نے تربیت فرمائی پر بات یون ہی
کہ اللہ کا ایک علم مجھکو ہی تمکو نہین اور ایک تمکو ہی مجھکو نہین پس موسیٰؑ نے کہا قولہ تعالیٰ

قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ترجمہ موسیٰؑ نے خضرؑ سے کہا
کیا پیروی کرون مین تیری اسپر کہ سکھادے تو مجھکو اس چیز سے کہ سکھایا گیا ہی تو
کچھ بھلائی یعنے خدا نے تجھکو جو علم سکھایا ہی سو مجھکو سکھا خضر نے ان سے کہا تو میرے
ساتھہ ہرگز صبر نہ کرسکیگا اور کیونکر صبر کریگا تو اس چیز کا کہ جس چیز کا تجھکو علم نہین کیونکہ کام
میرا باطنی ہی تم اس کو دریافت نہ کرسکوگے کیونکہ باطن کا حال معلوم کرنا بڑا محال ہی موسیٰ نے
کہا البتہ پاویگا تو مجھکو اگر اللہ نے چاہا صبر کرنیوالا اور نافرمانی نہ کرونگا مین تیری کسی حکم

مین پھر انسے خضر نے کہا اگر پیروی کریگا تو میری پس مت سوال کیجیو مجھ کو کسی چیز سے یہانتک
تلک کہ شروع کرون مین تجھسے دکھانیکو کوئی چیز یہہ عہد کر کر دونون چلے یہانتک کہ جب سوار ہوئے
ایک کشتی پر تب پھاڑ ڈالا اسکو خضر نے تب موسیٰؑ بولا تو نے کشتی کو پھاڑ ڈالا کہ ڈباوے اسکے
لوگون کو تو نے ایک چیز نئی کی تب خضر نے ان کو کہا کہ مین نے تمکو نہ کہا تھا تو میرے ساتھ ٹھہرنے
اور صبر کرنے نہ سکیگا موسیٰؑ نے کہا مجھکو نہ پکڑ میرے بھول پر اور نہ ڈال مجھپر میرا کام مشکل
پھر دونون چلے وہان سے یہانتک کہ ملاقات ہوئی ایک لڑکے سے پھر اس کو خضرؑ نے مار ڈالا
پھر موسیٰؑ نے کہا کہ تو نے مار ڈالا ایک جان کو ستھری بن بدلے کسی جان کے ای خضر تو نے یہہ فعل
نامعقول کیا پھر خضرؑ نے موسیٰؑ سے کہا مین نے نہ کہا تھا تجھکو ای موسیٰؑ تو میرے ساتھ صبر کرنے
اور ٹھہرنے نہ سکیگا موسیٰ نے کہا اگر مین تجھسے پوچھون کوئی چیز اسکے پیچھے پھر مجھکو ساتھ
نہ رکھیو تو اُتار چکا میری طرف سے الزام پھر دونون چلے گانون کی طرف یہانتک کہ پہنچے ایک
گانون کے لوگون کے پاس کھانا مانگا وہان کے لوگون سے پس انکار کیا انھون نے یہہ کہ ضیافت
کرین پس پائی دونون نے اس گانون مین ایک دیوار کہ گرا چاہتی تھی پس خضرؑ نے اس کو سیدھا
کھڑا کر دیا پھر موسیٰؑ نے انسے کہا ای خضرؑ اگر تو چاہتا تو البتہ لیتا اس دیوار کی مزدوری
ہم بھوکے ہین کیون تو نے بے مزدوری درست کر دیا ان سے مزدوری لیتے خضرؑ نے کہا جو کام
خدا کے حکم سے کرنا ضرور ہے اسپر مزدوری نہین لیتے پس موسیٰؑ نے خضرؑ سے پہلے دفع بھول
کے پوچھے تھے اور دوسرا دفع اقرار کرنے کو آپس مین اور تیسرے دفع رخصت ہونے جان
بوجھکر پوچھا کیونکہ موسیٰ نے سمجھ لیا کہ یے علم میرے ڈھب کا نہین میرا علم وہ ہے جس مین
خلق پیروی کرے تو بھلا ہو اور خضرؑ کا علم وہ ہے کہ دوسرے کو اس کی پیروی بن نہ آوے
تب خضر نے کہا ای موسیٰ تو نے عہد اپنا شکست کیا مین نے تجھسے پہلے ہی کہا کہ مین جو کام کرونگا
تم مجھسے مت پوچھیو اب تم سے ہمسے جدائی ہی قولہ تعالیٰ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ
ترجمہ کہا خضر نے موسیٰؑ سے اب جدائی ہی میرے تیرے درمیان اب جتاتا ہون تجھکو پھیران باتون کا

جسپر تو نہ ٹھہر سکا پہلا وہ جو کشتی تھی کتنے فقیر اور محتاجون کے لئے کماتے محنت کرتے دریامین
سو مین نے چاہا اس مین نقصان ڈالون کیون کہ ایک بادشاہ ظالم وہ لوگونسے کشتی چھین لیتا
ہے اسلئے مین نے اس کشتی کو پھوڑ ڈالا اور تختہ الگ کر لیا تاکہ وہ ظالم چھین نہ لیجائے محتاجون
کے لئے کمائی رہے اور دوسرا وہ جو لڑکا تھا سو اسکے ماں باپ تھے ایمان والون مین مین ڈرا کہ وہ
اپنے ماں باپ کو گرفتار کرے سرکشی اور کفر مین پس اگر وہ بڑا ہوتا تو موذی اور بدراہ ہوتا اسکے
ماں باپ اسکے ہاتھ سے خراب ہوتے پس ہمنے چاہا کہ خدا تعالی اسکو جزا دیوے بہتر جزا اور
مہر کرے اسواسطے مین نے اسکو مار ڈالا تاکہ ماں باپ اسکے اور خلایق اسکے ہاتھ سے امین رہے
اور اسکے ماں باپ کو خدا تعالی اسکے بدلے ایک لڑکی دیوے کہ اسکی نسل سے ستر پیغمبر پیدا
ہووین اور تیسرا یہہ کہ وہ جو دیوار تھی سو دو یتیم لڑکون کی تھی اس شہر مین اور اسکے نیچے
مال گڑا تھا انکا اور ماں باپ انکے نیک صالح تھے لوگون کو قرض حسنہ دیتے تقاضا نہین کرتے نرمی
سے لیتے سود نہین کھاتے خیانت کسیکی نہین کرتے اور خلق کو آزار نہین دیتے اس سبب خدا نے
ان کو صالح کہا پس چاہا تیرے رب نے وہ کہ دونو لڑکے جوانی کو پہنچین اور نکالین اپنا مال گڑا ہوا
اس دیوار کے نیچے سے تیرے رب کی مہر سے اور یہہ مین نے نہین کیا اپنے حکم سے یہہ پھیر ہے
ان چیزون کا جن پر تو ٹھہر نہ سکا وہ دیوار قریب گرنے کی تھی اگر گرتی تو مال اسکے نیچے سے ظاہر
ہوتا لوگ لیجاتے وہ دونون یتیم محروم رہتے اسلئے مین نے اسکو مرمت کیا بعد ازان اور کہا
خضر نے اے موسیٰ تمنے سمجھا تھا کہ تمھارے برابر علم کسی کو نہین اور خدا کے بندے ایک سے ایک
ایسے ہین کہ تمھارا ہمارا علم انکے نزدیک رائی سرسون کے برابر ہی پس اب جاؤ تمسے ہمسے
جدائی ہی اور دو تین باتین پند کی مجھسے یاد رکھو اول خوش رو خوش خلق لوگون مین رہیو تب
عزت وقار ہوگی اور ترش روئی اور غروری کسی بات کی مت کیجیو کہ اللہ اس کو دوست نہین رکھتا اور دوسرا
اللہ کے اور کسی سے حاجت مت مانگیو خواہ اپنے واسطے یا غیر کے تب مقبول ہوگی پس
حضرت خضر علیہ السلام یہہ کہکر غائب ہوگئے

بیان وفات حضرت موسیٰؑ وہارون علیہما السلام کا

حضرت موسیٰ خضر سے رخصت ہو کر اپنی قوم مین آئے لوگون نے انسے کہا ای حضرت آپ خضر سے
کونسا علم سیکھکے آئے سو بیان کیجئے حضرت نے کہا جو مین دیکھ سنکے آیا سو تمسے بیان کرنے کے قابل
نہین سوا ہی کے جب تیس برس موسیٰ وہارون کو اس میدان تیہ مین گذرے موسیٰؑ کو وحی نازل
ہوئی اے موسیٰ فلانے روز فلانے وقت فلانی جگہہ ہارون کو اپنے پاس بلا لونگا جب یہہ ارشاد
ہوا موسیٰؑ روز موعود کے انتظار رہے جب روز وعدہ آیا ہارون کو فرمایا ای بھائی چلو
اس میدان سے فلانے باغ مین پس دونون حضرت اپنی قوم سے نکلکر ایک باغ مین گئے اس کے
نیچے ایک نہر جاری دیکھی اور اسکے کنارے ایک تخت تکلف کا دھرا پایا حضرت ہارون اس پر
جا بیٹھے اور کہا ای بھائی یہہ کیا خوب جگہہ ہے یہان رہا چاہیئے تب خدا کے حکم سے ملک الموت نے
آکے جان ان کی قبض کی موسیٰؑ نے یہہ دیکھکر تاسف کیا اور اکثر کا قول یہہ ہی کہ ہارون کو اس تخت
سمیت اللہ نے آسمان پر لے لیا اور بعضے کہتے ہین کہ زمین کے نیچے لیگئے بعد اسکے موسیٰؑ نے
اپنی قوم سے جاکے کہا کہ ہارون نے انتقال کیا یہہ سنکر بنی اسرائیل نے موسیٰ سے کہا کہ وہ
مرے نہین شاید تمنے مارا ہوگا حضرت نے فرمایا مین نے نہین مارا خدا جانتا ہے وے بولے اگر
تم نے نہین مارا تو ان کی لاش ہم کو دکھلاؤ تب موسیٰؑ نے خدا سے دعا مانگی لاش ہارون
کی اللہ نے آسمان سے اُتاری یا نیچے سے زمین کے نکالی تب انھون نے از سرتا پا لاش
ان کی دیکھی کچھ اثر اس پر نہ پایا پھر بھی انکے مرنے پر یقین نہ کئے اور کہا ای موسیٰؑ ہارونؑ
کو تمہی نے مارا اسبات کو قوم نے موسیٰؑ سے اسواسطے کہا کہ ہارون کو دوست رکھتے تھے
اُن سے پھر موسیٰؑ نے خدا سے دعا مانگی ہارون کو زندہ کیا اس نے کہا ای قوم مجھ کو
میرے بھائی موسیٰؑ نے نہین مارا مین خدا کے حکم سے مرا ہون یہہ کہہ کر پھر جان بحق تسلیم
کی اور غایب ہوئے تب انھون کو یقین ہوا انکے مرنیکا پس اس تیہ مین موسیٰ اپنی قوم کے

پاس پھر آئے اور یوشع انکا بھانجا تھا ان کو اپنا خلیفہ بنایا جب تین برس اس پر گذرے ملک
الموت موسیٰ کے پاس آئے حضرت نے پوچھا ای ملک الموت تو میری زیارت کو آیا یا روح
قبض کرنیکو وہ بولا مین روح قبض کرنے کو آیا حضرت نے کہا کس راہ سے میری روح قبض کروگے
بولا منہہ سے حضرت نے کہا منہہ سے مین نے خدا سے تکلم کیا اسنے کہا آنکھہ سے نکالونگا کہا آنکھہ
سے مین نے خدا کا نور دیکھا اسنے کہا پیر کی راہ سے حضرت نے فرمایا پیر سے چلکے طور پر گیا تھا
اس نے کہا مین خدا کے حکم سے تیری روح قبض کرونگا پس موسیٰ غصہ مین آئے اور کہا
ای عزرائیل کتنے ہزار کلام مین نے خدا سے بلا واسطہ کیا کوئی بیچ مین واسطہ نہ تھا پس اسکی عزت
کی قسم ہے مین ابھی جلدی جان اپنی تسلیم نہین کرونگا خدا سے میرا اور بھی سوال ہی ملک الموت
یہہ سنکے چلے گئے جناب باری مین عرض کی خدایا تجھکو خوب معلوم ہی جو موسیٰ نے مجھکو کہا
اس وقت مین جان تسلیم نہین کرونگا تب خطاب آیا ای موسیٰ تو میری طرف آنے کو راضی
نہین وہ بولا الہی مین راضی ہون مگر ایکبار تیرے دیدار کی تمنا رکھتا ہون کہ طور پر جاکر مناجات
اور شکر کرون اور کلام تیرا سنون ہزار جان میری فدا ہوجیو تیرے کلام پر پس موسیٰ نے
خدا کے حکم سے طور پر جاکر عرض کی خدایا مین نے اپنی آل اور اولاد تجھپر سونپی تو اپنی رضا
پر قایم رکھیو اور راہ حرام سے باز رکھیو اور حلال سے روزی دیجیو میری امت ناتوان ہی
پس ندا آئی ای موسیٰ زمین پر عصا مار جب مارا پھٹ کے دریا نکلا پھر حکم ہوا دریا پر مار جب
مارا ایک سنگ سیاہ اسکے اندر سے ظاہر ہوا پھر حکم ہوا اس سنگ پر عصا مار جب وہ پتھر
دو ٹکڑے ہوا اس مین سے ایک کیڑا نکلا منہہ مین گھانس لے کر اللہ کا ذکر کرتا ہوا اپنی تسبیح پڑھہ
رہا تھا سُبحَانَ تَرَانِی وَتَسمَعُ کَلَامِی وَتَعرِفُ مَکَانِی وَتَرزُقنِی فِی قَلبِ حَجرٍ ای پاک پروردگار
میرا تو مجھہ کو دیکھتا ہی اور کلام میرا سنتا ہی اور جگہہ میری تو جانتا ہی اور روزی میری پتھر کے
اندر پہنچاتا ہی کسیکو محروم بھوکھا تو نے نہین رکھا اپنے فضل وکرم سے پس جناب باری سے
ارشاد ہوا ای موسیٰ قعر دریا تحت ثری مین پتھر کے اندر کیڑیکو مین روزی پہنچاتا ہون

نہین بھولتا ہون تیری امت کو کیونکر بھولون تب موسیٰ خوش ہوکر کوہ طور سے اتر
آئے اور راہ مین آکر دیکھتے ہین کہ سات آدمی ایک قبر کھودرہے ہین انھون سے پوچھا تم کس
کے واسطے یہہ قبر کھودتے ہو انھون نے کہا یہہ گور خدا کے دوست کے لئے ہم کھودتے ہین تم بھی
آؤ اس مین شریک ہو تو ثواب پاؤگے جب گور تیار ہوئی انھون نے موسیٰ ؑ سے کہا کہ جو صاحب گور
ہی وہ تمھارے قد کے برابر ہی ایکبار تم اترکے دیکھو تمھارے قد برابر ہوئی یا نہین تب موسیٰ نے
گور مین اُتر کے سوکے دیکھا اور کہا یہہ کیا خوب جگہہ ہی کاشکے یہہ گور میرے لئے ہوتی تو کیا خوب
تھا اسیوقت جبرئیل ؑ نے ایک سیب بہشت سے لاکر حضرت کے سامنے رکھدیا اُسنے اسکو سونگھا جان
ان کی بحق تسلیم ہوئی اور فرشتون نے ان کو نہلا دھلا کے بہشت کا کفن پہنایا اور نماز جنازہ پڑھکر
اسی قبر مین دفن کرکے قبر کو چھپا دئے اسلئے کوئی نہین جانتا کہ موسیٰ ؑ کی قبر کہان ہی اور روایت
کی گئی کہ جب عزرائیل ؑ موسیٰ کی جان قبض کرنے کو آئے موسیٰ ؑ نے غصّہ ہوکر ایک طمانچہ اُن کے چہرے
پر ایسا مارا کہ آنکھ انکی نکل پڑی وہ جناب باری مین جاکے فریاد کی الٰہی تجھہ کو معلوم ہی موسیٰ ؑ
نے مجھہ کو ایک طمانچہ ایسا لگائے کہ ایک آنکھ میری جاتی رہی اندھی ہوگئی اور اگر وہ تیرا
کلیم نہوتا تو ہر دو آنکھین ان کی ہم نکالڈالتے پس ندا آئی ای عزرائیل تو جاکے موسیٰ سے کہہ کہ
تم کو حیات دنیا اور منظور ہی تو گائے کے پشت پر ہاتھ رکھہ کے دیکھہ کہ کتنی پشم اُس مین
آگئی ہی اتنی ہی عمر تم کو دینگے اگر تم چاہتے ہو موسیٰ ؑ نے انسے جب یہہ بات سنی اپنے دل
مین سوچا آخر مجھہ کو مرنا ہی ایکدن تب عزرائیل کو کہا کہ خدا کے حکم سے اب جان میری قبض کر عمر
موسیٰ علیہ السلام کی ڈیڑہ سو برس کی ہوئی تھی پس ان کے حکم سے ان کی جان قبض ہوئی
اور بعضے روایت مین یون لکھا ہی کہ ملک شام جبارون کے فتح کرنے کے بعد
انتقال فرمایا واللہ اعلم بالصواب

قصہ یوشع بن نون اور بنی اسرائیل کا اسنے تیہ سے نکلکر جبارون کے ملک فتح کرنیکا اور قصہ عابد بلعم باعور کا

خبر ہی کہ بعد وفات موسیٰ کے بنی اسرائیل اس تیہ مذکور مین اور سات برس تک ہے جب چالیس برس
بموجب میعاد اللہ کے اس تیہ مین پورے ہوئے کہتے ہین کہ یوشع بن نون موسیٰ کے جو بھانجے تھے
مریم کے بیٹے اللہ نے ان کو پیغمبری دی اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کو اس تیہ سے نکالکر ملک شام جبارو نکا
قبضے مین لاکر سب مصر مین جا رہو تب یوشع بمطابق ارشاد آلہی قوم بنی اسرائیل کو لیکر شام مین
گئے بعضے مردودون کو تہ شمشیر کئے اور بعضون کو رونق اسلام دی پس وہان سے فتح یاب ہو کر
شہر ایلیا مین جا کے اکثر مردودونکو قتل کرکر اس شہر پر قابض ہو کر پھر شہر بلقا مین آئے یہہ بڑا
شہر پایۂ تخت بادشاہ کا نام بالق سپاہ و رعیت اسکی بہت تھی حضرت یوشع کو دیکھکے خود بادشاہ
با لشکر جرار مقابلہ کو آیا ہر چند کہ شجاعت دکھائی کارگر نہوئی اور یوشع نے ان سب مردودونکا محاصرہ
کیا آخر کافرون نے ہزیمت پائی بلعم باعور کے نزدیک جا کے استمداد چاہی اور کہا آپ مقبول خدا ہین
ہمارے لئے دعا کرین کہ ہم دشمنون پر فتح پاوین اسنے کہا یوشع پیغمبر خدا ہین اور سپاہ و لشکر
خدا کا فرستادہ ہمکو کیا طاقت کہ ہم انپر بد دعا کرین تم سب دین موسیٰ قبول کرو ایمان لاؤ وہ نبی مرسل
تھے پس ان مردودون نے کہا ہرگز ہم موسیٰ کا دین اختیار نہ کرینگے اگر تم ہمارے حالپر دعا نہ کروگے
تو تمکو دار پر کھینچینگے عبداللہ ابن عباس رضہ سے روایت ہی بلعم بعور اسبات کو سنکے دلمین کچھ خوف
لایا مگر دعا نہ کی پس ان کی عورت بہت خوبصورت تھی وہ اسپر عاشق و فریفتہ تھا اس بادشاہ نے
اسکو بہت روپئے دیکے راضی کیا وہ تو راہزن ایمان اور گمراہ تھی روپئے کی لالچ سے اپنے
شوہر سے سفارش کی کہ تم دعا کرو ہماری خاطر بادشاہ کے لئے پس بلعم بعور اپنی عورت کی خاطر
اور اس بادشاہ کے خوف سے اور خدا سے ڈر کر آخر حیلہ کیا انھون کو ایک فعل ناشایستہ بتا دیا
کہ تم اچھی اچھی عورتین جوان خوبصورت نارپستان جو چودہ چودہ برس کی ہو تو یوشع کے لشکر گاہ مین
بھیجدو اغلب ہی کہ وہ سب ان کو دیکھکر فریفتہ ہو کر مرتکب زنا ہووینگے تب اسکی شومی سے وہ ہزیمت
پاوینگے اور تم فتح پاؤگے تب وہ بادشاہ بالق فاسق گمراہ نے ویسی ہی فاجرہ عورتین منگوا کے یوشع کے
لشکرون مین بھیجدیا پھر خدا کے فضل سے وہ نیک کردار سب اس فعل بد سے بچ رہے پھر بلعم کی

عورت آکے انسے کہنے لگی تم اگر دعا نہ کروگے تو مجھے طلاق دو تب لاچار ہو کر بلعم نے چاہا کہ حجرے
مین جاکے دعا کرے اسوقت دو شیر حجرے مین سے نکل آئے اور انپر حملہ کیا تب اپنی جورو
سے کہا ای بی بی اسبات کو جانیدے مجھے شرم آتی ہی خدا کو کیا جواب دونگا پیغمبر کا عمل ہونا
اس شہر مین بہتر ہی پھر ان کی عورت اُن سے بولی جب تک کہ تم انکے لیئے دعا نہ کروگے تب تک
مین تمسے نہ بولونگی پھر چاہا کہ خلوت مین جاکے دعا مانگے ناگاہ دو سانپ انکو کاٹنے آئے پھر اپنی
جورو کو کہا تو خدا سے ڈر مین نبی پر کیون کر بد دعا کرونگا پھر عورت انکی بولی پھر تم ایک مکر لائے
ہو اگر تم میری بات نہین سنتے ہو تو مجھکو طلاق دو تب بلعم لاچار ہو کر گھر سے نکل ایک گدھے پر
سوار ہو کر جنگل کی طرف گیا کہ دوسرا چیلا اسکا تھا جب کتنی دور گیا گدھا چلنے سے راہ مین کھڑا ہا
ہرچند کہ مارا تو بھی قدم آگے نہ بڑھا تفسیر مین لکھا ہی خدا کے حکم سے گدھے نے انسے یہہ بات
کہی کہ ای بلعم یہان سے پھر و گھر کی طرف چلو دعا مت کرو اس سے باز آؤ گنہگار ہو کے آگ مین
جاؤگے پس گدھے سے یہہ بات سنکے ڈرا راہ سے پھرا اتنے مین ابلیس آدمی کی صورت بن کے راہ
مین انکو بولا ای بلعم تو کیون نیک راہ سے پھرتا ہی وہ بولا یہہ گدھا مجھکو منع کرتا ہی اس امر سے
باز آؤ اور مین بھی جانتا ہون یہہ برا کام ہی شیطان نے انسے کہا کہ تمکو جس نے اس راہ سے پھرایا
وہ شیطان تھا کیون کہ گدھے نے بھی کسی سے بات کیا ہی صواب یہہ ہی کہ تو دعا کر بالق کے حق
پر اور وہ سب دو روز مین اس شہر سے سب قوم بالق پر سرداری کروگے خدا کی طرف اُن کو
بلاؤ تمکو مانینگے اور تابعدار ہونگے تم انکے پیغمبر ہوگے اور نیک عورت تیرے ہاتھ لگیگی بلعم
بعور نے ان باتون کو سنکے پہاڑ کی طرف عزم کیا جہان اسکا چیلا تھا پیادہ وہان گیا اور دعا کی
گدہا یہان رہا اسدن کی دعا سے بنی اسرائیل نے شکست پائی یوشع نے متحیر ہو گھوڑے سے
اتر کر سر زمین پر رکھکے درگاہ الٰہی مین مناجات کی یارب ہم شہر کے در پر آج چھ مہینے سے پڑے
ہین اس امید مین کہ ان جبارون کا ملک فتح کرکے تیرا حکم بجا لاوین اور شکر کرین اور جو کچھ
مال و متاع انھونکا ہم پاوین سب آگ مین جلا دیوین اور آج کی لڑائی جو جیتا وہ بغیر تیری مدد

کے نہین اور ہمنے جو ہزیمت پائی ہی بحکم تیرے نہین ندا آئی ای یوشع اس قوم مین ہمارا ایک
بندہ مقبول ہی وہ اسم اعظم میرا پڑھتا ہی اسکو مین نے بزرگی دی اسنے وہ پڑھ کے دعا کی مین
نے قبول کیا تب تمنے شکست پائی یوشع نے سر زمین پر رکھکے عرض کی الٰہی تو اسکا مرتبہ اور بزرگی چھین
لے تب ان کی دعا سے اللہ نے اسم اعظم مع لباس تقویٰ بلعم سے چھین لیا تب اسنے سر سجدہ سے
اٹھایا اور بنی اسرائیل کو اسنے خبر دی تب یوشع نے ایک ہی حملے سے بنی اسرائیل کے ساتھ ہوکر
ان کافرونکا محاصرہ کیا بعد اسکے بلعم بعور نے دعا کی اجابت نہ ہوئی پس دوسرے دن کہ روز
جمعہ تھا یوشع اور بنی اسرائیل نے ملکران جبارون کے ساتھ لڑائی شروع کی خدا کے حکم سے زمین لرزے
مین آئی حصار ٹوٹ پڑا چارونطرف غازیون کی تلوار چلی لڑتے لڑتے جب شام قریب ہوئی یوشع کے
دل مین خوف آیا اندیشہ کرنے لگے کہ توریت مین ہفتے کے دن سوائے عبادت کے لڑائی کرنا اور وغیرہ
دنیا کا کام کرنا ممنوع ہی دلمین سونچا اگر آج کے دن فتح نہ ہوگی تو کل قوم جبارون کی آکے ایک ہی حملے
لے لیگی اور ہمکو نکالدیگی تب روبسوئے آسمان کرکے دعا مانگی کہ ای پروردگار اسوقت تو آفتاب کو اپنی
قدرت سے حرکت دیکر اور دو گھڑی دن زیادہ کر اللہ نے اسکی دعا قبول کی اور دو گھڑی دن بڑھا دیا
آفتاب ٹھہر گیا اس دو گھڑی کے عرصے مین شب ہفتہ کی شام ہوتے ہوئے بنی اسرائیل فتح یاب ہوکر
سجدہ شکر بجالائے اور وہ مردود سب زیر شمشیر ہوئے اور توریت مین مال غنیمت حلال نہ تھا
انھون کا مال جو پایا سب آگ مین ڈالدیا کچھ نہ جلا کیونکہ حکم ایسا تھا جو غنیمت مین پاتے آگ لگا دیتے
اگر اس مین سے مال جو کچھ باقی رہ جاتا یا کوئی کچھ اس مین سے چرا لیتا تو آگ اس مال کو نہین
جلاتی علامت مقبولیت اور نامقبولیت کی یہی تھی تب سب کے نام سے قرعہ ڈالا نام جور کا اٹھا
اسی مال کو منگوا کے آگ مین ڈالا تب سب جلا پس بلعم بعور نے آکے یوشع کو تعظیم و تکریم
سے سلام کیا اور کہا ای حضرت آپ کے واسطے مین نے بد دعا کی تھی تب حضرت نے فرمایا
مین نے بھی تمھارے واسطے دعا کی تھی تب مرتبہ اور بزرگی تمھاری اللہ نے تمسے چھین لی تم کو
مین بشارت دیتا ہون کہ تین حاجتین تمھاری اللہ کے پاس بجال رہین یہہ سنکے بلعم پر غم ہوا

اور اپنی جورو سے کہا ای بدذات بدبخت تجھہ کو مین نے نہ کہا تھا کہ پیغمبرون پر بددعا چلتی
نہین مین نے گناہ کیا میری بزرگی اور کرامت اللہ نے لے لی وہ بولی کہ تمنے تین سو برس
فقیری کمائی اور کمالیت حاصل کی تمھاری مقبولیت کچھہ باقی نہ رہی بلعم بولا تین دفع تین حاجت
کی دعا باقی رہی وہ بولی اسوقت میرے حال پر ایک دعا کرو باقی دو دعا تمھارے واسطے رہے وہ بولا
تینون دعا روز جزا کے لئے رہے خدا سے مجھہ کو نجات مانگنا ہی آتش دوزخ سے پھر بولی ایصاحب میرے
لئے ایک دعا صرف کر کہ اللہ مجھہ کو جمال بخشے ہر چند کہ بلعم نے کہا کہ جمال صورت تیری سب عورتوں سے
زیادہ ہی وہ نمانی آخر بلعم نے لاچار ہو کر اسکے لئے دعا کی اسوقت اسکی صورت سے تمام گھر اجالا ہو گیا
اور خدا کے غضب سے صورت بلعم کی تبدیل ہو گئی چہرے پر سیاہی آئی تب اسکی عورت خلوت مین ایک
جوان منگوا کے ہر روز عیش کرتی ایکدن اسنے دیکھا کہ بیگانہ مرد سے عیش کرتی ہی تب طیش مین
آکر جورو کو بددعا دی تب اس عورت کی شکل سیاہ کتے کی ہو گئی اور فرزند سب اپنی مان کی محبت سے
رونے لگے بنی اسرائیل اور شہر کے لوگون نے انسے کہا یہہ تمھاری مان نہین گنتیا ہی اور بلعم بعور سے
کہا ای بلعم تیری جورو کے لئے دعا کر کہ اسکی ہئیت اصلی پھرے تب لوگون کے کہنے سے بلعم نے اپنی
جورو کے حق مین دعا کی خدایا تو اسکو صورت اصلی بخشدے پھر وہ خدا کی قدرت سے جو صورت اسکی
اول تھی پھر ہو گئی پس ای مومنو ذرا غور کرو دیکھو بلعم بعور بڑا درویش تھا باوجود اسکے اللہ کی
ایک نافرمانی نفس امارہ کی پیروی کی تھی اپنی جورو کی بات سے مردود ہوا پس جو شخص نفس امارہ
کا تابع ہوگا بیشک جگہہ اسکی دوزخ ہی اور جو کوئی نفس امارہ کی پیروی نہین کریگا سو جنت مین
جائیگا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی وَاَمَّا
مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی ۝ ترجمہ پس جسنے
شرارت کی اور بہتر سمجھا دنیا کا جینا سو دوزخ ہی ہی اسکا ٹھکانا اور جو کوئی ڈرا اپنے پروردگار
کے پاس کھڑے ہونیسے اور رکیا یا خواہش نفس کو بد سے پس تحقیق بہشت ہی ہی اس کا ٹھکانا
کہتے ہین کہ یوشع نے مطابق الہام آلٰہی بنی اسرائیل کو فرمایا چلو شہر بلقا مین جا کے جہاد کرین

خدا کی درگاہ مین سجدہ کرتے ہوئے دعا مانگو تب بنی اسرائیل نے یوشع کے فرمانے زبان
عبرانی مین حطتہ حطتہ کہا یعنے حطتہ عنا خطایانا ای رب گناہ ہمارے بخشدے اور بعضون نے
ٹھٹھے سے حطتہ کی جگہہ حنطتہ کہنے لگے یعنے یارب ہمکو گیہون دے ہم چالیس برس کے بعد میدان تیہ سے
آئے ہین اور بعضے سجدہ کی جگہہ سے چوتڑ کے بل ہٹنے لگے اور ہنسی کرنے پھر شہر مین گئے اوپر
وبا آئی دو پہر مین قریب ستر ہزار آدمیون کے مر گئے اور اللہ تعالی فرماتا ہے اسباب کو وَاِذْ
قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ الخ ترجمہ اور جب کہا ہمنے داخل ہو اس گانون مین پس کھاو اوسمین
جہان چاہو تم بافراغت اور داخل ہو دروازے مین سجدہ کرتے ہوئے اور کہو بخشش مانگتے ہین ہم
تب ہم بخشینگے تمھارے واسطے خطائین تمھاری اور البتہ زیادہ دینگے ہم نیکی کرنیوالون کو پس بدل
ڈالا انھون نے بات کو جنہون نے ظلم کیا تھا سوا اسکے جو کہا گیا تھا واسطے انکے پس اتارا ہمنے
اوپر انکے جو ظلم کرتے تھے عذاب وبا آسمان سے بسبب اس کے کہ تھے فسق کرتے اور بعضے کہتے
ہین کہ اللہ نے آگ آسمان سے نازل کی تھی اُن کے جلانیکو غرض سبھون نے پھر توبہ استغفار پڑھا
تب خدا نے اپنے فضل وکرم سے عفو فرمایا قول اکثر کا یہہ ہے جب بنی اسرائیل میدان تیہ مین تھے اس
وقت موسیٰ کے ساتھہ لڑائی مین جانیکو اللہ نے فرمایا تھا کہ سجدہ کرتے ہوئے اور حطتہ کہتے ہوئے
ملک شام مین داخل ہو پس شاید کہ یہہ نافرمانی حین حیات مین موسیٰ کی بنی اسرائیل سے
صادر ہوئی تھی اب یوشع نے انھون کو لیکر اس شہر مین جاکے بت پرستون کو قتل کرکے
بادشاہ کو ان کے دار پر کھینچا اور شہر کو اپنے قبضے مین لایا پھر کوہستان کی طرف اطراف شام
کے دو شہر تھے عما اور صیصون وہان جب گئے سب نے یوشع کے پاس آکے دین موسیٰ قبول
کیا پھر وہان سے کوہ اردی اور سلم کی طرف متوجہ ہوئے وہان کے حاکم کا نام بارق تھا یوشع
وہان جاتے ہی وہ اور انکے تابع چلتے تھے دین اسلام سے مشرف ہوئے اور وہان سے پھر
مغرب کی طرف گئے وہان پانچ شہر تھے پانچون شہر کے بادشاہ مل کر حضرت یوشع سے
لڑنے کو مستعد ہوئے آخر خدا کے فضل سے یوشع نے انپر نصرت پائی اور کافر سب ہزیمت

پائے غارون مین جا گھسے لشکر یوشع نے وہان جاکے ان کو واصل جہنم کیا اور بادشاہون کو نکالکر دار پر کھینچا منقول ہی کہ خدا تعالیٰ نے انکے واسطے ایک شکنجہ بھیجا تھا وہ شکنجہ نے سب کو مار ڈالا تب یوشع نے نصرت پائی پس حضرت یوشع نے سات برس کے اندر اکتیس بادشاہ کو مار کر تمام ملک فتح کرکے بنی اسرائیل پر تقسیم کر دیا اور لوگونپر احکام توراۃ جاری کر دیا بعد اسکے کالوت کا اپنا خلیفہ اور ولیعہد کرکر سنہ مین ہزار آٹھ سو نوے اور دو سو مین انتقال فرمایا منتظم مین لکھا ہی کہ عمر ان کی ایکسو ایکہتر برس کی تھی

بیان نبوت کالوت علیہ السلام کا

جامع التواریخ مین منتظم سے لکھا ہی کہ کالوت بن یوقنا اولاد شمعون بن یعقوب سے تھے اور وہ مریم کے شوہر تھے وہ مریم جو موسیٰ کی بہن تھین اور کالوت پیغمبر مرسل تھے بموجب وصیت حضرت یوشع کے اُسنے جمیع مہمات بنی اسرائیل کے اپنے ذمے لئے تھے پیچھے فراغ امور شرعی وغیرہ کے بخرب بارق بادشاہ ملک سلم مین گئے کہ وہ دین سے برگشتہ تھا اسکو اور اُسکے عیال کو حبس کیا اور دس ہزار کافر کو قتل کیا باقی سب پہاڑون مین بھاگ گئے تھے کہتے ہین کہ بارق کے ساتھ ستر آدمی صاحب ملک محبوس تھے اور سب کے ہاتھ کی انگلیان کاٹ کر پھینک دی تھین اور روٹی توڑ توڑ کے اُنکے سامنے ڈالدیتے وہ مثال کتون کے اوندھے ہوکے منہ سے اٹھاکے کھا لیتے اسی طرح ان کو ذلیل و خوار کرکے مصر مین آئے بعد چند روز کے یوشادش نام اپنے بیٹے کو قایم مقام اپنا کرکے انتقال فرمایا قصص الانبیا مین لکھا ہی ساٹھ برس کے بعد بنی اسرائیل مصر مین آئے چالیس برس اس تیہ مذکور مین تھے اور بیس برس جہاد مین گئے بعد اس کے مصر اور شام مین اور اور ملکونمین جاکے سکونت اختیار کی اب تلک اولاد انکی ان ملکونمین ہی

قصہ حزقیل بن ثوری علیہ السلام کا

تفسیر مین لکھا ہی کہ حزقیل مردیکو زندہ کرتا تھا اور نام ان کا اللہ نے قرآن مین ذوالکفل جیسا کہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ وَكُلٌّ مِنَ الْأَخْيَارِ ترجمہ اور یاد کر اسماعیل کو اور الیسع کو اور ذوالکفل کو اور ہر ایک بہتروں سے تھے اور حزقیل کو اللہ نے نبی کر کے بھیجا اسنے ایکدن بنی اسرائیل کو خدا کے فرمانیسے جہاد مین جانیکا حکم کیا ان لوگون نے مرنے کے خوف سے جہاد کو قبول نہ کیا اللہ کے غضب سے انپر علت طاعون یعنے وبا نازل ہوئی اکثر اسمین مر گئے اور کتنے آدمی مارے ڈر کے نکل بھاگے جب ایک کوس پر گئے وہین ایک آواز مہلک ایسی آئی کہ سب کے سب مر گئے اور بسبب کثرت مردون کے انکو شہر مین لاکے گاڑ نہ سکے تب چارونطرف ایک دیوار کھینچ سب مردون کو وہان رکھدیا آفتاب کی گرمی سے سب مردے سڑ گئے تھے جامع التواریخ مین لکھا ہے ابن عباس نے اسکو روایت کیا کہ چار ہزار آدمی اس مین موئے تھے اور حسن بصری نے آٹھ ہزار آدمی اور وہب بن امیہ نے کہا اسی ہزار آدمی مرے تھے حزقیل بعد سات روز کے اعتکاف سے نکلکر شہر سے باہر جا کر دیکھتے ہین کہ صرف ہڈیاں ان سب کی رہگئی اور گوشت پوست سب گل گیا تھا دل مین رحم آیا جناب کبریا مین عرض کی الٰہی تو نے یہ ہیری قوم کو ہلاک کیا پھر ان کو زندہ کر ندا آئی ای حزقیل یہہ سب وبا کے ڈر سے شہر سے نکل بھاگے تھے اور میرے قبضۂ قدرت کا خیال نہ کیا اس لئے مین نے ان کو مار ڈالا پھر تمھاری دعا سے زندہ کیا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ترجمہ کیا نہ دیکھا تونے طرف ان لوگون کے کہ نکلے اپنے گھرون سے موت کے ڈر سے اور وہ تھے ہزارون پس ان لوگون کے واسطے اللہ نے کہا مر جاؤ پس مر گئے پھر جلا دیا ان کو تحقیق اللہ البتہ صاحب فضل ہے اوپر لوگون کے ولیکن اکثر لوگ نہین شکر کرتے پھر وہ لوگ جبکہ شہر مین آئے کہتے ہین کہ انکے بدن سے اور ان کی نسل کے بدن سے جب عرق نکلتا تھا مردے کی بو آتی اور پھر سب اپنے اپنے میراث پر جا بیٹھے اور کبھی متابعت اور کبھی مخالفت حزقیلؑ کی کرتے اور دین موسیٰؑ چھوڑ کے رفتہ رفتہ بت پرستی شروع کی اور حزقیلؑ یہان سے ہجرت کر کے دیار شام زمین بابل مین جا رہے اور وہان انتقال فرمایا اور میان دجلہ اور کوفہ کے مدفون ہوئے

ذکر الیاس بن یاسین بن محاص بن امام عزار بن ہارون کا اور وہ نبی مرسل تھے

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ترجمہ اور تحقیق الیاس ہے رسولون سے
مروی ہے کہ بعد حزقیل کے ایک مدت تلک بنی اسرائیل مین کوئی نبی مبعوث نہ ہوا کہ وعظ و نصیحت
امر و نہی ان کو سنا دے ہدایت کرے ہر قوم متفرق ہو کر شام اور مصر اور اور ملکون مین جا رہے اگرچہ
بعضے علما حضرت موسیٰ کے دین پر ان کو تحریص و ترغیب دیتے تھے اور راہ نیک و بد بتاتے تھے مگر
انکو پذیرا نہوتی رفتہ رفتہ بت پرستی اور زناکاری اور فعل شنیع اختیار کئے اور تھوڑی قوم موسیٰ
کے دین پر رہگئی بعد اسکے حق تعالیٰ نے حضرت الیاس کو ان پر مبعوث کیا ان کے زمانے مین ایک
بادشاہ تھا شام مین اسنے ایک بت تراش کر اسکا نام بعل رکھا اسکو پوجتے تھے اور لوگونکو
بھی پوجنے کو کہتے تھے اور الیاس اسکے پوجنے سے خلق کو منع فرماتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ترجمہ جب کہا الیاس ؑ
نے اپنی قوم کو کیا تم کو ڈر نہین کیا تم پکارتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو بہتر بنانیوالے کو جو اللہ ہے
رب تمھارا اور تمھارے اگلے باپ دادونکا ای لوگو ایسے جبار خالق و مالک کو چھوڑ کر بت
پرستی کرنا یہہ کام بنی آدم کا نہین پھر بت پرستون نے حضرت الیاس ؑ کی بات نمانی اور تکذیب
کی اور اللہ تعالیٰ نے اسکو فرمایا فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ترجمہ پس جھٹلایا اسکو پس تحقیق وہ
البتہ حاضر کئے جاوینگے قیامت کے دن مروی ہے کہ الیاس حضرت ہارون کی اولاد و نمین تھے
اللہ نے ان کو شہر بعلبک مین بھیجا کہ وہان کے لوگون کو بعل کے پوجنے سے منع کرے اور بعضون
نے کہا کہ قوم بنی اسرائیل مین ایک عورت تھی نام اسکا بعل اسکی ایسی صورت تھی کہ تابان آذر
نزدیک رخسارہ ماہ فریب کے اسکے محض سنگ تھے اسی کو لوگ پوجتے تھے اور حضرت الیاس ؑ وہانکے

لوگون کو منع فرماتے تھے اور اللہ کی طرف ہدایت کرتے پس وہ بادشاہ نے ایمان لایا اور حضرت الیاس کو وزیر اپنا بنایا اور قدر و منزلت ان کی کرتا پھر بعد چند روز کے راہ ضلالت پکڑی قوم کے ساتھ ملکر بت پرستی شروع کی تب حضرت الیاس نے اس سے خفا ہوکر انپر قحط کی دعا کی تب انکی دعا سے تین برس تک پانی نہین برسا ملک مین قحط نازل ہوا کھانے بغیر بیل بکری ہاتھی گھوڑے اونٹ اور آدمی سب مرنے لگے لوگون نے کہا یہہ قحط نازل ہوا الیاس کی بد دعا سے اسکو جہان پاؤ مار ڈالو اور الیاس ایک بڑھیا کے مکان پہ گئے اسلئے کہ حضرت کی وہ معتقد تھی اس کا ایک بیٹا تھا نام اسکا الیسع اسکو حضرت کی خدمت مین دیا اور حضرت اسکو لیکر وہ بدہ شہر بشہر پھرتے رہے بعد تین برس کے اس بادشاہ طیفور سے آکے کہا کہ آج تین برس سے تمپر قحط اور تکلیف گذرتی ہے لازم ہے کہ تم جسے پوجتے ہو اسی سے مانگو کہ پانی دے اور اس بلائے قحط سے نجات بخشے اگر اس سے نہو تو تم خالق ارض و سما کو پوجو مانو ایمان لاؤ تو ضرور تم کو اس بلا سے نجات دیویگا پس الیاسؑ کے کہنے سے انھون نے اسیوقت اپنے بت معبود سے جاکے نجات مانگی اسنے کچھہ جواب نہ ملا پس انھون نے الیاس سے آکے عرض کی آپ ہمارے واسطے دعا کرین کہ اس بلا سے خلاص پاوین تب آپ پر ایمان لاوینگے تب الیاس نے خدا کی درگاہ مین ان کے لئے دعا مانگی اسی شب کو پانی برسا تر ترکاری گھانس غلہ بہت زمین سے اُگنے لگے قحط جاتا رہا پھر بھی اُنھون نے ایمان نہ لائے گمراہی مین رہے بعل کو پوجتے رہے حضرت الیاسؑ نے اُن کے لیئے نجات کی دعا اسلئے کی تھی خدا کی طرف سے وحی نازل ہوئی ای الیاس تیری دعا سے میرے بندے اس قحط مین بہت مارے گئے تب انھون نے جناب باری مین پھر عرض کی الٰہی تو نے میری دعا سے انپر قحط نازل کیا اب میری دعا سے پھر سب کی بھلائی کر غرض الیاس نے جب دیکھا کافرون نے اخر بت پرستی نہ چھوڑی تب الیسع کو اپنے قایم مقام خلیفہ کر کے اس قوم سے نکل گئے اور اُنکو اللہ نے حیات زندگی دم صور تک دیا اور بر و بحر مین ان کو رہنے دیا ساکن کیا پھر اللہ نے اس قوم پر الیسع کو نبی کیا اسنے سب کی دعوت کی خدا کی راہ بتائی پھر ان کو بھی نمانا جھٹلایا

آخر سب مردود رہے پھر چند روز کے بعد الیسع علیہ السلام نے بھی انتقال فرمایا مروی ہی بعد الیسع علیہ السلام کے سات سو برس تک کوئی نبی ان پر مبعوث نہ تھا صرف علما فضلا تھے وہ خدا کی راہ ان کو بتاتے مگر کوئی نہین سنتے بعد اس کے حنظلہ علیہ السلام کو اللہ نے انپر بھیجا

قصہ حنظلہ علیہ السلام کا

حق تعالی نے حنظلہ کو حکم کیا کہ بنی اسرائیل کو کہہ دے کہ اپنے خالق ارض و سما کو پوجین بت پرستی چھوڑ دیوین تب حنظلہ خدا کے فرمانے سے ہر روز شہر کے چارون دروازون پر جا کے بنی اسرائیل کو پکار کر کہتے ای لوگو خدا کو واحد جانو اسکو پوجو مانو بت پرستی چھوڑ دو یہہ شیطان ہی نے تمکو گمراہ کیا اللہ سے ڈرو جو تمھارا رب ہے ان گمراہون نے کہا ای حنظلہ ہمارا یہی رب ہے جو ہم پوجتے ہین حضرت نے اُنسے کہا ای قوم تمھارے باپ دادے بتون کو نہین پوجتے تھے تم کیون پوجتے ہو کیا تم کو شرم نہین آتی خدا سے نہین ڈرتے ہو تمپر عذاب نازل ہوویگا جیسا کہ تمھارے آگے کے نافرمان لوگو نپر بلائین نازل ہوئی تھین اور تم سب عذاب خدا برداشت نہین کرسکوگے ہرچند کہ حضرت نے ان کو خوف خدا سنایا ہرگز ایمان نہ لائے اور تکذیب کیا اور ان کے مار ڈالنے کو مستعد ہوئے اور اس شہر کا بادشاہ کہ نام اسکا طیفور بن طغیانوس بارہ ہزار غلام اور گنج بیحد لشکر بیشمار اسکا تھا وہ مردود نے حکم کیا کہ حنظلہ کو پکڑ کے مار ڈالو اور حضرت رات دن قصر بام پر چڑھکے پکارتے اللہ کی طرف دعوت کرتے راہ بتاتے اور بنی اسرائیل انکے رات دن کے پکارنے سے آرام نہین کرسکتے نہ سوتے ایک شب اُسنے کہا ای قوم بت پرستی چھوڑ دو نہین تو فردا خدا تعالی تمپر بلا نازل کرے گا مرگ مفاجات آوے گی پس چونکہ دے موت سے بیخبر تھے موت کیسی نہین جانتے تھے کیونکہ سات سو برس تک کوئی ان مین سے نہین مرا تھا اسلئے حنظلہ کی بات کو باور نہین کرتے جب غضب الہی ہوا اُن پر عذاب نازل ہوا دوپہر کے بیچ مین ہزارون آدمی جہنم واصل ہوئے باقی لوگ اس بادشاہ طیفور مردود کے پاس جاکے سوتے

دل ہو گئے کہنے لگے ای جہان پناہ آج مرگ مفاجات سے بہت آدمی ہماری قوم مین مر گئے طیفور
عقل کے مہجور نے انسے کہا کہ یہہ مرگ مفاجات نہین یہہ حنظلہ کے شور و غل سے رات دن
تم سونے نہین پاتے ہو کثرت بیداری سے گرمی نے غلبہ کیا یہہ خواب بیہوشی کا عالم ہے وہ سب
نہین مرے اگر تم آزمانے چاہتے ہو تو سیخ چبہو کے ان کو دیکھو آپ سے اٹھ کے بیٹھینگے پس
طیفور مردود کے کہنے سے ان گمراہون نے ویسا ہی کیا پر کچھہ حس و حرکت ان مین نہ ملی پھر طیفور
سے جا کے کہا آپ نے جو فرمایا تھا سو ہمنے کر دیکھا کچھہ ان سے حس و حرکت نہ ملی تب طیفور بیشعور
نے انسے کہا کہ سچ ہے وے مردے ہو نگئے پس اس بادشاہ طیفور مردود نے ایسا ایک بلند
خانہ بنایا کہ بارہ ہزار برج اس مین تھے حکم کیا کہ ہر برج مین ایک غلام زرہ پوش ننگی تلوار
ہاتھہ مین لے کے متعین رہے کیونکہ موت اس قصر پر آنے نہ پاوے اگر آوے تو مارے
تلوارونکے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالو اور دروازے گنبدون کے بند کردو اور درمیان ان گنبدون
کے ایک کوٹھری لوہیکی بنوا کے اسمین سنگ مرمر لگایا اور ایک تخت اور نعمتین اقسام طرح کی
اس مین رکھین اور شمعین روشن کین تب وہ مردود اس تخت پر جا بیٹھا اور کہنے لگا اب مجھہ کو موت
کیا کر سکتی ہے اس لوہے کی کوٹھری کے اندر کس طرح آویگی اب تو راہ بند ہے اسی گھمنڈ مین تھا
کہ اچانک ایک مرد بڑا ہیبت والا درمیان اس گنبد کے کہ جہان وہ مردود تخت پر بیٹھا تھا کھڑا
ہوا دیکھا مارے ڈر کے چونک اٹھا ایسا کہ جان نکلنے پر تھی اُسنے پوچھا کہ تم کون ہو یہان کسطرح
آئے اسنے کہا مین عزرائیل ہون طیفور نے کہا تم یہان کیون آئے وہ بولا مین تیری جان قبض
کرنے کو آیا ہون طیفور بولا آج مجھہ کو ذرا مہلت دو کل جو چاہو سو کیجیو تب ملک الموت
سے چلے گئے چونکہ زندگی طیفور کی ایک دن کی باقی تھی پس ملک
الموت جانے کے بعد وہ مردود وہان سے نکلکر ان غلامون کو جو گرداگرد اسکے برجون مین
چوکیدار تھے مارنے لگا کہ کیون تم نے عزرائیل کو یہان آنے دیا کیون نہین مار ڈالا انھون
نے کہا ای جہان پناہ ہمنے اسکو نہین دیکھا کسطرح یہان آیا بعد اسکے طیفور اس گنبد

مین جاکے دیکھتا ہی کہ ایک سوراخ ہی اسکے اندر سے عزرائیل آیا پھر اسس سوراخ کو بند کرکے بے
پروا ہوا پھر اسس تخت پر جا بیٹھا کوئی نہین معلوم کرسکتا کہ اس کا دروازہ کدہر ہی پھر جب
نظر کی عزرائیل کو اسی جگہہ گنبد کے اندر دیکھا جہان کل دیکھا تھا پوچھا تم پھر کس راہ سے یہان آئے
اسنے کچھہ جواب نہ دیا فوراً اجگر مین اس کے ہاتھہ ڈالکے جان اسس مردود کی اور ان بارہ ہزار غلامون
کی جو اسکی حفاظت مین گرد بگرد چوکیدار تھے ایک پل مین قبض کرلی پھر نہ وہ قصر نہ گنبد نہ ملک نہ حشم
نہ صغیر نہ کبیر سب کے سب جہنم رسید ہوئے اور پانی دریا اور چشمیکا سب سکھا دیا بنی اسرائیل یہہ
حال دیکھکر متعجب ہوئے حیرت مین آگئے نہ ملک رہا نہ حشم نہ پانی سب ویران ہوا پس حنظلہ نے انھون
سے کہا اگر تم خدا پر ایمان لاؤگے اور میری رسالت کا اقرار کروگے تب تم اس عذاب سے نجات
پاؤگے انھون نے کہا یہہ سب بلا اور مصیبتین تمھاری بدخواہی سے ہمپر نازل ہوئین اگر تم ہمارے
بیچ مین نہوتے تو کچھہ ہمپر یہہ مصیبتین نہوتین یہہ کہکر دست درازی کرنے چاہتے تھے کہ حنظلہ انکے
بیچ مین سے نکل گئے بعد اس کے خدا تعالے نے ایک سانپ ایسا انکے واسطے بھیجا کہ اس شہر کا
طول و عرض چھتیس کوس کا تھا اس سانپ نے ایکبارگی چارونطرف اسکے احاطہ کرلیا اور شہر کو دبانا
شروع کیا تاکہ مقامات انپر تنگ ہوجاوین اور چشمون سے دھوان نکلکر اکثر لوگون کو ہلاک کرڈالا
بعد چند روز کے حنظلہ نے جہان فانی سے رحلت فرمائی اور جو جو نعمتین بنی اسرائیل نے شام
کے عمالقون سے پائی تھین سب اپنے صرف مین لائے اور عمالقہ یہانسے ہزیمت پاکر زمین
مغرب مین جا رہے پھر ایک مدت کے بعد قصد کیا اور بولے کہ بنی اسرائیل سے جاکے اپنی مملکت
اور نعمت چھین لین کب تک ہم اس ملک مین رہینگے اور دکھہ اٹھاوینگے چلو شام مین اپنے باپ
دادا کے میراث پر بیٹھہ جائین دخل کرین اور انھون سے لڑکے مرجائین یہہ بہتر ہی پس
قوم عمالقہ اسس تدبیر مین تھے اور بنی اسرائیل اس سے غافل تھے تمام دن فسق و فجور مین
مستغرق رہے اسس بدبختی کے مارے اللہ تعالے نے پیغمبری اور بادشاہت چھین لی تب
ذلیل و خوار ہوگئے عمالقہ آکے ان سے لڑکے اسس تابوت سکینہ کو اور مال و دولت

چھین کے زمین مغرب مین لے گئے اور وہی تابوت سکینہ سبب تھا انکے اقبال کا انھون مین نہ
بادشاہی رہی کہ آرام سے کھاوین اور نہ کوئی پیغمبر رہا کہ ان کی دعا سے دشمن مقہور ہووے
سب غریب و عاجز ہو گئے اور انکے بیچ مین کوئی عالم و فاضل نہ تھا کہ ان کو ہدایت کرے
شریعت سکھاوے سب گمراہ ہو گئے اور وہ تابوت سکینہ جو عمالقہ نے انسے چھین گیا تھا وہ ایسا
تھا اس مین قفلین مضبوط لگے تھے کہتے ہین کہ اس تابوت کا سر مثل بلّی کے سر کے تھا جس کسیکے تئین
حاجت ہوتی تو اس تابوت سکینہ کے چارون طرف پھر کے دعا مانگتے تو خدا تعالیٰ حاجت انکی
پوری کرتا اور جب دشمنون سے لڑائی پڑتی تو اس تابوت کو سامنے رکھتے اس سے ایک آواز نکلتی
مثل آواز بلّی کے اور اُسی آواز سے دشمنون کے دل مین ہیبت آجاتی تب بھاگ جاتے اور مومن سب
اسکی برکت سے فتح پاتے آسایش و آرام ملتا مگر اس تابوت کے اندر کیا چیز تھی کوئی نہین کہہ سکتا
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ الخ ترجمہ اور کہا اُن کو
انکے نبی نے نشان اسکی سلطنت کا یہہ ہے کہ آوے تمکو ایک صندوق جس مین دلجمعی ہے تمھارے
رب کی طرف سے اور باقی چیزے کہ چھوڑ گئے ہین موسیٰؑ اور ہارونؑ کی اولاد اسی صندوق مین
اٹھالاوینگے فرشتے اسمین نشانی پوری ہے تمکو اگر تم یقین رکھتے ہو خبر ہے کہ اس تابوت کے
اندر موسیٰؑ کا عصا اور ہارون کا ایک عمامہ تھا اور ترنجبین جو آسمان سے ان کی قوم کے لئے میدان
تیہ مین اترا تھا اس کا مذکور اوپر ہو چکا اور دو تختیان توراۃ کی شکستہ جو موسیٰؑ نے زمین پر
مار کے توڑے تھے اس تابوت کے اندر تھین یہہ قصص الانبیا اور توراۃ مین لکھا ہے اور تفسیر
مین بھی مرقوم ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک صندوق چلا آتا تھا اس مین تبرکات تھی موسیٰ اور ہارون
کی لڑائی کے وقت سردار کے آگے لے چلتے اور دشمن پر حملہ کرتے تو اسکو آگے دھر لیتے پھر اللہ
اسکی برکت سے فتح دیتا جب بنی اسرائیل بدنیت ہو گئے وہ صندوق ان سے چھن گیا غنیم کے
ہاتھ لگا اب جو طالوت بادشاہ ہوا وہ صندوق خود بخود رات کے وقت اسکے گھر کے
سامنے آموجود ہوا سبب اس کا یہہ تھا کہ غنیم کے شہر مین جہان اسکو رکھا تھا اُسپر بلائین

نازل ہوئین شہر ویران ہوا مروی ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص غریب مسکین تھا اسکی دو جورو ین تھین ایک نے لڑکا جنا اور دوسری نے نہین اور لڑکے والی نے اُسّے کہا کہ تمنے ایک لڑکا بھی نہ جنا اُسنے کہا ای بی بی اللہ تعالی کسیکو بے چاہے فرزند دیتا ہی اور کسی کو چاہنے سے بھی نہین دیتا ہی اور مین اسکی درگاہ سے امیدوار ہون کہ تمھارے بے چاہے اُسنے لڑکا دیا مجھکو بھی دیگا پس دلگیر ہو کر اس نے تمام شب خدا کی عبادت کی اور سر سجدہ مین رکھکے دعا مانگی حق تعالی نے اس کی دعا قبول کی ایک فرزند صالح اس سے پیدا ہوا نام ان کا شموئیل رکھا جب بڑے ہوئے چالیس برس کی عمر مین نبی ہوئے

قصہ شموئیل نبی علیہ السلام کا

شموئیل نبی نے خدا کی طرف سے جب لوگون کو دعوت کی بنی اسرائیل انپر ایمان لائے اور کہا کہ جو تابوت سکینہ ہمسے عمالقہ نے چھین لے گیا سو اُن سے جا کے لڑ کے لے آوین سبھون نے یہہ عہد کیا اور کافرون نے تابوت کو لیجا کے آگ پر دھر دیا خدا کے فضل سے نہ جلا اور توڑنے چاہا نہ ٹوٹا تب کہنے لگے یہہ تابوت بنی اسرائیل کے خدا کا ہی اسواسطے نہ ٹوٹتا ہی نہ آگ مین جلتا ہی تب ناپاک جگہہ مین لیجا کر ڈال رکھا تا کہ لوگ اسپر غایط و بول کرین پس جو مرد و زن اس پر غایط و بول کیا ناسور و بواسیر کا مرض ہو کر مر گیا پھر بتخانے مین لیجا کے بتون کے نیچے ڈال رکھا بتون نے اسکو دیکھکے تعظیم و تکریم سے سر زمین پر جھکا دیا بہر صورت وہ سب مرد و زن جب اُسّے لاچار ہوئے تب اس تابوت کو دو بیلون پر لاد کر ہانک دیا اور فرشتون نے لاکے بیلون سمیت طالوت کے گھر پہنچا دے

قصہ طالوت کے بادشاہ ہونے کا

ایک دن بنی اسرائیل نے شموئیل نبی سے کہا ای حضرت ہمارے لئے آپ دعا کرین کہ ہم کو اللہ تعالی سلطنت دیوے کہ خدا کے دشمنون کو مار کر زیر کرین اور ایک سردار ہم پر مقرر

کردیوین کہ ہم جہاد کرین اسباط کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ
بَعْدِ مُوْسٰی الخ ترجمہ تونے نہ دیکھی ایک جماعت بنی اسرائیل مین موسیٰ کے بعد جب کہا ان نے
اپنے نبی کو کھڑا کردیوے ہمارے واسطے ایک بادشاہ کہ ہم لڑائی کرین اللہ کی راہ مین وہ بولا یہہ
بھی توقع ہی تمسے کہ اگر حکم ہو تمکو لڑائی کا تب تم نہ لڑو وے بولے ہم کو کیا ہوا کہ ہم نہ لڑین اللہ
کی راہ مین اور ہمکو نکال دیا ہی ہمارے گھر سے اور اپنے بیٹون سے پھر جب حکم ہوا ان کو لڑائی کا
پھر گئے مگر تھوڑے ان مینسے اور اللہ کو معلوم ہی جو گنہگار ہین تفسیر مین لکھا ہی کہ بعد حضرت موسیٰؑ
کے ایک مدت بنی اسرائیل کا کام بنا رہا پھر جب ان کی نیت بری ہوگئی انپر غنیم مسلط ہوا جالوت
بادشاہ کافر نے انکے اطراف کے شہر چھین لیا اور لوٹا بندی پکڑکے لے گیا وہان سے بھاگ کے
لوگ شہر بیت المقدس مین جمع ہوئے اور حضرت شموئیل پیغمبر سے یہہ کہا کہ کوئی بادشاہ با اقبال
مقرر کردو کہ بغیر سردار با اقبال کے ہم لڑ نہین سکتے طالوت ایک شخص تھا بنی اسرائیل مین کسی
کے چوپائے چراتا تھا ایکدن ایک چوپایا اس سے گم ہوا مالک چوپایا نے اس سے اس کی
قیمت مانگی اسکو یہہ مقدور نہ تھا کہ قیمت اس کی دے ڈالے آخر لاچار ہوکر شموئیل نبی کے
پاس گیا کہ مالک چوپائے سے اسکے لئے سفارش کرین کہ قیمت اسکی معاف کردین شموئیل نبی نے
ان سے پوچھا تمھارا کیا نام ہی اسنے کہا میرا طالوت نام ہی تب شموئیل نے ان کو بغور دیکھا
کہتے ہین کہ جبرئیلؑ نے ایک شاخ درخت بہشت سے لاکے شموئیل کو دیا اور کہا کہ جس کا قد
اس عصا کے برابر ہوگا وہ بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوگا اور اس کا نام طالوت ہی جب
شموئیل نے طالوت کا قد اس عصا سے ناپا موافق اسکے ہوا تب اس نے بنی اسرائیل سے
کہا کہ خدا تعالیٰ طالوت کو تم مین بادشاہ کرے گا قولہ تعالیٰ وَقَالَ لَھُمْ نَبِیُّھُمْ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ
بَعَثَ لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکًا الخ ترجمہ اور کہا ان لوگون کو ان کے نبی نے اللہ نے کھڑا کردیا تمکو
طالوت بادشاہ کو اور انھون نے شموئیل نبی سے کہا کہ کہان ہوگی اسکو سلطنت ہمارے اوپر اور ہمسے
ہمارا حق زیادہ ہی سلطنت مین اور اسکو ملی نہین کشایش مال کی اور ایک چوپایا اس سے گم ہوا تھا اسکی

قیمت دے نہ سکا وہ کیونکر ہمارا بادشاہ ہوگا حضرت شمویل نے فرمایا قولہ تعالیٰ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰہُ عَلَیْکُمْ الخ ترجمہ تحقیق اللہ نے اسکو پسند کیا تمسے اور زیادہ کشایش دی علم مین عقل مین اور بدن مین اور اللہ تعالیٰ دیتا ہی اپنی سلطنت جسکو چاہے اور اللہ کشایش والا ہی اسب جانتا اور بنی اسرائیل نے طالوت کو حقیر جانکے اسپر التفات نہ کیا اور کہنے لگے ای نبی اللہ نشانی اسکی بادشاہی کی کیا چیز ہی تب ہم مانینگے اور اسکے مطیع فرمان ہونگے حضرت شمویل نے کہا کہ نشانی اسکی بادشاہی کی یہہ ہی کہ وہ تنہا جاکے تابوت سکینہ دیار عمالقہ سے تم کو لادیگا قولہ تعالیٰ وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖ الخ ترجمہ اور کہا انکو انکے نبی نے نشانی اس کی سلطنت کی یہہ ہی کہ آوے تمھارے پاس ایک صندوق جس مین دلجمعی ہی تمھارے رب کی طرف سے اور باقی ہے چیزین جو چھوڑ گئے موسیٰ اور ہارون کی اولاد اٹھا لاوین اسکو فرشتے اس مین نشانی ہی پوری تمکو اگر یقین رکھتے ہو پس شمویل نے طالوت کو اقبالمند دیکھکے کہا کہ تم بنی اسرائیل مین بادشاہ ہوگے میدان کی طرف جاؤ تابوت سکینہ وہان پاؤگے بنی اسرائیل کو لادیں انکے کہنے سے وہ میدان کی طرف جاد یکھتے ہین کہ تابوت سکینہ ایک رتھ پر دو بیلون کی گردن پر انکے فرشتے لے آتے ہین طالوت جاکے اسپر بیٹھا اور ہانکتے بنی اسرائیل کی گروہ مین لے آئے اور بعضے کہتے ہین کہ شب کو فرشتے خدا کے حکم سے اس تابوت کو طالوت کے گھر پہنچا گئے بہرحال تابوت سکینہ بنی اسرائیل کو طالوت نے جب پہنچا دیا وے دیکھکے متعجب ہوئے اور انکو بادشاہ اپنا بنایا اور مطیع فرمان ہوئے بعد اسکے طالوت نے شکر خدا بجا لاکر بنی اسرائیل سے کہا کہ چلو ہمارے ساتھہ جہاد کو تب انھون نے قبول کیا اور شمویل نے ایک زرہ آہنی طالوت بادشاہ کو عنایت کیا اور کہا کہ یہہ زرہ جسکے بدن پر راست آویگی اسکے ہاتھہ جالوت بادشاہ مارا جاوے گا

بیان لڑائی طالوت بادشاہ کی جالوت کے ساتھہ اور مارا جانا جالوت کا

داؤد پیغمبر علیہ السّلام کے ہاتھ سے

جب طالوت حضرت سموئیل سے رخصت ہو کر مع غازیون کہ روایت مین آیا ہی کہ ایک لاکھ اسّی ہزار تھے جالوت کے ساتھ لڑنے کو گئے مخبرون نے اسکو جالوت کے خبر پہنچائی یہہ سنتے ہی وہ نا ہنجار کمر ہمت باندھکر اور لشکر جرار نا بکار جو اسکا تھا لیکر مستعد بجنگ ہوا اور بنی اسرائیل ہمراہ طالوت کے کوچ کرتے ہوئے چلے جاتے تھے طالوت نے انسے راہ مین کہا چنانچہ حق تعالی نے فرمایا فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ الخ ترجمہ پس جب باہر ہوا طالوت فوجین لے کر کہا اللہ تمکو آزماتا ہی ایک نہر سے پس جسنے پانی پیا اسکا وہ میرا نہین اور جسنے اسکو نہ چکھا وہ ہی میرا مگر جو کوئی بھر لے ایک چلو پانی اپنے ہاتھہ مین پھر پی گئے اسکا پانی مگر تھوڑے ان مین سے یہہ کہکر چلے بعد قطع منازل بیابان درمیان فلسطین کے وہ نہر ملی پانی اسکا نہایت صفا مثل آبحیات کے تھا لشکرون نے مارے پیاس کے باوجود ممانعت طالوت بادشاہ کے اس نہر سے پانی پی لیا مگر تھوڑے لوگون نے نہین پیا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ پس پی گئے قوم نے پانی اسکا مگر تھوڑے لوگ پس جنہون نے ان کی ممانعت نسنی انھون نے زیادہ پانی پی کر اور پیاس بڑھائے جتنا پیتے اتنی ہی پیاس غالب ہوتی تب طالوت نے انھون کو لاچار رخصت کر دیا اور بعضون نے روایت کی ہی کہ پانی پیتے پیتے زبان انھون کی نکل پڑی تھی پیٹ پھول کر مر گئے اور جن لوگون نے موافق حکم طالوت ایک قطرہ پانی پیا وہ آرام سے رہے ترجمہ کلام اللہ مین لکھا ہی کہ کل آدمی طالوت کے ساتھہ اسی ہزار تھے اس مین سے تین سو تیرہ آدمی جالوت کی لڑائی مین رہے اور اس مین داؤد علیہ السّلام اور انکے باپ اور چھے بھائی تھے راہ مین لشکر کے ساتھہ آتے وقت مین پتھر ملے وہ پتھر بولے کہ ہم کو اٹھا لیجا جالوت کو ہم مارینگے تب داؤد علیہ السّلام نے اس پتھر کو ساتھہ رکھا لشکریون نے طالوت سے کہا کہ ہم تھوڑے ہین جالوت کا لشکر بہت ہی ہم انسے مقابلہ نہین کر سکینگے اور ان مین سے بعضون نے کہا اگرچہ ہم تھوڑے

ہین مگر خدا ہمیر مدد گار رہا قولہ تعالیٰ کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن
الله والله مع الصابرين ۔ بہت جگہہ جماعت تھوڑی سی غالب ہوئی جماعت کثیر پر اللہ کے
حکم سے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنیوالون کے ساتھہ ہے جب سب جالوت کے مقابلہ مین آئے کہنے
لگے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولما برزوا لجالوت وجنوده ۔ الخ اور جب سامنے ہوئے جالوت
کے اور اسکی فوجون کے طالوت کے لشکری بولے ای رب ہمارے ڈالدے ہم مین حتنی مضبوطی
ہے اور ٹھہرا ہمارے پانؤن اور مدد کر ہماری اس قوم کافر پر جالوت نے جب طالوت کے
لشکر کی طرف دیکھا ان کی دلیری پر متعجب ہوا اور اسکو شرم آئی اسبات سے کہ ہم لاکھہ آدمی
جری ہین وہ تین سو تیرہ آدمی ضعیف کے ساتھہ ہمکو لڑنا کچھہ مردی نہین تب طالوت کے پاس
یہہ پیغام بھیجا کہ جو سپاہ تو نے لڑنے کو لایا یہہ قابل میرے لڑنے کے نہین بہتر یہہ ہے کہ خیال
باطل چھوڑدے میری اطاعت قبول کر نہین تو میرا سامنا کر میدان مین آ تب طالوت نے حکم
کیا اپنے لشکر مین کہ تم مین کوئی ایسا ہے کہ جالوت مردود کا سر کاٹ کے جلدی لے آوے اور
جالوت مردود کو کہلا بھیجا کہ ہم اللہ کی راہ مین لڑنے آئے ہین تو مت گمان کر کہ سپاہ میرے
قلیل اور لشکر تیرا بہت خدا میرا بزرگ ہے وہ مجھہ کو غالب کر دے گا تجھپر بہت ایسا ہوا اللہ کے
فضل سے کہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی جماعت کثیر پر اور اللہ صابرون کے ساتھہ ہے پس
ناگاہ ایک لحظہ کے بعد ایک جوان مہیب شکل باحشمت تمام سلاح پوش گھوڑے پر سوار چوب
نیزہ تلوار ہاتھہ مین لے کر مخالف کے لشکرگاہ سے برصف کارزار آ کھڑا ہوا ایک نعرہ مثال حر
کے مارا اور کہا کہ مین ہون جالوت تم سب کو مین کافی ہون میرے سامنے آتے جاؤ اسبات
کو سنکے طالوت نے فرمایا اپنے لشکر کو تم مین کوئی ہے کہ اس مردود کا سر کاٹ کے لے آوے
تو اسکو آدھی سلطنت اور اپنی بیٹی سے بیاہ دونگا آخر کسی نے جواب ندیا تب طالوت سست
ہوا اور کہا کہ جالوت لعین اب ہمپر حملہ کرے گا بنی اسرائیل کوئی اسکے مقابلہ مین آگے بڑھتے
نہین یہہ کہکر خود چاہا کہ اس مردود سے جاکے لڑے اسوقت ایک جوان قوی قوت سر پر خود رکھے

لباس ● پر پہن ایک چوب ہاتھہ مین لیکر طالوت کو آکے سلام کیا اور کہا تم کچھہ اندیشہ مت کرو
خاطر جمع رہو اللہ کے حکم سے مین جالوت سے لڑونگا اور اسکو مارڈالونگا طالوت بولا تم کس قوم
سے ہو اور تمھارا نام کیا ہی وہ بولا مین اسرائیلی ہون اور میرا نام داؤد ہی اور میرے دو بھائی
ہین آپکے لشکر مین اسنے کہا کہ تم نے کبھی اور لڑائی کی ہی وہ بولا مین اکثر سباع اور درندون
سے لڑا ہون اور دو برادرانکے طالوت کے پاس حاضر تھے انھون نے طالوت سے کہا ای
حضرت داؤد کبھی کسی سے لڑا نہین وہ جو کہتا ہی حضور مین محض غلط ہی اس نے کبھی
لڑائی نہین دیکھی اور وہ جالوت پلید بڑا لڑنے والا ہی جنگ آزمودہ ہی اُسّے کیونکر
یہہ لڑسکیگا پس طالوت نے ایک زرہ داؤد کو پہننے دیا جو زرہ کہ حضرت شموئیل نے اُنکو
دیا تھا کہ یہہ زرہ جسکے بدن مین آویگا وہ لڑائی فتح کریگا اور بادشاہ ہوگا اور ایک روایت
ہی کہ طالوت نے خواب دیکھا تھا کہ جسکے بدن مین یہہ زرہ موافق آویگا اسکے ہاتھہ جالوت مارا
پڑیگا بہر صورت وہ زرہ یکایک سب لشکر کو پہناکے دیکھا کسی کے بدن مین موافق نہ آیا جب
داؤد نے پہنا انکے بدن مین ٹھیک آیا تب طالوت نے ان کو کہا کہ تم جاؤ جنگ گاہ مین جالوت
پلید تمھارے ہاتھہ سے مارا جائیگا پس اسنے عہد موکد کرکر وہ زرہ پہنکر اور وہ تین پتھر لشکر
کے ساتھہ آنیوقت جو راہ مین ملے تھے انھون نے کہا تھا کہ ہمکو اٹھاکے لیجاؤ ہم تمھارے کام
آوینگے ہم ان پتھرون سے ہین کہ جن پتھرون کے برسانیسے اللہ تعالی نے قوم لوط کو ہلاک کیا تھا
ان پتھرونکو لیکر داؤد معرکہ مین جالوت کے سامنے گئے جالوت نے انسے کہا کہ تو میرے ساتھہ کونسے ہتیار
سے لڑیگا وہ بولا مین ان پتھرون سے تیرا سر توڑکے مارڈالونگا جالوت نے کہا کہ بادشاہونکے
ساتھہ پتھر سے لڑنا نہین چاہئے داؤد نے فرمایا تو کتا ہی کتے کو پتھر سے مارا چاہئے جالوت نے
کہا تو چلا جا ناحق مارا جائیگا تجھے دیکھتا ہون کہ نہایت غریب ضعیف ایک پتھر ہاتھہ مین لیکر
مجھسے لڑنے کو آیا داؤد علیہ السلام نے کہا مین خدا کے حکم سے لڑنے آیا ہون اس نے مجھکو قوت
دی ہی کہ تجھکو اس پتھر سے مارڈالونگا یہہ کہکر پتھر اٹھاکے اس مردود پر پھینک مارا فوراً

جہنم واصل ہوا اور دوسری روایت مین یہہ تفسیر سے لکھا ہی کہ اس پتھر کو فلاخن مین رکھکے مارا جالوت کے سینہ پر جا پڑا وہان اسکو جہنم رسید کر کے وہین پتھر دو ٹکڑے ہوکر ایک ٹکڑا لشکر کے داہنے طرف جا گرا سب کو ہلاک کیا اور ایک ٹکڑا لشکر کے بیچ مین جا گرا وہ سب درہم برہم ہوکر کوئی بھاگا اور کوئی جہنم رسید ہوا قولہ تعالیٰ فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ پس شکست دی بنی اسرائیل نے قوم جالوت کو اللہ کے حکم سے اور مار ڈالا داؤد نے جالوت کو اور طالوت نے داؤد کو کہا کہ ماشاء اللہ تمھاری بڑی قوت ہی تمنے اکیلے جالوت کو اسکی جمعیت مار ڈالا مجھہ کو کیا طاقت ہی کہ مین اسکو مار ڈالون تفسیر مین لکھا ہی شموئیل نبی نے داؤد کے باپ کو بلا کے کہا کہ اپنے بیٹے کو مجھے دکھلا اسنے چھہ بیٹون کو دکھائے جو قدآور تھے اور حضرت داؤد کو نہ دیکھا یا وہ قدآور نہ تھے اور بکریان چراتے تھے پھر حضرت نے ان کو بلوایا اور پوچھا کہ تو جالوت کو ماریگا انھون نے کہا مارونگا تب جالوت کے سامنے وہ گئے اور تین پتھر فلاخن مین رکھکر مارا جالوت کا سر کھلا تھا اور تمام بدن لوہے کی زرہ مین غرق تھا سر مین لگے اور پیچھے سے نکل گئے اور بعد فتح لڑائی کے طالوت نے اپنی بیٹی کو داؤد علیہ السلام سے بیاہ دیا اور داؤد علیہ السلام بادشاہ ہوئے

بیان عداوت طالوت کی داؤد علیہ السلام کے ساتھہ

روایت مین آیا ہی کہ جب طالوت نے جالوت کی لڑائی سے فتح پایا بنی اسرائیل نے اسسے کہا کہ تمنے جو وعدہ کیا تھا کہ جالوت کو جو مار یگا اس کو آدھی سلطنت اور اپنی بیٹی سے بیاہ دونگا اب وعدہ اپنا پورا کرو داؤد کو آدھی سلطنت اور بیٹی سے بیاہ دو طالوت نے کہا بیٹی میری خوبصورت اور داؤد زرد رنگ اور کبود چشم ہی ایسے نہین دونگا اور حضرت داؤد نے بھی انکار کیا اگر ایسا کہتا ہی تو مین بیاہ نہین کرونگا مردی ہی کہ آخر طالوت نے اپنی بیٹی کو انسے بیاہا

اور نصف سلطنت دیا بعد اسکے جب طالوت نے دیکھا کہ لشکری داؤد سے بہت موافقت رکھتے ہین دل
مین خوف کیا ایسا نہو کہ سلطنت میری وہ سب چھین لین تب داؤد کو مار ڈالنے کا قصد کیا اور داؤد
نے پہاڑ کے کنارے جاکے ایک مسجد بنا کر عبادت مین مصروف ہوئے اور عابد اور عالم ستر آدمی انکے
ساتھ تھے عبادت مین بنی اسرائیل نے طالوت سے کہا کہ داؤد کے ساتھ بہت عابد جمع ہوئے اگر وے
دعا کرین تو ہم سب برباد ہو جاوینگے اور سلطنت چھینی جائے گی طالوت نے جب یہہ سنا بہت لشکر
ساتھ لیکر داؤد کے مارنیکو اس پہاڑ کے نزدیک جہان ان کی عبادتگاہ تھی رات کے وقت انکو
جاکے گھیرا اور ننگی تلوار ہاتھ مین لیکر چاہا کہ مسجد کے اندر گھس کے مع عابد داؤد کو مار ڈالے
خدا کی مرضی ایسی ہوئی خواب نے ان پر غلبہ کیا آخر طالوت مع لشکر سب سو گئے حضرت داؤد مسجد
سے نکلکر دیکھتے ہین کہ طالوت مع لشکر سو گئے تب ننگی تلوار اسکے ہاتھ سے لیکر پتھر ماری پتھر کو دو
ٹکڑے کر کے اسکے پیٹ پر تلوار اور پتھر اور ایک پرزہ کاغذ لکھکے رکھدیا اور چراغ بجھادیا اس
پرزہ پر یہہ لکھا تھا اے طالوت یہہ تلوار تیری مین نے پتھر پر مار کے دو ٹکڑے کیا اگر تیرے پیٹ پر
مارتا تو دو ٹکڑے کر ڈالتا اور تجھ کو خبر نہ ہوتی کون تیری فریاد کو پہنچتا بہتر یہہ ہے کہ تو یہان سے اٹھکے
چلا جا عابدونکو مارنیکا قصد مت کر دنیا اور آخرت مین گنہگار ہوگا جب روز روشن ہوا طالوت
نیند سے جاگ کے دیکھتا ہے کہ اپنی تلوار اور ایک پرزہ کاغذ اور دو ٹکڑے پتھر کے پیٹ پر ہین ڈر
کے اٹھ کھڑا ہوا اور پشیمان ہو کر بیت المقدس مین چلا گیا اور داؤد اپنی عبادت مین مشغول ہوئے پھر
طالوت نے پیچھے چند آدمی سپاہی بھیجا کہ تم جاکے داؤد کو مع جماعت اس کی شبخون کر کے آؤ تب
وے مردود حضرت داؤد اور عابدونکو مارنیکے لئے گئے اتفاقا اس
شب کو حضرت داؤد علیہ السلام اپنی عبادتگاہ سے باہر نکلے تھے عابدون کو مسجد کے
اندر جاکے مار ڈالا طالوت کو خبر ہوئی کہ عابد سب مارے گئے اور داؤد نہین مارے گئے مطلب اس کا
داؤد پر تھا عابدونکے مارے جانیسے پشیمان ہوا اور ڈرا داؤد کو بلا بھیجا تا کہ ان سے اپنی بیٹی بیاہ دے
اور عذرخواہی اپنی تقصیر کی کرے تب قاصدون نے داؤد سے جاکے کہا آپ کو طالوت بادشاہ بلاتا ہے

آپ چلیئے وہ آپ سے تقصیر جو کی تھین معاف چاہتا ہی داؤد نے اسبات کو سنکے انسے کہا کہ طالوت نے
گناہ کبیرہ کیا ہی بےگناہ مسلمان عابدون کو مار ڈالا اور میرے بھی مارنیکا قصد کیا تھا جبتک کہ وہ
کسی لڑائی مین نہ جائیگا اور بعوض خون ہر عابد کے ہر کافر اسکو نمار یگا تب تلک مین وہان نہ جاؤنگا
پس قاصدون نے یہہ باتین طالوت سے جاکے کہدین طالوت یہہ سنکے اپنے کردار زشت سے پشیمان
ہوا اور داؤد علیہ السلام کا فرمان بجالایا لڑائی مین جب معرکہ مین جاکے کھڑا ہوا اچانک ایک
تیر دشمن کی طرف سے آکے اسکے سینے پر لگا ایسا کہ پشت سے نکل گیا وہین جان نکل گئی اور لشکر
اسکا ہزیمت پاکر پھر آیا اور داؤد علیہ السلام نے یہہ خبر پاکر طالوت کے گھر پر آکے اس کی بیٹی
سے بیاہ کیئے اور سلطنت کے مالک ہوئے تخت پر بیٹھے اور یہہ بسبب صبر کے بادشاہی اور
پیغمبری ان کو ملی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَآتَاهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ اور دی اللہ
نے داؤد علیہ السلام کو سلطنت اور حکمت یعنے پیغمبری

خبر نبوت حضرت داؤد علیہ السلام کی

خبر مین آیا ہی کہ داؤد یہود ابن یعقوب کی اولاد مین تھے جب تخت سلطنت پر بیٹھے تو
چالیس برس کے بعد ان کو پیغمبری ملی اور قوت انکو اللہ نے اسقدر دی تھی کہ کوئی بادشاہ انکے
ساتھ مقابلہ نہین کرسکتا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ
أَوَّابٌ اور یاد کر ہمارے بندے داؤد صاحب قوت کو تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا خدا یعنے ذکر کرنے والا
اور دوسری جگہہ مین اللہ نے فرمایا وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ الخ اور زور دیا ہمنے اسکی سلطنت کو اور دی
اسکو تدبیر اور حکمت اور فیصلہ بات کا اور اللہ نے ان کو خلیفہ فرمایا يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً
فِي الْأَرْضِ الخ ای داؤد تحقیق ہمنے کیا ہی تجھہ کو خلیفہ زمین مین پس حکم کر درمیان لوگونکے
ساتھہ حق کے اور مت پیروی کر خواہش نفس کی پس گمراہ کردیوے گی تجھہ کو خدا کی راہ سے
اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا خوش آواز خوش الحان دیا تھا جب وہ زبور پڑھتے انکی

خوش الحانی سے جاری پانی تھم جاتا کہتے ہین کہ بہتر طرح کے الحان سے پڑھتے تھے وحوش و طیور
پرند و چرند جمیع جانور ہوا پر اور زمین پر کھڑے ہو کے سنتے اور بیہوش ہو جاتے اور پتیان درختون
کی زرد ہو جاتین اور پتھر موم ہوتا اور پہاڑ لغزش مین آجاتے انکے ساتھ سب کوئی تسبیح پڑھا
کرتے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی یَاجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَالطَّیْرَ اے پہاڑو اور اے جانورو
رجوع تسبیح کرو اسکے ساتھ کتاب زبور کو اللہ تعالیٰ نے ان پر الہام سے فرمایا تھا ویسا
الہام نہ جبرئیل پر تھا نہ میکائیل پر قصص الانبیا مین لکھا ہی اور مترجم نے بھی دیکھا کہ توریت
اور زبور مین امر و نہی وعدہ وعید سوا طریق عبادت کے نہین اور زبور پڑھتے وقت داؤد کی
آواز چالیس فرسنگ تک جا پہنچتی اس آواز سے کافر لوگ بیہوش و مردہ ہو جاتے ایک معجزہ
ان کی نبوت کا یہی تھا اور دوسرا معجزہ یہہ تھا خدا نے ان کی انگلیون مین ایسی تاب گرمی دی
تھی کہ انکے چھوتے ہی لوہا پگھل کر نرم ہو جاتا جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا وَاَلَنَّا لَہُ الْحَدِیْدَ
اور نرم کیا ہمنے داؤد کے واسطے لوہا یعنے لوہا ان کے ہاتھ مین آتے ہی مثل موم کے نرم ہو جاتا
اور بے آگ اور بے آتش کے ہاتھ سے کڑیان موڑ کر زرہ بناتے اور لوگ بناتے ہین آگ سے کہتے
ہین کہ لوہے کی زرہ پہلے انسے ایجاد ہی جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَعَلَّمْنٰہُ صَنْعَۃَ لَبُوْسٍ
لَّکُمْ الخ اور سکھایا ہمنے کاریگری بنانا ایک پہراوا تمھارا تو کہ بچاوے تمکو تمھاری لڑائی سے
اور زرہ بنا کے چار سو درم کو بیچتے دو سو درم درویش محتاجون کو دیتے اور ایک سو درم
اقارب کو اور ایک سو اپنی عبادت کے لئے غذا مین صرف کرتے اور اپنی اوقات کو تین تقسیم
کی تھی چند روز عبادت مین رہتے اور چند روز لوگون کا انصاف کرتے چند روز اپنے
کام مین مصروف رہتے

بیان مبتلا ہونا حضرت داؤد علیہ السلام کا

مروی ہی کہ مبتلا ہونا انکا یہہ سبب تھا ایکروز کتاب صحیفہ پیشین پڑھتے تھے اسمین حضرت

ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کی بزرگی کا بیان پایا دلمین کہا کہ انھون نے خدا کا
کیا کام کئے تھے جو یہہ مرتبہ اور بزرگی پائی اس وقت درگاہ باری سے خطاب آیا ای داؤد
ان پر مین نے بلا نازل کی تھی انھون نے صبر کیا تب مرتبہ اور بزرگی ان کو ملی پس داؤد نے
عرض کی الٰہی تو مجھہ کو بلا مین مبتلا کر مین صبر کرونگا تب مجھہ کو یہہ قدر ملے گی بعضے کہتے ہین کہ
طالوت کی سلطنت جب ان کو ملی بنی اسرائیل پر بادشاہ ہوئے مارے خوشی کے کہا قسم
ہی مین اچھی طرح سے ان کی عدالت کرونگا اور لفظ ان شاء اللہ نہ کہا اور بعضے کہتے ہین کہ
طالوت کے اعتماد پر دعا کی ای پروردگار تو گنہگارون پر رحم کر اور اپنے کو گناہ سے پاک جانا
اور اس مین اختلاف بہت ہی حاصل کلام جبرئیل نے ایک روز کہا ای داؤد خدا نے تم کو صحت
و عافیت سے رکھا تم اپنی خواہش سے دکھہ مانگتے ہو خیر باشد فلانے روز تم پر بلا نازل ہوگی ۔
منقول ہی کہ ایکدن داؤد اپنے گھر مین بیٹھے تھے روز موعود کو دوشنبے کے دن ستروین ماہ
رجب کی تھی اچانک ایک پرند خوبصورت کبوتر کے مانند بدن اس کا سونیکا رنگ اور ہر پر اس کا
رنگ برنگ مثل جواہر کے تھا اور ناخن اور چونچ مانند یاقوت کے سرخ اور آنکھین زمرد کی اور
پاؤن فیروزہ کے تھے عبادت گاہ مین حضرت کے سامنے گھر کے کنارے طاق پر آبیٹھا حضرت
نے اسکا حسن و لطافت دیکھکے بخواہش اپنے لڑکون سے چاہا کہ پکڑین پس وہ مرغ یہان سے اڑکے
ایک بالاخانے پر جا بیٹھا حضرت نے اس کا تعاقب کیا پھر وہان سے ایک باغ مین جا
بیٹھا وہان بھی گئے اور لوگون سے دریافت کیا کہ یہہ کس کا باغ ہی بولے یہہ
باغ بطشا نام عورت ہی اسیکا ہی تب حضرت ایک بالاخانے پر چڑھکے چارون
طرف دیکھتے رہے اور وہی باغ مین بطشا عفیفہ ننگی حوض مین اپنے نہاتی تھی نظر اس پر
جا پڑی کہتے ہین کہ داؤد نے اسکو دیکھکے بہت خواہش کی واللہ اعلم اور بطشا نے اسکو
دریافت کیا کہ یہہ شخص مجھہ پر خواہش رکھتا ہی پس بالون سے اپنا تمام بدن ڈھانک
لیا اور دل مین انکا نہال محبت بویا اور داؤد نے اس بالاخانے پر سے اترکر باغ کے پاس جاکے

پوچھا یہہ مرغ کس کا ہی بولا بطشا کا حضرت نے کہا اس کا شوہر ہی بولے چند روز ہوئے اوریا نام ایک شخص ہی اُسسے بیاہ ہوا اب تک ہمبستر نہین ہوئی یہہ سنکے داؤد نے اوریا کو بلا کے بہت پیار کرکے محبت سے کہا تم جہاد مین جاؤ اور بہت روپیہ پیسا دیکے اسکو خوش کیا روم کی طرف بھیجا جہان کہ جانے دشوار تھی وہان جو جاتا پھر نہین آتا پس اوریا نے وہان جاکے بہت لڑائی ماری اور فتح کی پھر وہان سے دوسری جگہہ کہ نام اس کا ناطقہ تھا وہان جاکے بہت لڑائی کی اور درجہ شہادت پایا اور پیچھے اس کے لشکر نے اس ملک کو فتح کرکے بہت مال غنیمت لاکے حضرت داؤد کو دیا اور حضرت نے اوریا کے شہادت کی خبر سنکے ایک برس تک تعزیت کی بعد اسکے بطشا بی بی کو اپنے نکاح مین لائے اسکے آگے ننانوے بی بیان ان کی تھین بطشا کو لیکے سو بی بی ہوئین کہتے ہین کہ سلیمان بھی بطشا کے بطن سے پیدا ہوئے ایکدن داؤد محراب مین بیٹھکے مناجات کرتے تھے اچنبے محراب کی دیوار توڑکے دو شخص اسکے اندر سے نکل آئے حضرت دیکھکے چونک اٹھے انھون نے کہا کہ مت ڈر چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُدَ الخ اور پہنچی ہی تجھ کو خبر دعوی والون کی جب دیوار کھود کے آئے عبادت خانے مین جب پیٹھ گئے داؤد کے پاس تو وہ گھبرایا دے بولے مت گھبرا ہم دو جھگڑتے ہین زیادتی کی ہی ایک نے دوسرے پر سو فیصلہ کردے ہم مین انصاف کا اور دور نہ ڈال بات کو اور بتادے ہمکو سیدھی راہ تب داؤد علیہ السلام نے انسے کہا کہ اپنا احوال کہو پس کہا فریادی نے قولہ تعالیٰ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً الخ یہہ جو ہی میرا بھائی ہی اسکے پاس ہین ننانوے دنبیان اور میرے پاس ایک دنبی ہی پھر کہتا ہی مجھسے حوالے کر مجھ کو دنبی تیری اور زبردستی کرتا ہی مجھسے بات مین تب داؤد علیہ السلام نے اسکے مخالف سے کہا کیون جی یہہ جو بولتا ہی سچ ہی یا نہ وہ بولا سچ ہی قولہ تعالیٰ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ بولا داؤد وہ بے انصافی کرتا ہی تجھپر کہ مانگتا ہی تیری دنبی ملانے کو اپنی دنبیون مین پس داؤد سے وہ دونون فرشتے

منجملہ صمین یہہ سنکر ہنسکے کہنے لگے ای داؤد باوجود تیرے نوانوے عورتون کے پھر اوریا کی جورو
کو حرص سے تمنے بیاہ کیا ایک سو عورت تمنے نکاح مین لایا یہہ وہ مقدمہ ہے جو ہم آئے ہین
تمھارے پاس دنبی کا معاملہ لیکر یہہ تمنے اپنے نفس پر ظلم کیا یہہ کہکر دونون فرشتے غائب
ہوئے یہہ جامع التواریخ اور قصص الانبیا مین لکھا ہی کہ داؤد کے وقت مین اوریا نام ایک
شخص تھا ایک عورت سے اسکے نکاح کا پیغام تھا قریب تھا کہ اسکا نکاح ہوجاوے
اس عورت کے وارثون کو اوریا سے کچھ خلش ہوئی اس واسطے اس عورت کو اس کے
نکاح مین نہ دیا تب حضرت داؤد نے اس عورت کے نکاح کا پیغام دیا اور ان کی
نوانوے بی بیان موجود تھین اگرچہ اس مین کچھ خلاف شرع اس وقت نہ ہوا از روئے
توراۃ اور زبور کے مگر اتنا بھی پیغمبرون کی شان سے خلاف ہے کہ شاید کوئی شبہہ کرے
کہ یہہ درست نہین یہہ جامع ہوئی وہ دونون فرشتے اور داؤد علیہ السلام کے بیچ مین بس
داؤد اس بات سے بہت نادم ہوئے معلوم کیا وہ دونون فرشتے اپنی دنبی کا معاملہ لیکر ہم کو
نصیحت کرنے آئے تھے تب اپنی خطا سے معترف ہوکر بہت روئے اور توبہ کی اور سجدے مین
چالیس رات دن پڑے رہے کھاتے نہ پیتے شب و روز رویا کرتے یہانتک روئے کہ آب
چشم سے اسکے چارون طرف گھانس پیدا ہوئی سر سے اونچی تب جناب باری سے ندا آئی ای
داؤد سر اپنا سجدے سے اٹھا تیری خطا مینے معاف کیا تب اسنے سر سجدے سے اٹھایا اور
ایک آہ ایسی ماری کہ آہ سے سب گھانس انکے چارون طرف جو تھی جل گئی اللہ تعالی فرماتا ہے
وَظَنَّ دَاوُدُ اَنَّمَا فَتَنّٰہُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ الخ اور خیال کیا داؤد نے ہمنے اسکو جانچا پھر گناہ
بخشوانے لگا اپنے رب سے اور گرا جھککر سجدے مین اور رجوع ہوا طرف اللہ کے پس ہمنے
معاف کر دیا اسکو وہ کام جبرئیل نے آکے فرمایا ای داؤد تو اوریا کی قبر پر جاکے اس سے
اپنی تقصیر کی معاف مانگ تاکہ فردا قیامت مین وہ تم سے مواخذہ نہ کرے داؤد نے
جبرئیل سے اسبات کو سنکر اسکی قبر پر جاکے پکارا ای اوریا ای اوریا تیسرے دفع اسنے

جواب لبیک دیا بولا تم کون ہو جو مجھ کو پکارتے ہو اور نیند سے جگادیا حضرت نے کہا مین داؤد ہون بولا یا خلیفہ خدا آپ یہان کیون آئے حضرت نے فرمایا کہ مین تم سے معاف چاہتا ہون اسنے کہا کہ ای حضرت آپنے مجھ کو جہاد مین بھیجا تھا مین شہید ہوا اسکے بدلے اللہ نے مجھ کو بہشت مین جگہہ دیا اب مین آرام سے ہون اور جو کچھہ کیا ہوگا آپنے میرے ساتھہ سو مین نے معاف کیا پس حضرت داؤد ان سے خوش ہوکر اپنے گھر چلے گئے پھر جبرئیل نے انسے کہا ای داؤد خدا نے تم کو سلام کہا ہی اور فرمایا پھر تم اوریا کے پاس جاکے یہہ بات کہو کہ تم کو مین نے جہاد کو بھیجا تھا اپنے نفس کی خواہش سے تو وہان شہید ہوا مین نے بطشا کو بیاہ کیا یہہ تقصیر مجھسے ہوئی تو مجھ کو معاف کر پس بموجب ارشاد جناب باری کے داؤد نے اوریا کی قبر پر جاکے پکارا اسنے جواب دیا ای حضرت پھر کیون مجھ کو آپ پکارتے ہین تب احوال اپنا کھولدیا اور اس عورت کی حقیقت سب بیان کیا اپنی خطا سے معاف چاہی اوریا نے اسکا جواب کچھہ نہ دیا داؤد بہت گرویدہ ہوئے اور رو رو کے کہا ای اوریا میری تقصیر معاف کر مین نے اپنے نفس پر ظلم کیا تب اس نے کہا ای داؤد مت رو اس مادے مین تم کو معاف نہین کرونگا جو تمنے کیا ہی پھر حضرت نے رو رو کے معاف مانگا پھر بھی اس نے معاف نہ کیا تب درگاہ الٰہی سے یہہ ندا آئی ای داؤد مت رو مین نے تجھ کو معاف کیا حضرت نے عرض کی یا الٰہی اوریا مجھ کو معاف نہین کرتا ہی تب حکم ہوا ای داؤد حشر کے دن اسکے لئے ایک قصر یاقوت سرخ سے بناؤنگا اور اس مین حورین بہشت کی رہنگین اور یا کو انپر عاشق و فریفتہ کرونگا تب اس کے بدلے تمکو معاف کرے گا منقول ہی کہ حق تعالیٰ نے اسی وقت بہشت مین ایک مکان پر تکلف جواہرات سے بناکے اوریا کو دکھایا اور اس سے فرمایا کہ داؤد کو معاف کر یہہ قصر بہشت تجھ کو دونگا پس اس وقت وہ یہہ قصر اور حورون کو دیکھکے عاشق ہوا اور خوش ہوکر داؤد علیہ السلام کو پکارا ای داؤد مین نے تیری خطا معاف کیا بعد اس کے داؤد خوش ہوکر اپنے گھر پر آئے ایکدن بنی اسرائیل

جمع ہوکر کہنے لگے ای نبی اللہ آپ کو کیا ہوا آج چالیس برس سے ہم دیکھتے ہین کہ کھانا پینا چھوڑ کر
غمدیدہ ہوکر پھرتے ہو حضرت نے فرمایا ای صاحبو خدا نے جب مجھہ کو خلیفہ کیا اور پیغمبر نبی کر کے
بھیجا مجھہ کو منع فرمایا تھا کہ نفس امارہ کے پیچھے مت پڑیو خراب ہوگا پس اسباب مین مین نے
نفس کی پیروی کی تھی ایک شخص اوریا نام اسکو مین نے مغالطہ دیکے جہاد مین بھیجا تھا کہ اسکی
عورت کو نکاح کرون وہ وہان شہید ہوگیا اور اسکی جورو سے مین نے نکاح کیا اس لئے
اللہ نے مجھہ کو چند روز بلا مین مبتلا کیا تھا اب اللہ نے مجھہ کو اُسّے نجات بخشا اور وہب بن
امیہ سے روایت ہی کہ داؤد اپنی خطا سے تیس برس تک رویا کئے کہ اُن کی آنکھہ کے آنسو
سے سات تہ کپڑے گزی کے اسکے سجدے کے نیچے تر ہو جاتے تھے کہتے ہین کہ چار ہزار عابد اُن کے
ساتھہ رویا کرتے سلیمان اپنے باپ کے آنسو پونچھہ لیتے اور حسن بصری سے روایت ہے کہ داؤد بعد
گناہ اپنے کے خشک روٹی پر بجائے نمک کے خاک چھڑک کر کھاتے اور آنسو بہاتے اور کہتے تھے کہ
یہی خوراک ہی صاحب تفسیر کہتے ہین کہ ستر برس تک ان کا یہہ حال رہا ایکدن بیت المقدس مین
جاکر سر زمین پر رکھکے روتے رہے جبرئیل نے جناب باری سے یہہ مژدہ لایا اور کہا قولہ تعالی
فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ پس ہمنے معاف کردیا اسکو وہ کام اور
اسکو ہمارے پاس مرتبہ ہی اور اچھا ٹھکانا داؤد علیہ السلام نے ایکدن بیت المقدس کے منبر پر
اٹھکے شکر خدا بجا لا کر زبور پڑھکے عرض کی الٰہی توبہ میری تو نے قبول کی آواز آئی قبول ہوئی پھر
عرض کی یارب مین ڈرتا ہون کہ خطا میری بھول جاؤن کہ میرے بدنپر ایک نشان خطا کا رکھدے
تا کہ اس گناہ سے اپنے نہین نہ بھولون نشان دیکھنے سے یاد رہے تب بحسب عرض اللہ نے ان کی داہنی
ہتھیلی پر ایک نشان اس گناہ کا جو بالاذکور ہی رکھدیا تب داؤد اسپر ہمیشہ نگاہ کرتے تھے اپنی
خطائے ماضی نہ بھولتے اور توبہ استغفار کرتے اور منبر پر خطبہ پڑھتے وقت وہ دست مبارک
کہ جسپر نشان گناہ تھا سب کو دکھلاتے اسے دیکھکے سب ترس کرتے اور روتے اور جب توبہ داؤد کی
خدا کے یہان قبول ہوئی تب عدل و انصاف کے تخت پر بیٹھے کہتے ہین کہ ایکدن دو دہقانی

متخاصمین داد خواہ انکے پاس آئے انمین سے ایک نے کہا کہ اسکی بکریون نے میرا کھیت کھا گئین آپ اسکا انصاف کر دیجئے حضرت نے منصفونکو فرمایا کہ قیمت بکریون کی اور کھیت کی ٹھہراؤ جب قیمت زراعت بکریون سے زیادہ ٹھہری حضرت نے بکریون کو زراعت والے کے حوالے کیا اور صاحب بکری داؤد علیہ السلام کے پاس سے روتا ہوا نکل آیا تب حضرت سلیمان کی عمر اسوقت سات برس کی تھی وہ دروازے پر بیٹھے تھے اسکو روتے ہوئے دیکھا حضرت نے اُسسے پوچھا تم کیون روتے ہو اس نے کہا کہ داؤد نے انصاف کیا کہ میری بکریان کھیت والیکو دین حضرت سلیمان نے اسسے کہا کہ تم خلیفہ خدا سے جاکے کہو ای خلیفہ خدا اگر آپ ہمارے اس مقدمہ کو غور کرکے انصاف فرماوین تو اس غریب کے حق مین بہتر ہوگا اسنے بموجب ارشاد سلیمان کے حضرت داؤد سے جاکے کہا داؤد نے کہا تمکو یہہ بات کسنے بتائی وہ بولا سلیمان نے تب حضرت داؤد نے سلیمان کو بلایا اور انسے پوچھا تمنے اسکو میرے پاس پھر کیون بھیجا حضرت سلیمان نے کہا ای باباجان اگر حضور اس مقدمہ کو اچھی طرح غور کرکے انصاف فرماوین تو اس غریب کے حق مین بہتری ہوتی ہی تب داؤد نے حضرت سلیمان سے پوچھا کہ کہو تم اسکا فیصلہ کسطرح ہوگا تب دونون حضرات نے اس مقدمہ کو چکا دیا چنانچہ حق تعالی نے فرمایا وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ داؤد اور سلیمان کو دی ہدایت ہمنے جسوقت کہ حکم کرتے تھے دونون بیچ کھیتی والون کے جسوقت چگ گئین بیچ اسکے بکریان ایک قوم کی اور روبرو تھا ہمارے ان کا فیصلہ پس سمجھا دیا ہمنے وہ فیصلہ سلیمان کو اور دونون کو حکم دیا تھا اور سمجھہ تفسیر مین لکھا ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بکریان دلوادین کھیتی والون کو بدلا انکے نقصان کا انکے دین مین یون تھا کہ چور کو غلام کرلیتے تھے اس موافق یہہ حکم کیا اور سلیمان اسوقت لڑکے تھے انھون نے بھی یہہ جھگڑا اپنے پاس منگوایا اور کہا کھیتی والون کو کہ بکریان رکھوان کا دودھ پیو اور کھیتی کو پانی دیا کرین بکری والے جب کھیتی جیسی تھی ویسی ہو جاوے تب بکریان پھیر دیجیو اور کھیتی لے لیجیو جس مین دونون کا نقصان نہ ہو سلیمان نے یہہ انصاف کیا اور پھر داؤد بے مشورت سلیمان کے کچھہ داد وستد کا حکم لوگونپر

نہین کرتے ایکدن یون ہوا کہ ایک بڑھیا سلیمانؑ کے غائبانہ حضرت داؤد کے پاس فریادخواہ
آئی بولی ای خلیفہ خدا مین بڑھیا ضعیفہ عیالدار ہون مین اپنے عیال و اطفال کیلئے دکھ محنت کرکے
سر پر آٹا لاتی تھی ہوا میرے سر پر سے سب اڑا لے گئی میرے لڑکے بالے بھوکھے مرتے ہین آپ
اسکا انصاف کیجئے ہوا سے میرا آٹا دلوا دیجئے حضرت داؤد نے فرمایا ای بڑھیا ہوا پر میرا
حکم چلتا نہین مین کیونکر تجھکو آٹا دلوا دون اپنی طرف سے اُسکے بدلے آٹا دیتا ہون تو لیجا تب
بڑھیا آٹا لیکر دعا کرتی ہوئی چلی دروازے پر سلیمان بیٹھے تھے بڑھیا کو دیکھکے پوچھا ای بوڑھیا
تو کیون آئی تھی آیا فریاد کو آئی تھی یا آٹا مانگنے کو وہ بولی مین فریاد کو آئی تھی داؤدؑ نے
یہہ انصاف کیا کہ اپنی طرف سے مجھہ کو آٹا دلوایا حضرت سلیمان نے کہا وہ کیا معاملہ ہی تب سنے بیان
کیا سلیمان نے اسکو کہا کہ تم جاؤ خلیفۂ خدا سے کہو یا نبی اللہ مین ہوا سے قصاص چاہتی ہون آٹا
نہین مانگتی ہون تب بڑھیا نے جا کے حضرت داؤد سے قصاص مانگا حضرت نے فرمایا ای بڑھیا
تو دس من آٹا مجھسے لیجا پھر بھی ہوا سے انتقام مت چاہ میری حکومت اسپر چلتی نہین کہ اسکو پکڑکر
منگواؤن اور سیاست کرون پھر بڑھیا ناچار ہوکر دس من آٹا لیکر خوش ہوکر حضرت داؤد کے سامنے
سے دروازے پر جب نکل آئی پھر سلیمان نے اس سے کہا ای بڑھیا تو کیون بغیر فیصلے کے جاتی ہی
پھر جاکے تو خلیفۂ خدا سے کہہ مین آٹا نہین چاہتی ہون آپ پھیر لیجئے میری تجویز کردیجئے پھر بڑھیا نے
جاکے یہہ بات کہی حضرت داؤدؑ نے اُس سے پوچھا تجھے کسنے یہہ بات بتادی ہی وہ بولی سلیمان
نے تب داؤدؑ نے سلیمانؑ کو بلایا اور کہا کہ ای بیٹے ہوا کی تجویز مین کسطرح کرونگا وہ پکڑی جاتی
نہین ہان اگر وہ صورت مجسم ہوتی تو البتہ اسکو پکڑ منگواتے حضرت سلیمان نے کہا کہ ای باباجان
اسکو پکڑکے حاضر کرنا یہہ سہل بات ہی آپ کی دعا کافی ہی آپ دعا کرین خدا کے حکم سے ہوا
صورت مشخص بنکر از خود حضور مین حاضر ہووے گی مین ڈرتا ہون کہ آپ کو قیامت کے
دن خدا کے پاس مواخذہ ہو وہ بڑھیا اگر آپ کا شکوہ کرے اور انصاف چاہے تو آپ اسوقت
کیا جواب دیونگے یہہ سنکے داؤدؑ نے خدا کی جناب مین دعا مانگی اور سلیمان نے انکے ساتھ آمین

کہا اسوقت خدا کے حکم سے ہوا صورت شخص ہو کر حضرت داؤدؑ کے پاس حاضر ہوئی تب وہ بڑھیا
نے ہوا سے اپنے آٹے کا دعوی کیا ہوا نے اس کا یہہ جواب دیا کہ یا نبی اللہ مین نے جو کیا تھا
خدا کے حکم سے کیا تھا حضرت داؤدؑ نے فرمایا وہ کیا ہے سو بیان کر ہوا نے کہا یا نبی اللہ دریا
مین ایک قوم کی کشتی تھی اس مین ایک سوراخ ہو گیا تھا قریب ڈوبنے کی تھی آب گرداب مین
پڑی تھی اس قوم نے اللہ کی نذر کی اگر کشتی اس گرداب ہایل سے خدا بچا دے تو اس کشتی کا
سب مال خدا کی راہ پر فقیرون اور محتاجون کو دینگے تب خدا نے مجھ کو بھیجا اس بڑھیا کا آٹا
لیکر اس کشتی کے سوراخ کو بند کر دیا وہ کشتی غرق سے بچی حاصل کلام چند روز کے بعد وہ کشتی
کنارے پر لگی حضرت داؤدؑ کو خبر ہوئی کہ ایک کشتی نذر کی دریا کنارے پہنچی ہے حضرت نے
سب مال نذر کا کشتی سے منگوا کے آدھا فقیرون اور محتاجون کو دیا اور آدھا مال بڑھیا عورت
کو دیا کہ جسکے آٹے سے اس کشتی کا سوراخ ہوا نے بند کیا تھا ایک روز داؤدؑ نے اس بڑھیا عورت
سے پوچھا کہ تم نے خدا کی کیا اطاعت اور بندگی کی تھی جو تمکو اتنا مال ملا وہ بولی کہ مین نے خدا
کی کچھ بندگی کی نہین مگر ایکدن فقیر محتاج بھوکا پیاسا میرے پاس آیا کھانیکا سوال کیا اسوقت
بندیکے پاس ایک روٹی موجود تھی مین نے وہ روٹی اُسکے حوالے کی تب اس کو کھا کے پھر مجھسے
اُسنے کہا کہ مین بہت بھوکا ہون دور سے آیا ہون اس روٹی سے مجھے سیری نہ ہوئی اور دیجئے
مین نے اس کو کہا کہ تم ذرا ٹھہرو مین گیہون پیسکے روٹی پکا دیتی ہون یہہ کہکر مین آٹا پیسکے سر پر
رکھکر لاتی تھی راہ مین ہوا سے سب اُڑ گیا مین یہی جانتی ہون مجھپر تکلیف گذری وہ بھوکے
فقیر کے سبب متفکر غمناک ہو کر تمھارے پاس مین دادخواہ آئی تھی اتنا مال خدا کی مہر سے تمھارے
ہاتھ سے مجھ کو ملا کہتے ہین کہ اسوقت خدا کے حکم سے جبرئیلؑ نے داؤد سے آکے یہہ بات کہی کہ
وہ بڑھیا کو کہدے اتنا مال جو تم نے پایا بدلا اس آٹے کا جو ہوا سے اڑ گیا تھا اور اس روٹی
کے بدلے جو تینے اس فقیر کو دی تھی آخرت مین ستر روٹیان ملے گین منقول ہے کہ
ایکدن بنی اسرائیل نے داؤد علیہ السلام سے کہا کہ ہم احوال قیامت داد و ستد کا دنیا مین

دیکھا چاہتے ہین تاکہ ہمکو یقین ہو کہ قیامت کے دن اسی طرح ماجرا گذریگا تب حضرت نے ان سے
کہا کہ کل عید کے دن تمکو دکھلاونگا مروی ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص سردار رئیس القوم
مالدار تھا اس کی ایک گائے تھی زرد رنگ خوش نما پانون اسکے یاقوت سے اور سینگ اس کے
جواہرات سے اور زری کپڑے سے سجا کے میدان مین چھوڑ دیا کہتے اور بنی اسرائیل مین ایک
عورت عابدہ تھی اس کا ایک بیٹا تھا صالح دونون صحرا مین جا کے ایک عبادتگاہ بنا کے خدا کی
یاد مین مصروف تھے انکے ساتھ کھانے پینے کا کچھہ اسباب نتھا مگر ایک چشمہ اسکے کنارے جاری
تھا اور ایک انار کا درخت تھا خدا کی مہر سے ہر روز اس مین دو انار لگتے اسکو ما اور بیٹا
کھاتے ستر برس اس پر قناعت کرتے تھے ایک روز اسکے بیٹے نے کہا ای اما جان شہر کے
اندر بازار مین بہت چیزین بکتی ہین جی چاہتا ہی کچھہ لاکے بازار سے کھاؤن اسکی مان نے کہا ای
بیٹا یہہ دو انار اللہ تعالی ہمکو بے رنج و محنت ہر روز عنایت کرتا ہی یہہ کھا کر شکر کر دوسری
چیز کی لالچ مت کر لالچ بری چیز ہی یہہ کہکر جب درخت کی طرف نظر کی وہ دو انار جو روز ہنے لگتے
تھے غایب ہوئے اسکی مان نے کہا ای بیٹا وہ دو انار جو اللہ نے ہمکو روزی دی تھی بسبب بے صبری
اور ناشکری کے غایب ہوئے پس ایکرات ایکدن دونون مان بیٹے بھوکھے رہے اتنے مین جنگل سے
ایک گائے جو اوپر مذکور ہی دونون مان بیٹے کے پاس آکے بولی کہ مجھہ کو ذبح کر کے کھاؤ مین
تمھاری حلال روزی ہون اسکی مان نے کہا ای بیٹا یہہ گائے چاہتی ہی کہ ہم کو گناہ مین گرفتار
کرے تب اسکو ہانک دیا پھر آکے موجود ہوئی ہاتھہ پانون چھوڑ کے زمین پر سو گئی اور حلق
سامنے لاکے بولی ای میان مجھہ کو ذبح کرکے کھاؤ مین تمھارا رزق حلال ہون تسپر بھی انھون نے
ہانک دیا پھر آکے موجود ہوئی تب لاچار تیسرے دن مان بیٹے نے اس کو ذبح کیا اور کباب
بنا کے کھا گئے جب وہ گائے تیسرے دن اپنے آقا کے گھر نہ گئی آقا نے اسکی بہت تلاش کی
لوگون کو بھیجا جنگل و میدان مین نہ ملی آخر ایک عورت دلالہ قوم بنی اسرائیل سے تھی وہ گھر مین
واسطے خرید و فروخت کے جاتی تھی اتفاقا وہ دونون مان بیٹے کے گھر گئی دیکھتی ہی کہ ایک گائے

ذبح کرکے وہ دونون مان بیٹے کباب بناکے کھا رہے ہین اسکو دیکھکر دونون مان بیٹے گھبرا گئے
اور اپنے بیٹے سے کہا کہ آج کتنے برس سے ہم یہان اپنے خالق کی عبادت مین ہین اور رزق
حلال سے کھاتے ہین آخر میری بات تونے نمانی بیگانی گائے ذبح کرکے کھا گئے کیا جانے خدا
ہم کو کس عذاب مین ڈالے اور رسوا کرے ملک مین پس وہ عورت دلالہ نے جاکے صاحب بقر
کو خبر دی اور نشان اسکا بتادیا تب صاحب گائے نے جاکے داؤد سے نالش کی کہ فلانے شخص
نے میری گائے ذبح کرکے کھا گئے اسیوقت داؤدؑ نے حکم کیا کہ اسکو میرے دربار مین حاضر
کرو تب پیادے سب دوڑے اور ان مان بیٹے کو حضور مین لاکے حاضر کئے حضرتؑ نے اُن سے پوچھا
تم کیون بیگانی گائے ذبح کرکے کھا گئے اور انھون نے کہا کہ ای خلیفہ خدا وہ گائے تین دن تک
ہمارے دروازے پر آکے پڑی رہی ہانکنے سے بھی نہین گئی اور بولتی تھی کہ مین تمھاری حلال روزی
ہون مجھہ کو ذبح کرکے کھا جاؤ اور ہم تو تین دن کے بھوکے تھے ذبح کرکے کھا گئے یہہ سنکے وہ
رئیس صاحب بقر نے انسے کہا کہ تم جھوٹھہ کیون بولتے ہو گائے بیل نے بھی کسی سے بات کی ہی حضرت
نے اسکا جواب دیا البتہ خدا کے حکم سے بات کرسکتی ہی القصہ صاحب گائے نے دونون مان بیٹے
سے قصاص طلب کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ تم ان کو معاف کرو ہزار اشرفی ہمسے لے تو وہ بولا مین ہرگز
ان کو معاف نہین کرونگا میری گائے کا قصاص لونگا پھر حضرت داؤد نے اُسے کہا کہ اسکا ٹیکا
چھوڑا بھے کے اشرفی مجھسے لو انکو اس خطا سے معاف کرو وہ جاہل نے حضرت کا کہنا نمانا تب مین
جبرئیل نازل ہوئے اور کہا ای داؤد اللہ نے تمکو سلام کہا اور بولا کہ بنی اسرائیل احوال
قیامت تمسے دنیا مین دیکھنے چاہتے ہین تم انسے کہدو کہ کل عید کے دن میدان مین جاکے سب
حاضر ہووین احوال قیامت کا وہان دیکھنے پاوینگے تب حضرتؑ نے انھون سے کہدیا وے سب چھوٹے
بڑے زن و مرد قوم کے اس میدان مین عید کے روز جاکے حاضر ہوئے اور داؤد منبر پر چڑھکے
زبور پڑھنے لگے تمام لوگ خوش الحان سے انکے غش مین آگئے اسوقت جبرئیل نے حضرت داؤد
سے کہا کہ اس رئیس قوم صاحب گائے سے پوچھو کہ اس دن کو وہ یاد کرے کہ جسدن شام کی

راہ مین فلانے سوداگر کے ساتھہ تم نوکر ہو کر جاتے تھے اسکے ساتھہ پانسو اونٹھ بکری اور مال اسباب تھا تمنے اسکو
مار کے سب چھین لیا تھا اور مصر مین جا کے بہت نفع اٹھایا تھا اور پھر شام کو چلا آیا اتنا مال و متاع
تمنے جو جمع کیا یہانتک کہ تو بنی اسرائیل کا سرغنہ ہوا وہ مال جسکا تو نے مارا تھا اسکی یہہ جورو وہ لڑکا
ہی جو تیری گائے کو ذبح کرکے کھا گئے اور جتنا مال تیرے پاس ہی سب انکا ہی داؤد نے یہہ حقیقت
جبرئیل سے سنکے صاحب گائے سے پوچھا وہ مکر گیا اور کہا کہ مین نے ہرگز کسو کو نہین مارا اور مال
کسیکا چھینا لوٹا نہین یہہ بات کسنے کہا جھوٹھ ہی جو آپنے سنا ہی اسوقت خدا کے حکم سے زبان
اسکی گنگ ہوئی اور ہاتھہ پانوٴن نے اسکے گواہی دی اسکے ہاتھہ نے کہا سچ ہی اسنے مین نے چھری سے اس
سوداگر کو ذبح کیا تھا اور اسکا اشتر و مال سب لے گیا تھا اور اسیطرح تمام اعضا نے اسکے گواہی دی
بنی اسرائیل یہہ حقیقت سنکے متعجب ہوئے داؤد نے کہا ای بھائی مومنو یہی حقیقت ہو گی حشر کے دن
جسنے جو نیک و بد دنیا مین کیا ہو گا قیامت مین اللہ کے سامنے ظاہر ہو گا ہاتھہ پانوٴن انکے گواہی دینگے
جیسا کہ صاحب بقر کے ہاتھہ پانوٴن نے گواہی دی ہی اور منھہ سے ہدن نہ بول سکیگا چنانچہ اللہ تعالی
فرماتا ہی اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا اَيْدِيهِمْ الخ آج ہم مہر کر دینگے انکے منھہ پر اور بولینگے ہمسے
انکے ہاتھہ اور بتا دینگے پانوٴن جو کچھہ وے کماتے تھے دنیا مین آخر داؤد نے ان دونون بیٹون کو
کہا کہ یہہ رئیس قوم نے جو صاحب گائے ہی تمہارے باپ کو مار کے تمام مال و دولت لوٹ لیگیا تھا
اب خدا کے حکم سے اسے مار کے تم اپنے باپ کا قصاص لو اور مال اسباب لے لو اس لڑکے نے اس
بات کو سنکے اسوقت صاحب گائے کا سر کاٹ لیا اور جو مال اسباب تھا اپنے باپ کا لے لیا اور شکر
نعمت منعم کا بجا لایا خبر ہی کہ جب داؤد کی عمر آخر ہوئی موت قریب آئی جبرئیل نے ایک صندوق
ان کو لا دیا اور کہا ای داؤد اپنے بیٹون سے کہو کہ اسکے اندر کیا چیز ہی جو کہہ سکیگا خلافت و
سلطنت انکو ہو گی تب انھون نے تمام بنی اسرائیل اور نپدرہ بیٹون کو اپنے ملا کے ایک جگہہ جمع
کر کے اپنے بیٹون سے پوچھا کہو تو اس صندوق کے اندر کیا چیز ہی جو کہہ سکیگا اسکو اپنا ولی
عہد کرینگے وہ نبی ہو گا بنی اسرائیل اور ساری جہان کا بادشاہ ہو گا کسی سے اسکا جواب نہ ہوا

سلیمان سب بھائیون سے چھوٹے تھے اُسنے خدمت باپ کی بجا لایا اور کہا کہ ای بابا جان اگر حکم ہو تو فدوی عرض کرے اسکے اندر کیا ہی انھون نے کہا ای بیٹا کہو تب سلیمان نے کہا اُس کے اندر ایک انگشتری اور چابک اور ایک خط یے تین چیزین ہین اور کچھہ نہین جب صندوق کھول کے دیکھا تو وہی تین چیزین پائی جبرئیل نے کہا یہہ تینون چیزین معجزہ سے ہین یہہ خاتم جو ہی بہشت کی ہی اللہ نے بھیجا جو شخص اسکو ہاتھہ مین رکھیگا جو چاہیگا اسے حاصل ہوگا اور جب اسپر نگاہ کرے گا جو کچھہ دنیا کے بیچ مین ہی مشرق سے مغرب تک بھلا برا مخلوق کا ہویدا ہوگا اور وحوش وطیور پرند چرند مور و مار ہوا جتنے ہین سب اسکے تابع فرمان ہونگے اور یہہ چابک جو ہی دو رخچا ہی جو شخص صاحب چابک سے بغی ہوگا اطاعت نہ کریگا جب صاحب چابک اسپر اشارہ کرے گا وہ چابک خود بخود جا کے اسکو معذب کرے گا خبر ہی کہ وہ چابک نہ تھا دور باش تھا جو بغی ہوتا اسے چابک اسکو معذب کرتا کہتے ہین کہ کوئی اس چابک کو ڈر سے مارے نہ چھوتے سوا مالک کے کیونکہ بغیر استعانت غیر کے لوگونپر عذاب کرتا اور کہا جبرئیل نے اس خط کے اندر کیا لکھا ہی داؤد نے اپنے بیٹون سے پوچھا کوئی اسکا دریافت نہ کرسکا سلیمان نے کہا اسکے اندر پانچ مسئلے ہین وہ یہہ ہین ایمان اور محبت اور عقل اور شرم اور طاقت پھر پوچھا ہر ہر کا مقام قرار بدن مین کون جگہہ ہی وہ بولا مقام ایمان اور محبت کا دل ہی اور مقام عقل سر اور مقام شرم آنکھہ اور مقام قوت ہڈی سلیمان نے یہہ باتین کہین داؤد نے ان کو اپنا خلیفہ کیا اور وہ خاتم سلطنت کی ان کی انگلی مین پہنایا اور وہ چابک انکے ہاتھہ مین دیا اور تخت پر بیٹھایا اور خود گوشہ اختیار کیے عبادت مین جا بیٹھے اس وقت عمر ان کی سو برس کی تھی اور بعضے کہتے ہین کہ ایک سو بیس برس کی ہوئی تھی یہہ جامع التواریخ سے لکھا ایک دن ملک الموت آئے حضرت داؤد نے ان سے پوچھا تم کون ہو وہ بولا مین ملک الموت ہون کہا آپ کیون یہان آئے اُسنے کہا کہ تمھاری روح قبض کرنیکو آیا ہون حضرت نے کہا مجھہ کو دو رکعت نماز پڑھنے کی فرصت دو اسنے کہا حکم خدا نہین اب ہی یہہ کہکر جان انکی قبض کی چنانچہ اللہ نے فرمایا ہی فَاِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ بعد وفات کے سلیمان نے تعزیت کی اور دفن کیا

بیان مسخ ہونا بعضے بنی اسرائیل کا داؤد کے عہد مین

خبر مین آیا ہی کہ ایک قبیلہ نے بنی اسرائیل مین سے نکلکر لب دریا پر مکان بنائے جب داؤد بلا مین مبتلا ہوئے ان سبھون نے اکثر احکام توراۃ کے چھوڑ کر خلاف شرع اختیار کئے چنانچہ ہفتے کے دن شکار کرنا اور خرید و فروخت کاروبار دنیا کا کرنا یہہ توراۃ مین حرام ہی وہ سب اختیار کئے جب اس قوم نے نافرمانی شروع کی حق تعالی نے اُن کی آزمایش کے لئے دریا کی مچھلیون کو حکم کیا کہ ہفتے کے دن دریا سے نکلکر کنارے پر آکے کھیلا کودا کرین اور دنون دریا مین جا رہین پس خدا کے حکم سے مچھلیان ہفتے کے دن دریا سے نکلکر کنارے پر آکے پھرتی تھین اور دن دریا مین جا رہتین آخر یہودیون نے ان کو دیکھکے لالچ مارے ایک حیلہ کئے دریا کے کنارے پر نہر کھود کے جال ڈالے مگر ہفتے کے دن مچھلیان دریا سے آکے کھیل کود کے شام کے وقت دریا مین چلی جاتی تھین آخر وہ سب ہفتے کے دن نہر مین جال ڈال کے رکھتے فجر کو اُٹھکے یکشنبہ کو حسب آرزو اپنی پکڑ کے کھاتے چنانچہ قولہ تعالی وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي الخ اور پوچھ ان سے احوال اس بستی کا کہ تھی قوم کنارے دریا کے جب حد سے بڑھنے لگے ہفتے کے حکم مین آنے لگین ان پاس مچھلیان ہفتے کے دن پانی کے اوپر اور جسدن ہفتہ نہو نہ آوین یون ہم آزمانے لگے اسواسطے کہ بے حکم تھے اور جب بولا ایک فرقہ ان مین کیون نصیحت کرتے ہو ایک لوگون کو اللہ چاہتا ہی ان کو ہلاک کرے انکو عذاب کرے سخت بولے الزام اتارنیکو تمھارے رب کے آگے اور شاید وے ڈرین پھر جب بھول گئے جو انکو سمجھایا تھا بچا لیا ہمنے جو منع کرتے تھے برے کام سے اور پکڑا گنہگارون کو بڑے عذاب مین بدلا ان کی بیحکمی کا پھر جب بڑھنے لگے جس کام سے منع ہوا تھا ہمنے حکم کیا کہ ہو جاؤ بندر ذلیل سورۂ اعراف کے ترجمے کے فاید مین لکھا ہی حضرت داؤد کے عہد مین یہود پر ہفتے کے دن شکار کرنا منع تھا اللہ نے اس شہر والونکو بحکم دیکھا لگا آزمانے ہفتے کے دن مچھلیان دریا کے اوپر پھرین اور دنون مین غایب رہین انھونکا جی نرہ سکا آخر کو ہفتے کے دن شکار کیا اپنی دانست مین حیلہ کیا کہ کنارے دریا کے پانی

کاٹ لائے مچھلیان وہان بند ہو رہین تو بھی مچھلیان نہ ہاتھہ آئین ہفتے کی شام کو نکل لیتین اور
ہفتے کے دن راہ بھاگنے کی بند کی اتوار کو پکڑ لیا پھر دے لوگ بندر ہو گئے ان مین تین فرقے
ہوئے ایک شکار کرتے ایک منع کئے جاتے ایک تھک کر منع کرنا چھوڑ بیٹھے لیکن وہی بہتر تھے
جو منع کرتے رہے اور منع کرنیوالون نے شکار کرنیوالون سے ملنا چھوڑ دیا اور بیچ مین دیوار اٹھائی
ایکدن صبح کو دوسرون کی آواز نہ سنی تب دیوار پر سے دیکھا ہر گھر مین بندر ہو ے آدمیون کو پہچانکر
اپنے قرابت دارون کے پانون پر سر رکھکر رونے لگے آخر برے حال سے تین دن مین مر گئے توریت
مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ جب حکم توریت کا چھوڑ دو گے تو تم پر اور بندے مسلط ہونگے پھر قیامت
تک ذلیل رہو گے اب دیکھو یہود کو کہین حکومت نہین غیر کی رعیت ہین پس ای مومنو بسبب فرمانے
بنی اسرائیل مسخ ہو کر بندر کی صورت ہوئے اور اگرچہ ہم خاتم النبیین کی امت مین اس زمانے مین گناہ کرنے
سے سید عالم کے طفیل سے مسخ نہین ہوتے ہین مگر قیامت کے دن جزا اسکی ذلت مسخ سے کم نہو گی یا اللہ
توفیق دے ہمکو اوپر خیر کے اور ثابت رکھہ اوپر ایمان کے آمین یا رب العالمین

قصہ لقمان حکیم بن باعورکا اور وصیت کرنا انکا اپنے بیٹے کو

منقول ہی کہ داؤد کی نبوت کے تین برس کے بعد اللہ تعالیٰ نے لقمان حکیم کو علم حکمت سے بہرہ مند
کیا تھا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی وَلَقَدْ آتَیْنَا لُقْمَانَ الْحِکْمَةَ الخ ہر آئینہ ہمنے دی ہی لقمان کو
عقلمندی اور حکمت کہتے ہین کہ ان کی حکمت سے داؤد کو بھی فایدے پہنچتے تھے ایکدن دونون بہم اتفاق
بیٹھے تھے حضرت داؤد اپنے ہاتھہ سے لوہے کی کڑیان موڑ کے زرہ بناتے تھے بغیر آگ کے یہہ لقمان نے
دیکھکے پوچھا کہ کسطرح بناتے ہین جامع النوادر تاریخ مین لکھا ہی کہ لقمان حکیم سیاہ فام قوم حبشی یا عرب کے یا
بنی اسرائیل کے غلام تھے اور انکے آقا کا دوسرا ایک غلام تھا اسنے کوئی چیز منیب کی چرا کے کھا گیا تھا منیب نے دونو پر شبہہ
کیا لقمان نے کہا ای میرے خواجہ ہمکو گرم پانی سے قے کروا کے دیکھو اگر ہم آپ کی چیز کھائے ہونگے تو سب
نکل آویگی تب خواجہ نے دونون کو گرم پانی سے قے کروایا دوسرا غلام جو تھا اسکے منہہ سے

جو چیز کھائی تھی نکل پڑی خواجہ نے لقمان حکیم کی حکمت پر آفرین کیا اور ان کو آزاد کیا کہتے ہین کہ پہلی
حکمت لقمان کی یہی تھی جامع التوار یخ مین لکھا ہے کہ بعد آزاد ہونے کے انکو علم حکمت تہذیب
اخلاص حاصل ہوا انکے قیلولہ کے وقت ایکدن فرشتے نے آکے کہا ای لقمان حقتعالی فرماتا ہے
اہل زمین پر تمکو خلیفہ کرونگا لقمان نے کہا مجھسے خلافت نہ ہوسکیگی کیونکہ اگر حق مستحق نہ پہنچے تو موجب
ندامت و خجالت ہے اللہ کے پاس اور اگر پہنچے تو مطعون ہے عندالناس ملایکہ یہہ حسن تقریر ان کی
سنکر چلے گئے تب اللہ نے علم حکمت اور نبوت مین انکو دونون مین اختیار دیا انھون نے حکمت
قبول کی جس مین مواخذہ نہو پس ایکرات عنایت ایزدی سے ابواب حکمت بے مشقت انکے دل پر مفتوح
ہوئے روایت کی گئی ہے کہ لقمان کا ایک بیٹا تھا سب سے چھوٹا اس نے اپنے باپ سے کہا ای بابا
جان مین تجارت کرنیکو سفر جایا چاہتا ہون آپ کیا فرماتے ہین انھون نے کہا ای بیٹا مین تجھے ایک
نصیحت کرتا ہون اسکو یاد رکھنا چنانچہ قولہ تعالی وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ
بِاللّٰهِ الخ اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو جب اسکو سمجھانے لگا ای چھوٹے بیٹے میرے شریک نہ
ٹھہرائیو اللہ کا بیشک شریک بنانا بڑی بے انصافی ہے پھر لقمان نے کہا قولہ تعالی يٰبُنَیَّ اَقِمِ
الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ الخ ای چھوٹے بیٹے میرے قایم کرنماز کو اور امر کر ساتھ بھلائی کے
اور منع کر برائی سے اور صبر کراوپر اس چیز کے کہ پہنچے تجھکو تحقیق یہہ بڑے کامون سے ہے اور گال نہ
پھلا لوگون کی طرف یعنے غرور سے نہ دیکھ اور مت چل زمین کے اوپر تکبری سے تحقیق اللہ دوست
نہین رکھتا ہے ہر تکبر کرنیوالے شیخی کرنیوالیکو اور راہ متوسط لے اور ایکان نرم کر اپنی آواز کو تحقیق
ناپسندیدہ آواز گدھیکی ہے پس بیٹے کو یہہ وصیت کرکے کہا جب اسباب سفر تیار ہو میرے
پاس سے ہوتے جائیو تب بموجب ارشاد باپ کے پاس آیا لقمان نے کہا ای بیٹا جب جاؤگے راہ
مین ایک میدان پاؤگے اس میدان مین ایک چشمہ ہے اسکے کنارے ایکدرخت ہے خبردار تم اسکے
سایہ کے تلے مت بیٹھو اللہ تمکو اس مہلکہ سے محفوظ رکھے اور بوڑھا ضعیف تم سے عمر مین زیادہ
اس درخت کے تلے ہے اگر وہ کہے تم اسکی بات مانیو اور دوسری بات یہہ ہے جب قبلانے گاؤنین

جاؤگے وہ لوگ میرے دوست ہین تمکو تعظیم و تکریم سے لیجاوینگے اپنے گھر مین اور اس قوم مین
ایک عورت خوبصورت مالدار ہی تم سے اسکو بیاہ دینے چاہینگے تم ہرگز نہ کیجیو خدا اس سے پناہ رکھے
اور تیسرا یہہ ہی ایک شخص فلانے موضع مین رہتا ہی نام اسکا فلانا مدت ہوئی ہی وہ مجھسے اتنا روپیہ
قرض لیا تھا تم اس سے جاکے وصول کیجیو شب کو وہان نہ رہیو یہہ نصیحتین یاد رکھیو اب جاؤ تمکو مین
نے خدا پر سونپا پس وہ اپنے باپ کی باتون کو تسلیم کرکے سفر کو روانہ ہوا جب اس بیابان مذکور
مین جا پہنچا جو اپنے والد نے کہا تھا اسکے کنارے ایک چشمہ پانی کا آب اسکا نہایت شیرین شفاف
اور اس چشمہ کے کنارے ایک درخت پایا سایہ دار اسکے نیچے ایک شخص بزرگ کامل بیٹھا ہوا دیکھا
مارے تشنگی کے چاہتا تھا کہ اس چشمہ سے پانی پیئے اور اس درخت کے تلے ذرا دم لے کر آرام
کرے اسوقت باپ کی وصیت جب یاد پڑی وہان سے قدم آگے بڑھانے لگے تب اس بزرگ نے جو
اس درخت کے نیچے بیٹھے تھے پکارا ای لڑکے کہان جاؤگے ایسی دھوپ مین سخت گرمی پڑتی ہی ذرا
دم لو چھاؤن کے تلے میرے پاس بیٹھو وہ بولا میرے باپ کی منا ہی ہی یہان نہ بیٹھونگا وہ
درویش بولا قسم ہی تیرے رب کی ایسی دھوپ مین مت جا میرا کہنا مان یہہ بات سنتے ہی باپ کی
بات یاد پڑی باپ نے کہا تھا کہ کوئی اگر آوے اور تمھین کچھہ کہے اسکی بات مانیو تب لڑکے نے اس
بزرگ کا کہنا مانا خلاف اسکا نہ کیا سلام کرکے بیٹھا اور چشمے سے پانی پیکر اس درخت کے نیچے
سو گیا بعد اسکے ایک سانپ اس درخت کے نیچے اسکو کاٹنے آیا وہ نیند مین تھا اور وہ بزرگ جاگتے تھے
سانپ کو مارکے سر کاٹ لیا اور وہ لڑکے نے نیند سے اٹھکے دیکھا کہ ایک سانپ مردہ پڑا ہی بعد اسکے
پس اس بزرگ سے یہہ حقیقت پوچھکر متعجب ہوا اور سلام علیک کہکے انسے رخصت ہوا بستر اٹھاکے
چلا وہ بزرگ نے کہا آپکا عزم سفر کہان کا ہی وہ بولا مین فلانے گانون مین فلانے کے پاس جاؤنگا
وہ بزرگ درویش نے کہا اگر کہو تو مین بھی تمھارے ساتھہ چلون وہ بولا بہت اچھا آپکی مہربانی
ہی تب دونون بزرگ اس گانون مین گئے جہان اسکے باپ کا دوست تھا وہان کے لوگ پوچھنے
لگے تم کہان سے آئے کون ہو وہ بولا مین لقمان حکیم کا بیٹا ہون یہان تجارت کو آیا ہون تب

وے تعظیم و تکریم سے انکو اپنے گھر لیگئے اور کھانا کھلایا اور ہر روز مہمانداری کرنے لگے ایکدن
اس سے کہنے لگے ای لڑکے ہماری قوم مین ایک عورت بہت خوبصورت نیکبخت مالدار حسب
درست ہم چاہتے ہین کہ تم سے اسکا نکاح کردین یہہ بات تمھارے واسطے اچھی ہوگی دولت ہاتھ
لگے گی اسنے کہا میرے باپ نے منع کیا سفر مین کسی امر کے پابند نہ ہونا تکلیف اٹھاوگے پس وہ
بزرگ پیر نے جو اس کے ہمراہ تھے انسے کہا کہ یہان کے سب رئیس آرزومند ہین چاہتے ہین تمھارا
نکاح ہو جائے اور سنتے ہین کہ وہ عورت حسین و مالدار ہی تم بے تکلف اسسے نکاح کرو کچھ
اندیشہ نہین تب اسکو اپنے والد کی بات یاد آئی کہ جو تمھارے ساتھ رہیگا اسکی بات مانیو جو کہے تب
اسنے اپنے مصاحب یار کے کہے سے اسی عورت مالدار سے نکاح کیا بعد نکاح کے اس قوم مین سے
ایک شخص نے کہا کہ ای دوست کیون تمنے یہان نکاح کیا وہ عورت بہت بد ہی اسنے قبل تمھارے
نوشوہر کو پہلے ہی خلوت مین مار ڈالا ہی تمکو بھی مار ڈالیگی تب پسر لقمان اسبات کو سنکے بہت
پچتانے لگا اور مغموم ہوا وہ پیرمرد نے اس سے کہا کہ تم کیون اندیشہ کرتے ہو کیا سبب ہے وہ بولا مین
نے سنا ہی ہماری بی بی نے جو مین نے یہان نکاح کیا ہی ہمارے آگے نو شوہر کو پہلے خلوت شب
زفاف مین مار ڈالا ہی مین ڈرتا ہون شاید کہ مجھکو بھی مار ڈالے تب اس پیرمرد نے اس سے کہا
کہ تم کچھ اندیشہ نہ کرو خاطر جمع سے رہو مین تمکو ایک حکمت بتلادونگا اسکو کیجیو وہ یہہ ہی کہ
جب تمھارے پاس بی بی شب کو خلوت مین آوے اسوقت تم میرے پاس کسی بہانے سے اٹھکے
وہان چھوٹ کے آئیو تب ہم اسکی تدبیر اور علاج کرینگے غرض جب ان کی جورو انکے پاس شب کو خلوت
مین آئی تب اس نے اپنی جورو نامبارک نو شوہر کشندہ کو کہا کہ تم ذرا بیٹھو اسوقت مجھکو باہر کچھ
درکار ہی مین ہو آؤن یہہ کہکر اس کے پاس سے نکلکر اس بزرگ کے پاس آیا وہ بزرگ نے
کہا کہ تم ایک آتشدان انگارون سے بھر کے میرے پاس لے آؤ تب وہ لایا اور وہ بزرگ نے
جو سر مار درخت کے نیچے سے کاٹ کے لایا تھا اسکو آتشدان مین رکھدیا اور کہا کہ جاؤ تم اپنی جورو سے جاکے کہو
کہ ننگی ہو کر اس آتشدان مین اندام نہانی کو سینکے بعد اسکے میرے پاس آتشدان لے آئیو تب پسر لقمان نے اپنی جورو کو

لیجاکے وہ آتشدان دیا اور اسنے سینک لیا بعد اس کے پھر پسر لقمان وہ انگیٹھی لیکر اس بزرگ کے
پاس گیا اس نے انگیٹھی مین دیکھا کہ دو سانپ اس مین جل رہے ہین تب اس نے کہا کہ اب تم جاؤ
اپنی بی بی سے فراغت سے بیخطرے جماع کرو جسکا ڈر تھا سو دو سانپ اسکی فرج سے نکل پڑے
ہین اگلے شوہر اس کے سبب سے مارے جاتے تھے پس پسر لقمان نے تمام شب اپنی جورو سے جماع
کرکے فجر کو باسلامت خلوت سرا سے باہر آیا اور یہہ ماجرا سب اہل قریہ سنکے بہت خوش ہوئے
پس پسر لقمان نے یہان سے عزم کیا کہ باپ کے مدیون کے پاس جاکے روپیہ باپ کا وصول کرکے
لاوے تب اس بزرگ سے کہا کہ مین دریا کنارے ایک شخص کے پاس جایا چاہتا ہون کہ اسکے
پاس میرے باپ کا پیسا ہے اسے جاکے وصول کرکے لاؤن وہ پیر بزرگ نے کہا کہ مین بھی تمھارے
ساتھ چلونگا تب دونون بزرگ اس مدیون کے پاس گئے اور وہان کے لوگون نے انسے کہا کہ یہہ
مدیون مرد فاسد اور دغاباز ہے تم کیون اسکے یہان آئے ناحق مارے جاؤگے تم یہان سے چلے جاؤ وہ
مفسد کسیکا روپیہ لانیسے دیتا نہین آخر اسکی بات نمانی اس مفسد مدیون کے پاس جاکے کہا کہ مین
لقمان حکیم کا بیٹا ہون میرے باپ نے کچھ تمکو روپیہ دیا ہے مجھکو بھیجا ہے اس روپئے کے واسطے مین آیا ہون
وہ مفسد اسبات کو سنکے کہنے لگا بہت اچھا آپ ہمارے بزرگ زادے ہین آج شب کو یہان تشریف
رکھئے کل جو میرے پاس ہوگا حساب کتاب کرکے دونگا اسنے کہا کہ میرے باپکا حکم نہین یہان
شب کو رہنے کا اور اس بزرگ نے کہا جو اس کے ہمراہ تھے اے لڑکے کچھ پروا نہین چلو آج شب کو
یہان رہ جائین خدا نے جو قسمت مین لکھا ہے سو ہوگا پس اس پیر بزرگ کے کہنے سے اور اسکی کرامت
سے بھی آگاہ تھے اور اپنے باپ نے بھی کہا تھا کہ اپنے ساتھ والیکی بات مانیو تب شب کو دونون بزرگ
اس دغاباز مدیون کے مکان پر رہگئے جب کھانا کھا چکے اس دغاباز نے ایک مکان لب دریا
پر اس حکمت سے بنایا تھا کہ جو اس مکانپر شب کو سوتا جوار کا پانی آکے اسکو ڈبا مارتا ان دونون کو
اسی مکان پر لیگیا سونے کو جگہہ کردیا لقمان کا بیٹا سو رہا وہ بزرگ جاگتے تھے رات دوپہر
کے وقت جوار آئی اس مکانپر پانی چڑھ گیا قریب ڈوبنے کے تھے اس بزرگ نے ان کو

نیند

نیند سے جگایا اور دونون نیچے کے طبق سے اوپر بالا خانے کے جاکے جس جگہہ پر اس دغاباز کے
بیٹے سب تخت پر سو رہے تھے وہان سے انھونکو تخت سمت اٹھالا کے نیچے کے طبقے مین اپنی جگہہ پر
لب دریا سلادیا اور دونون بزرگ اوپر جاکے انکے بیٹون کی جگہہ پر سو رہے فجر کو وہ دغاباز آکے
دیکھتا ہی کہ اپنے بیٹون کی جگہہ پر بالا خانے مین وہ دونون مسافر سو رہے ہین اور اپنے بیٹے
سب نیچے مکان مین ان دونون کی جگہہ پر پانی مین مردہ پڑے ہین تب پکار کے کہنے لگا ای افسوس
صد افسوس مین نے تمھارے واسطے یہہ فریب کیا تھا کہ تمکو مار ڈالون یہہ مین اپنے فریب مین آپ
ہلاک ہوا میرے بیٹے سب مارے گئے تب ان دونون مسافرون نے کہا کہ جو جسکے لئے بدی کرتا ہی
سو اپنے ہی کرتا ہی چنانچہ اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہی وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ یعنے
نہین گھیرتا ہی مکر برا مگر کرنیوالون کو غرض لقمان کا بیٹا اپنے باپ کا روپیہ اس دغاباز سے وصول
کرکے اور اپنی جورو کو کہ جس سے وہان نکاح کیا تھا لیکر معہ اسباب اور وہ درویش اپنے وطن کی
طرف عزم کئے جب پسر لقمان اپنے مکان کے قریب آیا تب وہ بزرگ نے یہہ بات کہی ای بھائی
پسر لقمان تمھارے ساتھہ مین اتنے روز رہا تم نے مجھہ کو کیا دیکھا مین نیک ہون یا بد وہ بولا
آپ نیکمرد ہین آپکے طفیل سے مین نے ایسی ایسی مصیبت سے رہائی پائی خدا آپ کو سلامت رکھے
اور اتنا مال و اسباب اور عورت نیکبخت مین نے جو پائی ہی صرف آپکے طفیل کی برکت سے پائی
وہ درویش نے کہا کہ اگر میرے سبب سے تمنے یہہ مال اسباب پایا ہی تو اسمین مجھہ کو حصہ دو اسنے
کہا بہت اچھا آپ آدھا لیجائیے مین بہت خوش ہون درویش بولا تم حصہ کرکے دو وہ بولا نہین
آپ اپنا حصہ تقسیم کرکے لیجیے مجھہ کو قبول ہی تب وہ پیرمرد نے تھوڑا سا مال ان کی بی بی کے ساتھہ
ایک طرف رکھدیا اور باقی مال ایک طرف رکھکے اسے کہا کہ ان دونون مین سے جو تمھاری طبیعت
چاہے لو تب اسنے اپنی بی بی کے ساتھہ جو حصہ تھا اٹھالیا اور باقی مال وہ بزرگ کو دیکر
اپنے گھر کی طرف چلا جب تھوڑی دور گیا پیچھے پھر کے جو دیکھا تو وہ درویش چلے آتے ہین
اور سوال کیا ای لڑکے مجھہ کو جو آدھا حصہ مال کا دینے جاتا ہی اسکا کیا سبب ہے شاید ڈر کے مجھسے

دے جاتے ہو وہ بولا آپ میرے رفیق شفیق خیر خواہ تھے جناب کی برکت صحبت سے مینے اتنا مال
اسباب جورو حاصل کیا آپ میرے ناصح اور رہنما تھے کتنی مصیبتون سے آپ نے مجھکو بچایا اتنا مال
مین نے آپ کو خوشی سے دیا وہ بولا مین تمسے بہت خوش ہوا جو تمنے مجھکو دیا سب تم پھیر لو مینے
تمکو دیا اللہ تمکو مبارک کرے تمھارا مال مجھکو دنیا کے مال و زر سے کچھ حاجت نہین مین بنی آدم نہین
ہون تب پسر لقمان نے اوسنے پوچھا براے خدا کہو تم کون ہو اسنے کہا مین اللہ کا امین ہون مین تیرا
نگہبان تھا اور سب کے واسطے ہون اللہ نے مجھکو دنیا مین بھی کام دیا کہ سب کی بہتری کرون اور تمھارے
رہا اللہ کے کام مین کہ تمھارے باپکا مال دلادیا خدا کے حکم سے تجھکو راہ بتلایا اور تمھارے باپکے پاس پہنچایا
پس آپ تو اپنے باپکے گھر سلامت جائیے مین اب تم سے رخصت ہوتا ہون سلام علیک پس پسر
لقمان اپنی جورو اور مال و اسباب بہت لیکر سلامت گھر پہنچا اور اپنے باپ کا قدمبوس ہو کر
جو جو حال سفر مین گذرا تھا سب بیان کیا اور بعضے تواریخون مین لقمان کی حکمت کا بیان بہت سا لکھا
یہان مین نے مختصر بیان کیا طول نہ دیا

قصہ سلیمان نبی علیہ السلام کا

سلیمان نبی داود کے بیٹے اور بطشا بنت حنا کے بطن سے تھے جو بطشا کہ اوریا کی بی بی تھی بعد
شہید ہونے اوریا کے اسکو داود نے اپنے نکاح مین لائے تھے کہتے ہین کہ اسکے بطن سے سلیمان
ہی ہیہ جامع التواریخ اور قصص الانبیا سے لکھا سلیمان جب تخت سلطنت پر اپنے باپ کی جگھہ پر
بیٹھے انگشتری سلطنت کی انگلی مین رکھی لوگون سے کہا چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا وَوَرِثَ سُلَیْمَانُ
دَاوٗدَ وَقَالَ یَآاَیُّھَا النَّاسُ عُلِّمْنَا الخ وارث ہوا سلیمان داود کا یعنے نبی اور پادشاہ ہوا
باپ کی جگھہ اور کہا سلیمان نے اے لوگو سکھلایا گیا ہون مین بولی ہر جانورون کی اور دیئے گئے
ہین ہم ہر چیز سے جو چیز دنیا مین درکار ہین اللہ نے سب کو عنایت فرمائین تحقیق یہہ البتہ
وہی ہے بزرگی ظاہر جب سلیمان کا تخت نکلتا تھا ہوا پر چلتا تمام پرندہ ہوا کے جھنڈ کے جھنڈ
انکے تخت پر آکے پرونکا سایہ کرتے اور فوج آدمی داہنی طرف اور فوج پریان بائین

طرف اور سب دیو پیچھے کھڑے ہوتے تھے اور وحوش اور طیور تمام چپ و راست پیش و
پس گرد بگرد حلقہ باندھکے انکے ساتھ چلتے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ
مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ اور اکھٹے کئے گئے واسطے اسکے لشکر جنون سے
اور انسانون سے اور جانورون سے پس وہ مثل بمثل کھڑے کئے جاتے ہین تفسیر مین لکھا ہے
کہ سلیمان کا تخت تھا جس پر سب لشکر چلتا باد اسکو لے چلتی شام سے یمن اور یمن سے شام
ایک مہینے کی راہ آدھے دن مین پہنچاتی اور لے آتی چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا وَلِسُلَيْمَانَ
الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ الخ اور مسخر کیا ہمنے واسطے سلیمان کے باؤ کو صبح کی سیر اور
شام کی اسکی مہینے کی راہ اور بہایا ہمنے واسطے اسکے ایک چشمہ پگھلے ہوئے تانبے کا اور جنون مین
سے ایسے لوگ تھے کہ خدمت کرتے تھے اسکے آگے پروردگار کے حکم سے ترجمہ قرآن شریف مین
لکھا ہے کہ پگلے تانبے کا چشمہ اللہ نے نکال دیا یمن کی طرف جن اسکو سانچون مین ڈالکر باسن برتن
دیگین بڑی بڑی بناتے لشکر کے موافق کھانا پکتا اور رہتا اور فرمایا اللہ نے فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً
حَيْثُ أَصَابَ پھر ہمنے تابع کی اسکے باؤ چلتی اسکے حکم سے نرم نرم جہان پہنچا چاہتا کہتے ہین کہ جس
جگہہ مال دفینہ رہتا زمین وہان کی آواز دیتی ای سلیمان جو کچھ کہ مال مجھہ مین ہے اٹھا لیجا اپنے
کام مین لگا سلیمان نے دیون کو حکم کیا گنج زمین سے اور موتی و جواہرات دریا اور خشکی سے لاکے
جمع کئے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ اور تابع کئے سلیمان کے
شیطان ہر ایک عمارت بنانیوالے اور غوطہ لگانیوالے کہتے ہین کہ ساری دنیا مین جہان معلوم
کرتے کہ کوئی جن ستاتا ہے آدمیون کو تو سلیمان اسکو قید کر لیتے یا بند کرکے دریا مین ڈالدیتے
یا زمین مین گاڑ دیتے بلکہ اتبک بعضے دیو قید مین ہین خبر مین آیا ہے کہ سلیمان نے ایک مکان عالیشان
پر تکلف کا ایسا بنوائے تھے کہ طول و عرض اس کا چھتیس کوس کا تھا اینٹین اسکی سونے چاندی
اور یاقوت و زمرد سے جڑے تھے اس مین ساتھہ سو کوشک سات سو حرمون کے واسطے اور
تین سو کوشک تین سو بی بیون کے واسطے بنوائے تھے مفسرون نے لکھا ہے کہ سلیمان ہر شب کو اپنی

بیبیون اور حرمون سے جاکے سب سے جماع کرتے اور ایک جانب اس مکان عالیشان کے ایک کوشک
بنوائے تھے ایسا کہ درازی اسکی بارہ کوس تک تھی ایک کوشک پر آپکا تخت جلوس تھا طول
اس کا تین کوس سب ہاتھی دانت کا تھا لعل اور فیروزہ اور زمرد اور مروارید سے مرصع کیا تھا اور
گرداگرد اسکے سونے کی اینٹین لگائے تھے اور چار کونے پر اسکے چار درخت چاندی کے اور
ڈالیان اسکی سونے کی اور پتے اسکے زمرد سبز کے لگائے تھے اور ہر ڈالیون پر طوطی اور طاوس
بنا کے اسکے پیٹ کے اندر مشک اور عنبر بھرا تھا اور خوشے انگور کے لعل و یاقوت کے لگے تھے اور نیچے
تخت کے داہنے بائین ہزار کرسی سونے چاندی کی لگی تھی اسپر بڑے بڑے آدمی اور پری بیٹھتے تھے
اور پس پشت انکے دیو پری غلام سب کھڑے رہتے اور ہر دو جانب تخت کے دو شیر زمرد کے بنائے
تھے اور دو ستون یاقوت کے اسپر دو کبوتر سونے کے رکھے تھے کہتے ہین کہ تخت اور جانورون کو
دیوُن نے طلسم سے بنایا تھا سلیمان تاج شاہی سر پر رکھکے جب تخت پر پانوُن رکھتے ان کی ہیبت
سے تخت اسوقت حرکت مین آجاتا طاوُس اور گدھا اپنے پر پھیلا دیتے اور اس سے بوئے مشک اور
عنبر کی نکلتی اور وہ دو شیر سلیمان کے سامنے سرنگون رہتے اور کبوتر اس ستون پر اڑتے اور
بیٹھتے حضرت سلیمان اس تخت پر بیٹھکے توراۃ پڑھتے اور مخلوقات پر حکمرانی کرتے سب کی بولی
سمجھتے تاج شاہی جب سر پر رکھتے تمام پرندہوا کے تخت کے اوپر معلق ہوا پر انکے سر پر چھانوُن
کرتے اور دیوُن کو فرماتے کہ بساط فرش زربفت کا بچھاوین اور اسکے کنارے نہرین جاری
تھین اور ہزار محراب اُس مکان تخت گاہ مین تھین عابد سب اس مین عبادت کرتے اور ابر کو حکم کرتے
دیگین بھر بھر کے پانی دیجاتا اور انکے باورچی خانہ مین ہر روز ستر ڈھیر یا ان نمک کی خرچ ہوتین اور
سات سو بوجھے پر مرغ باورچی خانہ سے نکالکر پھینک دیتے باوجود اسکے حضرت سلیمان اپنے نعمت
خانہ سے کچھ نہین کھاتے خدا کے حکم سے زنبیل سیتے اسکو بیچکے اپنے ہاتھ سے آٹا جو کا پیسکے روٹی
پکا کے ہر شام کو بیت المقدس مین جاکر مسلمان روزہ دار درویش غریب کو ساتھ لیکر کھاتے اور
شکر نعمت خدا کا بجالاتے مناجات کرتے اور کہتے تھے الٰہی مین درویشون کے شامل درویش

ہون اور بادشاہون کے ساتھہ بادشاہ ہون اور پیغمبرون مین ایک پیغمبر ہون یہہ تیری نعمت کا شکر کہانتک بیان کرون بیت اگر ہر موئی من باشد زبانم کجا تا شکر این نعمت گذارم الٰہی مین گنہگار ہون تو رحم کر

ضیافت کرنا حضرت سلیمانؑ نے تمام مخلوقات کو

وہب بن امیہ سے روایت ہی کہ جب سلیمان کو مشرق اور مغرب سارے جہان کی سلطنت ملی جناب باری مین عرض کی الٰہی مجھہ کو آرزو ہی ایکدن ساری عالم کی مخلوقات جو کہ تیری آفریدہ ہی جل مین تھل مین دریا خشکی پہاڑ مین انس دیو پری وحوش طیور مور ملخ چیونٹی مکھی ہوام کیڑے مکوڑے جتنے ذی روح ہین سب کی ضیافت کرون ندا آئی ای سلیمان مین سب کی روزی پہنچاتا ہون میری موجودات مخلوقات بے انتہا ہین سب کو تم نہین کھلاسکوگے حضرت سلیمان بولے خداوندا تو نے مجھہ کو بہت نعمت دی ہی تیری عنایت سے سب کچھہ ہی اگر تیرا حکم ہو تو مین سب کا طعام تیار کرون جناب باری سے حکم ہوا دریا کنارے ایک میدان بڑا وسیع تھا دیوٴن کو حضرت نے حکم کیا انھون نے اس میدان مین جھاڑو دیکر صاف کرکے بچھونا کیا اس مین آٹھہ مہینے لگے تھے مشرق اور مغرب سارے جہان سے اس میدان مین کھانے پینے کا اسباب مہیا کیا اور سات لاکھہ دیگ ہر ایک ستر گز لمبی چوڑی اور ایک ایک لگن مثل تالاب کے دیوٴن نے تیار کیا تھا یہہ قصص الانبیا سے لکھا اور جامع التواریخ مین لکھا ہی دو ہزار سات سو دیگ مسافت میان دو کنارہ ہر ایک کا ہزار گز اور ایک ایک لگن مثل تالاب کے دیوٴن نے بنایا تھا چنانچہ حق تعالیٰ نے اس آیۃ مین فرمایا یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَتَمَاثِیْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ بناتے تھے سلیمان کے واسطے جو کچھہ چاہتا قلعون سے اور منیارون سے اور تصویرین اور لگن مانند تالابون کے اور دیگین ایک جگہہ دہری رہنے والین کہتے ہین کہ اس دعوت مین بائیس ہزار گائے ذبح ہوئی تھین اور باقی اشیا ضیافت کا اسیپر قیاس کیا چاہیئے یہہ جامع التواریخ سے لکھا جب کھانا تیار ہوا جن و انس وحیوانات سب کو اس میدان وسیع مین بیٹھایا اور باد کو حکم کیا بساط تخت سلیمان کا دریا کے اوپر

معلق ہوا پر رکھا تاکہ لوگ اسپر نظر کرین دیکھین فی الجملہ اسوقت ایک مچھلی دریا سے نکلکر حضرت سلیمان سے
آکے عرض کی ایحضرت خدا نے مجھہ کو بھیجا آج تمنے تمام مخلوقات کا کھانا تیار کیا مین بہت بھوکھی
ہون اول مجھہ کو کھلا دیجئے حضرت نے کہا کہ ذرا صبر کر سب کو آنے دے انھون کے ساتھہ تبا کھا سکیگی
کھائیو آسودہ ہوکر جائیو وہ بولی اتنی دیر مین نہین ٹھہر سکونگی کہ سب کی انتظاری کرون تب حضرت نے
اُس سے کہا کہ اگر نہین سکیگی تو کھالے اس مین سے جو چاہے پس جو کچھہ کھانا اس میدان مین موجود تھا اس
مچھلی نے ایک ہی لقمہ مین سب کھا لیے اور مانگی ای سلیمان مجھکو کھانا چاہیئے سلیمان اس کے حال سے
متعجب ہوئے اور اس سے کہا کہ ای مچھلی مین نے تمام مخلوقات کے واسطے یہہ کھانا تیار کیا تھا تو نے سب
کھا گئی اس سے کچھہ نہ ہوا اور مانگتی ہی مچھلی نے کہا ایحضرت روز مجھہ کو تین لقمے کھانا چاہیئے یہہ جو
تمنے تیار کیا تھا یہہ تو میرا ایک لقمہ ہوا اور دو لقمے طعام مجھکو چاہیئے تب میرا پیٹ بھریگا مین آج
تمھاری میزبانی مین بھوکھی رہی اگر تو کھانا دے نہین سکیگا تو لوگون کو ناحق بلوایا تکلیف دیا
حضرت سلیمان مچھلیکی بات سنکر حیرت مین آگئے اور بیہوش ہوئے بعد ایکساعت کے ہوش مین
آئے اور سر سجدہ مین رکھکے درگاہ باری مین مناجات کر روکے کہنے لگے الٰہی مین نے قصور کیا
نادانی کی تیری درگاہ مین توبہ کی مین نے اسباب سے پس روزی دینے والا مجھکو اور ساری جہان کا
تو ہی ہی مین نادان مسکین ہون دانا اور توانا تو ہی ہی کہتے ہین کہ سب خلایق اسدن جو انکے
مدعو تھے بھوکھے رہے منقول ہی کہ یہہ وہ مچھلی تھی کہ ہفت طبق زمین جسکی پشت پر اللہ نے رکھی ہی
اور اسدن حق تعالیٰ نے زمین کو ہوا پر معلق رکھا تھا اور بعضون نے روایت کیا ہی کہ دریا کی مچھلیان
آکے اسدن سب کھانا کھا گئین تھین اور اکثر علما کا قول ہی کہ حق تعالیٰ نے ایک دریائی جانور بھیجا تھا
اسنے ایک لقمہ مین سب کھانا کھا گیا تھا تاکہ قدرت الٰہی اور عجز ناتوانی سلیمان کی خلایق کو اللہ دکھادے
واللہ اعلم بالصواب

ملاقات ہونا چیونٹیون کے بادشاہ کے ساتھہ سلیمان ع کی

ایکدن سلیمان نبی تخت پر بیٹھے ہوئے ہوا پر جاتے تھے جو تخت دیوون نے بنائے تھے اُن کے

واسطے اور ہزار وزیران کی ملازمت مین کرسیون پر سامنے بیٹھتے تھے انمین ایک وزیر اعظم نام اسکا آصف دیو وہ بھی ساتھ اور سب دیو پری شیطان گرد بگرد تخت پر با ادب کھڑے تھے اور پرند ہوا کے انکے سر کے اوپر اپنے پرون سے سایہ ڈالے ہوئے تھے اس مین فرشتون کی تسبیح کی آواز حضرت سلیمان کے کان مین آئی یہہ کہتے تھے ای رب تونے سلیمان کو جیسا ملک و حشم دیا ایسا کسی کو جن و بشر مین نہین دیا جناب باری نے فرمایا ای فرشتو مین نے سلیمان کو ہفت اقلیم کی بادشاہی دیا اور نبوت ان کو ذرا کبر نہین اگر ہوتا تو اسکو مین ہوا پر سے زمین پر ڈالدیتا اور نیست نابود کرڈالتا پس سلیمان علیہ السلام یہہ کلام الٰہی سنکر خدا کی درگاہ مین سجدہ شکر بجالائے اور ہوا نے تخت کو اس زمین پر لیجا کے رکھا جہان چیونٹیون کی بستی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ الخ یہانتک کہ جب پہنچے سلیمان چیونٹیون کے میدان پر کہا ایک چیونٹی نے ای چیونٹیو گھس جاؤ اپنے گھرون مین نہ پیس ڈالے تم کو سلیمان اور اسکا لشکر اور ان کو خبر نہ ہو پس شاہ مور سے یہہ بات سلیمان نے سنکے مسکرا کر منسکے کہا کہ یہہ بھی رعیت پر شفقت اور مہربانی کرتی ہی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ الخ پس مسکرا کر ہنس پڑا سلیمان چیونٹی کی بات سے تب وہ شاہ مور کو پکڑ کے اپنی ہتھیلی مین رکھکے پوچھا ای شاہ مور تم نے اپنے لشکر کو کیون کہا کہ سلیمان آتا ہی اپنے غارون مین گھس جاؤ تو نے مجھسے کیا ظلم دیکھا تب چیونٹی نے کہا ای نبی اللہ پہلے آپسے اور آپکے لشکرون سے کچھہ ظلم نہین دیکھا مگر اس واسطے کہ سہوا آپکے لشکرونکے گھوڑون کی ٹاپون کے تلے گرین تو مرجاوین احتیاطا مین نے یہہ بات کہی تھی کہ اپنے اپنے گھرون مین گھس جاو حضرت نے فرمایا کہ تم ایسی شفقتین انپر ہمیشہ کیا کرتے ہو وہ بولا ای حضرت انکی خوشی سے مجھکو خوشی ہی اور انکی غمی سے مجھکو غم اور انھون کی غمخواری مجھپر واجب ہی اللہ نے مجھکو انپر اسواسطے بادشاہ کیا اگر کہین ایک چیونٹی زمین پر مرجاے اس کو وہان سے اٹھا کے اپنے مسکن پر پہنچاتا ہون حضرت نے پوچھا کہو تو ہر وقت تیرے ساتھہ کتنی چیونٹیان رہتی ہین کہا کہ چالیس ہزار نقیب اور ہر نقیب کے ساتھہ چالیس ہزار چوبدار ہین پھر حضرت نے پوچھا سلطنت تیری بہتر ہی یا مری

چیونٹی نے کہا میری بادشاہی بہتر ہے تمھاری بادشاہی سے کیونکہ ہوا اُٹھاتی ہے تیرا تخت اور بساط کو اور تخت اُٹھاتا ہے تم کو تم اسپر بیٹھنے ہو نہ اتنا تکلف ہے تمھاری بادشاہی مین اسبات کو سنکے سلیمان ہنسکے چیونٹی سے کہنے لگے تم کسطرح جانتے ہو تمھین کسنے یہہ بات کہی شاہ مور نے کہا ای سلیمان اللہ نے صرف عقل تمکو نہین دی ہے ہم ناتوان کو بھی کچھہ عنایت کی ہے اگر حکم ہو تو چند مسئلے آپ سے پوچھون حضرت نے فرمایا پوچھو کیا پوچھوگے تب شاہ مور نے کہا کہ تمنے خدا سے سوال کیا تھا

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ کہا ای رب میرے معاف کر مجھکو اور بخش مجھہ کو وہ بادشاہی کہ نہ چاہئے کسی کو میرے پیچھے بیشک تو ہی سب بخشنے والا تمھارے اس سوال سے بو حسد کی آتی ہے پیغمبرون کو یہہ حسد نہ چاہئے کیونکہ خدا مالک ہے سارے جہان کا وہ جسے چاہے بادشاہی دے اور جسے چاہے نہ دے اور یہہ نہ کہا چاہئے کہ ای پروردگار سوا میرے کسی کو بادشاہی نہ دیجیو یہہ کہنا پیغمبرون کی شان سے بعید ہے سلیمان چیونٹی کی بات سے کچھہ خفا ہوے چیونٹی بولی الحضرت راست بات سے بیزار نہوا چاہئے اور ایک بات مین آپ سے پوچھتی ہون اب اسکا جواب دیجئے خدا نے جو انگشتری آپ کو دی ہے اسکا بھید ہے حضرت نے کہا مین نہین جانتا ہون تم کہو کیا ہے اسنے کہا خدا نے تمکو سلطنت دی ہے قاف سے قاف تک وہ سب ایک نگینہ کی قیمت ہے تاکہ تمکو علم ہو دنیا کچھہ حقیقت رکھتی نہین اور ہوا کو جو اللہ نے تیرے حکم کے تابع کی ہے اس مین کیا بھید ہے آپ کو معلوم ہے حضرت نے کہا نہین اسنے کہا کہ تم کو آگاہ کیا چاہئے اہن بات سے کہ بعد مرگ تجھے دنیا ہوا کے جیسی معلوم ہوگی پس سلیمان اس بات کو سنکے بہت روئے اور فرمایا کہ تمنے سچ کہا دنیا ہوا سی ہے پھر چیونٹی نے کہا سلیمان کے کیا معنے ہین جانتے ہو حضرت نے کہا نہین وہ بولی سلیمان کی یہہ معنی ہے کہ دنیا کی زندگی مین دل مت لگا بھروسا مت کر موت قریب ہے سلیمان نے چیونٹی سے کہا کہ تو بڑی دانا عقلمند ہے مجھہ کو کچھہ نصیحت کر کار نیک بتا چیونٹی نے کہا کہ تمکو اللہ نے نبوت اور جہان کی بادشاہی دی ہے لازم ہے کہ تم رعیتون کی نگہبانی کرو اور عدل و انصاف سے رعیت کو شاد رکھو اور ظالم سے مظلوم کی داد لو اور مین کہ بیچاری ضعیف مسکین ہون اپنی رعیتونکی

ہر روز خبر لیتی ہون بارا ٹھاتی ہون تاکہ کوئی کسی پر ظلم نہ کر سکے پس سلیمان شاہ مور سے یہہ
بات سنکے یہان سے مراجعت کرنے چاہا شاہ مور نے کہا اے حضرت بغیر کچھ نہ کہائے ہوئے
آپکو یہان سے تشریف لیجانا بے مناسب ہے جو کچھ روزی اللہ نے ہمکو دی ہے آپ کچھہ تناول فرماکے
جائے حضرت نے کہا بہت اچھا تب شاہ مور نے جا کے ایک ران ٹڈے کی سلیمان علیہ السلام کے
سامنے لا رکھی حضرت سلیمان نے دیکھکر ہنسکے بولے اے شاہ مور مجھہ کو میرے لشکر سمیت ایک
ران سے ٹڈی کی کیا ہوگا اس نے کہا اے حضرت اس ٹڈی کی ران کو آپ کم نہ جانئیے اللہ
کی قدرت کو دیکھئے اس مین بہت برکت ہے خبر مین آیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے مع لشکر
اس ران کو کھا گئے آسودہ ہوئے پھر بھی کچھہ باقی رہی سلیمان یہہ حال دیکھکے متعجب ہوئے
اور سجدہ مین گرکے کہا اے پروردگار قدرت تیری بے انتہا ہے عظمت اور بزرگی کے لایق
تو ہے اندک را بسیار گردانی و بسیار را اندک

خبر لانا ہدہد کا بلقیس کی شہر سبا سے حضرت سلیمان کے پاس

مروی ہے کہ ایکدن سلیمان تخت پر بیٹھے ہوئے ہوا پر جاتے تھے سب دیو پری آدمی ان کی لباط
پر حاضر تھے اور پرند سب اپنے پرون سے انکے سر پر سایہ ڈالے ہوئے ہوا پر جاتے تھے اس مین
حضرت سلیمان کو گرمی آفتاب کی معلوم ہوئی جب اوپر کی طرف نظر کی سب پرندون کو
دیکھا حاضر ہین مگر ہدہد کو نہ دیکھا تب فرمایا چنانچہ قولہ تعالیٰ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا
أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ الخ اور سلیمان نے کہا خبر لے پرند جانورون کی پس کہا کیا ہے مجھہ کو کہ نہین
دیکھتا ہون مین ہدہد کو یا ہو رہا وہ غایب البتہ عذاب کرونگا مین اسکو عذاب سخت یا ذبح
کرونگا مین اس کو یا لاوے کوئی میرے پاس دلیل ظاہر پس عقاب کو بھیجا ہدہد کی تلاش کو عقاب جا کے
ہدہد کو لا حاضر کیا حضرت نے ہدہد سے پوچھا تو کہان گیا تھا ہدہد نے کہا مین ایک خوشخبری لایا ہون
آپکے واسطے شہر سبا سے قولہ تعالیٰ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ الخ بولا ہدہد مین لے آیا

خبر ایک چیز کی کہ تمکو اسکی خبر نہ تھی اور آیا ہون مین تمھارے پاس سبا سے ایک خبر لیکے تحقیق
تفسیر مین لکھا ہی سبا ایک قوم کا نام ہی ان کا وطن عرب مین تھا یمن کی طرف اور بعضے روایت
مین آیا ہی سبا ایک شہر کا نام ہی حضرت سلیمان نے ہدہد سے کہا کہ تو وہان سے کیا خبر لایا
اور کسطرح گیا وہان بیان کر مجھسے تب ہدہد نے کہا یا نبی اللہ فلانے وقت جب حضور تخت پر سے
نیچے اترے تھے اسوقت مین ہوا پر اڑکے دیکھا ایک ہدہد کو ہم جنس اپنا ایک دیوار باغ کے اوپر
بیٹھا تھا مین اس کے پاس گیا اسنے مجھسے پوچھا تم کہان سے آئے ہو مین نے کہا ملک شام سے اپنے
خاوند حضرت سلیمان کے پاس سے آیا ہون وہ بولا سلیمان کون ہی مین نے کہا کہ وہ بادشاہ
ہی جن و انس و حوش طیور و مور و ملخ جمیع مخلوقات کا اور مین نے اسنے پوچھا تم کہان کے رہنے والے
ہو وہ بولا اسی شہر کا ہون مین نے کہا اس شہر کا نام کیا ہی وہ بولا اسکا نام شہر سبا ہی اور
مین نے کہا اس شہر کا پادشاہ کون ہی وہ بولا بلقیس نام ایک عورت ہی وہ اس ملک کی
ملکہ ہی اسکے تابع بارہ ہزار سردار قوم اور ہر ہر سردار کے تابع ایک ایک لاکھ سوار و پیادہ ہر وقت
رہتے ہین چل میرے ساتھ تجھکو دکھلا دون تب اس سے مین نے کہا کہ بہت دیر ہوئی
ہی حضرت سلیمان کے پاس سے آیا ہون مبادا اگر پادشاہ اور لشکر کو پانی کی احتیاج
ہو تو مجھکو تلاش کرینگے اسوقت مین حاضر رہونگا تو مجھکو سیاست کرینگے کیونکہ مین
پانی کے واسطے مقرر ہون منقول ہی کہ سلیمانؑ کے ہدہد کو اللہ نے ایسی بصارت دی
تھی کہ سرزمین مین پانی ہوتا یا نہین ہوتا وہ دور سے کہدیتا جہان حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت
جاتا ہدہد کو بھی ساتھ لے جاتے پانی کے واسطے بھیجتے جہان وہ نشان بتا دیتا سلیمان
دیوؤن کو بھیج کے چاہ تالاب کھدوا کے وہان سے پانی منگوا لیتے غرض پس اس ہدہد نے
مجھکو کہا کہ چلو میرے ساتھ ملکہ بلقیس دختر شراحیل دیو کو دیکھو شان شوکت اس کی کیسی ہی
اور اسکے حسن و اخلاق دیکھنے سے تم خوش ہوگے تب اس کے کہنے سے مین گیا شہر سبا مین
بلقیس کو دیکھا ایک تخت عظیم ہی کہ طول و عرض اس کا تیس گز تمام جواہرات مرصع اور

چارون پائے اسکے یاقوت سرخ اور زبرجد اور زمرد اور لعل کے ہین اس پر وہ بیٹھی ہے
اور بے دین ہے آفتاب پرست اور کنواری ہے شوہر ندارد حضرت سلیمان نے کہا تونے جو کہا مجھکو
معلوم ہوا لیکن تم نے کیونکر جانا وہ بیدین ہے اسنے کہا قولہ تعالی اِنِّي وَجَدْتُ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ
وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ الخ سلیمان سے ہدہد بولا مین نے پایا ایک عورت کہ بادشاہی کرتی ہے ان قوم کی
اور دی گئی ہے ہر چیز سے یعنے مال و اسباب حسن و جمال اور اس کا ایک تخت ہے بڑا دیکھا مین نے
کہ وہ اور اسکی قوم سورج کو سجدہ کرتے ہین سورج کو اللہ کے سوائے ای نبی اللہ مجھکو خلعت دیجیے
نشان آپ کا رہے میرے فرزندون مین سلیمان نے ہدہد سے کہا قولہ تعالی قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ
أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ہم دیکھینگے تونے سچ کہا یا تو جھوٹھا ہے ہدہد نے کہا ای نبی اللہ مین آپ سے
جھوٹھ نہین کہتا ہون کہتے ہین کہ ہدہد کے سر پر جو تاج ہے حضرت سلیمان کی دی ہوئی عنایت
ہے اور پھر ہدہد حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا اِسے بہتر خلعت مین چاہتا ہون آپ سے کہ
جس مین ہماری اولاد کی بہتری ہو حضرت نے فرمایا کہ کار قصاص کا مجھکو اور تیری اولاد کو مین نے دیا
اور بلقیس کے پاس جا میرا خط لیکر قولہ تعالی اذْهَب بِّكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ الخ کہا سلیمان
نے لیجا خط میرا یہ اور ڈالدے ان کی طرف پھر ان پاس سے ہٹ آ پھر دیکھ وے کیا جواب دیتے ہین
تب حضرت نے ایک خط لکھکے سر بمہر سلیمانی ہدہد کے حوالے کیا اسنے خط اپنی چونچ مین لیکر شہر سبا
مین بلقیس کے در پر جا پہنچا کہتے ہین کہ سلیمان کے مکان سے بلقیس کے مکان تک دس کوس کا
فاصلہ تھا اور ہفت در قصر معلے بلقیس کے مسدود پایا اور کھڑکیان اسکی کھلی تھین اسکے اندر جاکے
خلوت گاہ مین بلقیس کو خفتہ پایا اس خط کو اس کی چھاتی پر رکھکے چپکے وہان سے نکل آیا بلقیس
نیند سے اُٹھے گے وہ مکتوب مختوم بمہر سلیمانی اپنی چھاتی پر پایا اور اسکے لانیوالے کو معلوم نکیا
دل مین کچھ خوف لائی اپنے کارپردازون کو بلاکے ان سے پوچھا چنانچہ حق تعالی نے فرمایا
قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ الخ کہنے لگی بلقیس ای دربار
والو میرے پاس ڈالدیا ہے ایک خط عزت کا وہ خط ہے سلیمان کی طرف سے اور وہ ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہی رحم والا کہ زور نہ کرو میرے مقابل اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہوکر بلقیس نے سلیمان کا خط پا کے تعظیم و تکریم سے پڑھا خدا کے مہر سے وہ دولت اسلام سے مشرف ہوئی اور تقدیر الٰہی سے سلیمان کی زوجیت مین داخل ہوئی اور خط کا مضمون دریافت کر کے کہنے لگی اپنے ملازمون سے چنانچہ قولہ تعالیٰ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ کہنے لگی بلقیس ای دربار والو جواب دو مجھ کو میرے کام کا مقرر مین نہین کرتی کوئی کام جب تم حاضر نہ ہوا نھون نے جواب دیا قولہ تعالیٰ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ الخ کہا انھون نے ہم صاحب قوت اور صاحب جنگ سخت ہین اور کام تیرے اختیار ہی سو تو دیکھ لے جو حکم کرے بلقیس نے انسے کہا مجھ کو سلیمان اسلام کی دعوت کرتے ہین بولا ہی آفتاب پرستی چھوڑ دو اسلام مین داخل ہو اگر مین حکم اسکا نمانون تو ساری ولایت میری برباد کریگا چنانچہ قولہ تعالیٰ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا الخ کہا بلقیس نے تحقیق بادشاہ جسوقت کہ داخل ہوتے ہین کسی بستی مین خراب کرتے ہین اسکو اور کرڈالین وہان کے سردارونکو بےعزت اور ایسی طرح سے کرینگے یہہ ملک اور کہنے لگی بلقیس قولہ تعالیٰ وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ الخ تحقیق مین بھیجنے والی ہون طرف اُن کے ہدیہ پس دیکھتی ہون ساتھ کس چیز کے پھر آتے ہین بھیجے ہوئے یعنے اگر سلیمان پیغمبر ہی تو اس کے ساتھ لڑنا مناسب نہین دیکھون ہدیہ بھیجکے آزمایش کرون اگر پیغمبر ہوگا ہدیہ نہین لے گا بے اسلام کے وہ راضی نہین ہوگا وزیرون نے کہا ای بلقیس تمھاری جو مرضی مین آوے سو کرو پس بلقیس نے قسم قسم کے ہدیہ اور تحایف حضرت سلیمان کے پاس ایلچی ہاتھ بھیجی سلیمان تخت پر بیٹھے تھے اور ہزار وزیر سونے چاندیون کی کرسیون پر ان کی ملازمت مین بیٹھے ہوئے تھے اور دیو پری شیاطین گردا گرد سلیمان کے مودب کھڑے تھے اور ہزارون پرندے ہوا کے ان کے سر کے اوپر سایہ دیے رہتے تھے ہوا نے جلدی سے حضرت کو خبر پہنچائی کہ یہہ بلقیس نے بہت سے ہدیہ اور تحایف اور سات اینٹین سونے کی اور سات اینٹین چاندی کی اور سات پردے زربفت کے حضور کے پاس نذر بھیجا ہی اسکی طرف سے رسول آتے ہین سلیمان نے یہہ بات کو سنکے اپنے ملازمونکو

حکم کیا کہ بادشاہی دروازے کے سامنے سے میدان کی دیوار سے سونے چاندی کی اینٹون سے جو بنی
ہی سات اینٹین سونیکی اور سات اینٹین چاندی کی اور سات پردے زربفت کے وہان سے اٹھالے آو
تب لائے پس بلقیس کے رسول شاہی دروازے کے میدان کی دیوار کے پاس جب آئی دیوار سب
سونے چاندی کی حشمت اور عظمت دیکھکے بھچک رہ گئے اور بولے کہ ہم یہہ چند خشت سونے کی سلیمان کی
نذر کیونکر گذرانینگے ہم دیکھتے ہین کہ سب در و دیوار اُن کے بارگاہ کی میدانون مین سونے
چاندی کی ہی اور ہماری یہہ چودہ اینٹین سلیمان کے سامنے کیا حقیقت رکھتی ہین اور حسن دیوار
سے چودہ اینٹین سونے چاندی کی اور سات پردے زربفت کے کھلواکے حضرت سلیمان نے منگوالیے
تھے جب بلقیس کے رسول وہان پہنچے وہ دیوار دیکھکے کہا کہ شاید ہمکو چور پکڑنے کے لیئے یہان سے
اینٹین نکال کے فریب کیئے ہین غرض بلقیس کے رسول نے سلیمان کے پاس آکے نذر گذرانی اور شرطین
خدمت کی بجا لائے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فَلَمَّا جَآءَ سُلَیْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ الخ پس جب آیا
سلیمان کے پاس رسول بلقیس کا بولا سلیمان نے کیا تم مدد دیتے ہو میرے تئین ساتھ مال کے
پس جو کچھ کہ مجھہ کو دیا ہی خدا نے بہتر ہی اس چیز سے کہ دیا ہی تمکو اور جاؤ تم اپنے تحفے سے
خوش رہو پھر جاؤ انکے پاس اب ہم بھیجتے ہین ان لشکرون کو جنکا سامنا نہ ہو سکے انسے اور
نکال دینگے ہم ان کو بعزت کر کر اس شہر سے اور ذلیل ہونگے پس رسولون نے سلیمان سے
یہہ باتین سنکے بلقیس کو جاکے کہا اور حشمت و عظمت نبوت کی ان کے بیان کی وہ بولی سلیمان نبی
ہوگا تو معجزہ دکھاوے کیونکہ دلیل پیغمبری کی معجزہ ہی سو ہمکو دکھاوے تب ایمان لاوینگے پھر
تب بلقیس نے سو لونڈی اور غلام سب کو ایک ہی صورت کے لباس پہنا کر اور ٹکڑا یاقوت ناسفتہ
ڈبیہ مین رکھکر اور چند مادیان اسپ ساتھہ کرہ کے ملاکر اور ایک شیشہ خالی واسطے امتحان و امتیاز
سلیمان کے پاس رسولون کے ہاتھہ بھیجا اور کہا تم جاؤ یہہ سب سلیمان کے پاس پہنچاؤ اور انسے کہو
کہ یہہ سب غلام اور لونڈیون مین امتیاز کر دے اور یہہ یاقوت ناسفتہ سفتہ کر دے بغیر آہن اور
الماس کے اور اسپ مادیان کرہ سے جدا کر دے اور یہہ شیشہ پانی سے بھر دیو نہ وہ پانی کہ

آسمان سے برسا ہو نہ زمین سے نکلا ہو پھر جلد چلے آؤ میرے پاس اسکی خبر لیکر پس رسولون
نے وہ سب لے کے سلیمان کے پاس آئے اور وہ شرطین جو بلقیس نے کہا تھا سب سلیمان سے
بیان کین حضرت نے حکم کیا سفلچی آفتابہ لاکر پہلے لونڈی اور غلامون کے ہاتھ دھلایا لونڈیون نے
اپنا کف دست دھویا وہ لونڈیان تھین اور جنہون نے سرانگشت دھویا وہ سب غلام تھے اور عورت
مردمین یہی عادت ہے اور دوسرا اعجاز یہہ کہ یاقوت چھیدنے کو کیڑے کو حکم کیا کیڑے نے چھیدا
اور تیسرا شرط یہہ اسپ مادیان اور کرہ کو پس و پیش بلند ہوا کے سامنے دانا گھانس دیا ان مین
سے بعضون نے دانے پر جلدی سے سر بڑھایا اور بعضون نے پیچھے پس اسی سے حضرت نے
دریافت کیا اور فرمایا کہ جن گھوڑون نے جلدی سے سر بڑھایا دانے پر سو مادیان کندہین
اور جن گھوڑون نے تاخیر کیا کھانے مین وہ ناکندہین لس پیچھے حکم کیا گھوڑون کو خوب دوڑانے
اور اسکے پسینے سے شیشہ بھرا غرض سلیمان نے بلقیس کے سوالات ناشایستہ شایستہ اور حل
کرکے اور اسکے رسولونکو خلعت دیکر رخصت کیا پس رسولون نے بلقیس سے جاکے یہہ سب معجزہ
اور کرامت شرحوار بیان کی اور بلقیس نے یہہ سنکے اپنے ارکان دولت سے کہا کہ بہتر یہہ ہی کہ مین
سلیمان کے پاس جاؤن اطاعت ان کی قبول کرون تب اسباب سفر کا اس نے تیار کیا
سو لونڈی اور لشکر بہت ساتھ لیا تخت اور دولت ہفتم خانہ مین رکھکے ہفت دربند کرکے کنجیان
اپنے ساتھ لین اور بعضی روایت مین آیا ہی ایک معتمد علیہ کے سپرد کین اور اس سے کہا کہ تخت
جڑاؤ اور دولت یہہ مدار سلطنت ہی اچھی طرح حفاظت سے رکھیو یہہ کہکر سلیمان کی خدمت مین
جانے کو عزم کیا ہنوز اُنے جلدی سے جاکے حضرت سلیمان کو خبر دی کہ بلقیس ملکہ شہر سبا سے ازخود
حضور کی خدمت مین حاضر ہوتی ہی اور رہوا کے آگے دیُون نے حضرت سلیمان سے قبح بلقیس کے
بیان کیا تھا کہ اسکے ساق پانون پر پشمین بہت ہین اور وہ کم عقل ہی کیونکہ مان اسکی پریزاد
سے ہی اور پری کی عقل کم ہوتی ہی پس دیوُون نے یہہ بات سلیمان سے کہکے پیچھے ڈرے
اگر ہماری بات جھوٹھ ہو تو ہم پر عذاب کرینگے اور سلیمان نے ان باتون کو آزمایش کرنے

بلقیس کی آمد کی راہ پر اپنے تخت گاہ کے سامنے حوض بنوا کے اسپر ایک پل شیشے کا تیار کیے اور مچھلی
اور مرغ آبی حکمت سے بنوا کے اس مین چھوڑا ایسا کہ پانی پل کے اوپر ظاہر معلوم ہو جب بلقیس اسپر
سے آویگی تو یقین ہی پانی کے دھوکے سے پنڈلیان کے کپڑے اٹھالیگی پیر کا پشم ظاہر ہوگا
یہی حکمت راہ مین کی اور کہا قولہ تعالیٰ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَؤُا أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا الخ کہا سلیمان نے
ای درباروالو تم مین کوئی ہی کہ لے آوے میرے پاس تخت بلقیس کا پہلے اس سے کہ آوے
وہ میرے پاس مسلمان ہوکر کہا ایک دیو نے جنون مین سے مین لے آؤنگا تمھارے پاس اسکا تخت
پہلے کہ تم اٹھو اپنی جگہہ سے اور تحقیق مین البتہ اسپر زور آور رہون با امانت اور امانت اسواسطے
کہا کہ اس کے تخت مین جواہر لگے تھے بیش قیمت اور حضرت سلیمان کے وزیر آصف دیو نے کہا
کہ اس سے مین جلد ہی لاؤنگا تخت بلقیس کا ایک پلک مین چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا قَالَ الَّذِي
عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ الخ کہا اس شخص نے کہ نزدیک اس کے تھا علم کتاب یعنے اسم اعظم اللہ کا
وہ جانتا تھا بولا مین لے آونگا تمھارے پاس تخت بلقیس کا پہلے اس سے کہ پھر آوے طرف تیرے
آنکھہ یعنے کسی طرف دیکھنے سے پھر اپنی طرف دیکھے اسی کے قبل پس وہ آصف اسم اعظم پڑھتے ہی
ایک پل مین تخت بلقیس کا سلیمان کے پاس آموجود ہوا بعد اسکے سلیمان نے فرمایا قولہ تعالیٰ قَالَ
نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ کہا سلیمان نے روپ بدل
دکھاؤ اس عورت کے آگے اسکے تخت کا ہم دیکھین سوجھہ پاتی ہی یا ان لوگون مین ہوتی ہی جن کو
سوجھہ نہین روپ بدلنا یعنے بلقیس کا تخت جڑاؤ کا تھا وہ جڑاؤ کاڑھ کر اور قرینے سے جڑا کیونکہ
بلقیس کی عقل آزمانا منظور تھی اور اپنا معجزہ دکھانا اور کارپردازون نے ویسا ہی کیا غرض بلقیس
جب اس حوض مذکور کے کنارے آئی وہ پل شیشے کا جو طلسم سے بنایا تھا اسپر نظر پڑی اس کو
یقین ہوا شاید یہان پانی ہی تب پنڈلیان اپنی کھولدین اُسنے حضرت سلیمان نے معلوم کیا کہ اسکے
ساق پر کچھہ پشم نہ کبھی جانا کہ دیون نے جھوٹھہ بات کہی تھی کہ اسکی ساق پر پشم ہی اور جب بلقیس
سلیمان کے پاس آئی اپنا تخت دیکھا پہچانا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا

عَرْشُكِ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ الخ پس جب بلقیس سلیمان کے پاس آئی کسی نے اسکو کہا کیا ایسا ہی ہے تیرا تخت تب وہ تخت کے پاس جا کے دیکھا بولی گویا یہہ وہی ہے تخت اور ہمکو معلوم ہو چکا آگے سے اور ہم ہو چکے مسلمان اور اس مین بھی معلوم ہوا بلقیس عاقلہ ہے اور کسی نے کہا اس عورت کو اندر چل محل مین پھر جب گئی دیکھا وہان محل مین پانی ہے گھبرا اور رکھولین اپنی پنڈلیان کہا یہہ تو ایک محل ہے جڑے ہوئے اس مین شیشے تب متحیر ہو کر بولی قولہ تعالیٰ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ٥ کہا بلقیس نے ای پروردگار میرے تحقیق مین نے ظلم کیا جان اپنی کو اور مطیع ہوئی ساتھ سلیمان کے واسطے خدا کے پروردگار عالمون کا تفسیر مین لکھا ہی حضرت سلیمان دیوان خانہ مین بیٹھے تھے اس مین پتھرون کی جگہہ شیشے کا فرش تھا دور سے پانی دکھائی دیتا بلقیس نے وہان پنڈلیان اپنی کھولین پانی مین پیٹھنے کو تب حضرت سلیمان نے اسکو پکارا کہ یہہ شیشونکا فرش ہے پانی نہین پس اس کی عقل قصور اور عقل کمال سلیمان کو معلوم ہوا اور حضرت سلیمان نے دیؤن کی زبانی سنا تھا کہ اسکی پنڈلیو نپر بال ہین بکریون کی طرح اب معلوم ہوا کہ سچ ہے تب اسکی دوا تجویز کی نورہ کہتے ہین کہ وہ پری کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی یہہ اثر اسکا تھا آخر سلیمان نے بلقیس کو اپنے نکاح مین لائے ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ سلیمان کی تین سو بی بی اور سات سو حرم تھین سب پر اسکو شرف دیا اور ایک مکان عالیشان پر تکلف کا بنا کے اسمین رکھا ایکدن بلقیس نے کہا ای نبی اللہ ہر روز آپ تخت پر بیٹھ کے ہوا پر سیر کرتے ہو گرد عالم کے پھرتے ہو مجھہ کو بھی آپکے ساتھ ایکدن لیجئے کہ فلانے جزیرون مین جا کے عجیب غریب تماشا دیکھون تب سلیمان نے ہوا کو حکم کیا کہ تخت کو اس جزیرہ مین جو سات دریا بیچ مین ہے پہنچا تب ہوا نے وہان پہنچایا بلقیس وہان کا سبزہ اور آب روان دیکھکے بہت خوش ہوئی اور وہان کے دریائی گھوڑون مین پر دیکھا وہ سب سلیمان کا تخت دیکھکر مثال پرندون کے اڑگئے حضرت نے حکم کیا دیؤن کو کہ ان گھوڑون کو پکڑلاؤ انھون نے عرض کی ای نبی اللہ ہم ان گھوڑونکو نہین پکڑ سکینگے مگر سمندون ایک دیو ہے وہ آپ سے باغی ہو کر قعر دریا مین رہا ہے اگر حضور کا حکم

ہو تو اسکو پکڑ لاوین اور جاکے اُس سے کہین کہ سلیمان مر گئے تم آؤ یہہ سنتے ہی وہ ہمارے پاس
چلا آویگا تب اسکو پکڑکے حضور مین لاوینگے یقین ہے کہ اسکے ہاتھ سے وہ گھوڑے پکڑے جاوینگے
تب حضرت نے حکم کیا دیو سب تمام دریاؤن مین جاکے گرد عالم سمندونکو پکارتے رہے اے سمندون
سلیمان مر گئے تم نکل آؤ اور وہ اسبات کو سن کے قعر دریا سے خوش ہوکر نکل آیا پس انھون نے
اُس سے کہا کہ اب سلیمان کے عذاب سے ہمنے نجات پائی چاہئے کہ ہم سب وہان جاکے اسکی سلطنت
مین دخل کرین مزے سے رہین اور چین کرین یہہ کہکر جب دونو مین ملاپ ہوا تب انھون نے کمند ڈالکر
اس کے ہاتھہ پانون باندہ کر سلیمان کے پاس لائے جب سلیمان نے نظر غضب سے اسکی طرف
دیکھا سمندون نے مارے خوف کے کہا یا نبی اللہ مجھہ کو امان دو میری جان بخشی کرو مین آپ کا
تابعدار ہون جو آپ فرماوینگے بسر وچشم بجالاؤنگا تب حضرت نے فرمایا تو اگر جان بخشی چاہتا ہے
تو فلانے جزیرون مین سے دریائی پرند گھوڑے میرے واسطے پکڑ لا اُسنے کہا یا نبی اللہ بغیر کچھہ حیلے
حکمت کے وہ گھوڑے میرے ہاتھہ نہین آوینگے حضرت نے کہا تو کیا کیا چاہتا ہے وہ بولا گھوڑے سب
فلانے چشمے سے پانی پیتے ہین چند دیو میرے ساتھہ کر دیجئے اس چشمے سے جاکے پانی نکال ڈالین اور
بجائے پانی کے اس کو شراب سے بھرین تب وہ بمنزل پانی کے اسکو پینگے اور اسکے پینے سے اسکو
نشہ ہوگا اسوقت کمند ڈالکر پکڑ لینگے اور خدمت مین حاضر کرینگے پس حضرت نے دیوون کو سمندون
کے ساتھہ کر دیا چالیس گھوڑے وہان سے جاکے پکڑ لائے اسوقت عصر کا وقت تھا سلیمان گھوڑونکی
لطافت اور خوبیان دیکھنے لگے یہانتک کہ نماز عصر جانے پر ہوئی اسوقت جبرئیل جناب باری سے
عتاب لائے اور کہا کہ ای سلیمان تو دنیا کے مال کی محبت مین ایسا مشغول ہوا کہ نماز عصر کی جاتی رہی
ہوئی سلیمان یہہ سنکر اسوقت سجدہ مین گئے اور رونے لگے اور استغفار کرنے چنانچہ قولہ تعالی اِذْ
عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ الخ جسوقت کہ روبرو لائے گئے سلیمان
کے سامنے شام کو خاصے گھوڑے پس سلیمان نے کہا تحقیق مین نے دوست رکھا محبت مال کی اپنے
رب کی یاد سے یہانتک کہ چھپ گیا سورج پردہ مین پھر کہا لاؤ ان گھوڑون کو میرے پاس تب لائے اُس

شروع کیا کاٹنے پانؤن اور گردن ان گھوڑون کی مروی ہی کہ حق تعالی نے فرشتے بھیجے آفتاب ٹھہر گیا ڈوبنے ندیا یہانتک کہ سلیمان نے وقت پر نماز عصر کی پڑھ لی تب آفتاب غروب ہوا کہتے ہین کہ حضرت سلیمان نے ان گھوڑون کے پر کاٹ ڈالے تھے پھر تا نیا پیدا ہوئے اور اسپ تازی ان کی نسل سے ہین

جہاد کو جانا سلیمان کا شہر صیدون مین اور مارا جانا بادشاہ صیدون کا

جب بلقیس کے قصے سے فارغ ہوئے سلیمان نے اس سمندون دیو سے پوچھا ای سمندون کوئی چیز عجیب وغریب تو نے کسی جزیرے مین دیکھی ہی وہ بولا یا حضرت مین نے دیکھا ہی دریائے مغرب مین ایک جزیرہ ہی اسمین ایک شہر عظیم ایسا کہ چارون طرف اسکے دیوار سنگین ہی بلندی اسکی سوگز اور اسکے اندر بارہ برج اور ہر برج کے اوپر ایک ایک طبل اور علم دھرے ہین اور اس حصار کے بیچ مین بڑا ایک میدان اس مین ایک مکان عالیشان کہ سنگ مرمر سے بنا ہی اسپر ایک منارہ بلند اور اس منارہ پر دو شیر سنگین اور ایک عقاب بزرگ مثل آدمیکی صورت سونیسے بنایا ہی اور ایسی بہت سی صورتین ہین مین اسکو تک پر جاکے دیکھا چار ہزار حجرے مین لونڈیان صاحب جمال بیٹھی ہین اور اسکے بیچ ایک تخت ہی اسپہ ایک پری ماہ لقا ساتھ ایک دختر برج اختر کے بیٹھی ہی بعد ایکساعت کے وہ دختر تخت پر سے اٹھ کے کھڑی ہوئی اور وہ چار ہزار لونڈیان اپنے اپنے حجرون مین داخل ہوئین تب مین نے جاکے ایک لونڈی سے پوچھا اس شہر کا کیا نام ہی اور یہہ پری اور وہ دختر کون ہی اور وہ تیر وطبل اور علم برج کے اوپر اور وہ دو شیر اور عقاب منارے پر کسواسطے بنا رکھا ہی یہہ سنکے مجھسے وہ لونڈی بولی تم کس ملک کے ہو کہان سے آئے ہو مین نے کہا دوسرے عالم سے آیا ہون وہ بولی مین جانتی تھی سوا اس ملک کے اور دوسرا ملک نہین اور بولی کہ اس شہر کا نام صیدون ہی اور وہ پری ہمارے بادشاہ کی بی بی اور وہ دختر بادشاہزادی ہی اور یہہ صورتین طلسم کی اسواسطے بنائی ہین کہ جب

دشمن غنیم کو دیکھینگے آواز دینگے تب ہمارے بادشاہ کو معلوم ہوگا کہ کوئی دشمن غنیم آیا ہی ہمارے شہر مین تب
اسیوقت جاکے ان کو مار ڈالینگے اور وہ جو عقاب ہے یہہ ہمارے داعی ہی جب وقت عبادت کا ہوتا ہی
وہ بانگ دیتا ہی تب ہم سب جاکے بادشاہ کو پوجتے ہین عبادت کرتے ہین عیاذاً باللہ من ذالک اور دو شیر
وہ حاکم منصف ہین جب آسامی اور فریادی دونون مین خصومت واقع ہو تو ان دونون شیر کے پاس
انکو ہمارے بادشاہ بھیجتے ہین جو ناحق پر ہی اسکو وہ دونون شیر پھاڑ ڈالتے ہین اور کوئی شخص
بیراہ نہین چلتا ہی اور جھوٹھہ نہین بولتا ہی اسکا ماجرا ہی پس سمندون دیو سے شہر صیدون کی
حقیقت و ماجرا سنکے سلیمان نے لشکرون کو فرمایا کہ شہر صیدون مین جہاد کو جاونگا تب دیو پری لوگ
بموجب حکم حضرت کے تخت پر آجمع ہوئے اور ہوا کو حکم کیا ہوا نے جلدی سے حضرت کے تخت کو شہر
صیدون کے پاس پہنچایا جب بساط سلیمان کا دور سے نمایان ہوا وہ طبل و علم سلیمان کا تخت بساط دیکھکر سب منارے
اور برجون پر سے پکار کر آواز دینے لگے تب اہل صیدونکو معلوم ہوا کہ کوئی غنیم آتا ہی شہر مین تب تمام اہل شہر
وسپاہ اور لشکر بسلاح آراستہ بواسطۂ جنگ شہر سے نکلکر دیکھتے ہین کہ ایک جماعت فوجکی تخت پر
بیٹھے ہوئے ہوا پر چلی آتی ہی یہہ دیکھکر وہ اہل صیدون بولے کہ ہم آجتک کسی بادشاہ کو نہین دیکھے
اور نہین سنے کہ سوا زمین کے ہوا پر چلتے معلوم ہوتا ہی یہہ بادشاہ بڑا بزرگ ہی پس سب جنگگاہ
مین آکھڑے ہوئے تب سلیمان نے دیوون کو فرمایا اول تم جاؤ کافرون سے لڑو پس دیو سب لڑنے
لڑنے لگے مردم جزیرہ دیوون پر غالب آئے تب حضرت نے پریون کو حکم کیا یہہ بھی انسے مغلوب ہوئے
بعد اس کے آدمیونکو فرمایا تب دیو پری اور آدمی سب ملکر مردم جزیرہ سے لڑے انکو زیر کیا
پس پیچھے ان کا بادشاہ نکلکے سلیمانؑ کے سامنے لڑنیکو آیا اس پلید کا نام عنکبود تھا حضرت نے
ہوا کو حکم کیا ہوا نے ایک مشت خاک اس پلید کے آنکھون مین ڈالدی وہ پلید اندھا ہوکر گر پڑا شیر
نے آکے اس ناپاک کا سر کاٹ کے کھا گیا اور بعضون نے کہا ہی کہ ٹڈے آکے اس پلید کی آنکھین
کھاگئے تھے واصل جہنم ہوا اور باقی کافرون کو لشکر سلیمان نے مار کاٹ کے دریا مین بہادیا اور عنکبود کی
بیٹی کہ وہ صاحب جمال تھی اسکو اور اسکی چار ہزار لونڈیون کو سلیمان نے تخت پر بٹھالا اور شہر کو ویران کر آئے واللہ اعلم

مبتلا ہونا سلیمان کا رنج و عذاب مین بسبب بعضے تقصیر کے کہ ان سے سہوًا ہوئی تھی

جب سلیمان نے ملک صیدون سے مراجعت کی آتیکے وقت راہ مین اُس عنکبود کی بیٹی سے کہنے لگے کہ ای
نیکبخت تو ایمان لا مسلمان ہو وہ بولی مین تب مسلمان ہونگی کہ مجھہ کو میرے باپ سے ملاقات کرواؤ تب
حضرت سلیمانؑ نے فرمایا تیرے باپ کو مین نے مار ڈالا ہی تم کیونکر دیکھو گی بہرکیف اُس دختر کے
کہنے سے سلیمان نے اس کے باپکا سر لاکے اسکو دکھایا بیہوش ہوکر گر پڑی بعد ایکساعت کے ہوش مین
آئی اور گریہ و زاری کرنے لگی سلیمان نے اسکو بہت پیار کیا اور دلداری پر اسکی خاطر جمع نہوئی آخر الایام
وہ دین اسلام سے مشرف ہوئی تب حضرت نے اسکو اپنے نکاح مین لائے اور بہت چاہتے تھے ایکدن ابلیس
لعین نے صورت آدمی کی بنکر اُس دختر سے جاکے کہا ای لڑکی پریزاد کیون اپنے باپ کی صورت بناکے
نہین پوجتی ہو کہ تیرے باپ کی ارواح تجھسے خوش رہے جیسا کہ حیات مین تجھسے خوش تھا اور خبردار یہہ
بات سلیمان سے نہ کہیو چھپا رکھیو تب وہ دختر شیطان کے سکھانے سے اپنے باپ کی صورت بناکے گھر
مین مخفی پوجتی تھی اور دل اپنا شاد رکھتی اسیطرح چالیسدن گذرے اور دوسری روایت مین یون آیا ہی کہ جب
سلیمان نے اس دختر سے کہا کہ تو ایمان لا مسلمان ہو مین تجھسے نکاح کرونگا وہ بولی تب مین مسلمان ہونگی اور
تمھاری زوجیت قبول کرون گی اس شرط پر کہ آپ حکم دیوین مین اپنے باپکی صورت بناکے اپنے سامنے رکھون
صورت پرستی سے اپنے باپ کے دل خوش کرون غم مہجوری بھول جاؤن پس چونکہ اس زمانہمین صورت بنانا
شرع مین ممنوع نہ تھا اور سلیمان اپنی اور بی بیون سے اسکو زیادہ پیار کرتے تھے اسکو تصویر بنانے کی
اجازت دی تب اُسنے اپنے باپ کی صورت بناکے اسکو مخفی پوجتی تھی کہتے ہین کہ اس سبب سے سلیمانؑ
چندر وز بلا مین مبتلا تھے تخت اور حکومت سے معزول رہے اور بعضون نے یون بھی روایت کیا ہی
کہ دختر عنکبود نے کہا اے حضرت آج عید قربان ہی کچھ قربانی کیا چاہئے ایک ٹڈی مجھہ کو لا دیجئے
مین قربانی کرون ٹڈی قربانی کرنا ثواب ہے سلیمانؑ نے فرمایا ٹڈی مین گوشت نہین اسکو ذبح کرنا کیا
فایدہ اونٹ قربانی کرو اسمین ثواب ہی وہ بولی نہین مین ٹڈی ذبح کرون گی غرض اسکی یہہ تھی کہ جب

سلیمان صیدون مین جاکے اسکے باپ سے لڑے تڈی آکے اسکے باپ کی آنکھین کھاگئی تھی وہی بعض اسکے دل مین تھا کہ اس سے مکافات لے اور سلیمان کو یہہ بات یاد نہ تھی سہوا فرمایا کہ اچھا تڈی منگوا ذبح کرو تب اس نے ایک تڈی کو منگوا کے عداوتا ذبح کیا پس سلیمان کی عورت نے یہہ دو گناہ کئے تھے اپنے باپ کی صورت بنا کے گھر بین پوجتی تھی یہہ خبر سلیمان علیہ السلام کو معلوم نہ تھی اور دوسری یہہ کہ تڈی کو بیگناہ ذبح کیا تھا ان دونون معصیت کے سبب سلیمان چند روز بلا مین مبتلا تھے پس ای مومنو یہہ بات متحقق ہی کہ جس نیکمرد کے گھر مین بدعورت ہو اپنے شوہر سے چھپا کے گناہ کے کام کرے خواہ علانیہ خواہ مخفی تو لازم اور واجب ہے کہ اس عورت کے گناہ کے باعث اسکے شوہر پر آفت نازل ہوگی اور خانمان اس کا ویران ہوگا چنانچہ استاد سعدی نے بھی فرمایا ہی بیت زن بد در سرای مرد نکو ہمدرین عالم است دوزخ او اور اللہ تعالی کلام مجید مین فرماتا ہی وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمَانَ وَأَلْقَیْنَا عَلَىٰ کُرْسِیِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ تحقیق آزمایا ہمنے سلیمان کو اور ڈالدیا ہمنے اوپر کرسی کے ایک دھڑ پھر رجوع کیا سلیمان نے بحق پس معاملہ یون تھا سلیمان جب استنجے کو جاتے خاتم اپنے اپنے ہاتھ سے نکال کے ایک خادم حرم کے حوالے کر جاتے کیونکہ اس خاتم پر اسم اعظم اللہ کا تھا اسلئے استنجے کیوقت ساتھ نہین رکھتے ایک دن مرضی الٰہی سے ایسا اتفاق ہوا دیون مین سے ایک دیو نام اسکا صخر تھا اسنے صورت و شکل سلیمان کی سی بنا کے اس خادمہ امینہ سے جا کے انگوٹھی لیکر اپنی انگلی مین پہنکر سلیمان کے تخت پر جا بیٹھا اور دیو پری آدمی سب اپنے عہد پر بدستور سابق جیسا کہ سلیمان کی ملازمت مین کھڑے رہتے تھے ویسا ہی اس کے سامنے سلیمان علیہ السلام جانکر سب آکے حاضر ہوئے اور پرندون نے آکر تخت پر سایہ کیا اور صخر حکم احکام کرنے لگا تب سلیمان نے بعد فراغت استنجے کے وہ خادمہ امینہ سے اپنی انگوٹھی طلب کی وہ بولی خاتم سلیمان لیگئے تم کون ہو حضرت بولے مین سلیمان ہون تمنے کسکو دیا ہر چند کہا وہ نمانی تب سلیمان اپنے تخت کے پاس جاکے دیکھتے ہین کہ وہ صخر دیو تخت پر بیٹھا ہی اور انگوٹھی ہاتھ مین ہی اور سامنے سب دیو پری آدمی دربار عام مین کھڑے ہین سلیمان علیہ السلام نے انھون سے کہا کہ مین سلیمان ابن داود ہون

لوگون نے انکو تکذیب کیا اور دیوانہ بولنے لگے چوبدارون نے وہان سے نکالدیا اور بعضے روایت مین یون آیا ہی حضرت سلیمان پر گردش ہونیکا یہہ سبب تھا کہ انکی ہزار بی بیان تھین ایکدن یون ارادہ کیا کہ آجکی شب سب بیبیون سے جاکے جماع کرونگا کہ ہر ہر بی بی ایک ایک بیٹا جنے تو ہزار بیٹے ہونگے اور انھون کو لے کے ہم جہاد کرینگے یہہ کہا اور انشا اللہ نہ کہا اپنی بی بی سے جاکے جماع کیا خدا کی مرضی ایسی ہوئی کیکو حمل نہ رہا مگر ایک عورت کے پیٹ سے آدھا دھڑ پیدا ہوا تب انشاء اللہ نہ کہنے کے سبب نادم ہوئے اور بعضے روایت مین آیا ہی کہ ایک آنکھ ایک کان ایک ہاتھ ایک پانون کا لڑکا پیدا ہوا القصہ سلیمان کو جب دیو پری آدمیون نے نہ پہچانا تعظیم نہ کی تخت گاہ سے نکالدیا پس وہان سے نکلکے بیت المقدس مین جاکے تین دن تک مسجد مین پڑے روتے رہے پھر بیطاقتی سے مارے بھوکھ کے مسجد سے نکلکر کسی بنی اسرائیل کے گھر پر جاکے کھانیکو مانگا کسی نے انپر التفات نہ کیا پھر وہان سے مایوس ہوکر شہر مین آئے باامید روٹی کمانیکے ایسا اتفاق ہوا یہان بھی کسنے انکو نہ نوکر رکھا پھر وہان سے بھوکھے پیاسے نکلکر دریا پر گئے مچھلیہارونکو شکار مچھلیان کرتے دیکھا اُن سے کہا کہ مجھکو نوکر رکھو ہم تمھارا کام کرین تب ماہی والون نے ان کو ہر روز مچھلیان دینی مقرر کین اور نوکر رکھا آخر تمام دن گذارا رات کے وقت دو مچھلیان پکڑین گئین یہی دو مچھلیان مزدوری مین انکو ملین ان مین سے ایک مچھلی بازار مین بیچکے روٹی مول لی اور ایک مچھلی تلکے روٹی کے ساتھہ کھالی اور شکر خدا بجالائے اسیطرح چالیسدن تک روزی اپنی حاصل کرکے کچھہ آپ کھاتے اور باقی محتاجونکو دیتے اور تمام رات عبادت مین رہتے اور توبہ استغفار کرتے اور چالیسدن تک صخرہ دیو نے حضرت سلیمان کے تخت پر بیٹھکے بادشاہی کی مگر آدمی اور پری کو اسکے طور طریق سے کچھہ معلوم ہوا تھا کہ یہہ دیو ہی تخت پر بیٹھہ کے سلطنت کرتا ہی یہہ سلیمان نہین مگر یہہ راز دلی کسی سے نہین کہتے ظاہر نہین کرتے اور آصف دیو سلیمان کا وزیر اعظم بڑا عقلمند و ہوشیار تھا جسدن سے وہ تخت پر بیٹھکے حکم کرتا رہا اسیدن آصف اسباب کا متلاش اور متردد رہا کہ آج چالیسدن سے یہہ شخص تخت پر بیٹھکے جو حکومت کرتا ہی یہہ کون ہی یقین کہ یہہ سلیمان نہین آخر آصف نے سلیمان کی بی بیون سے جاکے پوچھا کہ

آج کل سلیمان کہان ہین تمھارے پاس تشریف لاتے ہین یا نہین وہ یمینہ خادمہ کہ جسکے ہاتھ سے
سلیمان اکثر کام لیتے تھے وہ بولی کہ آج چالیس دن ہوئے ہین ہم حضرت کو نہین دیکھتے ہین ہمارے پاس
تشریف نہین لاتے ہین اور خاتم بھی مجھہ کو نہین دیتے ہین شاید اور کہین تشریف لیگئے ہونگے
یا نوع دیگر ہوا ہوگا پس آصف نے یمینہ سے یہہ سنکے کہا کہ بہت اچھا مین ابھی معلوم کر لیتا ہون اس
وقت چالیس آدمی توراتخوان کو بلاکے تخت گاہ مین لیجاکے تورات سب کے ہاتھ مین پڑھنے کے
لئے دیا جب تورات پڑھنے لگے وہ صخرا دیو جو تخت پر بیٹھا تھا یہہ کلام آلہی سنکے تخت پر ٹھہر سکا
آخر وہان سے الگ ہوکر اس تخت پر سے ایک کنارے پر جا بیٹھا پھر وہان بھی نہ ٹھہر سکا وہان
سے بھی بھاگا اور وہ خاتم سلیمان کی دریا مین ڈالکر چلا گیا مرضی آلہی ایکدن سلیمان وہ مچھلیونکی
نوکری بجالاکے تھکے ماندے دریا کے کنارے سورہے تھے ایک سانپ آکے ایک شاخ سبز منھہ مین
لے کر اُنپر ہوا کر رہا تھا ایک مچھوہ کی بیٹی تھی وہ صاحب جمال تھی وہ ہر روز اپنے باپ کا کھانا دریا
کنارے لایا کرتی تھی اسی مین حضرت سلیمان کو دریا کنارے سویا دیکھا اور ایک سانپ اُن پر
ہوا کر رہا ہی وہ دختر بالغہ تھی یہہ حال دیکھکے اپنے باپ سے جاکے کہا ای باباجان مجھہ کو اس
شخص سے بیاہ دو تو بہتر سوا اسکے مین دوسرے سے بیاہ نہین کرونگی تب انکے باپ نے
کہا وہ میرا نوکر ہی نوکری کرکے کھاتا ہی اب تجھے اس شخص سے کیونکر بیاہ دون لوگ کیا کہینگے وہ
بولی اس سے اگر میرا بیاہ نہین ہو تو مین کسی سے بیاہ نہین کرونگی تب وہ ماہی گیر اپنی بیٹی کو ساتھہ
لے کر سلیمان کے پاس گیا حضرت سوتے تھے اسکے آنیکی آہٹ سنکے جاگ اُٹھے اسنے حضرت سے
کہا کہ آپ کو مین اپنی بیٹی سے بیاہ دونگا حضرت نے فرمایا مین آپکا نوکر ہون نوکری کرکے کھاتا ہون
روزمرہ دو مچھلی اجرت کی حضور سے ملتی ہی اس سے کھاتا ہون خوراکی اور مہر آپ کی بیٹی کی
کہان سے دونگا وہ بولا میری بیٹی آپ سے مہر نہین چاہتی ہی اور کھانیکو مین دونگا میرا ذمہ ہی آخر
سلیمان نے قبول کیا اور اسکے ساتھہ اسکے مکان پر جاکے اسکی بیٹی سے بیاہ کیا اور توبہ استغفار
کرکے خدا کی عبادت مین مصروف ہوئے فی الجملہ وہ صخرہ دیو نے جو انگشتری حضرت سلیمانکی

دریا مین ڈالکے بھاگا تھا اس انگشتری کو ایک مچھلی نگل گئی تھی اور تمام مچھلیان دریا کی اس خاتم کے سبب اس مچھلی کی مطیع فرمان ہو رہی تھین دوسرے دن سب ماہی گیر حضرت سلیمان کو لیکر اس دریا مین جہان انگشتری صخرہ نے ڈالی تھی وہان مچھلی کے شکار کو گئے خدا کے حکم سے وہ مچھلی کہ جسنے انگشتری حضرت کی نگلی تھی وہ جال مین پکڑی گئی پس مچھوون نے اس مچھلی کو اور دو مچھلی لا کے حضرت سلیمان کی اُجرت مین دی پس سلیمان نے ان تینون مچھلیون سے دو مچھلیون کو بیچ ڈالا اور ایک مچھلی اپنی بی بی کے حوالے کی کھانیکو جب اُسنے اسکا پیٹ چیرا تب وہ خاتم حضرت سلیمان کی اسکے شکم سے نکل پڑی اسکی روشنی سے سب گھر اجالا ہو گیا مچھوے کی بیٹی نے یہہ عجوبہ دیکھکر بے اختیار رکالیا اٹھی سلیمان نے اسوقت خاتم اپنی پہچانکر ہاتھ مین اپنے پہن لی اور مرغان ہوا آ کے سر پر سایہ فگن ہوئے اور دیو پری آدمی جمیع خلق ان کی ملازمت مین بدستور سابق آکر حاضر ہوئے اور باد نے تخت لا کے موجود کیا تب سلیمان نے اپنی بی بی ماہی گیر کی بیٹی سے کہا کہ مین سلیمان ابن داؤد ہون اور تمام احوال اپنا اوّل سے آخر تک بیان کیا اور اسوقت ہوا کو حکم کیا تب ہوا نے حضرت کو تخت سمیت اپنے مکان خاص پر پہنچا دیا اور ملازمان جتنے تھے سب آ کے حضرت کے سامنے دربار عام مین حاضر ہو کے نذرین گذرانین پس سلیمان اپنے محل مین جا کے اس صیدونیہ عنکبو دلعین کی بیٹی کہ جسکو ملک صیدون سے لا کے اپنے نکاح مین لائے تھے وہ اپنے باپ کی صورت بنا کے گھر مین مخفی پوجتی تھی اسواسطے اسکو اور اسکی چار ہزار لونڈیون کو کاٹ کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جلا دیا اور جادوگری کتابین جو روز ہرمیت عنکبو دلعین کی صخرہ دیو نے اس شہر صیدون سے جو لوٹ لائے تھے وہ اس جادو کے سبب اس نے سلیمان کی خاتم ان کی خادمہ امینہ سے لیکر چالیسدن تک سلطنت کی تھی اور حضرت کو دکھہ مین ڈالا اس کتاب کو بھی پارہ پارہ کر کے ڈالدیا کہتے ہین کہ ان پارون سے ایک پارہ ملک ہندوستان مین پہنچا تھا اسی سے اب تک لوگ جادوگری کرتے ہین بعد اسکے سلیمان نے صخرہ دیو کو طلب کیا نہ پایا دیوونکو حکم کیا انھون نے عرض کی یا نبی اللہ صخرہ دیو سمندر کے بیچمین جا کے آپکے ڈر سے چھپ رہا ہے بغیر کچھہ حیلہ نکالے اسکو وہان سے پکڑ نہین لا سکتے ہین اگر حضور کا حکم ہو تو

کچھ جھوٹھ بات بناکے اس سے کہین تو البتہ وہان سے حضور مین لاسکینگے تب حضرتؑ نے فرمایا اچھا
جاؤ تب دیو جاکے سمندرون کے بیچ مین اسکو پکارتے رہے ای صخرہ تو کہان ہی نکل آ سلیمانؑ
مرگئے وہ یہہ سنکر سمندر کے بیچمین سے نکل آیا تب اسکو دیوؤن نے گرفتار کرکے سلیمان کے پاس
لائے چالیس دن تک حضرتؑ نے اسکو عذاب اور سیاست مین رکھا بعد اسکے شکنجے مین پتھر کے ڈال رکھا
کہتے ہین کہ ابتک وہ شکنجے مین پڑا ہی قیامت تک رہیگا پس سلیمان نے کئی برس سلطنت کی اور بیت
المقدس کو جو داؤد نے بنائے تھے اسکو اور بڑا کرکے بنوایا دیوؤن کو حکم کیا کہ دیوارین اسکی سنگ سفید
سے بناؤ تب بموجب ارشاد انکے دیوؤن نے ویسا ہی بنایا اور ستون اسکے چالیس گز لنبے سنگ مرمر
سے بنائے اور کواڑ دروازون کے آبنوس کے لگائے ایک دروازیکا نام باب داؤدؑ اور دوسریکا
نام باب طوبیٰ اور تیسریکا نام باب رحمت اور چوتھے باب کا نام نبی العربی آخر الزمان رکھا اور چھت
ساج کی لکڑی سے بنوائی تھی اور دیوارین اسکی سونے سے زراندود کئے تھے اور مسجد مین قندیلین
چاندی کی لگائی تھین اور ہر قندیل مین تیل کی جگہہ لعل شب چراغ اسکی روشنی سے روشن ہوتا تھا
گندھک سرخ سے قندیلون کو ترکیب دی تھی ایسا کہ تین کوس تک شعاع اسکی روشنی کی جاتی تھی کہتے
ہین کہ وہی گندھک سرخ کیمیا ہی وہ سلیمان کو اللہ نے عنایت کی تھی قصہ کوتاہ ایکدن سلیمان
گنبد کے دروازے پر جو شیشے سے بنایا تھا اپنا عصا ٹیکے کھڑے تھے خدا کے حکم سے اسوقت ملک
الموت آحاضر ہوئے سلیمان نے انسے پوچھا تم میری ملاقات کو آئے ہو یا روح قبض کرنے کو
اسنے کہا مین تیری روح قبض کرنیکو آیا ہون حضرتؑ نے فرمایا بہت اچھا مجھہ کو ذرا پانی پینے کی
مہلت دے ملک الموت نے کہا کہ مین اب دیر نہین کرسکتا ہون خدا کا حکم نہین پس جیسا کہ حضرت
سلیمان عصا پر ٹیکے کھڑے تھے اسی ہیئت پر جان ان کی قبض کرلی خبر مین آیا ہی اسیطرح
ایک برس تک سلیمانؑ کی لاش بیجان عصا کے ٹیکے سے کھڑی تھی اور بعضی روایت مین آیا ہی
کہ دو مہینے انکی موت کی خبر کسیکو نہ ہوئی دیو سب ایک برس تک بیت المقدس کا کام انجام کرتے
رہے یہانتک کہ عصا اُن کا گھن کھا گیا اور لاش زمین پر گر پڑی تب لوگون کو معلوم ہوا کہ سلیمان

اتنے روز بیجان کھڑے تھے بعد اسکے تخت انکا ہوا پر گیا آدمیون کی نظرون سے غایب ہوا
اور جن سب تاسف کرتے ہوئے چلے گئے اسمین حکمت حکیم علی الاطلاق کی یہہ تھی کہ جن غیب دانی
سے فخر کرتے تھے کہ ہمکو غیب کی بات معلوم ہی اسلئے اللہ نے انکو آزمایا کہ اگر وہ غیب کی بات جانتے
تو سلیمان کے موت کی خبر ان کو ہوتی تو چلے جاتے پس خدا کی مرضی یہی تھی کہ اگر جنون کو سلیمان کے
موت کی خبر معلوم ہوتی تو چلے جاتے مسجد بیت المقدس تیار نہ ہوتی بسبب مت رہجاتی حق سبحانہ تعالے
نے فرمایا فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ پس تقدیر کی ہمنے اسپر موت نہ خبردار کیا
ان کو انکا مرنا مگر کیڑے نے گھن کے کھاتا رہا اسکا عصا پس جب گر پڑا تب معلوم کیا جنون نے اگر
وے خبر رکھتے غیب کی بات تو نہ رہتے ذلت کی تکلیف مین اور دوسری روایت ہی کہ سلیمان جنون
کے ہاتھ سے بیت المقدس بنواتے تھے جب معلوم کیا کہ موت آپہنچی تب جنون کو عمارت کا نقشہ
بتا کر آپ شیشے کے مکان مین دروازے بند کر کے بندگی مین مشغول ہوئے بعد وفات کے برس دن تک
جن مسجد بناتے رہے جب مسجد پوری بن چکی جس عصا پر سلیمان ٹیک کر کھڑے تھے گھن کھانیسے گر پڑا
تب سب پر وفات سلیمان کی معلوم ہوئی اور جو جن آدمیون سے علم غیب کا دعوی کرتے تھے
سب کے سب قایل ہوئے یہان تک تھا قصہ سلیمانؑ کا واللہ اعلم بالصواب

قصہ حضرت نبی عزیر علیہ السلام کا

خبر مین آیا ہی کہ بخت نصر بڑا ایک بادشاہ کافر تھا شرق سے غرب تک اسکی بادشاہت تھی
قوم بنی اسرائیل پر غالب ہوا شہر بیت المقدس کو خراب کیا توڑ ڈالا اور بنی اسرائیل کو ذلیل کیا
اور مقید کیا جب عزیر نبی انپر مبعوث ہوئے بعد مدت کے اس شہر کی طرف گئے تو شہر کو خراب
و ویران دیکھا بہت تعجب اور تاسف کیا اور کہا کہ یا اللہ یہہ شہر پھر کیونکر آباد ہوگا دلمین یہہ کہہ
رہے تھے اتنے مین خدا کے حکم سے وہین جان انکی قبض ہوئی پھر سو برس کے بعد اللہ نے
ان کو زندہ کیا اور اس شہر کو آباد دیکھا چنانچہ حق تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی اَوْ كَالَّذِي

مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّهِیَ خَاوِیَةٌ الخ یا مانند اس شخص کے کہ گذرا ایک شہر پر اور وہ شہر گرا پڑا تھا اپنی چھتون پر وہ بولا کیونکر زندہ کریگا اسکو اللہ مرگئے پیچھے پس مار رکھا اس شخص کو اللہ نے سو برس پھر جلایا اسکو اللہ نے کہا تو کتنی دیر رہا وہ بولا مین رہا ایکدن یا دن سے کچھہ کم خدا بولا نہین بلکہ تو رہا سو برس اب دیکھ اپنا کھانا اور پینا کہ نہین سڑا اور دیکھہ اپنے گدھے کو اور رکھنہ کو ہم نمونہ کیا چاہین لوگونکے واسطے اور دیکھہ ہڈیان کسطرح جوڑتے ہین ہم اُن کو پھر پہناتے ہین ان کو گوشت پھر جب اسپر ظاہر ہوا بولا مین جانتا ہون کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی یہہ قصص الانبیا سے لکھا اور تفسیر مین لکھا ہی کہ بخت نصر ایک بادشاہ تھا کافر بنی اسرائیل پر غالب ہوا شہر بیت المقدس کو خراب کیا تمام لوگ بندیمین پکڑے گئے تب حضرت عزیر بنی اسرائیل پر مبعوث ہوئے اس شہر پر گذرے دیکھا تعجب کیا کہ یہہ شہر پھر کیونکر آباد ہوا خدا کے حکم سے اسجگہہ ان کی روح قبض ہوئی پھر سو برس کے بعد وہ زندہ ہوئے انکا کھانا اور پینا پاس دھرا تھا اسیطرح اور سواری کا گدھا مرکر ہڈیان اسیطرح دھریان تھین پھر گدھا انکے روبرو خدا کے حکم سے زندہ ہوا اور اسی سو برس مین بنی اسرائیل قید سے خلاص ہوئے اور شہر بیت المقدس پھر آباد ہو رہا اُنھون نے زندہ ہوکر آباد دیکھا تب سجدیمین گرا اور استغفار کیا چنانچہ حقتعالی فرماتا ہی فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ پھر جب اسپر ظاہر ہوا بولا مین جانتا ہون کہ اللہ سب پر قادر ہی جو چاہتا ہی سو کرتا ہی

قصہ زکریا پیغمبر علیہ السلام کا

خبر مین آیا ہی کہ زکریا علیہ السلام داؤد پیغمبر کی اولاد و نمین تھے اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ ارمیا کی اولادونمین سے تھے اللہ نے انکو بنی اسرائیل کے پیغمبرون مین برگزیدہ کیا تھا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِیَّا اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا ۝ یہہ مذکور ہی تیرے رب کی مہر کا اپنے بندے زکریا پر جب پکارا اُسنے اپنے پروردگار کو پکارنا آہستہ یعنے

دل مین دعا کی یا پکارا اکیلے مکان مین چھپے پکار اسواسطے کہ بوڑھی عمر مین بیٹا مانگتے تھے اگر نہ ملے
تو لوگ ہنسین جب بوڑھا ہوا فرزند کے واسطے سر سجدہ مین رکھکے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ
الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا الخ کہا زکریا نے ای پروردگار میرے تحقیق سست ہو گئی
ہین ہڈیان میری اور شعلہ مارا سرنے بڑھاپے سے بال سفید ہو گئے سر کے اور تجھسے مانگ کر اے
رب مین بے نصیب نرہا اور تحقیق مین ڈرتا ہون بھائی بندون سے اپنے پیچھے موت کے میرے برگشتہ نہو اور
عورت میری بانجھ ہی پس بخش تو میرے واسطے اپنے نزدیک سے ایک ولی کہ وارث ہو میرا اور وارث
ہو اولاد یعقوب کا اور کر اسکو پسندیدہ ای پروردگار میرے پس زکریا کی دعا خدا نے قبول کی
خدا تعالیٰ فرماتا ہی قرآن مجید مین یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى الخ ای زکریا
تحقیق ہم خوشخبری دیتے ہین تیرے تئین ایک لڑکے کی کہ نام اسکا یحییٰ ہی نہین کیا ہمنے پہلے اس نام
کا کوئی زکریا بولا ای رب کہانسے ہوگا مجھکو لڑکا اور عورت میری بانجھ ہی اور مین بوڑھا ہو گیا
ہون یہانتک کہ اکڑ گیا کہا فرشتون نے یونہین فرمایا ہی تیرے رب نے وہ مجھپر آسان ہی اور تجھکو
بنایا پہلے سے اور تو نتھا کچھ چیز کہا زکریا نے ای رب میرے ٹھہرا دے مجھکو کچھ نشانی کہا رب نے نشانی تیری یہہ ہی کہ
بات نہ کرے تو لوگون سے تین راتدن تک تندرست پس زکریا نے تین رات دن تک بات نہ بولی
اور بعد نو مہینے کے یحییٰ پیغمبر علیہ السلام پیدا ہوئے اور چار برس تک وہ یحییٰ باہر نہین نکلے لڑکون
کے ساتھ نہین کھیلے اور ماں ان کی ان کو کہا کرتی ای بیٹے کیون نہین باہر لڑکون مین جا کے کھیلتے ہو
وہ بولتے تھے ای میری ما خدا نے مجھکو کھیلنے کے لئے نہین پیدا کیا جس لئے پیدا کیا ہی وہی راہ
لیا چاہئے یہہ کہتے تھے اور راتدن روتے تھے زکریا نے خدا سے عرض کی ای رب مین نے
تجھسے ایک ولی چاہا تھا تو نے عنایت کیا تا کہ مین خوش ہون اب راتدن کے رونے سے اسکے مجھکو
چین نہین پڑتا اور غم مجھکو زیادہ ہوا جناب باری نے فرمایا ای زکریا مجھسے تو نے ایک صالح بیٹا
چاہا تھا مین نے تجھکو ویسا ہی دیا کہ وہ میری اطاعت کرے مین ایسے بندیکو پیار کرتا ہون کہ شب
و روز میری محبت سے رویا کرے اور میرے عذاب سے ڈرے اور سوا میرے کسی سے امید

نہ رکھے یہہ سنکے زکریا شکر خدا بجالائے اور بنی اسرائیل کو وعظ و نصیحت کرتے رہے ایکدن کہنے لگے کہ میرا بیٹا یحیی اگر یہہ بات بہشت دوزخکی سنیگا تو اور بھی زیادہ روویگا اور وہان سب بنی اسرائیل حضرت کی وعظ سن رہے تھے اور یحیی وہان ایک گوشے مین بیٹھے ہوئے چپکے سنتے تھے ان سب کو معلوم نتھا اور زکریا بہشت و دوزخکا وعظ کررہے تھے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ٥ اور دوزخ پر وعدہ ہی ان سب کا اس دوزخکے سات دروازے ہین ہر دروازیکو ان مین ایک فرقہ سٹ رہا ہی جیسے بہشتکے آٹھ دروازے ہین نیک عملوالونپر بانٹے ہوئے ہین ویسے ہی دوزخکے سات دروازے ہین بدعملونپر بانٹے ہوئے ہین شاید بہشت کا ایک دروازہ زیادہ ہی کہ بعضے لوگ اللہ کے فضل سے جاوینگے بغیر عمل کے باقی عمل مین دروازے برابر ہین اور جو پرہیز گار ہین باغون مین ہین اور ندا ہوگی ان مین اللہ فرماویگا جاؤ اسمین سلامتی سے خاطر جمع رہو جب یہہ وعظ و نصیحت خوف و رجا کا یحیی بنی نے گوشہ مین بیٹھکے اپنے باپ سے سنا آہ مارکے اُٹھے وہان سے نکلکر پہاڑون کی طرف چلے گئے سات راتدن پہاڑون پر روتے پھرتے رہے اور مان اُن کی پہاڑون مین جاکے سات دن تلک ان کو ڈھونڈھتی پھری کہین ان کو نملے بعد سات دن کے ایک پاسبان نے خبر دی کہ تمھارا بیٹا تمام دن پہاڑون مین روتا پھرتا ہی اور شب کو فلانے غار مین جاکے رہتا ہی یہہ کیا باعث ہی اُن کی مایہہ بات سنتے ہی اس پہاڑون مین جاکے تمام دن اس غار کے پاس بیٹھ رہی جب شام ہوئی یحیی علیہ السلام نے اس غار کے پاس اپنی مان کو دیکھا چاہا کہ بھاگین مان اُن کی رو رو کے کہنے لگی ای بیٹا ذرا اٹھہر جا مجھسے بات کر رونا موقوف کر کسواسطے روتا ہی مجھکو کہو وہ بولا ای مان میری کیونکر خاموش رہون دوزخکی بات مجھکو یاد پڑتی ہی مجھکو یہہ خوف آتا ہی کہ نجانون اللہ مجھکو کہان لیجاکے رکھے مین بہت وحشت مین پڑا ہون آخر کیا ہوگا بہر صورت ان کی مان نے انکو سمجھاکے پہاڑ سے اُن کو اپنے مکان پر لائی اور عمر اُن کی اسوقت سات برس کی تھی

مسجد مین جاکے گوشہ اختیار کیا عبادت مین مصروف ہوئے اور قوم بنی اسرائیل نے ایک فساد
برپا کیا بے شرع چلنے لگے ہر چند کہ زکریا اُن کو وعظ و نصیحت کرتے تھے چونکہ شقاوت ازلی تھی
وہ مردود سب کچھ نہین سنتے تھے اور زکریا کو مارنیکا قصد کیا حضرت نے ان ظالمون کے ہاتھ سے
نکلکر ایک درخت کے پاس جاکے پناہ لی وہ درخت بولا اے نبی اللہ آپ میرے پیٹ کے اندر
گھس جائیے یہہ کہکر درخت از خود پھٹ گیا زکریا اسکے اندر گھسگئے اور وہ مردود سب تعاقب
کرتے ہوئے اس پاس لگئے بہت ڈھونڈھا نہ پائے حیرت مین آگئے اور بولے یہان ابھی
زکریا کو دیکھا کہان غایب ہوا یہہ کہہ رہے تھے اتنے مین شیطان مردود نے آکے انکو بتادیا
اور کہا زکریا اس درخت کے اندر گھسا ہی دیکھو شق اسکا ابتک مٹا نہین تب ان مردودون
نے آرہ لاکر اس درخت کو سر سے پانؤن تک چیرڈالے جب حضرت کے سر مبارک پر آرہ جا لگا
حضرت نے اف کر اُٹھے اور فوراً جبرئیل نازل ہوئے اور حضرت سے کہا اے زکریا خدا فرماتا ہی
اگر تو اف کریگا تو صابر پیغمبرون کے دفتر مین تمکو داخل نہ کرونگا کیونکہ تو نہین جانتا ہی کہ خدا سارے
عالم کا پناہ دہندہ ہی کیون تو نے اس درخت سے پناہ مانگی تھی اب درخت سے مدد او پناہ مانگ
وگرنہ تو صبر کر اس بلا سے پس زکریا ع کے سر پر آرہ لگنے سے اف نہ کئے اور جان بحق تسلیم کی
یہہ خبر یحیی کو پہنچی کہ کافرون نے زکریا ع کو اس درخت کے اندر آرے سے چیرڈالا یحیی علیہ السلام
نے سنکے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ

قصہ یحیی پیغمبر علیہ السلام کا

کہتے ہین کہ یحیی پیغمبر علیہ السلام اپنے والد کی وفات کے بعد بھی بہت دن مسجد کے اندر عبادت
مین مشغول تھے اور بنی اسرائیل مین ملکہ نام ایک عورت تھی شوہر اول کی طرف سے ایک بیٹی اسکی
تھی وہ چاہتی تھی کہ شوہر ثانی سے اپنی بیٹی کو نکاح کردے اور سب بنی اسرائیل اسکی بات پر
متفق تھے اور یحیی کو سبھون نے بلوایا کہ موافق شرع شریف کے اسکے شوہر ثانی سے نکاح پڑھا

دیوتے یحیی نے کہا کہ تمھاری بیٹی سے تمھارے شوہر کا نکاح درست نہین تب ملکہ نے غصہ ہو کر
اپنے شوہر سے جا کے یہہ بات کہی کہ یحیی منع کرتے ہین دختر ربیبہ کو نکاح کرنا درست نہین وہ اس
شہر کا بادشاہ تھا حکم دیا کہ اسکو باندھکے میرے پاس لاؤ تب بموجب حکم اسکے کافرون نے یحیی کو اسی
طرح سے لائے وہین جبرئیل نازل ہوئے فرمایا ای یحیی اگر تم کہو تو اس شہر کو مین غارت کر دون
کہا ای جبرئیل میری تقدیر مین یہی لکھا ہی کہ مین اسکے ہاتھ سے مارا جاؤن وہ بولا ہان تب یحیی نے کہا
رَضِیْتُ بِقَضَاءِ اللہِ تَعَالیٰ راضی ہون مین اللہ کی قضا سے آخر اس بادشاہ مردود نے یحیی کو
مار ڈالا جب سر مبارک کو تن سے جدا کیا پھر کہا ای بادشاہ اپنی جورو کی بیٹی سے نکاح درست نہین ہی
فرشتون نے یہہ حال دیکھ کر جناب باری مین عرض کی یا الٰہی یحیی نے کیا گناہ کیا تھا جو اسطرح مارے
گئے حق جلشانہ نے فرمایا ای فرشتو وہ میرا دوست ہی مین نے اسکو اپنے پاس بلا لیا انھون نے عرض کی
الٰہی اپنے دوست کو اسطرح مارتے ہین ندا آئی ای فرشتو میرے خلق مین یون مشہور ہی کہ دشمن
کو مارنا اور دوست کو رکھنا کیونکہ دشمن سے ضرر کسیکو نہ پہنچے اور دوست سے نفع ہو اور مین
کہ خدا سارے جہان کا ہون دوست کو مارتا ہون اور دشمن کو پالتا ہون تاکہ میرے مخلوق کو معلوم
ہو کہ نہ دوست سے مجھہ کو نفع ہی نہ دشمن سے مجھہ کو ضرر جب یحیی نے جان بحق تسلیم کی تب وہ ملکہ
کافرہ نے اپنی بیٹی کو اپنے شوہر سے نکاح کر دیا بعد اسکے اسپر غضب الٰہی ہوا کسیکام کو جھپٹ پڑ گئی
ہوا نے اسکو اڑا کر میدان مین پھینک دی وہان شیر صحرائی موجود تھا دفعۃً اسکو پکڑکے پھاڑ چیر کر
پارہ پارہ کر کے کھا گیا واصل جہنم ہوئی بعد اسکے اسکا شوہر پلید مع قوم اپنے غضب الٰہی سے جہنم رسید ہوا

قصہ جرجیس پیغمبر علیہ السلام کا

کہتے ہین کہ جرجیس پیغمبر ملک شام مین فلسطین ایک جگہہ ہی وہان انکی سکونت تھی اور اس ملک
مین ایک بادشاہ بت پرست تھا نام اسکا دادیانہ اس ملعون نے انکو شہید کیا تفسیر مین لکھا ہی کہ
ہزار بار مارا ہزار بار وہ زندہ ہوئے سبب اسکا یہہ تھا کہ وہ دادیانہ پلید حضرت عیسیٰ کے کئی برس

آگے تھا بت بنا کے زر و جواہر سے سجا اور مشک و عنبر سے معطر کرکے اسکو سجدہ کرتا تھا اور لوگون
سے سجدہ کرواتا تھا جو شخص سجدہ نہ کرتے اسکو آگ مین ڈال دیتا خدا تعالی نے جرجیس پیغمبر کو
اس فلسطین مین بھیجا تاکہ اس ملعون کو خدا کی طرف ہدایت کرے راہ بتا دے پس جرجیس نے
جا کے اس پلید کو خدا کی طرف دعوت کی کہا ای داد یانہ بت پرستی چھوڑ دے خدائے ارض و سما
کی عبادت کر جو کہ دانا و بینا خالق و رازق سارے جہان کا ہی وہ ملعون بولا ای جرجیس اگر تیرا
خدا ہی تو کیون تجھکو تیرے خدا نے دولت دنیا سے محروم رکھا ہمکو تو ہمارے خدا نے سلطنت دی
ہی اور سب کچھ مجھکو حاصل ہی تو کیون غریب رہا پس آپ نے فرمایا کہ دنیا کی دولت و زندگی کو بقا نہین
جو ہمیشہ بقا و مدام ہی وہ دولت اچھی ہی اسکے امیدوار ہم ہین اس پلید نے کہا کہ وہ کون
چیز ہی حضرت نے فرمایا وہ نعمت بہشت ہی جس مین دکھ محنت نہین ہمیشہ سرداری ہی اور بے
زوال حضرت نے جب ایسی ایسی باتین اسکو سنائین پلید نے کہا کہ اسکو دار پر چڑھا کے اینٹ پتھر مارو
اور شانہ آہنی سے انکا گوشت پوست نکال کے ہڈیان آگ مین جلا دو پس کافرون نے ویسا ہی
کیا آگ مین ڈال دیا پھر حضرت نے اسکے اندر سے کہا پکار کر لا الٰہ الا اللہ پھر اسوقت اللہ نے
انکو آگ سے نجات دی پھر جرجیس نے کہا ای لوگو کہو لا الٰہ الا اللہ پھر اس ملعون نے کہا کہ چھ منجنیقین
لوہے کی گرم کرکے ایک سر مین مارو کہ مغز انکا نکل پڑے اور ایک سینہ پر اور باقی چارون ہاتھ پاؤن
مین زمین پر گرا کر مار کے رکھدو پس کافرون نے ماری اور جان ان کی قبض ہوئی پھر خدا کے حکم
سے فرشتے آئے اور منجنیقین اٹھا لین اور جی اٹھے ایک سر مو ان کو صدمہ نہ پہنچا پھر کہا ای کافرو
لا الٰہ الا اللہ کہو بت پرستی چھوڑ دو خدا کو پوجو یہہ سنکے پھر ملعون نے گندھک اور گھی ملا کے
جرجیس کو دیگ مین رکھ کے چولے پر چڑھا دیا جب روغن اور گندھک جوش مین آیا خدا کے فضل
سے فوارہ چشمہ کا چولے کے اندر سے پھوٹ نکلا دیگ سرد ہوگئی خدا کے فضل سے ایک بال پر حضرت
کے صدمہ نہ پہنچا سلامت دیگ سے نکل آئے یہہ حال دیکھکر پھر پلید نے کہا ای جرجیس تجھکو اتنے عذاب
مین مین نے ڈالا کچھ تجھپر اثر نہ ہوا حضرت نے کہا ای ملعون جسنے آسمان بے ستون اور زمین کو

پانی پر رکھا اسسے اتنا نہ ہوسکتا ہی کہ تیرے عذاب سے مجھ کو بچا وے فضل و کرم سے اپنے نگاہ
رکھے جو ربّ العالمین ہی یہہ سُن کے وہ پلید ڈرا کہ مبادا خلق اسپر جمع ہو کر ملک میرا چھین جاوے
پھر میخین اُن کے چارون ہاتھہ پانوٗن مین مار کر قید مین ڈال رکھا اور ایک پتھر چالیس جوان نے
لا کے حضرت کے پیٹ پر رکھدیا جب شب ہوئی خدا کے حکم سے فرشتے آئے پتھر اور میخین اٹھائین اور
کھانا پانی ان کو کھلا کے خدا کی طرف سے یہہ پیغام اور سلام کہا کہ خدا فرماتا ہی کہ سات سو برس تم بلا مین
مبتلا ہوگے مصیبت اُٹھاوٗگے اسپر تمکو صبر کرنا ہی اور شاکر رہنا بعد اسکے شہید ہوگے پس صبحکو اُٹھکے
جرجیس اس بادشاہ پلید کے پاس گئے اسنے پوچھا تم جرجیس ہو حضرت نے کہا ہان مین جرجیس ہون وہ پلید
نے کہا تجھکو کسنے اس بلا سے خلاص کیا حضرت نے فرمایا آسمان و زمین کے خالق نے مجھپر رحم کیا پھر
مردود نے اپنے پلیدون سے کہا کہ اِسے لیجا کے اریسے چیر ڈالو تب کافرون نے حضرت کو ارّیسے دو
ٹکڑے کر کے شیرون کے سامنے ڈالدیا شیرون نے اسکو دیکھکے سر جُھکا کے ادب بجالائے اور گرد انکے
نگہبان ہو رہے رات کو پھر اللہ نے ان کو زندہ کیا اور فرشتون کے ہاتھہ کھانا پینا بھیجا اور کہا جرجیسؑ
کو جا کے میری طرف سے سلام کہو اور کہو کہ کافر کل کُل عید گاہ مین جاوینگے تم جا کے وہان سب کو
اللہ کی طرف دعوت کرو پس جرجیس نے خدا کے فرمانیسے فجر کو اُن کے پاس جا کے خدا کی طرف دعوت
کی کافرون نے حضرت سے کہا کہ تمکو پارہ پارہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے کل میدان مین ڈالا تھا تعجب ہی تم
وہان سے کسطرح آئے حضرت نے کہا اسیطرح میرا رب عدم سے وجود کرتا ہی اور وجود سے عدم
اور مجھ کو زندہ کیا اور تمھارے پاس بھیجا تم کیون نہین ایمان لاتے ہو تمپر واجب ہی کہ تم مسلمان
ہو جاوٗ کافرون نے کہا کہ ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ سارا جادو کا کھیل ہی ہماری آنکھین جادو سے
بند کر دیتا ہی ہم نہین سمجھتے تب اس پلید نے سارے جادوگرون کو اکھٹے کر کے اُنسے کہا کہ تم اگر
اپنے جادو سے یا کسی حکمت سے جرجیس کو مار سکوگے تو تمکو ہم بہت دولت دینگے خوش کرینگے انھون
نے کہا ای جہان پناہ آپ خاطر جمع سے رہئے ہم ابھی اسکو دفع کرتے ہین داد یا نہ بولا تم کسطرح
اسکو مار وگے مجھکو بتاوٗ پس ان مین سے ایک سردار جادوگر نے کہا ای جہان پناہ آپ ہمکو ایک گائے

منگا دیجئے ہم آپ کو دکھا دیتے ہین تب بادشاہ گمراہ نے ایک گائے انکو منگا دیا تب انھون نے
گائے کے کان مین منتر پڑھکے پھونکا فوراً وہ گائے دو ٹکڑے ہوکر دو بیل بنگئے اور دونون
سے زمین پہر ل جوتا اور گیہون ڈالے وے اگ کر پختہ ہوئے تب کاٹ لیا اور آٹا پیسکے روٹی پکاکے
کہائی پس وہ دیانہ لعین یہہ دیکھکے بہت خوش ہوا اور کہا کہ تم جرجیس کو مار سکوگے تب ایک پیالہ پانی
منگواکے اسپر جادو سے دم کیا اور جرجیس کو پینے دیا آپ نے بسم اللہ پڑھکے ایک دم سے پی گئے
تب جادوگرون نے حضرت سے پوچھا کہو صاحب کیا معلوم ہوا حضرت نے کہا مین بہت سا پیاسا تھا
تمنے ٹھنڈا پانی دیا مین پیکر ٹھنڈا ہوا جی بھر گیا خدا تمھارا بھلا کرے پس سردار جادوگرون نے کہا
کہ جو پانی تمکو مین نے پینے کو دیا یہہ اور کوئی اگر پیتا تو اتنک اس کا پتا ملتا اب معلوم ہوا مجھہ کو کہ تم
بڑے ساحر ہو سحر ساز ہمین تمسے ہم پہنچ نہین سکینگے پس اس مین اور شہرت ہوگئی جرجیس کی کہ بنی
اسرائیلیو نمین جرجیس بڑا کامل ہے ایکدن ایک عورت نے انکے پاس آکے کہا کہ اے حضرت مین بڑھیا
فقیرنی ہون ایک گائے میری تھی اسکا دودھ بیچکے مین زندگی کرتی تھی وہ مرگئی اب مجھپر فاقے
گذرتے ہین آپ خدا کے پاس ہمارے لئے دعا کرین میری گائے جی اُٹھے تو مین اس سے زندگی
کرون تب حضرت نے اُس سے کہا کہ اُس گائے کی ہڈیان ایک جا جمع کرکے میرا عصا لیجا کر اسپر مار کے
کہو کہ اے گائے خدا کے حکم سے اٹھ کھڑی ہو اسوقت خدا کے حکم سے اُٹھ کھڑی ہوگی تب بڑھیا نے
حضرت کے فرمانیسے ویسا ہی کیا اور خدا کے حکم سے وہ گائے جی اُٹھی ویسی ہوئی پس یہہ معجزہ
اور کرامت تمام لوگون مین مشہور ہوئی ایکدن ایک شخص نے کہ وہ بادشاہ کے مقربون سے
تھا قوم سے اپنے کہنے لگا اے لوگو جو جو کرامات عجیبہ جرجیس سے تمنے دیکھی ہی اُس سے کچھہ تمکو معلوم
ہُوا یہہ کیا ہے اور وہ کون ہے مجھہ کو معلوم ہوتا ہی کہ وہ نبی برحق ہے قوم نے اس سے کہا کہ
اے صاحب ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ آپ کو جرجیس کے جادو نے لیا راہ سے بھٹکایا اب تم
گئے گذرے اُسنے کہا کہ نہین مجھہ کو اللہ نے راہ بتائی ہی اور مین طرف اسکے ہوا یہہ
کہکر ایمان لایا اور چار ہزار آدمی اسکے ساتھہ مسلمان ہوئے اور اس ملعون داد یانہ

بادشاہ نے ان سب مسلمانون کو مروا ڈالا اور سب شہید ہوئے اور پھر اس مردود کے لشکر مین
سے ایک مردود نے کہا کہ ای جرجیس تیری نبوت کی کیا دلیل ہی مجھکو دکھا تب ہم اسپر ایمان لاوینگے
اور تیرے خدا پر حضرتنے فرمایا تم کیا معجزہ دیکھا چاہتے ہو وہ بولا کہ ہم جس کرسی پر بیٹھے ہین
اگر تو سچا نبی ہی تو اپنے خدا سے کہہ کہ اس کرسی کے چار لکڑیون سے چار درخت مختلف الجنس
پیدا ہووین اور ڈالی پتے اسمین لگین اور میوے پھلین ہم کھاوین تب جانینگے تم نبی سچے
ہو حضرتنے کہا یہہ تو میری خدا کی قدرتون مین سے ادنی بات ہی تب جرجیس نے حق تعالی
سے دعا مانگی اور ویسا ہی ہوا پھر ان کافرون نے انکار کیا مانا اور کہا کہ تم بڑے جادوگر ہو
ہم تمھاری بات نہ سنینگے بعد اس کے بادشاہ ملعون نے ایک صورت گائیکی عظیم البطن تانبے سے
بنا کے اور اسکے اندر روغن نفط اور روغن عرعر اور گندھک بھر کے اور جرجیس کو اس کے اندر
آگ مین ڈالدیا اور خدا کی مرضی ایسی ہوئی اسدن جھڑی طوفان آندھی آئی اور بجلی کڑکنے لگی
کئی دن تک اندھیرا رہا لوگون کو تمیز رات دن کی نہ رہی لوگ گھبرا گئے اور میکائیل پر حکم ہوا اسنے آکے
اس گائیکو زمین پر پٹک مارا اور جرجیس اسکے پیٹ کے اندر سے سلامت نکل آئے پھر کافرون سے
جاکے کہا ای کافرو خدا سے ڈرو ایمان لاؤ یہہ کلمہ لا الہ الا اللہ جرجیس نبی اللہ کہو کافرون نے کہا
ای جرجیس ہماری قوم بہت مری ہین تم اگر انکو جلا سکوگے تب ہم ایمان لاوینگے جرجیس نے کہا یہہ تو
ہمارے خدا کی قدرتون سے ادنی بات ہی اسنے ایک کن مین ساری عالم کو پیدا کیا ان مردون کو
زندہ کرنے مین کتنی دیر ہی پس حضرتنے گورستان مین جاکے دعا کی اور ہڈیان مردون کی مٹی
ہوگئی تھین خدا کے حکم سے ان کی دعا سے اسدن بارہ ہزار مردے زندہ ہوکر قبرونمین سے اٹھے
اور انھون کے بیچ مین ایک شخص نوافل نام اسکا تھا حضرتنے اس سے پوچھا ای شیخ تمکو مرے ہوئے
آج کتنے دن ہوئے اور تمھاری ملت اور دین کونسا تھا وہ بولا مین بیدین بت پرست تھا
اور میرے مرنے کو آج چار ہزار برس ہوئے ہین یا حضرت ہر روز جان کندنی ہوتی ہی بہت عذاب
مین گرفتار ہون پھر ایک بڑھیا عورت آئی ایک لڑکا لیکے اور بولی یا حضرت یہہ میرا بیٹا ہی اندھا

اور لنگڑا اور گونگا و بہرا آپ اسکے حق مین دعا کرین یہہ اچھا ہو جائے تب حضرت نے آب دہن اپنا
اسکی آنکھو نمین لگا دیا بینا ہوا اور کانون مین دعا پھونکی تب شنوا ہوا اور باقی دو علتین رہین
بڑھیا نے کہا ای حضرت اسکو بھی آپ اچھا کر دیجئے حضرت نے فرمایا زبان اور پانوٗن دونون باقی
رہے خدا چاہے تو پیچھے اچھا کرونگا پس وہ بڑھیا کافرہ تھی ایمان لائی مسلمان ہوئی اور بادشاہ
داد یانہ کو خبر پہنچی اور اس خبر کے سنتے ہی جرجیس کو اس بڑھیا کے گھر مین قید رکھا اور کھانا پینا
بند کیا اسوقت وہ بڑھیا گھر سے باہر نکلکر کہین گئی تھی اور اس کے گھر مین ایک ستون لکڑی کا تھا حضرت
کی دعا سے وہ ستون تازہ درخت ہوا شاخین نکلین اور ہر ایک طرح کے میوے دنیا کے اسمین پھلے
اور بڑھیا گھر مین آکے دیکھتی ہے کہ وہ ستون خشک لکڑیکا تازہ ہو گیا اور اس مین طرح بطرح کے
میوے پھلے ہین یہہ دیکھتی ہی بڑھیا متعجب ہوئی اور یقین کامل ہوا کہ جرجیس نبی برحق ہے داد یانہ
مردود نے یہہ سنکر اس بڑھیا کے گھر کو کھدوا ڈالا اور اس درخت کی طرف جب نظر کی فورًا وہ درخت
میوہ دار ستون خشک جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا اور حضرت جرجیس کو زمین پر سُلا کے میخین آہنی چارون
ہاتھ پانوٗن مین مارین اور سر مبارک شکنجہ آہنی مین کھینچا اور جان بحق تسلیم ہوئی اور لاش جلا کر
خاک کر کے دریا کے درمیان ڈالدی پیچھے ایک آواز غیب سے آئی چنانچہ ان کافرون نے بھی سنا ای
دریا بحکم خدا تعالیٰ اس جسم مبارک کو تو اپنی حفاظت سے رکھہ مسلم سوکھے پر ڈالدے اسوقت دریا
نے مسلم وجود مبارک انکا سوکھے پر ڈالدیا کافرون نے یہہ دیکھکے تعجب کیا اور کہا کہ دیکھو جرجیس کے
خدا نے جرجیس کو پھر زندہ کیا پھر جرجیس اُنھون کے ساتھہ دریا سے خدا کی مہر سے آئے اور کافرون
نے انسے کہا ای جرجیس تو ہمارے بت کو سجدہ کر اور اسکے نام پر جانور چڑھا حضرت نے کہا مین ہرگز
یہہ فعل نہ کرونگا اور وہ پلید کافرون نے یہہ غلط سنکے اُٹھا جانا کہ جرجیس نے سجدۂ بت قبول کیا
اور داد یانہ نے بھی وہ دروغ سنکر حضرت جرجیس کے سر و چشم کو بوسہ دیکے کہا کہ آج ہمارے
یہان رہو کچھہ کھاؤ پیو اور آرام کرو تمکو مین نے بہت رنج دیا تمنے بہت تکلیف اٹھائی پس جرجیس
اُسدن داد یانہ کے مکان پر جاکے نماز عشا پڑھکر توراۃ بہ آواز خوش پڑھنے لگے اور اس مردود

دادیانہ کی جورو پر اللہ کی مہر ہوئی اور کلام ربانی سنکے رونے لگی اور جرجیس پر ایمان لائی اور مسلمان ہوئی اور یہہ بات شہر مین شہرت غلط پڑ گئی کہ جرجیس نے بطمع دولت بت کو سجدہ کیا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ پس وہ عورت بڑھیا جو اوپر مذکور ہی اپنے بیٹے کو لیکے پھر حضرت کے پاس آئی اور بولی ای حضرت یہہ لڑکا میرا گونگا اور لنگڑا ہی آپ اسکو اچھا کر دیجئے تب حضرت نے اس لڑکیکو بلایا اور کہا کہ ای لڑکے اُسنے جواب دیا لبیک یا نبی اللہ پس گونگائی اسکی جاتی رہی پھر حضرت نے فرمایا ای لڑکے تم جاؤ بتخانے مین میرے طرف سے بتون کو جاکے کہو کہ جرجیس نبی تمھین بلاتا ہی تب وہ لڑکا اُٹھا اور وہین پانون اسکے درست ہوئے اور بتخانہ مین گیا اہین ستر بت تھے ان مین سے بڑیکا نام نافلون تھا اسکو کہا کہ جرجیس نبی تمکو بلاتے ہین خدا کے حکم سے اٹھو میرے ساتھ چلو بتون نے یہہ سنکر سرنگون ہوکر بتخانیسے سب باہر نکل آئے اور حضرت کے سامنے سر اطاعت کا زمین پر رکھا تب حضرت نے اُن کے سرون پر ٹھوکرین مارین سب بتونکو زمین کے نیچے دھنسا دئے اور یہہ سب حقیقت دیکھکے دادیانہ پلید کی جورو نے اپنی قوم سے بولی ای لوگو جرجیس کے خدا سے تم گناہ اپنا بخشاؤ اور پناہ مانگو ایمان لاؤ اگر ایمان نہ لاؤ گے تو بتون کی طرح خاک مین ملجاؤ گے دادیانہ پلید نے اُنسے کہا کہ ای بی بی آج ستر برس سے وہ جرجیس دلایل اور آیات معجزہ ہمکو دکھاتا ہی تسپر ہم ایمان نہین لاتے ہین تو ایک دن کے معجزہ سے اسپر ایمان لائی وہ بولی ایصاحب تم اپنی شقاوت ازلی سے اسپر ایمان نہ لائے شقی رہے اور میری سعادت ازلی تھی مین مسلمانی سے مشرف ہوئی پس یہہ سنکے دادیانہ نے اسکو دار پر کھینچا جس دار پر کہ جرجیس علیہ السلام کو کھینچا تھا پس وہ نیکبخت جنتی ہوئی جان بحق تسلیم ہوئی بعد اسکے جرجیس نے روئے مبارک اپنا بسوئے آسمان کرکے کہا یا رب تو دانا و بینا ہی آج سات برس سے مین تکلیف اٹھاتا ہون تو نے کہا تھا کہ سات برس تک رنج و محنت کافرون سے اٹھاؤ گے اور صبر کرو گے پس وعدہ پورا ہوا اب مین صبر کر نہین سکتا ہون کافرون کے ہاتھ سے بہت عاجز ہوا مجھہ مین طاقت نہین مجھکو شہادت نصیب کر شہیدون مین داخل کر اور ان کافرون پر عذاب نازل کر اور جو تجھہ پر ایمان

لائے ہین ان پہ رحمت نازل کر پس جرجیس نے جب دعا سے فراغت کی ایک آتش غضبناک
آسمان سے نازل ہوئی رعد بجلی کڑکی اُن کافرونپر گری یہہ دیکھکے حضرت پر انھون نے تلوار ماری
کہ اُن کی دعا سے یہہ عذاب نازل ہوا پس جرجیس نے اپنے حسب دلخواہ درجۂ شہادت پائے
وہ دن سہ شنبہ کا تھا آسمان سے آتش نازل ہوکر شہر کے سارے کفار دن کو جلادی سب
جہنم مین جا بسے اُن مین سے تیس ہزار آدمی ایمان لائے تھے اور باقی داخل جہنم ہوئے واللہ علم بالصواب

قصہ شمعون پیغمبر علیہ السلام کا

مروی ہی کہ شمعون نبی بڑے حق پرست اور شجیع تھے اور کہتے ہین کہ شمعون بدن مین بہت تھین
مثال بال سر کے اللہ نے ان کو بہت قوت دی تھی اور عموزیہ نام ایک شہر کا ہی بلب دریائے روم
اس شہر کے بادشاہ کا نام فوطہ تھا بڑا کافر تھا اسنے ایک مکان عالیشان دریا کنارے تیار کیا
تھا بڑے بڑے ستونون سے اور اس مین وہ جشن کرتا شمعون برس مین چار مہینے اس شہر مین
جاکے کافرون سے لڑتے اور اس بادشاہ کا چھہ ہزار لشکر تھا آگے اُنسے لڑتے اور شمعون اکیلے ہزار
جوان کو اسکے مار آتے باقی سب زخمی ومجروح ہوجاتے بعد اسکے اپنے گھر مین بیٹھکے چار مہینے عبادت
کرتے اور چار مہینے لوگون کی طعام داری کرتے اسیطرح چار مہینے جہاد کرتے اور چار مہینے عبادت
کرتے اور چار مہینے خلق کی ضیافت کرتے اور خدا تعالیٰ ان کافرونپر ہمیشہ ان کو غالب رکھتا آخر
کافر اُنسے سب عاجز رہتے اور کہتے ہین کہ شمعون کی بی بی نیکبخت پارسا تھی کافرون نے صلاح کیا
کہ شمعون کی عورت کو کچھہ فریب دیا چاہئے تب بادشاہ عموزیہ نے فریب کرکے کسی شخص کو مخفی شمعون
کی عورت پاس بھیجا اسنے آکے کہا ای بی بی ہم دیکھتے ہین کہ شمعون تمھاری طرف رغبت نہین
کرتے ہین غیر کی طرف اس کا خیال ہی تم اگر ایک کام کرو کہ اسکو کسیطرح مار ڈالو تو ہمارا بادشاہ
عموزیہ تم سے نکاح کریگا تم آرام سے رہوگے اور تخت سلطنت تمکو ملیگی بادشاہی کروگے
بس عورت ناقص العقل نے دنیا کی طمع سے کہا کہ جو تمھارا بادشاہ حکم کریگا مین بسر و چشم بجا لاؤنگی

تب اُسنے ایک رسی اسکو دیا کہ جب سمعون رات کو سو ویگا تم اسی رسی سے اسکو باندہ رکھیو اور ہمکو خبر دیجیو بادشاہ کے پاس لیجاکے مارڈا لینگے پس اس مردود کے کہنے سے سمعون کی بی بی نے رسی چھپا کے رکھدی جب رات ہوئی سمعون سو گئے بی بی نے ان کو نیند مین باندھا جب نیند سے چونک اُٹھے ہاتھہ پانون اپنے بستہ دیکھکے توڑ ڈالے جورو سے پوچھا کسنے مجھہ کو باندھا تھا وہ بولی مین نے سمعون نے کہا تمنے مجھہ کو کیون باندھا تھا بولی مین تمھارا زور آزماتی تھی تمکو زور رہا یا نہین کوئی دشمن تمسے لڑ سکتا ہی یا نہین سمعون نے کہا تم خاطر جمع رہو خدا کے فضل سے کوئی دشمن ہم سے زور مین بڑھہ نہین سکیگا ہم کو چھوڑ دو تب چھوڑ دیا پھر چار مہینے کے بعد سمعون اس شہر مین جہاد کو گئے وہان سے لڑائی فتح کر کے آئے پھر بادشاہ عموزیہ نے سمعون کی بی بی کے پاس لوگون کو بھیجا وہ بولی مین نے ان کو باندھا تھا وہ بڑا زور آور ہی رسی توڑ ڈالا بادشاہ سے جاکے کہا انھون نے جاکے کہا پھر بادشاہ نے بہت سا روپیہ پیسا دیکے اور ایک لوہیکی زنجیر بی بی کے پاس بھیجدیا کہ اُسسے باندھہ رکھیو اور مجھہ کو خبر دیجیو پس دوسرے دن سمعون کو ان کی بی بی نے اس لوہیکی زنجیر سے باندھا جب حضرت نیند سے اُٹھے ہاتھہ پانون ہلاتے ہی زنجیر ٹوٹ گئی پھر اسکی خبر بادشاہ کو پہنچی بادشاہ عموزیہ بولا کہ لوہیکی زنجیر سے اور کوئی چیز مضبوط نہین مین کیا بھیجون اب وہ جسطرح سکے اسکو میرے پاس باندھکے بھیجدیوے پھر اُنھون نے آکے بی بی سے کہا وہ بولی بہت اچھا مین کچھہ تدبیر کر کے کہلا بھیجونگی آپ سب خاطر جمع رہئے ایکدن سمعون لڑائی سے آکے گھر مین اپنی بی بی سے ہر طرحکی باتین کرنے لگے بی بی نے کہا ای صاحب تمکو اللہ نے بہت زور دیا ایسی کوئی چیز ہی کہ تمکو اس چیز سے بند کر رکھہ سکے تم اسکو نہ توڑ سکو حضرت نے فرمایا کہ تمکو اس سے کیا مطلب ہی کیون تم پوچھتی ہو وہ بولی مین پوچھتی ہُون کہ تمسے اور کوئی زور آور ہی یا نہین سمعون نے کہا مجھہ کو ایک چیز سے باندھہ رکھہ سکتی ہی میرے سر کے بال سے یا بدن کی پشمون سے اسکو مین نہین توڑ سکونگا تب ان کی عورت نے یہہ سنکے شب کو نیند مین ان کے سر اور بدن سے یا سر سے بال تراش کے رسی بانٹ کر دست و پا انکے مضبوط باندھے انھون نے نیند سے

اٹھکے بی بی سے پوچھا کیون جی یہہ کسنے مجھہ کو باندھا وہ بولی مین نے باندھا تمھاری قوت آزمائی
ہون کہ کوئی دشمن تمسے زور مین بڑھ سکتا ہی یا نہین مین دیکھتی ہون حضرت نے کہا اللہ کے
فضل سے مجھہ کو کوئی دشمن باندھ رکھہ نہین سکتا ہی مگر خدا کی مرضی مین نہین کہہ سکتا ہون آؤ بند
میرا کھولو وہ بولی کئی دفعہ آپکو مین نے باندھا تھا آپنے اپنی قوت سے کھولا تھا اس دفعہ کیون
بلاتے ہو حضرت نے کہا مین اگر ہلون زور کرون تو تمام بدن کی ہڈیان میری درہم برہم ہوجاینگی
پس اُن کی عورت نے جب دریافت کیا کہ بال کے بند توڑنے کی اسکو طاقت نہ رہی تب بادشاہ
عموزیہ کو خبر دی یہہ سنتے ہی اس ملعون نے ہزار مرد جنگی سپاہ شتر سوار بھیجے کہ شمعون کے ہاتھہ پانون
ناک کان کاٹکے اور آنکھین اور زبان نکال کر شتر پر لادکر میرے پاس لے آؤ پس کافرون
نے جاکے انکو اسیطرح لائے اور کافر سب بولے اب ہم شمعون کے ہاتھہ سے بچے جب انکو بیدست و
پا اور زبان کٹی ہوئی اور آنکھین کھدی ہوئین صرف ایک دہڑ دیکھا بادشاہ عموزیہ کے سامنے لیجاکر
رکھا ہر شخص کہنے لگا کہ میرے باپ کو اسنے مار ڈالا ہی اور کسنے کہا کہ میرے بھائی کو مارا ہی
اور ہر شخص دعوی کرنے لگے پس جب دیکھا کہ دھڑ مین ہنوز رمق جان باقی ہی کہنے لگے اسکو
کسی عذاب سے نکالڈالو تب کافرون نے دریا کنارے لیجاکے بالاخانے پر سے انکو دریا مین گرادیا
خدا کے حکم سے جبرئیل نے شمعون کو ہوا پر اٹھا لیا اور تمام ہاتھہ پانون آنکھہ ناک کان غرض جو جو
اعضا انکا دھڑ سے کافرون نے جدا کیا تھا خدا کی قدرت سے سب انکا جا بجا مقامون مین لگ گیا
جبرئیل نے کہا ای شمعون خدا نے تمکو بہت قوت دی ہی اُٹھہ کھڑے ہو جاؤ اور اس ملعون کے
مکان کا ستون پکڑکے تمام حصار اور مکانون کو کھود کے دریا مین ڈالدو تب شمعون نے اللہ
کو یاد کرکے حصار اور مکان اور تمام زمین شہر کی کھود کر مع کفار اُسکے اٹھا کر دریا مین ڈالدیا
ایسا کہ ایک متنفس اور شہر کا نام ونشان باقی نہ رہا اور شکر خدا بجا لائے اور اپنے گھر پر جاکے
اپنی بی بی کو مار ڈالنے کا قصد کیا خدا کے حکم سے جبرئیل نے آکے کہا کہ تم کو خدا فرماتا ہی کہ اپنی
بی بی کو مت مارو اذیت مت دو کیونکہ اسنے نادانی سے بادشاہ عموزیہ کی صلاح سے تمکو باندھکے

اسکے حوالے کیا تھا اور عورت ناقص العقل ہوتی ہی اسکی تقصیر معاف کروا اُسے پیار کرو خدا مالک ہی
یہانتک تھا قصص الانبیا مین قصہ شمعون نبی کا اور بعضے کتابون مین جیساکہ تفسیر مرادیہ اور جامع
التواریخ اور سوا اسکے شمعون نبی کرکے نہین لکھا ہی کہ بلاد حرب مین قوم بنی اسرائیل مین شمعون
نام کا ایک زاہد عابد پارسا تھا اسکو اللہ نے بہت زور دیا تھا اور اسکی نیک کاری اور نیک
نیتی کے سبب تا نیا ہزار مہینے کی عمر اسکو بخشی ہزار مہینے تک دن کو روزہ رکھتے اور شب کو عبادت
کرتے اور کافرون سے جہاد کرتے ایسے ایسے کام کرتے ثواب پاتے ایکدن اسکی بی بی نے کافرونکی
صلاح سے کافرونکے ہاتھ انکو مروا ڈالا اسکا ذکر تفسیر مرادیہ مین لکھا ہی چنانچہ سب کو معلوم ہے فقیر نے یہان مختصر کیا طول نہ دیا

بیان تولد بی بی مریم رض کا

خبر مین آیا ہی کہ زکریا کیوقت مین بنی اسرائیل کی قوم مین سے حنہ نام ایک عورت تھی وہ بڑی زاہدہ تھی
اور اسکے شوہر کا نام عمران بن ماثان حضرت سلیمان کی اولاد مین تھے کہتے ہین کہ اس حنہ سے پہلے ایک
بیٹی تولد ہوئی تھی نام اسکا اشیاع تھا وہ حضرت زکریا سے بیاہی تھی اور بعضے کہتے ہین کہ حنہ کی بہن
سے زکریا کا بیاہ کیا تھا غرض حنہ جب آخر عمر مین حاملہ ہوئی بیت المقدس مین جاکے خدا کی بندگی
مین مشغول رہی اور نذر کی یارب میرے پیٹ مین جو لڑکا ہوگا مین نے تیرے نذر کیا کہ اس بیت المقدس
کی خدمت کرے اور تیری یاد مین رہے اور دنیا کا کام نہ کرے حق تعالی فرماتا ہی اِذْ قَالَتِ امْرَاَةُ عِمْرٰنَ
رَبِّ اِنِّی نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا الخ جب کہا عمران کی بی بی نے نام اسکا حنہ تھا ای پروردگار
میرے تحقیق مین نے نذر کی واسطے تیرے جو کچھ میرے پیٹ مین ہی آزاد کیا ہوا خدمت سے سو
قبول کر مجھ سے تحقیق تو ہی ہی سننے والا اور جاننے والا کہتے ہین کہ اس امت مین یون دستور
تھا کہ بعضے لڑکون کو مان باپ اپنے حق سے آزاد کرتے تھے اور اللہ کی نیاز کرتے پھر تمام عمر اُنکو
دنیا کے کام مین نہ لگاتے اور وہ ہمیشہ مسجد مین عبادت کرتے پس عمران کی بی بی کو حمل تھا اُسنے
نذر کی کہ حمل مین جو لڑکا جنون گی خدا کی نذر ہی بعد نو مہینے کے ایک لڑکی جنی نام اسکا مریم ہی حنہ کا
دل سست ہوا اسکا مطلب تھا بیٹا پس بیٹی ہونے سے ناخوش ہوئی کہ میری نذر پوری نہ ہوئی کیونکہ

لڑکی نذر کرنے کا دستور نہ تھا پس رو بسوے آسمان کرکے کہا قوله تعالیٰ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ الخ پس جب اسکو جنی بولی ای رب مین نے یہہ لڑکی جنی اور اللہ کو بہتر معلوم ہی جو کچھہ جنی اور نہین ہی مرد مانند عورت کے اور تحقیق مین نے نام رکھا اسکا مریم اور مین تیری پناہ مین دیتی ہون اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود سے پس ندا آئی ای حنہ مین نے قبول کیا مریم کو اگرچہ وہ مرد نہین اچھی طرحکا قبول کرنا اور بڑھایا اسکو اچھی طرحکا بڑھانا اور سپرد کی اسکو زکریا کو جب بی بی مریم سات برس کی ہوئی قابل خدمت کے ہوئی تب اسکی مان نے اسکا ہاتھہ پکڑکے اور لوٹا اور جانماز لیکر بیت المقدس مین زکریا کے پاس گئی سلام کیا اور کہا ای نبی اللہ مین نے نذر کی تھی کہ اگر میرے پیٹ سے لڑکا پیدا ہوگا تو مین اس مسجد اقصیٰ کی خدمت مین دونگی جب لڑکی جنی مین نے مریم نام رکھا اور آپکے پاس لائی ہون کہ اس مسجد مین رہے اور اسکی خدمت کرے اور زکریا نے مسجد کے مصلیون سے پوچھا کہ اسکی پرورش اور خبرداری کون کریگا تب وہان کے ہر شخص کہنے لگے کہ مین اسکی خبرداری کرونگا آخر سبھون مین نزاع ہوئی کسی نے کہا کہ میرے حوالے کرو اور کسی نے کہا مجھے دو تب بات اس پر ٹھہری کہ ہر شخص اپنا اپنا قلم آہنی کہ جس سے توریت لکھی جاتی ہی ایک لگن پانی بھر اس مین ڈالدو جسکا قلم پانی کے اوپر رہیگا نہ ڈوبیگا وہ شخص کفیل مریم کا ہوگا چنانچہ حق تعالیٰ نے اپنے کلام مجید مین فرمایا ہی إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ جب ڈالنے لگے قلم اپنے کہ کون پالے مریم کو خلاصہ یہہ ہی مسجد کے بزرگون نے جب حضرت مریم کی مان کا خواب سُنا تو سب لگے چاہنے کہ ہم پالین مریم کو آخر فیصلہ اسپر ہوا کہ ہر ایک نے ایک طشت مین اپنا قلم پانی مین ڈالا سبکا قلم ڈوبا حضرت زکریا کا قلم اُلٹا اوپر کو بہا تب اُنھین کی طرف پالنا ٹھہرا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا یعنے کفیل ہوا مریم کا زکریا اور قلم نے زکریا سے کہا ای نبی اللہ اس لڑکی کو خدا نے آپہی کا ذمہ کیا پالنے کو اُنکی مان نے خواب مین دیکھا کہ اگرچہ یہہ لڑکی ہی اللہ نے اسکو نیاز مین قبول کیا اُسے مسجد مین لیجاکے رکھو پس مسجد کے بزرگون نے پہلے کہا تھا کہ لڑکی کو مسجد مین رکھنا درست نہین جب اسکا خواب سنا تب قبول کیا اور کہتے ہین کہ حضرت زکریا کی عورت بی بی مریم رضہ کی خالہ تھی

وہی پالنے لگی ان کیواسطے مسجد مین ایک حجرہ بنادیا دن کو مریم وہان عبادت کرتی اور رات کو حضرت زکریا اپنے ساتھ لیجاتے ایکدن زکریا نے حضرت مریم رض کو مسجد مین ایک حجرے کے اندر رکھکے قفل کرکے گھر کو چلے گئے تین دن تک مریم اُس مین بند رہی چوتھے روز حضرت زکریا کو یاد ہوا کہ مریم کو مسجد کے اندر حجرے مین بند کر آیا ہون آہ مار کے اُٹھے افسوس کرنے لگے کہ مین نے کیا کام کیا کہ لڑکی کو بیگناہ بھوکھی پیاسی کو کوٹھری کے اندر بند کرکے آیا ہون شاید مرگئی ہوگی جلد سے جاکے مسجد کے حجرے کا دروازہ کھولکے دیکھتے ہین کہ انواع و اقسام طرح بطرح کا کھانا اور میوے اسکے سامنے دھرے ہین اور مریم نماز پڑھتی ہین جب نماز سے فراغت کی زکریا نے پوچھا ای مریم رض یہہ کھانا اور میوے اس مقفل کوٹھری کے اندر کہان سے آیا کون لایا وہ بولی اللہ کے یہان سے آیا فرشتے لاتے ہین قولہ تعالیٰ کُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ جسوقت آتا زکریا مریم کے حجرے مین پاتا اس پاس کچھ کھانا بولا ای مریم رض کہان سے آیا تجھ کو یہہ کھانا بولی اللہ کے پاس سے آیا اللہ رزق دیتا جسکو چاہے بیحساب مریم نے اسواسطے رزق بیحساب کہا کہ کھانا بہشت سے آیا تھا اور نعمت بہشت کی بیحساب ہے پس حق تعالیٰ نے مریم رض کو تین رات دن بہشت کے کھانے سے پرورش کی بعد اسکے فرشتون نے کہا قولہ تعالیٰ وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ الخ اور جسوقت کہا فرشتون نے ای مریم تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا تجھ کو اور پاک کیا تجھ کو ساری جہان کی عورتون سے ای مریم بندگی کر اپنے رب کی اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والون کے ہی خطاب خاص مریم پر ہوا تھا یہانتک تھا قصہ مریم کا واللہ اعلم بالصواب

بیان تولد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

مروی ہے کہ مریم رض کی عمر جب چودہ برس کی ہوئی اور غسل حیض کیواسطے نکلکر اس سمت مین کہ جسکو عین سلوان کہتے ہین گئین ان کی بہن اشیاع زکریا کی بی بی تھی اسکے گھر مین غسل حیض کو گئین یہہ پہلا حیض تھا جب غسل حیض سے فراغت کی ایک جوان خوبصورت اجنبی پیچھے کھڑا ہوا دیکھا وہ جبرئیل تھے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا پھر بھیجا ہمنے طرف مریم رض کے روح اپنے کو پس صورت

پکڑلی واسطے اسکے تندرست آدمی کی جوان خوبصورت مریم دیکھکے ڈری اور کہا قولہ تعالیٰ قَالَتْ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ہ کہنے لگی مریم رض تحقیق مین پناہ پکڑتی ہون ساتھ رحمٰن کے
تجھسے اگر ہی تو پرہیزگار اور بعضون نے روایت کی ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص فاسد فاسق
تھا معروف مشہور نام اسکا یوسف تھا وہ ستار کا کام کرتا تھا مریم رض نے دریافت کیا شاید وہ یہی
ہی اسلیئے ڈری حالانکہ وہ جبرئیل تھے مریم سے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ قَالَتْ
اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ الخ کہا جبرئیل نے مین توبھیجا ہوا ہون تیرے رب کا دیجاونگا تجھکو ایک لڑکا ستھرا
آخر مریم بولی کہانسے ہوگا مجھکو لڑکا اور چھوا نہین مجھکو آدمی نے اور کبھی نہ تھی مین بدکار پھر جبرئیل نے
کہا قولہ تعالیٰ قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ الخ بولا جبرئیل نے اسیطرح فرمایا تیرے رب نے وہ مجھپر آسان
ہی اور ہم اسکو کیا چاہین لوگون کے لئے نشانی بن مان باپ کے لڑکا پیدا ہوگا اللہ کی قدرت سے
اور تجھپر مہر اللہ کی طرف سے اور یہہ کام ٹھہر چکا ہی کہتے ہین کہ حضرت آدم کی پھونک جبرئیل نے
خدا کے حکم سے مریم رض کے گریبان مین ڈالدی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ مریم کے پیٹ
مین جبرئیل نے ہوا پھونکی تھی کہتے ہین کہ جب ہوا یا پھونک مریم کے پیٹ مین پھونکی اتبک وہ رحم
مین نہ پہنچی تھی آواز آئی کہ خدا واحد ہی اور مین اسکا بندہ ہون بعد اسکے مریم مسجد اقصیٰ مین جاکے
عبادت مین مشغول ہوئین اور یہہ حقیقت اپنی کسی سے ظاہر نکی عبادت کرتی اور راتدن روتی تھین
اور یہہ کہتی تھی یا رب جو حادثہ مجھپر ہوا ہی ایسا کسی پر نہو مین بیگناہ لوگون مین رسوا ہوئی ہون
اور میرے مان باپ بھی میرے واسطے خلق مین رسوا ہوئے پس بعد چند روز کے یہہ راز بنی اسرائیل
مین ظاہر ہوا کہ مریم رض کنواری باکرہ حمل سے ہی تب یہودیون نے بی بی مریم کو تہمت دینے لگے اور
نصیحت ملامت کرنے کہ ای مریم یہہ حمل تو کہان سے لائی تو نے بدکام کیا اس کا کچھ جواب نہ
دیتی تھین خاموش رہتی تھین جب حمل نو مہینے کا ہوا قریب جننے کے ہوئی بحسب الہام الٰہی
بیت المقدس سے چپکے نکلکر ایک میدان کی طرف گئین ایک درخت خشک خرمیکا تھا اسکے نیچے
جا بیٹھی چنانچہ حقتعالیٰ نے فرمایا فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ الخ پس لے آیا اسکو جننے کا

درد ایک کھجور کی جڑ مین مریم بولی کسیطرح مین مرچکتی اس سے پہلے اور ہو جاتی بھولی بسری خلق کے دل سے تو یہہ حال مجھپر نہ گذرتا کہتے ہین کہ پہلے جو شخص بی بی مریم کے حمل سے واقف ہوا وہ یوسف ستار تھا اور بی بی مریم کا خلیرا بھائی تھا اسنے مریم سے کہا ای مریم تیری پارسائی اور زہد مین مجھکو شبہ ہے یہہ حمل کہان سے تونے لائی تب حضرت مریم صادقہ نے اسے ساری حقیقت اپنے حمل کی بیان کی اور جب وقت ولادت حضرت عیسیٰ کا قریب ہوا حسب الہام الٰہی اسنے یوسف مذکور کو لیکر بیت المقدس سے نکلکر وہان سے چھہ کوس بیت اللحم ایک قریہ ہے وہان جاتے ہی درد زہ سے بیقرار ہوئی تب ایک درخت خشک کھجور کی جڑ مین پشت لگا کے بیٹھہ گئین وہین عیسیٰ پیدا ہوئے اور وہ درخت خرما فوراً خدا کی مہر سے تازہ ہوکر اسمین کھجورین لگین اور اسکے نیچے ایک چشمہ جاری ہوا اتنے مین فرشتے اور حورون نے بہشت سے آکے رفع حاجت ان کی کی آب حوض کوثر سے لاکے سروتن عیسیٰ کا دھلائے اور پیرہن بہشت کا پہنا کے ان کی گود مین دئیے یہہ جامع التواریخ سے لکھا ہے اور حق تعالیٰ فرماتا ہے فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِیْ الخ پس آواز دی اسکو اسکے نیچے فرشتے نے کہ غم نہ کھا ای مریم تحقیق کردیا ہے تیرے رب نے ایک چشمہ زمین مین پس جب نگاہ کی مریم نے ایک چشمہ دیکھا اور اسکے بیٹے عیسیٰ نے آہ مار کر روئے کہا ای مان میری کوئی نہین کہ تم کو مبارکبادی دے ای مان میری چشم مین تمھاری ٹھنڈک ہو جیو میرے آنیسے پس بی بی مریم یہہ مبارکبادی اپنے بیٹے سے سنکے بہت خوش ہوئین اور جب کھانیکی انکو اشتہا ہوئی بھوک لگی تب غیب سے یہہ آواز آئی قولہ تعالیٰ وَهُزِّیْٓ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ الخ اور ہلا ای مریم اپنی طرف کھجور کی جڑ اسے گرین تجھپر پکی کھجورین اب کھا اور پی اور آنکھہ ٹھنڈی رکھہ مسیح سے پس مریم نے جب درخت خرما کی طرف نظر کی تازہ خرما دیکھا جناب باری مین عرض کی ای رب جسوقت زکریا نے بھولے سے تین دن تک بیت المقدس مین کوٹھری کے اندر مجھہ کو بند کرکے رکھا تھا اسوقت تونے بیرنج و محنت مجھہ کو روزی پہنچائی اور اسوقت حکم ہوا درخت سے کھجور اتار کے کھانیکو ای رب اسوقت بھی اپنی عنایت سے بے رنج و محنت روزی دے تب جل و علا سے یہہ خطاب آیا ای مریم اسوقت تو

سوائے میرے اور کسیکو دوست نہین رکھتی تھی اور اب تیرا دل تیرے فرزند کے طرف مایل ہوا اب تجھہ کو لازم ہے کہ تو اپنی محبت اور کسب سے کھا اور پی اور اپنے فرزند سے آنکھہ ٹھنڈی رکھہ اور جا طرف بیت المقدس کے اپنی جگہہ پر اور کسی سے مت بول جب تجھسے کوئی آدمی پوچھے تو کہہ قولہ تعم فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُولِی اِنِّی نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا الخ ای مریم سو کبھی تو دیکھے کوئی آدمی تو کہیو مین نے مانا ہے رحمان کا روزہ سو بات نہ کرون گی آج کسی آدمی سے پس خدا کے فرمانے سے مریم حضرت عیسیٰ کو گود مین لیکے آئی شہر بیت المقدس مین چنانچہ قولہ تعالیٰ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ الخ پس گود مین لیکر آئی مریم اپنے لوگون کے پاس پس یہودیون نے کہا ای مریم تحقیق تو لائی ہے ایک چیز عجب ای بہن ہارون کی نتھا تیرا باپ برا آدمی اور نہ تھی تیری ماں اگرچہ بی بی مریم ہارون کی بہن نہ تھی لیکن اسواسطے کہا کہ مریم حضرت ہارون کی اولاد مین سے تھین پس مریم نے لوگون کو حضرت عیسیٰ کی طرف اشارہ کیا کہ اسّے پوچھو مین روزہ دار ہون آج کسی سے نہ بولون گی قولہ تعالیٰ فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ الخ پس ہاتھہ سے بتایا مریم نے اس لڑکیکو وے بولے ہم کیونکر بات کرین اس شخص سے کہ وہ گود مین ہے لڑکا تب یہودیون نے لڑکیکے چھو لیکے پاس جاکے پوچھا ای لڑکے کہہ تیرا رب کون ہے اسوقت حقتعالیٰ نے زبان تکلم حضرت عیسیٰ کو دی حضرت نے انسے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ اِنِّی عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِی نَبِیًّا الخ عیسیٰ بولا مین بندہ ہون اللہ کا مجھہ کو اسنے کتاب دی ہے اور مجھکو نبی کیا اور بنایا مجھہ کو برکت والا جس جگہہ مین ہون اور تاکید کی مجھہ کو نماز کی اور زکوٰۃ کی جبتک مین رہون جیتا اور سلوک والا اپنی مان سے اور نہین بنایا مجھہ کو زبردست بدبخت اور خدا کا سلام ہے مجھہ پر جسدن مین پیدا ہوا اور جسدن مرون اور جس روز اٹھہ کھڑا ہوؤن جی کر قبر سے جب یہودیون نے یہہ کلام معجز التیام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سنا تعجب کیا کہ یہہ نبی ہوگا اور لوگون نے جو تہمت دی تھی وہ سراسر کذب اور بہتان ہے پس مریم رض حضرت عیسیٰ کی پرورش اور تعہد مین رہی جبتک وہ نابالغ تھے اور ہر روز عیسیٰ کے گہوارے کے پاس بنی اسرائیل آکے بیٹھتے اور حضرت عیسیٰ انھون کو توراۃ پڑھکے سناتے جب بالغ ہوئے خدا کی طرف سے انپر وحی

نازل ہوئی ای عیسیٰ تو بنی اسرائیل کو اپنے خدا کی طرف دعوت کر پس حضرت نے سب کو بلایا اور
راہ ہدایت کی بتائی انھون نے نمانا اور کہنے لگے کہ ہم اپنا دین موسیٰؑ کا چھوڑ کے ہم ایسے بیدینی
بات کیون سنین پس حضرت عیسیٰ بیزار ہوکر شہر سے نکلکر گانؤن کی طرف گئے وہان دھوبیون کو
کپڑے دھوتے دیکھا کہا کہ تم کپڑے کیون دھوتے ہو دل اپنا دھوکر پاک صاف کرو کفر سے انھون
نے کہا ہم کس چیز سے دل اپنا پاک کرین عیسیٰ نے فرمایا اس کلمہ سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عِیْسٰی رُوْحُ
اللّٰہِ پس دھوبیون نے عیسیٰ کا کلمہ پڑھکے دل کو کفر سے پاک کیا اور جسکا کپڑا دھلا نیکو لائے تھے
اسی کو پھیر دیا اور عیسیٰ کی امت مین داخل ہوئے اور انصار اپنے پھر وہان سے دریا کنارے
مچھوؤن کے پاس گئے وے دریا کنارے مچھلی پکڑتے تھے انھون نے اپنی نبوت ظاہر کی وے
کہنے لگے ای عیسیٰ جو جو پیغمبر آئے سبھون نے اپنے معجزے دکھائے اور تمھاری نبوت کی کیا
دلیل ہی ہمکو دکھاؤ تب عیسیٰ نے فرمایا قولہ تعالیٰ اِنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ عیسیٰ نے کہا ان سے یہہ
کہ بنا دیتا ہون مین تمکو مٹی سے جانور کی صورت پھر اس مین پھونک مارتا ہون تو وہ ہو جاوے اڑتا
جانور اللّٰہ کے حکم سے اور چنگا کرتا ہون جو اندھا پیدا ہوا اور کوڑھی کو اور جلاتا ہون مردیکو اللّٰہ کے
حکم سے اور بتا دیتا ہون تمکو جو کھاکر آؤ اپنے گھر مین اور جو رکھہ آؤ نشانی پوری ہی تمکو اگر تم یقین
رکھتے ہو اور سچ بتاتا ہون توراۃ جو مجھسے پہلے کی ہی اور اسواسطے کہ حلال کرون تمکو بعضے
چیز جو حرام تھی تمپر اور آیا ہون تم پاس نشانی لیکر تمھارے رب کی سو ڈرو اللّٰہ سے اور میرا کہا مانو
بیشک اللہ ہی رب میرا اور رب تمھارا سو اسکی بندگی کرو یہہ سیدھی راہ ہی پس ماہی گیرون نے کہا
قولہ تعالیٰ اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الخ جب کہا حواریون نے ای عیسیٰ مریم کے بیٹے
تیرے رب سے ہو سکے کہ اتارے ہمپر خوان بھرا آسمان سے کہا عیسیٰ نے ڈرو اللّٰہ سے اگر تم کو
یقین ہی کہا حواریون نے ہم چاہتے ہین کہ کھاوین اسی خوان سے طعام اور چین پاوین ہمارے دل
اور ہم جانین کہ تو نے ہمکو سچ بتایا اور رہین ہم تیری رسالت پر گواہ تب عیسیٰ نے میدان کیطرف
جاکے سر ننگا ہاتھہ اٹھا کے خدا سے دعا مانگی ای رب میرے تو واقف وبینا ہی جو حواریون نے ہمسے چاہا

ان کی قسمت مین اگر روز ازل سے تو نے مقدر کیا ہی تو انکے واسطے ایک خوان نعمت اپنے فضل سے
بھیج قولہ تعالیٰ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا الخ کہا
عیسیٰ مریم کے بیٹے نے ای اللہ رب ہمارے اتار ہم پر ایک خوان بھرا ہوا آسمان سے کہ وہ دن عید رہے
ہمارے پہلون اور پچھلون کو اور نشانی تیری طرف سے اور روزی دے ہمکو اور تو ہی ہی بہتر روزی
دینے والا اسوقت جبرئیل نازل ہوکے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ اللّٰهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَكْفُرْ الخ کہا اللہ
نے مین اتارونگا تمپر وہ خوان پھر جو کوئی تم مین ناشکری کرے اس سے پیچھے تو مین اسکو عذاب کرونگا
جو نہ کرونگا کسی کو جہان مین پس بعد اسکے ایک خوان نعمت گوناگون ان کے پاس اترا جب سرپوش
اٹھا کے دیکھتے ہین تو اس مین پانچ روٹیان اور ایک مچھلی تلی ہوئی جسمین کانٹے نہ تھے نہ استخوان
اور تھوڑی سی ترکاری اور ایک نمکدان مین نمک اور پانچ انار اور تھوڑے خرمے اور زیتون
اور بہت چیزین تمام بنی اسرائیل نے دیکھا اس سے انھون نے کچھ نہ کھایا اور کہنے لگے ای عیسیٰ
ہم دیکھین کہ اس تلی مچھلی کو تو اپنے معجزے سے زندہ کر تب ہم تم پر ایمان لاوینگے پس عیسیٰ نے اس تلی
مچھلی پر کچھ پڑھکے پھونکا خدا کے حکم سے وہ مچھلی جی اٹھی خشمناک ہوکر کود پڑی ان سب کے بیچ مین
ستر آدمی اسکے صدمے سے مر پھر جب دعا کی ویسی ہی تلی ہوگئی یہہ معجزہ سب بنی اسرائیل نے دیکھا پس حضرت
علیسٰی وہ خوان نعمت پر کھانیکو بیٹھے اور بعضے غریب مریض وہ بھی حضرت کے ساتھ بیٹھگئے اور جو مغرور تھے
نہ کھائے اور جو غریب نے کھایا وہ غنی ہوا اور جو اندھے نے کھایا بینا ہوا اور جو کوڑھی نے کھایا آرام
پایا رات تک وہ خوان دھرا تھا بھر النعمت سے بعد اسکے آسمان پر چلا گیا لوگون نے دیکھا جن لوگون نے
نہ کھایا تھا پیچھے وہ پشیمان ہوئے کہ بہشت کی نعمتون سے ہم محروم رہے پھر خدا کے حکم سے دوسرے
دن پھر وہ خوان بہشت سے آیا پس تونگر اور درویش ستر ہزار آدمی ملکے وہ ماہی تلیدہ اور ترکاری
اور وہ پانچ روٹی اور انار غرض سب کچھ کھائے ذرا اس سے کم نہ ہوا خوان بھرا رہا جسکو ذوق
شیرینی سے تھا اسکو وہی ملا اور جسے ترشی سے ذوق تھا اسکو ترشی حاصل ہوئی اور جسکو نمکین کا
لہیہ نمکین ملتا اسیطرح تین دن تک خوان آسمان سے آتا جاتا تھا لوگ اس شہر کے جتنے تھے سب

آسودہ ہو کے کھاتے اور بعضے روایت مین آیا ہی کہ چالیس دن تک خوان آسمان سے آتا رہا اور سب
اہل شہر کھاتے رہے مگر خدا کے فضل سے کچھ کم نہوا بنی اسرائیل یہہ معجزہ دیکھکے بعضے ایمان لائے
اور بعضے نہین اور جو نہ لایا شکل اسکی سور اور بھالو کی ہوگئی اور جو ایمان لائے تھے انپر رحمت الٰہی
نازل ہوئی خبر مین آیا ہی کہ سات سو آدمی ان مین سے مسخ ہوکے سور اور بھال کی صورت ہو گئے تھے
اور سب مومنون نے نور اسلام سے سعادت دارین حاصل کئے مروی ہی کہ ایکروز عیسےٰ مومنون کو
لیکر ایک میدان کی طرف سیر کو گئے ایک بوڑھی کو دیکھا حضرت نے پوچھا تو کہان سے آئی اسنے کہا
مین اپنے گھر سے آتی ہون دوسرے مکان پر جاؤنگی یہہ سنکے حضرت عیسیٰ نے کہا لَيْسَ مَكَانٌ لِابْنِ مَرْيَمَ یعنی نہین
مکان مریم کے بیٹے کیواسطے پس مومنون نے کہا یارسول اللہ آپ اگر فرمائین تو آپکے واسطے ہم ایک مکان تیار کرین
حضرت نے فرمایا میرے پاس دولت نہین انھون نے کہا دولت ہم دینگے حضرت نے فرمایا ای یارو گھر بنانیکو مین
جہان کہون وہان بناؤ تب دوسرے دن مومنون نے عیسیٰ کے لئے بہت روپئے لیکے آئے اور آپنے فرمایا آؤ
میرے ساتھ بتلادون تب دریا کے کنارے لیجا کے موجکی جگہہ بتادیا کہ یہان پر میرے واسطے مکان بناؤ انھون نے کہا ای حضرت
یہہ جاے مخوف ہے یہان موج پر کیونکر مکان بنے گا اور ٹھہریگا تب حضرت نے کہا ای یارو جان لو دنیا بھی
جائے خوف ہی موج مارتی ہی اس گرداب موج مین گھر بنا کے کوئی رہا نہین اور نہ رہیگا اسجگہہ مترجم نے
اس شعر کو مناسب دیکھا مندرج کیا **بیت** درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار کہ پیدا نشد تختہ بر کنار دنیا
مین عمارت بنانا کچھ فایدہ نہین بلکہ آخرت کی عمارت بنانا چاہئے جو ہمیشہ رہیگا ہی منقول ہی کہ عیسیٰ کے
وقت مین ایک عورت نیکبخت تھی ایکدن روٹی گرم کرنے کے لئے چولھے مین آگ سلگا کے چاہتی تھی کہ
روٹی گرم کرے اتنے مین نماز کا وقت ہوا نماز پڑھنے لگے جب نماز سے فراغت کی دیکھتی ہی کہ اپنا لڑکا
چولھے کے اندر آگ مین کھیل رہا ہی جلدی سے اٹھا لیا اور اپنے شوہر سے یہہ ماجرا کہا اسنے جا کے حضرت
عیسیٰ سے بیان کیا حضرت نے کہا کہ تمھاری عورت کو یہان بلا لاؤ اس سے حال پوچھکے مین تمسے کہون گا تب
وہ عورت آئی حضرت نے پوچھا تو نے خدا کا کیا کام کیا یہہ مرتبہ تجھکو ملا کہ لڑکا بچا وہ بولی خدا عالم
الغیب ہے مین کچھ نہین جانتی ہون مگر چار بات اوّل اسکی نعمت پر شاکر ہون دوسری اسکی بلا مین صابر ہون

چوتھا آخرت کا کام دنیا کے کام پر مقدم جانتی ہون اگرچہ کار دنیا فوت ہو جاوے یہہ سنکے حضرت عیسیٰ نے کہا یہہ باعث ہی محفوظیت کا یہہ عورت اگر مرد ہوتی تو اسپر وحی نازل ہوتی مروی ہی کہ ایکدن عیسیٰ نے گورستان کی طرف جا کے دیکھا ایک شخص کی قبر سے نور چمکتا ہی حضرت نے دعا کی اسوقت قبر پھٹ گئی اور ایک شخص اس سے نکل آیا نور کی چادر اوڑھکر عیسیٰ نے اُس سے کہا کہ تجھکو یہہ بزرگی کس عمل سے ملی اس نے کہا ایک لڑکا میرا دنیا مین صالح تھا اس نے میرے حق مین دعا کی حقتعالی نے اُسکی دعا قبول کی اور جو گناہ مین نے دنیا مین کیا تھا سو خدا نے معاف کیا اور مجھپر رحمت فرمائی تب عیسیٰ نے کہا کہ سچ ہی دعا بیٹا بیٹی کی اپنے مان باپ کے حق مین قبول ہوتی ہی خبر مین ہی کہ مردے سب اپنے فرزند صالح کا فخر اور ناز کرتے ہین کہ میری اولاد میرے حق مین دعا کریگی ہم نجات پائینگے واللہ اعلم بالصواب

بیان ملاقات حضرت عیسیٰ کا جمجما بادشاہ سر بوسیدہ سے اور گفتگو کرنا اس سے

کعب الاحبار مین لکھا ہی کہ ایکدن عیسیٰ علیہ السلام بیابان شام مین سے جاتے تھے راہ مین ایک بوسیدہ کی ہڈی ملی جناب باریمین عرض کی یا الٰہی یہہ کسکا سر راہ مین پڑا ہوا ہی تو اسکو زندہ کر کہ مجھسے بات کرتے یہہ شخص کون تھا دنیا مین کیا کام کرتا تھا کس گناہ سے کھوپری اسکی راہ مین پڑی ہی جو بات مین اس سے پوچھون سو جواب دے ندا آئی ای عیسیٰ تو جو اس سے پوچھیگا تجھکو جواب دیگا تب عیسیٰ نے سر بوسیدہ سے پوچھا ای کھوپری خدا کے حکم سے تو ہمسے بات کر تب کھوپری نے خدا کے حکم سے پہلے یہہ کلمہ کہا اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ عِیْسٰی رُوْحُ اللہِ کھوپری نے کہا یا حضرت آپ کیا پوچھتے ہین ہمسے پوچھئے تب حضرت نے اُسے پوچھا تو مرد تھا یا عورت سعید تھا یا شقی مقبول یا مردود تونگر تھا یا غریب نیک تھا یا بد دراز قد تھا یا کوتاہ سخی تھا یا بخیل اور نام تیرا کیا تھا تب کھوپری نے کہا ای حضرت مین بادشاہ تھا اور نام میرا جمجما مین مرد سخی تھا اور سعید اور مقبول و نیک اور دراز قد تھا اور کئی بادشاہ زیر فرمان میرے تھے دولت اور دنیا سب مجھکو حاصل تھی کسی بات کا غم نتھا ہمیشہ عیش و نشاط مین رہتا تھا پانچہزار غلام میرے عصا بردار جوان خوبصورت سُرخ قبا پوش اور پانچہزار

غلام سلام

غلام میرے عصا بردار جوان خوبصورت سرخ قبا پوش اور پانچہزار غلام سفید قبا پوش باشمشیر
ہند داہنے بائین کھڑے رہتے اور پانچسو غلام ماہرو بانائے ترانہ ساز اور پانچسو غلام باچنگ و
چغانہ میری خدمت مین مدام حاضر رہتے اور ہزار لونڈیان ترکی خوش آواز گائن تھین اور ہزار
لونڈیان ہمجنس ہمقد ہمرنگ رقص کرتی تھین ایسا کہ مرغان ہوا اور چرندہ اور درندہ دیکھکے کھڑے
رہتے اور آدمی سکتہ کے عالم مین رہجاتے ای پیغمبر خدا اگر مین تمام اوصاف حشمت اپنا بیان کرون
تو آپ تعجب کرینگے اور جب مین شکارگاہ مین برائے شکار جاتا تھا ہزار گھوڑے بازین زرین ساتھ
میرے رہتے اور چار ہزار میر شکار سفید قبا پوش و تاج مکلل بر سر باز و بہری و شاہین لیکے میرے ساتھ
چلتے اور چار ہزار غلام کمر زری کلاہ گوشہ قبا پوش میرے آگے اور چار ہزار پیچھے اور چار ہزار غلام
باسلاح داہنی طرف اور چار ہزار بائین طرف چلتے تھے اور دس ہزار کتے شکاری زرین قلادہ
اور دس ہزار چیتے ساتھ رہتے ای پیغمبر خدا اگر تم صفت شکارگاہ کی مین بیان کرون تو آپ تعجب کرینگے
اور مشرق سے مغرب تک میری بادشاہت تھی لشکر بشمار تھا اسکے لکھنے سے وزیر و دبیر عاجز رہتے
اور ہزار بادشاہ اور ملک میرے زیر فرمان تھے بزور شمشیر لئے تھے اور اگر صفت اس زور اور
لڑائی کی بیان کرون تو آپ سنکے متعجب رہینگے کسی کو طاقت نتھی کہ ہمسے مقابلہ کرے چار سو برس
تک مین نے بادشاہی کی ایکدن بھی مجھکو غم و رنج نہوا کسی بات کا اور مین جوانمرد و عالی ہمت تھا
جمال و کمال و خوبی مین بے نظیر تھا کوئی میرے برابر نہ تھا جو شخص میری طرف نگاہ کرتا متحیر رہتا
اور ہر روز فقیر محتاجون کو مین ہزار دینار دیتا اور بھوکون کو کھلاتا اور ہزار ننگون کو کپڑے دیتا
مگر مین خداے عز و جل کو نہین جانتا تھا بت پرستی کرتا تھا پس یہہ حقیقتین عیسی ع نے سر بوسیدہ سے
سنکے اور پوچھا کہ تیرے مرنیکو آج کتنے دن ہوئے اور کس حال مین تو مرا اور ملک الموت کی شکل و
صورت و ہیئت کیسی تو نے دیکھی سو بیان کر تب اسنے بیان کیا کہ ای پیغمبر خدا آج سو برس ہوے
میرے مرنیکو بات یہہ تھی کہ ایکدن مین گرما مین بیٹھا تھا گرمی نے سر پر صعود کی لشدت مین اٹھکے
وہان سے گھر پر گیا اور تمام اعضا مین میرے اسقدر سستی آئی کہ طبیعت میری بدمزا ہو گئی بستر شاہی پر

سور ہا حال متغیر ہوا وزیرونکو بلایا کہ میرا علاج کرو ہزار طبیب میرے نوکر تھے سب کو بلاکے مین نے
کہا کہ میرا علاج کرو تب چار دن تک طبیبون نے میری دار و درمن کی علاج نے مجھہ کو فایدہ نہ کیا
کوئی دوا مفید نہ پڑی اور پانچوین روز حال میرا ابتر ہوا زبان بند اور سیاہ ہوگئی اور بدن کانپنے
لگا آنکھون مین سیاہی چھاگئی روشنی جاتی رہی کچھہ سوجھتا نہ تھا بیہوشی آگئی اور اس حالت سکرات مین
ایک آواز آئی مین نے سنی کہ روح جمجما کی قبض کرکے دوزخ مین لیجاؤ پھر ایک لحظہ کے بعد ملک الموت
ہیبت ناک شکل مہیب ایسا کہ سر اسکا آسمان پر اور پاؤن تحت الثری مین میرے سامنے آکھڑے ہوئے
اور کئی منہہ انکے تھے مین نے دیکھا مارے ڈر کے اٹھے مین نے بہت الحاح و زاری کی نہ سنا عیسیٰ
نے کہا اے جمجما تمنے ملک الموت سے پوچھا تھا کہ اتنے منہہ کیون ہین اسکا کیا سبب ہے جمجما نے کہا
حضرت مین نے اس سے پوچھا تھا کہا کہ سامنے کے منہہ سے جان مومنون کی قبض کرتا ہون اور داہنے
طرف کے منہہ سے باشندہ عالم سموات کی ارواح قبض کرتا ہون اور جو منہہ کہ پیچھے کی طرف ہین اُنسے
کافرون اور مشرکون کی جان قبض کرتا ہون پھر عیسیٰ نے پوچھا کہ سکرات الموت تمپر کیسی گذری تھی
اور کس طرح جان تیری نکلی وہ بیان کر اسنے کہا مین نے عزرائیل کو دیکھا کئی فرشتے انکے ساتھ ہین
کسیکے ہاتھہ مین آگ کے گرز اور کسی کے ہاتھہ مین چھری اور تلوار اور کسیکے ہاتھہ مین شعلۂ آتش لیکر
آئے اور میرے بدن پر ڈالدئے مجھہ کو ایسا معلوم ہوا کہ اس سے زیادہ آتش تیز تر دوسری نہوگی
اگر ایک ذرہ اس سے زمین مین گرے تو ساری زمین کو جلاکے خاک کرے پس میرے تمام بدن کا
رگ و ریشہ پکڑکے جان تن سے کھینچنے لگے مین نے انسے کہا اے فرشتو مجھکو چھوڑ دو میری دولت
جتنی ہی تم میری جان کے بدلے لو پس یہہ بات سنتے ہی اسنے میرے منہہ پر ایک ایسا طمانچہ
مارا کہ تمام بدن کے جوڑ الگ ہوگئے اور کہا اے بدبخت بیشرم بیحیا تو جانتا ہی کہ حق تعالے
بعوض گناہ کافرون سے مال لیتا ہی پھر مین نے کہا کہ مجھہ کو چھوڑدے مین اپنی آل و فرزند خدا
کی راہ پہ قربان کرونگا اسنے کہا کہ خدا یتعالی رشوت نہین لیتا ہی اے پیغمبر خدا جان نکلنے مین
ایسی تکلیف گذری جیسا کہ ہزار شمشیر مجھپر ماری اور جان میری قبض کرکے لے گئے بعد اسکے مجھہ کو

لوگون نے کفن پہنا کے قبرستان مین لیجا کے مردون کے ساتھ گور مین سُلا کے مٹی ڈھانک کے چلے
آئے پھر گور مین جان میری آئی اور منکر نکیر اور موکلان فرشتے جو دنیا مین ساتھ میرے تھے وہ
آ کے مجھسے کہنے لگے کہ جو تمنے دنیا مین بھلا برا نیکی بدی کی تھی سو اب لکھو مزا اسکا چکھو پس لاچار مین
نے کفن کا کاغذ بنا کے اعمال اپنا بدست خود لکھا کہ فلانے روز فلانی گھڑی فلانے وقت یہہ کام مین نے
کیا تھا اور جو جو کردار اپنا بھولا تھا سو اُسوقت یاد آیا اور مین واحسرتا و یا ندامتا و امصیبتا
واویلا پکارتا ہوا منکر نکیر بصورت زشت میرے پاس آئے انکو دیکھتے ہی عقل و ہوش میرے جاتے رہے
کیونکہ ایسا کبھی کسیکو مین نے نہین دیکھا تھا اور انکے آجانیمین زمین شگاف ہو جاتی تھی اس ہیئت
اور ہیبت سے آ کے مجھ بدبخت کو قبر کے اندر بٹھا کے پوچھنے لگے مَن رَّبُّک یعنے تیرا خدا کون ہی مین نے
کہا کہ تم ہو یہہ کہتے ہی گرز آہنی سے مجھکو مارنے لگے اسکی ہیبت اور دھمک سے تحت الثریٰ تک ہلگئی
پھر مجھکو پوچھا دین سے مَن دینک یعنے کونسا دین ہی تیرا یہہ سنکے اور عقل و ہوش میرا باختہ ہوا زبان
بند ہو گئی پھر مجھسے کہنے لگے ای دروغگو تیرا خدا کون ہی مین نے کہا تم ہو پھر اُسنے ایک گرز آتشی
مجھپر مارا مین نے اف آہ کیا دریغا واحسرتا اگر پیدا نہوتا تو اچھا تھا کہان جاؤن کس سے فریاد
کرون کوئی سنتا نتھا مگر خدا رحمان اور رحیم ہی مین کچھہ جانتا تھا اور ہزار برس کی بادشاہی اور
دنیا کی خوشی اس عذاب گور اور سوال و جواب سے مجھپر تلخ تھی بعد اُسکے اُنھون نے یہہ کہا کہ غضب اللہ
کا اسپر ہو جو نعمت خدا کی کھاوے اور غیر کو پوجے پھر بعد ایک لحظہ کے مشرق اور مغرب کی زمین
آ کے مجھہ کو قبر مین دبانے لگی ایسا کہ تمام بدن کی ہڈیان میری درہم برہم ہو کر ٹوٹنے لگین پھر زمین
نے کہا ای دشمن خدا تو اِتنے روز میری پشت پر تھا کفر کرتا تھا مقصد میرا حاصل ہوا تو میرے
پیٹ کے اندر آیا قسم خدا کی مین اب تجھسے حق اللہ کا سمجھہ لونگی پھر اسکے بعد دو فرشتے آئے سیاہ
پوش خشمناک ہوا ایسا کبھی کسیکو مین نے نہین دیکھا تھا مجھہ کو یہان سے پکڑ کے عرش کے نزدیک لے گئے
میرے تئین بھروسا ہوا کہ مین خدا کی رحمت کی جگھہ آیا اتنے مین کنارہ سے عرش کے ایک آواز
آئی کہ اس شقی کو دوزخمین لیجاؤ اور عرش کے پاس چار کرسی جواہر کی مین نے دیکھی ایک پر ابراہیم

خلیل اللہ اور دوسری پر موسیٰ کلیم اللہ اور تیسری پر محمدؐ حبیب اللہ بیٹھے ہین اور چوتھی کرسی پر
ایک پیر مرد خشمناک بیٹھا ہی اور زبانۂ آتش اُسکے پاس ایستادہ اور سلاسلہ اور اغلال یعنے زنجیر سعیر
آتشی اس پاس موجود نام اسکا مالک مجھہ کو اس پاس لیگیا اور اُسنے دیکھتے ہی مجھکو ایک جھڑکی دی ایسی
کہ تمام بدن مین میرے لرزہ آگیا کانپنے لگا وہ بولا کہ اس بدبخت کو اس لوہے کی زنجیر سے باندھکر رکھو
پس مجھہ کو قید شدید مین رکھا ستر گز غبار کے نیچے بیٹھا پھر میرے بدن سے کھال نکالکر سانپ اور بچھو ان
کے بیچ مین اور ستر گز لمبی لوہے کی زنجیر سے باندھکے دوزخکے اندر ڈال رکھا الحضرت اگر اس
زنجیر کا ایک حلقہ زمین پر پڑ جاوے تو تمام خلایق روے زمین کی ہلاک ہو جاوے اور میری زبان پہر
کردے کچھہ بات نہین کرسکتا پھر حضرت عیسیٰ نے فرمایا ای جمجماہ آتش دوزخ کیسی تھی وہ بیان کر اسنے
کہا ای پیغمبر خدا دوزخکے درجات سات ہین ہاویہ سعیر سقر جحیم جہنم لظی حطمہ یہہ سب کے نیچے ہی
ای پیغمبر خدا اگر آپ اہل دوزخکو دیکھتے تو کہتے کہ اُنپر خدا کا غضب ہی کہ انکے نیچے اوپر داہنی بائین
آگے پیچھے دھونکتی آگ ہی اسکے اندر بھوکھے پیاسے لوگ جل رہے ہین وہان کھانا پینا اور سایہ نہین
ہمیشہ سوا غم کے خوشی و راحت نہین اور منہہ انھونکا سیاہ مانند انگار کے اور ہمیشہ گریہ و زاری
مین ہین اور توبہ وہان قبول نہین اور انھونپر ہر لحظہ آواز آتی ہی ای اہل دوزخ تمھارا طعام
ہمیشہ آتش دوزخ ہی تم لکڑی دوزخکی ہو جلتے رہو پھر مجھہ کو وہان سے ایک درخت آتشی کے پاس
اندر دوزخکے لیگئے اس درخت کا نام اللہ نے قرآن شریف مین شجرۃ زقوم فرمایا اور ہندی مین اُسے
سیہج کہتے ہین پس مین نے وہان کچھہ کھانیکو مانگا وہ درخت سیہج مجھہ کو لاکے دیا جب مین نے اُسکو
کھایا حلق بند ہو گیا نہ وہ نیچے اُترتا ہی اور نہ وہ اوپر آتا ہی مارے درد اور سوزش کے مین
چلاتا رہا کہ مجھکو پانی دے لقمہ بیچ حلق سے اُترے تب قدح بھر کے گرم پانی جہنم سے لا دیا جب
مین نے اسکو پیا گوشت پوست ہڈی تک جلکے خاک ہو گئی بس پیچھے ایک جھڑکی کی آواز آئی
مجھپر ایسی کہ جملہ گوشت پوست ہڈی رگین جیسی میری تھین ویسی ہو گئی جسم بن گیا اور پھر پانوٗنکے
تلوے سے سر تک میرے آگ لگ گئی جلتا رہا اور مین فریاد کرتا رہا ای قوم مجھہ کو کوئی چیز پہننے کو دو

کہ آتش دوزخ سے امان پاؤن تلوے میرے آگ سے جل رہے پھر مجھکو نعلین آتشی لا کے پہنا دیے
اور کہا کہ ای بد بخت جزا عمل کی چکھو اب سوا عذاب کے اور کچھ نہین ملیگا کیونکہ دنیا مین بد عمل کیا تھا
اور خدا کو نہین مانا تھا اور اسکے عذاب سے نہین ڈرا تھا اپنے خالق سے شرم اور اسکی عبادت نہین
کی تھی اور اسکی نعمت کا شکر بجا نہین لایا تھا اور اپنے بھائی برادر مومن مسلمانون کا مال زبردستی
سے چھین لیتے حرام خوری سے نہین ڈرتے اور مسلمانون کو ایذا دیتے بدی سے پرہیز نہین کرتے
ای پیغمبر خدا ایسی ایسی باتین مجھسے کہی اور نعلین آتشی مجھے پہننے کو دیے پس اسکی طپش سے مغز میرا سر سے
اور کان سے اور ناک سے نکل پڑا مین پژمردہ ہو گیا ای روح اللہ میرے کھانیکی چیز سوا آگ اور دود سیح کے اور کچھ
نتھا پھر وہان سے مجھکو ایک پہاڑ مین لیگیا اس پہاڑ کا نام سکرات ہے لنبائی اس کی تین ہزار برس کی راہ
اور اندر اسکے ستر چاہ آتشی تھے اور جتنے عذاب مجھپر گذرے اس مین مار کر دم لبیا رہتے تھے اور بچھوا ور
سانپ جب دانت نکالتے تو اُنکے دانت کے کٹ کٹاہٹ کا آواز سو برس کی راہ تک جاتا تھا اور جب کسی کو
کاٹتا تو وہ خاک ہو جاتا اور اگر اسکا زہر دانت کا ایک قطرہ روے زمین پر پڑے تو ساری زمین جلکر
راکھ ہو جاوے غرض ہر روز عذاب کوہ مجھپر تین سو مرتبہ سکرات موت ہوتی تھی پس سکرات کوہ ہی کا نام ہے
جسکو اس کوہ پر لیجاتا ہے وہ تلخی سکرات چکھتا ہے پھر مجھکو وہان سے ایک چشمے مین لیجا کے ڈالدیا جہنم
مین دوزخیون کے پاس جا پہنچا اور آواز اس چشمہ کی سو برس کی راہ تک جاتی ہے پھر حضرت عیسیٰؑ نے
جمجاہ سے پوچھا اس چشمے کا کیا نام ہے کہا اسکو غضبان کہتے ہین اسواسطے کہ وہ ہمیشہ غضبناک رہتا ہے یا
روح اللہ جو شخص خدا سے ڈریگا اور گناہ سے باز رہیگا وہ چشمہ عذاب کا اسپر آسان ہو ویگا جب عیسیٰ
نے اس چشمیکی بات سنی ہوش انکے جاتے رہے اور بہت روے اور ڈرے اور کہا ای جمجاہ اس چشمے کا کیا
تمپر عذاب گذرا سو بیان کرو اسنے کہا ای نبی اللہ اس چشمے کے عذابکا بیان اگر آپ سنیگے تو تعجب
کرینگے جب پاؤن مین نے اس چشمہ مین رکھا ہفتاد بار پوست میرے جسم کے گرم پانی سے جل گئے
اور مالک دوزخ نے جب مجھکو ایک جھڑکی دی اسکی ہیبت سے اس چشمہ مین گر پڑا اور غرق ہوا
یا روح اللہ مین کیا اس چشمیکا بیان کرون کہ عذاب اسکا سب عذابون سے عذاب اکبر ہے ایسا کہ ہڈیان میری

جل کے خاک ہوگئین اور اول جو عذاب مجھپر گذرتا تھا سو عذاب اصغر تھا ای پیغمبر خدا اگر سو برس
اسکی صفت کرون تو بھی تمام نہ ہوگی پھر مجھہ کو اس چشمہ سے نکالکر ایک چاہ مین لیجا کر ڈالدیا ایسا کہ
لنبائی اسکی ہزار برس کی راہ اسکو بیت الاحزان کہتے ہین اور اس چاہ کے کنارے ایک تابوت
آتشی رکھا ہوا طول اس کا تین سو کوس مجھہ کو اس تابوت کے اندر رکھا اور جب شیطانون نے مجھہ کو
دنیا مین خدا کی راہ سے بھٹکا کر گمراہ کیا تھا اور غرور مین ڈالا تھا انھون کو مجھپر موکل کیا آج چار برس
سے اس تابوت آتشی کے اندر مین ہون اسوقت ایک آواز عرش سے آئی کہ جمجماہ کو آج دنیا مین عیسیٰ کے
ڈالدو کیونکہ اسنے کچھہ ثواب کیا تھا دنیا مین بہت غلام اور لونڈی آزاد کیا تھا اور بھوکون کو کھلایا اور
پیاسون کو پلایا تھا اور ننگے کو کپڑا دیا اور غریب غربا پر مہربانی کی تھی اور مسافرون کی خبر لی تھی
روز ازل مین مین نے لکھا ہی کہ جمجماہ کو عذاب آخرت سے ایکبار رہائی کر کے دنیا مین پھر بھیجدونگا
یہہ کہتا تھا مین نے سنا عیسیٰ نے پھر جمجماہ سے پوچھا تم کس قوم سے ہو وہ بولا مین قوم سے الیاس
نبی کے ہون تب عیسیٰ نے فرمایا تم مجھسے کیا چاہتے ہو خدا سے کیا مانگتے ہو جمجماہ نے کہا یا نبی اللہ
الامان الامان تمکو خدا کی قسم ہے مجھہ بیچارہ گنہگار کے حق مین آپ دعا کرین کہ مجھہ کو اس عذاب سے اللہ نجات
بخشے زندہ کر کے پھر دنیا مین بھیجدے مین اسکی بندگی کرونگا اور اسی سے مدد چاہونگا اور دنیا اور آخرت
مین آپہی کا حق مجھپر ثابت ہو تب عیسیٰ نے اسکے حق مین اللہ سے دعا مانگی خدایا تو بے مثل بے مانند
سب بادشاہونکا بادشاہ ہی اور تو سب کا پیدا کنندہ اور مارنیوالا ہی اور سب کی فریاد سننے والا
ہی میری دعا قبول کر کے اس بیچارہ جمجماہ کو زندہ کر دنیا مین تیری عبادت کرے اور حق عبودیت
تیری بجالاوے تب حق تعالے نے فرمایا ای عیسیٰ مین نے روز ازل مین لکھا ہی کہ تیری دعا سے
مین اسکو زندہ کر کے پھر دنیا مین بھیجونگا اسکی توبہ قبول کرونگا اور عذاب سے خلاصی دونگا
کہ دنیا مین وہ سخی اور دوستدار فقیر مسکین کا تھا پس عیسیٰ نے یہہ کلام الٰہی سنکے شکر خدا بجالائے
اور خوش ہوکے جمجماہ کی ہڈیان پر کہا کہ ای ہڈیو گوشت پوست پشمین پراگندہ ہوئے خدا کے حکم
سے ایکجا جمع ہو تب خدا کے حکم سے اسوقت جتنی ہڈیان اور گوشت پوست پشمین جمجماہ کی تھین مٹنت

اصلی پر جسم مرکب بن گیا اور زندہ ہو کر یہہ کلمہ کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عِیْسٰی
رَسُوْلُ اللّٰهِ مین گواہی دیتا ہون خدا واحد ہی اور عیسیٰ رسول برحق ہی اور بہشت و دوزخ اور بعث
و نشر برحق ہی پھر بجماہ نے دنیا مین اسی برس زندگی کی قیام لیل و صیام روز عبادت الٰہی مین مشغول
رہتا کچھہ دنیا کا کام نہین کرتا آخر سجادۂ مسلمانی پر رہکے شربت موت کا پیا اور خدا کریم و رحیم نے
اپنے فضل و کرم سے گناہ اسکے عفو کرکے اسکو جنت نصیب کیا اِنَّهٗ غَفُوْرٌ الرَّحِیْمُ ٥ ٥

بیان وفات حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا اور آسمان پر جانا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

خبر مین آیا ہی کہ حضرت عیسیٰ ع اپنی مان کو لیکر بیت المقدس سے شام کو جاتے تھے راہ مین حضرت مریم رضہ
بیمار ہوئین چونکہ وہ سوا گیاہ کے اور کچھہ استعمال نہین کرتی تھین حضرت عیسیٰ سے بولی ای بیٹے
مجھکو وہی لا دے وہ اپنی مانکو اسجگہہ رکھکے اس جڑ کے ڈھونڈنے گئے بعد اسکے حضرت مریم رضہ نے اسی میدان مین
وفات پائی اور خدا کے حکم سے اسیوقت بہشت کی حورون نے آکے انکو غسل دیا اور بہشت کے کپڑے سے
کفنایا اور اسی جگہہ دفن کرکے چلی گئین بعد اسکے عیسیٰ نے آکے اپنی والدہ کو اس جگہہ نہ پاکے
دو دفع پکارا کہین سے جواب نہ آیا تیسری پکار مین جواب دیا لبیک ای فرزند میرے کیون بلاتے ہو
حضرت عیسیٰ ع نے کہا ای امی تین دفع مین نے پکارا اب تک کہان تھین مریم رضہ نے کہا ای بیٹے پہلے
پکار مین مین فردوس اعلیٰ مین تھی اور دوسری مین سدرۃ المنتہیٰ مین اور تیسری پکار مین آسمان
اول پر آکے مین نے جواب دیا عیسیٰ نے کہا ای امّا کیا تھا اپنا حال بیان کرو مریم رضہ بولی ای بیٹا
جسکو اللہ تعالیٰ فردوس اعلیٰ نصیب کرے اور وہ اپنی مراد کو پہنچے اِسّے بہتر اور کیا چیز ہی کیا
پوچھتے ہو عیسیٰ ع اپنی مان سے یہہ باتین سن کے دیدہ گریان سینہ بریان بیت المقدس مین پھر
آئے اور لوگونکو خدا کی دعوت کرتے رہے ایک دن منبر پر بیٹھکے لوگون سے کہنے لگے ای لوگو
اللہ تعالیٰ نے توریت مین فرمایا تھا موسیٰ ع کو ہفتے کا روز مبارک دن ہی اسدن کو سوائے عبادت
کے اور کچھہ کام دنیا کا کرنا حرام ہی اب حق تعالیٰ نے اسدن کو منسوخ کیا اور ہماری کتاب انجیل

مین فرمایا کہ اتوار کا دن مبارک ہی اسدن تکو مانو نماز پڑھوا ور کچھہ کام دنیا کا اسدن نہ کرو مطابق
انجیل کے چلو پس بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ سے اسبات کو سنکے دلمین کینہ لائے اور کہنے لگے
کہ کتنے پیغمبر بنی اسرائیل مین بعد موسیٰؑ کے آئے کسنے شریعت موسیٰؑ کی منسوخ نہ کی اور یہہ لڑکا
بے پدر مجہول النسب آکے ہماری کتاب موسیٰؑ کو منسوخ کرتا ہی اسکو مار ڈالا چاہئے کہ ہمارے
موسیٰؑ کا دین جاری رہے پس مومن یہودیونے یہہ سنکے کہنے لگے ای قوم تمنے زکریا نبی کو مارکے
کیا عذاب اٹھایا تھا تمپر غضب الٰہی نازل ہوا تھا سو تم بھول گئے اب عیسیٰؑ نبی مرسل کو مارنیکا قصد
کرتے ہو تم عذاب خدا سے ڈرو اُسسے پناہ مانگو اور توبہ کرو کیون جہنم کی راہ لینے چاہتے ہو ان پر اور
ان کی کتاب پر ایمان لاؤ آخر بہتیرا کہا مگر ان کافرون نے نمانا اور حضرت کے مارنیکی فکر مین رہے
اور بولے جب انکو تنہا پاوینگے مار ڈالینگے یہہ سنکے مومن سب ہردم عیسیٰ کے ساتھ رہتے تھے اور
خبرداری کرتے تھے کہین حضرت کو تنہا جانے ندیتے ساتھ رہتے ایکدن عورت نے حضرت کے
اصحاب حواریون سے پوچھا کہ تم ہردم ہر ساعت عیسیٰ کے ساتھ جو رہتے ہو تمنے انسے کیا معجزہ دیکھا
حواریون نے اُسسے کہا کہ حضرت عیسیٰ مسیح رسول خدا ہی مردون کو زندہ کرتے ہین اور اندھے کو
بینا کرتے ہین اور کوڑھی کو لنگڑے کو بھلا کرتے ہین تب اس عورت نے کہا کہ مبارک ہی اس شکم کو ہی
کہ جسنے انکو پیٹ مین رکھا اسبات کو سنکے حضرت عیسیٰ روح اللہ نے اُسسے کہا کہ مبارک ہی اس نبیؐ
کی امت کو ہی جو قرآن پڑھینگے پس عورت نے عیسیٰ سے پوچھا حضرت قرآن کیا چیز ہی ہمنے کبھی
نہین سنا حضرت نے فرمایا قرآن وہ چیز ہی کہ نبی اخر الزمان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
کے اوپر نازل ہوویگا چنانچہ حقتعالیٰ فرمایا ہی وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یَا بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ
رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی
اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ اور جب کہا عیسیٰؑ مریمؑ کے بیٹے نے ای بنی اسرائیل مین بھیجا آیا ہون اللہ کا تمھاری
طرف سچا کرتا ہون اسکو جو مجھسے آگے تھے توراۃ اور خوشخبری سناتا ہون ایک رسول کی جو
آویگا مجھسے پیچھے انکا نام ہی احمد خبر مین آیا ہی کہ ہمارے حضرت کا نام رکھا گیا دنیا مین محمد اور فرشتونکے

درمیان احمدؐ اور حضرت عیسیٰ نے کہا کہ ان کی امت مین حافظ قرآن ہونگے اور دوسرے پیغمبرون کی
امت قرآن حفظ نہین کر سکینگے اور اپنی کتاب توراۃ اور انجیل کو بھی انکے زمانیمین حفظ نہین کر سکینگے
عیسیٰ نے جب انھون سے یہہ مژدہ کہا کہ پیغمبر آخرالزمان آوینگے اور انکی شریعت قیامت تک جاری
رہیگی تب یہودی سب نے ملکر عیسیٰؑ کو مار ڈالنے کی مشورت کی کہ عیسیٰؑ اگر رہیگا تو ہمارا دین موسیٰؑ کا
باطل و منسوخ کریگا اور بادشاہ اس زمانیکا کافر تھا اس پلید نے ان مردودون کے ساتھہ اتفاق
کیا اور انکو حکم دیا تب چند ملعونون نے جمع ہوکر ان کی ہلاکی کا قصد کیا پس عیسیٰ کے شاگرد حواریون نے
اسباب کو معلوم کرکے حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا تم خاطر جمع رہو مت ڈرو دشمن کیا کر سکتا ہے
مصرع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست پس تم اپنے دین اور احمد مصطفےٰ آخرالزمان کے دین
پر ایمان لاکے قایم اور ثابت قدم رہیو تب نجات پاؤگے حاصل کلام حضرت عیسیٰؑ اپنے حواریون کو
لے کر ایک مکان پہ گئے جسکا نام عین السلوک ہے یہودیون نے جاکے اس مکان کو محاصرہ کیا تب ربّ
العالمین نے جبرئیلؑ کو بھیجا اس مکان کا چھت شگاف کرکے حضرت عیسیٰؑ کو چوتھے آسمان پر اٹھا لیگئے
اور فرشتون کی صحبت مین رکھا اور اُن یہودیون کے سردار کا نام شیوع تھا وہ ملعون پہلے مارنیکو
گھر مین عیسیٰ کے گھسا تھا بہت سا ڈھونڈھا نہ پایا جب نکلنے مین اس ملعون کے دیری ہوئی تب یہودی
سب اُسکے پیچھے گھسے پس اس شیوع کو جو اوّل گھسا تھا وہ یہودیون کا سردار تھا اللہ تعالیٰ نے اسکو
بصورت عیسیٰؑ کے کردیا تھا یہودیون نے جاکے اسکو عیسیٰؑ کی صورت دیکھکے بضرب شمشیر پکڑ لیا ہرچند کہ
اسنے فریاد کی اور کہا کہ مین شیوع ہون مجھکو چھوڑ دو ہرگز وے نمانے اور کہنے لگے اجی تم عیسیٰ ہو تمنے
اپنے تئین جادو سے شکل شیوع کی بنا رکھی ہے پھر وے غور کرکے کہنے لگے اچھا ہمنے مانا تو شیوع ہے تو عیسیٰ
کدھر گیا اور اگر عیسیٰ ہے تو شیوع کہان گیا آخر سب کوئی یہہ شبہہ مین پڑکے عیسیٰؑ جانکے شیوع کو پکڑ لیا
اور یہہ نہین جانتے تھے کہ عیسیٰؑ کو حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے چوتھے آسمان پر اٹھا لیا چنانچہ
حق تعالیٰ نے فرمایا وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ الخ اسکو نمارا ہے نہ سولی چڑھایا ہے
ولیکن وہی صورت بنگئی انکے سامنے اور جو لوگ اسمین کئی باتین نکالتے ہین وے اسکی شبہہ مین پڑے ہین

اسکی خبر انکو کچھ نہین مگر اٹکل پر چلنا اور اسکو مارا نہین بلکہ بیشک اسکو اٹھالیا اپنی طرف اور ہے اللہ
زبردست حکمت والا قرآن شریف مین لکھاہی یہود کہتے ہین کہ ہمنے مارا عیسیٰ ع کو اور رسول خدا کا
انکو کہتے نہین یہہ اللہ نے ان کی خطا ذکر فرمائی اور فرمایا کہ ہرگز اسکو نہین مارا اسکی ایک صورت انکو
بتادی اس صورت کو سولی پر چڑھایا نصارا بھی اول سے یہی کہتے ہین کہ مسیح کو مارا نہین وہ زندہ ہی
لیکن تحقیق نہین سمجھتے کئی باتین کہتے ہین کہ بدن کو مارا اُن کی رُوح اللہ کے پاس گئی اور بعضے کہتے
ہین مارا تھا پھر تین روز مین زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے ہر طرح وہ بات ثابت نہین ہوتی ہی کہ
اسکو مارا سو یہہ خبر اللہ کو ہی اُسنے بتایا کہ اسکی اصلی صورت کو مارا اور انکے پکڑتے وقت نصارا سرک
گئے تھے اور یہود بھی نہ پہنچے تھے اس آنکی خبر نہ اِن کو نہ اُن کو مروی ہی کہ اللہ تعالیٰ نے اس شیوع
کو پچاس برس تک ناز و نعمت سے پالا تھا اسواسطے کہ جب عیسیٰ یہود کے ہاتھ مین گرفتار ہونگے
شیوع کو اُن کے صدقے مین دیکے خلاص کرینگے اور فرعون کو اللہ نے چار سو برس تک ناز و نعمت
سے پالکے حضرت موسیٰ کے صدقے مین دریائے نیل مین ڈبا دیا اور حضرت موسیٰ کو اُن کی قوم سمیت
اس سے نجات دی اور چار ہزار برس دنبہ ہابیل کا فردوس اعلیٰ مین پالکے حق تعالیٰ نے اُس کو
فدائے اضحیہ حضرت اسمعیل کا کیا اور ذبح سے انکو نجات دی اور کافرون کو حق تعالیٰ ناز و نعمت سے
اسواسطے پالتاہی کہ بعوض گناہ مومنون کے انکو دوزخ مین ڈالدیویگا اور مومن سب آتش دوزخ سے نجات
پائینگے حدیث مین آیا ہی کہ قریب قیامت کے دجال ملعون خروج ہو کر سارے خلایق کو گمراہ کریگا
اور حضرت امام مہدی آخر الزمان مومنون کے ساتھ بیت المقدس مین رہینگے اور حضرت عیسیٰ آسمان سے
نزول ہو کر امام مہدی کے ساتھ سب کافرونکو مشرق سے مغرب تک اور دجال کو مار ڈالینگے اور لوگونکو
دین محمدی مین لاوینگے اور عیسیٰ بھی دین محمدی مین رہینگے جو شخص دین محمدی قبول کریگا اسکو رکھینگے
اور امان دینگے اور جو شخص دین محمدی قبول نہ کریگا اسکو مار ڈالینگے مشرق سے مغرب تک تمام عالم کو
مسلمان کرینگے اور دین محمدی مین سب داخل ہونگے ایک متنفس کافر جہان مین باقی نہ رہیگا
اُسدن عدالت پوری ہوگی شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پئینگے اور ظالمون کو دور کرینگے چالیس برس

ان کی بادشاہت رہیگی بعد اسکے امام مہدی رضہ انتقال فرمائینگے اور مومن سب ان کو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے حجرے کے پاس دفن کرینگے

خبر نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آمنہ رضی اللہ عنہا کے رحم مین آنیکا

اجماع اہل سنت ایمۂ اسلام سے روایت ہی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اپنی زبان
فیض ترجمان و لسان معجز بیان سے خود فرمائے ہین حدیث شریف مین اوّل ما خلق اللہ نوری یعنے سب سے
آگے جو چیز اللہ نے پیدا کی نور میرا تھا یہہ باتفاق ثابت ہی کہ حق تعالی نے پہلے اپنے نور سے محمدؐ کا نور پیدا
کیا اور انکے نور سے تمام فرشتے عرش و کرسی لوح و قلم بہشت دوزخ جن و انس اور ساری مخلوقات
پیدا کی چنانچہ ذکر اسکا اوّل کتاب مین ہو چکا اسواسطے یہان مختصر بیان کیا روضۃ الاحباب و کعب الاحبار
مین لکھا ہی کہ جس وقت حق تعالی نے آدم صفی اللہ کو پیدا کیا نور محمد مصطفےؐ کا حضرت آدمؑ کی پیشانی پر ظہور کیا
ایسا کہ ان کی پیشانی اس نور سے عرش تک چمکتی تھی پھر آدم کی پیشانی سے شیثؑ کی اور شیثؑ سے ادریسؑ
کی اور ادریسؑ سے نوحؑ کی اور نوحؑ سے اسیطرح درجہ بدرجہ منتقل ہو کر ابرہیم خلیل اللہ تک پہنچا
اور انسے حضرت اسمعیل ذبیح اللہ کو نصیب ہوا بعد اسکے نسلاً بہ نسلاً عبد المناف تک پہنچا اور عبد المناف
کے چار بیٹے تھے ابو الشمس ابو الہاشم ابو المطلب ابو نوافل اور ہاشم رسول خدا کا دادا تھا اسواسطے
رسول خدا کو ہاشمی کہتے ہین اور ابو المطلب نام امام شافعی کا دادا تھا اور ابو الشمس ابو جہل کا باپ
اور ابو نوافل لاولد تھا وہی نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا عبد المناف سے ہاشم کو ملا اور بعد فوت عبد
المناف کے ہاشم کو مکے کی ریاست اور کنجی خانۂ کعبہ کی ملی اتفاقاً انکی ایام مین مکہ مین قحط ہوا تھا اکثر آدمیونکو
راتدن فاقہ گذرتا تھا چنانچہ ہاشم کو اللہ تعالی نے محمدؐ کے نور کی برکت سے تونگر کیا تھا اسنے تمام مکیونکی
طعام داری کی اور جب دسترخوان بچھاتے روٹیان توڑ توڑ کر پارہ پارہ کرکے دسترخوان پر رکھ دیتے
کہ کھاتے وقت کوئی کسی کو معلوم نہ کر سکے کہ کسنے کتنی کھائین باین سبب نام اسکا ہاشم رہا اوّل
نام اسکا عمر تھا اور اس سے عبد المطلب پیدا ہوا اور عبد المطلب سے کئی بیٹے پیدا ہوئے جب اسنے زندگی

اللہ کی کہ اگر میرے کو دس لڑکے پیدا ہونگے تو ان مین سے ایک خدا کی راہ پر قربان کرونگا روایت ہی
کہ جب ہاشم کو مکہ معظمہ کے ریاست ملی خبر ہوئی کہ چاہ زمزم مین اسمعیل ذبیح اللہ نے گنج رکھا ہی چاہا کہ اسکے
اندر سے اٹھا دے تب چاہ کھودا گنج نہ پایا اور خدا کی مرضی سے پانی بھی اس کا سوکھ گیا تب اسنے نذر کی کہ
کہ اگر گنج مجھکو ملیگا تو چاہ کو سر نو سے آباد کرونگا اور ایک لڑکیکو قربانی کرونگا تب پھر کھودا خدا کے
حکم سے بہت گنج اسسے پایا مروی ہی کہ اس گنج سے دروازے خانۂ کعبہ کے بنوائے لوہے اور فولاد
سے بنائے چاہ زمزم کی اور کاہنونکو بلوا کے حال اپنے منذور کا بیان کیا سبھون نے بالاتفاق
کہا کہ ایفائے نذر واجب ہے لازم کہ ہر بیٹے کے نام پر قرعہ ڈالو جسکا نام نکلیگا اسیکو قربانی کرو
پس عبد المطلب کے بارہ بیٹے تھے ہر بیٹے کے نام پر قرعہ ڈالا اس مین نام عبد اللہ پدر رسول خدا کا
نکلا اور عبد اللہ کی پیشانی پر نور محمد مصطفے کا ظاہر ہوا اسی سبب سے اُن کی صورت اپنے سب بھائیون
سے زیادہ تھی ماباپ اور اقربا اُن کو بہت چاہتے تھے اور قربانی کی خبر جب سنی اُن کی ما اور اقربا
نے عبد المطلب سے کہا کہ ہم عبد اللہ کو قربانی مین نہ دینگے تم دوسری چیز قربانی کرو تب عبد المطلب نے
منجمون کو بلوا کے اُن سے استفتا چاہا انھون نے فتویٰ دیا کہ یہہ ہوسکتا ہی اُن کے عوض دس
شتر قربانی کئے اور اس زمانہ مین خدا کا یہہ حکم تھا بتقدیر قبولیت کے آتش آسمان سے آ کے قربانی کو
جلا کے جاتی تھی علامت مقبولیت کی یہی تھی پس وہ دس شتر قبول نہ ہوئے پھر دس اونٹ قربانی
کئے یہہ بھی منظور نہ ہوئے آتش آسمان سے نہ آئی پھر اسیطرح پانسو تک عبد المطلب نے ذبح کئے اور
بعضے روایت مین ہی ایک سو اونٹ ذبح کئے پھر وہ بھی مقبول نہ ہوئے تب سب خویش اقربانے ملکے خدا کی
درگاہ مین تضرع اور مناجات کی اُسیوقت ایک آتش سفید مثل دود کے آسمان سے نازل ہوئی
اور سب قربانی کو جلا گئی تب مقبول ہوئی سب خوش ہوئے اور شکر بجا لائے اسواسطے رسول خدا
نے فرمایا اَنَا اِبنُ الذَّبِیحَینِ یعنے مین بیٹا دو ذبح کئے گیون کا ہون یعنے ایک اسماعیل ذبیح اللہ
اور دوسرا جناب رسالت مآب کے والد عبد اللہ ابن عبد المطلب اور حضرت کی والدہ کا نام آمنہ
بنت وہب بن عبد المناف روایت ہی کہ ایکدن عبد اللہ کہین کسیکام کو جاتے تھے راہ مین جاہر رفیعہ

بنت نوافل سے ملاقات ہوئی اور وہ عورت کتب سماوی سے بہت واقف تھی اور بہت خوب
صورت صاحب عصمت ناکتخدا اور مالدار مکہ مین مشہور و معروف تھی جب نظر اسکی عبداللہ پر پڑی جو جو
حکایات اور علامات نور محمدی کی توریت اور انجیل مین دیکھی تھی وہ عبداللہ کے چہرے پر چمکتے
دیکھا اور دیکھتے ہی عاشق و بیقرار خواہان وصال جسمانی عبداللہ کی ہوئی اور بولی تم کون ہو تمھارا
نام کیا ہی بولے میرا نام عبداللہ بن عبدالمطلب ہی بولی تمھین کو تمھارے باپ نے نذر قربانی کی کی تھی
کہا ہان وہ بولی مین دختر نوافل و خواہر رقیہ اور تاجر ہون اگر مجھسے نکاح کرو گے تو سو شتر کے بوجھ
اور مال خزانہ تمکو دونگی اور یہہ معلوم نہ تھا کہ عبداللہ نے بیاہ کیا یا نہین تب عبداللہ نے ایک بہانہ ایسے
اسکو جواب دیا اور کہا کہ بہت اچھا اپنے باپ سے پوچھکر اذن لون تب عبداللہ گھر مین جا کے اپنی بی بی آمنہ
سے ہم بستر ہوئے تب وہ نور عبداللہ سے منتقل ہوکر آمنہ کے رحم مین آیا اور آمنہ حضرت کی والدہ
حاملہ ہوئین بعد اسکے صبح کو اٹھ کے عبداللہ اس عورت کے پاس گئے کہ جس سے کل وعدہ کر آئے تھے جا کے
اس سے کہا کہ کل جو تمنے مجھسے نکاح کی بات کہی تھی اب مین آیا ہون وہ تو عقلمند تھی عبداللہ کے چہرے کی
طرف جب نظر کی وہ نور متبرک نہ دیکھا تب عبداللہ سے پوچھا شاید گھر مین تمھاری بی بی ہی اُن سے
مباشرت کر آئے ہو کیونکہ جو نشانی مین نے تمھاری پیشانی پر کل دیکھی تھی سو آج نہین دیکھی ہون وہ بولے
ہان جو تمنے تجویز کی سو سچ ہی تب وہ بولی کہ اب مجھکو نکاح کی حاجت نہین کیونکہ جس لئے چاہتی
تھی سو بات گئی مروی ہی کہ جب صدف شکم آمنہ کا دُرِ یتیم محمد مصطفے سے بار دار رہوا عبداللہ
نے وفات پائی آمنہ بیوہ ہوئین اور رسول خدا پیدا ہونے کے آگے ایک مہینا بائیس دن کے ابرہ
نام ایک بادشاہ تھا یمن مین اس مردود نے خانہ کعبہ توڑنیکو بڑے بڑے ہاتھی اور بہت لشکر لیکر آیا
تھا حق تعالی نے ببرکت قدوم آنحضرت کے اسکے ہاتھ سے خانہ کعبہ کو محفوظ رکھا اس قصہ ابرہ کا اس
کتاب کے مولف نے یہان اختصار کیا کیونکہ اصحاب فیل کا قصہ سب صاحبون کے نزدیک سورہ فیل مین معلوم ہی اسواسطے فقیر نے
یہان مختصر کیا

قصہ بادشاہ ابرہ کا

خبر مین آیا ہی
کہ ابرہ نام ایک حاکم ولایت یمن کا تھا اسنے جب دیکھا کہ ہر سال اطراف و جوانب سے

لوگ مکہ معظمہ کی زیارت کو جاتے ہین تب تخم حسد اس ملعون نے اپنے مزرعۂ دل مین بویا اور ایک
مکان احداث کرکے نام اسکا کعبہ رکھا چاہتا تھا کہ خلق اللہ کو بیت اللہ کی حج کرنیسے باز رکھے
اور اپنے خانہ محدثہ مین لاکے سب سے حج کرواوے ہرچند کہ جہد بیفایدہ اور کوشش بیہودہ کیا
کہ خانۂ مذکور کو بیت اللہ قرار دیوے یہہ صورت پذیر نہوئی تب بیت اللہ کو توڑنیکا قصد کیا اس ایام
مین ایک شخص قریشی جاکے اسکے محدث خانہ کا خادم ہوا اسنے ایک شب فرصت کے وقت وہی گھر مین
خایط بول کرکے اور جو کچھ مال و اسباب پایا لیکر چلا آیا اصبح کیوقت ابرہ پلید نے وہ حرکت قریشی
کی دیکھکر طیش مین آیا اور بیت اللہ کے توڑنیکو ساتھ لشکر انبوہ اور فیل دمان کے قصد کیا اور بیت
اللہ کی طرف روانہ ہوا اور جو قوم عرب بیت اللہ کے توڑنیکو مزاحم ہوتے اسکو قتل کرتا اور جب
متصل کعبہ معہ لشکر اور ہاتھی کے جا پہنچا یہہ حشمت دیکھکے تمام اہل قریش مع قبایل اپنا اپنا گھر چھوڑ کر
پہاڑونپر جاکے چھپکے دیکھتے تھے ہرچند کہ فیلبانون نے چاہا کہ ہاتھیون سے کعبہ کو مسمار کرین خوف
الٰہی سے کوئی ہاتھی آگے نہ بڑھا اور فیل محمود نام وہ خاص سواری ابرہ بادشاہ کا تھا اسنے اس
پلید کو اپنی پیٹ پر سوار نہ کیا تب اس مردود نے دوسرے فیل پر سوار ہوکر کعبہ پر تاخت کیا اور چاہا
کہ کعبہ کو منہدم کرے اتنے مین ہزارون ابابیل بحکم رب جلیل تین تین کنکریان مثل دانہ مسور کے ایک منہہ
مین اور ایک ایک پنجون مین لیکر آئے اور سب اصحاب فیل اور فیل پر اور گھوڑے اور شتر پر مثل گولہ
بندوق کے مارنے لگے ایک ایک کنکر ہر سوار کے سر سے گھسکے نیچے نکل گیا اور سوار کے پشت سے
گھسکے پیٹ سے باہر ہوا ایک پل مین حق تعالی نے سب کو جہنم رسید کیا ابرہ پلید یہہ حال دیکھکے بھاگا
اپنے گھر مین جاکے لوگون سے یہہ حال بیان کر رہا تھا کہ اتنے مین خدا کے مرضی سے ایک ابابیل اس
مردود کے پاس گیا اسنے لوگون کو دکھایا کہ اس قسم کے جانور تھے یہہ کہتے ہی ابرہ کے سر پر ایک
کنکر مارا وہین اس مردود کو واصل جہنم کیا کہتے ہین کہ ہر پتھرونپر نام اس شخص کا لکھا تھا کہ جس پتھرونسے
وہ مارا گیا اور حقتعالی نے سورۂ فیل مین ان کا بیان فرمایا اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ الخ
نہ دیکھا تو نے کیونکر کیا تیرے رب نے ہاتھی والون سے کیا نہ کردیا انکے مکر نے بیچ گمراہی کے اور بھیجے

اوپر

انپر جانور پرندہ جماعت جماعت پھینکتے تھے پتھر کنکر سے پس کیا اسکو مانند بھوس کھائے ہوئیکے واللہ اعلم بالصواب

جانا عبد المطلب کا واسطے تہنیت بادشاہ سیف ذی الزمان بن ذی یزن ملک زادہ حمیر کے پاس بعد موت مسروق بیٹے ابرہہ کے

خبر مین آیا ہی کہ جب سیف ذی الزمان تخت شاہی پر بیٹھا قبایل عرب کے واسطے تہنیت کے اسکے پاس جاتے تھے سب پر نوازش کرتا تھا اور قوم قریش چونکہ واسطے حفاظت بیت اللہ کے حق تعالی نے انکو عرب کے درمیان معزز کیا تھا وہ سیف ذی الزمان سب قوم سے انکی تعظیم و تکریم زیادہ کرتا تھا اور عبد المطلب بعد تولد دو سال رسول خدا کے بادشاہ سیف ذی الزمان کی تہنیت کو گئے بعد حمد و ثنائے خداوند مطلق کے اور ادائے آداب شاہی کے کہا کہ مین آپ کی تہنیت کو آیا ہون اسنے کہا تم کون ہو کس قوم سے ہو تمھارا نام کیا ہی کہا میرا نام عبد المطلب بن ہاشم قوم قریش سے ہون تب بادشاہ نے تعظیم و تکریم سے انکو جائے مکلف مین رکھا اور ایک مہینے تک ان کی ضیافت کی ایکدن بادشاہ نے بلاکے کہا ای عبد المطلب ہم تمسے ایکبات کہین تم کسی سے مت کہیو وہ یہہ ہی کہ مین نے توریت اور انجیل اور صحیفون مین اگلے زمانے کے دیکھا ہی کہ تمھاری قوم قریش مین سے ایک شخص پیدا ہونگے تم مین قیامت تک بادشاہی رہیگی عبد المطلب نے کہا ای صاحب مجھکو آپ نے بہت خوش کیا وہ کیا ہی آپ اسکی تشریح کرکے فرمائین اسنے کہا کہ دیار عرب مین حضرت اسمعیل کی نسل سے ایک شخص پیدا ہونگے انکے دونون مونڈھون کے بیچ مین نشان نبوت کا ہی وہ پیغمبر آخر الزمان ہونگے قبل بلوغ انکے مان باپ مرجائینگے اور چچا دادا انکے انکو پرورش کرینگے اور نام پاک انکا محمد ہے اور بہت دشمن ان کے درپئے ہلاک کے رہینگے مگر خدا کے فضل سے انکا کوئی کچھ نہین کرسکیگا حق تعالی انکو انکے کید و مکر سے محفوظ رکھیگا اور انپر قرآن نازل کریگا اور اُن کے اصحاب اور امت سب اولیا اور بزرگ ہونگے اور دشمن انکے ذلیل و خوار ہونگے اور خلق اُن کا دین قبول کرینگے سب خدا پرست ہونگے اور شیطان سب دور ہونگے تمام بتخانہ توڑا جائیگا اور آتشکدہ

فارس کا بجھہ جائیگا اور گفتار کردار حکمت سب صحیح درست ہوگی امر آلہی بجا لاوینگے منکرے باز
رہینگے پس عبدالمطلب یہہ سنکے سجدہ گذار درگاہِ کبریا ہوئے اور بادشاہ نے ان کو سو شتر اور
دس غلام اور دس لونڈی اور دس رطل سونا اور دس رطل چاندی اور مشک و عنبر بہت چیزین
دیکے انکو خوش کیا اور جو انکے ساتھ آئے تھے ان کو بھی خلعت فاخرہ دیکے معزز اور سرفراز کیا
اور کہا کہ اے عبدالمطلب جسوقت وہ لڑکا پیدا ہوگا مجھہ کو خبر دیجیو مین جناب باری مین دعا کرونگا
مین اُنپر اعتقاد لایا حالانکہ پیغمبر خدا اسوقت تولد ہوچکے تھے دو برس کا سن تھا عبدالمطلب کسی
سے یہہ ظاہر نہین کرتے تھے اور اس بادشاہ سے بھی نہین کہا اسبات کو چھپا رکھا تھا اور اپنے
مکان پر مکے مین آئے روایت ہے کہ عبدالمطلب کی کئی بی بیان تھین سب سے تولد فرزند ہوئے تھے
آخری عمر مین خواب دیکھا کہ فاطمہ بنت عمر کو نکاح مین لائے تب ساتھہ اونٹ سُرخ بال کے اور چند
دینار زر سُرخ اسکی مہر مین دیکے نکاح مین لائے اور اسکے بطن سے ابوطالب حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کی والد پیدا ہوئے سب ملا کر عبدالمطلب کے تیرہ بیٹے تھے حارث ابوطالب ابولہب
عبداق امیر حمزہ عباس ضرار زبیر عبداللہ مقوم قثم عبدالکعبہ حجل اور چھہ بیٹیان تھین
ام حلیمہ صفیہ برّہ عاتکہ اروی امیمہ اور حارث کے تین بیٹے تھے ابوسفیان اور مغیرہ اور نوفل
اور ابوسفیان جس سال مین مکہ فتح ہوا اسی سال مین مسلمان ہوا اور ابولہب کے دو بیٹے تھے عتبہ
اور عتیبہ اور اسکی بی بی حضرت معاویہ کی پھوپھی تھی اور غیداق اور امیر حمزہ اور ضرار اور زبیر
یہہ چارون لاولد تھے اور ابوطالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور حضرت علی مرتضے
اور دو بیٹیان ام ہانی اور جمانہ یہہ فاطمہ بنت اسد کے بطن سے تھے اور عبداللہ سب بھائیون سے
صورت اور بزرگی مین زیادہ تھے انکے صلب سے سید کونین پیدا ہوئے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے
چھہ بیٹے تھے عبداللہ اور فضل اور عبیداللہ اور قثم اور سعید اور عبدالرحمن اور بیٹی کا صفیہ نام تھا
اور حضرت عباس نے اسی برس کے سن مین حضرت عثمان کی خلافت کے زمانہ مین انتقال فرمایا یہہ سب جامع التواریخ سے لکھا

ذکر احوال عبداللہ والد جناب رسالتمآب کا اور بعضے باتین آنحضرت کے اپنی مان کے شکم مین رہنے کی

وقت وقوع مین آئے تھے

راویون نے روایت کیا کہ توراۃ مین مذکور ہی اور اہل توراۃ کو معلوم تھا کہتے تھے کہ ہمارے پاس جبہ یحییٰ ابن زکریا کا سفید پشمی جبہ ہی جب عبد اللہ عبد المطلب کے گھر مین پیدا ہووے گا تب وہ سفید جبہ سے خون نکلیگا اور جب ایک مدت کے بعد اس سے خون نکلا تب ان سب کو معلوم ہوا کہ عبد اللہ عبد المطلب کے گھر مین مکہ مین پیدا ہوا ہی اور اُن کی پشت سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر الزمان پیدا ہونے لگے اور وہ ہمارے دین کو منسوخ کرینگے پس یہہ کہکر چند یہودی متفق ہوکر عبد اللہ کے مار ڈالنے کو مکہ مین آکر ایک مدت رہے آخر ان کو کچھہ نہ کر سکے اور ہزیمت پاکر یہان سے شام مین جا رہے اور جب عبد اللہ بڑے ہوئے تب کبھی کبھی مکہ سے نکلکر میدان کی طرف سیر کو جاتے تھے اس مین یہہ دیکھا تھا اپنی پشت سے ایک نور چمکتا ہوا دو پارہ ہوکر ایک پارہ مشرق کو جاتا رہا اور ایکپارہ مغرب کو پھر ایک لحظہ کے بعد پشت مین آرہا تب عبد اللہ نے اپنے باپ سے جاکے یہہ حال بیان کیا عبد المطلب نے کہا کہ مدت ہوئی ہی مین نے ایک خواب دیکھا تھا سلسلۂ نور میری پشت سے نکلکے چار تقسیم ہوکر چار طرف جاتا تھا ایک حصہ طرف آسمان کے اور ایک حصہ طرف زمین کے اور مشرق کو اور ایک مغرب کو پھر سب آکے ایک درخت سبز سا بنجاتا اور دو شخص کو دیکھتا تھا نہایت پاکیزہ شکل اس درخت کے پاس کھڑے ہوئے مین نے ایک سے پوچھا تم کون ہو وہ بولا مین پیغمبر آخر الزمان ہون یہہ سنکے مین خواب سے بیدار ہوا اور صبح کو جاکے کاہنون سے اسکی تعبیر پوچھی اُنھون نے مجھسے بیان کیا کہ تمھاری پشت سے ایک نبی آخر الزمان پیدا ہونگے جتنے نبی جان اور بنی آدم مین سب انپر ایمان لاوینگے ای بیٹا اُس نور نے میری پشت سے تمھاری پشت مین نقل کیا ہوگا تم خوش رہو اللہ تمکو خوش رکھے جب یہہ بات لوگون مین انتشار ہوئی یہودیون کے دلمین حسد پیدا ہوا چند یہودیون نے متفق ہوکر قسم کھائی کہ جبتک ہم عبد اللہ کو نمار ڈالینگے تب تک اور کچھہ کام نہین کرینگے یہہ کہکر مکہ مین جاکر مدتون تک رہے ایکدن عبد اللہ کو میدان کی طرف تنہا جاتے دیکھا تب سب دشمن فرصت پاکے عبد اللہ کے مارنیکو ننگی تلوار لیکے میدان کی طرف چلے اتفاقاً وہب بن عبد المناف جو پیغمبر خدا کا نانا تھا وہ اسکے

قریب تھا اُسنے دور سے دیکھا کہ عبد اللہ کو سب یہود مارنے آتے ہین تب پشت پناہ اسکا ہوا اور
آسمان کی طرف جب نظر کی دیکھا کہ ایک جماعت فوج کی فوج آسمان سے بصورت آدمی کے
ہاتھہ مین تلوارین لیکر ان یہودیون کو مارنے کے قصد سے آتی ہے پس ایک لحظہ وہان کھڑا ہوکر
دیکھا انھون نے آکے ان یہودیون کو مار ڈالا اور وہب بن عبد المناف نے یہہ حال دیکھکر اپنے
گھر مین بی بی سے جاکے کہا تم عبد المطلب سے جاکے یہہ بات کہو کہ میری آمنہ سے تم اپنے بیٹے
عبد اللہ کا بیاہ کردو تب اسیوقت انکی بی بی نے عبد المطلب سے جاکے یہہ بات کہی کہ میری بیٹی آمنہ
کا بیاہ اپنے بیٹے عبد اللہ سے کردو تب عبد المطلب نے قبول کیا عبد اللہ کا بیاہ آمنہ کے ساتھہ کردیا
اور اپنے گھر مین رکھا اور قریش کی عورتین جو عبد اللہ سے نکاح کی تمنا رکھتی تھین وے عبد اللہ کے نکاح کی خبر
سنکے غم مین اسکے سب بیمار ہوگئین کہتے ہین کہ اسکے غم سے چالیس عورتین مرگئین اور جو زیب و زینت
و پارسائی اور پرہیزگاری آمنہ رضی اللہ عنہا کو تھی یہہ کسی عورت مین قریش کے نہ تھی وہ نور محمد مصطفے
کا عبد اللہ کی پیشانی پر چمکتا تھا پھر وہ نور بارہوین تاریخ جمادی الثانی کی شب جمعہ مین عبد اللہ
کے صلب سے آمنہ رضی اللہ عنہ کے رحم مین آیا اور اسی شب کو رضوان پر حکم ہوا کہ دروازے بہشت
کے کھولدین اور اسی شب بت تمام روئے زمین کے نگون رہوئے اور تخت ابلیس کا الٹ گیا
پایمال ہوا اور سب کا سردار شیطان لعین مشرق سے مغرب کو جاکے دامن کوہ مین چلا چلا کے رونے
لگا اسکی آواز سنکے تمام شیاطین وہان جمع ہوکے کہنے لگے ای سردار ہمارے تم کسلئے روتے ہو
کیا مصیبت تم پر پڑی ہے وہ ملعون بولا کہ ایسی اور کیا مصیبت ہوگی کہ محمد آخر الزمان کا زمان
اتنے روز تھا اب اسکا ظہور قریب ہوا جب وہ پیدا ہوگا سارے جہان کی مخلوق اس کے تابع ہوگی
دین انکا قیامت تک جاری رہیگا اور لات عزا کو ہمارے باطل کریگا تمام خلق مشرق سے مغرب
تک مسلمان ہوگی اور اسکے واسطے خدا تعالی نے ہمکو بہشت سے نکالدیا مردود کیا اب اگر سر پتھر پر
یا پتھر سر پر مارونگا تو بھی کچھہ نہ ہوسکیگا تب دیون نے اس سے کہا کہ تم خاطر جمع سے رہو ہم
جسطرح ہوسکیگا بنی آدم کو گمراہ کرینگے اور لات و عزا کی عبادت انسے کرواوینگے ہرگز خدا کی

راہ پر چلنے نہ دینگے تب وہ سردار شیطان نے کہا کہ تم کسطرح ان کو خدا کی راہ سے بھکاؤ گے ہمکو
کہو وہ تو راہ نیک اختیار کرینگے نہی منکر سے باز رہینگے خیرات زکوٰۃ صدقہ راہ اللہ دینگے حرام کاری
نہین کرینگے تب دیوؤن نے کہا کچھہ پروا نہین ہم انکے عالمون کو کسیکام مین مغالطے دیکے فریفتہ
کرینگے اور جاہلون کو دولت اور گمراہی مین رکھینگے اور زاہدون کو زہد کی غروری مین ڈالینگے اور
صاحب طاعت کو ریاکاری مین خواہش دلاوینگے پھر سردار شیطان نے کہا جب وے علم اور
زہد مین مستغرق ہونگے تم کسطرح اُنپر غالب ہوگے راہ راست سے بھکاؤگے دیوؤن نے کہا ہم انکو
ہوا حرص کی راہ مین شہوت دلاوینگے اسیطرح ہماری متابعت وہ کرینگے جو ہم کہینگے اسی پر
عمل کرینگے تب وہ سردار لعین نے کہا اب مجھہ کو خاطر جمع ہوئی خبر ہی کہ اس زمانہ مین مکہ کے ملک
مین قحط تھا لوگ مارے بھوک کے عاجز تھے کھانے بغیر مرتے تھے جب آمنہ رضی اللہ عنہا حاملہ
ہوئین تب خدا کی رحمت سے پانی برسا زمین سیراب ہوئی تمام اشجار تازہ ہوئے میوے پھلے
لوگ کھانے لگے تب تنگی قحط کی جاتی رہی راحت آئی جتنے وحوش و طیور مور و ملخ اور خانہ کعبہ
جو امان دونون جہان کا ہی سب کوئی بشارت آنسرور کائنات کی دینے لگے کہ ظہور پیغمبر آخر الزمان
کا قریب ہوا اور کہتے ہین کہ چند روز کے بعد عبد اللہ نے انتقال کیا تب زمین و آسمان سے آواز
آئی یارب تیرا محبوب محمدؐ یتیم ہوا جواب باری سے خطاب آیا کہ ای فرشتو زمین و آسمان کے انکا
نگہبان اور معین اور پالنے والا مین ہون اسکے باپ سے کیا ہو سکتا ہی کہتے ہین کہ آمنہ رضی
اللہ عنہا نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص آسمان سے نازل ہوکر کہتا تھا ای آمنہ رضہ تیرے پیٹ مین
جو ہی وہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہین جب وہ تولد ہونگے نام انکا محمدؐ رکھیو اور کہیو
نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ کُلِّ شَرِّ حَاسِدٍ پناہ چاہتے ہین ہم اللہ سے شر سے کل حاسد کے پس یہہ خواب آمنہ رضی
اللہ عنہا نے اپنے سسر عبد المطلب سے جاکے بیان کیا اسنے تعبیر اس خواب کی بیان کی اور کہا کہ کسی سے یہہ بات مت کہو

تولدنامہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کا

مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارہوین تاریخ ربیع الاول شب دوشنبہ وقت صبح صادق
کے تولد ہوئے اور جو جو عجائبات غریبہ شب تولد مین آمنہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا سو بیان کیا جاتا ہے
کہتے ہین کہ جننے کے وقت آمنہ رضی اللہ عنہا اکیلی تھین کوئی انکے پاس نتھا اسوقت ایک آواز دہشت
ناک آسمان سے آئی وہ ڈر گئین اور متحیر ہوئین اور بولی الٰہی یہہ کیا ہوا اور ایک مرغ ہوا سے
آکے آمنہ رضی اللہ عنہا کا سر ملنے لگا تب دہشت جاتی رہی اور آمنہ کہتی تھین کہ کچھہ شیرینی مجھکو
لاکے دی مین کھا گئی اور ایک نور مین نے دیکھا مجھسے نکلکر آسمان پر گیا بعد اسکے کئی عورتین دیکھی بہت
خوبصورت مین نے دریافت کیا تھا شاید یہہ عبد المناف کی بیٹیان ہین بہت خوش ہوئی کہ وے میرے
کام کو آئی ہین پیچھے معلوم ہوا وہ نہین اور کوئی اجنبی ہی میرے پاس آکے مجھکو تسلی دینے لگین اس
وقت معلوم ہوا بی بی مریم اور آسیہ خاتون رضی اللہ عنہما فرعون کی بی بی تھین مومنہ وے دونون
خدا کے حکم سے بہشت سے حورونکو لیکے میری تہنیت کو آئین اور ایک آواز مین نے سنی کہ لڑکے کو
آدمیون کی چشم سے پوشیدہ رکھیو اور دیکھا کئی آدمیون کو ہاتھون مین اپنے سلفچی آفتابہ چاندی کا
اور عطریات خوشبو مشک و عنبر لیکے آئے ہوا پر معلق کھڑے ہوے ہین اور مرغ سب ہوا کے کہان کہان
سے میرے گھر پر آئے چونچین ان کی زمرد سبز کی اور پر اُن کے یاقوت سرخ کے تھے اُن کو دیکھتے ہی
آنکھین میری روشن ہوگئین اور تین علم بادشاہی مین نے دیکھے ایک مغرب کو اور ایک مشرق کو
اور ایک کعبہ پر کھڑے ہوئے اسوقت درد جننے کا مجھپر غالب ہوا اور یہہ آواز آئی کہ نور سلطان
آخر الزمان صلعم نے عالم خلوت سے عالم صورت مین نقل فرمایا اور آفتاب سعادت برج اقبال سے
طلوع ہوا اور سایہ چتر ہمایون نبی آخر الزمان کا اوپر خاکساروں کے ڈالا اسیوقت سید الکونین
تولد ہوئے اور پیشانی روشن آپ کی اوپر زمین کے رکھکے سجدہ گذار بدرگاہ پروردگار ہوئے
بعد اس کے دونون ہاتھہ اُٹھا کے آسمان کی طرف مناجات کی اور یہہ کلمہ کہا لا الٰہ الا اللہ انا محمد
رسول اللہ بعد اسکے ایک ابر سفید آکے میری گود سے اُٹھا کے لے گیا اتفاقاً اُس شب کو میرے گھر مین
چراغ نہ تھا باوجود اس تاریکی کے گھر ایسا روشن و منور ہوا اُسوقت کوئی چاہتا تو سوئی مین

ہانگاہ دسکتا اسکی روشنی سے ملک شام نظر آیا پھر ایک آواز آئی کہ محمدؐ کو مشرق اور مغرب تمام جنگلون مین لیجا کے پھراؤ دکھاؤ تا کہ تمام خلایق مین نام انکا ظاہر ہو اور ایک ابر سفید نمودار ہوا اُسنے آواز آئی کہ پیغمبر کا نور پیغمبرون کی ارواح مقدسہ پر جلوہ دو اور ایک دوسرے سفید ابر سے یہہ آواز آئی کہ محمدؐ پادشاہ ہر دو جہان کا محمد پادشاہ کون و مکان کا اسکے حلقہ اطاعت مین تمام خلق رہیگی آمنہ کہتی تھین کہ یہہ آواز سنکے مین متعجب ہوئی پھر تین شخص کو دیکھا چہرہ انکا مانند آفتاب کے روشن ان مین سے ایک کے ہاتھ مین آفتابہ چاندی کا اور دوسرے کے ہاتھ مین طشت سونیکا اور تیسرے کے ہاتھ مین ریشمی کپڑا سفید اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کے آئے اور اس ریشمی کپڑے سے ایک انگوٹھی نکالی اور اس آفتابہ کے پانی سے سر و تن محمدؐ رسول اللہ کا دھلا کے اُن کے دونون مونڈھے کے بیچ مین اس خاتم سے مہر نبوت کردی پھر لڑکے کو اس کپڑے سے لپیٹکے میری گودی مین لا دیا اور اُن مین سے ایک نے لڑکیکے کان مین بہت کچھ کہا اسکو مین کچھ دریافت نہ کرسکی کہ کیا کہا اور دوسرے شخص نے دونون آنکھین اُن کی چوم کی کہا کہ ای محمدؐ اللہ نے تمکو علم لدنی بخشا جمیع پیغمبرون سے علم اور حلم تمکو زیادہ دیا پھر ایک شخص اُنمین سے آکے محمدؐ کے منہہ پر منہہ رکھکے جیسا کہ کبوتر دانہ کھلاتا ہی اپنے بچکو ویسا ہی منہہ مین منہہ رکھکے کہا یا رسول یا حبیب اللہ تمکو بشارت ہی کہ علم اور بردباری اللہ نے تم کو سب عنایت کیا پھر کوئی شخص آکے میری گودی مین سے لڑکے کو اٹھا لیگئے مین اکیلے گھر مین متفکر رہی یا اللہ یہہ کیا ماجرا ہی پھر اسی گھڑی لڑکے کو لائے چہرہ اُن کا مانند مہتاب کے چمکتا تھا پھر ایک آواز آئی ای آمنہ رضا اس لڑکے کو حفاظت سے رکھ کچھ اندیشہ مت کر ان کو آدم کے پاس لیگیا تھا خدا اُن کا حافظ و ناصر ہی پھر مین نے دیکھا ایک شخص نے ان کے منہہ مین بوسہ دیکے کہا بشارت ہی تم کو ای محمدؐ جو تمپر ایمان لاویگا وہ حشر کے دن تمھاری امت مین داخل ہوگا اور عذاب دوزخ سے خلاصی پاویگا یا اللہ ہم عاصی گنہگارونکو ان کی محبت مین ہمیشہ رکھ اور ان کی شفاعت کا امیدوار کر آمین یا رب العالمین

روایات عبد المطلب کے کہ رسول خدا کے تولد مین جو جو کرامات دیکھی تھی اسکا بیان ہے

روایت ہی کہ عبد المطلب بحالت نباہ کے شب تولد مین مکہ مین تھے کہا عبد المطلب نے کہ آدھی راتکو
مین نے شب تولد مین ایک آواز سُنی جب آسمان کی طرف نظر کی دیکھا کہ فرشتے سب تکبیر کہہ رہے ہین
اور بتون کو دیکھا زمین پر گرکے سب ٹوٹ گئے پھر دوسری ایک آواز آئی بشارت باد ای اہل زمین
نبی آخر الزمان پیدا ہوئے اور آب رحمت اُن کے دُھلانے کو لایا اور خانہ کعبہ اسوقت حرکت مین
آیا اور سجدہ کیا مگر اسوقت مجھہ کو شکر خواب تھا نیند سے اٹھا اور دل مین کہا کہ دیکھا چاہیے یہہ کیا ماجرا
ہی تب مین نے بنی شیبہ کے دروازے سے نکلکر کوہ صفا مروہ کو دیکھا وہ لرزہ مین ہی اسکے دیکھتے
ہی مجھکو بھی لرزہ آیا پھر چارون طرف سے یہہ آواز آنے لگی ای قریش مت ڈرو پس مین اس سے
ہولناک ہُوا اور حیکا ہو رہا اور یہہ اندیشہ مجھہ کو ہوا کہ آمنہ کے گھر پر کیون کر جاؤن یہہ صورت
اسکے مکان پر گیا جاکے کیا دیکھتا ہون کہ مرغ سب ہولکے آکے آمنہ کے مکان کے چارون طرف
گھوم رہے ہین اور ایک ٹکڑا ابر کا اسکے مکان کے اوپر سایہ دار ہُوا یہہ دیکھکے مین بے اختیار ہوکر
گر پڑا اور جب ہوش مین آیا چاہا کہ آمنہ رضہ کے حجرے مین جاؤن کیا ماجرا ہی سو دیکھون بہت کوشش کرکے
مین اسکے دروازہ پر گیا بوئے مشک و عنبر و عود کی پائی اور اسکے حجرے کا دروازہ کھول کے سنبھلا
دو چشم کے درمیان پیشانی پر اسکے نظر میری پڑی چونکہ وہ جائے نور محمد مصطفےٰ صلعم کی تھی وہ نور
نہ دیکھا اسوقت مین چاہتا تھا کہ گریبان اپنا پارہ پارہ کرون آمنہ سے پوچھا ای آمنہ سوتی ہو
یا جاگتی ہو بولی جاگتی ہون مین نے کہا وہ نور جو تمھاری دو چشم کے درمیان پیشانی پر تھا کیا ہوا
بولی وہ نور محمدؐ مین جنی ہون پھر کہا اس لڑکے کو میرے پاس لاؤ مین دیکھون بولی آج دکھا نہین
سکونگی مین نے کہا کیون بولی کہ جسوقت وہ لڑکا پیدا ہُوا ایک شخص غیب سے آکے مجھہ کو کہنے لگا
کہ ای آمنہ اس لڑکے کو تین دن تک کسیکو مت دکھائیو یہہ سنتے ہی مین نے شمشیر میان سے کھینچکے
کہا کہ کسنے تجھکو منع کیا اسکو لاؤ والا نہ تجھکو مار ڈالونگا یا لڑکے کو دکھا تب وہ بولی کہ بہت اچھا آپ
مالک ہین حجرے مین آکے آپ دیکھئے صوف اور پارچہ حریر مین سلا رکھا ہی تب مین نے ارادہ کیا
کہ لڑکے کو دیکھون وہین حجرے سے ایک مرد مہیب شکل نکل آیا ایسا مین نے کبھی کسیکو نہین دیکھا تھا

مجھسے وہ کہنے لگا تم کہان جاتے ہو مین نے کہا لڑکیکے دیکھنے کو وہ بولا اسوقت جاؤ دیکھنے نہین پاؤگے جبتک کہ فرشتے ان کی ملازمت سے فراغت نہو وین اسوقت بنی آدم کو فرشتون کی مجلس مین جانا منع ہی یہہ بات سنکے میرا بدن کانپنے لگا اور شمشیر ہاتھہ سے گر پڑی وہان سے پھر دیکھنے نہ پایا اور چاہا کہ قریشیون کو جاکے اس کی خبر دون زبان میری بند ہوگئی ایسا کہ سات دن تک کسی سے بات نہ کرسکا مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ابن عباس رضؓ سے پوچھا تھا کہ وہ مرغ سب اور ابر سفید جو آمنہ کے گھر کے اوپر سایہ دار ہوئے تھے وہ کیا تھا اسنے کہا کہ اس مین سر آلہی تھا عبدالمطلب نے کہا کہ مین اسوقت سنا کہ آسمان اور زمین سے یہہ آواز آئی یامعشر الخلایق محمد حبیب خدا اشرف انبیا ہی مبارک ہو اسگھر کو کہ جس مین وہ ہی منقول ہی کہ جسوقت رسول خدا تولد ہوئے اسوقت تمام بت جہان کے شکست ہوگئے اور آتشکدۂ فارس ہزار برس کا بجھہ گیا نوشیروانکے بالاخانے پر بارہ برج تھے سب ٹوٹ پڑے لات وعزا گر پڑے **مصرعہ** تزلزل در ایوان کسری فتاد معارج النبوت مین لکھا ہی کہ نوشیروان کی سلطنت رسول خدا کے زمان تولد تک بیالیس برس اوپر گذرے تھے اور زمان عیسیٰؑ کا رسول خدا سے چھہ سو برس تک اوپر گذرا تھا اور زمانِ اسکندر رومی کو آٹھہ سو بہتر برس ہوئے تھے اور داؤدؑ کا زمانہ ایکہزار آٹھہ سو برس اور موسیٰؑ کا زمانہ دو ہزار آٹھہ سو برس اور زمان ابراہیمؑ تین ہزار آٹھہ سو برس اور بعضے روایت مین تین ہزار ستتر برس گذرے تھے اور زمانۂ نوحؑ کو چار ہزار ایک سو نو برس اور بعضے روایت مین آیا ہی کہ چار ہزار چار سو نو برس گذرے تھے اور زمان آدمؑ کا چھہ ہزار ایکسو ترسٹھہ برس گذرے تھے یہہ لب المسیر مین لکھا ہی اور بعضے روایت مین چھہ ہزار سات سو پچاس سال گذرے تھے حضرت آدم سے ہمارے رسول خدا خاتم النبیین رسول رب العالمین کے پیدا ہونے تک اور کرسی نامہ آنحضرت کا یہہ ہی کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان یہانتک نزدیک محدثون کے متحقق ہی اور عدنان سے حضرت آدم

تک روایت مین بہت اختلاف ہی اور بعضے روایت مین آیا ہی کہ عدنان بن اُو بن اُود بن ہمیسع بن
یمسع بن سلامان بن حمل بن قیدار بن حضرت اسمٰعیل بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ بن تارخ مشہور آذر بن
ناخور بن ساروغ بن راعو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشاد بن سام بن نوح بن ملک بن
متوشلخ بن خنوخ بن بارو بن حضرت مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن حضرت آدمؑ
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ شریفہ کا نام آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن
کلاب بن مرہ اور مرہ سے آدمؑ تک حضرتؐ کی والدہ شریفہ کا نسب نامہ بھی پہنچتا ہی جیساکہ مین اوپر
لکھہ چکا اسواسطے یہان پھر تکرار نہ کیا واللہ اعلم بالصواب

خبر حلیمہ رضی اللہ عنہا کی کہ اُنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دودہ پلایا تھا

حلیمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس سال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اسی سال عرب مین قحط
تھا بلکہ ہمارے گھر مین سب کے سب بھوکھے تھے مارے بھوکھے کے مین اپنے بھائی کو ساتھ لیکر میدان مین جاکے
گھانس لاکر اُسے بیچکے قوت حاصل کرتی اور شکر خدا بجالاتی اور اسوقت مین حمل سے تھی اور جب
جنی لڑکی کا نام شیما رکھا اور اسوقت مین لڑکے کے دودہ کیواسطے حیران پریشان رہتی تھی کچھہ
کھانے نہ پاتی یہانتک کہ دن راتِ سات دن مین بھوکھی رہی فاقے گذرے بیتاب ہوگئی کچھہ ہوش
نہ تھا ایکرات خواب مین دیکھا ایک چشمہ پانی اسکا نہایت سفید دودہ سے زیادہ اور خوشبو
زیادہ مشک و عنبر سے ایک شخص نے مجھسے کہا کہ اس چشمہ سے جتنا چاہو پانی پیو تب تمھارا دودہ
زیادہ ہوگا اور جب مین نے اُسے پانی پیا اُسنے کہا مجھکو تم پہچانتی ہو مین نے کہا نہین اُسنے کہا
مین شکر ہون کہ تمنے حالت قحط مین تکلیف اُٹھائی بغیر کھائے لیئے شکر خدا بجالائی حقتعالی نے
مجھکو بصورت آدمی تمھارے پاس بھیجا تاکہ تمکو خوش کرون تم مکہ مین جاؤ تمھاری فراخوری ہوگی
یہہ بات کسی سے مت کہیو حلیمہ کہتی ہین کہ اُسنے میری چھاتی پر ہاتھہ پھیرا اور کہا کہ خدا تمھاری روزی
زیادہ کریگا اور دودہ تمھارا زیادہ ہوگا تم مکہ مین جاؤ اسیوقت مین نیند سے جاگ اُٹھی

اور چھاتی میری دودھ سے بھری تھی مثال مشک کے جو تاتھا بنی سعد کی عورتون نے جب یہہ حال میرا دیکھا مجھسے کہنے لگین کہ اس قحط مین ہم سبکی جان بلب آئی قریب الہلاک ہوئے اور تمکو اسکے خلاف دیکھتے ہین تم کیا کھاتی ہو کہو اور اسکا جواب مین نے کچھ نہ دیا کہ خواب مین مجھکو ممانعت تھی کہ یہہ بھید کسی سے نہ کہنا پھر دوسرے دن اپنی عادت پر کھانس چھیلنے کے لئے میدان مین گئی اس مین ایک آواز غیب سے آئی یہہ کہ ایک لڑکا قریش کی قوم مین پیدا ہوا ہے مبارک اور سعادت اس شخص کی ہے کہ جو اسکو گود مین لیکے دودھ اپنا پلاوے قوم بنی سعد کی عورتین یہہ سنکے پہاڑ پر سے اتر آئین اور اپنے اپنے شوہر سے جاکے یہہ احوال کہا تب سب متفق ہوکر مکے کو چلے اور مین بھی اُنھون کے ہمراہ پیچھے گدھے پر سوار ہوکر چلی اور میرا شوہر بھی میرے ساتھ تھا مین چلنے مین سستی کرتی تھی اسواسطے کہ گدھا میرا بہت لاغر تھا ساتھی سنگاتی ہمارے آگے سب نکل گئے مین آہستہ آہستہ پیچھے پیچھے چلی جاتی تھی جس کو دہ اور میدان مین جاتی تھی یہہ آواز سنتی تھی ای حلیمہ تمکو مبارک ہو اور اسیطرح تیسرے مقام مین جا پہنچی وہین ایک شخص کو دیکھا قد و قامت مین بلند اور عصا ہاتھ مین نورانی چہرہ غار سے نکل آیا اُسے دیکھتے ہی آنکھین میری پھر گئین وہ میرے پاس آکے میرے پیٹ پر ہاتھ رکھکے کہنے لگا ای حلیمہ سعادت دارین تمکو حاصل ہوئی اللہ تعالی نے رضاعت پسر قریش تم پر مبارک کیا یہہ سنکے مین نے اپنے شوہر سے کہا کہ جو کہ مین دیکھتی سنتی ہون غیب سے تمکو کچھ معلوم ہے وہ مجھکو کہنے لگے کہ کیا ہوا ہے تمکو خیر تو ہے کہا دیوانی تو نہین ہوئی اور مین یہہ اندیشہ کرتی ہوئی راہ مین چلی جاتی تھی کہ ہمارے ہمراہ کے لوگ مجھکو ملین یا نہ جب مکے کے قریب جا پہنچی ایسا کہ مجھسے چھہ کوس باقی تھا اور سب عورتین قوم بنی سعد کی اس عرصہ مین مکہ جا داخل ہوئین اور مین اپنا مال اسباب اور سواری کا گدھا یہان چھوڑ کے صرف اپنے شوہر کو لیکے گئی شہر مکہ مین اور بنی سعد کی عورتون کو دیکھا وے مکے سے پھر آتی ہین اور مین متردد اسباب کی ہوئی اور کہا کہ یا الٰہی مجھکو وہ دولت نصیب ہوگی یا نہین جو تو نے کہا تھا اس مین عبد المطلب کو دیکھا کہ چلے آتے ہین دائی دودھ پلانیوالی کی تلاش کہتے ہوئے پکارے ای عورتین قوم بنی سعد کی تم مین کوئی دودھ پلانیوالی دائی ہے مین نے کہا کہ مین ہون عبد المطلب نے

کہا تم کون ہو کس قوم سے ہو مین نے کہا بنی سعد کی قوم سے ہون بولا تیرا کیا نام ہی مین نے کہا حلیمہ
تب اُسنے کہا ای حلیمہ یہہ بہت نیک اچھی بات ہی ایک لڑکا محمد نام یتیم تم اسکو دودہ پلاؤ گے
اسکی اجرت مین تمکو دونگا سب بنی سعد کی عورتون سے مین نے کہا کسینے اسکو اقبال نہ کیا اور کہا کہ
یتیم لڑکے کو دودہ پلانیسے کیا فایدہ پس تم اسکو دودھ پلاؤ اللہ تعالی تمکو اسکا اجر دیگا شاید اسکے باعث
تم عزیز و مکرم ہو جاؤ تب مین نے کہا بہت اچھا مین اپنے شوہر سے پوچھون تب دودھ پلاؤن گی
پس عبد المطلب نے مجھہ کو قسم کھلا کے کہا تم ضرور آئیو مین نے کہا بہت اچھا مین آؤنگی تب مین نے
اپنے شوہر سے پوچھا وہ بولا بہت خوب تم جاؤ اسکو دودہ پلاؤ نیک کام سے مت پھرو مین بہت
خوش ہون شاید مجھہ کو اُس سے فیض پہنچے اور مین نے دیکھا جب بنی سعد کی قوم اُسسے باز آئے کہ یتیم
لڑکے کو دودہ پلانیسے کیا فایدہ ہوگا مجھہ کو میرے بھی دل مین آگیا دودھ پلانے جاؤن یا نجاؤن
ایک بھتیجا میرے ساتھہ تھا اُسنے مجھہ کو کہا ای خالہ جان سب عورتین قوم بنی سعد کی بے نصیب گئین
تم مت جائیو اور مجھہ کو یہہ بات پسند آئی کہ سب پھر گئین مین جاؤن گی اگر یہہ لڑکا یتیم ہوا تو کیا ہوا
مین گود مین پالون گی جو مین نے خواب مین دیکھا ہی یہہ ہرگز جھوٹھہ نہوگا مین یہہ سنکر عبد المطلب
کے پاس گئی اور وہ لڑکا طلب کیا وہ خوش ہو کر میرا ہاتھہ پکڑکے آمنہ کے گھر مین لیگئے مین نے آمنہ
کو دیکھا مانند ماہ کے گھر مین بیٹھی ہین اور محمد کو سفید حریر کے کپڑے مین لپٹکے سلا رکھا ہی مین چاہتی تھی
کہ اُٹھا کے گود مین لون انکے سینہ مبارک پر جب مین نے ہاتھہ اپنا رکھا اُسوقت آنحضرت سنکر خواب سے
جاگ اٹھے اور آنکھہ کھولی لب مبارک خندہ ہوئے اور ایک نور مین نے دیکھا کہ چشم مبارک سے نکلکے
طرف آسمان کے گیا مین نے انکو اٹھا کے گود مین لیا اور داہنی طرف کا دودھ اپنا دھو کے انکے
منہہ مبارک مین دیا تب انھون نے دودہ پیا اور بائین چھاتی جب اُن کے منہہ مین رکھی نہ پیا
ابن عباس رض سے روایت ہی کہ رسول خدا نے حلیمہ کی دوسری چھاتی اسواسطے نہ پیتے تھے حق تعالی
نے آنپر الہام فرمایا تھا کہ حلیمہ کا لڑکا جو دودھ پیئے گا تم اسکو مت پیو تم ایک چھاتی حلیمہ کی
پیو اور اُس کا لڑکا ایک پیئے گا دونون تم مت پیو تا کہ درجہ متساوی نہو پس یہہ عدل کی نظر سے

دونون

دونون طرف کا دودھ حضرتؐ نے نہ پیا حلیمہ کہتی تھی کہ جبتک رسول خدا اول دودھ نہ پیتے تب تک میرا بیٹا بھی نہ پیتا اور دودھ پر منہہ نہین رکھتا تھا اوّل وہ پیتے پیچھے میرا بیٹا پیتا اور داہنی چھاتی رسول خدا پیتے اور بائین میرا بیٹا پیتا ایک وقت کا ندھے پر مین آنحضرت کو لیکر اپنے شوہر کے پاس گئی اُسنے لڑکے کو دیکھکے جناب کبریا مین سجدہ کیا اور شکر کیا اور مجھہ کو کہا ای حلیمہ خوش باش کوئی آدمی عرب مین نصیب آور ہمسے زیادہ نہین ہوگا حلیمہ کہتی تھین کہ جب رات ہوئی مکے کے پاس بطحا ایک جگہہ ہے وہان مین چار شب رہی اور پانچوین شب کو خواب مین دیکھا ایک شخص نورانی چہرہ حضرتؐ کے سرہانے آکے بیٹھا اور حضرت کا منہہ چوما یہہ دیکھکے مین نے اپنے شوہر سے کہا اُسنے کہا خاموش یہہ کسی سے مت کہیو یہہ علامت اقبال ہے اور اسکے بعد دوسرے دن جو جو عورتین قوم بنی سعد کی مکے مین آئی تھین سب کے سب نے پھر اپنے گھر کی طرف مراجعت کی اور مین بھی آمنہ سے رخصت ہوکر رسول خداؐ کو لے گدھے پر سوار ہوکے سب کے ساتھہ چلی اور میرے گدھے نے تین مرتبہ کعبہ کیطرف سجدہ کرکے روبسوئے آسمان کیا اور مثال ہوا کے چلا ہمراہ کے لوگ مجھہ کو دیکھکر متحیر ہوئے پوچھنے لگے ای حلیمہ یہہ وہ گدھا ہے جو تیرے ساتھہ آیا تھا بولی ہان وہی ہے جو میرے ساتھہ آیا تھا سب کے پیچھے چلتا تھا اور خدا کے حکم سے اسوقت گدھے نے کہا ای لوگو مین وہ گدھا ہون جو لاغر تھا اب مین تازہ ہوا ہون کس بات سے اسکی خبر تمکو نہین کہ میری پیٹھہ پر سوار کون ہے یہہ میری سعادت ہے کہ خاتم الانبیاؐ کا مین باربردار ہون اسلیئے زور میرا زیادہ ہوا حلیمہ سے روایت ہے وہ کہتی تھین کہ گدھا میرا سب قافلہ کے آگے نکل گیا تھا اور جہان ہم منزل کرتے تھے حضرتؐ کے طفیل سے وہان گھانس پیدا ہوتی سب چوپائے کھاتے جب مین اپنے گھر مین پہنچی آنحضرت کی برکت سے بکریان میری دبلی تھین سب موٹی تازی ہوگئین اور دودھ نکلی بکری سے ہماری بکری بہت بچے دینے لگی اور بہت دودھ ہوا پھر ایسا اتفاق ہوا کہ لوگ ہماری بکریون کے ساتھہ اپنی بکریان لا باندھہ دیتے تب انھون کی بکریان بھی بچے اور بہت دودھ دیتی تھین کہتے ہین کہ یہہ سب حلیمہ کی برکت سے تھا اسواسطے کہ وہ سرورِ کائنات کی دائی تھین اور حق تعالیٰ نے خلایق کے دل مین محبت ڈالی تھی جو شخص رسول خدا کو دیکھتے بہت پیار محبت کرتے اور آنحضرت بڑے

ہوئے بات کرنے لگے اول یہہ کلمہ کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لوگ یہہ سنکے
متعجب ہوئے حلیمہ نے کہا اسسے بھی اور عجیب غریب بات واقع ہوئی ہی جس وقت حضرت دودھ
پیتے روز ایکبار پیشاب کرتے اپنی عادت معین پر اور مجھکو پیشاب پاک کرنیکی حاجت نہوتی فورًا
پیشاب خشک ہو جاتا اثر نجاست معلوم نہین ہوتا اور جب پیغمبر بڑے ہوئے میدان کی طرف تشریف لیجاتے
تھے اور کوئی لڑکے کے ساتھ نہین کھیلتے الگ جاکے ایک کنارے بیٹھکے ذکر الٰہی کرتے جب عمر شریف
آنحضرت کی چار برس کی ہوئی مجھسے کہنے لگے کہ مین اپنے خویش اقربا کو نہین دیکھتا ہون کہان ہین مین نے
کہا کہ وہ بکریان لیکے میدانون مین رہتے ہین رات کو گھر مین آتے ہین رسول خدا یہہ سنکے رونے لگے
اور کہا کہ مین یہان اکیلا نہین رہون گا مجھکو میرے اقربا کے پاس بھیجو مین نے کہا ایجان مادر کیا تم
باہر پھرنے چاہتے ہو تب مین نے انکے سر کے بال مین تیل دیکے شانہ کر کرا اور آنکھو نمین سرمہ لگا کر
اور پیرہن پاکیزہ پہنا کر اور گلوبند یمانی گلے مین باندہ دیا تاکہ اُنپر اثر زحمت نہ پہنچے تب ایک لکڑی
ہاتھ مین لیکے میرے بیٹون کے ساتھ باہر گئے اسیطرح ہر روز میدان مین جاتے اور خوش رہتے
ایکدن ایک لڑکا میرا میدان مین سے دوڑتا ہوا آنسو بہاتا میرے پاس آیا اور کہا کہ ای ما میری
جلد چلو محمدؐ کو دیکھو کیا ہوا اتبک مر گیا ہو گا تب مین گھبرا کے اُٹھی اور بیٹے سے پوچھی کہ کیا ہوا بولا
کہ ای ما میری ہم سب بھائی ہم سنگ فلاخن کھیل رہے تھے اس مین اچانک ایک شخص آکے ہمارے
سامنے سے انکو پہاڑ پر لیجاکے سلایا اور انکا پیٹ چھاتی سے ناف تک چیر ڈالا ہی مین دیکھکے
آیا ہون اتبک ہی یا نہین کہہ نہین سکتا اور اکثرون نے یون روایت کیا ہی کہ دو جانور گدھ کی
شکل کے تھے آکے کہنے لگے یہہ وہی لڑکا ہی بولا ہان تب دونون جانور آنحضرت کے نزدیک گئے
اور حضرت اُنکو دیکھکے ڈرے اور رونے لگے تب ان جانورون نے حضرت کے دونون مونڈھے مبارک پکڑکے
زمین پر سلایا اور منقارون سے اپنے شکم مبارک حضرت کا چاک کر کے دل بے کینہ کے اندر سے جو خون مردہ سیاہ
تھا نکال ڈالا اور کہا کہ یہہ خون سیاہ بہرہ شیطان ہی کہ ہر شخص کے دلکے اندر یہہ خون سیاہ رہتا ہی
اب وسوسہ شیطان مردود کا حضرت کے دل مبارک مین اثر نہین کرے گا تس پیچھے آب برف سے دل

مبارک کو دھو کے شکم کے اندر رکھکے سی دیا اور سکینہ ایک قسم کا مرہم ہے اسپر رکھدیا آرام و آسایش
زیادہ ہوئی اور مہر نبوت سے مہر کرکے جیسا تھا ویسا کردیا اور اس عرصہ مین حلیمہ کے بیٹے سب جو
گھر مین کھانیکے واسطے گئے آکے دیکھتے ہین یہہ ماجرا ہے تب سراسیمہ ہوکے دوڑتے ہوئے اپنی ماسے
جاکے کہے پس حلیمہ کہتی تھین کہ مین اس بات کے سنتے ہی اسی وقت دوڑی جاکے دیکھتی ہون کہ محمدؐ پہاڑ
کے اوپر بیٹھے ہوئے آسمان کی طرف منہہ کرکے ہنس رہے ہین مین نے جاکے اُنکی سر و چشم چوم کے کہا ای جان
میرے مین تمھارے تصدق جاؤن کہو تم پر کیا گذری بولا خیر ہے سب بھائی گھر مین کھانیکے واسطے
گئے تھے مین اکیلا تھا اچانک دو جانور آکے مجھکو وہان سے یہان پر لائے اور مجھکو معلوم ہوا کہ وہ
دو فرشتے تھے ایک کے ہاتھہ مین آفتابہ پانی کا اور ایک کے ہاتھہ مین طشت زمرد کا مجھکو سلاکے
میرا پیٹ سینہ سے زیر ناف تک چیر ڈالا اور اس سے مجھکو کچھہ درد والم معلوم نہوا جو کچھہ کہ میرے پیٹ کے
اندر تھا نکالکر طشت مین رکھکے دھوکر پھر میرے پیٹ کے اندر رکھدیا اس پیچھے دوسرا شخص آکے
میرے پیٹ کے اندر ہاتھہ ڈالکے دل میرا نکالکے اسکے اندر سے جو خون سیاہ تھا نکال ڈالا پھر دل میرا اندر شکم
کے رکھکے درست کردیا اور یہان سے غایب ہوا روایت ہے حلیمہ کہتی تھین کہ جب مین نے یہہ ماجرا سنا
محمدؐ سے تب اسیوقت ساجد بدرگاہ باری ہوئی بعد اسکے یہہ بات شہرت پائی جب خلایق مجھسے آکے
کہنے لگے کہ محمدؐ پر کچھہ آسیب ہوا یا کچھہ مرض ہوا اسکو کاہنونکے پاس لیجایا چاہئے کچھہ پڑھکے پھونکے
یا اسکی دوا کرے تب لوگون کے کہنے سے مین انکو کاہنون کے پاس لے گئی اور اول سے آخر تک اس قصہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کیا یہہ سنکے کاہن سب حضرت کو گودی مین لیکے بظاہر کہنے لگے ای لوگو
اس لڑکے کو زندہ مت چھوڑو اگر یہہ بڑا ہوگا تو ہمارے تمام بتونکو توڑ ڈالیگا ذلیل وخوار کریگا
سوا حق کے اور کسی کو نہین مانیگا دین تمھارا باطل کریگا اور خدا کی طرف سب کو بلائیگا اور تم اپنے
دین کو بھول جاؤگے پس ای صاحبو اپنا دین جسطرح سے قایم رہے وہی فکر کرو حلیمہ کہتی تھی کہ جب
مین نے کاہن مردودون سے یہہ بات سنی جلدی محمد رسول اللہؐ کو انسے چھین کے مین نے گود مین لیا
اور مین نے کاہنون سے کہا کہ تم دیوانہ ہو جو یہہ بات کہتے ہو مین ایسا جانتی تو تمھارے پاس

لڑکیکو کبھی نہ لاتی پس مین نے خاتم الانبیا کو وہان سے اپنے گھر مین لائی اور اُنکے نور سے تمام گھر میرا
معطر خوشبودار اور منور ہوا لوگون نے مجھے کہا کہ اس لڑکے کو عبد المطلب کے حوالے کرو امانت سے
خلاص ہو تب مین اُن کو لیکے گدھے پر سوار ہو کر مکے مین آتی تھی راہ مین غیب سے ایک آواز
آئی کسی نے مجھ کو کہا ای حلیمہ تمکو مبارک ہو پس یہانتک کہ مین آہستہ آہستہ مکے کے پاس بطحا مین
جب پہنچی وہان ایک گروہ جماعت کی مین نے دیکھا اور وہان محمد کو بیٹھا کے مین اپنی حاجت کو گئی وہان
ایک آواز مین نے سُنی اور پیچھے کی طرف مین نے نظر کی محمد کو نہ دیکھا تب اُن کی جماعت سے مین
نے پوچھا ایصاحبو یہان جو ایک لڑکا بیٹھا تھا وہ کہان گیا انھون نے کہا ہم نے نہین دیکھا وہ لڑکا کون
تھا کیا نام اُس کا مین نے کہا انکا نام محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے پس مین چارون طرف دوڑی اور دیکھا
آخر ان کو نہ پایا اور روروکے مین یہہ کہہ رہی تھی کہ الٰہی اُن کی برکت سے تو نے مجھ کو فائز المرام مین پہنچایا
اور ہمکو بہت فراغت ہوئی اپنا دودھ پلا کے انکو بڑا کیا اب وہ جسکا لڑکا ہے مین اسکو دینے جاتی ہون
کہ اپنے عہدے سے خلاص ہو جاؤن اب اس لڑکیکو یہان سے کون اٹھا لیگیا قسم لات وعزا کی اگر وہ مجھکو
نملیگا تو مین اس پہاڑ پر جا کر پتھر سے سر پھوڑونگی یہہ سُنکے وہ سب مجھسے کہنے لگے کہ تم ہم سے ہنسی کرتی ہو جو
ایسی بات کہتی ہو تیرے ساتھ تو کوئی لڑکا ہمنے دیکھا نہین کیون جھوٹھ بولتی ہو حلیمہ کہتی تھی کہ یہہ بات سُنکے مین ناامید
ہوئی اور سر پر ہاتھ رکھکر واویلا کرنے لگی ای محمد تم کہان یہہ کہتی تھی اور روتی تھی میرا رونا سُنکے اور لوگ بھی
رونے تب ایک پیر مرد کو دیکھا عصا ہاتھ مین وہ آکے مجھسے کہنے لگے ای دختر سعد تم کیون روتی پھرتی ہو مین نے کہا کہ لڑکا
میرا یہان سے کھویا گیا ہی تب اُسنے کہا کہ جس بُت نے تمھارا لڑکا لیگیا ہی مین اسکو بتا دیتا ہون تم فلانیکے پاس جا کر
مت رو لڑکا اسکے پاس ملیگا خاطر جمع سے رہو اُس سے جا کے لڑکا اپنا مانگو وہ البتہ لا دیگا تب مین نے وہان جا کے
ایک آواز دی اور کہا کہ ای شیطان تجھکو شرم نہین آتی ہی کہ جسدن وہ لڑکا پیدا ہوا تھا وہ تجھکو معلوم نہین کہ لات
وعزا پر کیا صدمہ گذرا تھا تب وہ شیطان نے کہا کہ مین ہبل کے پاس جاتا ہون تمھارا لڑکا وہی دیگا تب اُس شیطان نے
ہبل سے جا کر کہا کہ ای سردار ہمارے آپکی مہربانی قوم قریش پر بہت ہی دختر سعد حلیمہ یہہ کہتی ہی کہ ایک لڑکا نام اسکا
محمد وہ کھویا گیا ہی اگر اسکو لا دیگے تو تمھاری بہت مہربانی قوم قریش پر ہوگی حلیمہ کہتی تھین کہ مین نے دیکھا ہبل نے

دوسرے بتونکو پکارا وہان سے یہہ آواز آئی یا ہبل ہم سب یہان سے نکل جاتے ہین کیونکہ ہم اُس
ہاتھ سے مارے جائینگے پھر ایک شخص نورانی چہرہ کو دیکھا وہ مجھسے آکے کہنے لگا ای حلیمہ وہ لڑکا خدا کا
دوست ہی وہ اچھی طرح سے ہی تم کچھ اندیشہ مت کرو اور مجھہ کو اسبات کا ڈر ہوا اگر عبدالمطلب کو یہہ خبر پہنچے
کہ محمدؐ گم ہوا ہی تو جینا محال ہوگا مین یہہ سمجھکے اُن پاس چلی تھی جب مین کتنی دور گئی راہ مین عبدالمطلب سے ملاقات
ہوگئی اُسنے میرا حال دیکھکے پوچھا ای حلیمہؓ کیون تم مضطرب ہو مینے کہا کہ محمدؐ کو تمھارے پاس مین لاتی تھی مقام
بطحا مین مجھسے وہ کھو گیا یہہ سنکے عبدالمطلب نے دریافت کیا شاید کسی نے اسکو مار ڈالا ہوگا تب تلوار ہاتھ مین
لیکے آئے اور جب وہ غصہ مین آتے تھے کوئی شخص مارے ڈر کے اُسکے سامنے نہ آتا تھا اسی طرح ننگی تلوار ہاتھ
مین لیکے ایک آواز دی اور پکارا ای اہل قریش سب حاضر ہوا اسوقت سب آکے حاضر ہوئے اور کہنے لگے
کیا بات ہے کہا عبدالمطلب نے محمدؐ پوتا میرا حلیمہ کے پاس سے میدان بطحا مین کھویا گیا تب سبھون نے قسم کھا کر کہا
کہ جبتک محمدؐ نہ ملیگا تب تک سب کھانا پینا ہم پر حرام ہی تب سب اہل مکہ عبدالمطلب کے ہمراہ نکل آئے اور سو آدمی
اہل قریش نے کہا کہ چلو ہم سب خانۂ کعبہ مین جاکے خدا کے پاس التجا کرین تب عبدالمطلب نے اُن سبکو چھوڑ کے
کعبہ کے آستانہ پر جاکے سر زمین پر رکھکے کہا یارب رد علی ولدی محمدؐ جب بہت فریاد کی غیب سے آواز آئی ای عبد
المطلب کچھ اندیشہ نہ کر محمدؐ کو اللہ نے آرام سے رکھا کچھ ڈر نہین تب عبدالمطلب نے کہا کہ محمدؐ کہان ہین وہ بولا
کہ محمدؐ وادی تہامہ مین ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہین تب عبدالمطلب کعبہ سے نکل آئے اور باشمشیر وادی تہامہ کی
طرف گئے اور آگے ورقہ اور نوافل اور مسعود اور نقی جاتے تھے جب وہ مقام بطحا مین جا پہنچے محمدؐ کو وہان
دیکھا ایک درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھے ہین مسعود نے پوچھا ای لڑکے تم کون ہو فرمایا مین اخ مسعود ہون
یہہ سنکے مسعود متعجب ہوا اور پھر پوچھا کہ تم کون ہو تب حضرتؐ نے فرمایا مین سید یتیم غریب ہون نام میرا محمد
بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف یہہ سنکے مسعود نے جاکے عبدالمطلب کو خوشخبری
دی عبدالمطلب جب سرور کائنات کے پاس آئے پوچھا ای لڑکے تم کون ہو فرمایا کہ میرا نام محمدؐ ہی مین
آپ کی نسل سے ہون کہا تم اپنا نسب نامہ بتاؤ کسکے فرزند ہو تب حضرتؐ نے فرمایا مین محمد بن عبداللہ بن
عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف یہہ سنتے ہی عبدالمطلب نے سید کونین کو گودی مین لیکے وہان سے چلے آئے

اور کعبہ مین آکے طواف کیا اور یہہ کہا نَعُوذُ بِوَاحِدٍ مِنْ كُلِّ شَرِّ حَاسِدٍ اور مکہ شہر مین جتنے قریش تھے حضرت کے آنیسے سب خوش ہوئے اور عبد المطلب نے بہت روپیے پیسے دیکے حلیمہ کو خوش کرکے اسکے وطنکو رخصت کیا

جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماموں کے گھر مین اپنی والدہ آمنہ کے ساتھہ اور فوت ہونا آمنہ رض کا راہ مین اور عبد المطلب کا فوت کرنا اور ہمراہ جانا آنحضرت کا ابوطالب کے ساتھہ شام کی سفر مین تجارت کو اور ملاقات ہونا ایک راہب سے راہ مین

کہتے ہین کہ جب حلیمہ نے آنحضرت کو عبد المطلب کے حوالے کیا اور آمنہ رض آنحضرت م کو لیکر اپنے بھائی کے گھر جاکے دو برس رہین پھر مکے مین آتیوقت اثنائے راہ مین قضائے الٰہی سے فوت ہوئی اور اسوقت آنحضرت م کی عمر شریف سات برس کی تھی اور بعد اسکے حضرت نے اپنے دادا عبد المطلب کے پاس پرورش پائی اور سن شریف آنحضرت کا جب آٹھہ برس دو مہینے کا ہوا عبد المطلب بیمار ہوئے امید زندگانی کی منقطع ہوئی تب اپنے بیٹے ابوطالب کو بلاکے یہہ وصیت کی کہ پرورش محمد مصطفے م کا تمپر ہی ہین اسبات کی تمکو وصیت کرتا ہون اسکو یاد رکھنا ابوطالب نے کہا ای باباجان وہ میرا بھتیجا ہی مین اسکو اپنے فرزند کے برابر جانتا ہون بعد اسکے عبد المطلب نے انتقال کیا اور آنحضرت کی ابوطالب نے پرورش کی اس ایّام مین سب نوکر حضرت خدیجۃ الکبری کے تھے اور قریش سب شام کی طرف تجارت کو جایا کرتے تھے اور اسوقت ابوطالب نے بھی انھون کے ساتھہ عزم سفر کا کیا اور آنحضرت م مہار شتر کھینچتے تھے چونکہ سن آپکا صغیر تھا ابوطالب چاہتے تھے کہ آنحضرت کو گھر بھیجین حضرت نے کہا ای چچا جان مجھہ کو آپ اکیلا گھر مین نہ بھیجئے مین کسکے پاس رہونگا آپ اپنے ساتھہ رکھئے یہہ سنکے ابوطالب کے دل مین رحم آیا اور آنسو بہاکے کہا ایجان عم کچھہ ڈر و مت اندیشہ نہ کرو سلامت رہو مین تمکو مکان پر نہین بھیجونگا تب حضرت کا ہاتھہ پکڑکر شتر پر بیٹھایا اور دونون چچا بھتیجے کاروان کے ساتھہ چلے جب سب کاروان وادی شام مین پہنچا وہان ایک راہب کی عبادت گاہ تھی اس بستی مین ایک درخت سایہ دار تھا جو قافلہ سوداگرون کا اس راہ مین جاتا اسکے نیچے اترتا اور وہ راہب سرخیل نے توراۃ مین دیکھا تھا کہ فلانے روز فلانیوقت ایک پیغمبر مکے سے سوداگرون کے ساتھہ یہان آکے اترینگے ان کی پشت پر مہر

نبوت ہی انسے فیض لیا چاہئے اس امید پر وہ حضرت کے انیکا منتظر رہا جو قافلہ مکہ سے آتا سب کی خاطر کرتا اور سب
کو دیکھتا پس ابو طالب اسی راہ سے محمد کو لیکر سوداگرونکے ساتھ اس وادی مین پہنچے اور وہ سرخیش راہب اسی دن
بالائے بام جاکے دیکھتا تھا کہ ایک قافلہ سوداگرونکا مکہ سے آتا ہی اور ایک ٹکڑا ابر کا انکے سر پر سایہ کئے
چلا آتا ہی سب اس درخت کے نیچے آکے اُترے درخت نے تعظیما اس قافلہ کے بیچ مین سید کونین کو سجدہ کیا
وہ سرخیش راہب نے یہہ حال دیکھکر ان سوداگرونکے پاس یہہ کہلا بھیجا کہ مکیّون سے ہم بہت حب رکھتے ہین جو سوداگر
مکہ سے یہان آکے اُترتے ہین ہم اسکی خاطر کرتے ہین آج مین نے تمھاری سب کی دعوت کی ہی میرے مکان پر آؤ
ابو طالب نے دعوت اسکی قبول کی تب رسول خدا کو ایک نوکر کے ساتھ اسباب کے پاس رکھکے اس درخت کے نیچے
بیٹھا کے سب راہب کے گھر مین چلے گئے اور راہب نے اپنی عبادتگاہ سے نکلکے سب کو دیکھا اور بیٹھایا پھر معبد
خانے کے اوپر جاکے دیکھتا تھا اور کوئی تو باقی نہ رہا اور دیکھا کہ وہ ٹکڑا ابر کا جہان تھا وہین موجود ہی تب
سب سے کہا کہ تمھارے دو آدمی باقی ہین درخت کے نیچے رکھکے آئے ہوے بولے ہان ایک نوکر اور ایک لڑکے
کو مال کے پاس بیٹھا کے آئے ہین تب راہب بولا کہ اُن دونون کو بھی جاکے لے آؤ پھر راہب بام پر
جاکر دیکھتا تھا اتنے مین کوئی جاکے پیغمبر خدا کو لے آیا اور وہ ابر بھی حضرت کے سر مبارک پر سایہ ڈالے ہوے
ساتھ ساتھ آیا راہب نے یہہ حال دیکھکے کہا واللہ یہہ ابر کا سایہ سوا پیغمبرون کے اور کسی پر نہین ہوتا ہی یہہ کہکر رسول
خدا کو اپنی جگہہ پر لیجاکے بہت سی تعظیم و تکریم کی اور طعام تحایف سب کے لئے حاضر کیا جب سب نے کھانیسے فراغت
کی تب راہب نے سب سے کہا کہ یہہ لڑکا کس کا ہی سبھون نے ابو طالب کی طرف اشارت کی راہب بولا کہ مجھکو معلوم
ہوتا ہی یہہ لڑکا یتیم ہی ماباپ اسکے مرگئے ہین تب ابو طالب نے کہا سچ ہی یہہ میرا بھتیجا ہی میرے گود ی
مین پرورش ہوا راہب بولا ای شخص یہہ لڑکا پیغمبر آخر الزمان ہوگا درمیان دونون مونڈھے اسکے مہر
نبوت ہوگی خبردار تم ان کی حفاظت مین رہیو اور روم شام کی طرف انکو مت لیجائیو وہان انکے دشمن بہت ہین
یہودی اور گبر انکے مار ڈالنے کو مستعد ہین نام و نشان لیکے ڈھونڈھتے ہین انکو جہان پاوین مار ڈالین
یہہ کہا راہب نے اور دست مبارک حضرت کا پکڑ کے کہا کہ یہہ سید کونین ہی اور بہتر تمام خلایق آسمان و زمین کے ہے
یہہ سنکے سوداگرون نے کہا آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ یہہ پیغمبر ہوگا اُسنے کہا صفتا انکی مین نے توریت مین دیکھی ہی جو

علامت نبوت کی ہی سو آپ مین پائی جاتی ہی انھون نے کہا وہ کیا علامت ہی کہ تم انکو چھوڑکے میرے یہان
آئے مین نے دیکھا تمام اشجار اور جمادات نے انکو سجدہ کیا اور جتنے نباتات اور حیوانات اور حجر اور
درخت سجدہ کسو کو نہین کرتے مگر پیغمبرون کو اور تم یقین جانو کہ یہہ پیغمبر برحق ہی سب اس گفتگو مین تھے
کہ اس مین سات آدمی اجنبی اچانک راہب کے معبد خانیکے دروازہ پر آکھڑے ہوئے اسنے پوچھا تم سب
کون ہو کہان سے آئے کہان جاؤگے بولے ہم سب روم سے آتے ہین بادشاہ روم نے ہمکو بھیجا ہی کہتے
ہین پیغمبر آخر الزمان کا مکہ سے خروج ہوا ہی ہم اسکو پکڑکے بادشاہ کے پاس لیجائینگے اور مار ڈالینگے انکے
دریافت کو ہم آئے ہین راہب نے کہا انسے کہ بیہودہ رنج اٹھاتے ہو تم اسکو نہین مار سکوگے خدا انکا حافظ و ناصر ہی
پس راہب نے یہہ بات کہکے انکو مکہ کیطرف بھیجا اور کہا کہ تم چلے جاؤ کیون ناحق آئے ہو اور ابوطالب کو کہا تم اس
لڑکیکو روم شام کی طرف مت لیجائیو تم اب اپنے گھر چلے جاؤ کیونکہ یہود سب تمکو پانینگے زحمت دینگے تب ابوطالب
یہہ بات سنکے حضرت کو پھر مکہ مین لے گئے

خبر دوسرے دفع چاک کرنا سینہ مبارک آنحضرت کا اور نکاح کرنا خدیجۃ الکبریٰ سے اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل نکاح کے جو وقائع مین آئے تھے

روایت ہی کہ جب سن شریف آنحضرت کا دس برس کا ہوا ایکدن بطور گلگشت میدان کیطرف تشریف لیگئے انھین
دو فرشتے بصورت آدمی کے حضرت کے سامنے آئے آنحضرت فرماتے تھے کہ چہرہ انکا نورانی تھا ایسی شکل مین
نے کبھی نہین دیکھی تھی اور جو خوشبو انکے بدن سے آتی تھی ایسی مشک و عنبر اور عطریات مین نتھی اور انکے
کپڑے مین جو صفائی تھی جہان کی کسی چیز مین نہین اور وہی دو فرشتے جبرئیل اور میکائیل تھے انھون
نے دونون نے دونون مونڈھے میرے پکڑکے مجھے زمین پر سلایا اور پیٹ میرا چیر ڈالا کچھ خون میرے
بدن سے نہین نکلا انمین سے ایک نے سونیکے طشت مین پانی بھرکے لایا اور دوسرے نے میرے پیٹ کے
اندر ہاتھ ڈالکے سب دھو ڈالا اور کہا کہ سینہ انکا چاک کرکے دل کے اندر سے جو خون سیاہ اور حسد
اور بغض و بشریت کا ہی نکالکے بجائے اسکے رحم اور شفقت رکھہ دو واسطے رحمت عالمیان کے پس سیاہی

کیا اور پھاڑنے چیرنیسے مجھکو کچھہ درد والم نہ ہوا اور ایک چیز مثال چاندی کے میرے دل کے اندر رکھدی
اور دوائے خشک مثال سفوف کے اسپر رکھی اور انگلیان ہاتھہ کی میری پکڑ کے کہا اب جاؤ سلامت رہو
اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسی دن سے میرے دلمین مہر اور شفقت خلق اللہ پر زیادہ ہوئی کہتے ہین کہ اس
مرتبہ قریب مین بلوغ کے حضرتؐ کا سینۂ مبارک چیرا کیونکہ وقت شباب کے خواہش بشریت اور غصہ
دل مین زیادہ ہوتا ہی اسلیئے دوسری دفعہ دل حضرتؐ کا چاک کر کر پاک صاف کیا اور اسنے محفوظ رکھا
بعد اسکے آنحضرتؐ نے مکان مین جا کے اپنے چچا ابو طالب سے یہہ حقیقت بیان کی اور ابو طالب نے اسبات
کو مخفی رکھا کسی سے نہ کہا اور قدم حضرتؐ کا متبرک جانکر خدمتگذاری اور پرورش مین انکے رہا ایکدن
ابو طالب حضرتؐ سے کہنے لگے ایجان عم مین کچھہ کہا چاہتا ہون مگر شرم آتی ہی مجھہ کو حضرتؐ نے فرمایا ای
چچا جان جو آپکے دل مین آوے سو فرماوین مین آپکا برخوردار ہون ابو طالب نے کہا تمھارے ماباپ
مر گئے کوئی چیز بھی چھوڑ نہین گئے اور مجھکو بھی کچھہ دولت نہین کہ تمکو بیاہ دون صلاح یہہ ہی کہ مین
چاہتا ہون کہ خدیجہ دختر خویلد وہ بہت مالدار اور نوکر چاکر بہت رکھتی ہی مناسب سمجھ کے اجرت
دیتی ہین اس امر مین تم کیا کہتے ہو اگر اس پاس تم نوکری کروگے تو اسکے روپئے سے اللہ چاہے تو
تمکو بیاہ دونگا اور چشم اپنی روشن کرونگا آنحضرتؐ نے فرمایا مین آپکا برخوردار ہون آپکی بات بسر و چشم
ہی کیون نمانونگا جو آپ میرے حق مین کرینگے سو بہتر ہی تب ابو طالب حضرتؐ کو لیکر خدیجہ کے در پر گئے اندر
سے ایک غلام نے آکے پوچھا تم کون ہو اور کہان سے آئے ابو طالب نے کہا کہ خدیجہ سے جا کے یہہ
بات کہو کہ ابو طالب تمھارے در پر کھڑا ہی آپ سے کچھہ عرض کیا چاہتا ہی تب غلام نے جا کے خدیجہ کو خبر
دی وہ بولی اسکو یہان لے آؤ تب ابو طالب حضرتؐ کو لیگئے خدیجہ اسوقت تخت پر بیٹھی تھی اور ستر
کنیزک کمر بستہ انکی خدمت مین کھڑی تھین خدیجہ نے ابو طالب سے کہا کہ آپنے کیون یہان اتنی تکلیف
کی آپکا کیا مقصد ہی اسنے کہا کہ یہہ میرا برادرزادہ ہی نام انکا محمد بن عبد اللہ آپ اگر انکو اپنے کاروبار
مین نوکر رکھو تو فیض عام سے آپکے یہہ بھی بہرہ مند ہون اور دعا کرین تب خدیجہ نے کہا کہ اچھے
اور کیا بہتر ہی بہت اچھا مین نے آج سے انکو نوکر رکھا روایت ہے حضرتؐ ابابکر صدیقؓ اور حضرت

علی کرم اللہ وجہہ سے کہ خدیجہ رض رسول خدا ص کے خویشون مین سے تھین شوہر مر گیا تھا وہ بیوہ تھین
بڑی دولتمند اور تاجر ہر سال لوگون کو مال و اسباب دیکے شام اور بصرہ کی طرف تجارت کو
بھیجتی تھین اور ایک غلام اسکا میسرہ نامی تھا اسکو آزاد کیا تھا تجارت کے لیئے اس کو بھی بھیجتی تھی
اور جتنے نوکر چاکر خدمتگار غلام تھے سب اسکے تابع حکم کے تھے ایکدن خدیجہ رض نے بالاخانے پر سے
دیکھا کہ حضرت کے سر پر ایک ابر سایہ دار رہا اور حضرت چلے جاتے تھے تب حضرت کو نزدیک اپنے
بلا کے بکریون کی پاسبانی مین مقرر کیا تھوڑے دن مین حضرت کی قدم کی برکت سے خدیجہ کی بکریان
آگے سے زیادہ ہونے لگین اور بہت دودہ دینے لگین پس خدیجہ رض کی نگاہ ہمیشہ رسول خدا ص پر تھی ہر روز
دیکھتی تھی کہ ایک ابر آکے حضرت کے سر مبارک پر سایہ دار ہوتا ہی اور جب آنحضرت چلتے ہر درخت
اور جمادات سلام علیک یا رسول اللہ ص کہتے تھے سوا اسکے اور بھی کرامات اور علامات توراۃ مین دیکھے
کہتی تھین کہ یہہ جوان قریش مین بزرگ ہوگا اور چونکہ دیانتداری اور راست گفتاری مین مشہور و معروف
تھے اسلیئے انکو محمد امین کہتے تھے اور جب سن شریف آپکا تیئیس برس کا ہوا خدیجہ رض نے حضرت سے پوچھا کہ
کہ تم اس برس میرے غلام میسرہ کے ساتھ شام کی تجارت مین جاسکو گے حضرت نے کہا بہت اچھا مین جاؤنگا
کہتے ہین کہ حضرت ص کی کچھ اجرت مقرر کرکے تجارت کو بھیجا اور بعضے نے کہا کہ مالک انبار میسرہ کیا اور اکثر کا قول
یہہ ہی کہ خدیجہ رض نے حضرت ص کو اپنا مالک و مختار کرکے اور اپنے شوہر کی پوشاک پہنا کر شام کی طرف بھیجا اور
غلام میسرہ کو کہا کہ جو جو احوال راہ مین گذریگا سو یاد رکھیو اور بلا فرق سر مو کے مجھسے آکے بیان کیجیو
اور جو کام محمد امین کرنے چاہا اس مین تم مانع و مزاحم مت ہوجیو غرض جو جو سوداگر نوکر چاکر خدیجہ رضی اللہ عنہا
کے تھے رسول خدا کے ساتھ سب گئے اور جب مکے سے باہر نکلے ابو سفیان کے قافلے کے ساتھ مل گئے ابو سفیان
حضرت کو دیکھکر ہنسکے کہنے لگے کہ خدیجہ رض بہت نادان ہی کیونکہ جس شخص نے کبھی اپنی عمر مین تجارت نہین کی
اور راہ رسم خرید و فروخت کا نجانے اسکو مختار کرکے تجارت مین بھیجا یہہ محض نادانی ہی حاصل کلام رسول
خدا کا قافلہ سبکے آگے نکل گیا اور راہ مین کرامات ظاہر ہوتی رہی جب آفتاب گرم ہوتا تھا حضرت کے سر مبارک
پر ابر آکے سایہ کرتا تھا میسرہ دیکھتا تھا سب حیوانات اور اشجار اور جمادات حضرت کو سجدہ کرتے تھے

تعظیما اسیطرح جاتے تھے جب شام کے متصل نزدیک معبد خانہ راہب کے پہنچے اسکا نام بحیرا راہب تھا
اسُنے حضرتؐ کو دیکھا درخت کے سایہ کے نیچے سوئے ہوئے جب آفتاب طلوع ہوا دھوپ نکلی اُسوقت
درخت نے جھک کے حضرت پر سایہ کیا بحیرا راہب نے جب یہہ دیکھا اپنے عبادتخانہ سے نکلکر سوداگرون سے
جاکے پوچھا کہ یہہ جوان جو درخت کے نیچے سویا ہی کون ہی میسرہ نے کہا کہ مختار انبار میرا ہی راہب نے اُن
سے کہا کہ خبردار تم انکو بطور سوداگرون کے اور مختار انبار کے نجانو یہہ پیغمبر خدا آخر الزمان اور بہتر تمام
موجودات کا ہی تب راہب اور میسرہ دونون رسول خداؐ پاس گئے راہب نے حضرت کا قدم چوم کے
کہا کہ نشان پیغمبری مجھکو معلوم ہی اور بندہ امید جناب مین رکھتا ہی کہ حضور کا کشف مبارک دیکھے کہ آپ کی علامت
نبوت مین نے تورات اور انجیل مین دیکھی ہی کہ آپکے دونون مونڈھے مبارک کے درمیان مہر نبوت ہی تب رسول خدا
نے اسکو اپنے دونون مونڈھے مبارک دکھائے جب چشم راہب کی اُس سے روشن ہوئی اسوقت کہا اَشْهَدُ اَنْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور کہا کہ آپ وہ شخص ہین کہ عیسیٰ مسیح نے آپکے آنیکی
بشارت دی ہی اور میسرہ سے کہا کہ ای میسرہ یہہ محمدؐ آخر الزمانکو یہودیون سے بچائیو اور ابوسفیان کو تاکید کیا
ابوسفیان نے کہا وہ میرا بھتیجا ہی ان کی نگہبانی اور خبرداری مجھپر واجب ہے القصہ بحیرا راہب نے اقسام طرحکی
نعمتین اور تحفہ جات حضرت کے پاس لا حاضر کیا اور سب کو دعوت کرکے کھلایا بعد اسکے سوداگرون نے یہانسے
کوچ کیا دو راہ کے بیچ مین جا پڑے ایک راہ خوف کی تھی اور دوسری راہ بیخوف رسول خداؐ نے قریب کی راہ
جس راہ مین خوف تھا اختیار کیا اور ابوسفیان نے دوسری راہ اختیار کی جسمین خطرہ نتھا اور ابوسفیان رسول خداؐ پر
ہنسنے لگا اور کہا تم خدیجہ کا مال تمام برباد کروگے اور اپنے کو بھی ہلاک کروگے اس راہ مین شجاع اور آنحضرتؐ
نے فرمایا کہ میرا خدا حافظ و ناصر ہی یہہ کہکر تشریف فرما ہوئے جب حضرت نے ایک منزل کی راہ طی کی جس مقام
مین پانی نتھا وہان منزل کی میسرہ نے حضرت سے عرض کی یا حضرتؐ قافلہ ہمارا بغیر پانی کے ہلاک ہی حضرت
سنکے خیمے سے نکلکر متحیر ہوئے اور ایک درخت سبز کے نیچے کھڑے ہوکے مناجات کی یا اللہ مجھہ بندۂ یتیم
تو رحم کر فریاد میری سن آب شیرین ہمپر عنایت کر تب اُس درخت نے خدا کے حکم سے کہا کہ ای حضرت
محمد علیہ السلام کئی قدم آگے بڑھو اخیر قدم پر ایک چاہ کھودو وہان پانی ملیگا تب حضرت نے وہان ایک

چاہ کھودا خدا کے فضل سے پانی شیرین وصاف نکلا سب قافلے نے آسودہ ہوکے پیا دوسرے دن پھر
وہان سے راہی ہوئے ایک مقام پر جاکر دیکھتے ہین کہ کئی بیمار ومجروح اونٹ بدنین کیڑے پڑے
ہوئے ہین اُنھون نے حضرتؐ کو دیکھکے فریاد کی یا رسول اللہ حقتعالی نے آپ کو ہماری عیادت کے
لئے بھیجا ہی ہمپر آپ مہربانی کیجیے تب حضرتؐ نے اُن کی فریاد سنکر اور اپنی یتیمی کو یاد کرکے بہت سا
رُوئے اور اپنے شتر پر سے اتر کر اُن شترون کی جراحت پر دست مبارک پھیرا خدا کے فضل سے سب اونٹ اچھے
ہوگئے بیماری جاتی رہی پھر وہان سے کوچ کئے بعرصۂ قلیل شام مین جا پہنچے وہان جاکے مال سب بیچڈالے
منافع بہت پائے پھر وہان سے مال خرید کرکے مکہ کی طرف مراجعت کئے اور اسکے بیسدن کے بعد
ابوسفیان شام مین آپہنچا اور حضرتؐ کے حال پر متعجب ہوا اور حضرتؐ کے پاس کہلا بھیجا کہ چندروز اور یہان
ٹھہرجائیے مین بھی آپکے ساتھ چلونگا حضرتؐ نے دیر نکئے مکے کو تشریف فرما ہوئے جب مکے کے
قریب جا پہنچے میسرہ نے حضرتؐ سے کہا ای محمدؐ امین آج کئی برس ہوئے ہم خدیجہؓ کے مال سے تجارت
کرتے ہین اب کے دفع جیسا منافع ہوا ہی ایسا کسی برس نہین ہوا تم جاؤ سلامتی اور نفع کی خبر خدیجہؓ کو
دو تاکہ ہم سب کو سرکار سے خلعت ملے حضرتؐ نے قبول کیا تب میسرہ نے حضرت کو اچھی طرح سے زیبایش
کرکے شتر پر سوار کرکے مکےمین خدیجہؓ کے پاس بھیجا خدیجہ منتظر تھین راہ کی طرف دیکھ رہی تھین اسمین ایک شتر
سوار دیکھا دور سے آتا ہی اوپر ایک ٹکڑا ابر کا اور مرغ سب ہوا کے انکے سر پر سایہ ڈالے ہوئے ہین
ہیبت اور شکوہ انکے چہرے پر ہویدا ہی خدیجہ نے کہا اللّٰہم انی الی داری اور جب شتربان خدیجہؓ کے
دروازے پر آیا خبر ہوئی انکو کہ محمدؐ امین سفر سے آتے ہین خدیجہ نے کہا لوگون سے جاکے دیکھو وہی سوار
ہی جو ہمنے دور سے دیکھا ہی بولے ہان وہی شخص ہی پس رسول خدا نے خدیجہ پاس جاکے منافع
تجارت اور سلامتی راہ اور قافلے کی خوشخبری دی خدیجہؓ نے حضرت کو کہا جاؤ میسرہ کو لے آؤ اسکو
خوب معلوم ہی حقیقت اسکی جب حضرتؐ مکے کے سوداگرون کے ساتھ تشریف لے گئے سفر مین خدیجہ حضرت
کو اسوقت دیکھ رہی تھی اور جب میسرہ اور سوداگرون کے ساتھ تشریف سفر سے لائے تب بھی دیکھی
رسول اللہؐ کی وہی صورت وسیرت پائی اور جب دوسرے لوگ اس حال سے غافل تھے اور جب سفر

سے سب آئے تب خدیجہؓ نے میسرہ سے سب احوال راہ کا اور منافع بیع فروخت کا پوچھی اسنے کہا اے
سیدہ ہمنے کبھی ایسی آسایش و راحت سفر مین نہین دیکھی جو حضرت محمدؐ امین کے ساتھہ پائی ہے
مین اسکی کیا صفت بیان کرون وہ ایک صاحب مرد کامل ہے مین نے دیکھا تمام اشجار اور جمادات نے انکو
بہ تعظیم سجدہ کیا غرض دریافت کرنا راہب کا اور سایہ دینا ابر کا حضرتؐ کے سر پر اور پانی نکالنا چاہ
کھود کر اور بھلا کرنا شتران مجروح کا اور نفع تجارت کا ایک ایک میسرہ نے خدیجہؓ سے سب بیان کیا
یہہ سنکے خدیجہؓ نے ایکدل سے ہزار دل ہوکر تعظیم و تکریم سے رسول خدا کے پیش آئی اور قدر و منزلت
کی اور جس قدر کہ مشاہرہ سرکار سے مقرر تھا اس سے دگنا زیادہ کیا اور اپنے نوکر چاکر تا بعدار و نکو
کہدیا کہ رسول خداؐ کی خدمت مین مدام حاضر رہین خدمت انکی دل و جان سے کرین کوئی وجہہ ان کی خدمت
کرنیمین سستی نہ کرین پس اسیطرح جب چند روز گذرے ایکدن خدیجہؓ نے حضرتؐ سے پوچھا ای حضرت
آپنے بیاہ کیا یا نہین حضرتؐ نے فرمایا نہین تب بولی اگر مجھہ عاجزہ کو نکاح کرین خدمت مین لاوین تو
باقی عمر آپ کی خدمت مین صرف کرون سعادت دارین حاصل کرون حضرتؐ نے فرمایا یہہ کام بدون
اجازت چچا ابوطالب کے ہم نہین کرسکتے ہین اگر تم چاہو تو اسبات کا پیغام چچا ابوطالب کے پاس کرو مجھکو
کچھہ اختیار نہین تب خدیجہؓ نے بہت ہدایا اور تحایف ابوطالب کے پاس بھیجا اور خواستگاری اسنے
کام کی کی اور کئی دفع جداگانہ اچھی اچھی پوشاکین نفیس اور اجناس لطیفہ ابوطالب کی بی بی کے پاس واسطے
اسکام کے بھیجین اور ابوطالب نے خدیجہؓ کو یہہ جواب دیا کہ سن شریف حضرتؐ کا تمھارے سن سے بہت کم ہے
یہہ کیونکر ہوگا اور خدیجہؓ نے جب یہہ بات سنی پھر ابوطالب کے پاس بہت مال اسباب بطور ہدیہ کے
بھیجا آخر ابوطالب نے حضرت رسول کریمؐ کو بلاکے خدیجہ کے ساتھہ نکاح کا اذن دیا تب حضرتؐ نے خدیجہؓ سے
کہا کہ میری کئی شرطین ہین اگر تم اسکو قبول کروگے تو ہم تمسے نکاح کرینگے اسنے کہا وہ کیا شرط ہے بیان
کرو تب حضرتؐ نے فرمایا اول یہہ ہے کہ جتنی مال و دولت تمھاری ہے خدا کی راہ پر مسکین محتاجون کو
دوگی اور دوسری شرط یہہ ہے کہ جتنا غلام لونڈی باندی ہے سب کو آزاد کروگی اور تیسری شرط یہہ ہے
کہ کھانا پینا بطریق فقیری اختیار کروگی پس خدیجہؓ نے یہہ شرطین قبول کین جتنا مال و اسباب و دولت

تھی خدا کی راہ پر سب لٹا دیا اور تھوڑا مال اُسی سے ابوطالب کو دیا اور غلام لونڈی باندی سب کو
آزاد کر دیا اور درویشی اختیار کیا اور بعضے روایت مین یون آیا ہی کہ خدیجہؓ نے دو آدمی قریش
معتبر کو بلوا کے گواہ کیا اور اُن کے سامنے مال و اسباب نقود و ظروف باقی جتنا تھا سب رسول کریمؐ
کو دیا اور مالک و مختار اپنا کیا اور کہا کہ اُن چیزون پر مجھ کو کچھ دعوی نہین تم اسبات کے گواہ رہیو
چاہیئے رسول مقبول اسکو قبول کرین یا کسی کو راہ اللہ دے ڈالین اسکا کچھ دعوی مجھ کو نہین کہتے
ہین کہ ابوطالب خدیجہؓ کے کہنے سے ورقہ بن نوافل جو چچیرا بھائی خدیجہ کا تھا حضرت کو لیکر اس پاس گیا
اور وہ چند آدمی کے ساتھ اسوقت عیش و نشاط مین تھا سلام علیک کہا سبھون نے جواب دیا اور
ابوطالب کو تعظیم کرکے بٹھایا ورقہ بن نوافل نے رسول خدا کو دیکھکے اسوقت بولا ای محمدؐ مین تمسے بہت
خوش ہون تمکو دوست رکھتا ہون کوئی حاجت ہمسے مانگو تب ابوطالب نے کہا کہ مین تمھارے پاس اپنی
کچھ مطلب کے واسطے آیا ہون اُسنے کہا کیا مطلب کہو تب ابوطالب نے کہا مین اسواسطے تمھارے پاس
آیا ہون کہ تمھاری بہن خدیجہؓ کے ساتھ میرے بھتیجے محمدؐ کو بیاہ دو پس اسوقت وہ نشہ مین تھا حاضر
مجلس کو کہا ای قریشیو تم سب گواہ اسبات کے رہیو مین نے خدیجہ کو محمد مصطفی کے ساتھ بیاہ دیا اور
حضرت نے فرمایا مین نے قبول کیا خبر مین آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے چار مثقال سونیکے مہر کے عوض مین دیکے
خدیجہؓ کو نکاح مین لائے اسوقت عمر شریف آنحضرتؐ کی پچیس برس کی تھی اور خدیجہ کی عمر چھیالیس
برس کی پھر دوسرے دن ورقہ بن نوافل فجر کے وقت خواب مستی سے اُٹھ کے خدیجہؓ کو گالیان دینے پر
مستعد ہوا خدیجہؓ نے کہا ای بھائی تمنے محمد علیہ السلام مین کیا عیب دیکھا اُسکے برابر عرب مین حسب نسب
مین اور شرافت مین کوئی نہین اگر ان پاس دولت نہین الحمد للہ انکے برابر امین اور نیک نیت اور صلاح
تقوی مین کوئی نہین اور ہمکو اللہ نے دولت دیا ہی اور کسی بات کی آرزو نہین تب ورقہ نے کہا کہ محمدؐ
سے تم راضی ہو بولی ہان راضی ہون تب ورقہ نے کہا اچھا مین بھی راضی ہون پس خدیجہؓ رسول کریمؐ
کی خدمت مین مصروف رہین جب پیغمبر خدا نے نیک کاری مین کمر باندھی افضال باری سے اس سال پانی بہت
برسا ایسا کہ دیوار کعبہ پر نقصانی آگئی تب قریشیون نے ارادہ کیا کہ کعبہ کی چار دیوارین توڑ کے از سر نو

پھر بناوین مگر عذاب خدا سے ڈرتے تھے اور اسمین متردد رہتے ایکدن ایک عورت نے چاہا کہ کعبے کے اندر
عود جلاوے خدا کی مرضی اس مین آگ غیب سے آگری بعضے جگہہ کعبہ کے مکان کا ہی تھا وہ سب جل گیا
اہل قریش نے اتفاق کیا کہ کعبے کی دیوار توڑ کے سر نو سے تعمیر کرین لیکن عذاب آلہی سے ڈرتے تھے اور ولید
بن مغیرہ سردار قوم تھا بولا نیت ہماری خدا کو معلوم ہی ہم کعبہ کو توڑ کے بناوینگے بلکہ یہہ موجب آبادی
ہی نہ خرابی اسمین قبایل عرب چار فرقے ہوئے اسبات پر کہ ہر فرقہ ایک ایک رکن کعبہ کا توڑ کے تعمیر
کرین پس چار دن کے بعد دور سے کھڑے ہو کر دیوار کعبہ کو دیکھنے لگے کہ کسطرح سے توڑین اور تعمیر کرین اسمین
کسی کی جرات نہوئی کہ اسپر دست انداز ہوا اور توڑے پانچوین دن ولید بن مغیرہ تبر ہاتھ مین لے کر
دیوار کعبہ کے پاس گیا اور اسکے ساتھ بنی مخدوم بھی تھے ولید بن مغیرہ نے اس سے کہا کہ خدا یتعالی ہماری
نیت کو خوب جانتا ہی یہہ کہکر کعبہ کی دیوار پر تبر مار کر گرا دیا جب اوروں نے دیکھا کہ ولید بن مغیرہ نے دیوار
توڑی تب سب قبیلے متفق ہو کر کہنے لگے کہ ہم سب آج دیوار پر تبر نہین لگا وینگے دیکھین آجکی شب
ولید بن مغیرہ پر آفت نازل ہوتی ہی یا نہین تب ہم سب مل کے کل تینون دیوارونکو توڑ ڈالینگے جب
انھون نے ولید بن مغیرہ کو سلامت دیکھا تب ہر قبیلے نے جو جانب خود دیوار مقرر تھی توڑ ڈالی اور
باندازۂ قدِ آدم زمین کھود کر نیچے سے پتھر لگا کے دیوارین کعبہ کی اٹھائین اور صدمۂ سیل سے محفوظ
رہی اور حجر الاسود کو دیوار پر اٹھاتیوقت سب قبیلون مین تنازع ہوا بنی ہاشم اور نبی امیہ اور بنی زہرہ
اور بنی مخدوم ہر کوئی کہتا تھا کہ حجر الاسود کو دیوار پر ہم اٹھائینگے کیونکہ ہمکو فضیلت زیادہ ہی ان سے
اور کوئی کہتا تھا ان مین سے کہ ہمکو فضیلت زیادہ ہی ان سے یہانتک کہ سخن درازی ہوئی ایک مدت تک یہہ
گفتگو رہی آخر یہہ نوبت پہنچی ایکدوسرے پر پتھر پھینک مارنے لگے آخر سخن اسپر مقرر ہوا کہ ایک روز وعدہ
لڑائیکا کیا کہ فلانے روز جنگ و جدل ہوگی دانشمندون نے منع کیا کہ اس سے باز آؤ آپس مین لڑنا
اچھا نہین ہم ایک تدبیر تمھین بتا دیتے ہین کہ جس مین جھگڑا تمھارا مٹ جاوے اسپر عمل کرو وہ یہہ ہی کہ
اول جو شخص کعبے کے حرم کے دروازے پر آئیگا تم ان کو منصف کرو وہ جو کہے سو سنو اسکو عمل مین
لاؤ تب سب نے راضی ہو کے کہا کہ بہت اچھا وہ جو کہینگے سو ہم مانینگے یہہ کہا اور اسیوقت محمد علیہ السلام

سب کے آگے حرم میں تشریف لائے سب کوئی کہنے لگے کہ محمد امین آئے وہ جو حکم کرینگے ہم اسی پر
عمل کرینگے تب خواجہ عالم نے یہہ حکمت بتائی چادر زمین پر بچھا کے حجر الاسود چادر پر رکھکے چار آدمیون کو
ان چار قبیلون مین سے کہا کہ تم چار آدمی چار کونے چادر کے پکڑ کے کعبہ کی دیوار کے پاس لیجاؤ تب تم
چارون قبیلے اس پتھر کے اٹھانے مین مساوی ہوگے تب سب نے اسیطرح چادر پکڑ کر حجر الاسود کو اٹھا کر اس رکن
کے پاس کہ جہان اب ہے رکھدیا اور کہنے لگے کہ اب ایک آدمی متبرک بزرگ چاہیے کہ وہ تنہا حجر الاسود کو اٹھا کے
دیوار کعبہ پر رکھدیوے اور چونکہ سید عالم صلعم سے سب کے سب راضی تھے کہنے لگے کہ اگر حجر الاسود کو تنہا اٹھا کے دیوار
کعبہ پر رکھے تو یہہ سب سے بہتر ہی تب رسول خدا سے سبھون نے کہا رسول خدا نے تنہا حجر الاسود کو اٹھا کے دیوار
کعبہ پر رکھدیا تب دیوار کعبہ کی تعمیر سے فراغت ہوئی چھت اور دروازے باقی رہے اسواسطے کہ مکے مین
لکڑی میسر نہ تھی اور نجار بھی نتھا اس ایام مین نجاشی بادشاہ حبش نے ارادہ کیا کہ ایک معبد خانہ بنا کے
عبادت کرے تب لکڑی اور ہتھیار اور نجار استاد اور کاریگر کشتی کر کے ملک شام مین بھیجا خدا کی مرضی
ایسی ہوئی کہ دریا مین کشتی آتیوقت راہ مین ڈوب گئی آدمی جتنے کشتی پر تھے سب کوئی لکڑیون پر بیٹھے
ہوئے نہتے نہتے موج دریا نے ان سب کو لکڑی سمیت کنارے پر لگایا قوم نے سنکر ابو طالب کو لکڑی
خریدنیکو بھیجا جب ابو طالب گیا لکڑی والون نے اسے کہا کہ جبتک ہمارے بادشاہ کو اسبات کی اطلاع نکرین تب
تلک ہمکو اختیار نہین کہ ہم لکڑی بیچین تب انھون نے ایک نامہ بادشاہ پاس بھیجا اور اسکا جواب
بادشاہ نے یہہ لکھا کہ مال خزانہ جتنا ہی تمھارے پاس سب لیجا کے کعبہ مین خرچ کرو تب وہ سب بادشاہ
کے حکم پاتے سب لکڑیان لا کے کعبے کے چھت اور دروازون مین لگائین تب کعبہ درست ہوا واللہ اعلم بالصواب

بیان اسماو اشکال اور بعضے حال خصایل حمیدہ آنحضرت صلعم کا

حدیث مین آیا ہی کہ قد مبارک آنحضرت کا میانہ اور گندم رنگ تھا اور کشادہ پیشانی اور دونون بھوین حضرت کی
پتلی باریک تھین آمیختہ نتھین بیچمین تھوڑا سا فاصلہ تھا اور درمیان دونون بھوونکے ایک رگ تھی جب آنحضرت
کبھی غصہ مین آتے وہ پھول جاتی اور ناک مبارک آپکی دراز اور اونچی تھی اوپر اسکے ایک نور چمکتا تھا

اور چہرہ مبارک آپکا برابر اور ملایم اور کشادہ دہن تھا اور دانت آپکے صاف روشن تھے اور علیا دونون دانت کے بیچ مین تھوڑا سا شگاف تھا ریش اور سر مبارک مین بیس بال سفید تھے اور بال آپکے پیچیدہ تھے سیدھے نتھے بلکہ شکن بالون کی میانہ تھی اور چہرۂ مبارک آپکا مانند ماہ چہاردہم کے چمکتا تھا اور درمیان دونون مونڈھون کے پارۂ گوشت مانند بیضۂ کبوتر کے اور اس مین نقش رنگ برنگ کے تھے کہتے ہین کہ وہی مہر نبوت تھی محمد رسول اللہ اس پر لکھا ہوا تھا اور بعد وفات آنحضرت کے وہ مہر نبوت اللہ نے اٹھالی اور سینہ بے کینہ آنحضرت کا کشادہ تھا اور چھاتی سے ناف تک ایک خط باریک پر بال سے تھا اور بازو اور مونڈھے اور چھاتی پر بال تھے اور ہڈی مونڈھے کی اور گھٹنے کی اور زانو کی موٹی تھی اور ہر دو ہند دست دراز اور ہر دو کف دست و پا پر گوشت اور نرم تھے اور جسم مبارک نورانی پاکیزہ اور لطیف اور معتدل تھا اور جب خاموش بیٹھے رہتے ایک ہیبت اور شکوہ بشرہ پر ظاہر ہوتی اور جسوقت بات کرتے نزاکت اور لطافت معلوم ہوتی اور جو شخص دور سے حضرت کو دیکھتا وہ جمال اور تازگی پاتا اور جو نزدیک سے مشاہدہ کرتا ملاحت اور شیرینی حاصل ہوتی اور آنحضرت بھوک پیاس مین کبھی شکوہ پرداز نہ ہوئے بلکہ جب کبھی بھوکھے پیاسے بہت ہوتے آب زمزم کے پانی سے قناعت کرتے اور جو چیز کہ پیچھے پردہ کی ہوتی وہ چیز مثل سامنے کے نظر آتی اور شب تاریک مین مانند روز روشن کے دیکھتے اور آنحضرت کے لعاب دہن سے آب شور شیرین ہوتا اگر کوئی طفل اس لعاب کو چاٹ جاتا تو تمام دن اسکو دودھ پینے کی حاجت نہوتی اور بغل مبارک مین آپکے بال نتھے اور سایہ جسم مبارک کا زمین پر نہ پڑتا تھا اور آواز آنحضرت کی اور دوسرون کی آواز سے دور تر جاتی تھی اور دور سے بات سنتے تھے اور جب سوتے آنکھ ظاہر بین آپکی غنودہ اور چشم کشودہ انتظار وحی کی رہتی اور چھاتی مبارک سے بوئے مشک و عنبر کی ظاہر فاش ہوتی یہان تک کہ اگر کوچہ و بازار مین تشریف لیجاتے تو لوگ معلوم کرتے کہ آنحضرت یہان تشریف لائے تھے اور جب جاضرور جاتے نشان غایط و بول کا کوئی نہین دیکھتا کیونکہ زمین اسکو فرو کر لیتی اور بوئے عطر و عود اُسسے نکلتی اور آنحضرت جب تولد ہوئے نجاست سے بدن آپکا پاک تھا اور مختون پیدا ہوئے تھے اور گہوارے مین بات کرتے تھے اگر چاند کی

طرف اشارہ کرتے تو چاند بھی متوجہ ہوکے حضرت سے بات کرتا اور ابر ہمیشہ سر مبارک پر مانند چھتری
کے سایہ دار ہوتا اور اگر کسی درخت کے نزدیک ہوتے تو درخت خود کج ہوکے سر مبارک پر سایہ ڈالتا اور
آنحضرت کے کپڑونمین کبھی جوئین نہین پڑتین اور مکھی نہین بیٹھتی اور جب گدھے پر یا گھوڑے پر یا
شتر پر سوار ہوتے تو وہ غایط بول نہین کرتا اور حق تعالی نے عالم ارواح مین قبل مخلوق کے حضرت
کو پیدا کرکے فرمایا تھا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ آیا نہین ہون مین پروردگار تمھارا ای محمد حضرت نے کہا بلی
ہی تو پروردگار میرا اور شب معراج مین براق پر سوار ہوکر آسمان پر جانا قاب قوسین کے نزدیک
اور دیدار الہی سے مشرف ہونا یہہ مخصوص ہمارے رسول خدا ہم کو تھا کسی نبی کو یہہ قرب و منزلت نہ تھی غصہ
اور خوشنودی آنحضرت کی مطابق احکام قرآن مجید کے تھی اور چہرۂ مبارک آپکا ہمیشہ بکشایش وخرم
رہتا اور جس امر مین رضائے الہی نہ ہوتی اسکو غفلت کرتے اور شجاعت اور سخاوت مین سب سے بہتر تھے
ایسا کہ کوئی سایل آپکے دروازے سے محروم نجاتا اور کچھہ موجود نہ رہتا تو عذر خواہی کرکے اسکا دل خوش کرتے
بات جلدی نفرماتے بلکہ تانا سے بیان تمام فرماتے اور کوئی غریب یا جاہل مسایل دینی پوچھنے مین سخن درشت
یا سخت بات سے پوچھتا یا الحاح وزاری کرتا تو سنکے اپنے دل مین صبر فرماتے ان کو ناخوش نہ کرتے
حضرت کو خلق عظیم تھا جو کوئی صحبت گرامی مین بیٹھتا تو ہرگز وہ جلدی خاطر برخاستن میل نہ کرتا راست
گوئی اور ایفائے وعدہ اور بردباری تھی اور شفقت خلایق پر کرتے تھے سوا جہاد کے کبھی کسیکو اپنے
دست مبارک سے آزار نہین دیا اور دعوت غنی خواہ فقیر خواہ آزاد خواہ غلام سبکی قبول کرتے اور ہدیہ
لوگونکا قبول فرماتے اور بعوض اس چیز کے مثل اس چیز کے یا اس سے بہتر اُسے بھیجدیتے اور اپنے
اصحاب سے بہت دوستی رکھتے دلداری فرماتے اور ہمیشہ خیر وعافیت پوچھتے اور اگر کوئی سفر جاتا
یا بیمار ہوتا تو اسکی عیادت کرتے اور دعا خیر فرماتے اور کوئی مسلمان مرجاتا تو انا للہ وانا الیہ
راجعون پڑھتے اور نماز جنازہ پڑھکے دعا خیر اسکے حق مین کرتے اور لوگون کی تعزیت و تہنیت
فرماتے اور ہر حال مین خبرگیر ہمسایہ کے ہوتے اور جب مسلمان مومن سے ملاقات ہوتی تو آگے سلام
علیک کرتے اور عذر لوگون کا سنتے اور مہمان کو دوست رکھتے اور کھلاتے اور جسوقت سوار ہوتے تو

پا پیادہ کو ہمراہ نہ لیجاتے اور اگر سواری ہوتی تو لیجاتے اور اگر نہ ہوتی تو اپنی طرف سے دیتے
بر تقدیر اگر سواری نہ ملتی تو لوگون کو آگے سے روانہ کردیتے اور جو شخص حضرت کی خدمت کرتا حضرت
بھی اسکی خدمت کرتے عیب نکرتے خواہ لونڈی خواہ غلام اور آنحضرت کھاتے پیتے لوگون کو بھی کھلاتے
اور پہناتے اور اصحاب کبار کے ساتھہ اکثر کاموںمین شریک ہوتے اور جس مجلس اور جماعت مین تشریف
لیجاتے جائے خالی مین بیٹھتے تنہا صدر اور مسند کی نہین کرتے اُٹھتے بیٹھتے ذکر خدا کرتے اور جو لوگ
بدی کرتے اسکے ساتھہ نیکی کرتے اور غریب مسکینون پر مہربانی فرماتے بہ چشم حقارت نہین دیکھتے اور دست
مبارک سے اپنے کفش اور پارچہ سیتے اور اکثر اوقات کعبہ کی طرف منھہ کرکے بیٹھتے اور نماز بسیار خطبہ
اندک پڑھتے اور سینہ مبارک سے حالت نماز مین آواز مثل جوش دیگ کے آتی اور قیام نماز مین بہت دیر
کرتے ایساکہ پاؤن پھول جاتے اور نماز عشا کی اوّل شب کو پڑھکے سوتے اور نصف شب کو یا زیادہ
اُٹھکے نماز تہجد چھہ سلام مین یا کم یا زیادہ ادا کرتے اور صبح کے وقت دو رکعت نماز قرأت قصر سے ادا
کرکے باقی نماز ساتھہ جماعت کے ادا کرتے اور ہر مہینے مین روز دوشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کو اور عاشورہ
مین اور شعبان مین روزہ رکھتے تھے اور حیا اور شرم زیادہ دوشیزگان سے تھی اور کبھی خوش طبعی بھی
فرماتے تھے مگر سوائے سخن راست کے نہین فرماتے تھے چنانچہ ایکدن ایک شخص نے آنحضرت سے آکے
کہا کہ یا رسول اللہ ہمکو کسی پر سوار کروائیے حضرت نے فرمایا بچہ کو بچۂ ناقہ پر سوار کرواؤنگا اُس نے
کہا یا حضرت بچۂ ناقہ کیونکر ہمکو سواری دیگا آپ نے فرمایا کہ شتر کو بچۂ ناقہ کہتے ہین اور ایکدن ایک
عورت نے آکے رسول خدا سے کہا یا حضرت شوہر میرا بیمار ہی آپ کو دیکھنے چاہتا ہی آپ نے فرمایا شوہر تیرا
وہ ہی کہ اسکی آنکھہ مین سفیدی ہی اور سفیدی سے حضرت کو کنارہ چشم مراد تھی اس عورت نے جانا کہ
سفیدی روشنی چشم کو دور کرتی ہی وہی ہوگا تب گھر مین اپنے شوہر سے جاکے یہہ بات حضرت کی بیان
کی اسنے یہہ سنکے کہا کہ سفیدی سارے جہان کی آنکھہ مین ہی اور ایکدن ایک بڑھیا نے جناب رسالتمآب سے
آکے عرض کی یا حضرت ہمارے حق مین دعائے خیر فرماوین کہ اللہ مجھہ کو بہشت نصیب کرے آپ نے فرمایا کہ
بڑھیا عورتین بہشت مین نہین جائینگے پس بڑھیا حضرت سے یہہ بات سنکے آبدیدہ ہوکے حضرت کے

سامنے سے چلی آئی تب آنحضرتؐ نے حاضران مجلس کو کہا کہ اس بڑھیا سے کہو کہ کوئی شخص حالت پیری
مین بہشت مین نہین جائیگا بلکہ نوجوان ہوکے بہشت مین داخل ہونگے اور آنحضرتؐ اکثر اوقات پیراہن
سبز پہنتے اور جمعہ کے دن چادر سُرخ اور نماز مین ہر روز دستار سات ہاتھ کا باندھتے اور عیدین مین خود وہ
ہاتھ کی دستار سر مبارک پر رکھتے اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک رکعت نماز با دستار ادا کرنا فضیلت رکھتی ہی
ستر رکعت نماز پر جو بید ستار پڑھی جاتی ہی اور آنحضرتؐ کبھی تو چادر سے نماز پڑھتے تھے اور کبھی ایک
کپڑے سے بھی نماز ادا کی ہی اور ہر شب سرمہ داہنی آنکھہ مین اور باین آنکھہ مین دو بار دیتے تھے اور کبھی حالت
روزہ مین بھی سرمہ آنکھہ مین دیتے تھے اور تیل بھی سر مین اور داڑھی مین کبھی مالش کرتے تھے اور عطر یات
سے بہت خوش ہوتے اور بدبو سے ناخوش ہوتے اور اکثر اوقات نعلین اور موزہ پہنتے اور پہلے جو کام
کرتے داہنی طرف سے شروع کرتے حتی کہ وضو اور مسواک اور دخول مسجد اور نعلین پہننا بسم اللہ پڑھکے
داہنے طرف سے شروع کرتے اور انگوٹھی چاندی کی کبھی داہنے ہاتھ اور کبھی بائین ہاتھ کی چھوٹی انگلی
مین پہنتے تھے نگینہ پر اللہ اور محمد اور رسول تین لفظ لکھے ہوئے تھے اور جہاد مین اکثر اوقات زرہ
پہنتے تھے اور شمشیر حمایل کرتے اور بچھونا آپکا کھجور کے پتّے کا اور چمڑے کا تھا اور کھانے مین کچھہ تکلیف اور
تکلف نہین فرماتے اور بشدّت گرسنگی کے پتھر شکم پر باندھتے اور حق تعالی نے کلید خزاین زمین آپکو
دی تھی آپنے قبول نہ فرمایا آخرت کو اختیار کیا اور اگر اتفاقاً دینار یا درہم بسبب نہ آنے کسی سایل کے
گھر مین رہتا تو اس شب کو گھر مین تشریف فرما نہوتے اور روٹی مرغ کے گوشت کے ساتھ یا سرکہ کے ساتھ
اکثر تناول فرماتے اور دوست رکھتے اور بکری کا گوشت خربوزہ کے ساتھ اور کھجور کے ساتھ کھاتے اور
صرف خرما بھی تناول فرماتے اور شہد اور شیرینی سے بہت ذوق تھا

اسامی ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

روایت ہی کہ پہلے خدیجۃ الکبری رضہ کو حضرتؐ نے نکاح کیا تھا وہ ہجرت سے پانچ برس کے آگے فوت ہوئین
اور جنت المعلیٰ مین مدفون ہوئی بعد اسکے حضرتؐ نے سودہؓ بنت ربیعہ سے نکاح کیا اور وہ جب ضعیفہ ہوئین

حضرت نے چاہا کہ ان کو طلاق دیوین انھون نے اسبات کو سنکے نوبت اپنی عایشہ رض کو بخشی اور حضرت سے بولی یا رسول اللہ میرے دل مین کسی چیز کی آرزو نرہی مگر ایک بات کی کہ حشر کے دن آپ کی ازواج مطہرات کے شامل رہون اور اسنے چون ۵۴ ہجری مین وفات پائی اور تیسری عایشہ صدیقہ رض بنت ابو بکر صدیق رض کو چھہ برس کے سن مین قبل ہجرت کے تین برس کے شہر شوال مین نکاح کیا اور نو برس کی عمر مین انسے ہمبستر ہوئے اور جب رسول خدا نے وفات کی اسوقت عایشہ صدیقہ رض کی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور رمضان شریف کی سترہوین تاریخ سن اٹھاون ہجری مدینہ منورہ مین اسنے انتقال کیا اور جنت البقیع مین مدفون ہوئین اور چوتھی حضرت حفصہ رض بنت عمر فاروق رض اُنسے آنحضرت نے نکاح کیا اور آنحضرت نے انکو ایکدفعہ طلاق رجعی دیا تھا لیکن بحکم الٰہی یا حضرت عمر رض کی شفقت سے یا بہت روزہ رکھتی تھی اور نماز پڑھتی تھین اسلیئے انسے حضرت نے پھر رجوع کیا ماہ شعبان سن پنتالیس ۴۵ ہجری مین وفات کی اور پانچوین زینب بنت خزیمہ کو نکاح کیا وہ بھی دو مہینے یا تین مہینے کے بعد حضرت کے سامنے سن چار ہجری مین وفات پائین چھٹھی ام سلمہ بنت سہیل کو آنحضرت نے نکاح کیا تھا وہ حضرت کی پھوپی کی بیٹی تھی بنت عاتکہ بنت عبد المطلب اور وفات پائی سن انسٹھہ ہجری مین اور ساتوین زینب رض بنت جحش کو حضرت نے نکاح کیا تھا وہ بھی پھوپھیری بہن رسول خدا کی تھی اور وہ امیمہ کی بیٹی اور امیمہ عبد المطلب کی بیٹی پہلے انکو زید بن حارث نے نکاح کیا تھا بعد طلاق اسکے حضرت کے نکاح مین آئی اور سن بیسوین ہجری مین وہ فوت ہوئین اور آٹھوین ام حبیبہ بنت ابو سفیان کو آنحضرت نے نکاح کیا تھا چار سو دینار کے عوض مہر مین اور نجاشی بادشاہ حبش نے اپنی طرف سے مہر مرقوم کو بطور ہدیہ کے ادا کیا اور وہ فوت ہوئین سن چوالیس ۴۴ ہجری مین اور نوین جویریہ بنت حارث سے حضرت نے نکاح کیا تھا وہ چھپن ۵۶ ہجری مین فوت ہوئین دسوین حضرت صفیہ بنت حی اخطب وہ ہارون کی اولادون مین سے تھین جنگ خیبر مین گرفتار ہوکر آئین تھین حضرت نے اسکو بعوض آزاد کے مہر مثل مقرر کرکے اپنے نکاح مین لائے تھے اور وہ سن باون ۵۲ ہجری مین فوت کین اور گیارھوین حضرت میمونہ بنت حارث عامریہ کو حضرت نے قریہ سرف مین نکاح کیا تھا اور قریہ سرف ایک گانون کا نام ہے شہر مکے مین اور وہ اکیاون ۵۱ ہجری مین وفات ہوئین اور آنحضرت

کی پانچ جاریہ تھین پہلے ماریہ قبطیہ بنت شمعون حاکم سکندریہ تھا اُسنے حضرت کی خدمت مین بھیجا تھا
اُن کے بطن سے ابراہیم ابن رسول اللہ پیدا ہوئے تھے اور وہ ماریہ قبطیہ سن سولہ ہجری مین فوت کین
اور ریحانہ بنت زید کہ داخل جاریہ بنی نظیر یا قریظہ کے تھا وہ دسوین سال ہجری مین فوت کین اور
تیسری ام ایمن اور چوتھی سلمی اور پانچوین برصوی یہہ جامع التواریخ سے لکھا اور سب ازواج مطہرات
آنحضرت کا مہر ہر بی بی کا پانسو درم تھا مگر ام حبیبہ اور صفیہ کا مہر چارسو درم تھا اور سب ازواج مطہرات
ثیبہ تھین مگر حضرت عائشہ صدیقہ دوشیزہ باکرہ تھین اور سب ازواج آنحضرت کے بقید حیات تھین
مگر خدیجۃ الکبری رض اور حضرت زینب رض یے دونون حضرت کے روبرو فوت ہوئی تھین اور آنحضرت نے
اکثرون کو نکاح مین لاکے قبل دخول کے طلاق دئے تھے اور کسیکو بعد دخول کے اور کسیکو صرف
نامہ پیغام کے بعد قبول نہین فرمایا اور چونکہ اس کتاب کے مترجم نے نام انھونکا کتب تواریخ مین نپایا اسلئے مندرج نکیا

بیان اولاد امجاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا

بروایت جمہور مورخین رسول خدا کے دو بیٹے تھے قاسم رض اور عبد اللہ رض اور لقب انھونکے طیب اور طاہر
ہین اور چار بیٹیان تھین زینب رض اور رقیہ رض اور ام کلثوم رض اور فاطمۃ الزہرا رض یے چھے اولاد ام المومنین
حضرت خدیجۃ الکبری کے بطن سے ہین اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ رسول خدا کے اور بھی بیٹے
تھے نام اُنکا ابراہیم وہ مارقبطیہ کے بطن سے مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے تھے بعد تولد سولہ مہینے
کے فوت کئے بعضے کہتے ہین کہ دو مہینے کے بعد فوت کئے اور قاسم اور عبد اللہ قبل زمانۂ اسلام کے
فوت کئے غرض جمیع اولاد امجاد آنحضرت کے روبرو مرے مگر فاطمۃ الزہرا حضرت کے انتقال کے چھے
مہینے کے بعد فوت کی کہتے ہین کہ حضرت زینب کا بیاہ ابو العاص بن ربیع سے ہوا تھا وہ خدیجۃ الکبری
کا بھانجا تھا اور رقیہ کو عتبہ بن ابی لہب نے نکاح کیا تھا اُسنے غصے کے وقت کم فہمی کے باعث رقیہ
کو طلاق دیا اور بعد اسکے حضرت عثمان غنی نے انسے نکاح کیا اور حضرت ام کلثوم کا بھی بیاہ عتبہ
بن ابی لہب سے ہوا تھا بعد فوت اُسکے حضرت عثمان غنی نے حضرت کلثوم رض کو نکاح کیا اسواسطے

حضرت عثمانؓ کا لقب ذی النورین ہا ہے دونون صاحبزادیان حضرت عثمانؓ کے روبرو فوت ہوئین کہتے ہین کہ پندرہ برس پانچ مہینے یا ساڑھے چھے مہینے کی عمر مین حضرت فاطمۃ الزہرا رضہ کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ کہ وہ اکیس برس پانچ مہینے کے تھے آنحضرتؐ نے بحکم الٰہی نکاح کر دیا

چیرنا سینہ مبارک آنحضرت کا تیسرے مرتبے اور وحی لانا جبرئیل کا حضرتؐ کے پاس

مروی ہی کہ جب وقت نبوت کا اور وحی نازل ہونیکا قریب پہنچا تقویہ اور تقویت کے واسطے سینہ مبارک آنحضرتؐ کا تیسرے مرتبے چاک کیا شرح اسکی یہہ ہی ایکبار آنحضرتؐ نے ایک مہینے کے اعتکاف کی نیت کی تھی اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ بھی اس اعتکاف مین ساتھ تھین اور وہ مہینا رمضان شریف کا تھا تب آنحضرتؐ اور خدیجۃ الکبریٰ رضہ غار حرا مین اعتکاف کرکے بیٹھے تھے رمضان المبارک کی کسی رات کو آنحضرتؐ غار سے باہر نکلکر ستارے دیکھنے کو کھڑے ہوئے تھے کہ کسقدر رات باقی ہی اسمین آواز آئی السلام علیکم آنحضرتؐ فرماتے ہین کہ مین نے گمان کیا کہ کہین جنون کا گذر اس مقام پر ہوا ہی اسوقت ڈرتے ہوئے غار کے اندر پہنچے اور خدیجہ نے کہا یہہ خوشخبری ہی کیونکہ السلام علیکم نشانی امن و امان اور دوستی کی ہی آپ خوف نکیجئے پھر ایکبار تب اس غار سے باہر نکلکے دیکھا کہ جبرئیل تخت پر مانند آفتاب کے بیٹھے ہوئے ایک پر انکا مشرق مین اور دوسرا پر مغرب مین پہنچا ہوا ہی مین یہہ حال دیکھکر ڈرتا ہوا غار کی طرف متوجہ ہوا جبرئیلؑ نے مجھہ کو فرصت نہ دی اور جلدی سے آگے درمیان میرے اور درمیان اس غار کے حایل ہوئے یہانتک کہ انکو دیکھنے اور کلام سننے سے مجھہ کو دوستی اور محبت بہت پیدا ہوئی اور جبرئیل میرے ساتھہ وعدہ مقرر کرکے گئے کہ فلانے وقت مین تمکو چاہیے کہ تنہا حاضر ہو تب مین اسوقت تنہا حاضر ہوکر کھڑا رہا جب دیر ہوئی تب مین نے چاہا کہ گھر اپنے کو پھر جاؤن اس عرصے مین کیا دیکھتا ہون کہ جبرئیلؑ اور میکائیلؑ دونون فرشتے آسمان کے درمیان سے زمین پر تمام عظمت اور بزرگی کے ساتھہ آئے اور مجھے زمین پر لٹا دیا اور سینہ میرا چاک کیا اور دل میرا آب زمزم سے طشت زرین مین دھوکر کوئی چیز اس سے نکالی مجھہ کو مطلق کچھہ معلوم نہ ہوا پھر دلکو مکان پر اپنے رکھکر سینہ کو برابر کیا

اور میرے ہاتھہ پانون پکڑکر لٹادیا جسطرح برتن سے کوئی چیز گرانیکو الٹتے ہین بعد اسکے ایک مہر میری
پشت پر مارا یہانتک کہ اثر ضرب اس کا مجھپر پہنچا اور جب عمر شریف آنحضرت کی چالیس برس پر ایکدن کی
ہوئی تب انکو نبوت ملی اور وحی نازل ہوئی غار حرا مین اور معمول آنحضرتؐ کا یون تھا کہ ہرسال ایکمرتبہ
غار حرا مین تشریف لیجاتے اور عبادت آلہی مین مشغول رہتے بعد ایک مہینے کے مکے معظمہ مین تشریف لاکے
پہلے سات مرتبے طواف بیت اللہ کا کرکے مکان مین تشریف لاتے اور آنحضرت فرماتے ہین کہ ایکدن
مین غار مین عبادت مین مشغول تھا ایک شخص نورانی چہرہ خوبصورت مجھپر ظاہر ہوا اور کہا خوشخبری ہی
تجھکو ای محمدؐ مین جبرئیل ہون اللہ تعالی نے مجھکو تیرے پاس بھیجا ہی کہ تجھکو اللہ تعالی نے نبی آخرالزمان
اس امت کا کیا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جب مین میدان مین جاتا تھا ایک
آواز سنتا تھا کہ ای محمدؐ اور ایک شخص نورانی کو دیکھتا تھا کہ سونیکے تخت پر آسمان و زمین کے درمیان
معلق کھڑا ہی مین اس آواز اور صورت سے ڈرکر بھاگتا تھا جب کئی دفع ایسا معاملہ ہوا تب ورقہ بن نوفل
جو چچیرا بھائی خدیجۃ الکبری کا تھا وہ انجیل اور توراتؔ کے علم سے خوب واقف تھا اُسّے مین نے یہہ بات
کہی اسنے کہا جب وہ آواز سنو تو مت بھاگو اور کان دھرکر سنو کہ کیا کہتا ہی اور ویسا ہی مین نے کیا
پھر جب آواز آئی یا محمدؐ تب مین نے کہا لبیک اُسنے کہا کہ مین جبرئیل ہون اور تم اس امت کے نبی ہو اور
یہہ کلمہ کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر کہا الحمد للہ تا آخر سورہ
اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اَوَّلُ مَا نُزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاتِحَةُ
الْكِتَابِ پہلے جو مجھپر نازل ہوا قرآن مین سے سو سورۂ فاتحہ ہی مناجات کی تعلیم کے واسطے اور
نماز کے پہلے پڑھنے کیواسطے ہی اور اسیطرح سے جو حاجت جسوقت ہوتی آنحضرتؐ کو اسوقت وحی
نازل ہوتی تھی اور اقرأ باسم محض تعلیم اور طاقت قرأت قرآن کے واسطے نازل ہوئی ہی اور کیفیت
نزول اسکی یہہ ہی کہ آنحضرت کو پہلے وہ چیز کہ علامت وحی کی نازل ہوئی سو سچے خواب دیکھنے لگے
اور جو کچھہ کہ خواب رات کو دیکھتے تھے اسیطرح دن کو مثل صبح صادق کے ظاہر ہوجاتا بعد اُسکے
آنحضرتؐ غار حرا مین کہ متصل مکے معظمہ کے ہی تشریف فرما ہوتے تھے اور چند روز کے کھانے پینیکا

اسباب ہمراہ لیکر تنہا اس مقام مین تسبیح اور تہلیل حق تعالیٰ کی کرتے تھے اور جبکہ اسباب کھانے پینے کا تمام ہو جاتا تب پھر دولتخانہ مین تشریف لاتے اور دو ایکروز دولتخانے مین تشریف رکھتے پھر اس غار مین تشریف لیجاتے اسیطرح دس پندرہ بیسدن تشریف رکھتے غرض ایک مہینے سے کم رہتے اور کبھی ایک مہینا بھی رہتے ایکدن خلوت کے ایام مین اس غار سے باہر تشریف لائے طہارت کے واسطے پانی کے کنارے کھڑے تھے یکایک جبرئیلؑ نے ندا کی کہ یا محمدؐ آنحضرتؐ نے اوپر کی طرف نگاہ کی کسیکو نہ دیکھا پھر اسیطرح سے آواز دو تین بار آئی تب آنحضرتؐ متحیر ہوکر داہنے بائین طرف نگاہ کرنے لگے دیکھتے کیا ہین کہ ایک شخص نورانی مانند آفتاب کے روشن تاج نور کا سر پر رکھا ہوا اور لباس سبز پہنے ہوئے شکل آدمی کی سی نزدیک آنحضرتؐ کے پہنچا اور کہا پڑھ اور بعضے روایت مین لکھا ہی کہ اس شخص کے ہاتھ مین ایک ٹکڑا حریر سبز کا تھا کہ اس مین کچھ لکھا ہوا تھا آنحضرتؐ کو دکھلایا اور کہا پڑھ آنحضرتؐ نے فرمایا مین حرف کی صورت نہین پہچانتا ہون اور پڑھنے والا نہین ہون پھر جبرئیلؑ نے کہا پڑھ اور آنحضرتؐ کو پکڑا اور زور سے دبایا یہانتک کہ آنحضرتؐ کو دبانے سے سخت تکلیف ہوئی اور پسینہ بدن مبارک مین آگیا اور اسیطرح تین مرتبہ کیا اور کہا اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ پانچ آیۃ تک اور آیتونکو یاد کرلیا اور بعضے روایت مین ہی کہ بعد تعلیم ان آیتون کے جبرئیلؑ نے پانْون اپنا زمین پر مارا اُس سے ایک چشمہ پانی کا جاری ہوا اور آنحضرتؐ کو طریق طہارت اور وضو اور استنجا کا سکھلایا اور دو رکعت نماز کی تعلیم کی اور سورۂ فاتحہ سکھلائے کہ ہر نماز کے پہلے اسکو پڑھا کرو اور بعد اس واقع کے آنحضرت ترسان دلرزان اپنے گھر پر آئے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کو فرمایا کہ جلدی میرے بدن کے اوپر لحاف ڈالدو تاکہ لرزہ میرے بدن سے دفع ہو بعد موقوف ہونے لرزے کے حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے کیفیت پوچھا حضرت نے تمام ماجرا اُنکے آگے بیان کیا خدیجہؓ نے فرمایا کہ ہرگز آپ ڈر نکیجئے اسواسطے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے صفات رحمت کی آپ پر ظاہر کی ہی کیونکہ آپ مسافرون کے ساتھ سلوک اور مہمانون کی ضیافت اور محتاجون کے کام مین یاری اور ضعیفون پر رحم اور اپنے اقرباؤن پر احسان کرتے ہین اور راست گفتار اور امانتدار ہین اور جب کوئی اس مرتبہ مین خلق اللہ پر رحمت کرے وہ مستحق رحمت الٰہی کا

ہوتا ہی نہ لایق غضب کے اور جو جو خواب اور بیداری مین آپ دیکھین مجھسے بیان کیجئے اور ایکدن خدیجہ
الکبری کے گھر مین رسول خدا بیٹھے ہوے تھے اس مین جبرئیل آئے تب حضرتؐ نے خدیجہؓ سے کہا
کہ دیکھو جو شخص ہمارے پاس آئے تھے یہہ وہ ہین تب خدیجہ آنحضرتؐ کی بغل مین آ بیٹھین اور کہا کہ
صورت ان کی معلوم ہوتی ہی حضرتؐ نے فرمایا ہان ابتک موجود ہین دیکھتا ہون تب خدیجہؓ
نے سر اپنا برہنہ کیا اور حضرتؐ سے کہا کہ اب دیکھتے ہین آنحضرتؐ نے فرمایا نہ تب خدیجہؓ نے فرمایا کہ دو فرشتہ
ہی آپکو خوشخبری دینے آیا ہی اگر دیو ہوتا تو سر برہنہ سے شرم نہ کرتا غایب نہوتا پس خدیجہؓ نے اپنے
چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل سے جو کہ دین حضرت عیسی علیہ السلام کا رکھتا تھا توریت اور انجیل سے
خوب واقف تھا اور عبری زبان مین ان کتابون کا ترجمہ کرتا تھا پوچھا ای بھائی تمنے کسی کتاب مین نام
جبرئیلؑ کا پایا ہی اسنے کہا کہ تم کو اس سے کیا کام ہی تب خدیجہؓ نے تمام احوال رسول خداؐ کا
بیان کیا اسنے کہا کہ جبرئیلؑ نام ایک فرشتہ بڑا ہی وہ اللہ تعالی کی طرف سے پیغمبرون کے پاس وحی
لاتے ہین ایسا کہ موسیؑ کے پاس بھی آتے تھے اگر تم یہہ سچ کہتے ہو تو وہ محمدؐ عربی ہی اُن کی صفت
مین نے دیکھی ہی کتابون مین وہ عرب سے نکلینگے بھلا کہو تو جبرئیلؑ نے انکو دعوت اسلام کی فرمایا ہی
یا نہین خدیجہؓ نے کہا کہ اسنے حضرتؐ کو اقرا باسم سکھلایا ہی ورقہ بن نوفل نے کہا کہ اگر انپر حکم دعوت
اسلام کا ہوتا تو مین اول اسلام مین داخل ہوتا پس ورقہ بن نوفل نے حضرتؐ سے کہا کہ تم مت ڈرو
دلمین اندیشہ مت کرو لیکن تمھاری قوم مرتبہ اس نعمت کا نہین پہچانینگے اور تمکو ایذا پہنچاوینگے یہانتک کہ
تمکو اس شہر سے نکالینگے کیا خوب ہوتا کہ مین بھی اسوقت زندہ رہتا تو تمھاری مدد دل و جان سے
کرتا اور سعادت دارین حاصل کرتا پس اسکے چندروز بعد ورقہ بن نوفل نے فوت کیا اور آنحضرتؐ نے
اسکو خواب مین دیکھا کہ وہ جامہ سفید پہنے ہوئے ہین اور آنحضرتؐ نے تعبیر اس خواب کی لوگون سے
بیان کیا کہ یہہ علامت بہشتی کی ہی اور بعد اسکے یہہ سورہ نازل ہوا کہ یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ
یعنے ای لحاف اوڑھنے والے کھڑے ہو واسطے ادا کرنے مراسم نبوت کے اور ڈرا خلق اللہ کو عذاب
الہی سے پس خواجہ عالمؐ نے لحاف اپنے بدن سے نکال ڈالا اور سوتے سے اُٹھے خدیجہؓ نے کہا آنحضرتؐ

کیون

کیون آپ سوتے نہین حضرتؐ نے فرمایا ای خدیجہؓ سونا میرا اب نہین ہوگا کیونکہ جبرئیل دوسری بار میرے
پاس آئے اور وحی لائے اور مجھکو کہا کہ خلق اللہ کو خدا کی طرف بلاتا بت پرستی چھوڑے اور خدا کی
عبادت کرے اب مین کسکو کہون کون میرا کہا مانیگا اور باور کریگا خدیجہؓ نے کہا کہ پہلے مجھکو ایمان کی
راہ بتلاؤ مین ایمان لاؤن تب حضرتؐ نے خدیجہؓ کو تلقین کیا وہ اوّل ایمان لائی مسلمان ہوئی اور
اسوقت حضرت علیؓ ابیطالبؓ کی عمر سات برس کی تھی تمام دن رسول خدا کے پاس رہتے تھے جب دیکھا
رسول خداؐ اور خدیجہؓ کو نماز پڑھتے کہنے لگے کہ آپ سب یہہ کیا کام کرتے ہین کسکو پوجتے ہین پیغمبر
خدا نے کہا کہ خدائے عز و جل کو ہم پوجتے ہین حضرت علیؓ نے کہا کونسا خدا ہی تمھارا حضرت نے فرمایا
خدا میرا وہ ہی کہ جسکی دست قدرت مین تمام زمین و آسمان سارا جہان ہی اُسنے مجھکو جملہ خلایق پر
پیغمبر کیا تاکہ لوگون کو ایمان کی راہ بتلاؤن اور ہدایت کرون تم بھی اس راہ پر آؤ باپ دادا کی راہ
چھوڑو اُسنے کہا کہ مین بے اجازت اپنے باپ کے کوئی کام آپسے نہین کرتا ہون مین اپنے باپ سے
پوچھون تب حضرتؐ نے ان کو کہا کہ خبردار یہہ بات بغیر چچا ابو طالب کے اور کوئی سننے نہ پاوے تب
مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ خدیجہؓ کے گھر سے نکل آئے تب اپنے دلمین سوچا کہ جسکو حق تعالیٰ ایمان بخشے
اور راہ نجات کی دیوے ہم کیون راہ دین اسلام سے پھرین اور اپنے باپ سے صلاح پوچھین پس
یہہ سمجھکر وہین پھرا اور رسول خدا پاس ایمان لایا اور نماز پڑھی پس جب خدیجہؓ اور حضرت علی کرم
اللہ وجہہ دین اسلام سے مشرف ہوئے تب رسول خداؐ تمام رات آرام نہین فرماتے کہ یہہ راز اور
کسپر ظاہر نہ ہوا ایکدن خاطر مبارک مین یون گذرا کہ ابو بکرؓ مرد معتمد اور بزرگ اور عقلمند ہین اور
ہم سے دوستی رکھتے ہین مین انسے جا کے یہہ راز کہون اور صلاح کرون دیکھون وہ کیا بولتے ہین تب
فجر کو انکے پاس جانیکا قصد کیا اور ابو بکرؓ صدیق بھی مرضی الٰہی سے اُسی شب کو اسمین متردد رہے
کہ بت پرستی جو ہم اور ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہین اس مین کچھہ فایدہ متصور نہین دیکھتے ہین کیونکہ
بتون سے نہ کچھہ خیر ہی نہ شر کا نکلے اگر کوئی ہوتا راہ ہدایت بتاتا تو اچھا ہوتا کہ مین اس آفت سے
بچتا اور دل مین یون گذرا کہ محمدؐ ابن جو کہ برادر زادہٗ ابو طالب ہین وہ مرد عاقل و دانا ہم سے

انسے جانی محبت ہی وہ بت پرستی نہین کرتے ہین صبح کو انکے پاس جایا چاہیے کہ ہمکو راہ خدا بتاوین اور ہدایت کرین تب صبح کو نیند سے اُٹھکے عزم کیا کہ پیغمبر خدا پاس جاوین اور رسول خدا نے بھی عزم کیا کہ ابو بکر صدیق رضہ کے پاس جاوین اور اپنا راز بیان کرین اتفاقا راہ مین دونون حضرات کے بایکدیگر ملاقات ہوئی اور خواجہ عالمؐ نے ابو بکر صدیق رضہ سے فرمایا کہ مین آپکے پاس آتا تھا کہ کچھہ مشورت آپسے کرون اور ابو بکر صدیق نے بھی فرمایا حضرتؐ سے کہ مین بھی آپکے پاس آتا تھا کہ آپکی خدمت سے مشرف ہوؤن کچھہ راہ دین کی آپسے پوچھون تب رسول خداؐ نے فرمایا کہو کیا بات ہی اور حضرت ابو بکر رضہ نے کہا کہ آپ فرماوین اول کیا بات ہی تب پیغمبر نے کیفیت نزول جبرئیل کی اور وحی لانا انکا خدا کے پاس سے اور حقیقت خواب کی سب ابابکر صدیق رضہ سے بیان کی اور ابو بکر صدیق رضہ نے حضرتؐ سے عرض کی کہ اللہ تعالی نے ہم پر رحم کیا کہ آپ کو پیغمبر کرکے ہمارے بیچ مین بھیجا ہی اے پیغمبر خدا مجھہ کو ایمان کی راہ بتائے تب پیغمبرؐ نے حضرت ابو بکر صدیق کو راہ بتائی ایمان سے وہ مشرف ہوئے وضو کیا اور نماز پڑھی حدیث مین آیا ہی رسول خداؐ نے فرمایا کہ جسکو مین ایمان کی بات کہتا تھا وہ انکار کرتا تھا الا ابو بکر صدیق رضہ مروی ہی کہ پہلے عورتون مین خدیجۃ الکبری رضہ نے ایمان لائی تھی اور لڑکون مین سے حضرت علی ابن ابیطالب رضہ ایمان لائے تھے اور غلامون سے پہلے حضرت بلال حبشی ایمان لائے تھے اور آزاد کئے غلامون سے زید ابن حارث رضہ ایمان لائے تھے اور حضرت ابو بکر صدیق رضہ چالیس برس کی عمر مین ایمان لائے تھے اور ماباپ بھی اُنکے ایمان لائے تھے اور یہہ بہت بڑا مرتبہ سعادتمندی کا ہی کیونکہ یہہ مرتبہ اور کسی اصحابون کو میسر نہوا اور بعد اسکے حضرت عثمان غنی رضہ اور حضرت طلحہ رضہ اور زبیر رضہ اور عبد الرحمن بن عوف رضہ اور سعد بن ابی وقاص رضہ اور ابی عبیدہ ابن الجراح اور عبد اللہ بن مسعود اور سعید ابن زید رضی اللہ عنہم ایمان لائے ایسا کہ انچالیس آدمی ایمان لائے تھے لیکن دین اپنا پوشیدہ رکھتے اور نماز مسجد مین پڑھتے تھے اور ایکدن کوہ حرا مین حضرتؐ نے ابو طالب کی دعوت کی اُسنے کہا کہ مین اپنے باپ دادا کا دین نچھوڑونگا لیکن تمکو جو خدا نے فرمایا ہی اس مین تم قایم رہو مین تمہارا پشت پناہ ہون کوئی تمکو ایذا نہ دے سکیگا اور ابو جہل کو جب خبر اسلام کی پہنچی وہ مردود

کہنے لگا کہ اگر مین ایسا جانتا کہ لوگ محمدؐ پر ایمان لاوینگے تو مین اسکا سر پتھر سے کچلتا اور اگر محمدؐ مسجد مین
سوا ہبل کے اور کسیکو سجدہ کریگا تو سر اسکا پتھر سے مین ایسا کچلونگا کہ مغز اسکا نکل پڑیگا خبر مین آیا ہی
کہ کعبہ کے بیچ مین کافرون نے تین سو ساٹھ بُت رکھے تھے سب سے بڑا بُت ہبل تھا اور لات و منات
دوسری جگہہ مین تھے اور اہل مکہ نے جب اسلام کی بات سنی بہت ظلم اور بے ادبی آنحضرتؐ پر کی اور اصحابون
کو بہت ستایا اور حضرت رسالتمآبؐ کو بہت ایذا دی یہانتک کہ آنحضرتؐ کو اہل بیت درمیان شعب کے
محاصرہ کیا اور محاصرہ مین تین برس رہے پھر محاصرہ کفار سے باہر تشریف لائے اور ایکدن آنحضرت
سجدہ مین مشغول تھے کہ عقبہ بن ابی معیط نے حضرت کے گلوئے مبارک پر کپڑا باندھا اور کھینچنے لگا حضرت
ابو بکر صدیق رضؓ نے آکر چھوڑا یا اور ایکدن پیغمبر بیٹھے ہوئے تھے کہ ابو جہل لعین نے آپکے مٹی کی ٹوکری
سر مبارک پر ڈالدی اور حضرت عایشہ صدیقہ رضؓ نے فرمایا کہ مین نے ایک روز رسول خدا سے پوچھا
یا رسول اللہؐ کوئی دن جنگ احد سے تکلیف زیادہ ہوئی ہی کہ آپکے دشمنون نے دندان مبارک
آپکا شہید کیا تھا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایکدن مین جماعت کافرون کو ہدایت کرتا تھا اُنھون نے میری
تصدیق نہ کرکے مجھکو کئی انواع کی ایذا دی اور ظلم کیا یہانتک کہ پاؤن تلوے تک میرے خون سے
تر ہوئے اس حالت مین درگاہ باری مین مین نے عرض کی جناب باری سے ایک فرشتہ جو پہاڑون پر
موکل ہی اُسنے مجھکو آکر سلام کیا کہ آزردگی تمھاری موجب ملال سب ملائکون کی ہی آپ اگر مجھکو
حکم دیوین تو مین دونون پہاڑ د نکو جو گرد مکے کے ہین ملا دون اور تمام زمین مکہ کی اٹھالیجاؤن
کہ نام ونشان اس کا نرہے سوا اُسکے اور جو حکم ہو بجا لاؤن تب مین نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے واسطے
رحمت عالمیان کے بھیجا ہی نہ واسطے ہلاک کرنے قوم کے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ
اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ نہین بھیجا ہمنے تمکو ای محمدؐ مگر رحمت واسطے عالمیان کے مروی ہی کہ جب ترقی
اسلام کی مکہ کے کافرون نے دیکھی عتبہ بن ربیعہ کو رسول خدا کے پاس بھیجا عتبہ نے حضرت سے آکے
عرض کی ای میرے بھتیجے محمدؐ تو حسب ونسب مین سب سے عالی درجہ رکھتا ہی باوجود اسکے تونے ایسا کام
اختیار کیا ہی کہ اس سے اپنے ماباپ کو کفر لازم آتا ہی اور آبا واجداد پر طعنہ ہوتا ہی اور لوگ کہتے ہین

کہ ایک کاہن قوم قریش میں ظاہر ہوا ہے اور ہمکو لوگ طعن کرتے ہیں اگر بسبب شہوت کے آپ یہہ باتیں کہتے ہیں تو جو عورت آپ کو قریش میں سے خواہش ہو اسکے ساتھ نکاح کردون اور اگر آپ کو مال لینا غرض ہے تو اتنا مال دون آپ کو آپ تونگر ہو جائیں اور آپ کو حاجت مال کی نہو اور حاکمی چاہتے ہو تو ملک دیں ان اور اگر خلل دماغ ہو تو طبیب حاذق مقرر کردون تب آنحضرتؐ نے فرمایا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حٰمٓ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ اتاری ہوئی بخشنے والا مہربان کی طرف سے کتاب کہ جدی جدی کی گئی آیتیں اسکی قرآن عربی ہے واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیۃ پڑھی قولہ تعالیٰ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُکُمْ صٰعِقَۃً مِّثْلَ صٰعِقَۃِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ پس اگر دے منہہ پھیرین پس کہہ تو میں نے خبر سنادی تمکو عذاب آسمان سے مانند عذاب عاد کے اور ثمود کے تب عتبہ نے کہا کہ آپ کو سوا اسکے اور کچھہ یاد نہیں آتا ہے لاچار ہو کر عتبہ نے اپنی قوم سے جا کے کہا کہ میں نے ایک ایسا بڑا کلام محمدؐ سے سنا ہے کہ کبھی کسی سے نہیں سنا اب صلاح یہہ ہے کہ تم ان کی ایذا دینے میں کوشش نکرو ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو اگر انسے لڑنے چاہتے ہو تو بیفائدہ ہے کیونکہ اگر تم انپر غالب ہوگے تو کوئی چیز تمھارے ہاتھہ نہ آوے گی اور اگر وہ تمپر غالب ہوا تو جو ملک تمھارا ہے سو اسکا ہوگا پس عتبہ سے یہہ سنکے مشرکوں نے کہا شاید تجھہ کو اسنے جادو کیا ہے کہ تو اسکی طرفداری کرتا ہے عتبہ نے کہا کہ جو میری عقل میں آیا سو میں نے تمکو سنادیا آگے تم مختار ہو عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ قریش کے حق میں کبھی رسول خدا نے بد دعا نہیں کی مگر ایکدن قریب مکہ معظمہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے ابو جہل لعین نے نجاست کی ٹوکری عقبہ بن ابی معیط کے ہاتھہ سے حضرت رسول خدا کے مونڈھے مبارک پر حالت سجدے میں ڈلوادی بعد فراغت نماز کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ملعونوں کے حق میں دعائے بد فرمائی ابن مسعود قسم کھا کر کہتے ہیں کہ میں نے ان کفاروں کو دیکھا بدر کی لڑائی میں بد حالت میں موئے لوگ انکو زمین سے کھینچکر کوئے میں ڈالتے تھے روایت میں آیا ہے کہ جس وقت انیس صحابہ مشرف باسلام ہوئے تب حضرت ابو بکر صدیق رضہ نے رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس کیا کہ یا رسول اللہ کیون اب ہم اسلام کو چھپا دین بہتر ہی کہ باعلان
عبادت اور دعوت اسلام کی کرین تب رسالتمآب حضرت ابو بکر رضہ کے کہنے سے مسجد الحرام مین جا بیٹھے
اور ابو بکر رضہ صدیق نے کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا تب عتبہ وغیرہ مشرکون نے حضرت ابو بکر رضہ کے بازوے
مبارک پر سخت ضرب پہنچائی کہ اس سے بیہوش ہو گئے اور بنو تمیم آکر وہان سے اٹھا کر گھر مین لائے اور
ساری رات بیقرار رہے جب تھوڑا سا ہوش ہوا تب رسول خدا کے پاس تشریف لائے رسول خدا نے
پوچھا ای ابو بکر رضہ تمنے بہت رنج و محنت اٹھائے انھون نے عرض کی یا رسول اللہ جو کچھ برضای
خدا و رسول مقبول مجھپر گذری مین اس سے ناراض نہین ہون بلکہ راضی و صابر ہون اور راحت عقبیٰ
جانتا ہون مگر عتبہ نے مجھکو درد و رنج بہت پہنچا تمام اعضا مین میرے درد آگیا سب دشمن دین کے
ہنستے ہین تب آنحضرت نے دست مبارک اپنا حضرت ابو بکر رضہ کے تمام اعضا پر پھیرا اسوقت درد اور
صدمہ سے صحت پائی جناب رسالتمآب کی نبوت کے پانچوین برس حضرت عمر فاروق رضہ ابن خطاب ایمان لائے
اور انکے سبب اسلام مین تقویت اور عزت زیادہ ہوئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت
عمر رضہ قوت اور شجاعت مین اور جوانمردی اور حشمت مین عرب کے درمیان مشہور و معروف تھے اور تمام
عرب انسے ڈرتے تھے جب حضرت امیر حمزہ رضہ ایمان لائے تب ابو جہل نے ولید بن مغیرہ اور ابو سفیان اور
ابو لہب اور حضرت عمر رضہ کے باپ وغیرہ سردار قریش کو بلا کر کہا کہ ای قریش کے سردار امیر حمزہ رضہ محمد ص
پر ایمان لاکے کیا بیہودہ باتین مزخرفات کرتا ہی ایسی کبھی کسی نے نہین کہا اور نہ کسی نے سنا تب
ابو لہب نے کہا کہ ای ابو الحکم میری بات سنو اول محمد ص کا سر کاٹ لو بعد انکے یارون کا تدارک ہوگا
ابو جہل نے یہہ بات سنکے کہا کہ قسم ہی مجھکو لات اور عزیٰ کی جو کوئی محمد ص کا سر کاٹ لاویگا مین اسکو ایک
شتر کا بوجھہ سونے چاندی کا اور دس غلام اور لونڈی اسکو دونگا عمر ابن خطاب نے کہا کہ یہہ کام میرا ہے
ولید بن مغیرہ نے کہا محمد ص کی تائید مین سب بنی ہاشم ہین کیونکہ یہہ کام ہوگا تب ابن خطاب نے لات و عزا
کی قسم کھا کر کہا اگر بنو ہاشم ان کی تائید مین آوین تو ان کو بھی جیتا نہ چھوڑونگا یہہ کہکر تیغ حمایل کر کے چلے
اتفاقاً اثنا راہ مین ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اس نے پوچھا ای عمر کہان جاتے ہو کہا

محمدؐ کا سر کاٹ لانیکو جاتا ہون اعرابی نے کہا کہ ای عمر حمزہؓ کے ہاتھ سے تو کیونکر خلاصی پاویگا وہ
محمدؐ کے ساتھ ہے عمر بولے اگر وہ محمدؐ کی تائید مین ہے تو اسکا بھی سر کاٹونگا پھر اعرابی بولا ای عمر کل
کی خبر تو رکھتا ہے بولا نہین کہا کہ تیری بہن فاطمہ اپنے خاوند زید کے ساتھ محمدؐ پر ایمان لائی ہے
اور تیرا داماد سعید وہ بھی ایمان لایا ہے حضرت عمر نے کہا اسلامیت انکی کیونکر معلوم کرینگے کہا اگر کھانیکے
وقت اپنے ساتھ بلاؤگے تو نہ آوینگے اس مین معلوم ہوجائیگا کہ ایمان لائے ہین پس حضرت عمرؓ یہہ
بات سنکے اپنی بہن کی طرف چلے راہ مین پھر ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اسنے کہا ای عمر تو کہان
جاتا ہے بولا محمدؐ کا سر لانیکو اعرابی بولا بھلا ایک بات تو سن کہ یہہ جو تیرے سامنے بکری ہے تو اسکو پکڑ
تب معلوم ہوگی تیری شجاعت پس حضرت عمرؓ بکری کے پیچھے اسقدر دوڑے کہ تمام بدن مین پسینہ آگیا
عاجز ہوگئے بکری پکڑ نہ سکے بہت شرمندہ ہوئے تب اعرابی نے کہا ای عمر بکری کو تو نہ پکڑ سکا اور وہ
محمدؐ شیر خدا ہے انکو تو کیونکر پکڑیگا پس عمر وہان سے خجالت پاکے غصہ ہو کر اپنی بہن کی طرف چلے اور وہان
جاکر یہہ کہا کہ ای بہن مجھکو بہت بھوکھ لگی ہے کچھ کھانیکو لاؤ تب انکی بہن نے جلدی سے کھانا تیار کرکے
ان کو لا دیا اور عمر کھانے کے وقت اپنی بہن کو دسترخوان پر بلایا اس نے انکے ساتھ کھانیمین انکار کیا
تب عمر نے جانا کہ یہہ مسلمان ہوئی پس اسوقت غصے مین آکر بال اپنی بہن کے پکڑ کر چاہا کہ سر تن سے جدا
کرے تب زید نے جو اسکا شوہر تھا عمر کے ہاتھ سے چھوڑایا اور کچھ حیلہ کرکے غصہ انکا فرو کیا اور کھانا
کھلا دیا یہانتک کہ جب رات ہوئی حضرت عمر سو گئے اور انکی بہن سورہ طٰہٰ پڑھنے لگی جب اس آیت
پر پہنچی قولہ تعالیٰ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى اللہ کے واسطے
ہے جو کچھ بیچ آسمانون اور زمین کے ہے اور دونون کے بیچمین اور تحت ثریٰ مین ہے جب اس آیت
کا مطلب عمر کے کان مین پہنچا دل عمر کا اسلام کی طرف مایل ہوا تب بچھونے سے اٹھکر اپنی بہن فاطمہ
کے پاس گئے اور کہا کہ کیا پڑھتی ہو بولی کلام اللہ جو محمدؐ پر نازل ہوا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ عمر
کے ڈر کے مارے اس کاغذ کو جسپر کلام اللہ لکھا تھا تنور کے اندر ڈال دیا مگر خدا کے فضل سے نہ جلا عمر نے
کہا لاؤ اس کاغذ کو مین بھی پڑھون تب فاطمہ نے کہا قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ جو کوئی مشرک

ہی وہ نجس ہی اور ناپاک ہی اگر کلام اللہ تو پڑھا چاہتا ہی تو پاک صاف ہوکر باطہارت پڑھ کیونکہ اسکو
چھونا بغیر پاکی کے درست نہین تب عمر اسوقت پاک صاف ہوکر باطہارت ہاتھ مین اس سورہ کو لے کر پڑھنے
لگے اور اسکی معانی دریافت کرکے رونے لگے اور اسلام کی طرف خواہش ہوئی پھر سو رہے جب فجر ہوئی
ابوجہل اور وغیرہ مشرکون کی بات یاد پڑی تب تلوار حمایل کرکے بارادۂ کار موعودہ کے روانہ ہوا
پھر اثنا راہ مین ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اعرابی بولا اے عمر تو کہان جاتا ہی کہا محمدؐ کا سر لانیکو
بولا محمدؐ کہان ہی تو جانتا ہی وہ امیر حمزہ کے پاس ہی پھر وہان سے امیر حمزہ کے گھر کی طرف متوجہ
ہوا اسوقت اللہ تعالی نے جبرئیل کو رسول خدا کے پاس بھیجا کہا اے جبرئیل رسول مقبول کو جاکے کہو کہ تمھاری
طرف آتا ہی تم انسے مت ڈرو اسکو اسلام کی دعوت کرو جب وہ تمھارے پاس آوے نبوت کی قوت سے اسکا
پنجہ سخت پکڑو جب تک کہ ایمان نہ لاوے اور رسول خدا کے پاس اسوقت انتالیس آدمی تھے عمر امیر حمزہ کے
دروازے پر آئے اور دستک دی رسول خدا نے پوچھا تم کون ہو کہا کہ مین عمر بیٹا خطاب کا ہون
بمجرد استماع رسول خدا نے آکے دروازے کھول دئے جب عمر نے سر اپنا دروازے کے بھیتر رکھا
حسب تعلیم جبرئیلؑ کے رسول خداؐ نے نبوت کی قوت سے اسوقت حضرت عمرؓ کا پنجہ پکڑ کے ہلایا تکبیر پڑھکے
دعوت اسلام کی کی عمر رضی اللہ عنہ اسوقت ایمان لائے اور کہا یا رسول اللہؐ لعنت خدا کی اسپر ہی جو
درپئے ایذا آپکے رہے پس رسول خداؐ نے کلمہ شہادت عمر کو تلقین کیا عمرؓ دین اسلام سے مشرف ہوئے
اسوقت رب جلیل کی جناب سے جبرئیل یہہ آیۃ لائے یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
کہا حق تعالی نے اے محمدؐ کفایت ہی تجھکو اللہ اور انکو جتنے تجھپر ایمان لائے ہین کہتے ہین کہ جب حضرت
عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے اسوقت عالم سفلی سے لے عالم ملکوت تک خوشی حاصل ہوئی اور نبی کریم
نے فرمایا اے عمرؓ جسجگہہ کی تو خواہش کریگا غالب ہوگا عمر نے عرض کی یا رسول اللہؐ دعوت اسلام
کی سب پر کیا چاہئے اور اصحابون کو فرمائے کہ کوچہ و بازار مین جاکے دعوت اسلام کی کرین اگر ایسمین
کوئی بات ناشایستہ کہے اسکو پکڑ لاوین اور مین سب قریشیونکو دعوت اسلام کی کرتا ہون یہہ سب
کو کہکر خود نے ابوجہل سے کہا اے معشر قریش مین اسلام مین داخل ہوا حلقۂ محمدیؐ مین پہنچا اب اگر

کو ہی ایذا دینے مین محمدؐ کے کھڑا ہوگا تو اسکو مین زندہ نچھوڑونگا یا ابوجہل دین محمدی حق ہی اور دین تم سب کا باطل بت پرستی جھوٹھہ تب خطاب نے کہا ای بیٹا تو دیوانہ ہوا ہی معلوم ہوتا ہی کہ محمدؐ کے جادو نے تجھپر اثر کیا کہ ہمارے معبودونکو تکذیب کرتا ہی اب تجھہ کو مار ڈالونگا عمرؓ نے کہا ای باپ کفر کلام چھوڑو خدا و رسول پر ایمان لاؤ مسلمان ہو خطاب نے ان باتونسے طیش مین آکر کہا ای عمر تو بیہودہ باتین جو کرتا ہی آج تیری شامت آئی موت قریب ہے کہ ایسی ایسی باتین کرتا ہی جب عمر رضی اللہ عنہ نے شمشیر میان سے نکالی یہہ دیکھکر ابوجہل بھاگا اور خطاب بھی چاہتا تھا کہ بھاگے حضرت عمرؓ نے وہین کام اس کا ایک وار مین تمام کیا اپنے باپ کا سر کاٹ لیا جب یہہ خبر لوگون مین پہنچی تب حضرت عمرؓ کے رعب سے مکے کے گرد نواح مین اور ملکون مین اور جا بجا کفارون مین زلزلہ پڑگیا اور مسلمان سب مانند بہشتیون کے خوشحال رہے جبدن یہہ واقع ہوا اس روز طایف اور مکہ مین کوئی باقی نہ رہا کہ دعوت اس تک نہ پہنچی ہو نماز اور اذان جا بجا آشکار ہوئی جماعت ہونے لگی اور حضرت عثمانؓ بن عفان رضی اللہ عنہ بھی ایمان لائے مسلمان ہوئے روایت مین آیا ہی کہ بعد نبوت آنحضرتؐ نے دس برس دعوتِ اسلام کی اپنے قوم مین کی جب دیکھا وہ اسلام قبول نہین کرتے تب آنحضرت ناامید ہوکر واسطے ہدایت قوم غیر کے مشغول ہوئے اور طایف کی طرف تشریف لیگئے وہان جا کے خدا کی ہدایت کرنے لگے وہان کے سردار تین آدمی تھے کوئی ایمان نہ لائے اور حضرت رسالت پناہ کے ساتھہ بدسلوکی کرکے اپنے شہر سے نکالدئے پس آنحضرت بازار عکاظہ مین تشریف لائے اور اثناء راہ مین مقام نخلہ مین منزل کئے جب رات ہوئی اپنے یارون کو لے کے نماز مین مشغول ہوئے قرأت جہر سے پڑھنے لگے اس عرصے مین نو شخص جن شہر نصیبین کے وے فرقہ نوشیصان کہ عمدہ ترین قبایل جنون مین سے ہین رسول خدا کے پاس اسجگہہ مین گذر گئے اور سیر کرنا ان جنون کا اسواسطے تھا کہ جب رسالتمآب دنیا مین آئے تب جنون کا آسمان پر جانا موقوف ہوا جب اوپر جانیکا قصد کرتے آسمان سے مشعلہ آتش اُنپر گرنا شروع ہوتا اسواسطے سب جنون نے اکٹھے ہوکر یہہ صلاح کی کہ کچھو تلاش کرو مشرق سے مغرب تک دنیا مین کون شخص پیدا ہوا ہی کہ انکے سبب سے ہم سب کا جانا آسمان پر موقوف ہوا تاکہ اسکا تدارک ہم بخوبی کرین اسواسطے جنات

لیے

سب تہامہ کی طرف چلے اثنے میں مقام نخلہ میں پہنچکے قرآن شریف
کا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی زبان مبارک سے پڑھنا سنکے یقین ہوا کہ کلام الٰہی
یہی ہی اور یہی سبب ہے ہم سب کا آسمان پر بجانیکا تاکہ کوئی اس کلام کو چرا کے نہ لیجاوے اور بے محل نہ پہنچاوے
بعد اسکے قرأت تمام قرآن کی سنکے جنون نے حضرت پر اور قرآن مجید پر ایمان لائے تب حضرت نے حکم کیا کہ تم سب
اپنی قوم کو جاکے اسکی خبر کرو تب انھون نے اپنی قوم جنات کو جاکے اسکی خبر کی تب ان جنون مین سے
وہ جن نام اسکا زوبعہ اور عمودہ انکے سردار تھے اور ساتھ انکے نوّے جنات شہر نصیبین سے اور شہر نینوی سے
گروہ گروہ روانہ ہوئے رسول خدا کے دیکھنے کو اور قرآن شریف سننے کے لئے اسمین رسول خدا کو سابق
جنون نے آکے کہا تھا کہ جنات آپکو دیکھنے کے لئے اور کلام آلہی سننے کے لئے منتظر فرمان واجب الاذعان
ہین جسوقت اور جس مکان مین حکم ہو تو وے سب حاضر ہون تب جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ شہر کے باہر
شب کے وقت شعب الحجون کی نواحی مین کہ متصل مکہ معظمہ کے ہی جمع ہون تاکہ اہل شہر کو ڈر اور ہیبت نہو
تب رسول خدام بعد نماز عشا کے عبد اللہ ابن مسعود کو ہمراہ لیکر وہان جاکے دیکھتے ہین کہ تمام جنات نے
مارے شوق کے حضرت کے دیکھنے کو ہجوم کیا پس عبد اللہ بن مسعود کو باہر شعب الحجون کے کھڑے ہونیکو فرمایا
اور ایک دایرہ ہر چار طرف عبد اللہ ابن مسعود کے کھینچکے آنحضرت نے فرمایا کہ خبردار اس دائرہ سے
باہر مت جائیو شاید جنات تمکو تکلیف دیوین پس عبد اللہ ابن مسعود اس دایرہ کے اندر رہے دیکھتے تھے
کہ تمام جنات کی شکل مثل وحوش کے مختلف ہی ان مین کسی کی شکل مثل گدھے اور کسی کی مثل گروہ خٹ کے
متصل بصرہ کے ہین اور کسیکا سر اور پانون ننگا ستر عورت ایک کپڑا سفید سے چھپا اور بدن کا رنگ
سیاہ اور بعضے انکے اور دوسری شکل پر ہی وے سب رسول خدا پر ہجوم لاکر صبح تک حاضر رہے اور نبی
تمام رات ان کی تعلیم و تلقین روزہ نماز طہارت وغیرہ احکام مین مشغول رہے اور جنون نے حضرت سے
عرض کی کہ یا حضرت ہم سب کو بطور تبرک کے کچھ توشہ عنایت ہو حضرت نے فرمایا کہ توشہ تم سبھونکو
ہم نے ایسا دیا کہ نسل بعد نسل کے ہمیشہ کام آویگا انھون نے کہا یا حضرت وہ کیا چیز ہے فرمایا کہ جسجگہہ
ہڈی یا مینگنی اونٹ یا بکری یا گوبر گائے بھینس کا گرا ہوا پاؤگے وہی تمھارا توشہ ہے اور یہ چیز تم سب کھاتے ہو

اس سے بہتر شیرینی اور لذت اسمین ملیگی اور یہہ لذت میری دعا سے ہی اور بعضے روایت مین کویلہ بھی آیا ہی
پھر جنات نے عرض کی یا رسول اللہ تمام آدمی ان چیزون پر نجاست گراتے ہین اسکو خراب کرتے ہین حضرت
نے فرمایا مین لوگون کو منع کرونگا کہ ان چیزونپر نجاست نڈالین اور نملاوین اور بھی سنئے استنجا کرنا ہڈی
اور خشک گوبر سے اور مینگنی سے اور کویلہ سے حضرت نے منع فرمایا اور اسی ایام مین جنون نے اپس مین
ایک دوسریکو خون کرڈالا انحضرت نے مطابق حکم الٰہی کے انصاف کیا اور اس مین سب راضی ہوکر اپنے
وطن کو چلے گئے پھر اسیطرح جنات دوسری مرتبہ کوہ حرا مین جمع ہوئے سب جزایر و زمین سے آئے
تھے اور اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہان تنہا تشریف فرما ہوئے اور تمام رات وہان رہے صبح کیوقت
صحابہ نے آگ کی نشانی اور دوسرے اسباب جو جنون نے چھوڑ گئے تھے پائے اور یہہ سب صحیح مسلم سے فقیر نے لکھا ہی

بیان معراج انحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا

روایت مین آیا ہی کہ رسول خدا کی عمر جب پچاس برس مین مہینے کو پہنچی تب آنحضرت کو معراج
ہوئی اور شب معراج مین چوتھے مرتبہ آنحضرت کا سینہ مبارک چاک کیا تاکہ دل مبارک مین
قوت آجاوے واسطے سیر کرنے عالم ملکوت اور دیکھنے تجلیات الٰہی کے اور ستائیسوین تاریخ
رجب مین درگاہ الٰہی سے جبرئیل کو حکم ہوا کہ رضوان کو کہو کہ بہشت کو آرایش کرے اور حورون اور غلمانون
کو کہو کہ وے اپنے تئین زیب و زینت سے آراستہ کرین اور ملائکون کو کہو کہ قبرون مین عذاب کرنیوالے ہین
آجکی شب عذاب قبر سے ہاتھ اٹھاوین اور مالک کو کہو کہ دوزخکی آگ بجھاوے پس جبرئیل نے
حکم پروردگار کا رضوان کو اور غلمانون کو اور حورونکو اور ملائک عذاب کو اور ملایک کو پہنچایا اور
رسول خدا نے فرمایا کہ مین درمیان حطیم کے سویا ہوا تھا کہ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام نے آکے
مجھکو اٹھایا اور سینہ سے ناف تک چیرکر دل میرا نکالا اور ایک سونیکے طشت مین آب زمزم سے دھویا
جو ایمان اور حکمت سے بھرا تھا پھر اسکو اسی مقام پر رکھدیا اور روایت ہی کہ جبرئیل کو جناب باری سے
حکم ہوا کہ ای جبرئیل مرغزار بہشت سے براق اور ستر ہزار فرشتے لیکر مکے مین جاؤ اور میرے حبیب قریشی کو

میرے درگاہ معالی مین پہنچاؤ جبرئیلؑ بموجب ارشاد جناب الٰہی کے براق اور ستر ہزار فرشتے لیکر
حضرت امہانی کے گھر مین جو خواہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تھین پہنچے رسول خدا فرماتے تھے کہ
مین اس شب کو امہانی کے گھر مین بعد نماز عشا کے سویا ہوا تھا جبرئیلؑ نے آکے مجھ کو نیند سے اُٹھایا
مین نے دیکھا کہ جبرئیلؑ اور میکائیلؑ دونون میرے سرھانے بیٹھے ہین اور مجھ کو کہا کہ ای حبیب مقبول
اُٹھو آجکی شب آپ کی معراج ہی تب مین اٹھا تو آب زمزم کے کوئے کے پاس لیجا کے مجھ کو آب
زمزم سے وضو کروایا اور دو رکعت نماز پڑھوا کر مسجد کے دروازے پر لائے تو وہان ایک براق
کھڑا ہوا مین نے دیکھا ایسا کہ گدھے سے بڑا اور اونٹ سے چھوٹا اور منہہ اسکا مانند آدمی کے تھا اور
چوتڑ اسکے مانند گھوڑے کے اور پانوٗن اسکے مانند شیر کے اور دونون پر اسکے مانند پرندون کے اور
زین اور لگام اُسکے یاقوت اور مروارید سے مرصع جڑاؤ پس سوار ہونے مین مین نے ذرا
تامل کیا اسیوقت حکم الٰہی پہنچا ای جبرئیلؑ میرے حبیب سے پوچھو کہ توقف کرنیکا کیا سبب ہے تب
رسول خدا نے فرمایا کہ ای جبرئیلؑ آج مجھکو حق تعالی نے سرفراز کیا میری سواری کو براق بھیجا لیکن
مین اس اندیشے مین ہون کہ قیامت کے دن امت میری ننگے بھوکھے پیاسے گناہون کے بوجھ گردن پر
رکھے ہوئے قبرون سے باہر نکلیگی اور پچاس ہزار برس کی راہ قیامت کے آگے رکھی ہے اور تیس ہزار
برس کی راہ پلصراط کی دوزخ پر کھینچی ہی کیونکر طی کر کے منزل مقصود مین پہنچینگے جناب باری سے حکم آیا
ای حبیب میرے کچھ غم نہ کیجئے جسطرح مین نے آج تمھارے لئے براق بھیجا اسطرح تمھاری اُمت
کے واسطے ہر ایک قبرون پر براق بھیجونگا سب کو براق پر سوار کر کے پلصراط سے پار اُتارونگا اور تیس
ہزار برس کی راہ ایک پل مین طی کروا کے پہنچاؤنگا جب یہہ حکم ہوا تب رسول خدا براق پر
سوار ہونے لگے اور براق کودنے پھاندنے لگا جبرئیل نے براق کو کہا کہ ای براق تو نہین جانتا
ہی کہ یہہ پیغمبر آخر الزمانؐ ہین براق نے کہا سچ ہی مین جانتا ہون لیکن میری التماس یہہ ہی
بشرطیکہ قبول ہو فرمایا بیان کر تب براق نے عرض کی کہ حق تعالی نے بہت براق سوا میرے
اور بھی پیدا کئے ہین اور وے سب داغ محمدیؐ رکھتے ہین عرض میری یہہ ہی کہ قیامت کے دن بھی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری پشت پر سوار ہوویں تاکہ سب براقون پر مجھہ کو فخر ہووے جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا تب براق نے فخر سے اپنی پیٹھہ رسول خدا کے سامنے
حاضر کی تب آنحضرت براق پر سوار ہوئے اور داہنے بائین جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام
مع ستر ہزار فرشتے رکاب مین حاضر تھے مکہ معظمہ کے آب زمزم اور مقام ابراہیم کے پاس سے
ایک لحظہ مین بیت المقدس مین پہنچے کہتے ہین کہ اثناء راہ مین ایک آواز داہنے اور بائین طرف
سے سنی کہ اے محمد کھڑے رہو تم سے کچھہ سوال کرونگا مین نے اس آواز کا خیال نہ کیا وہان سے
آگے بڑھا پھر دیکھا ایک بڑھیا کو کہ اپنے تئین زیورات اور لباس سے آراستہ کر کر خوبصورت بنکے
سامنے میرے آکھڑی ہوئی اور کہنے لگی اے محمد میری طرف دیکھہ سو مین نے نہین دیکھا اور آگے
بڑھا اور جبرئیل سے مین نے پوچھا وہ آواز داہنی اور بائین اور وہ بڑھیا سنگار کئے کون کھڑی
ہی جبرئیل نے کہا کہ آواز داہنے کی یہودیون کی تھی اگر آپ جواب دیتے تو امت آپکی یہود ہوجاتی
اور بائین طرف کی آواز نصرانیون کی تھی اگر آپ جواب دیتے تو سب امت آپ کی نصرانی ہوتی اور
وہ بڑھیا سنگار والی دنیا تھی آپ اگر اسکی طرف دیکھتے تو تمام امت آپکی غلبۂ دنیا مین ہلاک ہوجاتی
بعد اسکے تین پیالہ ایک شہد اور دوسرا شراب اور تیسرا دودھ سے بھرا ہوا تھا میرے سامنے
لائے مین دودھ سب پی گیا جبرئیل نے فرمایا کہ خوب کیا جو آپ نے دودھ پیا کیونکہ اس دودھ سے
مراد دین اسلام ہی اور یہان سے جب دوسرے مقام مین گئے جبرئیل نے کہا اس جگہہ آپ دو
رکعت نماز پڑھئے کیونکہ یہہ جگہہ طور سینا ہی کہ حق تعالی نے اس جگہہ مین موسی کے ساتھہ باتین
کی تھین تب مین نے وہان اترکے دوگانہ نماز پڑھ لی پھر وہان سے براق پر سوار ہوکر آگے چلا تو
ایک جگہہ اور نظر آئی پھر جبرئیل نے کہا کہ یہان بھی دو رکعت نماز پڑھئے کیونکہ حضرت عیسی اس
جگہہ مین پیدا ہوئے پھر وہان سے مین بیت المقدس مین گیا اور تمامی ملایک نے آسمان سے نیچے اترکر
کہا السلام علیکم یا نبی الاول والاخر اور کہا قولہ تعالی سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ بہت پاک ہے وہ جو لے چلا اپنے

بندیکو ایک رات مسجد الحرام سے طرف مسجد اقصی کے وہ جو برکت دی ہمنے گرد اسکے کو اور بعد اسکے جب
مسجد کے اندر گئے تمام انبیا آکر وہان جمع ہوئے اور کہا السّلام علیکم یا نبی الاوّل والاخر پھر تمام نبیون کے
ساتھہ دو رکعت نماز پڑھی ساتھہ اُنکے امامت کئے اور سب انبیا مقتدی ہوئے کہتے ہین کہ مکہ معظمہ سے
بیت المقدس تین مہینے کی راہ ہے رسول خدا دو قدم مین پہنچے اور جب آنحضرت مسجد سے نکلے ایک
پتھر سامنے بیت المقدس کے تھا اُسپر حضرت کا قدم مبارک پڑا اس پتھر نے عرض کی یا رسول اللہ مجھکو
اس جگہہ مین ستر ہزار برس ہوئے کسیکا قدم مجھہ پر نہین گرا لیکن اسوقت آپکا قدم مبارک گرا مین
چاہتا ہون کہ بار دیگر کسیکا قدم مجھپر نہ گرے آپ میرے حقمین دعا کیجئے کہ مین ہوا پر معلق رہون
قیامت تک تب آنحضرت نے جناب باریمین دعا کی وہ دعا مستجاب ہوئی اب تک وہ پتھر ہوا پر معلق ہے اسجگہہ سے
پھر وہان سے عجائب وغرائب دیکھتے ہوئے براق پر سوار ہوکر اوّل آسمان کے در پر جا پہنچے جبرئیل نے دروازے پر
دستک دی فرشتون نے پوچھا تم کون ہو بولا مین جبرئیل ہون اور یہہ محمد پیغمبر آخر الزمان ہین تب اُسنے
کہا مرحبا یا رسول اللہ اور دروازہ کھولا اور درمیان آسمان کے داخل ہوئے اور مہتر اسمٰعیل ع
وہان کے فرشتون کے سردار تھے سب ملائک کو لیکے ہمسے آکے معانقہ کیا پھر جب یہان سے آگے بڑھے
آدم ع باغ رضوان سے میرے استقبال کو آئے اور کہا کہ مرحبا یا نبی الصّالحین پھر وہان سے آگے بڑھا کر ایکمرغ سفید
عظیم الشان ہے جسم اُسکا سوا خداتعالی کے کوئی نہین جانتا ہے اور ایک پاؤن اُسکا عرش تک اور دوسرا
پاؤن تحت الثری تک ہے اور ایک بازو اسکا مشرق مین اور دوسرا مغرب مین ہے اور سر
اسکا یاقوت سے بنا اور پر اُسکے نور سے اور غذا اسکی خدا کی حمد اور ثنا ہے جبرئیل ع سے مین نے پوچھا
یہہ کون مرغ ہے کہا یہہ مرغ نہین یہہ ایک فرشتہ ہے بصورت مرغ کے ہے جب رات آخر ہوتی
ہے تب اسوقت یہہ اپنے پرونکو جھاڑتا ہے اور تسبیح اُسکی یہہ ہے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ
الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اور اسکی تسبیح کی آواز سے دنیا کے مرغ بیدار
ہوتے ہین اپنے پرونکو جھاڑتے ہین آواز دیتے ہین پھر وہان سے آگے بڑھا دیکھا ایک فرشتہ آدھا
جسم اسکا آگ سے اور آدھا برف کا ہے نہ آگ برف کو جلا وے نہ برف آگ کو بجھاوے اور وہ

تسبیح پڑھتا ہے اور داہنے بائین اُسکے بہت فرشتے کھڑے ہین مین نے پوچھا جبرئیل ع سے یہہ کون فرشتہ
ہے بولا مہتر رعد ہے یہہ دنیا مین پانی اور برف برساتا ہے یہی اسکا کام ہے پھر یہان سے گذر کر لب دریا گیا
اور وہان سے پھر آگے بڑھ کے دیکھا لوگ کچھ زراعت کرتے ہین اسیوقت بوتے ہین اور اسیوقت زراعت
تیار ہوتی ہے اور اسیوقت کاٹتے ہین اور ایک دانے کے بدلے سات سو دانے اٹھاتے ہین
پھر جبرئیل سے مین نے پوچھا کہا یہہ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے کوشش اور محنت خدا کی راہ مین کئی ہے اور
لوگون کی خدمت محض خدا کے واسطے کرتے تھے حاجت محتاجونکی برلاتے تھے دل اور زبان سے
ہاتھ اور مال سے اسواسطے اللہ تعالی اُنے روزی مین اُنکے برکت دی ہے بعد اسکے دیکھا کہ چند فرشتے
آدمیونکا سر پتھرون سے کوٹتے ہین پھر وہ درست ہوجاتا ہے پھر کوٹتے ہین دم بدم اسیطرح
ہوتا ہے مین نے پوچھا جبرئیل ع سے یہہ کون لوگ ہین کہا کہ یہہ وہ لوگ ہین کہ وے تارک جماعت
اور پنجگانہ نماز پڑھنے مین سستی کرتے تھے اور نماز وقت پر ادا نہین کرتے تھے بعد اسکے ایک گروہ دیکھا
کہ فرشتے سب مانند چارپایون کے اُنکو ہانکتے ہوئے دوزخکے اندر لیجاتے ہین نہایت گرسنگی اور تشنگی
مین کانٹے ضریع اور سیسج انکو کھلاتے ہین مین نے پوچھا یہہ کون ہے کہا جبرئیل ع نے کہ یہہ وہ لوگ
ہین کہ ان سبھون نے زکوۃ مال اور صدقہ فطر اور قربانی ادا نہین کی تھی اور حقدار فقیر محتاجون کو
نہین دیا اور انپر رحم نہین کیا پھر آگے بڑھکے دیکھا کہ مرد اور عورتین ہین کہ اُن کے آگے نعمتین
طرح طرح کی رکھی ہوئی ہین اور دوسری طرف گوشت مردار اور نجس ہے اور وے
سب نعمتین چھوڑکر گوشت مردار و نجس کھاتے ہین اور نعمت پاکیزہ کیطرف نہین دیکھتے ہین اور
مین انہین دیکھکے متحیر ہوا جبرئیل ع سے پوچھا کہ یے سب جورو اور خصم ہین مرد اپنی جورو کو چھوڑکر
اور عورتین اپنے شوہر کو چھوڑکر حرامکاری اور بیحیائی کا کام کرتے تھے اور کسب حلال سے نہین کھاتے
تھے چوری اور دغابازی اور فریب سے کھاتے تھے اور ایک گروہ کو دیکھا انکو آگ کی سولی پر چڑھایا ہے
وہ سب چلاّ رہے ہین جبرئیل سے پوچھا بولا یہہ حال ان سبھون کا ہے کہ بر سر بازار اور راہ مین بیٹھکر
لوگونپر ہنستے تھے اور لباس اور شکل پر طعن اور تشنہ کرتے تھے اور لوگونکو ہنسانیکے واسطے نام خراب

لیکر پکارتے تھے اور ایک گروہ کو دیکھا کہ اُنکے گردن پر اسقدر بوجھہ رکھا ہی کہ گردن پھر نہین سکتی اور اسپر بوجھہ زیادہ کیا جاتا ہی جبرئیل ع نے کہا کہ اس شخص نے امانت مین خیانت کی تھی اور حق لوگونکا ان کی گردن پر ہی اور ایک گروہ کو دیکھا کہ انکو انھین کے بدن کا گوشت کاٹ کاٹ کے کھلاتے ہین جبرئیل ع نے کہا یہہ حال مسلمان بھائی کی غیبت اور شکوہ اور عیب کرنیوالونکا ہی اور ایک گروہ کو دیکھا کہ آگ کی مقراض سے ہونٹ اور زبان انکی کاٹتے ہین کہا جبرئیل ع نے کہ یہہ سب بسبب طمع دنیا کے بادشاہون اور امیرون اور دولتمندون کی خوشامد کے واسطے جھوٹی بات کہا کرتے تھے اور یہہ سب واعظین تھے دوسرونکو حق بات کی نصیحت کرتے تھے اور آپ عمل نہین کرتے بدعمل کرنے کے مرتکب ہوتے تھے پھر چند آدمیون کو دیکھا کہ منہہ اُنکے سیاہ اور چشم انکی نیلی اور نیچے کا ہونٹ پانون پر اور اوپر کا ہونٹ سر پر اور لہو اور پیپ اور نجاست انکے منہہ سے بہتی ہی اور گدھون کی طرح چلاتے ہین جبرئیل ع نے کہا یہہ حال نشہ پینے والون کا ہی اور ایک گروہ کو دیکھا کہ زبان انکی نیچے کی طرف کھینچکر نکالی ہی اور شکل انکی مانند سوٴر کے ہی عذاب آگ مین گرفتار ہین جبرئیل ع نے کہا یہہ حال جھوٹھی گواہی دینے والون کا ہی اور ایک گروہ کو دیکھا کہ پیٹ انکا پھولا ہوا مانند گنبد کے اور رنگ انکا زرد اور ہاتھہ پاوٴن مین آتشی زنجیرین اور گردنون مین طوق آتشی ہین اور سانپ بچھو پیٹ کے اندر سے نظر آتے ہین جب اٹھنے کا ارادہ کرتے ہین پیٹ کے بوجھہ سے گر پڑتے ہین اور آتش کے اندر جلتے ہین جبرئیل ع نے کہا کہ یہہ حال سود اور رشوت خورونکا ہی اور ایک گروہ عورتونکا دیکھا انکے رو سیاہ اور آنکھین نیلی اور آتشی کپڑے پہنے ہوئے ہین فرشتے انکو آگ کے گرزون سے مارتے ہین اور وہ مانند کتیون کے چلاتی ہین جبرئیل ع نے کہا کہ یہہ وہ عورتین ہین کہ جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی تھین اور اپنے خاوندکو ناخوش رکھتی تھین اور بے حکم اپنے شوہر کے ادھر ادھر پھرتی تھین اور اللہ تعالی اور رسول ص کے حکم مطابق کام نہین کرتی تھین اور ایک گروہ کو دیکھا کہ الٹے ہوا مین لٹکے ہوئے ہین اور فرشتے بدشکل آگ کے گرزون سے انکو مارتے ہین جبرئیل ع نے کہا کہ یہہ حال منافقونکا ہی اور ایک فرقے کو دیکھا کہ آگ کے جنگل مین قید ہی اور آگ انکو سخت جلاتی ہی تمام بدن مین

اسکے زخم مانند جذام کے ہے جبرئیل ع نے کہا کہ ان سبھون نے اپنے ماں باپ کی نافرمانی کی ہے اور کھانے پینے اور رہنے کے مکان کے واسطے انکو تکلیف دی اور ماں باپ سے بے ادبی کرتے تھے ناشایستہ گفتگو کرتے تھے اور پھر وہان سے آگے بڑھکے ایک میدان بہت بڑا دیکھا کہ اُسسے مشک و عنبر کی بو اور ساتھ ایک آواز آتی تھی اس مضمون کی یا الٰہی جو وعدہ تو نے مجھسے کیا ہے پورا کر جبرئیل ع سے مین نے پوچھا کہ یہہ بوئے خوش کہان سے آتی ہے فرمایا کہ یہہ خوشبو بہشت کی ہے نعمتین اور میوے رنگ برنگ اور مکان سونے چاندی اور یاقوت اور مروارید وغیرہ سے اللہ نے تیار رکھے ہین اور اسکی آواز کے جواب مین حقتعالی فرماتا ہے کہ جو شخص خدا ورسول ص پر ایمان لاویگا اور قران حدیث کے موافق چلیگا اور شرک بدعت سے دور رہیگا اس شخص کو تجھہ مین داخل کرونگا اور بہشت کہتی ہے الٰہی مین راضی ہون بعد اسکے میدان مین گھسا اسمین سے ایک بدبو اور ایک آواز کریہ کی آئی جبرئیل ع سے پوچھا اسنے کہا کہ یہہ بدبو دوزخ کی ہے اور وہ آواز زنجیر اور طوق اور سانپ اور بچھو وغیرہ کی ہے اور دوزخ فریاد کرتی ہے یا الٰہی وعدہ میرا پورا کر جناب باری سے حکم ہوتا ہے کہ جو شخص شرک اور کفر اور بدعت کریگا اور ہماری پرستش نکریگا اور میرے رسول ص کی تکذیب کریگا اُسکو تیرے حوالے کرونگا اور دوزخ کہتی ہے الٰہی مین راضی ہون پھر وہان سے دوسرے آسمان کے دروازے پر گئے اور دروازہ پر دستک دی ملائکون نے پوچھا تم کون ہو کہا کہ مین جبرئیل ع ہون اور یہہ محمد حبیب اللہ ہین اسوقت فرشتون نے دروازہ کھولا اور تعظیم و تکریم سے مجھکو لے گئے اور فرشتونکا سردار مہتر قابیل ہے اسنے سلام علیکم کہا اور مجھسے آکے معانقہ کیا اور سب فرشتون نے سلام علیکم کہا معانقہ کئے اور کہا کہ مرحبا یا رسول اللہ آپ سے آسمان روشن ہوا پھر وہان سے آگے بڑھا تو یحیی پیغمبر اور عیسی روح اللہ آکر بہ تعظیم تمام کہنے لگے مرحبا یا اخ الصالحین و نبی الصالحین پھر وہان سے آگے بڑھ کے دیکھا تو ایک فرشتہ مہیب شکل سے ستر ہزار سر ہین اور ہر سر مین ستر ہزار منہہ اور ہر منہہ مین ستر ہزار زبان یہہ دیکھکے مین نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ کون ہے کہا کہ یہہ مہتر قاسم ہے کہ اسکے ہاتھہ مین تمام مخلوقات کی روزی حق تعالی نے سپرد کی ہے ہر روز ہر وقت جسقدر اللہ تعالی نے اندازہ کیا ہے اسی قدر لوگون کو وہ پہنچاتے ہین پھر وہان

بستہ

سے تیسرے آسمان کے دروازے پر پہنچا وہان مہتر مائیل سب فرشتون کے سردار ہین انھون نے
آکر السلام علیکم مرحبا یا رسول اللہ کہکر معانقہ کیا پھر وہان سے آگے بڑھا یوسف نے آکے مجھہ سے
ملاقات کی اور کہا یا نبی الصالحین پھر وہان سے چوتھے آسمان پر پہنچا سردار فرشتون کے
اس دروازے مین مہتر معطائیل ہین انھون نے آکے مجھسے معانقہ کیا پھر وہان سے آگے بڑھا ادریس سے
ملاقات ہوئی اور کہا مرحبا یا نبی الصالحین پھر جب وہان سے آگے بڑھا دیکھا ایک فرشتہ ہیبتناک
ہر دو طرف انکے فرشتے سب کھڑے ہین اور چار منہہ انکے تھے داہنا ہاتھہ انکا مغرب مین اور بایان
ہاتھہ انکا مشرق مین ہے آسمان و زمین انکے دونون پانون کے تخنون پر ہین اور سامنے اسکے لئے
ایک تخت عظیم ہے جبرئیل ع سے مین نے پوچھا یہہ شخص کون ہے کہا کہ یا رسول اللہ یہہ مہتر عزرائیل ہین
تب مین اُنکے سامنے گیا اور کہا السلام علیکم یا ملک الموت جواب سلام کا میرے نہ دیا اسوقت حکم
الٰہی ہوا اے عزرائیل ع جواب سلام کا میرے حبیب ع کو دے اور جو کچھہ پوچھے تجھسے جواب اُسکا تو دی
دے تب اسوقت عزرائیل ع نے سر اٹھا کے کہا علیکم السلام یا حبیب اللہ اور معانقہ کیا اور تعظیم و تکریم سے
نزدیک اپنے بٹھایا اور کہا یا رسول اللہ ص جب سے مجھے اللہ نے پیدا کیا ہے تب سے بہت کام خلق اللہ
کے مجھے سپرد کئے ہین ایک لحظہ کی فرصت مجھکو نہین کہ کسی سے بات کرون آج مجھپر حکم اللہ کا ہوا اس
واسطے آپ سے بات کرتا ہون اور کہا مین نے اے عزرائیل روحونکو کسطرح قبض کرتے ہو اسنے کہا یا
رسول اللہ ص میرے سامنے یہہ جو درخت ہے اُسکے پتون کے شمار کے موافق خلایق ہین اور ہر ایک خلق اللہ
کا نام اس پتے پر لکھا ہوا ہے جب موت قریب ہوتی ہے چالیس روز آگے رنگ اس پتے کا زرد
ہوجاتا ہے اور موت کے روز وہ پتا گرتا ہے اور اسی پتے پر نگاہ رکھتا ہون اگر وہ بندہ اہل رحمت
مین سے ہے تو داہنے طرف کے ملائک رحمت کو بھیجتا ہون اور اگر وہ بندہ لعنتی مین سے ہے
تو بائین طرف کے ملائک عذاب کو بھیجتا ہون پھر مین نے پوچھا اے عزرائیل حقیقت اروا حون کی بیان
کرو وہ کیا چیز ہے اُسنے کہا یا رسول اللہ ص مین نہین جانتا ہون کہ روح کیا چیز ہے لیکن وقت قبض کے
ایک بوجھہ سا میری ہتھیلی پر معلوم ہوتا ہے پھر پوچھا مین نے کہ تمکو چار منہہ ہونے کا کیا وجہہ ہے کہا

یارسول اللہ صلعم سامنے کا منہہ جو نور سے ہے اس سے مومنون کی ارواح قبض کرتا ہون اور داہنے
طرف کا منہہ جو غصہ سے ہے اُس سے جان گنہگارون کی قبض کرتا ہون اور بائین طرف کا منہہ جو دوزخ کی
آگ سے ہے اُس سے جان مشرکون اور کافرون کی لیتا ہون پھر کہا یا رسول اللہ صلعم آپ کو خوشخبری
دیتا ہون کہ جسدن سے اللہ نے مجھکو پیدا کیا ہے اُسدن سے فرمان حق کا مجھپر یون ہوا ہے کہ جان
امت حضرت محمد مصطفی صلعم کی اس آسانی سے نکالو جیسا لڑکا سوکر دودہ ماکی پستان سے
کھینچکر پیتا ہے اور ماکو کچھ ضرر نہین پہنچتا ہے یہہ بات سُنکر مین نے سجدہ شکر کا بجالایا اور پوچھا
ای عزرائیل کبھی تمکو اس کرسی سے اُٹھنے کی نوبت پہنچی ہے یا نہین کہا یارسول اللہ صلعم تین مرتبہ
اُٹھنے کی نوبت پہنچی ہے پہلے مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام کے جسم بنانیکے لیئے مٹی لانیکو اور دوسرے
مرتبہ حضرت آدم کی روح قبض کرنے کو اور تیسرے مرتبہ موسی علیہ السلام کی روح قبض کرنے کو پھر پوچھا
مین نے عزرائیل سے کہ روح قبض کرتے وقت کبھی کسی پر رحم کیا تھا نہین کہا یارسول اللہ صلعم دوشخص کیواسطے
مین نے بہت غم کہا تھا پہلے ایک عورت کیواسطے کہ وہ دریا مین کشتی پر بچہ جنی تھی بعد اُسکے اسکی جان
قبض کرنے کا حکم ہوا اور دوسرے مرتبہ شداد ملعون کی جان قبض کرنے پر کہ جب اُسنے چار سو برس کی
مدت مین باغ ارم بنایا اور اسکے دیکھنے کے واسطے ایک پاؤن اُسکا چوکھٹ کے باہر اور دوسرا
پاؤن چوکھٹ کے اندر تھا اسوقت جان اُسکی قبض ہوئی پس وہ شداد بادشاہ بیس لاکھ فوج کے
ساتھہ وہین ہلاک ہوا اور اپنی بنائی ہوئی بہشت دیکھنے نہ پایا پھر وہان سے آنحضرت صلعم پانچوین آسمان
کے دروازے پر گئے اس دروازے پر مہتر آمائیل کو سب ملائکون کے سردار ہین اُسنے آکے مجھسے
معانقہ کیا پھر وہان سے مین آگے بڑھا ہارون عم سے ملاقات ہوئی انھون نے کہا مرحبا یا اخ الصالحین
پھر وہان سے چھٹے آسمان کے دروازے پر تشریف لیگئے وہان مہتر ہائیل سب فرشتونکا سردار تھا
اُسنے بھی آکے مرحبا یارسول اللہ صلعم کہا اور معانقہ کیا پھر وہان سے آگے بڑھے موسی عم سے ملاقات
ہوئی اور کہا مرحبا یا نبی الصالحین پھر حضرت موسی عم نے کہا یارسول اللہ صلعم جو حقتعالی نے آپ کی
امتون پر فرض گردانی ہے آپ سمجھکر قبول کیجیئے گا کسواسطے کہ آپکے امتیون کی عمر تھوڑی ہے

اور بہت ضعیف اور ناتوان ہین پھر آنحضرت وہان سے آگے بڑھے ایک فرشتہ بہیبت ناک
دیکھا کہ جسکے بمجرد دیکھنے کے عقل اور ہوش کم ہو جاوے اور ایسا کہ اُسکے داہنے مونڈھے سے
بائین مونڈھے تک برس دن کی راہ ہے اور بہت فرشتے بدصورت گرداگرد اسکے حاضر ہین آنحضرت نے پوچھا
یا اخی جبرئیل ع یہہ کون فرشتہ ہے کہا یا رسول اللہ صلعم اسکا نام مالک ہے وہ انیس فرشتونکا سردار ہے
اور دوزخکا داروغہ ہے جسطرح حکم الٰہی ہوتا ہے اسیطرح بجالاتا ہے تب آنحضرت اسکے پاس گئے اور سلام علیکم
کہا جواب سلام کا اُسنے نہ دیا حکم الٰہی ہوا اے مالک یہہ حضرت محمد مصطفی خاتم الانبیا میرے حبیب ہین
جواب سلام کا نہ دیا اور تعظیم کیون نہ کی تب مالک حضرت کا نام سنکے اُٹھا اور تعظیم و تکریم سے بٹھایا
اور کہا مرحبا یا رسول اللہ حقتعالی نے تمام انبیاؤن پر آپکو افضل کیا ہے اور تمام پیغمبرونکی امت تمہاری
امت کی پیروی کرے گی پھر آنحضرت نے پوچھا اے مالک ماہیت دوزخکی بیان کر کہ خبردار ہون کہا
یا رسول اللہ صلعم آپکو دیکھنے اور سننے کی طاقت نہ ہوگی اتنے مین درگاہ الٰہی سے حکم آیا اے مالک
جو کچھ میرا حبیب تجھ سے پوچھے اُسکو تو اچھی طرح بیان کر تب مالک نے کہا یا رسول اللہ صلعم دوزخ سات
اللہ تعالی نے اپنے غضب سے پیدا کئے ہین اور طول و عرض ہر ایک کا مانند زمین و آسمان کے ہے اور اسمین
آتش گوناگون اللہ تعالی نے پیدا کی ہے اور درمیان ایک دوزخکے ستر ہزار میدان آگ کے ہین
ہر میدان کے بیچمین ستر ہزار پہاڑ آگ کے ہین اور ہر پہاڑ کے ستر ہزار دروازے آگ کے ہین اور ہر دروازے
مین ستر ہزار شہر آگ کے ہین اور ہر شہر مین ستر ہزار محل آگ کے ہین اور ہر محل مین ستر ہزار مکان
آگ کے ہین اور ہر مکان مین ستر ہزار کوٹھڑیان آگ کی ہین اور ہر کوٹھری مین ستر ہزار صندوق آگ کے
ہین اور صندوق مین ستر ہزار سانپ اور بچھو آگ کے ہین اور وہ آگ ہے کہ اگر ایک ذرا اُس سے
روئے زمین پر پہنچے تو تمام آدمی اور پہاڑ اور درخت وغیرہ کو بھسم کر ڈالے معاذ اللہ منہا پھر کہا یا رسول اللہ
جیسے مکانات اور میدان اور پہاڑ وغیرہ ہمنے ذکر کئے ویسے ہی ہر ایک دوزخکے اندر ہین اور ایک
دوزخ برف سے پیدا کیا ہے یا رسول اللہ صلعم ہر سال دو مرتبہ دوزخ اپنا سانس چھوڑتا ہے
اسواسطے چھ مہینے سردی اور چھ مہینے گرمی دنیا مین ہوتی ہے اور اسیطرح سے گوناگون عذاب و ذلت

کا بیان کیا پس رسول خدا صلعم یہہ سنکر بہت غمگین ہوکے ساتوین آسمان کے دروازے پر گئے
وہان بہت فرشتے عبادت مین مشغول ہین یہہ مشاہدہ کرکے خوش ہوئے اور وہان سے آگے
بڑھے کہ حضرت ابراہیم سے ملاقات ہوئی کہا کہ مرحبا یا نبی الصالحین اور پھر وہان سے جب آگے
بڑھے دیکھا ایک فرشتہ نیک صورت خوش خلق عظیم الشان کرسی پر بیٹھا ہے اور
چار طرف اسکے نور چمکتا ہے اور چپ وراست اسکے بہت فرشتے نیک صورت جمع ہین جبرئیل ع
نے کہا یا رسول اللہ صلعم اس فرشتے کا نام رضوان اور یہہ داروغہ بہشت کا ہے تب حضرت صلعم
سامنے اسکے تشریف لیگئے اور کہا السلام علیکم یا رضوان الجنت اسنے جلد جواب سلام کا کہکر معانقہ
کیا اور کہا مرحبا یا حبیب اللہ اتنے مین امر الٰہی ہوا ای رضوان میرے حبیب صلعم کو مالک نے دوزخکی
باتین سناکے غمگین کیا ہے تو انکو بہشت کی باتین سناکر خوش کر تب رضوان نے کہا یا رسول اللہ صلعم
ثنا اور صفت آپکی حق تعالیٰ نے قرآن مجید مین فرمائی ہے اور امت آپکی اور پیغمبرونکی امت کے
پہلے بہشت مین داخل ہوگی یہہ کہکر حضرت صلعم کا دست مبارک پکڑکر جنت الفردوس مین واسطے
سیر کرنے باغوں کے لیگئے تب حضرت صلعم اقسام اقسام طرح طرح کی نعمتون سے آگاہ ہوئے تب
ایک آواز غیب سے آئی ای میرے حبیب صلعم تیری امتون کے واسطے یہی سب نعمتین بہشت کی ہمنے تیار
رکھین ہین امت تمہاری ابد الاباد بہشت مین خوش و محظوظ و معزز و مکرم رہین گی تب آنسرور کائنات
شکر قاضی الحاجات کا بجا لاکر آگے بڑھے اور بیت الاقصیٰ مین پہنچے اللہ تعالیٰ نے بیت الاقصیٰ کو
یاقوت اور موتی اور زمرد سبز سے بنایا ہے اسمین تیرہ ستون یاقوت سرخ کے ہین اور صحن اسکا
موتی کا ہے اور اسجگہہ دو رکعت نماز حضرت نے فرشتون کے ساتھہ پڑھی اتنے مین تین پیالے
بھرے ہوئے شراب اور شیر اور شہد سے حق تعالیٰ کی حضور سے پہنچے اور ایک روایت مین آیا ہے
کہ چوتھا پیالہ پانی کا بھی تھا تب جبرئیل نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مین سے جو آپ کی
خواہش ہے قبول کیجئے تب آنحضرت نے پیالہ دودھ کا پیا تب سب فرشتون نے آفرین کی اور کہنے لگے یا حبیب
اللہ اگر آپ پیالہ پانی کا اختیار کرتے تو سب امت آپکی پانی مین غرق ہوتی اور اگر شراب کا پیالہ

اختیار فرماتے تو سب امت آپکی نیشہ مین مشغول ہوتی اور اگر پیالہ شہد کا اختیار کرتے تو سب امت آپکی دنیا کی لذت مین مستغرق ہوتی لیکن آپنے پیالہ دودھ کا قبول فرمایا آپ کی امت آفت و وبا سے دنیا کے نجات پاویگی لیکن تھوڑا سا دودھ جو آپکے پیالہ مین چھوڑا ہے اس سبب سے تھوڑا گناہ آپکی امت مین باقی رہا تب آنحضرت نے چاہا کہ جو دودھ باقی رہا اُسکو بھی پی جائین جبرئیل ع نے فرمایا اگر آپ اسوقت پئین گے تو کچھ مفید نہوگا اب جو کچھ ہوا سو ہوا حکم الہی رد نہین ہوسکتا ہے پس آنحضرت ص غمگین ہوکر وہان سے سدرۃ المنتہی کو جو جبرئیل ع کے رہنے کی جگہہ ہے پہنچے پیغمبر خدا ص براق سے اُترے اور جبرئیل ع وہان سے رخصت ہوئے اور کہا کہ میرا مقام یہانتک تھا اب آگے تشریف لیجائیے اور مجھکو ایک سرمو آگے جانیکا حکم نہین ہے **بیت** اگر یک سر موئے برتر پرم ٭ فروغ تجلی بسوزد پرم ٭ حضرت ص نے فرمایا اے اخی جبرئیل ع مجھکو یہان تنہا چھوڑ کے جاوٗگے کہا یا حبیب اللہ اور دوسرے فرشتے آگے آپ کو یہان سے لیجائینگے آپ رنجیدہ خاطر نہو جئے اور میری ایک التماس ہے آپ جناب باری مین عرض کیجئے اور حسب خواہش جواب لیجئے حضرت ص نے فرمایا کہو کیا ہے تب جبرئیل ع نے کہا یا رسول اللہ ص مجھکو آرزو ہے کہ قیامت کے دن اپنے بازؤن کو پلصراط پے بچھاوٗن اور آپ کی امتون کو سلامت پار اُتارون اتنے مین اسرافیل ع تخت نورانی لیکے حکم الہی سے آئے جسکو رفرف کہتے ہین اُسکو نور سے اللہ نے پیدا کیا ہے اور ستر ہزار پردے جواہرات کے تھے مسافت ایک ایک پردہ کی پانسو برس کی راہ تھی آخر راہ طی کر کے مقام رفرف مین جو اسرافیل کی جگہہ ہے پہنچے اور عرش نے جلدی یہان سے اٹھالیا **بیت** چو رفرف شد مشرف از وجودش ٭ گرفت از دست رفرف عرش زود دش ٭ خطاب آیا جناب باری سے اے حبیب ع آگے آؤ حضرت نے م چاہا کہ نعلین پانون سے اُتارین تب عرش مجید جنبش مین آیا حکم ہوا اے حبیب ص نعلین مت اُتارو مع نعلین عرش پر آؤ قرار پکڑے آنحضرت ص نے عرض کی کہ یا الہی موسی کو حکم تھا کہ چالیس روز روزہ رکھو اور نعلین پانون سے اتارو اور طور سینین پر آؤ اور یہہ مقام ہزار درجہ بہتر ہے کیونکر مین نعلین سمیت آؤن حکم ہوا اے میرے حبیب ص موسی ع کو اسواسطے نعلین اُتارنیکا حکم ہوا تھا کہ خاک طور سینین کی اُن کے پیر مین لگے جسمین اُنکو بزرگی حاصل ہو اور تیرے خاک نعلین سے عرش کو بزرگی دونگا تب آنحضرت ص نعلین سمیت عرش مجید

تشریف لیگئے دیکھا کہ داہنے طرف عرش کے تین سو بارہ منبر ہین اور بائین طرف ایک منبر عظیم الشان جڑاؤ قسم بقسم جواہرون سے نظر آیا آنحضرت ؐ نے احوال منبرونکا پوچھا خطاب آیا کہ داہنے طرف کے سب منبر اور پیغمبرونکے واسطے بنائے ہین اور بائین طرف کا منبر تمہارے واسطے ہے کیونکہ عرش کے داہنے طرف بہشت اور بائین طرف دوزخ ہے جسوقت کہ تو بائین طرف کے منبر پر بیٹھے گا تو ضرور ہے کہ دوزخیون کا گذر اسطرف سے ہوگا اسوقت اگر کوئی تیری امت مین سے دوزخیون کے شامل ہوجاویگا اور تو اسکی شفاعت کریگا تو مین اسکو بخشونگا غرض کوئی گنہگار تیری امت مین سے ہمیشہ عذاب دوزخ مین گرفتار نرہیگا پھر رفرف نے آکے مجھکو اٹھالیا اور حجاب کبریائی تک پہنچاکر غائب ہوا اور مین اس جگہہ تنہا رہا جب مجھکو خوف کبریائی ہوا تب ناگاہ مانند آواز ابوبکر رضہ کے یہہ آواز مین نے سنی ای محمدؐ توقف کر کہ بیشک پروردگار تیرا صلوٰۃ مین مشغول ہے اسدم مین نے اس آواز سے متعجب ہوکر اپنے جی مین کہا یا الٰہی اسجگہہ آواز ابوبکر رضہ کی کہان سے آئی لیکن اُس آواز سے میری وحشت جاتی رہی اور مین نے عرض کی جناب باری مین یا الٰہی تو نماز پڑھنے سے پاک ہے اور آواز ابوبکر رضہ کی کہان سے آئی حکم ہوا ای میرے حبیبؐ صلوٰۃ میری رحمت ہے تجھپر اور تیری امت پر اور آواز ابوبکر رضہ کی اسواسطے تھی کہ وہ تیرا یار غار اور انیس وفادار ہے پس الشیے یار مونس کی آواز سننے سے وحشت تیری اس مقام سے دفع ہوگی اسواسطے مین نے ایک فرشتہ بصورت ابوبکر رضہ کے پیدا کیا اور آواز اسکی مثل اواز ابوبکر رضہ کے اُسنے آواز دی تب تمہاری وحشت جاتی رہی اور بعضون نے یون روایت کی ہے کہ جب حضرتؑ کو خوف ہوا اسوقت ایک قطرہ پانی کا کہ شیرین زیادہ شہد سے اور ٹھنڈا زیادہ برف سے تھا حضرتؐ کو نظر آیا اور اُسسے علم اوّل وآخر کا معلوم ہوا تب دہشت دل سے جاتی رہی پھر ستر ہزار پردہ نور سے گذر کے قاب قوسین مین پہنچے اور وہان نور احدیت کا ظہور ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نور احدیت کا دیکھا تب سر مبارک سجدہ مین رکھا پھر ایک آواز آئی کہ ای میرے دوست میرے لئے کیا تحفہ لایا حضرت نے فرمایا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰةُ وَالطَّیِّبَاتُ یعنے بندگی منہہ سے کی گئی اللہ کے واسطے ہے اور بندگی بدن کی اور بندگی مال کی بھی اسیکے لئے ہے حق تعالی نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُہٗ یعنے

سلام ہے تجھپر ای نبیؐ اور رحمت اللہ کی اور برکت اُسکی پھر آنحضرتؐ نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ یعنے سلام ہے ہمپر اور سارے نیک بندون پر پھر اس مقام مین فرشتون نے کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ یعنے نہین ہے کوئی معبود برحق سواے اللہ کے اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمدؐ بندے اسکے اور رسول اسکے ہین اور وحدہ لاشریک لہ اس مقام مین اسواسطے نہ کہا کہ وہان کوئی مشرک نہ تھا اور حقتعالی نے فرمایا ای میرے حبیبؐ جو کچھہ مین نے اور تونے اور فرشتون نے اسوقت کہا ہے اُسکو ہر نماز کے قعدہ مین پڑھو پھر فرمایا ای حبیب میرے عرش کرسی لوح وقلم زمین آسمان اور نباتات اور جمادات بلکہ جزو کل مخلوقات چھہ ہزار عالم خشکی کے اور بارہ ہزار عالم تری کے اور آفتاب مہتاب اور ستارے اور بہر جن اور بہشت اور دوزخ تیری محبت کے سبب مین نے بنائے ہین اور اسوقت تیرے واسطے اجازت ہے جو چاہے سو مانگ مین دونگا تب آنحضرتؐ نے سر مبارک سجدہ مین رکھکے فرمایا خداوندا امت گنہگار رکھتا ہون اور تیرے عذاب سے ڈرتا ہون تو میری امت کی گناہ بخش اور دوزخکی آگ سے پناہ دے تب حقتعالی نے فرمایا کہ تہائی گناہ تیری امّت کی بخشی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کرکے عرض کی یا الٰہی تمام گناہ میری امّت کی اپنے کرم سے بخشدے حکم ہوا کہ آدھی بخشی پھر بھی عرض کی حکم ہوا کہ جو کوئی صدق دل سے کلمہ طیب ایکبار پڑھیگا اور اسکے مضمون پر اعتقاد کامل کریگا اسکو بخشونگا اگرچہ گنہگار ہوگا اور اگر شرک سے کفر تک پہنچا ہوگا تو اسکو ہرگز نہ بخشونگا جہنم کے عذاب سے نجات نہ دونگا پھر حکم باری ہوا کہ ای دوست تونے دنیا کے درمیان فقیری اور غریبی اختیار کی اگرچہ دنیا فانی ہے مگر تو دنیا چاہے تو تمام جمادات اور نباتات وغیرہ کو سونا چاندی بنادون اور دنیا کو دار القرار کردون اور یاقوت وزمرد اور لؤلؤ ومرجان جابجا پیدا کردون تاکہ اپنی امتون کو لیکر ابد الآباد بے موت کے گذران کرو اور سب نعمتین بہشت کی یہان موجود کرون تب آنسرور عالم صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم نے سر مبارک سجدہ مین رکھکر مناجات کی خداوندا دنیا مردار نجس ہے اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّطَالِبُھَا کِلَابٌ یعنے دنیا مردار ہے اور طالب اسکے کتے ہین مجھکو دنیا سے آخرت بہتر ہے اور حقتعالی نے یاد دلایا ای حبیبؐ

سوال جبرئیل ع کا تو بھول گیا تب رسالت مآب نے عرض کی بار الٰہی تو دانا بینا ہے اور سوال اسکا تو خوب جانتا ہے حکم ہوا اے دوست سوال جبرئیل ع کا تیرے دوستون اور اصحابون رض کے واسطے مین نے منظور کیا وہ سوال یہہ ہے کہ حضرت جبرئیل ع نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ صلعم مجھے تمنا ہے کہ قیامت کے دن اپنے بازؤن کو پلصراط پر بچھاؤن اور آپ کی امتون کو سلامت پار اتارون بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم نے اپنی امت کی مغفرت کیواسطے درگاہ غفور الرحیم مین دعا کی جناب کبریا نے اُسے قبول فرمایا اور بہشت کی سیر کیواسطے حکم کیا تب آنحضرت صلعم نے تمام نعمتین بہشت کی دیکھین اور جو جو مکانات اہل بیت رض اور اصحاب کبار رضی کے واسطے تیار ہوئے ہین جدا جدا دیکھ کے حمد و ثنا خالق کون و مکان کی بجا لائے اور جناب باری سے حکم آیا اے دوست تو مقام اپنی امت کا دیکھکے مجھسے خوش اور راضی ہے تب حضرت صلعم نے عرض کی خداوندا بندے کو کیا طاقت ہے کہ اپنے خداوند کی نعمت سے ناراض ہو تب حکم ہوا کہ یہہ سب نعمتین بہشت کی تیرے دشمنون پر حرام کی ہے مین نے بعد اسکے آنحضرت طبقات دوزخ دیکھنے کے لئیے متوجہ ہوئے طبقات دوزخکے ملاحظہ کرتے رہے پہلے طبقے مین کہ بہ نسبت طبقات دوسرے کے رنج و عذاب کم تھا دیکھا کہ اسکے اندر ستر ہزار دریا آتشی ناپیدا کنار ایسے جوش و خروش سے بہتے تھے کہ اگر تھوڑا سا بھی شور اسکا دنیا مین پہنچے تو کوئی خلقت زمین کی زندہ نرہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک سے جو دوزخکا داروغہ ہے پوچھا کہ یہہ طبقہ کس خلقت کیواسطے اللہ نے بنایا ہے اسنے بھی یہہ سنکے سر جھکا لیا کچھہ جواب اسکا نہ دیا جبرئیل ع نے فرمایا کہ یہہ شرم سے عرض نہین کر سکتا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا بیان کر شاید آج کچھہ اُسکا تدارک ہو سکے تب مالک نے رو کے کہا کہ یہہ طبقہ آپکی امت کے گنہگارون کے واسطے تیار ہوا ہے آپ اپنی امت کو نصیحت فرمائیے اور سمجھائیے کہ گناہ سے باز رہے والا قیامت کے دن مجھے مجال تخفیف عذاب و رنج کی مطلق نہو گی تب آنحضرت یہہ بات سنکر عمامہ سر مبارک سے اتار کر بہ آب دیدہ مناجات کرنے لگے کہ خداوندا مجھے اسکے دیکھنے سے لبا خوف آیا کہ تاب و طاقت دیکھنے کی نہ رہی اور امت میری بہت ضعیف و ناتوان ہے کیونکر اس عذاب کی برداشت کرے گی خداوندا تو غفور الرحیم ہے اور مجھکو تونے

امت کا پیشوا کیا ہے اور عزت اور آبرو میری تیری قدرت کے قبضے مین ہے پس حکم حقتعالی کا ہوا ہے حبیب میرے کچھ غم نہ کر قیامت کے دن تمھاری شفاعت سے اتنے لوگ بخشونگا کہ تم راضی رہو گے تب آنحضرت نے قسم کھاکر فرمایا کہ قسم ہے تیرے پاک ذات کی مین ہرگز راضی نہونگا جب تک کہ ایک شخص کو میری امت مین سے بہشت مین تو نہ لیجائیگا اسیطرح آنحضرت صلعم کے ساتھ خدا سے نوے ہزار کلمات راز و معنی امر و نہی کے ارشاد ہوئے اور یہہ جناب باری سے حکم آیا کہ ہر روز پچاس وقت کی نماز اور چھ مہینے کے روزے ہر برس مین تم پر اور تمھاری امت پر مین نے فرض کیئے پھر آنحضرت صلعم نے سر مبارک سجدہ مین رکھکر الحاح و زاری کی اور کہا یا الٰہی امت میری بہت ضعیف و ناتوان ہے اور عمر تھوڑی اسقدر بار گران نہ اٹھا سکیگی حکم ہوا کہ ہر روز پچیس وقت کی نماز اور تین مہینے کے روزہ فرض کئے پھر آنحضرت صلعم نے سر مبارک سجدہ مین رکھا اور اپنے دل مین ارادہ کیا کہ اگر رات دن مین پانچ وقت کی نماز اور برس مین ایک مہینے کے روزہ فرض ہووین تو بخوبی ادا ہو سکے تب حکم ارحم الراحمین کا ہوا کہ اے حبیب میرے جو دل مین تو نے ارادہ کیا ہے سو مین نے قبول کیا اور پچاس وقت کی نماز اور چھے مہینے کے روزیکا ثواب انکو ملیگا مین نے تجھکو یہہ بخشا پھر آنحضرت صلعم نے درگاہ باری مین عرض کی کہ الٰہی امت میری مجھسے پوچھیگی کہ حقتعالی کے حضور سے کیا ہدیہ و تحفہ ہمارے واسطے لائے ہو مین انکو کیا خوشخبری دونگا حکم ہوا کہ اول نماز پانچ وقت کی اور روزہ ایک مہینے رمضان کا اور تیس ہزار کلمات دینی و دنیوی انکو دیجیو اور تیس ہزار کلمات جو بھید کے ہین یہہ کسی سے نہ کہنا اور باقی تیس ہزار کلمات جو ہین اسکو چاہو کہو چاہو نہ کہو تب آنحضرت صلعم نے قبول کیا اور سجدہ مین سر رکھکر عرض کی کہ یا الٰہی جو کچھ مین نے دیکھا اور سنا ہے یہہ مین کس کو کہون کون یہہ میری بات اختیار کریگا حکم ہوا کہ پہلے ابو بکر رض تمھاری بات کو سچ جانیگا پیچھے اسکے ہر ایک مانیگا تب آنحضرت ع سجدہ شکر کا بجا لاکر بارگاہ باری سے رخصت ہوئے اور رفرف پر سوار ہوکر سدرۃ المنتہی تک پہنچے اور وہان جبرئیل ع منتظر تھے براق لے کر آگے آئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہوکر بیت المقدس مین پہنچے اور نبی و مرسل وہان انتظار تھے اُن سبھون نے آنحضرت کو دیکھکر مبارک بادی اور معانقہ اور مصافحہ کیا پھر جبرئیل ع نے اذان دی اور حضرت صلعم نے امامت کی اور

جملہ انبیاؤں اور ارواحوں نے مقتدی ہو کر نماز پڑھی بعد اسکے وہان سے رخصت ہوئے اور آسمان سے پار ہو کے بی بی امہانی کے گھر مین تشریف لائے اور جبرئیل ع آنحضرت ص کو مکان پر پہنچا براق لیکر اپنی جگہہ پر گئے جب آنحضرت ص اپنے بستر پر تشریف لائے بستر گرم پایا اور جسجگہہ پر وضو کیا تھا وہان سے پانی بہتے اور حجرے کی زنجیر کو ہلتے دیکھا

بیان کرنا آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کا حقیقت معراجکی اور مسلمان ہونا یہودی وغیرہ کا

مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز فجر کے حکایات معراج شریف کی ابو بکر صدیق اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بیان فرماتے تھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہہ بات صداقت آیات سنتے ہی کہا صدقت یا رسول اللہ ص اس سبب سے انکا لقب صدیق رض ہوا اور ابو جہل وغیرہ نے یہہ سنکے کہا کذبت اسواسطے ان کافرون کو خطاب کذاب وزندیق اور ملعون کا دیا گیا اور جو کوئی حضرت ابو بکر رض کے موافق رسول خدا ص کی معراج کی تصدیق کریگا بیشک وہ مثل ابو بکر صدیق رض کے صدیقون کے مرتبے مین ہے اور جو کوئی منکر معراج کا ہوگا یقیناً مطابق ابو جہل کے لعین ہے اور اسی محفل مین ایک یہودی گنوار نے احوال معراج شریف کا سنکر آنحضرت ص کو جھوٹھا کہا اور حضرت ص کے پاس سے اٹھکے بازار مین آکے ایک بڑی مچھلی جیتی مول لی کر اپنی بی بی کو حوالہ کر دیا اور کہا کہ جلدی ماہی کے کباب بنا مین بھوک سے بیتاب و بیقرار ہون آج دن آیا اتنک نہار منہہ رہا اب مین دریا سے نہا کے آؤن اور کھانا کھاؤن وہ یہودی یہہ کہکر لب دریا گیا اور کپڑے اُتار کے کنارے پر رکھہ پانی مین غسل کرنے کو اترا اور غوطہ لگایا جب سر اٹھایا اپنے تئین ایک عورت جوان کی صورت پایا اور جو کپڑے کنارے پر رکھے تھے وہ بھی نہ ملے یہہ ماجرا عجیب وغریب دیکھکر بہت گھبرایا اور گرداب تحیر مین غوطہ کھایا کنارے پاس آکے پاس آبرو کے سبب آنکھون سے آب رو پر رو رو کے آنسو بہایا بار بار ہاتھ پر ہاتھ مارتا اور منہہ سے ہیہات ہیہات پکارتا ننگا بدن

دیکھکر

دیکھکر ننگ و شرم آئی تو درخت کے پتون مین اپنی شرمگاہ چھپائی اتنے مین ایک گنوار کہ گھوڑے پر
سوار تھا اسطرف سے گذرا دیکھا ایک عورت حسین خوبصورت ننگی بیٹھی ہے وہ والہ و شیدا ہو کے
ہاتھ اسکا پکڑ گھوڑے پر چڑہا گھر مین لے گیا اور اپنے نکاح مین لایا غرض کہ سات برس اُسکو اس جوان
کی خانہ داری میں گذرے اور تین فرزند اُس سے تولد ہوئے ایکدن وہ عورت ہمسایہ کی عورتون
کے ساتھ دریا مین نہانے کو گئی اور جس جائے پہلے بار کپڑے رکھے تھے اُسی جائے اب بھی اُتار رکھے اور وہ
واردات بھول گئی نہانے مین مشغول ہوئی جب غوطہ مار کے سر اُٹھایا تو اپنے تئین صورت اصلی پر دیکھا
اور کنارے پر جو مرد اسنے کپڑے پہلے رکھے تھے وہان وہی پائے جب کپڑے پہنکر گھر مین آیا تو دیکھا کہ وہ
مچھلی جو بازار سے لا کے اپنی جورو کو دی تھی سو اب تک جیتی تڑپ رہی ہے اور اسکی عورت کے
ہاتھ مین جو کام تھا وہی کام وہ کرتی ہے اور بعضے روایت مین یون ہے کہ اُسکی جورو سوت کات رہی
تھی ہنوز وہ پونی اُسکے ہاتھ سے تمام نہوئی تھی تب اُسنے آگے اپنی عورت سے کہا کہ اب تک مچھلی نہ پکائی
اتنے دیر تو نے کیون کی اسکی عورت بولی میان کچھ خیر تو ہے کچھ پی کے آئے ہو ابھی مچھلی لائے ہو
ایک لحظے مین کہین مچھلی پکتی ہے پھر اُسنے سب واردات بیتی ہوئی بیان کی وہ بولی اجی ابھی بہت دُ
ہو نشہ مین چور ہو اُسنے یہہ بات سنکے اپنے دل مین جانا کہ مین نے حال معراج کا سچ نہ جانا تھا اور
رسول خدا کو جھوٹا بنایا تھا اسی سبب سے یہہ حال مجھپر گذرا اسمین کچھ شک نہین پس مین نے یقین کیا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سچے ہین اور دین اسلام برحق حاصل کلام اس یہودی کو اسلام کی خواہش ہوئی اسی وقت جناب
رسالتمآب کے پاس آیا دیکھا کہ آپ معراج شریف کا احوال بیان فرماتے ہین تب اُسنے عرض کی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم معراجکو مین جھوٹھ جانتا تھا سو اسکی تعزیر پائی صحابہ رضنے پوچھا تو نے کیا تعزیر پائی تب اُس
یہودی نے سب حقیقت مچھلی کی اور غسل اور صورت بدلنے اور نکاح اور اولاد اور سات برس گذرنے
اور پھر اصلی صورت پر آنے کی کیفیت بیان کی یہہ بات سنکے تمام صحابہ رضنے سجدہ شکر جناب رب العالمین کا بجا لائے
اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ معجزہ خاص آپکے واسطے ہے کسیکو ایسا عنایت نہین ہوا آخر
وہ یہود ایمان لایا اور ابوجہل کو کچھ اثر نہ ہوا اور کہا کہ یہہ سب فریب بازی اور افترا سازی ہے تب

آن حضرت نے فرمایا قولہ تعالیٰ مَن یَّھدِی اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَن یُّضلِلہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ یعنے جسکو
اللہ راہ دیوے پھر نہین کوئی بہکانے والا اُسکا اور جسکو اللہ بہکادے کوئی نہین اُس سے راہ دینے والا
اور جب خبر معراج شریف کی مکہ معظمہ مین مشہور ہوئی تب اکثر اہل مکہ متفق ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے اور کہا کہ اگر آپ تمام احوال بیت المقدس کا ہمسے بیان کرین تو ہم آپ کی معراج کے حال پر ایمان
لاوین اور تصدیق دل سے مسلمان ہووین کیونکہ ہم سب علامات بیت المقدس کے خوب جانتے ہین
اگر آپ آسمان پر گئے ہونگے تو وہان کا حال بھی آپ کو معلوم ہوگا اگر تم سچے ہو تو نشان بیت
المقدس کا بیان کرو تب آنحضرت ع کو بیت المقدس کے نشان بتانے مین تھوڑا سا تامل ہوا اسواسطے
کہ احوال مسجد بیت المقدس کا بیان کرنا اسوقت کچھ ضرور نتھا اتنے مین جبرئیل علیہ السلام نے خدا کے
حکم سے بیت المقدس کو اپنے پرون پر اٹھا لائے اور آنحضرت ص کے سامنے لا رکھا اسوقت جو کچھ
لوگ پوچھتے تھے پیغمبر ص خدا اُسکو بیان کرتے تھے جو آدمی نیکبخت اصلی اور سعید ازلی تھے ایمان
لائے اور تصدیق یا رسول اللہ ص کہا اور جو لوگ بدبخت ذاتی تھے انھون نے جسم خاک کا آسمان پر
جانا خلاف قیاس جانا اور حق تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے غافل ہوکے اسکو انکار کیا پس ای
نیک طالع مہربانو ہیئت اس تحقیق کی بدرجۂ احسن جانو کہ عالمان ہیئت و نجوم نے رصد اور ہندسے
کی دلیل سے ثابت کیا ہے کہ ماہتاب اگرچہ ستارون مین چھوٹا ہے مگر جرم اُسکا زمین سے بہت
بڑا ہے اور بہ سبب گردش فلک کے ہزارون برس کی راہ ایک لحظے مین طے کرتا ہے اور اپنی حرکت سے
غرب سے طرف مشرق کے سیکڑون برس کی راہ ایک گھڑی مین جاتا ہے جب یہہ سیر بسرعت
ماہتاب کی عند العقل محال نہین تب آفتاب نبوت کا جسکے نور سے سب کچھ پیدا ہوا ہے اگر تھوڑی سی
رات مین عرش کے اوپر جاوے اور آوے تو کیا عجب ہے اور شیطان کہ بدترین خلق اللہ سے ہے
وہ ایک لحظے مین مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال تک جاتا ہے اور جو شخص کہ بہترین مخلوقات
ہو اگر تھوڑی رات مین آسمانون پر جاوے اور آوے تو کیا محال ہے ای نیک بختو ذرا غور کرو کہ
کہ فرشتے جبرئیل ع وغیرہ ہزارون بار آسمان سے زمین پر آتے ہین اور جاتے ہین اگر ایکبار

آنحضرت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ سب فرشتون سے بہتر اور افضل ہین زمین سے آسمان پر تشریف فرما ہوے تو کیا بعید ہی ای ہوشیار و دیندار تو سمجھو کہ نور البصر انسان کا بہ مجرد آنکھہ کھولنے کے نوین آسمان کے ستارون تک پہنچتا ہی اور جسکا جسم شریف کہ کروڑون درجہ نور البصر سے پاکیزہ ہو وہ اگر ذات پاک مین قدرت الٰہی سے آسمانون پر پہنچے تو کیا عجب ہی اسیطرح ہزارون دلیلیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے معراج کی نبوت کی موجود ہین پر اس جگہہ طوالت کلام کو نہ دیا مختصر کیا اہل ایمان کے نزدیک اسقدر بس ہی

بیان معجزات اور بزرگی اور خصایل حمیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

ابو بکر صدیق رضہ بن قحافہ سے روایت ہی کہ ایکدن آنسرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ظلم و ستم سے قریشیون کے گھر چھوڑکر ایک میدان مین جاکے درخت کے نیچے سو رہے اور تلوار اپنی اسکی شاخ پر لٹکادی اسمین ایک یہود اعرابی نے وہ تلوار لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو مارنے کے واسطے اٹھائی فورًا درخت نے اپنی شاخ سے اس یہودی کو ایسا مارا کہ مغز اسکا منہہ سے نکل آیا اور عذاب ابدی مین گرفتار ہوا اور عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک اعرابی رکانہ نام اسفندیار وار تہمتن تن بکریان چراتا تھا ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو دیکھہ کے بولا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمارے معبودونکو باطل کہتا ہی حضرت نے فرمایا ہان تب اس نے کہا کہ ہم تم دو نو امتحان کرین تو اپنے خدا کو پکار اور مین اپنے معبودونکو پکارون اگر تو مجھسے جیتا تو مین تجھپر اور تیرے خدا پر ایمان لاؤنگا اور جو مین جیتا تو سب میرے معبود بزرگ ہین یہہ بات کہکر رسول خدا صلعم کو پکڑکر ایسا زور کیا کہ اگر پہاڑ ہوتا تو جگہہ سے اکھاڑکر پھینک دیتا مگر ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک موی مبارک کو بھی جنبش نہ دے سکا پھر آنحضرت صلعم نے زور نبوت سے اُسکو اٹھا کے ایسا پٹکا جیسا کہ دھوبی کپڑا پاٹ پر مارتا ہی تب اسنے جانا کہ محمد صادق ہی اور آپ پر جو نازل ہوا اسو سچ ہی اور ہمارے معبود جھوٹے ہین آخر ایمان لایا اور مسلمان ہوا اور جابر رضہ عنہ

فرماتے ہین کہ ایک مشکا گھی کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک کی ماکو عنایت کیا تھا کہتے ہین کہ پنتالیس
برس مشکے کا گھی خرچ کیا کبھی خالی نہوا مگر کسیطرح دھکا پہنچنے سے ٹوٹا اور حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو چند خرمے بخشے تھے اور مین نے انکو ایک ہانڈی مین
قریب بیس برس کے رکھا تھا مین بھی اسمین سے کھاتا اور لوگون کو بھی خدا کی راہ مین دیتا وہ کم نہوتے
مگر حضرت عثمان ذی النورین رض کی شہادت کے دن وہ برکت جاتی رہی اور جسدن مکہ معظمہ فتح ہوا اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام مین داخل ہوئے آپکے دست مبارک مین ایک چابک تھا اس چابک سے
بتون کی طرف جو کعبے کے اندر تھے اشارہ کیا اور یہہ آیۃ پڑہے وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
یعنے حق آیا اور جھوٹھ نکل بھاگا اسی وقت سب بت سرنگون ہوکے زمین پر گرے اور ایک شخص بائین
ہاتھہ سے کھانا کھاتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داہنے ہاتھہ سے کھانا کھایا کرو اُسنے مکر وبہانیسے
عذر بیان کیا کہ اے حضرت مین داہنے ہاتھہ سے کھانا کھا نہین سکتا ہون تب آنحضرت نے فرمایا تو نہ کھاسکیگا
پھر ہرگز وہ شخص داہنے ہاتھہ سے نہ کھاسکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے وقت پتھر بھی کہتا تھا
السلام علیک یا رسول اللہ صہ اور جب کسی سنگریزے کو ہاتھہ مین اٹھالیتے تو وہ تسبیح پڑہتا اور روایت
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ستون پر تکیا لگا کے خطبہ پڑہتے تھے بعد چند روز کے جب منبر تیار ہوا آپ پر
کھڑے ہوکر خطبہ پڑہا اسوقت اس ستون سے آواز فریاد وزاری کی نکلی اسواسطے کہ حضرت صہ کی پشت مبارک
کی برکت سے وہ محروم ہوا یہانتک کہ جب آنحضرت صلعم نے اُسے معانقہ کیا تب اسکو قرار آیا اور ایکدن کہ ہزار
چار سو لشکر آنحضرت صلعم کے ساتھہ تھا لیکن پانی نہ تھا تمام کار ضروریات کے واسطے سب کے سب عاجز تھے آنحضرت
نے اپنی انگلی شہادت کی زمین پر ٹیک دی اسی سے پانی جاری ہوا تمام لشکر وضو اور غسل اور کار ضروریات سے
آسودہ ہوا اور ایک دفع خندق کی لڑائی کے دن چار سیر جو کی روٹی سے ہزار آدمی کو آنحضرت صہ نے
شکم سیر کیا اور وہ روٹی پھر اسیقدر موجود رہی اور ایکدن جنگ تبوک مین تیس ہزار لشکر مین ایک
آدمی کے لایق پانی تھا آنحضرت صہ نے ایک تیر اسی مین کھڑا کیا فوراً اس جوش و خروش سے پانی نکلا کہ
سارا لشکر آسودہ ہوا اور ایک مرتبہ کئی شخص انصار مین سے آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے اونٹ شوخی کرتے ہین اور بوجھ پیٹھ پر سے ڈالدیتے ہین آنحضرت ؐ ان اونٹون کے پاس تشریف لے گئے اونٹون نے آنحضرت ؐ کو دیکھکر سجدہ کیا اور حضرت نے اونٹون کی پیشانی کے بال پکڑکے کچھ فرمایا اسدن سے ان اونٹون نے کبھی سرکشی نہ کی اور صحابہ رضنے عرض کی یارسول اللہ صؐ حیوان سب آپ کو سجدہ کرتے ہین ہم سب بھی آپ کو سجدہ کرین آنحضرت صؐ نے فرمایا نہین اگر سجدہ کرنا آدمیون کا روا ہوتا تو مین حکم کرتا کہ عورتین اپنے شوہر کو سجدہ کرین اور ایک اونٹ نے حضرت ؐ کے پاس آکے اپنے مالک کا شکوہ کیا کہ مجھسے بہت محنت لیتا ہے اور پیٹ بھر کر کھانیکو نہین دیتا ہے اور آپ رحمۃ للعالمین ہین مجھکو آپ اُسے خرید کیجئے یا میری سفارش کیجئے آنحضرت صؐ نے اونٹ کے مالک سے کہا تو اُس اونٹ کو بقیمت واجبی بیچ نہین تو اُسکے کھانے کی خبر لے اور ایکدن ایک اونٹ نے حضرت ؐ کے حضور مین آکے عرض کی کہ مین جن لوگون مین ہون وہ لوگ نماز عشا کی نہین پڑھتے ہین قبل نماز عشا کے سوجاتے ہین تب حضرت ؐ نے ان لوگون کو طلب فرمایا اور نماز کی تقید کی اور ایکدن آنحضرت صؐ نے ایک اعرابی کو اسلام کی دعوت کی اُسنے کہا کہ آپکی پیغمبری کی کیا دلیل ہے حضرت صؐ نے فرمایا یہہ درخت جو میرے سامنے ہے یہہ گواہ ہے تب آن حضرت نے اس درخت کو بلایا وہ درخت خدا کے حکم سے حضرت ؐ کے سامنے آکے کھڑا ہوا اور تین مرتبہ کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه واشهد ان محمدا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تب وہ اعرابی یہہ حال دیکھکر ایمان لایا اور ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضؓ اور انکے لڑکون کے حق مین دعا فرماتے تھے تب اس مکان کے در و دیوار اور پتھرون نے زبان فصیح سے کہا آمین آمین آمین اور ایک لڑکا کہ اُسی دن تولد ہوا تھا اُسکو حضرت کے سامنے لائے حضرت نے اُسسے پوچھا اے لڑکے مین کون ہون اُسنے کہا آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین آنحضرت صؐ نے فرمایا تو سچا ہے اور برکت دے تجھکو اللہ تعالی اور ایک شخص گونگا مادرزاد تھا حضرت ؐ نے اُسسے پوچھا مین کون ہون اُسنے بے تامل کہا آپ رسول خدا ہین اور ایک عورت اپنے لڑکے کو حضرت ؐ کے پاس لائی اور کہا یارسول اللہ صؐ اِس لڑکے کو جنون ہے حضرت صؐ نے اپنا دست مبارک اُسکے سینے پر پھرا فی الفور جنون اُسکا جاتا رہا اور ایک شخص اپنے لڑکے کو حضرت ؐ کے پاس لایا اور کہا آنحضرت ؐ یہہ لڑکا مثل گونگے کے ہے اور چپ رہتا ہے بات نہین کرتا آن حضرت صؐ نے

تھوڑا سا پانی اپنی کلی کا پلایا فی الحال باتین کرنے لگا اور ایسا بڑا عالم اور عقلمند ہوا کہ اکثر لوگ اُس سے تعلیم پاتے تھے اور ایک شخص کو استسقا کی بیماری تھی بلکہ وہ قریب الہلاکت تھا حضرت سے اُسکے دعاء شفا چاہی آنحضرت صلعم نے آب دہن اپنا تھوڑا سا خاک مین ملاکر اسکو دیا اُسنے وہ خاک زبان پر رکھی فی الفور وہ چنگا ہوگیا اور غزوہ خیبر مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھہ مین شدت سے درد تھا آنحضرت نے دعا کی اور تھوڑا سا آب دہن مبارک کا آنکھون مین اُنکے لگا دیا فوراً عین راحت پائی اور ایک شخص کی آنکھین سفید ہوگئی تھین اُسکو کچھہ نظر نہ آتا تھا آنحضرت صلعم نے اس کی آنکھہ مین کچھہ پڑھکے پھونکا بعینہ اصلی حال پر آئین اور دیکھنے لگا اور ایک شخص کا پاؤن ٹوٹ گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھہ مبارک اپنا اُسکے ٹوٹے پاؤن پر پھیر فوراً جوڑ مل گیا اور شفا پائی اور ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بیٹے کو آپ اگر زندہ کردین تو مین آپ پر ایمان لاؤنگا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکی قبر پر تشریف لیگئے اور آواز دیا ای لڑکے خدا کے حکم سے اُٹھہ لڑکے نے جواب دیا لبیک یا رسول اللہ صلعم آنحضرت صلعم نے پوچھا ای لڑکے تیری خواہش پھر دنیا مین آنے کی ہا نہین اور کہا یا رسول اللہ صلعم دنیا سے آخرت کو بہتر پایا آنحضرت نے فرمایا کہ تیرے ماں باپ ایمان لاتے ہین اگر تیری دنیا مین آنے کی خواہش ہو تو اپنے ماں باپ کے ساتھہ آکے رہو اُسنے کہا ماں باپ سے مینے خدا کو زیادہ مہربان پایا اور ایکدن حضرت جابر رضہ نے رسول خدا کی دعوت کی اور ایک بکری ذبح کی تب حضرت جابر رضہ کے ایک بیٹے نے کھیل سمجھہ کر اپنے ایک چھوٹے بھائی کو ذبح کر ڈالا اُسکی ماں یہہ حال دیکھکر دوڑی اور لڑکا مارے ڈر کے بھاگ کر چھت پر چڑھہ گیا اور جب وہ لڑکا ماں کو اپنے طرف آتے دیکھکر ڈرا تب چھت سے گر کے مرگیا اُس عرصہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جابر رضہ کے گھر تشریف لے گئے اور پوچھا تمہارے لڑکے کہان ہین حضرت جابر رضہ نے یہہ خیال کیا کہ اگر مرنا دونوں لڑکونکا مین بیان کرونگا تو حضرت کھانا نکھائینگے اور بہت ناخوش ہونگے یہہ سوچکر عرض کی یا رسول اللہ صلعم لڑکے میرے باہر کی طرف کھیل مین مشغول ہونگے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ انکو تلاش کرکے لاؤوے اور ہم سب کے کھانا کھاوین تب لاچار ہوکر لڑکون کی ماں نے احوال مرنے کا اُن کے بیان کیا یہہ بات سُنکر رسول خدا صلعم بیقرار ہوکر دونون لڑکون کی لاش پر جاکر کھڑے ہوئے اور دعا کی فی الفور دونون لڑکون نے زندہ ہوکر حضرت کے ساتھہ کھانا کھایا اور فرمایا آنحضرت نے کہ گوشت اُس بکری کا کھاؤ لیکن ہڈی اُسکی نہ توڑو بعد اُسکے

ہڈیون کو جمع کیا اور ہاتھ مبارک اپنا اسپر رکھکر کچھ کلام الٰہی پڑھکے دم کیا فوراً وہ بکری زندہ ہوئی
روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسکے حق مین جو دعا فرماتے تھے اُسکی تین پشت تک اثر دعا کا
اسیطرح سے باقی رہتا تھا اور ایکدن حضرت انس بن مالک رض نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم آپ میرے واسطے کچھ دعا دنیا کی کیجئے تب آنحضرت صلعم نے دعا کی یا الٰہی مال اور اولاد مین انس کے
برکت دے انس رض کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم کی دعا سے اسقدر دولتمند ہوا کہ دولت میری کبھی کم نہوئی اور
جو عیش اور خوشی مین نے کی ہے سو کسی نے نہین کی اور اولاد میری سو آدمی سے زیادہ ہوئی اور ایکبار
آنحضرت صلعم نے عبدالرحمن بن عوف کے واسطے دعا برکت کی کی سوانکے واسطے دروازہ روزی کا ایسا
کشادہ ہوا کہ اگر وہ پتھر اُٹھاتے تو نیچے اُسکے سونا اور چاندی پاتے پہلے وہ فقیر تھے آنحضرت
کی دعا سے ایسے امیر ہوئے کہ بعد انکی موت کے پچاس ہزار دینار سو انکے موجب وصیت کے محتاجون کو
دئے گئے اور چار لاکھ دینار چارون بی بیون کے حصے مین پہنچے حالانکہ زندگی مین اپنی بہت خیرات
کر چکے تھے اس سبب سے حضرت عایشہ صدیقہ نے انکو بہشت کی بشارت دی تھی اور ایکدن آنحضرت صلعم نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر ہاتھ اپنا رکھکے دعا کی حضرت عمر رض کی اسی برس کی عمر تھی
تب بھی جوان تھے اور ایکدن ایک شخص کے چہرہ پر دست مبارک پھیرا چہرہ اُسکا نورانی ہوا اور ایکدن
حضرت قتادہ رض کے چہرے پر دست مبارک پھیرا ایسی صفائی اور لطافت اُن کے چہرہ پر ہویدا ہوئی کہ
دوسرے کا منہہ اُنکے منہہ مین مثال آئینہ کے نظر آتا تھا اور ایکدن تھوڑا سا پانی حضرت زینب کے
منہہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈال دیا تب وہ بی بی ایسی حسینہ خوبصورت ہوئین کہ
حسن اور جمال مین مثل اُنکے کسی کو نہ پایا اور ایک مرتبہ آنحضرت صلعم نے عتبہ کے بدن پر واسطے دفع مرض
کے ہاتھ مبارک پھیرا اُسکے بدن سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ بوے مشک و عنبر پر وہ غالب تھی ہر چند
کہ عورتین اسکی اقسام طرح کی خوشبو ملتی تھین لیکن وہ خوشبو سب پر غالب تھی اور حضرت انس
بن مالک رض سے روایت ہے کہ ایکدن آن حضرت صلعم حضرت فاطمہ رض کے گھر مین تشریف
لے گئے حضرت فاطمہ رض نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے تین دن سے کچھ کھانا نہین

کھایا تب آنحضرت نے ان کی تسلی کے واسطے اپنے شکم مبارک کو کھول کر دکھلایا کہ چار پتھر باندھے
ہوئے ہیں یعنی چار دن سے تناول طعام نہیں کیا تھا بعد اسکے صاحبزادی کی بھوک سے غمگین ہوکے صحرا کی طرف
تشریف لیگئے وہاں ایک اعرابی اونٹونکو پانی پلواتا تھا حضرت صلعم نے کہا اے اعرابی کوئی مزدوری بتا
اُسنے کہا کہ کوئے سے پانی نکالو ڈول پیچھے تین خرمے مزدوری دونگا آنحضرت صلعم نے قبول کیا تب
پہلے ڈول کی اجرت جو تین خرمے ملے خود تناول فرماکے آب کشی میں مشغول ہوئے جب آٹھ ڈول
آنحضرت صلعم نے اوٹھائے قضائے الٰہی سے رسی ٹوٹ کے ڈول کوئیں میں گر پڑا اعرابی نے غصہ ہوکر
ایک طمانچہ رسول خدا صلعم کے چہرہ مبارک پہ مارا غرض حضرت صلعم نے ڈول اُسکا کوئیں سے نکال دیا اور چوبیس
خرمے اپنی اجرت لے کر حضرت فاطمہ رض کے گھر میں تشریف لائے اعرابی نے جب حضرت کا صبر و تحمل دیکھا
اپنی حرکت نامعقول سے نادم و پشیمان ہوکے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا اور نہایت درد سے اُسکے بیہوش
ہوگیا جب تھوڑا سا ہوش آیا تب حضرت فاطمہ رض کے گھر کے دروازے پر آکے شور و غوغا کرنے
لگا آنحضرت اعرابی کی خبر سنکر باہر تشریف لائے اعرابی نے بہت سا عذر کیا آنحضرت صلعم نے اُس سے پوچھا کہ
اپنا ہاتھ تونے کیا کیا اُسنے عرض کی یا رسول اللہ صلعم تقصیر ہماری معاف کیجئے میں نے نادانستہ گستاخی کی اُسکے
خوف سے میں نے ہاتھ اپنا کاٹ ڈالا اب عفو تقصیر کا خواہان ہوں آپ رحمۃ للعالمین ہیں میرے
حال پر رحم کیجئے اور میرے کٹے ہاتھ کو درست کیجئے تب آنحضرت صلعم نے اُسکے کٹے ہاتھ کو ملا کے بسم اللہ
الرحمن الرحیم پڑھکے پھونک دیا ہاتھ اُسکا بدستور سابق درست ہوگیا اور وہ اعرابی اس معجزے کو
دیکھکر فی الفور ایمان لایا اور روایت ہے کہ ایکدن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ لکڑیاں واسطے تعمیر مسجد مدینہ منورہ کے درکار ہیں کہاں ملیگی حضرت ابوبکر
صدیق رض نے فرمایا یا رسول اللہ صلعم کے یمن میں میرا مکان ہے اُس جگہ میں لکڑیاں بہت عمدہ لگی ہیں
اگر وہ کسیطرح سے آسکیں تو مسجد تعمیر ہوجاوے آنحضرت صلعم نے جناب مسبب الاسباب میں عرض
کی وہ لکڑیاں اڑکر مدینہ منورہ میں آئیں اور مسجد نبوی میں خرچ ہوئیں اور حضرت عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وقت شہرہ پانے نبوت آنحضرت صلعم کے اور ظلم و ستم قریشیوں کے

ایک

ایک یہود بڑا عقلمند مدینے منورہ مین رہتا تھا ہمیشہ تلاوت توراة کی کرتا ایکدن توراة مین صفت اور نام مبارک آنحضرت صلعم کا لکھا دیکھا مارے غصے کے اپنی جورو سے قینچی منگوا کے صفت اور نام مبارک حضرت صلعم کا کاٹ دیا پھر دوسرے دن اپنے معمول پر توراة پڑھنا شروع کیا دیکھا تو پھر اس مقام مین نام مبارک موجود ہے پھر کاٹنے پر مستعد ہوا کہ آواز غیب سے آئی ای ملعون اگر ہزار بار صفت اور نام مبارک آنحضرت صلعم کا مٹاویگا پھر وہین پاویگا ہرگز وہ آئینہ تو مٹا نہ سکیگا تب یہود ڈرا اور جانا محمد علیہ السلام سچ رسول خدا ہین اسوقت مدینہ منورہ سے مکہ مین جاکر رسول خدا کے پاس ایمان لایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضہ روایت کرتے ہین کہ ایکدن آنحضرت صلعم اپنے یارون کے ساتھ بیٹھے تھے ایک یہود بکرے کے کباب بنا گوشت مین زہر ملا ہلاہل ملا کے جناب رسالت مآب صلعم کے حضور مین لایا اور کہا ای محمد صلعم یہہ کباب آپکے واسطے لایا ہون آپ تناول کیجئے جب رسول خدا صلعم نے ارادہ کھانیکا کیا تب وہ گوشت بولا یا رسول اللہ صلعم آپ نکھاوین کیونکہ مجھمین زہر قاتل ملا ہے تب آنحضرت نے کہا ای یہود اس گوشت مین زہر ملا ہے یہود نے کہا سچ ہے لیکن آپکو کسنے خبر دی فرمایا اسی گوشت نے تب یہود نے کہا اگر آپ نبی برحق ہین تو اس گوشت کو کھاوے اگر زہر آپ کو اثر نکرے تو ہم جانین آپ نبی صلعم سچ ہین حضرت نے بسم اللہ پڑھکر ایک ٹکڑا اسمین سے کھایا اور باقی یارونکو اپنے تقسیم کردیا اور سب بسم اللہ کہکر کھا گئے کسی کو زہر نے اثر نکیا پس اکثر یہودیون نے اس معجزہ سے دین اسلام قبول کیا اور ایک روایت ہے کہ ایک مرتبہ بارہ ہزار آدمی اہل یمن کے واسطے حج کرنیکے مکہ معظمہ مین آئے تھے اور انھون کے ساتھ ایک بت کہ نام اسکا ہبل تھا جڑاؤ جواہر سے بنا تھا اور پارچہ حریر مین پیچیدہ وہ لوگ اسکی پوجا کرتے تھے رسول خدا صلعم نے انھونکو اسلام کی دعوت کی تب ان لوگون نے کہا کہ تمھاری پیغمبری کی کیا دلیل ہے حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہبل میری پیغمبری کی گواہی دیوے تو تم سب مجھپر ایمان لاؤگے کہا اگر ایسا ہووے تو ضرور ہم سب ایمان لاوینگے تب آنحضرت نے اس بت ہبل کو بلایا اسنے لبیک یا رسول اللہ کہا اور چلا آیا اور رسول خدا کے سامنے ادب سے کھڑا ہوا پس حضرت صلعم نے ایک لکڑی اسکو ماری اور فرمایا کہ تو کہہ مین کون ہون

بولا اَنْتَ رَسُولُ اللّٰہِ وَاَنَا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ

ورسولہ یعنے آپ رسول خدا کے ہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود لایق بندگی کے
مگر اللہ اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلعم بھیجے ہوئے اللہ کے ہین پھر آنحضرت نے فرمایا کہ تو کون ہے کہا
مین پتھر ہون ان لوگون نے مجھکو معبود ی بنا پکڑا ہے اور یہہ محض غلط ہے جب ان لوگون نے یہہ حال
دیکھا تو یکبارگی بارہ ہزار آدمی سجدہ مین آئے اور توبہ استغفار کرکے مسلمان ہوئے اور روایت ہے
آنحضرت صلعم جب مدینہ منورہ مین داخل ہوکے گھر مین ابوایوب انصاری کے اترے اور اسکی ایک ٹکڑا
زمین تھی اسمین غلہ وغیرہ پیدا نہین ہوتا تھا تب آنحضرت نے ایک مٹھی گیہون اسمین چھیٹ دئے اسیوقت
لگے اور پک کے تیار ہوئے کھیت کو کاٹا اور پکا کے کھایا اور کاٹنے کے بعد اسکی جڑ سے بیگن کا درخت
پیدا ہوا مروی ہے کہ حضرت فاطمہ کے نکاح کے روز حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کھانا پکاتی تھین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مبارک اپنا اس چولہے مین کہ تیز آگ جلتی تھی داخل کیا اور دیر تک
اندر رہا لیکن کچھ ضرر دست مبارک کو نہوا اور روایت ہے ایکدن ایک شخص انصاری مین سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلعم جورو مین میری چار ہین فرزند ایک سے بھی نہوا یہانتک
کہ سب بڑھیا ہوگئین حضرت صلعم نے اسکی جورون کے حق مین دعا کی اسکی جورونکو حمل رہا اور روایت
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی راہ مین یارون کے ساتھہ ایک مقام مین اترے وہان یارون نے
شکایت کی یا رسول اللہ صلعم کھانا پکانیکے واسطے لکڑیان موجود نہین آنحضرت صلعم نے بجائے لکڑیون کے پتھر
رکھدئے وہ پتھر مانند لکڑیون کے جلتے رہے اور ایسے معجزے سے اکثر منافق موافق ہوئے اور روایت
ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رض کو لے کر غار ثور مین تشریف فرما ہوئے تھے آپکے
ساتھہ اسوقت جانور درندے اور چرندے چلے آتے تھے اور باتین کرتے تھے اور روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم جس مکان مین مکہ معظمہ کے تشریف رکھتے تھے اس مکان مین بعد ہجرت کے بھی ہمیشہ
خوشبو مشک سے زیادہ مہکتی اور آتی تھی اور جسدن آنحضرت نے رحلت فرمائی اسی تاریخ سے مکہ معظمہ
کے مکان کی خوشبو موقوف ہوئی اس معجزے کے سبب اکثر اہل قریش مسلمان ہوئے اور مروی ہے
کہ ایکبار اہل طایف نے رسول خدا صلعم سے یہہ معجزہ طلب کیا کہ اگر اس پتھر سے ایک درخت میوہ دار

پیدا ہوئے تو ہم سب اپ پر ایمان لاوین آنحضرت صلعم نے قدم مبارک اس پتھر پر رکھدیا قدرت الہی سے
ایک درخت میوہ دار اس پتھر سے پیدا ہوا تب اکثر اہل طایف اس معجزے سے ایمان لائے
اور خبر ہے کہ حدیبیہ کی لڑائی کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو
پکارا اور آنحضرت کئی دن کی راہ مین تھے جواب دیا یا رسول اللہ اور اس آواز کو سنکے حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ اے بابا جان مین بہت بھوکی ہون اور روایت ہے کہ خندق
کی لڑائی کے روز آنحضرت صلعم کی ہتیلی مبارک سے مانند آفتاب کے روشنی ظاہر ہوئی اور اس
روشنی کی شعاع سے بہت لوگ غش مین آگئے اور روایت ہے کہ ایک انصاری قوم خزرج مین سے
مقتول ہوا تھا اور ان لوگون کو قاتل کا دریافت کرنا مشکل تھا تب آنحضرت صلعم کی جناب مین عرض کی حضرت نے
اس مقتول پر کسی درخت کی شاخ رکھی تب اس مقتول نے حکم الہی سے زندہ ہو کر نام قاتل کا بتلا دیا اور روایت
ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام تبوک مین آئے ایک قوم کو دیکھا کہ انھون کے ساتھ ایک
بت سونیکا ہے آنحضرت صلعم نے پوچھا کہ کیا یہہ بت لکڑی کا ہے اور اپنا دست مبارک اس بت پر رکھا
وہ بت کاٹھ کا ہو گیا اور اس معجزے سے اکثر بت پرست ایمان لائے اور بت پرستی چھوڑ دی مروی ہے
کہ جب سعد بن معاذ کے حکم سے بنی قریضہ قتل ہوئے خون سے انکے زمین بھر گئی اور اسکی بدبو سے
لوگ حیران رہے آنحضرت نے دعا کی تب مینہہ برسا زمین پاک صاف ہوئی اور وہ بدبو جاتی رہی
اور روایت ہے کہ ایکدن شہر جدہ سے رسول خدا صلعم طایف کے طرف تشریف فرما ہوئے اور وہ کئی
دن کی راہ تھی تب حقتعالی نے مابین طایف اور جدہ کے زمین تہہ بتہہ قدم مبارک [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے جا دیا مانند تھان کپڑے کے تب آنحضرت صلعم ایکساعت مین وہان پہنچ گئے اور رسول خدا صلعم نے
جب ابن یزید النخعی کو اسلام کی طرف دعوت کی وہ بولا کہ ہمارے پتھر کے معبودونکو اگر سونا بنادو
تو ہم سب مسلمان ہونگے اور ایمان لاوینگے تب آنحضرت صلعم نے جناب باری مین دعا کی وہ سب سونا
ہو گئے اور وے سب ایمان لائے اور مروی ہے کہ ایکدن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شکایت کی یا رسول اللہ
حسنین رض بھوکھے ہین اور کچھ کھانیکی قسم سے موجود نہین تب آنحضرت نے دعا کی حقتعالی نے ایک

خوان کہ مچھلی تلی ہوئی اور طرح طرح کی نعمتین اسمین تھین حضرت فاطمہ رض کے گھر مین بھیجا سبھون نے
آسودہ ہوکے کھایا اور کھانا پھر اسیقدر موجود رہا اور ایکبار لوگون نے حضرت صلعم سے یہہ معجزہ طلب کیا
کہ اگر روٹی و سالن معلق ہوا پر رہیگا تو ہم تمپر ایمان لائینگے تب رسول خدا صنے خدا کے حکم سے ویسا ہی کیا
اور لوگون نے کھایا اور مروی ہی کہ آنحضرت صلعم کی دعائے خیر سے تو انصاری کو کہ بیماری برص اور
جذام کی تھی آرام ملا اور روایت ہی کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم عیسوی کو دعوت
اسلام کی کی ان لوگون نے کہا کہ ہمارے پیغمبر عیسیٰ عم مٹی کی چڑیا بناکر پھونک مارتے تو خدا کے حکم سے
زندہ ہوکر اڑجاتی تھی اگر آپ ایسا معجزہ ہمکو دکھا سکین تو ہم آپ پر ایمان لاوین تب آنحضرت صلعم نے
تھوڑی خاک اُٹھا کے چڑیا کے صورت بناکر بسم اللہ پڑھکر پھونک دی خدا کے حکم سے وہ زندہ ہوکر
اُڑگئی اور روایت ہی کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یارون کے ساتھ بیٹھے تھے ایک مرد
قریش نے آکے کہا یا رسول اللہ صلعم ابوجہل پر دس ہزار دینار میرے پانے ہین سو وہ دیتا نہین ہر روز لیت
ولعل مین رکھتا ہی مجھے حیران کرتا ہی کیونکہ وہ زبردست ہی اور مین کم زور اگر آپ اُسکے پاس
جاکر دلاوین تو مجھپر بہت احسان ہو یہہ سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو ہمراہ لیکر ابوجہل کے پاس
تشریف فرما ہوئے اور وہ اسوقت چند قریشیون کے ساتھ بیٹھا تھا بہت تعظیم وتکریم آنحضرت کی بجا لایا
اور پوچھا کہ کس ارادے سے آپ تشریف لائے ہین فرمایا ای ابوجہل دس ہزار دینار اس غریب کے کیون
نہین دیتا فوراً ابوجہل نے دس ہزار دینار نکالکر اُسکو دئیے تب وہ مرد قریش خوش ہوکر ایمان لایا اور
آنحضرت صلعم جب وہان سے تشریف لائے تب ابوجہل کی جورو ابوجہل سے لڑنے لگی کہ کیون تو نے دشمن کی
خاطر کی اور مال ہاتھہ سے کھویا کہا کہ جب محمد صلعم آیا اُسکے دونو بازو پر دو اژدہے مین نے دیکھے منہہ پھیلا کر
مجھے نگل جانیکا قصد کرتے ہین اس ڈر سے جلد مین نے مال اسکا دیکر رخصت کیا اور روایت ہی کہ ابوجہل
بارہا قریشیونکی مجلس مین کہا کرتا تھا کہ بمجرد دیکھتے ہی محمد صلعم کے ڈر اور لرزہ میرے وجود پر ہوتا تھا سو
اسکا سبب یہہ ہی کہ بہت نیزے بردار اور شیر اور سانپ گرداگرد انکے مجھے نظر آتے تھے اور
یہہ کہتے تھے کہ اگر محمد صلعم کے ساتھ کوئی شخص بے ادبی اور نامعقول گفتگو کرے گا تو اسکو ہم سب

مارو ڈالینگے اسیطرح کا جادو محمدؐ کے ساتھہ ہمیشہ رہتا ہے سچ ہے خدا جسکو گمراہ کرے اسکو کون
راہ پر لاوے وہ لعین یہہ سب صریح معجزہ جادو شمار کرتا تھا اور روایت ہے کہ جب نبوت کی خبر معجزبر
کی اطراف عرب مین مشہور ہوئی اکثر لوگ ہر چار طرف کے آنے لگے ایک مرتبہ بہت لوگ اعرابی بقصد
ایمان کے مکے کی راہ سے آتے تھے قریش اور ابو جہل نے پوچھا کہ تم محمد علیہ السلام کے پاس جاتے ہو
مگر بے معجزہ کے اسپر ایمان نہ لائیو ان سب نے کہا کیا معجزہ اُن سے طلب کرین تب اُن سب نے کہا کہ چلو
ہم سب بھی تمھارے ساتھہ ملکر معجزہ طلب کرین تب وے سب ملکر آئے اور کہا اے محمدؐ اہل قریش
اور اعرابی سب جمع ہوئے ہین اگر ایک معجزہ دکھلاؤ تو ہم سب تم پر ایمان لاوین آنحضرتؐ نے فرمایا
کیا معجزہ چاہتے ہو کہا کہ ایک پتھر سفید اس میدان مین پڑا ہوا ہے اس پتھر کا رنگ مثل گل سرخ کے
ہو جاوے اور اس سے ایک سونے کا درخت چھہ شاخ کا پیدا ہووے اور ہر شاخ مین سو سو پتے اور
وہ شاخین پھولون سے بھری ہون اور ہر پتے مین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِؐ لکھا
ہوا رہے اور اسکی ہر شاخ مین چھہ قسم کے میوے اور ہر میوے مین چھہ قسم کا مزا مانند کھجور اور انگور اور امرود اور
سیب اور انار اور بیر کے ہو اور ہر شاخ مین ایک چڑیا سفید پیدا ہووے کہ منقار اسکی سونیکی اور پاؤن
اُسکے مانند لعل کے ہون اور وہ زبان فصیح سے تمھاری پیغمبری پر گواہی دیوے تو ہم سب آپ پر ایمان
لاوینگے یہہ سب باتین رسولؐ خدا نے ان سبھون سے سنکر فرمایا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ هٰذِهِ الْمُعْجِزَةَ خدا
مجھکو یہہ معجزہ بخشدے اتنے مین جبرئیل امین رب العالمین کے حضور سے آئے اور کہا یا رسول اللہؐ
جو آپنے درخواست کی جناب باری مین وہ مقبول ہوئی جو آپکو طلب ہو اس پتھر سے طلب کیجئے خدا کے
فضل سے وہ سب ظہور مین آویگا تب آنحضرتؐ نے اس پتھر کے پاس جاکے شہادت کی انگلی سے اس
اس پتھر کی طرف اشارہ کیا بمجرد اشارہ کرنے کے درخت و چڑیا وغیرہ جیسا انھون نے کہا تھا
ویسا ہی موجود ہوا یہہ معبود کی قدرت کا تماشا دیکھکے سب اعرابی ایمان لائے اور اہل قریش ایمان
نہ لائے اور کہا کہ یہہ سب جادو ہے تب آنحضرتؐ نے فرمایا اے لوگو یہہ جادو نہین یہہ قدرت الٰہی ہے
اور روایت ہے کہ ابو جہل لعین نے ایکدن کہا کہ میرے گھر مین ایک پتھر ہے اس پتھر مین سے ایک طاؤس

عجب نکالو تو مین ایمان لاونگا تب حضرت صلعم نے دعا کی پھر پھٹ کر اسمین سے ایک طاؤس نکلا سینہ
اسکا سونیکا اور سر اسکا زمرد کا اور بازو اسکے موتی کے اس لعین نے یہہ امر عجیب دیکھا تو بھی اپنے عہد سے
منہہ موڑا اور ایکدن ابوجہل ایک یہودی کو ہمراہ لیکر وقت شب رسول خدا کے پاس آیا اور کہا ای محمد صلعم
اسوقت کوئی معجزہ ہمکو دکھاؤ نہین تو تیغ بیدریغ سے سر تمھارا جدا کرونگا آپنے فرمایا تو کیا معجزہ
دیکھنے چاہتا ہے وہ یہودی ابوجہل سے بولا کہ محمد صلعم سخت جادوگر ہے اور جادو آسمان پر نہین چلتا ہ
اسکو کہو کہ چاند کو آسمان پر دو ٹکڑے کرے تب معلوم ہوگا کہ جادو ہے یا معجزہ پس ابوجہل کے کہنے سے
حضرت صلعم نے شہادت کی انگلی اٹھا کے چاند کی طرف اشارہ کیا کہ شق ہوا ای چاند خدا کے حکم سے آدھا
دو ٹکڑے ہو کر آدھا اپنی جگہہ پر رہا اور آدھا دوسری جگہہ پر گیا یہہ دیکھکے ابوجہل نے کہا کہ پھر دو ٹکڑے
مل جاوین آنحضرت صلعم نے اشارہ فرمایا پھر وے دونون ٹکڑے آپسمین مل گئے وہ یہودی ایمان لایا اور ابوجہل نے
کہا کہ محمد صلعم نے ہماری آنکھین جادو سے باندھکے چاند کے دو ٹکڑے دکھلایا اب کسی مسافرون سے
پوچھا چاہیئے کہ فلانی تاریخ چاند کو دو ٹکڑے ہوتے کسی نے دیکھا یا نہین غرض مسافرون سے پوچھا
انھون نے کہا کہ ہان فلانی رات کو چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ہمنے دیکھا تھا پس لوگون نے یہہ گواہی دی
تب بھی ابوجہل ایمان نہ لایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نوین
سال ہجری مین ایکدن رسول خدا صلعم نے مدینہ کی مسجد مین فرمایا کہ ای یارو نجاشی بادشاہ
حبش نے وفات کی ہے اور اسکی نماز جنازہ اسوقت ہوتی ہے نماز پڑھا چاہیئے تب سب صحابہ رضہ
کھڑے ہوگئے اور نماز ادا کی بعد نماز کے صحابہ رضہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلعم میت غایب پر نماز درست
ہے فرمایا نہین مگر مجھکو جبرئیل عم نے اسکے وفات کی خبر دی اور اسکی لاش مین نے دیکھی اسواسطے
نماز جنازہ ادا کی اور تمھاری بھی نماز میری اقتدا سے درست ہوئی الغرض جیسے معجزات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے ہین ایسے اور کسی نبی صلعم مرسل یا غیر مرسل سے نہین ہوئے اور جو جو
کرامتین اس امت کے اولیاؤن سے ظاہر ہوئی ہین درحقیقت وہ بھی معجزات سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ہین اور یہہ قیامت تک ظاہر ہوینگی

بیان ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

روایت کی گئی ہے کہ جب خبر معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملک عرب مین ہر طرف مشہور ہوئی
تب اکثر اہل عرب وغیرہ ایمان لائے اور بعضے مشرک ایذا اور تکلیف دینے پر رسول خدا صلعم
کے مستعد ہوئے اسلیئے جناب باری سے جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمایا اے رسول مقبول صلعم
بعد سلام اور درود کے حقتعالی نے فرمایا ہے کہ تم اپنے یارون کو مدینہ منورہ مین بھیجو سوا ابوبکر رضہ
تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یارونکو بلایا مصعب اور ابن ام مکتوم اور ابن مسعود اور عمارہ
اور بلال اور سعد وغیرہ چھتیس صحابہ کو حضرت امیر حمزہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ
مدینہ منورہ مین روانہ کیا اور آپ منتظر وحی کے رہے اور ابوجہل لعین حضرت صلعم کے مار ڈالنے کی
کافرون سے مشورت کر رہا تھا اسمین ابلیس خبیث علیہ اللعنت ایک پیرمرد کی صورت بن کے
ان کافرون کے پاس آیا اور کہا کہ اے صاحبو مین بڈھا رہنے والا نجد کا تمھاری مدد کو آیا ہون مال
اور آدمی بہت رکھتا ہون تب ان سبھون نے ابلیس کو جگہہ دی اور اپنی مشورت مین شریک کیا
ابوجہل نے کہا کہ اے بڈھے کہو کہ محمد صلعم کے حق مین کیا تدبیر کرین اس لعین نے کہا اے ابوالحکم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے باپ دادے کے دین کو جھوٹھا کیا اور اپنے جھوٹے دین کو جادو سے
جاری کیا چاہتا ہے تو حاکم مکہ ہے قوم تمھاری بیشمار ہے اور لشکر بسیار اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اسوقت تنہا ہے کیونکہ انکے یار سب مدینے کی طرف گئے ہین جسوقت کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے بستر پر سوتے ہون ایک شخص جا کے سر انکا کاٹ لا دے تاکہ کسیکو خبر نہو اور فساد
برپا نہو وے سبھون نے یہی صلاح پسند کی آپسمین جب یہہ بات مقرر ہوئی تب ابوجہل
لعین نے کہا اے یارو آج کی رات سر کاٹنا محمد صلعم کا ضرور ہے غرض اس کام کے واسطے بیس آدمی
جری کار آزمودہ کو قوم قریش مین سے مقرر کیا اور جبرئیل صلعم نے آکے حضرتکو خبر دی کہ آج قریش کی محفل

مین یہہ بات مقرر ہوئی ہے کہ آج کی رات سر تمہارا تن سے جدا کرین اور حکم جناب باری کا یون ہوا ہے
کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر سلا کے ابو بکر صدیق رض کو ہمراہ لیکر مکے سے ہجرت کر کے
مدینے کی طرف جاؤ کہ تمام کام اسلام کا وہین سے انجام پائیگا تب آنحضرت صلعم نے حقیقت وحی کی حضرت
ابو بکر صدیق رض سے بیان کی جب رات ہوئی مرتضی علی رض کو اپنے بستر پر سلا کے ابو بکر صدیق رض کو
ہمراہ لیکر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ مین غرہ ماہ ربیع الاول شب دوشنبہ کو نبوت کے تیرھوین سال اور شب
معراج کے آٹھ مہینے کے بعد اسوقت مین عمر شریف آپ کی تریپن برس کی تھی ہجرت کی اور اسی شب اُن
بیس آدمیون نے جو ابو جہل لعین نے متعین کئے تھے رسول خدا صلعم کے گھر پر جا کے محاصرہ کیا مگر اللہ تعالے نے
وہین ان سب پر خواب ایسا مسلط کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس محاصرہ سے نکل گئے انکو اصلا
معلوم نہوا پیچھے ایک ساعت کے ابلیس نے نیند سے اٹھکے کہا کہ اے یارو محمد صلعم بھاگا ہے تب وہ بیس
آدمی تلوار لے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر آئے دیکھا کہ علی کرم اللہ وجہہ رسول خدا صلعم کے بستر پر
سو رہے ہین پوچھا محمد کہان ہین مرتضی علی رض نے فرمایا مجھے معلوم نہین پھر سبھون نے بہت سی
تلاش کی نپایا آخر ابو جہل کو خبر کی تب شیطان نے کہا کہ اے ابو جہل مین جانتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ابو بکر رض کو ہمراہ لے کر مدینے کی طرف بھاگا ہے جلدی پیچھا کرو تو ملیگا وہ غار اطحل جبل ثور مین چھپا ہوگا
وہان اسکو پاؤگے پس تمام قریش نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خانہ تلاشی کی نپایا
تب مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے اور وہان جبرئیل علیہ السلام نے رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کو خبر دی کہ تمام قریش آپکے پیچھے آتے ہین آپ کو ایذا دینے کو اب اس غار اطحل
مین چھپ رہئے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم ابو بکر رض کے ساتھ اس غار مین چھپ
گئے اور خدا کے حکم سے ایک مکڑی نے اس غار کے دروازے پر جالا بنایا اور دو کبوترون نے
اس مین بیضہ دیا اور جبرئیل علیہ السلام نے خاک اور کوڑا اسپر جھاڑ دیا تھا تاکہ پرانا معلوم ہو
اور کفار نہ پہچان سکین جب وے بدخواہ کوہ اطحل پر پہنچے ہر طرف تلاش
کرنے لگے ابلیس کو معلوم تھا اسنے چاہا کہ آدمی کی صورت بن کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

دکھلا

دکھلاوے اسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنے پر سے اس شیطان کو مار کر دریاے
محیط مین ڈال دیا اور وے بدخواہ اس غار کے دروازے مین آکر تلاش کرنے لگے کوئی
کہتا تھا اس غار کے اندر گھسا ہی کسی نے کہا نہین اسکے اندر کیونکر جاوے گا منہہ اسکا بہت
چھوٹا ہی اور کسی نے کہا کہ پھر یہان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہان گیا اسیطرح کفار سب آپسمین
کہہ رہے تھے کہ دو کبوتر اس غار کے منہہ سے اڑ گئے جب کبوتر کے انڈے اور مکڑی کا
جالا اور خاک اور کوڑا اسپر پڑا ہوا قریش نے دیکھا تب وہان سے پھر آئے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم تین دن اسی غار کے اندر جا کے سجدہ مین رہے اور حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا کہ اس غار کے اندر چارون طرف بچھو اور سانپ کے سوراخ
بہت ہین تو اپنے بدن کے کپڑے اور دستار پھاڑ پھاڑ کر سوراخون کو بند کیا صرف زیر
جامہ ثابت رہا اور کپڑا نہونے کے سبب ایک سوراخ باقی رہا وہ بند نہو سکا حکم الہی سے
ایک مار زہردار نے چاہا کہ اس سوراخ سے نکلکر رسول اللہ ص کا قدمبوس ہو اسمین
حضرت ابابکر صدیق رض کی نظر اسپر پڑی اسوقت اپنے پانون کو اس سوراخ کے
منہہ پر رکھدیا اور اسکے آنے کی راہ بند کی تب اس غار کے اندر سے سانپ نے ابوبکر
صدیق رض کے پانون مین کاٹا اور زہر نے غلبہ کیا تمام بدن مین لرزہ پڑا مگر پانون اپنا
غار کے منہہ سے نہ ہٹایا مثل ستون کے قایم رکھا آنحضرت ص جو نماز سے فارغ ہوئے
تو یہہ حال دیکھکے فرمایا کہ اے ابوبکر رض کیا حال ہی تمہارا انھون نے عرض کی یا رسول اللہ
مین نے دیکھا کہ بڑا ایک سانپ اس غار سے نکلتا تھا اسواسطے مین نے اپنے پانون سے
بند کیا اور وہ سانپ نے میرے پانون مین کاٹا اور زہر نے اسکے مجھپر غلبہ کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانون اپنا کھینچ تو تب ابوبکر صدیق رض نے پانون اپنا کھینچ لیا یکایک سانپ
سوراخ سے نکل آیا اور عرض کی یا رسول اللہ جب مین دیکھا کہ ابوبکر صدیق رض آپ کے قدم
چومنے سے مجھکو محروم کرتے ہین اسواسطے انکو مین کاٹا یہہ کہکر ایمان لایا اور قدمبوس ہوکر

اپنے گوشے کے اندر گھس گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زخم کو تین بار چوس چوس کر
تھوکا حقتعالی اسنے شفائے کامل بخشی اور چوتھے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رض
اس غار سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے اور اسمین ابو جہل نے سراقہ جعشم کنعانی کو یہ خط
لکھا کہ محمد بن عبد اللہ یہان سے بھاگ کر مدینہ مین جاتا ہے مناسب ہے تمکو کہ اسکو جہان ملے
پکڑ کے میرے پاس بھیجدو تب سراقہ جعشم نے آنحضرت صلعم کو راہ مین آکر گھیرا اور نیزہ داہنے ہاتھ مین
پھیرا اور گھوڑا اکڈا کر ارادہ کیا کہ رسول خدا صلعم کے سامنے آوے اور پکڑے خدا کے حکم سے
اسوقت زمین اسکے گھوڑے کو پیٹ تک نگل گئی سراقہ نے اسدم جانا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
صادق ہین اور عذر خواہی کرنے لگا اور اقرار کیا کہ مجھکو چھوڑ دوا دیجئے کہ مین چلا جاؤن اور جو بد
خواہ آپکے پیچھے آتے ہونگے انکو پھیرا دونگا اور کہونگا کہ مین نے اسطرف بہت تلاش کی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہ پایا تب آنحضرت صلعم نے زمین کو فرمایا یا ارض خلہ اے زمین چھوڑدے اسکو تب
زمین نے گھوڑے کے پانوٴن کو چھوڑا اور سراقہ خلاص ہوکر پھر گیا اور جو بدخواہون سے ملاقات
ہوئی سراقہ نے وہی باتین کہین جو حضرت صلعم سے وعدہ کیا تھا اور جب آنحضرت صلعم وہان سے کراع
الغمیم مین پہنچے وہان کا سردار قوم بریدہ اسلمی نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنکر سات
سو آدمی ہمراہ لے کر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کو آیا اور سب کے سب مسلمان ہوئے
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے روانہ ہوئے ربیع الاول کی سولھوین تاریخ دوشنبے کے روز
قبا مین پہنچے اور قبا ایک گاؤن کا نام ہے مدینہ کے پاس اور وہان کے لوگون کو اسلام کی
دعوت کی بہت لوگ ایمان لائے اور وہان چار روز پیغمبر خدا صلعم رہے جب اہل مدینہ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر پائی تمام سردار وہان کے مع صحابہ حضرت عمر اور حمزہ وغیرہ رضی اللہ عنہم حضرت صلعم کے
استقبال کو آئے غرض ربیع الاول کی بیسوین تاریخ جمعہ کے دن مدینہ منورہ مین داخل ہوئے اور
ابو ایوب کے گھر مین اترے ہجرت کا
بیان تمام ہوا

بیان لڑائی بدر الکبریٰ کا

روایت مین آیا ہی کہ بعد ہجرت کے ایک برس تک جہاد کا اتفاق نہوا اور دوسرے سال جنگ بدر الکبریٰ کا واقع ہوا اور پانچوین سال مین بدر الصغریٰ کا اور اسیطرح دس برس کے اندر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین تھے چھبیس لڑائیان کفارون سے لین اور بعضے مین ہی کہ ستائیس بعد نزول اس ایت کے قولہ تعالیٰ وَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوْهُمْ یعنے قتل کرو تم مشرکون کو جہان پاؤ انکو لیکن انمین سے سات لڑائی مین یعنے جنگ بدر اور جنگ احد اور غزوہ خندق اور بنی قریضہ اور بنی مصطلق اور خیبر اور طایف مین آپ تشریف لیگئے تھے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وادی القری اور خابہ اور بنی نضیر مین بھی گئے تھے الیسی تو اور پچاس لڑائیان ہوئین انمین صرف لشکر کو بھیجا خود تشریف فرما نہوئے اور اس مدت کے اندر آنحضرت صلعم کو سوائے دعوت اسلام اور تعلیم احکام دین اور کافرون سے جہاد کرنے اور بناء مسجد کے اور کچھ کام نہ تھا یہانتک کے دین کو کمالیت کو پہنچایا اور لڑائی بدر الکبریٰ کے ہونے کا یہہ سبب تھا کہ ایکدن آنحضرت صلعم اپنے یارون کے ساتھہ بیٹھے تھے کہ جبرئیل عم نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ صلعم مکے کے مشرک سوداگر ابوسفیان اور عمرو ابن العاص کی طرف سے آتے ہین اپنے یارونکو بھیجو تا ان سب کو مارین اور غنیمت لین اور انسے خوف نکرین خدا کے فضل سے تمکو فتح و نصرت ہی حضرت صلعم نے اپنے یارون کو فرمایا اور سو مرد مسلمان جمع ہوئے اسمین تیرہ آدمی گھوڑے کے سوار اور اسی آدمی شتر سوار اور باقی پا پیادہ تھے اور کسی کے پاس لڑائی کا ہتیار نتھا مگر ایک ایک کے ہاتھہ مین لاٹھی تھی کافرون سے لڑنیکے لئے جب چاہ بدر کے نزدیک پہنچے تو ان سوداگرون کو یہہ احوال کسیطرح معلوم ہوگیا آخر مکے مین یہہ خبر پہنچائی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کثیر کے ساتھہ راہ ہماری بندکی اور ارادہ تاخت و تاراج کا رکھتے ہین پس ابوجہل نے یہہ بات سنکے منادی کی تمام اہل مکہ ایک

ہزار ایک سو سوار ہمراہ رکھتے تھے پس ابوجہل اُن سواروں کو لیکر مع خود لڑنے کو آیا اور جبرئیل یہہ خبر رسول خدا صلعم کے پاس لائے کہ ابوجہل اتنا لشکر لے کر لڑنے کو آتا ہے اور اللہ کے فضل سے تمہاری نصرت اُن پر ہوگی مومن یہہ بات سُنکے بہت خوش ہوئے اور دوسرے دن لشکر دونو طرف کے آ جمع ہوئے اور ابوجہل لعین کی آنکھ میں لشکر نصرت اثر تھوڑا معلوم ہوا اور اپنا لشکر بہت اسواسطے خوش ہو کے کہنے لگا کہ میرے ساتھ اتنے لشکر ہیں محمّد صلعم کے خدا سے البتہ لڑ سکینگے بلکہ اُسکے واسطے ہمارا ایک لشکر کافی ہے جب یہہ بات رسول خدا صلعم کے گوش مبارک میں پہنچی سجدہ میں اگر کہا خداوندا تو نے جو مجھسے وعدہ کیا ہے سو پورا کر اسپر ہمکو فتح دے پس اوّل لشکر ابوجہل کے عتبہ اور شیبہ اور ولید مغیرہ جنگاہ میں آکھڑے ہوئے اور لشکر نصرت اثر محمد صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم سے عبداللہ بن رواحہ اور عوف بن حارث اور مسعود بن حارث رضی لڑائی میں آئے تب لشکر ابوجہل حقارت سے کہنے لگا کہ اوّل نام اپنا بتاؤ پیچھے ہمسے لڑو اُن تینوں مومنوں نے نام اپنا بتایا پھر مشرکوں نے کہا کہ تم ہماری لڑائی کے قابل نہیں تم جاؤ بعد اسکے ایک نعرہ مارا کہ اے محمد ہمارے مقابل میں ہمسر ہمارا بھیج پس خواجہ عالم نے حضرت حمزہ اور علی مرتضی رض اور عبیدہ بن حارث رض کو بھیجا تب دونوں طرف کے لشکروں میں لڑائی ہوئی حمزہ رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کے لشکر سے شیبہ کا سر کاٹا اور علی مرتضی رض نے ولید مغیرہ کو مارا اور عتبہ نے حضرت عبیدہ کا پانوں توڑا تھا تو بھی حضرت عبیدہ نے عتبہ مردود کو قتل کیا بعد اسکے رسول اللہ صلعم کے حضور میں آئے اور آپنے انکو بشارت بہشت کی دی پیچھے مشرکوں نے تیر مارکر پانچ چار مومنوں کو شہید کیا تب پیغمبر علیہ السلام نے سجدہ میں آکے دعائے نصرت کی کی تب خدائے عزوجل نے ہزار فرشتے بھیجے انھوں نے اکثر مشرکوں کو جہنم داخل کیا اور عبداللہ بن مسعود نے ابوجہل کا جنگ گاہ میں سر کاٹا اور حضور میں رسول خدا کے حاضر کیا اور آپنے جب ابوجہل کا سر دیکھا سجدہ شکر کا بجالائے اور اُسدن بہت کافر مارے گئے اور بعضے

ایم

اسیر ہو کے آئے اور کتنے ہزیمت پا کے بھاگ گئے اور صحابہ رضہ سے روایت ہے کہ جسدن کافرون نے
حضرت صلعم کے لشکر کو مارنے کا قصد کیا خدا کے حکم سے اُس دن خودبخود ان کافرون کے سر کٹ کٹ کے
زمین پر گر پڑے ان کافرون کی لاشون کو خندق مین ڈال دیا پیغمبر علیہ السلام نے اُسکے کنارے
کھڑے ہو کے کہا اے بدبختو اقارب ہمارے تمھین تھے صحابہ رضہ نے متعجب ہو کر پوچھا یا رسول اللہ آپ
مقتول سے گفتگو کرتے ہین فرمایا کہ مردے بات سنتے ہین لیکن بول نہین سکتے پھر پیغمبر خدا اپنے یاران
فتح شعار کو لے کر مدینہ منورہ مین تشریف لائے لیکن تیرہ آدمی مسلمان شہید ہوئے تھے اور حضرت نے اسیرونکو
اپنے پاس بلایا عتبہ کو دیکھ کے بہت خوش ہوئے اور اُسکی تکلیفین ویسی ہوئی یاد آئین پھر حضرت علی مرتضیٰ
کو فرمایا کہ عتبہ کو قتل کرین اسوقت علی مرتضیٰ رضہ نے گردن عتبہ کی ماری اور وہ داخل جہنم ہوا اور پیغمبر خدا کی
ایک زوجہ نے نام اُسکا سودہ تھا قیدیون کو قتل کے وقت کہا کہ تم اگر لڑائی مین مارے گئے ہوتے تو
اسوقت اس خرابی سے کیون مارے جاتے یہہ بات سنکے پیغمبر خدا صلعم سودہ رضہ پر غصہ ہوئے اور انکو طلاق
دیا سودہ نے غمگین ہو کر حضرت عایشہ صدیقہ کو بہت منتون سے سفارش اور عفو تقصیر پر راضی کیا
چنانچہ سید عالم نے ان کی سفارش منظور کی اور سودہ کو پھر نکاح مین لائے اور بعد اسکے پیغمبر خدا نے
حضرت عباس سے جو کہ اسیر ہو کے آئے تھے کہا کہ اگر تم مسلمان ہو تو تم کو آزاد کرونگا اس وقت عباس رضہ
مسلمان ہوئے اور دولت ایمان ہاتھ لگی اور بہشت نصیب ہوئی یہانتک تھا قصہ بدر الکبریٰ کا واللہ اعلم

بیان احوال جنگ احد کا

خبر مین آیا ہے کہ مشرکون نے بعد ہزیمت جنگ بدر کے سامان لڑائی کا پھر تیار کیا اس وقت سردار
قریش کا ابو سفیان تھا وہ کافر مع جم غفیر و لشکر کثیر طرف مدینے کے بارادہ تاخت آئے اور جبرئیل
امین نے یہہ خبر رسول خدا کو پہنچائی حضرت نے یارون سے مشورت کی جب فوج کفار کی مدینے کے
متصل آئی تب لشکر اسلام مسلح ہو کر ہمرکاب رسالت مآب کے جبل احد پر کہ مدینے سے دو کوس ہے

آیا آنحضرت صلعم نے عبداللہ بن زبیر کو ساتھ ستر تن تیر انداز کے اسی کوہ پہ بہیر کی حفاظت کے واسطے متعین کیا اتنے مین لشکر دونون طرف سے صف کشیدہ ہوا اول تیرونکا مینہہ برسا پھر شمشیر و تیغ بجلی کی طرح چمکی اور دریا خون کا بہا القصہ فوج اسلام نے پروردگار کے فضل سے لشکر کفار پر فتح و نصرت پائی اور مشرکون نے ہزیمت و شکست کھائی وہ ستر نگہبان کوہ احد کے باوجود ممانعت عبداللہ بن زبیر کے یہہ ہزیمت دیکھکر غنیمت لوٹنے کو دوڑے فوج کفار کی فرصت پاکر اس پہاڑ پر پہنچی اور لشکر اسلام مغلوب ہوا ستر آدمی مسلمانون سے بعضے زخمی بعضے شہید ہوئے اور آنحضرت صلعم کے دندان شریف نے اسی جائے ایک پتھر کی ضرب سے شہادت پائی دہن مبارک سے جو درج دُرِ بے بہا تھا خون بہا اور ڈبا مرجان و لعل کا بنا ایک صحابہ اپنے پگڑی سے لہو لب مبارک سے پونچھتا تھا ابلیس لعین نے یہہ حال دیکھکے پہاڑ پر چڑھکے پکارا کہ اے لوگو محمد صلعم مقتول ہوئے یہہ آواز سنکر کافرون نے خوش ہوکر لشکر اسلام پر حملہ کیا اسوقت بہت مسلمان مجروح ہوئے اور کتنے شہید اور چندے غازی بنے اور بعضے بھاگے صحاب کبار وغیرہ آنحضرت کی خبرگیری کو آئے دیکھا کہ دندان مبارک شہید ہوا اس عرصے مین حضرت حمزہ اور دو صحابی نے شہادت پائی، اور کافرون نے ظلم و ستم سے انکو مثلہ کیا یعنے ناک کان ہاتھ پانْون کاٹا تب اصحاب کبار وغیرہ رضی اللہ عنہم کی آتش خشم نے جوش کی بھڑکے فوج اعدا مین کہ دل بادل تھی برق کی طرح در آئے رعد وار نعرے مار مار کر کفار کو مارنا شروع کیا حضرت شیر خدا نے حمزہ کی لاش دیکھکر کہا اے چچا خدا کے حکم سے ستر کافرون کو تمہارے عوض مثلہ کرون گا یہہ کہکر دلدل کو چمکایا اور ذوالفقار لیکر نعرہ حیدری ہاہی تا ماہ تک پہنچایا اور آنحضرت صلعم کے گھوڑے کی باگ عباس رض پکڑے کھڑے تھے کہ جبرئیل ع نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ فرشتے آپ کی مدد کو آئے اور سر کافرونکا تن سے جدا کرتے ہین غرض لشکر اسلام نے فتح پائی پھر جناب رسالت مآب نے سجدہ شکر بجا لا کے مرتضی علی رض کو مدینہ منورہ مین خوشخبری دینے کے لئے بھیجا تمام اہل مدینہ اور اہل بیت آوازۂ بد سے گھبراتے تھے خبر ظفر کی سنکر شاد ہوئے پھر آنحضرت صلعم نے بہت لاشین مسلمانون کی بعد نماز جنازے کے دفنائین اور باقی لاشون کو مدینہ مین لوگ لے آئے کہتے ہین کہ ایک بڑھیا اپنے بیٹے اور بھائی کی لاش دیکھکر

بولی کہ ہزار بیٹے اور بھائی ہوتے تو حضرتؐ پر سے تصدق کرتی اور رسول مقبول اپنے یاروں کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف تشریف فرما ہوئے دیکھا کہ ہر ایک اپنے مردوں کی تعزیت کرتا اور روتا ہے حضرتؐ نے فرمایا اگر حمزہ رضؓ کا کوئی ہوتا تو اسکی بھی تعزیت کرتا یہہ سنکر سب زن و مرد نے اپنے مردونکو چھوڑکر حمزہ کی تعزیت کی بلکہ اتبک عرب مین یہہ رسم ہے کہ کوئی کسی مردے کی تعزیت کرے تو اول حضرت حمزہ کی تعزیت کریگا

بیان احوال جنگ بدر الصغریٰ وغیرہ کا

کہتے ہین کہ احد کی لڑائی سے اگلے سال مکہ معظمہ مین بڑا قحط پڑا سب لوگ وہان کے خراب و تباہ ہوئے پھر کافرون نے آنحضرتؐ کے قصد حرب سے ڈرکر آپسمین تدبیر و مصلحت ٹھہرا ایک قاصد مسعود نام کو مدینے مین بھیجا اُسنے جاکے مکر و فریب سے حضرت کو ڈرایا کہ یا رسول اللہ صؐ پار کے سال با وجود کم جمعیتی کفار کے آپ کی فوج بہت ماری گئی اور امسال انکو زور جمعیت خوب ہے ہرگز آپ اسطرف کا قصد نفرماوین آپنے اسبات پر عمل نکیا اور لشکر اسلام کو ہمراہ لیکر مکے کو جاکے محاصرے مین لائیے مگر کفارون سے کوئی شخص لڑنے کو نہ آیا بلکہ کتنے آدمی خفیہ آکر مسلمان ہوئے پھر فخر دو عالم نے مدینہ منورہ کو مراجعت فرمائی سال آئندہ مین آنحضرت صلعم نے یارونکے ساتھ بقصد حج شتر و دنبے قربانی کے لیئے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اہل مکہ نے جمع ہوکر جنگ کا قصد کیا سب مسلمان نے احرام مین سے گھبرائے قضائے الہی سے کفارونکو لشکر اسلام دیکھکر ایسا رعب غالب ہوا کہ خود بھاگ گئے پھر انہین دو کافرون نے دو قاصد ایک ابو مسعود مشعفی دوسرا اسمعیل بن عمر بھیجکر احوال دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارادۂ حج تشریف لائے ہین قصد حرب کا نہین تب خوش ہوکر حرف صلح درمیان لائے اور انکو عرض کی یا رسول اللہ اس سال ہم قحط کے مارے ہوئے ہین آپ کی خدمت و مہمانی ہوسکے گی اسواسطے یہہ آرزو ہے کہ ابھی آپ مدینے کو پھر جاوین اور ایک تمنا صلح کی ہے رسول کریمؐ کو

ان پر رحم آگیا التماس انکا قبول کیا عہد و پیمان آشتی و صلح کا لکھا گیا پھر پیغمبر علیہ السلام نے بیت الحرام کو ہدیہ و تحفہ بھیجوایا مساکینون کو خیرات دی اور یارونکو ہمراہ لے مدینہ کیطرف تشریف فرما ہوے

بیان احوال جنگ خیبر کا

مروی ہے کہ پیغمبرﷺ ساتوین سنہ ہجری مین حج سے فارغ ہوکر جعفر طیار سے ثمرہ مسلمان ہونے نجاشی کا سنا پھر خبر صلح پارس کی پہنچی بعد اسکے آپنے خیبر کی طرف بارادۂ جہاد کوچ فرمایا اور معہ لشکر وہان پہنچے اور خیبر کے جہود بھی فوج کثیر لے کر مقابلہ کو آئے جب لشکر دونو طرف کے صف کشیدہ ہوا تب ایک مرد مسلمان نے سات تن جہودی کو جہنم رسید کرکے شہادت پائی پھر سردار عالمﷺ نے علی کرم اللہ وجہہ کو بلوا کر حکم جنگ کا دیا ان کی آنکھون مین درد شدید تھا آنحضرتﷺ نے دعا کی فوراً شفا پاکر دلدل پر سوار ہو ذوالفقار ہاتھ مین لے میدان جنگ مین آکے نعرہ مارا جہودیون نے آپ پر حملہ کیا شیر خدا نے ایک حملہ مین بہت کافرون کو فی النار و السقر کیا اس عرصہ مین ایک جہود پہلوان رستم زمان لاف مارتا ہوا آیا اور شیر خدا پر حملہ کیا حضرت مرتضی علیؓ نے ایک ہاتھ ایسا مارا کہ گھوڑے سمیت دو ٹکڑے ہوا کافرون نے یہہ حال دیکھکر ہزیمت کھائی اور قلعہ مین پناہ لی پس امیر المومنین نے در خیبر پکڑ کر زور کرامت کیا تمام قلعے مین لرزہ و زلزلہ کا سا پڑا اور خدا کے حکم سے دروازہ اکھڑ کر حصار کے پیچھے گرا پھر تو لشکر اسلام قلعہ مین در آیا اور مال و دولت لوٹ کے آسودہ ہوا بہت کافر قتل ہوئے اور کتنے زن و مرد اسیر ہوکر آئے اسمین سے ایک عورت حسینہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نکاح مین لائے ان بی بی نے ایک خط مہری رسول مقبولﷺ سے موقوفی خراج مین لکھوا کر اپنی قوم کو دیا چنانچہ اتنک وہ خط انکے پاس موجود ہے واللہ اعلم بالصواب

بیان وفات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا

مروی ہے کہ آٹھوین تاریخ ذالحجہ کو خاتم النبیین نے یارون کے ساتھ عرفات مین دو رکعت نماز ادا کی اتنے مین جبرئیل علیہ السلام آخری آیت لائے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۔ یعنے آج کے دن کامل کیا مین نے دین تمھارا اور تمام کی تم پر نعمت اپنی اور راضی ہوا مین ہیجکر واسطے تمھارے دین اسلام کا سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لیا کہ سفر آخرت کا قریب آیا بعد ادائے حج کے مکانات آبا و اجداد کے دیکھکے مدینے کی طرف روانہ ہوکر فرمایا کہ شاید دوسرے سال مکہ معظمہ مین آنا میرا نہوگا تمام صحابہ رضوان اللہ تعالی بہہ سنکر گریہ وزاری مین آئے حضرت صلعم کو اسی مقام مین درد پہلو پیدا ہوا چنانچہ تیرہ نمازین آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اقتدا سے پڑہین پھر مدینے مین تشریف لائے الغرض آخر ماہ صفر کو بدھ کے دن میمونہ خاتون رضہ کے گھر مین کہ زوجہ آنحضرت صہ کی تھین درد سر اور بخار شروع ہوا شدت مرض مین سب ازواج مطہرات بیمارداری کو وہان آئین پھر آنحضرت صہ اہل بیت سے کسیکے کاندھے پر ہاتھ رکھکے عایشہ خاتون رضہ کے حجرے مین تشریف لائے اور سر مبارک انکے زانو پر رکھکر آرام کیا عایشہ صدیقہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ صہ بدن مبارک آپ کا بہت گرم ہے فرمایا اے عایشہ رضہ مفارقت کا دن نزدیک آیا بی بی نے آہ سرد دل پر درد سے بہری حضرت صہ نے فرمایا صبر کرد کیونکہ شربت موت کا ہر ایک کو چکھنا ہے دوسرے دن کہ جمعہ تھا بلال رضی اللہ عنہ نے صلوٰۃ و اذان سنکے سید کونین صہ نے چارون یارون کو بلوایا اور انکے مونڈھون پر ہاتھ رکھکے مسجد مین بہزار سختی پہنچکر فرمایا کہ مجھ مین ضعف سے طاقت نہین چاہیے کہ ابوبکر صدیق رضہ

امامت کرین یہہ سنکر سب صحابون کی آنکھون مین آنسو بھر آئے آخر حضرت نے بہزار دشواری نماز
ادا کرکے وصیت شروع کی کہ بھائیو مین نے موافق وحی کے سب نیک و بد سے تمکو آگاہ کیا اب وقت
میرا آخر پہنچا کار و بار اپنے چاہیئے کہ بعد میرے ہوشیاری سے کرو تمام اصحاب سے گریہ و بکا اور صدا
واویلا نے وقوع پایا پھر ابوبکر صدیق رض نے دست بستہ ہوکر عرض کی یا رسول اللہ صلعم آج کی رات
ایک خواب مین نے دیکھا فرمایا بیان کرو کہا یہہ دیکھا ہے کہ چادر عایشہ رض کے سر سے اڑ گئی
انحضرت ؐ نے فرمایا تعبیر اسکی انکے بیوہ ہونے پر ظاہر ہے اسکے پیچھے عمر رض نے کہا یا رسول اللہ مین نے
آج یہہ خواب دیکھا کہ عدل میرا ٹوٹ گیا حضرت صلعم نے فرمایا وہ عدل مین ہون پھر حضرت عثمان
رض نے کہا مین نے یہہ خواب دیکھا کہ ایک ورق قرآن شریف سے ہوا پر اڑ گیا فرمایا ای عثمان رض
ورق قرآن کا عبارت میرے روح سے ہے کہ تن سے ہوا ہوگئی پھر علی کرم اللہ وجہہ نے کہا
مین نے یہہ خواب دیکھا کہ ڈھال میری ٹوٹ گئی فرمایا سپر تیری مین تھا اور ٹوٹنا اسکا میرا اس
دار فانی سے جانا ہے پھر حسنین رض نے کہا یا جدی ہمنے یہہ دیکھا کہ ایک درخت بزرگ گر پڑا فرمایا
ای فرزندو وہ درخت مین ہون کہ اس جہان سے جاؤنگا بعد اسکے حضرت عائشہ صدیقہ رض نے
کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے یہہ خواب دیکھا کہ میرے گھر کا ستون گر پڑا فرمایا ای
عائشہ رض جو عورت یہہ خواب دیکھے اسکا شوہر مرتا ہے اسوقت سب یاران و تمام بی بیان
اور سارے اہل بیت رض زار زار روئے و بیقراری سے کپڑے پھاڑے اور سر پر خاک
اڑائی پھر رسول خدا ؐ نے فرمایا ای یارو شدت بیماری کی بہت ہے بلال سے کہو مدینے مین یہہ
آواز دے کہ دو روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات سے باقی ہین جس آدمی کو دعوی کسی
نوع کا آپ پر ہووا کر ظاہر کرے حق اپنا قیامت پر نہ رکھے القصہ عکاشہ نام ایک مرد نے دعوا
تازیانہ کا کیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد مین آپکے ہاتھ سے میرے پیٹھ پر
کوڑا لگا ہے چاہتا ہون کہ عوض اسکا ملے سید عالم ؐ نے گھر مین سے وہ کوڑا سات سیر کا تھا
منگوایا اندر اور باہر عکاشہ کے بدلا لینے کی خبر ظاہر ہوئی ہر ایک اصحاب کبار رض وغیرہ ایسے

کہتا تھا ای عکاشہ حضرت صلعم کے بدلے ہمارے تن پر دس دس بیس بیس چالیس چالیس کوڑے مارلے
اور رسول ربّ العالمین کو جو شدت بیماری مین ہے بخشدے وہ راضی نہوا تب حضرت صلعم نے فرمایا
ای عکاشہ کوڑا ہاتھہ مین لے اور جتنے چاہے مار عکاشہ بیرحم نے درّہ لیا اور کہا ایخواجہ عالم صلعم مین ننگی
پیٹھہ پر کوڑا کھایا تھا اور آپنے کپڑے پہنے ہین پیغمبر خدا صلعم نے پیراہن اُتارا اسوقت حاضرین مجلس
روتے تھے اور کہتے تھے **بیت** عکاشہ تونے آخر بات ہم سب کی نہین مانی ✿ چو کفر از
کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ✿ عکاشہ رض پشت مبارک کے نزدیک آکر کھڑا ہوا اور مہر نبوت کی
زیارت کی جھٹ بوسہ دیا انکھون سے لگایا پھر کوڑا ہاتھہ سے پھینک کر قدم مبارک پر گرا اور
کہا ای سید المرسلین مجھہ کمینے کی کیا طاقت ہے کہ آپکے غلامون کی پشت تک کوڑا لیجا سکون
مین کمینہ نالایق آپ کی درگاہ کا ہون میری پیٹھہ پر جس روز تازیانہ لگا تھا مین نے اسی روز بخشدیا تھا
اب غرض میری یہی تھی کہ اس حیلے سے مہر نبوت کی زیارت کرون اور آتش دوزخ سے بے فکر ہون
رسول خدا صلعم نے فرمایا ای عکاشہ زہے نصیب تیرے کہ آگ دوزخ کی تجھپر حرام ہوئی پھر ربیع الاوّل کی
دوسری تاریخ پیر کے روز حقتعالی نے عزرائیل کو فرمایا کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم کی
خدمت مین جاکے ادب سے کھڑا ہوا اور بے اجازت اُن کی جان قبض نہ کرنا ملک الموت نے اعرابی کی
صورت بن کے آنحضرت صلعم کے دروازہ پہ آواز دی کہ مین حکم اندر آنیکا چاہتا ہون اگرچہ ادب سے
آواز آہستہ دی تھی تو بھی تمام مکانات گونج گئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ای اعرابی
اسوقت جا کہ حضرت صلعم کو عالم بیہوشی ہے اور تکلیف آزار سے بے چین ہین اُسنے نہ سنا اور
اور بار بار پکارتا تھا جب گوش مبارک مین حضرت صلعم کے وہ آواز پہنچی آنکھین کھولدین اور پوچھا
ای فاطمہ رض کیا ہے عرض کی یارسول اللہ صلعم ایک اعرابی ذوالفقار ہاتھہ مین لئے ہوئے
دروازے پہ چلّاتا ہے اور گھر مین آنے کی اجازت چاہتا ہے ہرچند کہتی ہون جا مگر وہ نہین جاتا
رسول خدا صلعم نے فرمایا ای فاطمہ رض وہ اعرابی نہین کہ جاوے بلکہ یہہ وہ شخص ہے کہ عورتونکو بیوہ
اور بچونکو یتیم بناوے اسکو گھر مین بلالو پھر ملک الموت نے آکر سلام کیا اور ادب سے کھڑے

ہوئے آنحضرت صلعم نے فرمایا ای برادر عزرائیل میری زیارت کو آئے ہو یا جان قبض کرنے کو کہا
یا رسول اللہ صلعم جان قبض کرنے آیا ہون مگر آپ کے حکم سے حضرت صلعم نے فرمایا ورا ٹھہرو کہ اخی جبرئیل
آوے جب جبرئیل علیہ السلام آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای اخی جبرئیل فرمان الٰہی تھا
کہ عمر میری نوے برس کی ہوگی ابھی تو ترسٹھہ برس گذرے ہین جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ستائیس
برس آپکے معراج مین گذرے اور کہا حکم الٰہی یون بھی ہی کہ اگر دنیا مین رہنا منظور کرو تو جتنی عمر
چاہو عنایت کردون حضرت صلعم نے پوچھا مرضی الٰہی کس مین ہی کہا مرضی الٰہی بہشت مین آنے کی ہی
کیونکہ دوزخ کی آگ سرد کی گئی ہی اور جنت کو آراستہ کیا ہی اور حور و غلمان آپکے انتظار مین
بناؤ سنگار کرکے مستعد خدمت کے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا مین راضی برضائے مولیٰ ہون
پھر فرمایا کہ یا اخی بعد میرے دنیا مین تم آؤگے یا نہین جبرئیل ع نے کہا یا رسول اللہ صلعم آپ کے بعد
دس بار دنیا مین آنا ہوگا کہ ہر ایک بار ایک چیز دنیا سے لیجاؤنگا حضرت ع نے پوچھا کیا کیا چیز ہین
کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوّل بار آکے گوہر صبر دنیا سے لیجاؤنگا دوسرے بار گوہر شرم تیسرے بار
گوہر محبت چوتھے بار گوہر عدل پانچوین بار گوہر برکت چھٹے بار گوہر سخاوت ساتوین بار گوہر صداقت
آٹھوین بار گوہر حلال نوین بار گوہر علم دسوین بار برکت قرآن مجید کی یہہ دسون چیزین لیجاؤنگا پھر
آثار قیامت ظاہر ہونگے اور اسرافیل صور پھونکینگے پھر حضرت نے پوچھا ای اخی جبرئیل حال
میری امت کا بعد میرے کیونکر ہوگا کہا حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہو
کہ امت اپنی مجھکو سونپے تو قیامت کے دن صحیح و سلامت اسکو دون حضرت صلعم نے خوش
ہو کر فرمایا الحمد للہ پھر پوچھا ای اخی جبرئیل ع غسل میت مجھکو کون دلاوے اور کفن کون پہناوے
اور نماز جنازہ کون پڑھے اور کہان دفنایا جاؤن جبرئیل ع امین درگاہ الٰہی مین جاکر آئے اور کہا
یون فرمان ہوا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت کرے اور علی رض غسل دے اور کفن پہنائے
اور عائشہ رض کے حجرے مین دفن ہو کر آپ آرام فرماوین پھر حضرت صلعم نے وصیت کی ای یارو
حلال و حرام مین فرق جاننا اور مال کی زکوٰۃ دینا اور فقیرونکو محروم نہ چھوڑنا اور زنان و لونڈیان

ہمت پہ شفقت کرنا اور تکلیف نہ دینا اسوقت سب حاضرین مجلس کا غم سے عجب عالم تھا
کہ نقش دیوار ہو گئے تھے خصوصاً حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت صلعم نے فرمایا کہ ای جگر گوشہ
میری رنج نہ کھاؤ کہ بعد چھ مہینے کے تم بھی میرے پاس آؤ گی اُسدم خاتون جنت کو تسکین ہوئی پھر
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عزرائیل آپ اپنے کام میں مشغول ہو ملک الموت نے ہاتھ
سینہ مبارک پر رکھا پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آہ بھری اور فرمایا ای ملک الموت مجھکو ایسی
ایذا پہنچی کہ میں نے جانا کہ ایک پہاڑ میری چھاتی پر آپڑا فرمایا کہ میری امت کو بھی ایسی تکلیف ہوگی
عزرائیل نے کہا یا رسول اللہ صلعم میں تو آپ کی روح مبارک بہت آسانی سے قبض کرتا ہوں حضرت نے فرمایا
ای عزرائیل ع جتنی سختی اور تکلیف جان کندنی کی ہی امت کے عوض مجھکو دے لیکن میری امت کو
جان قبض کرنیکے وقت ذرا ایذا نہ دینا کیونکہ وہ بہت ضعیف و کمزور ہی تب ملک الموت نے عہد کیا کہ
جو کوئی آپ کی امت سے بعد نماز فریضہ کے آیت الکرسی پڑھیگا اس کی جان ایسی آسانی سے قبض کرونگا
جیسے سوتے ہوئے بچہ کے منہہ سے ماں اسکی چھاتی نکال لے اور اسکو خبر نہو پھر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ
علیہ والہ واصحابہ اجمعین نے آخری وصیت یہہ کی کہ آپس میں یار و بدی نکرنا اور آئینہ سینہ کو زنگ کینہ سے پاک
رکھنا بعد اسکے صحابہ رض نے پوچھا یا رسول اللہ صلعم قیامت کب آویگی آنحضرت صلعم نے کچھ جواب نہ فرمایا
مگر اشارے کے لئے شہادت کی انگلی کو اٹھایا کسی نے جانا کہ بعد ایک برس کے کوئی سمجھا بعد ہزار برس کے
اور کتنوں نے کہا کہ حال اسکا وہی معبود برحق جانتا ہی اور کوئی نہیں پس اتنے میں حضرت صلعم نے جان
مبارک اپنی بحق تسلیم کی اور تمامی حاضرین نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اُسدم

یار و اصحاب رض اور اہل بیت رض وغیرہ کی ماتم و غم سے
جو کچھ حالت تھی کیا ممکن ہی کہ شمہ اسکا بیان
ہو سکے

بیت

اصحاب رضی نے ڈالی نہ فقط سر پر خاک — اُن کے ماتم میں سیہ ہو گئے سارے افلاک

اور کئی روز تک صحابہ پر عالم بیہوشی رہا پھر صورت اسی حال مین حضرت ابوبکر رضہ کے فرمانے سے حضرت علیؓ نے غسل دیا اور کفن پہنایا اور جنازہ رسول مقبول صلعم کا تیار ہوا ملک ملک کے آدمیون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی نماز جنازہ ادا کی اور زمین و آسمانون کے تمام فرشتون نے بھی پڑھی پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مین دفن کیا **بیت**

اس غم سے دل قلم کا زبس چاک چاک ہے
جانا ضرور سب کے تئین زیر خاک ہے

سب صحب و اہل بیت نے سوائے صبر کے کچھ چارہ نہ دیکھا

نظم

دفن جسد کہ زمین مین شہ لولاک ہوا
رتبۂ روئے زمین غیرت افلاک ہوا
غم ہوا سب کو یہان خلد مین کی شادی
حور و غلمان نے دی ملکے مبارکبادی

اور موافق وصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امامت و خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضہ کو پہنچی

نظم

بس اب غلام نبی دل سے ہو غلام نبی
براوین کام تیرے سب طفیل نام نبی
زبان خامہ کر اب بند وسے نہ طول کلام
خدا کے فضل و کرم سے ہوئی کتاب تمام

تمت

الحمد للہ والمنہ کہ یہہ کتاب مستطاب تواریخ خلاصۃ الانبیا تالیف کی ہوئی ناسک مناسک صراط المستقیم کاشف اسرار آیات الٰہی و احادیث مصطفوی صلعم جناب مولوی غلام نبی صاحب دام برکاتہ کی جو کتاب قصص الانبیا فارسی کا ترجمہ کر کے زبان ہندی سلیس مین بہت تحقیقات سے باتصحیح اغلاط الفاظ کے تفسیر اور حدیث اور اکثر کتب تواریخ سے چنانچہ روضۃ الاصفیا و معارج النبوۃ و تاریخ گزیدہ و تاریخ اعثم کوفی و تاریخ حبیب السیر وغیرہ اور بھی ذکر قصص الانبیا علیہم السلام کا موافق مضمون

کتاب جمع کر کے ۱۲۶۳ سنہ ہجری میں مصنف ممدوح نے شہر کلکتہ میں چھپوایا تھا لیکن وہ اندنوں بہت کمیاب ہوگیا تھا اور شایقین اسکے بہت تھے اسواسطے متوقع اجر عظیم بندۂ رب الکریم قاضی ابراہیم بن قاضی نور محمد صاحب پلبندری نے بشراکت نور الدین بن جیوا خان سلمہ الرحمان کے جزیرہ معمورۂ بمبئی کے مطبع حیدری میں بکمال تصحیح محقق حقایق دین و مدقق دقایق شرع متین مصدر صدق و صفا جناب مولوی نور الہدای صاحب و بنظر ثانی جناب شرافت ماب مولوی سید غلام علی صاحب ساکن بمبئی و بملاحظہ ثالث حکیم حاذق و طبیب فایق مسیحا عصر یگانۂ دہر غلام محی الدین بن محمد جعفر ساکن مہسور کے بتاریخ ۱۹ ماہ ذالحجہ سنہ ۱۲ ہجریہ مقدسہ کو حلہ طبع سے آراستہ کیا اب ہیچ خدمت مطالعہ کنندگان کتاب کے التماس یہ ہے کہ از راہ شفقت و نوازش اس فدوی کو دعاء خیر سے یاد کریں اور اللہ تعالی جمیع مسلمانوں کو اسکے مطالعہ کی توفیق بخشے

بیت

توفیق دے خدایا کہ سب باثواب ہوں ✽ برکت سے انبیاؤں کے سب فیضیاب ہوں

راقم کمترین شیخ عبد القادر ولد شیخ محی الدین

یا اله العالمین اپنے لطف و کرم سے اور سب انبیاؤں کے برکت سے اسکے مولف اور بانی اور صحیح و فہمیم کنندہ گان اور کاتب کا خاتمہ بالخیر کر اور سعی مشکور کر اور اسکے پڑھنے اور سننے والونکو ماجور و مغفور کر آمین

یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین

صاحبان علوم و تواریخ دان نثر و نظوم پر مخفی و محتجب نہ رہے کہ مناقب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے عجائب القصص میں عجیب ہمنے پایا برائے ملاحظہ شایقین رقوم کیا

فصل مناقب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور انکے اصحاب مین منقول خزانۃ الروایات سے

فتاوی سراجیہ سے لکھا ہی کہ امام ابو حنیفہ رح نعمان بن ثابت سے ادراک کیا ہی آخر عہدہ علی ابن ابیطالب رضہ کا
اٹھا لیگئے انکو باپ انکے حال آنکہ ابو حنیفہ رح صغیر السن تھے پس دعا فرمائی انکے لئے حضرت مرتضی علی
رضی اللہ عنہ نے سات برکت کے ایسا ہی ذکر کیا ہی نجم الدین نسفی نے اور یہہ قول صحیح ہی کہ امام اعظم
رضی اللہ عنہ نے سماعت حدیث سات صحابہ رضوان اللہ سے کی ہی بعض انمین مذکور ہین چنانچہ انسے
انس بن مالک اور عبد اللہ بن حسین الزہیر اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور وایلہ بن الاصقع اور جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہم ہین اور بعض اناث مثل عایشہ بنت عجرد کی اور ابو حنیفہ رح نے اخذ کیا ہی
علم اکثر رجال سے مگر نسبت امام اعظم رح کی فقہ مین بجانب حماد بن سلیمان کے ہی اور حماد تلامذہ
ابراہیم نخعی کے ہین اور ابراہیم نخعی نے اخذ علم علقمہ اور اسود اور قاضی شریح سے کیا ہی اور انہون نے
حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے اور انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ
وصحبہ وسلم سے اور فتاوی صوفیہ اور تجنیس اور مزید مین کہا ہی بقول صحیح کہ ابا حنیفہ تھے تابعین سے
اور سراجیہ مین خلف بن ایوب بلخی سے منقول ہی کہ کہا بدرستیکہ اللہ تعالی نے رکھا علم کو بعد
اپنے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وصحبہ وسلم کے صحابہ رضہ مین اور بعد صحابہ رضہ کے تابعین مین پھر انکے بعد امام اعظم
اور ان کے یارون مین اس بات سے جو چاہے راضی ہو جو چاہے غصہ ہو اور حضرات مین کعب الاحبار
رضی اللہ عنہ سے کہا ہی کہ ہم پاتے ہین توریت مین جسے حق تعالی نے نازل کیا ہے اوپر موسی کے
بدرستیکہ اللہ کے لئے عنقریب ہی کہ ہووے امت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وصحبہ وسلم مین ایک نور
کہ کنیت کیا جاوے ساتھ ابو حنیفہ رح کے اور حکایت کی ہی محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ

عنہم

عنہم نے ملاقات کی اباحنیفہ رض سے پس فرمایا اے اباحنیفہ رح مجھے یہہ بات بسماعت پہنچی ہے کہ تو مسایل وضع کرتا ہے بقیاس اور ترک کرتا ہے احادیث میرے جدامجد کی پس عرض کی ابوحنیفہ نے یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت سے تین مسائل پوچھتا ہون مجھے جواب دیجئے ایک ان میں سے یہہ ہے کہ نماز افضل ہے اور اعظم شان مین یا روزہ فرمایا نماز کہا امام اعظم نے اگر ہوتا میرا قول ساتھہ قیاس کے البتہ کہتا مین کہ عورت جب پاک ہو حیض سے قضا کرے نماز روزہ لیکن کہتا ہون مین اتباعا للخبر قضا کرے حایض روزے اور نہ قضا کرے نمازین اور دوسرا یہہ مسئلہ ہے کہ منی انجس ہے اقذر یا بول فرمایا بول پس کہا ابوحنیفہ رح نے اگر ہوتا قول میرا مخالف نصوص کے البتہ کہتا مین کہ غسل باالبول قریب باالقیاس ہے لیکن کہتا ہون ساتھہ وجوب غسل کے بعد خروج منی کے بالذوق نہ بعد بول کے عملا ساتھہ آیۃ اور خبر کے تیسرا مسئلہ یہہ ہے کہ عورت اضعف اور اعجز ہے یا مرد پس محمد بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا عورت اضعف ہے پس عرض کیا ابوحنیفہ رح نے اگر میرا قول بالقیاس ہوتا سوائے کتاب اور اخبار کے البتہ ہوتی تضعیف میراث مین واسطے عورت ضعیفہ کے الیق لیکن کہتا ہون مین جیسا کہ فرمایا حق تعالی اُنے مرد کے لئے مثل حصہ دو عورت کے ہے یہی ہے مذہب میرا کہ بیان کیا مین نے علی کتاب اللہ او احادیث نبی صلی اللہ علیہ واله واصحابہ وسلم بعد ازان علی اقاویل الصحابہ پس ازان او پر اجماع امت کے پھر اگر نہین پاتا مین کوئی چیز ان اشیا اربع سے کہتا ہون مین ساتھہ اجتہاد اور قیاس کے پس اکرام فرمایا محمد بن علی رضی اللہ عنہما نے ابوحنیفہ رح کو اور لطف و مہربانی کی اور عذر چاہا اس سے اور ترک کیا قول مخالفین اور معاندین کا اسکے باب مین روضہ مین لکھا ہے کہ سنا مین نے ابا الفضل کو کہ حکایت کرتے ہین حال ابوحنیفہ رح سے کہ وہ کرتے رات کے تین حصہ ایک حصہ تدریس کے لئے اور ایک حصہ نماز کے اور ایک نوم کے لئے اتفاقا گذرے ایکدن لڑکون مین کہ بازی کررہے تھے پس بولا ایک ان مین سے ای لڑکو یہہ ایک مرد ہے کہ نہین سوتا تمام شب اور نماز پڑھتا ہے صبح تک پس رونے امام اعظم اور کہا ای نفس ڈر اللہ سے کہ لوگ گمان کرتے ہین تجھسے جو چیز کہ نہین ہے تیرے پھر نہ سوے شاہد اسکے کسی رات یہان تک کہ روایت کیا ہے کہ امام اعظم رح نے نماز فجر پڑھی ہے

ساتھ وضوء عشا کے چالیس برس تک مغرب مین ہے کہ ولادت ابو حنیفہ رح کی سنہ ۸۰ ہجری مین ہوئی تھی اور سراجیہ مین ہے کہ وفات پائی ابو حنیفہ رح نے کہ عمر ان کی ستر برس کی تھی سنہ ۱۵۰ ہجری النبوی صلی اللہ وعلیہ وآلہ وصحبہ وسلم علیہم اجمعین

تاریخ تولد و رحلت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

سال ہشتاد بو حنیفہ بزاد — در جہان داد علم فقہہ بداد

سال عمرش رسید تا ہفتاد — در صد و پنجاہ اش وفات افتاد

تمت بالخیر